سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2005

پیر 4، منگل 5، بدھ 6، جمعرات 7، جمعۃ المبارک 8۔ اپریل 2005

(یوم الاثنین 24، یوم الثلاثا 25، یوم الاربعاء 26، یوم الخمیس 27، یوم الجمع 28۔ صفر المظفر 1426ھ)

چودھویں اسمبلی : انیسواں اجلاس

جلد 19، (حصہ دوم) شمارہ جات 6 تا 10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انیسواں اجلاس

پیر' 4-اپریل 2005

جلد 19، شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
1۔	ایجنڈا	681
2۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	683
	پوائنٹ آف آرڈر	
	تعزیت	
3۔	جناب پوپ جان پال دوئم کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی	684
4۔	یونین کونسل چوک اعظم ضلع لیہ میں فائرنگ سے ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کے لئے امداد کا مطالبہ	685
5۔	متحدہ مجلس عمل کی کال پر ملک گیر ہڑتال	702
	قواعد کی معطلی کی تحریک	
6۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	726
	قرارداد	
7۔	خواتین کے بنیادی آئینی حقوق کے خلاف کام کرنے والے افراد اور تنظیموں کی نامناسب کارروائیوں کا سدباب	752

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ

سوالات (محکمہ آبپاشی و قوت برقی)

8۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 755

9۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 776

توجہ دلاؤ نوٹس

10۔ کمالیہ، امتحانی مرکز گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ا میں طالب علم کا قتل ---------- 792

11۔ لاہور، ڈیفنس کے علاقے میں لاکھوں روپے کی لوٹ مار پر حکومتی کارروائی کی تفصیل ---------- 795

12۔ بہاولنگر، ماں بیٹے کو بے آبرو کرنے پر حکومتی اقدامات ---------- 797

تحاریک استحقاق

13۔ ایس۔ایچ۔او تھانہ ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد کی طرف سے رکن اسمبلی کو من گھڑت مقدمے میں ملوث کرنے کی سازش ---------- 802

تحاریک التوائے کار

14۔ بینوولینٹ فنڈ سے جزوی اور غیر جزوی ملازمین کی مالی امداد میں تفاوت ---------- 806

15۔ فحاشی اور عریانی سے بھرپور سی ڈیز کی مارکیٹ میں کھلے عام فروخت ---------- 810

16۔ فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں رولز کے منافی اپ گریڈیشن ---------- 811

17۔ اشیائے خوردونوش کو رکھنے کے لئے کیمیکل آلودہ ڈرموں کا استعمال ---------- 813

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

18۔ مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب سول سرونٹس، مصدرہ 2005 ---------- 816

19۔ مسودہ قانون، دی کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2005 ---------- 818

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ

منگل، 5۔اپریل 2005

جلد 19، شمارہ 7

20۔ ایجنڈا ---- 835

21۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---- 837

سوالات (محکمہ تعلیم)

22۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---- 838

23۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---- 872

24۔ غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---- 908

25۔ اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ---- 915

پوائنٹ آف آرڈر

26۔ دوران اجلاس معزز رکن اسمبلی کی گرفتاری کی کوشش ---- 918

رپورٹیں (توسیع)

27۔ مجلس استحقاقات کی رپورٹیں
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ---- 920

28۔ مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ---- 921

29۔ مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ---- 922

پوائنٹ آف آرڈر

30۔ مری والا ڈیفنس روڈ اور کوٹھی ستیاں ملوث روڈ کی بندش ---- 922

تحاریک التوائے کار

31۔ لاہور شہر کی سڑکوں پر ناقص پیچ ورک ---- 930

32۔ محکمہ صحت کے ڈاکٹروں سے ناانصافی ---- 933

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودات قانون (جو پیش ہوئے)	
33۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر وہیکلز مصدرہ 2005	936
34۔	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2005	947
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
35۔	زرعی مقاصد کے لئے بجلی کی فلیٹ ریٹ پر فراہمی	952
36۔	نکاح نامے کے فارم میں مرد کی ازدواجی حیثیت کا اندراج	970
	بدھ، 6۔اپریل 2005	
	جلد 19، شمارہ 8	
37۔	ایجنڈا	993
38۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	995
	پوائنٹ آف آرڈر	
39۔	پوائنٹ آف آرڈر کے لئے قواعد و ضوابط	996
	سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)	
40۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1009
41۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1032
	تحاریک التوائے کار	
42۔	مارکیٹ میں فحش سی ڈیز کی کھلے عام فروخت	1048

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	رپورٹیں (توسیع)	
43۔	مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1073
44۔	مجلس قائمہ برائے مال، محاصل و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1074
45۔	مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1075
47۔	تحریک التوائے کار "اشیائے خوردونوش کو رکھنے کے لئے کیمیکل آلود ڈرموں کا استعمال" پر بحث	1082
48۔	امن عامہ، قیمتوں میں اضافہ اور قبل از بجٹ بحث	1091
	جمعرات، 7۔اپریل 2005	
	جلد 19، شمارہ 9	
49۔	ایجنڈا	1125
50۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1127
	سوالات (محکمہ خوراک)	
51۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1128
52۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1151
	توجہ دلاؤ نوٹس	
53۔	لاہور: عالم دین کے قتل پر حکومتی کارروائی کی تفصیل	1162
54۔	رائے ونڈ: طلباء کے ہاتھوں ٹیچر کے قتل پر حکومتی کارروائی کی تفصیل	1166
	تحریک استحقاق	
55۔	ایس۔ایچ۔او تھانہ ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد کی طرف سے رکن اسمبلی کو من گھڑت مقدمے میں ملوث کرنے کی سازش (۔۔۔۔جاری)	1168

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ

تحاریک التوائے کار

56۔ 12۔اپریل کی ہڑتال کے بعد دہشت گردی کی دفعات کے تحت جھوٹے مقدمات کا اندراج ---------------- 1173

سرکاری کارروائی

بحث

57۔ امن عامہ، قیمتوں میں اضافہ اور قبل از بجٹ بحث ---------------- 1178

رپورٹیں (توسیع)

58۔ مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ---------------- 1223

رپورٹیں (جو پیش کی گئیں)

59۔ مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------------- 1225

60۔ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------------- 1225

بحث

61۔ امن عامہ، قیمتوں میں اضافہ اور قبل از بجٹ بحث (---جاری) ---------------- 1226

جمعۃ المبارک، 8۔اپریل 2005

جلد 19 ، شمارہ 10

62۔ ایجنڈا ---------------- 1265

63۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------------- 1267

سوالات (محکمہ امداد باہمی)

64۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------------- 1268

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
65۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1298
	رپورٹ (جو پیش کی گئی)	
66۔	مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	1303
	پوائنٹ آف آرڈر	
67۔	پانچ مرلہ کے گھروں پر ٹیکس کی معافی کے قانون کی تشکیل میں تاخیر	1304
	تحاریک التوائے کار	
68۔	پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں میں اضافہ	1307
69۔	بجل صفائی کے لئے مختص رقم کے زیاں کا خدشہ	1308
70۔	فیصل آباد میں موٹر سائیکل رکشا چلانے پر پابندی	1313
71۔	گنگارام ہسپتال کے ڈاکٹروں کی غفلت سے مریضہ کی ہلاکت	1317
	سرکاری کارروائی	
	قواعد کی معطلی کی تحریک	
72۔	قواعد انضباط کار کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد 32 اور 95 کی معطلی کی تحریک	1326
	مسودہ قانون	
73۔	مسودہ قانون (ترمیم) شہری غیرمنقولہ جائیداد ٹیکس مصدرہ 2005	1328
	بحث	
74۔	امن عامہ، قیمتوں میں اضافہ اور قبل از بجٹ بحث(۔۔۔جاری)	1332
75۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	1372
76۔	انڈکس	1372

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4 -اپریل 2005

1 - تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2 - سوالات (محکمہ آبپاشی و قوت برقی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

3 - توجہ دلاؤ نوٹس

4 - سرکاری کارروائی

مسودات قانون

1 - مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سول سرونٹس مصدرہ 2005

2 - مسودہ قانون کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور مصدرہ 2005

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس)

پیر'4- اپریل2005

(یوم الاثنین' 24-صفر المظفر 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 42 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا یُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

سورۃ حمٓ السجدہ آیات:33 تا 35

اور اس سے بہتر بات کس کی ہے جو (دوسروں کو) اللہ کی طرف بلائے اور (خود) نیک عمل کرے اور کہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوںo اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی آپ نیکی سے (بدی کو) ٹال دیا کیجئے تو پھر یہ ہوگا کہ جس شخص میں اور آپ میں عداوت ہے وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کوئی دلی دوست ہوتا ہےo اور یہ بات انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے رہتے ہیں' اور اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہوتا ہےo

وما علینا الاالبلاغo

پوائنٹ آف آرڈر

تعزیت

جناب پوپ جان پال دوئم کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ آبپاشی و قوت برقی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' پرویز رفیق صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب پرویز رفیق: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! His Holiness جناب پوپ جان پال دوئم جو مسیحوں کے کیتھولک فرقے سے تعلق رکھنے والے پوری دنیا کے روحانی پیشوا تھے وہ 3۔ اپریل کو صبح سوا ایک بجے اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں' اپنے دور میں جب وہ پاپائے اعظم تھے نہ صرف پاکستان کے مسیحیوں بلکہ دنیا بھر کے انسانوں کے لئے نمایاں خدمات انجام دی ہیں' انہوں نے مذہبی رواداری کے فروغ کے لئے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ وہ تاریخ میں واحد پاپائے اعظم تھے جنہوں نے باقاعدہ طور پر ایک مسجد میں جا کر نماز بھی ادا کی اور جنہوں نے ویٹی کن میں allow کیا کہ وہاں پر مسجد تعمیر کی جائے۔ میں پاکستان کے مسیحیوں' All Pakistan Minorities Alliance اور اس ایوان کی طرف سے ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میری آپ سے استدعا ہے کہ ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایوان میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب سپیکر: پوپ جان پال دوئم کی تعزیت کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب پوپ جان پال دوئم کی تعزیت کے لئے
ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

یونین کونسل چوک اعظم ضلع لیہ میں فائرنگ سے ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کے لئے امداد کا مطالبہ

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! 2۔اپریل بروز ہفتہ ایم۔ایم۔اے کی کال پر پورے پاکستان کے اندر پہیا جام ہڑتال تھی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز' میں معزز اراکین کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ Advisory Committee کی میٹنگ میں جہاں اپوزیشن کے معزز ارکان بھی تشریف رکھتے تھے 'لاء منسٹر اور چودھری ظہیر الدین صاحب بھی تشریف رکھتے تھے وہاں یہ بات طے ہوئی ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے' ایم۔ایم۔اے کی طرف سے دو چار دوست بات کرلیں اور حکومتی اراکین کی طرف سے بھی بات کرنے کا پورا موقع دیا جائے گا۔ جی' چودھری اصغر علی گجر!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ 2۔اپریل بروز ہفتہ کو ایم۔ایم۔اے کی کال' پر جو ہڑتال ہوئی تھی اس دن بھی میں ضلع لیہ میں اپنے حلقے کی یونین کونسل چوک اعظم موجود تھا' چوک اعظم میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو یونین کونسل کہلاتا ہے اس کی آبادی بیس پچیس ہزار کے قریب ہے وہاں پر بھی مکمل پہیا جام ہڑتال تھی۔ کوئی دکان بھی نہیں کھلی تھی اس قصبے میں کسی ایک گاڑی کا بھی شیشہ تک نہیں ٹوٹا۔ کسی دکان پر کوئی پتھر نہیں مارا گیا۔ کوئی لڑائی' کوئی شر وہاں پر موجود نہیں تھا۔ چوک کے اندر خود پولیس موجود تھی۔ چوک اور سڑک پر پولیس کا قبضہ تھا۔ جتنے عوام اور لوگ تھے وہ دکانوں کے سامنے جمع تھے۔ یہ وہاں کے حالات و واقعات تھے کہ اچانک پولیس نے عوام پر لاٹھی چارج کیا' مجھے پکڑا گیا' مجھ پر لاٹھیاں برسائی گئیں' مجھے گھسیٹا گیا' اس کے باوجود کہ تمام لوگ اور پولیس کے اہلکار بھی مجھے ذاتی طور پر جانتے تھے۔ دو ڈی۔ایس۔پی صاحبان وہاں کمانڈ کر رہے تھے۔ اسی کشمکش کے دوران وہاں پر پولیس نے اندھا دھند فائرنگ کی۔ آٹھ افراد کو گولیاں لگیں۔ ایک شخص کے سر

سے گولی آر پار ہو گئی۔ دوسرے شخص کے سینے سے گولی آر پار ہو گئی۔ تیسرے شخص کے سر پر پچھلی جانب گولی لگی اور دماغ کے باہر سے نکل گئی' صرف ماس اور ہڈی کو touch کیا' ایک شخص کی گردن کو گولی چھوتی ہوئی نکل گئی' اسے زخم آیا۔ اسی طرح اس کے علاوہ دو تین آدمیوں کو گولیاں لگیں' ایک کے بازو میں لگی' کہیں چھوٹے چھوٹے اور بھی مزید زخم آئے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اتنی چھوٹی سی جگہ پر کوئی وہاں پر ایسا حادثہ نہیں ہوا تھا' یعنی کہ ایک ٹائر بھی نہیں جلا۔ اس حادثہ سے پہلے وہاں پر اگر ایک ٹائر بھی جلا ہو تو مجھے جو سزا دو میں قبول کرنے کے لئے تیار ہوں' میں سچ بات کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر ایک ٹائر نہیں جلا۔ ایک دکان نہیں ٹوٹی' کسی گاڑی کے شیشے نہیں ٹوٹے' اس کے باوجود وہاں کے ناظم کی حماقت کی وجہ سے کہ انھوں نے جب احکامات کے طور پر پولیس کو استعمال کیا اور دو ڈی۔ ایس۔ پی جو موقع پر کمانڈ کر رہے تھے انھوں نے بھی حماقت کی کہ بلاوجہ لاٹھی چارج کیا اور وہاں پر ایک شر پیدا ہوا اور اس شر کے سلسلے میں انھوں نے گولیاں چلائیں' گولیوں سے ایک آدمی جاں بحق ہو گیا جس کے سر میں گولی لگی تھی' جس کے سینے سے گولی آر پار ہوئی وہ الحمد للہ صحت یاب اور خطرے سے باہر ہے۔ دوسرے مریض ہسپتالوں میں داخل ہیں لیکن وہ جان کے خطرے سے محفوظ ہیں۔

جناب سپیکر! ایوان کے اندر آپ سے میری صرف یہ گزارش ہے اور اس کے بعد کل سارا دن میرے گاؤں کا محاصرہ رہا۔ کوئی سات آٹھ موبائل میرے گاؤں کی ہر گلی اور ہر راستے پر موجود تھے۔ سات آٹھ موٹر سائیکل گلیوں کے اندر تھے۔ دو پرائیویٹ گاڑیاں' ایک پرائیویٹ جیپ اور ایک پرائیویٹ کار نمبر 88 بھی وہاں پر موجود تھیں۔ انھوں نے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال نہیں کیا لیکن انھوں نے باقی تمام گلیوں' باغوں اور سڑکوں پر تلاشی لی۔ پوری رات یہ harassment تھی۔ میں چونکہ لاہور آ رہا تھا تو مجھے یہ خبریں اپنے راستے میں مل رہی تھیں تو یہ میری گزارش ہے کہ ان حالات کے باوجود ہم نے پولیس کو درخواست دی ہے کہ ہمارے ساتھی چونکہ گولیوں سے زخمی ہوئے ہیں ان کی ایف۔ آئی۔ آر کاٹی جائے' ان کے dockets دیئے جائیں لیکن پولیس نے ہماری کوئی شنوائی نہیں کی بلکہ الٹا اچانک انھوں نے جب یہ دیکھا کہ جس کے سر پر گولی لگی ہے اور اس کی حالت تشویشناک ہے اسے نشتر ہسپتال منتقل کر دیا گیا تو رات کو

دس بجے انھوں نے از خود اپنے سپاہیوں کو کوئی زخم لگا کر سرٹیفکیٹ لینے شروع کر دئیے جبکہ یہ وقوعہ تقریباً دس بجے دن کا ہے۔ اس میں کوئی کم و بیش ہو سکتا ہے لیکن یہ دس بجے دن کا وقوعہ ہے۔ رات کو جا کر انھوں نے یہ کیا۔ ہم نے پھر کورٹ کے اندر apply کیا' کورٹ سے احکامات تو مل گئے کہ جو لوگ گولیوں سے زخمی ہوئے ہیں ان کا میڈیکل کیا جائے۔ وہ ان کا میڈیکل تو ہو جائے گا لیکن میں اسمبلی کے اندر آپ کی وساطت سے گورنمنٹ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ انصاف کے لئے ہماری ایف۔ آئی۔ آر درج کرے اور جوڈیشل انکوائری کرائے' جو بھی سب سے زیادہ منصف آدمی ہو وہ اس کی تحقیقات کرائے کہ اس میں کس کا قصور ہے؟ کس پارٹی کا قصور ہے؟ کس فرد کا قصور ہے؟ کس افسر کا قصور ہے؟ جو انصاف ہو' جو عدل ہو وہ کیا جائے۔

اس کے علاوہ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ مرنے والا شخص کارکن تھا' نوجوان تھا' اس کی کوئی بیس بائیس سال عمر تھی اور اس کی شادی کو تقریباً آٹھ مہینے ہوئے تھے' وہ شخص ایک مکان کی چھت پر کھڑا تھا' وہ ان لوگوں کے جھگڑے کے اندر موجود نہیں تھا۔ ایک ریڑھی والا ہے' جب یہ ہنگامہ ہوا وہ اپنی ریڑھی کو چھوڑ کر مکان کی چھت پر چڑھ گیا اور اسے چھت پر گولی لگی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس کے لئے گورنمنٹ مناسب امداد کا اعلان کرے اور میں امید رکھتا ہوں کہ جرائم کے نقطہ نظر سے حکومت اسمبلی کے فورم پر اس بات کا اعلان کرے کہ وہ وقوعے کی ایف۔ آئی۔ آر بھی کٹوائیں گے اور جوڈیشل انکوائری کے لئے کوئی ایماندار جج بھی مقرر کریں گے اور مرنے والوں کے لواحقین کے لئے بھی مالی امداد کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ مہربانی۔ راجہ صاحب! آپ بات کرنا چاہیں گے یا مخدوم صاحب کو موقع دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میرے خیال میں ارشد بگو صاحب نے بات کرنی ہے وہ بھی کر لیں۔

جناب ارشد محمود بگو: پہلے ان کا جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ میں نے تو ایک دفعہ ہی جواب دینا ہے۔ میں اکٹھا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر۔ جی ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو۔ جناب سپیکر! میں نے یہ کی حد تک بات کرنی ہے۔ میں نے ایک general بات کرنی ہے۔ میں نے گوجرانوالہ کے حوالے سے اور 2۔ تاریخ کے واقعہ سے متعلق بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر۔ ارشد بگو صاحب! آپ بات کریں گے تو لاء منسٹر صاحب سب کا اکٹھا جواب دے دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو۔ جناب سپیکر! یہ independent چل رہی ہے۔ یہ جواب دے دیں تو میں پھر آگے بات شروع کر لوں گا۔

رانا ثناء اللہ خان۔ جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر۔ جی رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان۔ جناب سپیکر! اس میں مسئلہ یہ ہے کہ جو بات جیسے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے ہوئی تھی' جو بات ہوئی ہے وہ تو ہے روشن خیالی اور انتہا پسندی کے مابین لیکن اس واقعہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک مخصوص واقعہ ہے کہ وہاں پر جو اتھارٹیز تھیں انھوں نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے اور چودھری اصغر علی گجر نے بڑا مثبت یعنی میں سمجھتا ہوں کہ بے ضرر اور قانون کے اندر رہتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں گورنمنٹ ان کو compensation دے اور دوسرا یہ ہے کہ اس واقعہ کی جوڈیشل انکوائری کروائی جائے اور ایف۔ آئی۔ آر کٹوائی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو کسی دوسرے معاملے کے ساتھ attach نہ کیا جائے۔ اس کا محترم لاء منسٹر صاحب جواب دے دیں کہ آیا حکومت کا اس معاملے میں کیا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ جس طریقے سے چودھری اصغر علی گجر کی بات بڑے اطمینان سے ٹریژری بنچز سے لوگوں نے سنی ویسے ہی اپوزیشن اور ایم۔ ایم۔ اے کے لوگ بھی سنیں گے۔ محترم سپیکر صاحب! کسی نے کہا ہے کہ:

حادثے سے بڑا سانحہ یہ ہوا
لوگ ٹھہرے نہیں حادثہ دیکھ کر

جب بھی کبھی دو قوموں کے درمیان یا دو گروہوں کے درمیان لڑائی ہوتی ہے اور اس لڑائی کی صورت میں دس افراد مریں یا دس ہزار افراد مریں، وہ قطعاً بھی کوئی بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ عین اس موقع پر صرف ان کی personal grudge کی وجہ سے آپس میں قتل و غارت ہوئی ہے۔ جب بھی اس کا کیس چلے گا، عدالت کے اندر چلے گا، ججوں کے سامنے آئے گا تو ساری investigation سے یہ پتا چلے گا کہ یہ ان کی پچھلی دس، بیس اور تیس سالوں سے ان قوموں اور ملکوں کی دشمنی تھی، ان گروہوں کی تین چار سال کی دشمنی تھی جس کی وجہ سے یہ وقوعہ ہوا ہے، بالکل اسی طریقے سے 2۔ اپریل کی ہڑتال کی بات کر رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ 2۔ اپریل کی ہڑتال میں جتنے لوگ مرے ہیں ان سب کا قتل کا مدعا قاضی حسین احمد اور مولانا فضل الرحمن پر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم سب لوگ جو یہاں پر بیٹھے ہیں، جانتے ہیں کہ ایل۔ ایف۔ او کے تحت ہم نے الیکشن لڑا۔ ہم میں سے ہر فرد کو پتا تھا کہ ایل۔ ایف۔ او کے تحت ہم الیکشن لڑ رہے ہیں۔ الیکشن لڑنے کے بعد پھر یہی قاضی حسین احمد اور فضل الرحمن، جنھوں نے اس پاکستان میں ایل۔ ایف۔ او کے issue کو دوبارہ زندہ کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب فیاض الحسن چوہان ، جناب! پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ، جی' پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

معزز ممبران حزب اختلاف (ایم۔ایم۔اے) ، اس طرح ہم نہیں چلنے دیں گے۔ جو میٹنگ میں settle ہوا ہے اسی طرح چلے گا ورنہ ہم نہیں چلنے دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو ، یہ لوٹا' یہ ان کا کتورا بات کر رہا ہے۔ (قطع کلامیاں) لاء منسٹر جواب دیں۔

جناب سپیکر ، وہ تو لاء منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ آپ نے بات کی ہے' آپ کو بات سننی بھی پڑے گی۔ جی' چوہان صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ (شور و غل)

دیکھیں! آپ نے بات کی ہے اور بڑے سکون سے سب نے سنی ہے تو آپ نے اگر بات کرنی ہے تو آپ کو سننی بھی پڑے گی۔ جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو ، جناب سپیکر! ایڈوائزری کمیٹی میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ ان دو issues پر جو 2۔اپریل اور کل کا گوجرانوالہ کا issue ہے ان پر بات ہو گی اور گورنمنٹ جواب دے گی۔

جناب سپیکر ، نہیں' گورنمنٹ کی طرف سے کچھ ممبران بات کریں گے---

جناب ارشد محمود بگو ، جناب سپیکر! کس نے جواب دینا ہے؟

جناب سپیکر ، بات یہ طے ہوئی تھی' میری بات سن لیں کہ کچھ دوست اپوزیشن کی طرف سے بات کریں گے اور کچھ حکومتی پارٹی کی طرف سے بات کریں گے۔ (شور و غل)

جناب ارشد محمود بگو ، جناب سپیکر! ایڈوائزری کمیٹی میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ یہ issue جو 2۔اپریل کے گوجرانوالہ میں ہونے والے issue پر بات ہو گی اور گورنمنٹ اس پر جواب دے گی۔

جناب سپیکر : جی ہاں' حکومت کی طرف سے جواب تو وزیر قانون دیں گے لیکن کچھ دوست حکومتی پارٹی کی طرف سے بھی بات کریں گے۔ یہ طے ہوا تھا کہ کچھ حکومتی پارٹی کے ممبران بھی

بات کریں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! کس نے جواب دینا ہے؟ جواب تو وزیر قانون نے دینا ہے۔ وہ جواب دیں۔ آپ اور وزیر قانون نے یہ فرمایا تھا کہ کوئی تلخی نہیں ہونی چاہیے۔ یہ تو آپ اور راجہ صاحب نے نک چھڑ کنے کے لئے چوہان صاحب کو بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ |******| ہم نے سوچا ہوا تھا کہ ہم اس کے ساتھ شرافت کی زبان سے بات کریں گے لیکن یہ شرافت کی زبان نہیں سمجھتا۔ اس کو ہم اسی زبان میں سمجھائیں گے جو یہ سمجھتا ہے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! یہ اپنے اندر جواب سننے کا بھی حوصلہ پیدا کریں۔

(قطع کلامیاں، شور)

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ بگو صاحب، چودھری صاحب! اگر آپ ان کو بات نہیں کرنے دیں گے تو آپ کی بات کون سنے گا؟ یہ زیادتی ہے۔ آپ نے بات کر لی ہے، اب آپ ان کی بات بھی سن لیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! اگر جواب دینا ہے تو وزیر قانون جواب دیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب ہی جواب دیں گے لیکن چوہان صاحب کو تو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔ جی، چوہان صاحب! ذرا مختصر کریں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جی، میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں۔ 2-اپریل کی جو ہڑتال ہوئی۔۔۔

چودھری اصغر علی گجر: مجھے لگتا ہے کہ یہ چودھری پرویز الہیٰ کو گالیاں دلوائیں گے۔ اگر یہ چودھری پرویز الہیٰ کو گالیاں دلوانا منظور کر سکتے ہیں تو پھر ان کو بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کسی لیڈر کو کوئی گالی نہیں دے گا۔

---

* بحکم جناب سپیکر! الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے لیڈران کو گالیاں دی جائیں تو پھر ہم بھی پرویز الٰہی اور صدر کو بھی گالیاں دیں گے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! نہ میں نے پہلے کبھی گالی دی اور نہ آئندہ کسی کو گالی دوں گا۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! تشریف رکھیں۔ چودھری اصغر گجر صاحب تشریف رکھیں۔ چوہان صاحب کو بات کرنے دیں۔ چوہان صاحب آپ بات کریں لیکن پلیز! قیادت پر تنقید نہ کریں۔ میں نے چوہان صاحب کو کہہ دیا ہے کہ وہ قیادت پر تنقید نہیں کریں گے۔ جی، چوہان صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! پہلے میری بات کا جواب وزیر قانون دیں پھر یہ بات کریں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات کا جواب وزیر قانون دیں گے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہوں گا۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات سن لیں، چودھری صاحب! آپ نے اپنی بات کی ہے ابھی ان کی بات بھی سن لیں، بات سننے کا بھی حوصلہ رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر: اگر حکومت نے قاتلوں کی support کرنی ہے تو ہم بات نہیں سنیں گے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ حکمران انسانوں کی زبان قتل کر کے بند کرتے ہیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اتنا کہوں گا کہ ساری دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایل۔ایف۔او کے issue کے اوپر پورا ڈیڑھ سال پاکستان کے اندر مذاکرات ہوتے رہے ------ (قطع کلامیاں، شور)

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! ان میں حوصلہ ہونا چاہیے کہ یہ ہماری طرف سے بھی بات سنیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! یہ ایک بندے کو برداشت کر نہیں پا رہے۔ یہ ان کی

جرأت ہے۔میں پرویز مشرف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ***********(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چوہان صاحب! آپ پلیز قیادت پر تنقید نہ کریں۔ یہ سب الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر!

وفا کرو یہ وفا کریں گے
جفا کرو یہ جفا کریں گے
ہم آدمی ہیں تمھارے جیسے
جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے

(قطع کلامیاں)

چودھری اصغر علی گجر: ***********************************

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے چودھری پرویز الہیٰ زندہ باد'
جنرل پرویز مشرف زندہ باد کے نعرے)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے پرویز الہیٰ مردہ باد' پرویز مشرف مردہ باد کے نعرے)

جناب ارشد محمود بگو: ***********************************

جناب سپیکر: یہ تمام الفاظ جو ارشد محمود بگو صاحب اور چودھری اصغر علی گجر صاحب نے کہے ہیں میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ گجر صاحب!۔۔۔ بگو صاحب!۔۔۔ آپ پلیز تشریف رکھیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ اگر آپ بات کرتے ہیں تو پھر پلیز سننے کا بھی حوصلہ رکھیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ جی' وزیر قانون صاحب!۔۔۔چوہان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے وزیر قانون کو floor دیا ہے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب فیاض الحسن چوہان : جناب سپیکر! خواتین کی میراتھن ریس پر انھوں نے کیسا ایکشن لیا؟ میری صرف ایک بات سن لیں۔ خواتین کی میراتھن ریس پر تو انھوں نے اتنی جدوجہد کی لیکن سیاسی خواتین کی میراتھن ریس میں یہ اپنی بیٹیوں، بہوؤں اور سالیوں کو اسمبلی کے اندر لے کر آئے۔ ان کی منافقت کا عالم یہ ہے کہ خواتین کی سیاسی میراتھن انھوں نے جیتی اور یہ اس میں تو حصہ لیتے ہیں۔ یہ منافقت کی سیاست کرتے ہیں۔ انھوں نے اسلام کا بیڑہ غرق کیا ہوا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: [************]

جناب سپیکر: یہ تمام الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ سب حضرات تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ میں نے وزیر قانون کو floor دیا ہے انھیں بات کرنے دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ چودھری اصغر علی گجر صاحب نے صرف ایک واقعے کی نشاندہی کی اور میں یہ چاہ رہا تھا کہ گوجرانوالہ کا جو واقعہ ہوا ہے اس پر بھی بات ہو جاتی تو پھر میں اکٹھا جواب دے دیتا لیکن انھوں نے چونکہ یہ فرمایا ہے کہ میں پہلے اس کا جواب دوں۔ یہ بھی طے ہوا تھا کہ اگر کوئی صاحب اپوزیشن کی طرف سے بات کریں گے تو پھر حکومتی بنچز کی طرف سے بھی بات کی جائے گی تو جس انداز سے انھوں نے بات کی میں سمجھتا ہوں کہ وہ درست ہے۔ انھوں نے حالات و واقعات بیان کئے۔ یہ ان کے اپنے ضمیر کی آواز ہے۔

جناب فیاض الحسن چوہان : ان کا ضمیر ہوتا تو یہ ایسے کرتے۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا : اگر چوہان صاحب کا ضمیر ہوتا تو یہ ادھر بیٹھے ہوتے۔ یہ تو لوٹا ہے۔

جناب فیاض الحسن چوہان : ان کا کوئی ضمیر نہیں ہے یہ اپوزیشن کے مزے بھی لے رہے ہیں اور حکومت کے مزے بھی لے رہے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ارشد محمود بگو ، |*********|(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ چوہان صاحب! تشریف رکھیں ۔ بگو صاحب! تشریف رکھیں ۔ میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی، وزیر قانون!

چودھری اصغر علی گجر : جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر : جی، نہیں۔ میں نے لاء منسٹر کو floor دیا ہے۔ میں موقع نہیں دوں گا۔ میں کسی کو اجازت نہیں دوں گا۔ میں نے لاء منسٹر کو floor دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میری بات سن لیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! آپ اس ایوان کے کسٹوڈین ہیں۔ آپ مجھے ٹائم دیں۔

جناب سپیکر، میں آپ کو ٹائم نہیں دوں گا۔ میں نے آپ کے کہنے پر لاء منسٹر کو ٹائم دیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ سارا تماشا آپ نے بنایا ہے اور اب یہ ختم نہیں ہو گا۔

جناب فیاض الحسن چوہان، اگر آپ لاء منسٹر کو بات نہیں کرنے دیں گے تو پھر ہم بھی کسی کو بات نہیں کرنے دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جس زبان میں یہ بات کریں گے ہم بھی اسی زبان میں جواب دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، ہم بھی اسی زبان میں جواب دیں گے۔

چودھری اصغر علی گجر، اگر آپ ہمیں گالیاں دیں گے تو پھر ہم بھی دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں پہلے بگو صاحب کی غلط فہمی دور کر دوں کہ جس دن آپ نے چودھری پرویز الٰہی صاحب کے متعلق جس زبان میں بات کی اس دن اسی زبان میں آپ کو جواب دیا جائے گا۔

---

* بحکم جناب سپیکر! الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ارشد محمود بگو، کون دے گا جواب؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں جواب دوں گا اور میں دیکھوں گا کہ آپ کیا کرتے ہیں؟

(قطع کلامیاں)

جناب ارشد محمود بگو، چودھری پرویز الہیٰ چور ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، اگر آپ ہمیں گالیاں دیں گے تو پھر ہم بھی دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، آپ انھیں بٹھائیں۔ آپ میں جرأت ہونی چاہیے کہ بات سنیں۔اگر آپ چودھری پرویز الہیٰ کو ایک دفعہ چور کہیں گے تو ہم آپ کی سات نسلوں کو چور کہیں گے۔ آپ حوصلہ کریں اور میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر، پلیز! راجہ صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ کیا سیاست کرتے ہیں؟ ابھی ایڈوائزری کمیٹی میں آپ کے سامنے کہہ رہے تھے کہ چودھری اصغر علی گجر گرفتار ہو چکے ہیں۔ میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں اور اب بھی کہتا ہوں کہ آپ کا جھوٹ سامنے آ چکا ہے۔ آپ بات سننے کی جرأت پیدا کریں اور بات سنیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو حالات و واقعات چودھری اصغر علی گجر نے بتائے ہیں میں ان سے اس حد تک اتفاق کرتا ہوں کہ وہاں پر ماحول بالکل پر امن تھا۔ اب یہ کہتے ہیں کہ ماحول پُرامن تھا اور پولیس نے گولی چلا دی۔ ہمارا مقصد یہ تھا کہ ہم نے اس سارے event کو پُرامن طور پر اختتام پذیر کروانا تھا تو پہلی بات یہ ہے کہ حکومت خود فائرنگ کرکے حالات کو کیوں خراب کرتی؟ انھوں نے فرمایا کہ بالکل ساری دکانیں بند تھیں اور پہیا جام تھا۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ پوری قوم نے دیکھا کہ کتنا پہیا جام تھا اور کتنا شٹر ڈاؤن تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ماضی کی بات ہو چکی ہے اس لئے اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور پوری قوم اس بات کی گواہ ہے کہ کتنا پہیا جام تھا اور کتنا شٹر ڈاؤن تھا؟ انھوں نے تیسری بات فرمائی کہ جس کو گولی لگی ہے وہ ان کا کارکن تھا۔وہ بے چارہ تو چھت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا ان کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ایک بے گناہ شہری جو فائرنگ سے ہلاک ہوا وہ بالکل

ان کے ساتھ نہیں تھا۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان اور آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ایف۔ آئی۔ آر ہمیشہ لواحقین کی طرف سے ہوتی ہے۔ جو شخص وہاں پر مرا ہے جس کو گولی لگی ہے۔ اس کے لواحقین کی تسلی کے مطابق ایف۔ آئی۔ آر درج کی جائے گی اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ جس کا بیٹا مرا ہے اس کی ایف۔ آئی۔ آر اس کے باپ کی طرف سے ہوئی ہے۔ جس کا بھائی مرا ہے ایف۔ آئی۔ آر اس کے بھائی کی طرف سے ہوئی ہے یا ان کے گھر والوں کی طرف سے ہوئی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایف۔ آئی۔ آر بھی درج ہو گی اور قانون کے مطابق کارروائی بھی کی جائے گی اور لواحقین کو compensation بھی کیا جائے گا۔ انھوں نے compensation کی بات کی ہے۔ ہمیں افسوس ہے' بات پھر ادھر ادھر نکل جاتی ہے' جو لوگ لوگوں کو سڑکوں پر لا رہے ہیں اور صرف اپنی ذاتی انا کے لئے بے گناہ لوگوں کا خون کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی بات کروں گا کہ آج سے دس دن پہلے یہاں پر انگریزی نظام تعلیم کی بات چلی' آغا خان کے حوالے سے بات چلی۔ اب جو لوگ انگریزی نظام تعلیم کی مخالفت کرتے ہیں اگر ان کے بچے امریکہ میں پڑھ رہے ہوں تو میرا یا آپ کا کیا تصور ہے؟ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ایک طرف تو جمہوری اداروں اور ان کے استحکام کی بات کرتے ہیں تو آپ کے پاس یہ فورم موجود ہے۔ اگر آپ نے احتجاج کرنا ہے' اپنی عوام کی بات کہیں پہنچانی ہے تو یہ فورم آپ کے پاس موجود ہے۔ آپ یہاں پر بات کریں۔ یہ پہیا جام اور شٹر ڈاؤن' مسائل کا حل نہیں۔ اس سب کے پیچھے ایک بنیادی بات ہے کہ جمہوری اصولوں کے مطابق ہم نے یہ کبھی بھی نہیں ہونے دینا کہ اقلیت اکثریت کو یرغمال بنائے۔ یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ جمہوری اصول یہ ہے کہ اکثریت فیصلے کرتی ہے اور اقلیت اپنی بات کرتی ہے اپنا point of view دیتی ہے لیکن آگے وہی معاملات چلتے ہیں جن کا اکثریت فیصلہ کرتی ہے لہذا آپ اس بات کو ذہن میں رکھیں۔

میں پھر یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کو compensation بھی دیں گے اور میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب already یہ معاملہ وزیراعلیٰ معائنہ

ٹیم کو مامور کر چکے ہیں کہ یہ کے واقعات کی غیر جانبدارانہ انکوائری کرائی جائے اور اگر کسی بھی سرکاری اہلکار کی اس میں کوتاہی ہے یا اس کی کوئی غلطی ثابت ہوتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جوڈیشل انکوائری کرائی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اگر وہاں سے جوڈیشل انکوائری کی ڈیمانڈ آئے گی تو پھر جوڈیشل انکوائری بھی ہو جائے گی۔ ہمیں اس سے کوئی ڈر نہیں ہے اس لئے ہم تو خود اس بات کو چاہتے ہیں کہ جو ایک بے گناہ نوجوان مرا ہے اس کے والدین کو آگے آنے دیں۔ وہ آ کر آپ کو بتائیں گے۔ اگر ہم کل اس کے والد کو اسمبلی کے باہر لے کر آتے ہیں یا کیمپ لگواتے ہیں تو وہ سینہ پیٹ پیٹ کر کہے گا کہ جس کے بچے کی شادی ہونے ابھی چھ مہینے ہوئے تھے آپ نے اسے گولی مار کر مروا دیا۔ کس لئے اور کیوں مروایا؟ اس کے پیچھے کیا مقصد تھا؟ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ ان کو بات کرنے دیں۔ یہ کی حد تک میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی۔ ایف۔ آئی۔ آر بھی درج کی جائے گی آپ کا مؤقف بھی on record لایا جائے گا۔ قانون کے مطابق اس سلسلے میں پیش رفت اور کارروائی بھی ہو گی۔ قتل کی ایف۔ آئی۔ آر درج ہو چکی ہو گی۔ وہ جس کو ملزم نامزد کریں گے وہ گرفتار ہو گا اور معاملات بھی آگے چلیں گے۔ اس سلسلے میں کسی سے کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔ اگر باقی دوست گوجرانوالہ سے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔ میں اس میں بھی بات کرنا چاہتا تھا لیکن میں اس وقت بات کروں گا جب یہ دوست بات کر لیں گے تاکہ میں جواب دے سکوں لیکن دونوں طرف کے دوستوں سے میری استدعا ہے کہ کم از کم تھوڑا سا تحمل مزاجی کے ساتھ بات کریں۔ بگو صاحب! آپ مجھے ایک دفعہ چور کہیں گے تو میں آپ کو دس دفعہ کہوں گا اور پھر یہ بات کہیں ختم نہیں ہو گی لیکن میں آپ کو چور کہتے ہوئے اچھا نہیں لگتا اور آپ مجھے چور کہتے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔ جناب والا! سیاست دانوں کے ساتھ یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ہم جذبات میں آ کر ایسا رویہ اپنا لیتے ہیں جو خود ہمارے لئے باعث شرمندگی ہو جاتا ہے۔۔۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، پلیز! تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں سمجھتا ہوں کہ ہم جتنا بھی اطمینان اور اخلاقیات کے دائرے میں رہتے ہوئے بات کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح جواب آئے گا۔ یہ تھوڑی سی تلخی پیدا ہوئی ہے اب مزید نہیں ہونی چاہیے۔ آپ کھل کر بات کریں اور جواب لیں۔ جناب والا! میری استدعا ہوگی کہ اگر کوئی دوسرا دوست بات کرنا چاہتا ہے تو کرے اس کے بعد میں جواب دوں گا۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

جناب محمد ریاض شاہد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، جناب ریاض شاہد صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، پلیز! تشریف رکھیں۔ میں نے ریاض شاہد صاحب کو floor دیا ہے۔ پلیز! چوہان صاحب! تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، پلیز! تشریف رکھیں۔ ریاض شاہد صاحب کو بات کرنے دیں۔

جناب محمد ریاض شاہد، شکریہ ۔جناب سپیکر! بڑا اچھا ماحول چل رہا تھا۔ میٹنگ بھی ہوئی تھی کہ کن کن نکات پر بات ہو گی اور کن پر نہیں ہو گی لیکن چمچہ گیری کی انتہا یہ ہے کہ ایک شخص نے ایوان کے پر امن سکون اور وقار کو پامال کیا۔ چمچہ گیری کی انتہا ہے کہ ---

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ سب سے بڑا چمچہ یہ ہے ۔جناب والا! اگر پھر یہ زبان استعمال ہونی ہے تو پھر ادھر سے بھی ایسا ہی جواب آئے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو زبان استعمال کر رہے ہیں ان کو شرم آنی چاہیے۔ اگر یہ وہاں سے ایک دفعہ چمچہ کہیں گے تو ادھر سے ان کی سات نسلوں کو چمچہ کہا جائے گا۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! میں آپ کو موقع دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو بھی موقع ملے گا۔

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر، چوہان صاحب! تشریف رکھیں آپ نے کافی بات کر لی ہے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ میری تمام اراکین اسمبلی سے گزارش ہے اور اس سلسلے میں پہلے ارشد محمود بگو صاحب اور چودھری اصغر علی گجر صاحب سے گزارش کروں گا کہ جس طرح اشتعال میں آ کر انہوں نے باتیں کی ہیں' اس قسم کا ماحول جیسا کہ ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بھی طے ہوا تھا کہ اس قسم کی فضا ایوان میں پیدا نہیں ہونی چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ clash ہو۔ دوسرا یہ ہے کہ بطور سپیکر اس ایوان کے وقار کو اس کے تقدس کو بحال رکھنا میرے فرائض میں شامل ہے اور یہ انشاء اللہ تعالیٰ میں ہر صورت میں بحال رکھوں گا اور اس پر کوئی compromise نہیں ہوگا۔ ایم۔ایم۔اے والے جتنے بھی میرے معزز بھائی بیٹھے ہیں ان سے گزارش ہے کہ آپ اگر یہ سمجھیں کہ 9 آدمیوں میں سے ہر کوئی بات کرے اور جو دو تہائی اکثریت ہے وہ خاموشی کے ساتھ گالیاں سنتی رہے تو یہ ناممکن ہے۔ اس ایوان کے اندر پارلیمانی زبان ہی استعمال کرنی چاہیے۔ نہ میں اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے دوستوں کو اس بات کی اجازت دوں گا' دیکھیں چوہان صاحب نے اگر کوئی بات کی ہے۔ پچھلے دو سالوں میں' میں نے اس ایوان میں دیکھا ہے کہ اگر کوئی معزز رکن یا چوہان صاحب کوئی بات کرتے ہیں تو ایم۔ایم۔اے کی قیادت کے خلاف بات کرتے ہیں اور اگر ایم۔ایم۔اے کی طرف سے کوئی اٹھتا ہے تو وہ چودھری پرویز الٰہی کی بات کرتا ہے یا صدر پاکستان کی بات کرتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! ہم نے صدر پاکستان اور چودھری پرویز الٰہی کا نام نہیں لیا۔

جناب سپیکر، آپ نے اگر اس طرح کی باتیں کی ہیں تو میں نے کارروائی سے حذف کی ہیں۔ آپ

تشریف رکھیں - میری صرف یہی گزارش ہے کہ اس ایوان کے اندر میں نے پورے دو سال بلکہ سوا دو سال ہو گئے ہیں انتہائی کوشش کی ہے کہ اس ایوان کو smoothly چلایا جائے اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے کچھ میرے دوست اس چیز کے گواہ ہیں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو میری شکایتیں جاتی رہی ہیں کہ اپوزیشن کو زیادہ ٹائم ملتا ہے لیکن حکومتی پارٹی کی طرف سے اگر کوئی وزیر بھی بات کرنا چاہتا ہے تو اسے سپیکر صاحب موقع نہیں دیتے تو میں آپ سے یہ مودبانہ گزارش کروں گا کہ پارلیمانی روایات سے ہٹ کر اگر کوئی اس ایوان کے اندر بات کرنے کی کوشش کرے گا یا سینہ زوری سے اپنی بات منوانے کی کوشش کرے گا' خواہ اس کا تعلق حکومتی بنچوں سے ہو یا اپوزیشن سے اس کو کسی صورت میں' میں بات کرنے کا موقع نہیں دوں گا۔ اس لئے میں اگلے الفاظ نہیں کہنا چاہتا بہرحال میرے پاس جتنے بھی اختیارات ہیں اگر مجھے سارے بھی استعمال کرنے پڑے تو میں اس ایوان کے تقدس کو پامال نہیں ہونے دوں گا۔ سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! میں عرض کروں گی کہ۔۔

جناب سپیکر، محترمہ! میری بات کا کوئی اثر نہیں؟ آپ نے جو باتیں کیں یا ادھر سے جو باتیں ہوئیں' گند اور کیچڑ تو سارا قیادت پر چلا گیا آپ لوگوں کا اس میں کیا گیا؟ صبح اخباروں میں جو خبریں لگیں گی وہ پڑھنا بی بی ! کہ کیا ہوا ہے؟ اس میں چوہان صاحب کا نام تو نہیں آنا یا بگو صاحب کا نام تو نہیں آنا۔ پلیز! خاموشی کے ساتھ ان کی بات سنیں۔ میں نے floor سید احسان اللہ وقاص صاحب کو دیا ہے۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب والا! وہ الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیں۔

جناب سپیکر، وہ تو میں نے کروا دیئے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اس ایوان کے اندر آپ نے جو ابھی بات ارشاد فرمائی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ملک کی ٹاپ کی لیڈر شپ کا ہم نے پہلے بھی احترام ملحوظ رکھا ہے اور آئندہ بھی ہمارا کسی پر احسان نہیں بلکہ ہمارے اخلاق اور پارلیمانی روایات کا یہ تقاضا ہے کہ لیڈر شپ کا احترام

کیا جائے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ نے اپنی بات میں ارشاد فرماتے ہوئے ارشد بگو صاحب اور چودھری اصغر صاحب کی تو اس طرف توجہ دلائی لیکن جس شخص کی وجہ سے تلخی کا آغاز ہوا۔۔۔

جناب سپیکر، میں نے چوہان صاحب کا نام لے کر کہا ہے۔

جناب فیاض الحسن چوہان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔

متحدہ مجلس عمل کی کال پر ملک گیر ہڑتال

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ متحدہ مجلس عمل کی طرف سے 2 تاریخ کو ہڑتال کا اعلان کیا گیا تھا اور اللہ کے فضل و کرم سے پورے ملک میں دو صوبوں میں سو فیصد ہڑتال ہوئی اور باقی دو صوبوں میں۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار، یہ جھوٹ ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، باقی دو صوبوں میں پنجاب اور سندھ میں بی بی سی جیسا ایک غیر جانب دار ذریعہ بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بڑی مؤثر ہڑتال ہوئی ہے اور میں اس مؤثر ہڑتال کرنے پر تمام تاجروں کا، عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ٹرانسپورٹروں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس ہڑتال نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم اکثریت میں ہیں اور اقلیت کی بات کو نہیں مانیں گے، اقلیت کی بات نہیں چلنے دیں گے، ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ ملک پر ایک جعلی اکثریت مسلط ہے، اصل اکثریت جس کے ساتھ ہے وہ اس ہڑتال کے ذریعے سے سامنے آ گیا ہے اس ہڑتال کے ذریعے سے بھی پتا چل گیا ہے کہ اکثریت کس کے ساتھ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب والا! اگر ہڑتال ہوئی ہوتی تو ڈاکٹر ہسپتال کیوں کھلا تھا

اور یہ قاضی حسین احمد کو وہاں پر چیک اپ کروانے کیسے گئے؛

جناب سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو موقع دیا جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! کراچی سے لے کر خیبر تک ہر جگہ پر انتہائی موثر ہڑتال ہوئی۔ یہاں لاہور میں جہاں میں خود موجود تھا' مجھے افسوس ہے کہ میں نے ایک دن پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ آپ نے ہماری ہڑتال کی مخالفت کرنی ہے تو خدا کے لئے آپ نے جو اچھی بری جس طرح کی بھی ایک پارٹی بنائی ہے اس پارٹی کو استعمال کریں۔ اس پارٹی کے ورکرز کو بھیجیں وہ تاجروں کے پاس جائیں انہیں کہیں کہ وہ ہڑتال نہ کریں۔ ایک اچھی سیاسی روایت ہو گی اس طرح سے اس کا آغاز کریں لیکن اس کی بجائے لوگوں کو مختلف سرکاری جگہوں پر بلا کر ان کو دھمکایا جائے اور خود میرے ساتھ یہ ہوا کہ میں کچھ تاجروں کے پاس یہ درخواست کرنے گیا انتہائی اچھے اخلاق کے ساتھ ان سے یہ بات کی کہ آپ نے ہڑتال کرنی ہے لیکن میرے پیچھے پیچھے علاقے کا ایس۔ایچ۔او بھی آ پہنچا اور ایک ایک دکان پر یہ کہتا رہا کہ آپ نے ہڑتال نہیں کرنی۔ مجھے کوئی دکھ نہ ہوتا' کوئی گلہ نہ ہوتا' اگر مسلم لیگ (ق) کا کوئی آدمی جا کر کہتا کہ یہ ہڑتال نہ کریں تو ٹھیک ہے کوئی بات نہیں ان کا یہ سیاسی حق ہے لیکن آج بھی آپ اس بات پر غور کریں کہ آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کی سیاسی پارٹی صرف اور صرف ناشتوں پر موجود ہونے کے لئے ہے' کھانوں پر پہنچنے کے لئے ہے یا پھر جب وزیر اعلیٰ صاحب یہاں تشریف لائیں ان کے سامنے حاضری لگوانے کے لئے ہے۔ ملک کے اندر جو سیاسی عمل جاری ہے اس میں سیاسی جماعت کا نہ کوئی کارکن نظر آتا ہے' نہ کوئی لیڈر نظر آتا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں کچھ گوجرانوالہ کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس ملک کے اندر یا دنیا کے اندر مذہبی اقدار' دینی اقدار ----

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب والا! انکی ہڑتال کی کامیابی کا تو یہیں سے اندازہ ہوتا ہے کہ قاضی حسین احمد کو دل کا دورہ پڑ گیا اور گاڑی میں ہسپتال کیسے گئے؛ پھر ان کی کیسی ہڑتال تھی؟ ہڑتال کر کے انہوں نے زبردستی رکشے اور ٹیکسی والوں کو روکا اور ڈاکٹروں کو بھی ہسپتالوں میں نہیں پہنچنے دیا۔ یہ انہوں نے عوام کے ساتھ غداری کی ہے۔ کوئی ہڑتال نہیں تھی۔ تمام ڈاکٹر ہسپتالوں میں موجود تھے۔ ہاں! انہوں نے اپنے مدرسوں میں ضرور تالے لگائے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر، محترمہ! تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب! اپنی بات کو مختصر کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنے لگا تھا کہ پاکستان میں ہی نہیں پوری دنیا میں مذہب کے اثرات ہیں۔ دینی اقدار پاکستان کے اندر انتہائی گہری جڑیں رکھتی ہیں۔اس ملک کے اندر دین کے ساتھ محبت کرنے والوں کا اگر آپ نے اندازہ لگانا ہے تو جا کر تبلیغی جماعت کا اجتماع دیکھ لیں۔اس ملک میں دین کے ساتھ محبت کرنے والوں کا اندازہ لگانا ہے تو مساجد کے اندر جا کر حاضری کو دیکھ لیں۔ اگر کچھ لوگ محض اپنی انتہاپسندی کا نعرہ لگا کر اور۔۔۔۔

وزیر پاپولیشن پلاننگ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، نسیم لودھی صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر پاپولیشن پلاننگ، جناب سپیکر! کیا انہوں نے مذہب کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ ہم سب مسلمان ہیں؛ ہم اسلام پر ایمان رکھتے ہیں اور کسی مذہب میں یہ نہیں کہا گیا کہ خواتین کی سر عام بے حرمتی کی جائے۔یہ ہم ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ہم ان کی عزت نفس کا تحفظ کریں گے۔ ہم ان کو ہرگز یرغمال نہیں بننے دیں گے جبکہ ہمارے ملک میں خواتین کی آبادی کا تناسب 50 فیصد ہے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! مختصر کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! آپ ایسی خواتین کو ٹائم دے دیتے ہیں جس کے متعلق ایوان میں طے ہوا تھا [************]* آپ پھر ٹائم دے دیتے ہیں تو میں کیا کروں؛

جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پاکستان کے اندر دینی اقدار اور ہماری مشرقی اقدار دونوں بنیادی اقدار ہیں۔ اگرکسی نے لڑکیوں کو نکریں پہنا کر دوڑیں لگوانی ہیں تو وہ دلی جا کر نہر والی حویلی دوڑ لگوالیں۔ ہم نے اس ملک کے اندر بار بار مطالبہ کیا کہ اگر آپ نے خواتین کی میراتھن ریس کروانی ہے تو ان کی الگ سے کروائی جائے اور مردوں کی الگ سے کروائی جائے لیکن حکومتی جبر کی بنیاد پر اور حکومتی دباؤ کی بنیاد پر کچھ بچیوں اور ٹیچرز کو وہاں پر اکٹھا کیا گیا۔ ہم نے وہاں پر ڈی۔سی۔او سے بار بار گزارش کی، بچیوں کے parents نے یہ درخواست کی کہ خدا کے لئے یہ کام نہ کریں لیکن اس کے باوجود چند نام نہاد جدت پسند خواتین کے کہنے پر اس کا اہتمام کیا گیا۔ گولیاں ہمارے لوگوں کو لگیں، ہمارے ایم۔این۔اے کو زخمی کیا گیا اور ہمارے کارکنوں کو گولیاں لگی ہیں۔ ہم وہاں پر پر امن دھرنا دے رہے تھے کہ یہ غلط ہو رہا ہے، سارے parents اس کے خلاف تھے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ ظل ہما عثمان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سپیکر! انہوں نے بالکل صحیح کہا۔ ہم لوگوں کا بھی خیال تھا کہ یہ اسلامی جماعت، تبلیغی جماعت کے لوگ اسلامی روایات کے علمبردار ہیں لیکن مجھے بڑا افسوس اور دکھ ہوا کہ آپ میرے شہر میں آ کر دیکھیں کہ انہوں نے کس طرح سے انسانیت اور عورتوں کی تذلیل کی؛ یہ کون سی روایات ہیں؛ جب ہم اسی گوجرانوالہ کی 500 عورتیں یکجہتی کشمیر پر ایک ریلی نکال سکتی ہیں تو یہ بھائی ہمیں support کرتے ہیں۔ جب ہم

---

* بحکم جناب سپیکر! الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کہتی ہیں کہ ہم انسان ہیں' ہمیں انسان تسلیم کرو' ہمیں بھی جینے اور sports میں حصہ لینے کا حق ہے تو یہ کہتے ہیں کہ تم ملک کی 50 فیصد آبادی گھروں میں رہ جاؤ۔ تمہیں جینے کا کوئی حق نہیں' تمہیں کس نے جینے کا حق دیا؟ جب ان کو دونوں کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ تم لوگ چادروں میں' برقعوں میں' پردوں میں اور جس حلیے میں چاہو گھروں سے نکلو اور ہمیں ووٹ دے کر جتاؤ۔ اگر ان کی روایات یہ کہتی ہیں کہ عورت گھر اور اپنی چاردیواری میں رہے تو یہ اسمبلیوں میں اپنی عورتوں کو کیوں لے کر آئے ہیں؟ انہوں نے اپنی سیٹیں کیوں نہیں چھوڑ دیں؟ یہ کون سے ایل۔ایف۔او کو negate کرتے ہیں؟ اگر یہ کہتے ہیں کہ 1973 کا آئین آنا چاہیے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ 1973 کے آئین میں بنیادی حقوق نہیں ہیں۔ کیا ہم عورتوں کے کوئی حقوق نہیں ہیں' ان کی حفاظت کیسے کی جائے گی؟ عورتوں کو کبھی سڑکوں پر گھسیٹا گیا' یہ ایوان میرے ساتھ چلتا یا وہ مووی ہوتی تو میں آپ لوگوں کو دکھاتی کہ ان لوگوں نے کس طرح عورتوں کی تذلیل کی ہے۔ اس وقت مذہب کیا کہتا ہے جب عورتوں کے کپڑے پھاڑ دیئے جاتے ہیں؟ اس وقت یہ لوگ کہاں ہوتے ہیں؟ نہ کوئی issue ہے' نہ کوئی بات ہے' مجھے یہ بتائیں کہ کون سی عورتیں نکروں میں تھیں؟ کیا احسان اللہ وقاص وہاں پر موجود تھے جنہوں نے اتنا بڑا الزام دیا ہے؟ میں پریس کے سامنے انہیں چیلنج کرتی ہوں کہ اگر وہاں پر ایک بھی عورت نکر یا پینٹ میں نظر آ گئی تو ہم عورتیں یہاں آپ کے سامنے floor پر نہیں آئیں گی۔ انہوں نے عورتوں پر کس طرح سے الزام لگایا ہے؟ انہوں نے عورت کو کبھی پیسٹری کہا' کبھی کچھ کہا۔ یہ ایم۔ایم۔اے کون سے جمہوری نظام کی بات کرتی ہے؟ کبھی یہ عورت کو sweet dish کہہ کر اس کی تذلیل کرتے ہیں' کبھی کچھ کہتے ہیں اور کبھی کچھ۔ میں ایم۔ایم۔اے کی عورتوں سے یہ استدعا کرتی ہوں کہ خدا کے واسطے آپ ان کے لئے یرغمال مت بنیں۔ اگر آپ عورت ہیں تو آپ کی جماعت مسلم لیگ ہونی چاہیے اور آپ کا لیڈر پریذیڈنٹ مشرف ہونا چاہیے کیونکہ صرف وہ شخص ہے جو آپ کو 33 فیصد نمائندگی کی بات کرتا ہے۔ آپ کے بھائیوں کی کوئی سی بھی جماعت ہو' آپ کے باپ کی کوئی سی بھی جماعت ہو اگر تم عورت ہو تو تمہاری جماعت صرف مسلم لیگ ہونی چاہیے اور تمہارا لیڈر صرف پریذیڈنٹ مشرف ہونا چاہیے جس نے تمہارے حق کی بات کی۔ مجھے تم عورتوں کا ساتھ

چاہیے۔ میں آپ سے request کرتی ہوں کہ اگر آپ عورت ہیں تو آ کر ہمیں join کریں۔ ہم آپ کو آپ کے حقوق دیں گے اور جینے کا سلیقہ دیں گے۔ چادر اور چاردیواری میں رہ کر جینے کا سلیقہ سکھائیں گے۔ بہت شکریہ

محترمہ زیب النساء قریشی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' بی بی!

محترمہ زیب النساء قریشی، محترم سپیکر! ہم مسلمان عورتیں ہیں۔ ہمارا ایک خوبصورت نظام ہے۔ ہم نے پاکستان اس لئے حاصل کیا تھا کہ ہم یہاں پر دین' اللہ اور رسول کا نظام نافذ کریں۔ اب یہاں پر اس قسم کے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں کہ عورت کا تقدس ختم ہو جائے' بے حیائی عام ہو جائے' شیطانیت کا راج ہو' گھریلو زندگی اپنا مقصد کھو دے' معاشرتی مزاج ایسا ہو جائے کہ دور جاہلیت کا شرمناک دور شروع ہو جائے۔ پاکستان اس لئے بنا تھا کہ ہم یہاں پر اپنے ایک خوبصورت نظام کو نافذ کریں بجائے اس کے کہ ہم یہاں پر انگریزوں' عیسائیوں اور یہودیوں کا نظام نافذ کریں۔ آپ دیکھیں اور میں نے بار بار دیکھا ہے کہ سڑکوں پر' چھابوں کے اوپر فحش اور بے حیا فلمیں بکتی ہیں جو کہ 10 روپے میں کوئی بھی آدمی اٹھا کر دیکھ سکتا ہے۔ یہ معاشرے کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں اور ہماری آئندہ نسل کیا بن جائے گی؟ اس کو آپ خود تو سوچیں اور گوجرانوالہ میں اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا کہ ہم نے عورتوں کو مارا ہو۔ عورت کا ایک احترام ہوتا ہے۔ ہم ان کا احترام کرتے ہیں لیکن اتنی تو اجازت نہیں ہے کہ وہ گھروں سے نکل کر باہر آ کر اس طرح کی باتیں شروع کر دیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' چودھری محمد اقبال صاحب!

چودھری محمد اقبال، جناب سپیکر! ابھی احسان اللہ وقاص صاحب گوجرانوالہ کے بارے میں بہت تفصیلی بیان جاری فرما رہے تھے اور اپنی پارٹی کا موقف بھی بیان کر رہے تھے۔ وہاں سٹیڈیم کے اندر میں بھی موجود تھا' میرے فاضل عزیز چودھری شمشاد خان صاحب منسٹر ٹرانسپورٹ بھی موجود تھے اور ہماری نہایت ہی محترم مسز بشپ روفن جیولس مینارٹی منسٹر بھی موجود تھیں۔ ہم

تینوں سٹیڈیم کے اندر موجود تھے۔ ظل ہما صاحبہ نے لیڈیز ریس کے بارے میں کافی باتیں یہاں ایوان کے اندر کی ہیں۔ میں وہاں سٹیڈیم کا نقشہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کتنی پر امن جماعت ہے اور یہ ملک کے لئے کتنے اچھے کام کر رہے ہیں۔ وہاں کے elected M.N.A قاضی حمید اللہ صاحب جو ان کی جماعت کے 'بڑی نیک شخصیت سنے اور مانے جاتے ہیں اور ہیں بھی نیک شخصیت' لیکن ان کا جلوس کو lead کر کے وہاں آنا اور مسلح افراد کو وہاں پر لانا جن کا ہمارے صوبے سے تعلق نہیں ہے' دوسرے صوبے سے مسلح افراد لا کر حملہ آور ہونا جبکہ حملہ آور کہتے ہیں کہ ہم دھرنا دینے کے لئے آئے تھے۔ وہاں ڈی۔پی۔او کو مارا پیٹا گیا اور پوری فورس پر حملہ کر دیا۔ میں نے ان معصوم بچے اور بچیوں کے جذبات اس سٹیڈیم میں دیکھے' میں نے آج تک پاکستان میں ایسا منظر نہیں دیکھا جو انہوں نے پیش کیا۔ بوتلوں کے اندر پٹرول بھر کر گاڑیوں کے اندر پھینکا گیا اور وہاں پر 10 گاڑیوں کو آگ لگائی گئی۔ یہ شرافت ہے' مذہب ہے یا یہ اسلام ہے یا کیا ہے؟ یہاں جو ہماری مینارٹی کی منسٹر بیٹھی ہوئی ہیں ان کی ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی کی گاڑی کو سب سے پہلے آگ لگائی گئی۔ کتنے دکھ کی بات ہے کہ اس گاڑی پر پاکستان کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور پاکستانی جھنڈے کو آگ لگائی گئی ہے' پھر کہتے ہیں کہ ہم بڑی پرامن پارٹی ہیں۔ اس کے علاوہ راجہ صاحب آپ کو بتائیں گے کہ ڈی۔پی۔او کے جسم پر پتھروں اور ڈنڈوں کے نشانات ہیں۔ انہوں نے وہاں پر اس طرح کی دہشت گردی کا پروگرام پیش کیا جسے تاریخ یاد رکھے گی اور گوجرانوالہ کے بزرگوں کے جذبات آپ کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں نے بھی وہاں پر ریس کا سارا منظر دیکھا ہے جب دوڑ ہو رہی تھی تو 3/4 event مکمل ہو کر سٹیڈیم کے اندر آ گئے تھے اور فرسٹ' سیکنڈ اور تھرڈ لوگ بھی وہاں پر پہنچ گئے تھے اور یقین مانیں کہ گوجرانوالہ کے جی ٹی روڈ پر میلے کا سماں تھا۔ نوجوان سڑکوں پر کھڑے ہو کر دیکھ رہے تھے۔ وہ ایک ایسا event تھا کہ لوگوں کو کھل کر ساتھ دینے کا موقع ملا۔ لوگ سپورٹس کو دیکھ رہے ہیں' سپورٹس سے enjoy کر رہے ہیں اور سپورٹس مین بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ نئی نسل کے لئے ایک inventive ہے کہ پاکستان کے اندر سپورٹس کو فروغ دیا جائے۔ اس کا انھوں نے شہر میں جا کر جو نقشہ پیش کیا اور لوگوں نے افسوس کیا کہ یہ جماعت

اس طرح کے کام کر رہی ہے جو کہتی ہے کہ ہمارا تعلق اسلام سے ہے۔ ہم اسلام کو پاکستان کے اندر فروغ دینا چاہتے ہیں اور وہ قوم کو دروازوں کے اندر بند کر کے کھیلوں کے فروغ کو بند کرنا چاہتے ہیں اور کوئی activity پاکستان میں نہیں ہونے دینا چاہتے۔ اگر کوئی اعتراض والی بات تھی تو بیٹھک کی جا سکتی تھی کہ ہمارا یہ اختلاف ہے۔

جناب سپیکر! اس طرح ڈنڈوں سے لوگوں پر اپنا نظریہ مسلط کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ میں احسان اللہ وقاص صاحب سے پورے ایوان کے سامنے سوال کروں گا کہ وہاں پر کیا غیر شرعی کام ہو رہا تھا کہ جس کے مطابق بچوں پر حملہ کیا گیا ہے' بچے اور بچیاں جن جذبات کے ساتھ باہر نکلیں ہیں۔ اگر آئندہ کوئی ان کو sports events کے لئے بلائیں گے تو وہ کس طرح آئیں گے۔ کیا ان کے والدین ان کو بھیجیں گے کہ آپ گراؤنڈ میں جا کر sports activity کریں۔ مجھے 30/32 سال سیاست میں ہو گئے ہیں۔ میں نے آج تک اس طرح کا سماں پاکستان میں نہیں دیکھا۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ صوبے سے باہر کے بندے بلوا کر پٹرول کی بوتلیں دینا' یہ کون سا قانون' کون سا رواج' کون سا مذہب اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ املاک کو جلایا جائے' سرکاری گاڑیوں کو جلایا جائے' پاکستان کے جھنڈے کو جلایا جائے اور پھر کہا جائے کہ ہم بڑے پرامن شہری ہیں اور ہمارے ساتھ ظلم ہوا ہے؟ ہمیں گرفتار نہ کیا جائے۔ اس میں اگر قانون کو پٹرول کی بوتلیں ماری جائیں اور پھر بھی قانون حرکت میں نہیں آئے گا تو پھر کب قانون حرکت میں آئے گا؟ اس طرح کے جو کام شروع کئے گئے ہیں۔ اس سے یہ کیا پیغام دینا چاہتے ہیں کہ یہ قوم ترقی نہ کرے۔ یہ قوم خوشحال نہ ہو اور اقوام عالم میں اس کی کوئی عزت و وقار نہ ہو؛ اقوام عالم ہمیں کہتے ہیں کہ پاکستان میں دہشت گردی ہوتی ہے۔ پاکستان میں مذہب کے نام پر دہشت گردی پوری دنیا میں پھیلائی جا رہی ہے۔ کیا یہ پاکستان کے بارے میں اس طرح کا پیغام پوری اقوام عالم کو دینا چاہتے ہیں؟ یہ کس طرح کا منظر پیش کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کارروائی کی نہایت ہی افسوس سے مذمت کرتا ہوں۔ میں نے یہ ساری کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ اگر احسان اللہ وقاص صاحب وہاں پر ہوتے تو ان بچوں اور بچیوں کے جذبات دیکھتے تو ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؛ اس طرح کے

کام کوئی سیاست ہے' یہاں کہاں کی سیاست ہے۔ پاکستان کے اندر ایسی سیاست نہ آج سے پہلے ہوئی ہے اور نہ اس کو کبھی فروغ ملے گا اور گوجرانوالہ کے لوگ جنھوں نے قاضی حمید اللہ صاحب کو ووٹ دیئے تھے' وہ اس بات پر افسوس کر رہے تھے کہ کیا ہم نے اس لئے ان کو ایم۔این۔اے بنا کر بھیجا ہے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں اور ڈنڈے سے اسلام کو نافذ کریں۔ یہ وہاں پر منظر تھا جو میں نے آپ کو پیش کر دیا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ میرے خیال میں اب مختصر کریں اور دو ممبران اپوزیشن سے بات کر لیں اور راجہ صاحب ان کا جواب دے دیں۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں نے اس سے پہلے بھی اپنی بات کی ہے۔ آپ نے وقت دیا ہے' بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، میں راجہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ ان کی ایف۔ آئی۔ آر بھی درج ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ وقفہ سوالات کا اعلان کر چکے ہیں۔ اس وقت یہاں ایک مختلف debate ہو رہی ہے۔ آپ مہربانی کر کے کارروائی کو آگے چلائیں یا ان سوالات کو آگے کسی اگلے دن پر لے جائیں۔

جناب سپیکر، وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے۔ اسی وقت سے time count ہو رہا ہے۔ ایڈوائزری کمیٹی جہاں اپوزیشن کے معزز اراکین اسمبلی بھی تشریف فرما تھے اور حکومتی پارٹی کی طرف سے بھی اراکین اسمبلی موجود تھے۔ اس میں یہ طے ہوا تھا کہ کوئی پانچ چھ آدمی اپوزیشن کی طرف سے بات کر لیں اور پانچ چھ آدمی حکومتی بنچوں کی طرف سے بات کر لیں۔ اب ارشد محمود بگو صاحب بات کریں گے اور ان کے بعد راجہ صاحب بات کریں گے۔ اس کے بعد وقفہ سوالات کو take up کرتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک ان کے لواحقین کا تعلق ہے وہ پرچہ درج کرانے کے لئے تھانے گئے ہیں' اب کورٹ سے رجوع کرنے گئے ہیں۔ ابھی میرا ان سے رابطہ ہوا ہے۔ انھوں نے پرچے کی کوشش کی ہے۔ اس کے عزیز' اس کے رشتہ دار اور اس کے لواحقین نے کوشش کی ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس کو یقینی بنائیں کہ ان کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج ہو اور اس کی جوڈیشل انکوائری ہو اور اس میں انصاف ہو۔

جناب سپیکر! میں ایک بات چودھری اقبال صاحب سے متعلق گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے وضاحت کی ہے' اس میں کوئی شک والی بات نہیں کہ چودھری صاحب انتہائی شریف آدمی ہیں' بڑے متین آدمی ہیں اور بڑی دیر سے چلے آرہے ہیں۔ انھوں نے یہ فرمایا کہ ان کی زندگی میں پاکستان میں ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔ یہ واقعی حقیقت ہے کہ ان کی زندگی اور ہماری زندگی میں پاکستان میں پہلی دفعہ ایسا واقعہ پیش آیا کہ ہم سٹیج پر بیٹھے ہوں اور ہماری بیٹیوں سے لوگ محظوظ ہو رہے ہوں۔ یہ واقعہ بھی ہماری زندگی میں پہلی دفعہ پیش آیا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ محترمہ انبساط صاحبہ!

محترمہ انبساط خان، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ایم۔ایم۔اے ہمارے ملک کی ایک بہت so called اسلامی جماعت ہے۔ دین کے نام پر نعرہ بازی کرنا ان کا کام ہے۔ اسلام کے نام پر ووٹ لینا اور دینا ان کا کاروبار ہے۔ ہم ان سے احترام کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں لیکن یہ خواہش میری پندرہ سالہ سیاسی زندگی میں ضرور رہی کہ کبھی تو یہ کوئی سیاسی یا جمہوری بات کریں۔ یہ عورتوں کی آڑ لے کر عورتوں کی تذلیل کر کے front page coverage لینا ان کا شیوہ ہے' ہمارا نہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کو join کر کے' اس کے ساتھ الیکشن میں سیٹیں بانٹنا' ان کا شیوہ ہے ہمارا نہیں۔ جس وقت ایک عورت کی تذلیل ہوتی ہے۔ کیا انھیں میراتھن ریس کے دن ہی پتا چلا کہ آج عورتوں کی میراتھن ریس ہے؟

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! یہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی وجہ سے ممبر بنی ہیں اور آج ان کے خلاف بات کر رہی ہیں۔

محترمہ انبساط خان، کیا انھیں eleventh hour ہی پتا چلا۔ اگر انھوں نے بدمعاشی کرنی ہے تو چوکوں پر جائیں۔ ہٹر بازی کرنی ہے تو سڑکوں پر نکلیں۔ یہ Floor of the House ہے۔ یہاں بدمعاشی' بدتمیزی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں وہ نام تک فراہم کرسکتی ہوں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر! اگر فوج کے دائرے میں ایم۔ایم۔اے اپنا اعتماد کھو چکی ہے تو اس کے ذمہ دار ہم نہیں ہیں۔ ہم یہ خوب جانتے ہیں کہ یہ پودا کس نے لگایا' یہ پودا کب لگا اور یہ پودا کب بڑا ہوا۔ میں نے اپنی زندگی میں آج تک ایم۔ایم۔اے کو سیاسی جماعت نہیں سمجھا اور میری چودھری پرویز الہیٰ صاحب سے اپیل ہے کہ اگر وہ عورتوں کے ساتھ ہیں کیونکہ میں coalition میں ان کے ساتھ ہوں اور ان کی جماعت کی کارکن نہیں ہوں لیکن میں as a President Pakistan Peoples Party Women Wing کے لئے کہوں گی کہ گوجرانوالہ کے واقعے میں ایم۔ایم۔اے کے جو لوگ عورتوں کی تذلیل میں شامل تھے ان پر دہشت گردی کا پرچہ درج کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ ارشد محمود بگو صاحب!

محترمہ صبا صادق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ صبا صادق!

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! مجھے صرف دو منٹ کے لئے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' چودھری صاحب! آرڈر پلیز۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں افسوس کرتا ہوں جو گوجرانوالہ میں واقعہ ہوا ہے جس میں گاڑیاں بھی جلی ہیں' نقصان بھی ہوا ہے۔ ہمارا شہر ضلع گوجرانوالہ کراچی کی طرح' لاہور کے کچھ حصوں کی طرح یا اسلام آباد کی طرح advance نہیں ہے' وہاں آج بھی پرانی

روایات کے امین لوگ رہتے ہیں۔ جو فاضل ممبر ہماری طرف سے اٹھ کر دوسری طرف گئی ہیں ان کی طرح ننگے سر لڑکیاں یا عورتیں نہیں پھرتیں۔ یہاں جو لاہور کے علاقے پوش ہوں گے وہاں تو لوگ یہ پسند کرتے ہیں۔ میں یہ صحیح کہہ رہا ہوں' غلط نہیں کہہ رہا۔ یہ اس طرف بیٹھے ہوئے سردار لوگ بھی اسے allow نہیں کریں گے کہ ان کی بیٹیاں ننگے سر پھریں۔ سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہماری بیٹیوں' جنہوں نے برقعہ پہن کر تعلیم حاصل کی ہے۔ ان کی طرح ننگے سر تعلیم حاصل نہیں کی۔۔۔۔(قطع کلامیاں)

محترمہ انبساط خان، یہ غلط کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر، محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔ جی۔

چودھری زاہد پرویز، !********!

جناب سپیکر، چودھری صاحب! پلیز مختصر کریں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ہمارا ضلع اس طرح کا نہیں ہے۔ جیسے چودھری اقبال صاحب نے فرمایا ہے کہ لڑکیوں کی دوڑ تھی اور سینکڑوں' ہزاروں لوگ جی ٹی روڈ پر موجود تھے۔

جناب سپیکر، محترمہ! تشریف رکھیں۔ بات سنیں۔

چودھری زاہد پرویز، میں یہ بات کہتا ہوں کہ ہماری بیٹیاں جی ٹی روڈ پر بھاگنے کے لئے اب تک بالکل تیار نہیں تھیں۔ میں اس بات سے معترف ہوں کہ جیسے کالجوں میں چار دیواری ہے وہاں لڑکیوں کو سپورٹس کی اجازت ہے' وہاں لڑکیاں اتھلیٹک بھی کرتی ہیں' باقی کھیلیں بھی کھیلتی ہیں۔ میرے پاس ایک اخبار ہے' وہاں دوڑ لگانے کے لئے بیٹیاں' بچیاں نہیں آئیں۔ اخبار کی یہ رپورٹ ہے کہ گوجرانوالہ میں لوگوں کی بچیوں کو سڑکوں پر دوڑانے کا کوئی شوق نہیں یہ ایک

---

* بحکم جناب سپیکر! الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پرنسپل نے بیان دیا ہے۔ جو وہاں پر ای۔ڈی۔او غلام حسین ہیں اس نے ٹیچرز کو کہا ہے----

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترمہ! ظل ہما صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات ، جناب سپیکر! میں آپ کو بتاؤں گی کہ جس اخبار کی یہ خبر سنا رہے ہیں' اسی اخبار میں ایک خبر لگی ہوئی ہے کہ "محترمہ ظل ہما عثمان کی گاڑی جل گئی"۔ لیکن میری گاڑی تو اسمبلی کے باہر کھڑی ہے۔ اخبار کی خبریں جتنی سچی ہوتی ہیں آپ اسی سے ہی اندازہ لگالیں۔ آپ پلیز! ان سے کہیں کہ یہ اخبار بند کر دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، ارشد محمود بگو صاحب ادھر سے آخری مقرر ہیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ کافی بات ہو گئی ہے۔ جی' بگو صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر! چودھری زاہد پرویز کو محترمہ سے معافی مانگنی چاہیے اور ان کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر، ان کے یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ میں نے وہ کارروائی حذف کر دی ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ جی' ارشد محمود بگو صاحب! آرڈر پلیز۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر!----

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ میں نے بگو صاحب کو floor دیا ہوا ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! ہمیں بھی بولنے کا موقع دیا جائے----(شور و غل)

جناب سپیکر، محترمہ! پلیز! تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! پہلے ایوان کو in order کر لیں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ بگو صاحب! آپ شروع کریں گے تو کام چلے گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! گوجرانوالہ کے حوالے سے یہاں پر جو بات ہوئی ہے' چودھری اقبال صاحب نے کی ہے یا ظل ہما صاحبہ نے کی ہے انہوں نے یہ کہا ہے کہ گوجرانوالہ

میں ہمارے ساتھ بڑا ظلم ہوا ہے' وہاں پر یہ ہوا ہے' وہاں پر وہ ہوا ہے۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ چار پانچ روز پہلے M.M.A کے representative ایم-این-اے' ایم-این-ایز کے اور کارکنان ڈی-سی-او سے ملے اور انہوں نے باقاعدہ ان سے درخواست کی کہ یہاں آپ میراتھن ریس کرنا چاہتے ہیں تو ہماری آپ سے درخواست ہے کہ آپ یہاں mix دوڑ نہ کروائیں۔ اس میں خواتین کی دوڑ علیحدہ کروا لیں ان کی کوئی جگہ مخصوص کر لیں اور مردوں کی علیحدہ کر دیں۔ یہ مذاکرات پچھلے چار روز سے گوجرانوالہ میں جاری تھے اس روز بھی جس دن یہ میراتھن ریس ہونی تھی M.M.A کے 900 کے قریب کارکن' وہاں کے public representative ایم این اے قاضی حمیدالدین کی قیادت میں وہاں آ گئے اور انہوں نے ڈی-سی-او کے ساتھ مذاکرات کئے۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے اپنے بھائی کو اصل حقائق بتانے ہیں کہ وہ ریس الگ الگ تھی۔ کاش! یہ وہاں پر آتے اور ہم ان کو invite کرتے اور یہ دیکھ سکتے کہ وہ ریس بالکل الگ الگ تھی۔ مرد حضرات بہت آگے جا چکے تھے اسی لئے تو ہم سب بہنیں پیچھے پیچھے تھیں۔ یہ کتنا confuse کرتے ہیں؛ پریس کیا سوچے گا؛ ہم بالکل اکٹھے نہیں تھے' بہت دور فاصلہ تھا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! انہوں نے سب سے پہلے یہ کہا ہے کہ وہاں پر انکوائری کروا لیں۔ میں اس بات کو on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ مجھے ان کا یہ چیلنج قبول ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ہائی کورٹ کے کسی غیر جانبدار جج سے اس واقعہ کی انکوائری کروا لیں کہ وہاں پر M.M.A کے کارکنوں نے یا M.M.A کے ایم-این-ایز نے غنڈہ گردی میں کوئی پہل کی ہے؛ جب وہاں پر یہ جلوس گیا تو اس وقت بھی ڈی-سی-او کے ساتھ مذاکرات ہو رہے تھے۔ جو خواتین ریس میں شامل تھیں وہ دو کلومیٹر دور کھڑی تھیں اور اس جلوس کو دو کلومیٹر کے قریب

انہوں نے روک لیا اور اس کے ساتھ یہ ہوتا رہا---- (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! مجھے بھی کچھ کہنے کی اجازت دیں---

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ میں کسی کو اجازت نہیں دوں گا۔ محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر!-----

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، میں صرف ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر، محترمہ! تشریف رکھیں۔ ایوان کو چلنے دیں۔ جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ راجہ بشارت صاحب اور چودھری ظہیر صاحب کی کچھ حکمت عملی ہے ' انہوں نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ ہم جو بات کریں گے ہم خود جواب نہیں دیں گے بلکہ اپنی خواتین کو ہمارے سامنے کھڑا کر دیں گے۔ لیکن محترمہ ظل ہمانے یہ کہا ہے کہ اس کی انکوائری کروانی چاہیے میں اس کو قبول کر لیتا ہوں۔ ہائی کورٹ کے کسی غیر جانبدار جج سے انکوائری کروالیں----

انجینئر محمد اشرف بٹ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' بٹ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

انجینئر محمد اشرف بٹ، جناب سپیکر! ایم۔ایم۔اے کے لوگوں نے یہ تمام کام کیا ہے اور میری ارشد بگو صاحب سے گزارش ہو گی کہ وہ اس سیٹ سے استعفیٰ دے دیں۔ اس واقعہ میں سب سے زیادہ متاثر میں ہوا ہوں میری ذاتی گاڑی اس واقعہ میں جلائی گئی ہے 'بدمعاشی کی گئی ہے ' غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا گیا ہے 'ایک planned طریقے سے گاڑیوں کے شیشے توڑ کر ان میں پٹرول بم ڈالا گیا اور اس طرح تمام کی تمام گاڑیاں جلائی گئی ہیں۔ یہ اسلام کا چہرہ مسخ کرنے کے برابر ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ یہ کون سا اسلام پیش کرنا چاہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم خود ان سے زیادہ اسلامی ہیں اور مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوتے ہیں ' اسلامی

تعلیمات کا خیال رکھتے ہیں اور اسلامی روایات کو سمجھتے ہیں۔ یہ کون سا اسلام پیش کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اس چیلنج کو قبول کرتا ہوں اور وزیر قانون سے درخواست کرتا ہوں کہ چیف جسٹس کے علاوہ ہائیکورٹ کے کسی غیر جانبدار جج سے انکوائری کروا لیں کہ وہاں پر کس نے پہل کی ہے؟ کس نے وہاں ساری کارروائی کی ہے؟ جب جلوس وہاں پر پہنچا تو پولیس موجود تھی' ڈی۔سی۔او موجود تھا' ڈی۔پی۔او موجود تھا۔ قاضی حمیدالدین ایم۔این۔اے نے ان کے ساتھ مذاکرات شروع کر دیئے۔

محترمہ انبساط خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ بگو صاحب! آپ مختصر کریں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ قاضی حمیدالدین ایم۔این۔اے نے ان کے ساتھ مذاکرات شروع کر دیئے اور دو گھنٹے تک مذاکرات ہوتے رہے اور ہمارے قائدین نے انتظامیہ سے کہا کہ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ عورتوں کی الگ اور مردوں کی الگ میراتھن ریس کریں لیکن ہم اکٹھی نہیں ہونے دیں گے۔ مگر یہ مذاکرات ناکام ہو گئے اور پولیس نے بلااشتعال گولی چلا دی جس سے وہاں کے عوامی نمائندے ایم۔این۔اے قاضی حمیدالدین زخمی ہوئے اور ان کے علاوہ گیارہ لوگ زخمی ہوئے۔ گولیاں ان کے سینوں پر لگیں' بازوؤں پر لگیں' ٹانگوں پر نہیں لگیں اور درجنوں کارکن زخمی ہوئے۔ جب یہ صورتحال ہوئی تو پھر لوگ مشتعل ہو گئے۔ سارا شہر ان کے ساتھ شامل ہو گیا اور اس کے بعد بہت کچھ ہوا کہ میرے دوست چودھری اقبال صاحب اور رانا شمشاد صاحب مع پولیس جوتیاں اتار کر وہاں سے بھاگے۔ کوئی بھی وہاں پر نہیں رہا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! وہاں پر نقشہ یہ تھا کہ وہاں پر یہ کوئی بھی نہیں ٹھہرا۔ یہ سارے اپنے لوگوں کو چھوڑ کر' بچوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

وزیر ٹرانسپورٹ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

وزیر ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر! میں آج سے پہلے بگو صاحب کو بڑا ہی معزز اور بڑا شریف آدمی سمجھتا تھا لیکن مجھے انتہائی افسوس ہوا کہ یہ کتنے ڈرامائی انداز سے کہانی پیش کر رہے ہیں۔ میں بگو صاحب کو بتا دوں کہ جو زبان آج آپ نے ایوان میں استعمال کی ہے اگر آئندہ استعمال کی تو یہ بغیر زبان کے اپنے گھر جائیں گے۔ (قطع کلامیاں' شور و غوغا)

یہ سراسر جھوٹ بول رہے ہیں' غلط بیانی سے کام کر رہے ہیں' یہ غنڈا گردی ہے انہوں نے بدمعاشی کا لائسنس لیا ہوا ہے یہ لوگوں کے ناخدا بنے ہوئے ہیں۔ (قطع کلامیاں' شور و غوغا)

(اس مرحلے پر معزز رکن جناب فیاض الحسن چوہان اپنی سیٹ سے اٹھ کر
جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے آگئے اور جناب سپیکر کو مخاطب کرنے لگے)

جناب سپیکر: چوہان صاحب! آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔ جی' رانا صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ ساری گفتگو کو wind up کیا اور اس کے بعد آپ نے وقت دیا اور اس کے بعد بات دوبارہ شروع ہوئی۔ محترمہ ظل ہما نے جو بات کی ہے' اشرف بٹ صاحب جن کی گاڑی کو جلایا گیا' جو بندہ سب سے زیادہ affect ہوا ہے اس نے بات کی ہے وہ موقع پر موجود تھا' خواتین دوڑ اور مردوں کی دوڑ کا وقت علیحدہ علیحدہ تھا' مردوں کی دوڑ کا افتتاح میں نے کیا وہ سٹیڈیم کے اندر پہنچ چکے تھے اس کے بعد خواتین کی دوڑ شروع ہوئی تھی۔ یہ کس طرح بات کر رہے ہیں؟ یہ جب بھی بات کا آغاز کرتے ہیں کہ جوتے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ یہ بڑی اچھی طرح سے جانتے ہیں' یہ میرے ڈویژن کے رہنے والے ہیں۔ ان کو سارا پتا ہے کہ کون جوتے چھوڑ کر بھاگ سکتا ہے' ان کا باپ بھی ہمیں جوتے چھوڑ کے نہیں بھگا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی' ارشد محمود بگو صاحب!۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں میں نے بگو صاحب کو وقت دیا ہے۔ جی' بگو صاحب! آپ

حوصلے کے ساتھ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اخلاقیات کے دائرے میں رہ کر بات کرنی چاہیے لیکن آپ نے محسوس کیا ہو گا، پریس گیلری نے محسوس کیا ہو گا، معزز اراکین نے بھی یہ محسوس کیا ہے کہ بگو صاحب! کو نہ جانے آج کیا دکھ ہے اور یہ ایک ایسی زبان استعمال کر رہے ہیں جو آپ کو ہرگز زیب نہیں دیتی، آپ کے پیشے کے حوالے سے، آپ کے مقام کے حوالے سے آپ کو زیب نہیں دیتی۔ میری گزارش ہے کہ جو زبان میرے بھائی استعمال کر رہے ہیں وہ نہ ان کے منصب نہ امارت اور نہ عمر کے حوالے سے ان کو زیب دیتی ہے کہ چودھری اقبال جیسی شخصیت رانا شمشاد صاحب کو یہ کہنا کہ جوتے چھوڑ کر وہاں سے بھاگ گئے۔ تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی شام کو گوجرانوالہ جائیں گے، آپ بھی چلے جائیں گے وہاں پر پتا چل جانے گا کہ جوتے چھوڑ کر کون بھاگتا ہے؟ ایوان سے باہر کی باتیں باہر کر لیں گے۔ دیکھتے ہیں کہ کون بھاگتا ہے اور کون اس ملک میں رہتا ہے یہ باہر دیکھ لیں گے لیکن خدا کے لئے میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ بہت باتیں ہو چکی ہیں میں اس کو wind up کرنا چاہتا ہوں اور چونکہ ہم نے ایک قرارداد بھی پیش کرنی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، جی، بگو صاحب! آپ دو منٹ میں wind up کر لیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جب اس بحث کا آغاز ہوا تھا تو بڑے اچھے طریقے سے گجر صاحب نے بحث شروع کی تھی --- (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ بگو صاحب! آپ مختصر کریں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ بات بڑے اچھے طریقے سے شروع ہوئی تھی اور گجر صاحب نے شروع کی تھی یہ ایوان بڑے اچھے طریقے سے چل رہا تھا۔ آپ بھی، ایوان بھی گواہ ہے اور یہ پریس بھی اس بات کا گواہ ہے کہ یہ فساد کب پڑا تھا؟ یہ میں بھی جانتا

ہوں ' آپ بھی جانتے ہیں ' ایوان بھی جانتا ہے۔ جو گالیاں انہوں نے دی ہیں وہ تو جناب والا! آپ نے نہیں سنی ہیں اور ہماری طرف سے دی ہوئی گالیاں اور بد تمیزی آپ کو یاد ہے۔

جناب فیاض الحسن چوہان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'فرمائیں!

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر! میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ایک لفظ بھی گالی کا نہیں کہا۔ خدا کی قسم میں نے یہ کہا ہے کہ 2۔اپریل کو جتنے لوگ شہید ہوئے' مرے' قتل ہوئے ان سب کا خون قاضی حسین احمد اور مولانا فضل الرحمٰن پر ہے۔ یہ سیاسی طور پر بالکل ٹھیک ہے کہ میں نے گالی نہیں نکالی۔ انہوں نے مجھے کتا کہا' انہوں نے مجھے کتورا کہا' انہوں نے مجھے چوہا کہا' جماعت اسلامی کی یہ تربیت ہے' ڈاڑھیاں رکھ کر یہ کرتوت کرتے ہیں؛

معزز ممبران حزب اختلاف ، شیم' شیم

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات کی کہ جو لوگ ہڑتال کے دوران شہید ہوئے ہیں ان کا پرچہ قاضی صاحب اور فضل الرحمٰن پر دیا جائے۔ یہ بات درست ہے۔ اگر میں یہ بات راجہ صاحب سے ' چودھری پرویز الٰہی صاحب سے کہوں کہ ان کے بچوں کے قتل کا پرچہ چودھری پرویز الٰہی پر دیا جائے تو بتاؤ ان کے دل پر کیا گزرے گی کہ میرا بچہ مرے اور مجھ پر ہی قتل کا پرچہ دیا جائے تو میرے دل پر کیا گزرے گی' یہ گالی نہیں تو اور کیا ہے؟ میں اسی لئے یہ کہتا ہوں کہ ہم نے کبھی بھی ایوان میں چودھری پرویز الٰہی یا ان کی ذات کے خلاف بات نہیں کی' تنقید کی ہے' پالیسیوں پر بھرپور تنقید کی ہے؛ ہر شخص کے اندر غلطیاں موجود ہیں' ہر شخص کے اندر گناہ موجود ہیں لیکن ذاتی طور پر چاہے راجہ صاحب ہیں' چودھری پرویز الٰہی صاحب ہیں' کسی کے خلاف کوئی ذاتی تنقید نہیں کی لیکن یہ اس لئے کہ انہوں نے ہمیں بے ضمیر کہا پھر مجبوراً یہ لوگ تالیاں بجا رہے تھے' ہمیں یہ بات کہنی پڑی تو جو دوسرے کے خداؤں کو برا کہے گا تو اس کے خداؤں کو

بھی برا کہا جائے گا۔

وزیر تحفظ ماحولیات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! جب کوئی جماعت حکومت کو ہلانے کے لئے یا اسے گرانے کے لئے تحریک چلاتی ہے تو تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے خون کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومت وقت کی کوشش ہوتی ہے کہ خون نہ بہے' لاٹھی چارج نہ ہو' توڑ پھوڑ نہ ہو' زندگی معمول کے مطابق چلے۔ لیکن تحریک چلانے والوں کا مقصد ہوتا ہے' یہ پریس بھی جانتی ہے کہ پہلے بھی تحریکیں چلی ہیں کہ تحریکی قوت خود بخود خون بہاتی ہے۔ خون بہتا ہے تو تحریک میں جان پڑتی ہے تو جتنا خون بہا ہے یہ ان کے ذمہ ہے۔ ان پر پرچہ درج ہونا چاہئے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے کہا کہ اس کی انکوائری ہونی چاہئے اور اس ایوان میں انکوائری کی رپورٹ آنی چاہئے تاکہ یہ پتا چلے کہ گولی کس نے چلائی ہے' پہل کس نے کی ہے' کس نے وہاں پر کیا کیا رول کیا ہے؟ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس یا کسی دوسرے جج سے انکوائری کروانی چاہئے۔

دوسری بات رانا شمشاد صاحب کی کہ انہوں نے مجھے دعوت دی ہے کہ میں ان کی زبان بند کر لوں گا۔ میں انہیں بھی جانتا ہوں اور ان کے والد صاحب کو بھی جانتا ہوں اور میں روز وہاں سے گزرتا ہوں۔ اب میں آج وہاں پر جاؤں گا۔ آپ کو بھی کہتا ہوں کہ وہاں آجائیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ کامونکی میں آپ بڑے طرم خان ہیں اور میں بھی آپ کو دیکھ لوں گا کہ آجائیں۔۔۔۔

وزیر خوراک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' چودھری اقبال صاحب!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میرے فاضل دوست ایڈووکیٹ ہیں اور پڑھے لکھے ہیں' ان کو سمجھائیں کہ یہ اپنی حدود میں رہیں۔ حدود سے تجاوز نہ کریں۔ اگر یہ حدود سے تجاوز کریں گے تو مجھے اتنے باہمت نظر نہیں آتے۔ ذرا آپ انہیں یہ بات سمجھا دیں۔

جناب سپیکر، وہ سمجھ دار ہیں اور سمجھ گئے ہیں۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں جو ماحول پیدا ہوا وہ قابل افسوس ہے اور اس کے پیچھے دو واقعات ہیں جن میں ایک یہ اور دوسرا گوجرانوالہ کا واقعہ تھا۔ جو کچھ گوجرانوالہ میں ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ قطعی طور پر اس کی تعریف نہیں کی جا سکتی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! جب اسمبلیاں بحال ہوئیں' آپ کو ایوانوں میں نمائندگی ملی' آپ کو جمہوری تقاضوں کے مطابق ایک موقع ملا کہ ایوانوں میں جا کر اپنی آواز بلند کریں اور عوام کی صحیح نمائندگی کا حق ادا کریں۔ لیکن آپ نے دیکھا اور اس ملک کی تاریخ گواہ ہے کہ ایوانوں کو یرغمال بنانے کی کوشش کی گئی۔ وہ سلسلہ ختم ہوا تو اس کے بعد لانگ مارچ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

جناب سپیکر! چوہان صاحب نے جس طرح کہا پھر بات کریں تو جب بات نکلے گی تو دور تک جائے گی۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ بات کرنی پڑتی ہے کہ ہمیشہ سے اگر لانگ مارچ کی سیاست کی ہے تو وہ ایک جماعت نے کی ہے لیکن ان کی بدقسمتی ہے کہ پہلی بار لانگ مارچ کا فیصلہ کسی اشارے کے بغیر کیا ہے' ورنہ جی ایچ کیو' کسی اور یا بیرونی طاقتوں کے اشارے پر یہ ہمیشہ لانگ مارچ کے فیصلے کرتے رہے ہیں لیکن پہلی بار اپنے قوت بازو پر فیصلہ کرنے کا موقع ملا اور اس کا نتیجہ انہوں نے دیکھ لیا کہ لانگ مارچ بھی ختم ہوا' پھر شٹر ڈاؤن کی بات آ گئی' پہیہ جام کی بات آ گئی' یہ events گزر چکے ہیں۔ آپ نے اپنا پورا زور لگا لیا' آپ نے اپنی توانائیاں مکمل صرف کر لیں۔ کیا ہوا کہ حکومت آج بھی قائم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہے گی اور 2007 تک اپنی term پورا کرے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ وقت گزر چکا ہے کہ جب آپ لانگ مارچ کے ذریعے' شٹر ڈاؤن کے

ذریعے' ایوانوں سے باہر بیٹھ کر ایوانوں کو گرانے کی بات کرتے تھے' وہ دور گزر چکا ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ کہتے ہیں کہ گوجرانوالہ میں معمولی واقعہ ہوا ہے۔ یہ معمولی واقعہ نہیں ہے۔ جس طرح چودھری اقبال صاحب نے کہا کہ آج پوری دنیا کی نظریں پاکستان پر لگی ہوئی ہیں۔ آج پوری دنیا پاکستان کی طرف دیکھ رہی ہے اور آج یہ قابل افسوس بات ہے کہ ہم پاکستان کا کون سا image باہر دنیا کو دے رہے ہیں۔ جب ایوان میں نمائندگی کی بات آتی ہے تو جنرل پرویز مشرف نے ان خواتین کو 33 فیصد نمائندگی دی' اس وقت ان کی نمائندگی کی مخالفت کی لیکن جس طرح فیاض چوہان صاحب نے کہا کہ 33 فیصد کی مخالفت لیکن دوسری طرف اپنی خواتین' بیٹیاں اور بہو سب سے پہلے ایوانوں میں موجود ہیں۔

جناب سپیکر! ہم کیا کرنا چاہتے ہیں' ہم عوام کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں' ہم لوگوں کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ میں نے انگریزی تعلیم کی بات کی تھی تو اس کی مخالفت کی گئی حالانکہ ان کے اپنے بچے امریکہ میں پڑھتے ہیں۔ محترمہ نے یہاں سے بات کی تھی جسے مذاق میں ٹال دیا گیا کہ یہ دل کا دورہ پڑا۔ میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا۔ یہ ایک فطری عمل ہے کہ پے در پے اس طرح کے واقعات ہوئے ہیں' اس میں دل کا دورہ پڑ بھی سکتا ہے' یہ کوئی بات نہیں لیکن میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہوں گا لیکن بقول ان کے پہیہ جام' کوئی گاڑی سڑک پر نہیں چلے گی' شٹر ڈاؤن' کوئی دکان نہیں کھلے گی۔ مطلب یہ کہ اگر غریب کا بچہ گھر میں تڑپ رہا ہے اور وہ ہسپتال میں نہ پہنچے اور وہ گھر پر ہی تڑپ تڑپ کر جان دے دے۔

معزز ممبران حزب اختلاف۔ شیم شیم

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! کسی غریب کا حادثہ ہو جائے تو اس کے لواحقین ہسپتال تک نہ لے جائیں اور وہ مر جائے' کسی کو دوائی کی ضرورت ہو اور مارکیٹیں بند ہوں تو دوائی کی کوئی ضرورت نہیں لیکن عین اسی دن بالکل اسی دن' ہم دل کے دورے کی بات نہیں کرتے بلکہ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ بقول ان کے کہ ایک روٹین چیک اپ کے لئے۔ ذرا شاہانہ مزاج دیکھیں کہ لوگوں کے لئے شٹر ڈاؤن اور دکانیں بند اور خود اسی دن' عین اسی وقت روٹین چیک اپ کے لئے جا رہے ہیں تو یہ بات تو یہیں پر کھل جاتی ہے کہ جب آپ کو پتا تھا کہ ہسپتال بند ہیں' دکانیں بند

ہیں' گاڑی سڑک پر چل ہی نہیں سکتی۔ میں نے کسی کی ذات کا نام نہیں لیا۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر!

جناب سپیکر، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ جی فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! آج یہ گوجرانوالہ سے متعلق واقعہ اور 2 تاریخ کی شٹر نگ کا جواب دے رہے تھے تو میں نے' گجر صاحب نے یا کسی دوسرے دوست نے کہیں یہ نہیں کہا کہ پرویز الٰہی صاحب نے آپریشن کروایا ہے یا ان کی پلاسٹک سرجری ہوئی ہے۔

جناب سپیکر، اس چیز کا اس سے کیا تعلق ہے؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس کا قاضی صاحب سے کیا تعلق ہے؟ یہ بات کا جواب دیں اور چٹکیاں بھرنے والی بات نہ کریں۔ سیدھی بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ جب آپ کو پتا ہے' مجھے پتا ہے کہ ہڑتال ہے' شٹر ڈاؤن ہے' ڈاکٹر ہسپتال نہیں گیا اور جو ای سی جی کرنے والا تھا اس کو تو انہوں نے گھر سے ہی نہیں نکلنے دیا اور ایکسرے کرنے والا مشین آپریٹر نہیں آیا کیونکہ ہڑتال کامیاب ہو چکی تھی' کوئی گھر سے نہیں نکلا' پہیا نہیں چلا ہم مانتے ہیں کہ کامیاب ہو چکی تھی تو پھر ہسپتال جانے کا کیا جواز بنتا تھا؟

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، پلیز' ایوان کو چلنے دیں۔۔۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! ہمارا یہ اعلان تھا کہ ہڑتال کے دوران کوئی ایمبولینس نہیں روکی جائے گی' کوئی بارات نہیں روکی جائے گی اور کسی بھی مریض کو راستے میں نہیں ٹھہرایا جائے گا۔ سب مریض ہسپتال جائیں گے۔ پھر یہ تو ان کی غلطی ہے ناں۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں حقائق کا

کھلے دل سے اعتراف کرنا چاہیے کہ ہم اگر عوام کے لئے کوئی کام کرتے ہیں اور عوام کے لئے مشکلات پیدا کرتے ہیں تو پھر ہمیں وہ مشکلات اپنے آپ پر بھی جھیلنی چاہئیں۔ میں کسی کا نام لے کر نہیں کہوں گا۔ ان کے دو اراکین کی میرے پاس چٹ موجود ہے جس دن پہیا جام تھا۔ بقول آپ کے اسلام آباد میں پہیا جام تھا لیکن لیاقت بلوچ اور حافظ حسین احمد صاحب P.A.C کی میٹنگ میں موجود تھے۔ یہ کہاں کی سیاست ہے؟ یہ پی۔اے /ڈی۔اے کے لئے ہے---

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! لیاقت بلوچ صاحب اور حافظ حسین احمد صاحب نے دکانیں اور مارکیٹیں بند نہیں کرائی تھیں---

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! اگر میں کسی کی شان میں گستاخی کر رہا ہوں، اگر کسی کے خلاف بات کر رہا ہوں تو میں معذرت کے لئے تیار ہوں لیکن میں حقائق بتا رہا ہوں۔ مقصد یہ ہے کہ ہم بطور ممبر اسمبلی اپنے ٹی۔اے /ڈی اے کو عزیز سمجھتے ہیں، یہاں آتے ہیں اور حاضری لگا کر چلے جاتے ہیں اور جس مقصد کے لئے ہمیں عوام نے یہاں بھیجا ہے وہ پورا نہیں کرتے تو میں اس حوالے سے بات کر رہا تھا۔ بات گوجرانوالہ کے حوالے سے ہو رہی تھی تو گوجرانوالہ میں جو کچھ ہوا، جس طرح چودھری اقبال صاحب نے کہا ہے کہ ہم ایک غلط message دے رہے ہیں، ہم نے ایسا نہیں ہونے دینا کیونکہ ہم نے خواتین کو نمائندگی دی ہے، ہم نے خواتین کو ایک فعال کردار سونپا ہے اور ہم ان خواتین کو ان کا فعال کردار ادا کرتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم خواتین کو اس ملک میں politics کی main streamline میں لاتے ہیں۔ ہم ان کو ان کا اپنا کردار ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں بحیثیت فرد واحد اپنی مرضی پورے ایوان پر مسلط کر دوں تو میں غلط فہمی میں ہوں گا، اس لئے جو بھی اقلیتی جماعتیں ہیں اگر وہ یہ سمجھتی ہیں کہ وہ اپنا point of view دوسروں پر مسلط کر دیں گی تو یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ اس ملک میں جمہوریت کا جو پہیا چل چکا ہے وہ ان کی پہیا جام ہڑتالوں کی کالوں سے جام نہیں ہو گا۔ جو خواتین کو ایک فعال کردار دینے کا عمل شروع ہو چکا ہے وہ ختم نہیں ہو سکتا اور یہ ہماری مائیں، ہماری بہنیں اور ہماری بیٹیاں جن پر وہاں تشدد کیا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ ہم گناہ گار سہی لیکن ہم مسلمان ہیں کیا ہم یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ میری بیٹی، میری بہن، میری ماں نکر پہن کر سڑکوں پر آئیں، کون

برداشت کر سکتے ہیں؟

معزز اراکین حزب اختلاف، وہ آپ کے صدر صاحب ہیں۔۔۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میرے خیال میں ہمارے صدر صاحب ہم جیسے so-called مومنوں سے عملی طور پر بہت بہتر ہوں گے کیونکہ جو شخص میں سمجھتا ہوں کہ پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے' اللہ کو یاد کرتا ہے اور اپنی ذات تک اس کو محدود رکھتا ہے وہ سب سے بڑا مسلمان ہے۔ میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ ہماری حکومت اور وزیراعلیٰ صاحب کا یہ فیصلہ ہے کہ ہم نے اس گوجرانوالہ کے واقعہ کو uncondemned نہیں جانے دینا۔ ہم نے اس کو condemn کرنا ہے' اس معزز ایوان کے floor پر condemn کرنا ہے اور ہم اس سلسلے میں ایک resolution لانا چاہتے ہیں لہذا قواعد و ضوابط کو معطل کر کے مجھے یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 32 اور قاعدہ 115 کو معطل کر کے گوجرانوالہ میں ہونے والے واقعہ کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 32 اور قاعدہ 115 کو معطل کر کے گوجرانوالہ میں ہونے والے واقعہ کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

رانا ثناء اللہ خان و معزز ممبران حزب اختلاف: ہم اس کو oppose کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے
اور انہوں نے قرارداد کو oppose کیا)

جناب سپیکر، رانا ثناء اللہ خان! اس کو oppose کرتے ہیں' جی رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! باقی دوستوں نے بھی اس کو oppose کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہی ہے۔

جناب سپیکر، اجازت تو مل گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ درست ہے کہ میرے بھائیوں نے بات کرنی ہے وہ بات ضرور کریں لیکن میری استدعا ہے کہ آپ مجھے قرارداد پیش کرنی کی اجازت دے دیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

میری عرض سن لیں ۔۔۔(قطع کلامیاں)

یہ طے شدہ بات تھی کہ قرارداد پیش ہو گی پھر انہوں نے اپنا موقف دینا ہے۔ میں آپ کے لئے آسانی پیدا کر رہا ہوں کہ ہم قرارداد پیش کر دیں تاکہ پھر اس کے contents پر بات کی جاسکے۔۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب آج چونکہ بڑے جذبات میں ہیں اس لئے وزیر قانون غیر قانونی بات کر رہے ہیں۔ تحریک اسی stage پر oppose ہو سکتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ راجہ صاحب کو اس بات کی سمجھ ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر، پلیز! آپ بات کریں وہ اس بات کو جانتے ہیں۔۔۔(شور و غل)۔۔۔

رانا صاحب! پھر ایسا کر لیتے ہیں کہ عصر کی نماز بھی قضا ہونے کو ہے اس لئے وقفہ کر لیتے ہیں

پھر اس کے بعد اس کو take up کر لیتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، اب وقفہ نماز کیا جاتا ہے اور ایوان 15 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے لئے اجلاس کی کارروائی 15 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز عصر کے وقفہ کے بعد 5.50 پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر، رانا ثناء اللہ خان صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ بات کر لیں اور دوسرے دوستوں میں سے دو آدمی بات کر لیں۔ پھر لاء منسٹر صاحب بات کر لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! رولز تو یہ کہتے ہیں کہ جن معزز ممبران نے oppose کیا ہے وہ بات کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ نے چودھری اصغر علی گجر اور جناب ارشد محمود بگو نے oppose کیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! تقریباً سات دوستوں نے اور ایک خاتون نے oppose کیا ہے۔ رولز تو یہ کہتے ہیں کہ ان سب کو بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! بات تو بار بار وہی repeat ہونی ہے۔ اب جو بات آپ نے کرنی ہے وہ دوسروں نے بھی وہی کرنی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہی تو مسئلہ ہے۔ اگر یہ عقل حکومتی بنچوں کو آجائے اور میرے محترم بھائی لاء منسٹر صاحب یہ بات سمجھ لیتے کہ تقریباً دو گھنٹے سے یہی بات ہو رہی ہے تو پھر اب اس کو دوبارہ قرار داد کی شکل میں لانے کی ضرورت نہیں تھی لیکن اگر انھوں نے اس بات کو مناسب سمجھا ہے اور قرار داد لائے ہیں تو پھر رولز کے مطابق اس پر بات کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، بسم اللہ کریں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس معاملے پر بات کرنے سے پہلے یہ ضرور چاہوں گا کہ میراتھن ریس کے اس واقعہ کے محرکین چودھری اقبال صاحب' رانا شمشاد صاحب اور محترمہ ظل ہما

صاحب---

ڈاکٹر سہیل ظفر چیمہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیے!

ڈاکٹر سہیل ظفر چیمہ، جناب سپیکر! ہم سب ممبران چاہتے ہیں کہ ان کی بات سنی جائے لیکن اس کے لئے زیادہ بہتر ہے کہ ہر مقرر کے لئے تھوڑا سا وقت مقرر کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، اچھی تجویز ہے۔ جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر رولز میں یہ بات نہیں ہے تو پھر پہلے دو گھنٹے جو بات ہوتی رہی ہے---

جناب سپیکر، ایوان کو چلانے کے لئے کچھ کوشش خود بھی کرنی پڑتی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جی درست ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر relevant بات ہو رہی ہے تو وہ ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر، تو پھر پانچ منٹ مقرر کر دیں؟

رانا ثناء اللہ خان، جی' درست ہے۔

جناب سپیکر، رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ بات کر رہا تھا کہ میراتھن ریس کی غالباً انچارج تو محترمہ ظل ہما صاحبہ تھیں لیکن سنا ہے کہ ان سارے انتظامات میں چودھری اقبال صاحب اور رانا شمشاد صاحب شامل تھے۔ جیسا کہ انہیں معلوم تھا کہ نماز کے وقفے کے بعد اس پر بات ہو رہی ہے تو بہت بہتر تھا کہ وہ یہاں پر موجود ہوتے۔ جناب والا! اس معاملے میں ایک طرف تو روشن خیالی ہے جسے اس وقت ہمارے معاشرے اور ہمارے ملک میں enforce کیا جا رہا ہے۔ ایک طرف تو کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنے نظریات کو بزور طاقت مسلط کرے تو وہ انتہا پسندی ہے اور دوسری طرف روشن خیالی ہے لیکن میرے ملک اور اس معاشرے کی بدقسمتی ہے کہ یہاں پر روشن خیالی کو بھی

طاقت کے بل بوتے پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف یہ رویہ ہے کہ اس روشن خیالی کو روکنے کے لئے' اس کا مقابلہ کرنے کے لئے یا اسے پابند کرنے کے لئے تشدد کا سہارا لیا جا رہا ہے اور ہمارے روشن خیال بھائی کہتے ہیں کہ یہ انتہا پسندی ہے۔

جناب سپیکر! میری جماعت کا یہ موقف ہے کہ ہم عورت کی آزادی کا احترام کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اس معاشرے میں عورت آزاد ہو۔ عورت اس ملک کی 50 فی صد آبادی ہے۔ وہ اس ملک کی ترقی کے لئے اس معاشرے میں اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ حصہ لیں لیکن اس ملک کی ترقی میں حصہ لینا یا اپنے بھائیوں کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرنا میں نہیں سمجھتا کہ اگر عورت سڑکوں پر صرف میراتھن ریس دوڑے گی تو اسی سے یہ بات پوری ہو گی یا وہ باکسنگ اور ریسلنگ کرے گی تو پھر ہی سپورٹس کا concept پورا ہو گا۔ میں قطعی طور پر اس بات سے اختلاف کرتا ہوں۔ گوجرانوالہ میں جو میراتھن ریس ہوئی ہے۔ میں اس کے facts بتا رہا ہوں اور لاء منسٹر سے گزارش کروں گا کہ ان کو note فرمائیں اور اس بات کا جواب دیں۔ یہ میراتھن ریس مردوں کے لئے گلشن پارک سے شروع ہو کر جناح سٹیڈیم پر آ کر ختم ہوئی تھی۔ راستے میں جی ٹی روڈ ہے اور یہ تقریباً چار کلو میٹر کا فاصلہ بنتا ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہاں اتنی دیر بات ہوئی ہے لیکن دونوں طرف سے facts کی سمجھ نہیں آ سکی کہ اس معاملے کی نوعیت کیا تھی؟ یہ کیسے شروع ہوا اور کیسے تصادم کا باعث بنا؟ ڈی۔پی۔ایس جو بالکل گلشن پارک کے بالمقابل ہے وہاں سے لڑکیوں کی ریس شروع ہوئی تھی اور اسے بھی آ کر جناح سٹیڈیم پر ہی ختم ہونا تھا اور یہ بھی وہی روٹ ہے جس میں جی ٹی روڈ آتا ہے اور یہ فاصلہ بھی تقریباً چار کلو میٹر کا ہے۔ اب بات یہ ہے کہ گلشن پارک اور ڈی۔پی۔ایس ایک ہی جگہ پر واقع ہیں اور جناح سٹیڈیم بھی ایک ہی ہے۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کی پرنسپل رخسانہ نیر نے باقاعدہ اپنے کالج میں اس بات کا حکم دیا کہ تمام بچیاں اس ریس میں حصہ لیں۔ جناب والا! میں نے جو information collect کی ہے اس کے مطابق وہاں شہر کے اندر جو کیبل ورک ہوتا ہے اس پر باقاعدہ اس بات کو ایڈورٹائز کیا گیا کہ اس ریس میں حصہ لیا جائے اور گوجرانوالہ میں جتنے بھی گورنمنٹ سکولز ہیں ان تمام میں ہیڈ مسٹریسز نے بچیوں کو حکماً یہ کہا کہ آپ نے اس ریس میں حصہ لینا ہے اور باقاعدہ ٹیچرز کی ڈیوٹی لگی کہ وہ ان بچیوں کو اپنے

ساتھ لے کر اس ریس میں جائیں۔

جناب سپیکر! میں رانا شمشاد صاحب کی فیملی کو بھی جانتا ہوں اور چودھری صاحب کو بھی جانتا ہوں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان کے خاندان کی ان کی بیٹی ان کی بھانجی یا ان کی بھتیجی اس ریس میں نہیں تھی یا یہ اس بات کی تردید کریں لیکن لوگوں کی بچیوں کو وہاں پر لایا گیا جب ایک گورنمنٹ کالج، گورنمنٹ سکول میں جو پرنسپل ہے جو ہیڈ مسٹریس ہے جو وہاں پر ٹیچر ہے وہ یہ کہے کہ آپ نے جانا ہے۔ سکول اور کالج کی طرف سے یہ حکم ہے کہ آپ نے ریس میں حصہ لینا ہے تو پھر اس سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ حکومت اپنی طاقت اور اپنی اتھارٹی کے زور پر اس قسم کے معاملات کر رہی ہے۔ جناب والا! میں معذرت سے کہوں گا کہ روشن خیالی عریانی نہیں ہے۔ یہ فحاشی اور بے حیائی نہیں ہے۔ یہ مغربیت نہیں ہے لیکن یہاں پر بے حیائی، فحاشی، عریانی اور مغربیت کو روشن خیالی کا نام دیا جا رہا ہے۔ یہاں پر ایک آدمی جا کر کسی بھنگڑا محفل میں حصہ لیتا ہے۔ وہ پتنگ اڑاتا ہے، عجیب قسم کے رومانس کپڑے پہن کر، کالے کپڑے پہن کر اور اوپر سے کالی چادر لے کر بسنت میلے میں جاتا ہے اور پھر آ کر کہتا ہے کہ دیکھیں جی اس ملک میں روشن خیالی ہونی چاہیے۔ ہم روشن خیالی کو promote کر رہے ہیں۔ ہم انتہا پسندی کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ بسنت میلے میں جانا اور بھنگڑے ڈالنا روشن خیالی نہیں ہے۔ یہ فحاشی ہے، یہ عریانی ہے، یہ مغربیت ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب کی اپنی روایات ہیں۔ پنجاب کا ایک اپنا کلچر ہے اور یہ کوئی دس بیس پچاس یا سینکڑوں سال پر محیط نہیں بلکہ یہ ہزاروں سال پر مبنی ہے۔ ہمارے سندھ کا اپنا کلچر ہے۔ سندھ کی اپنی روایات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سندھ کی تاریخ تو دنیا میں سب سے پرانی ہے۔ سرحد اور بلوچستان کا ایک اپنا کلچر ہے۔ ہم روشن خیالی ماڈرن ازم اور عورت کی آزادی اس زمرے میں ہم خود کو نیویارک کے ساتھ نہیں ملا سکتے۔ ہم خود کو لندن کے ساتھ نہیں ملا سکتے۔ ہماری روشن خیالی اور ہماری آزادی ہمارا یہ concept کہ ہماری بہنیں ہمارے ساتھ شانہ بشانہ اس معاشرے کی ترقی میں ہمارے ساتھ حصہ لیں۔ لیکن وہ یورپ سے مختلف ہو گا وہ یورپ کے ہم معنی نہیں ہو سکتا۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بری بات نہیں ہے اپنی معاشرت سے اپنی فطرت سے قریب تر رہنا یہ

قطعی طور پر انتہا پسندی نہیں ہے قطعی طور پر fundamentalism نہیں کہا جا سکتا۔ میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ مسلمان عورت پاکستان کی عورت پنجاب کی عورت خواہ وہ کتنی بھی آزاد ہو جائے وہ نیویارک میں بسنے والی ایک انگریز عورت یا ایک امریکن عورت کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہاں پر حالت یہ ہے کہ ہر چیز کو ان کے معیار سے دیکھا جاتا ہے۔ اگر میراتھن ریس امریکہ میں ہوتی ہے تو میراتھن ریس یہاں پر بھی ہونی چاہیے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی ڈاکٹر سامیہ امجد!

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب والا! میں نے رانا ثناء اللہ کی تقریر سنی بڑی خوب صورت تقریر کر رہے ہیں کہ بات تو اس وقت یہ ہو رہی ہے کہ خواتین کا پاکستان میں کیا معیار ہے۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان مردوں کا کیا معیار ہے۔ ان کے behaviour کا یہ کیا جواب دیتے ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے کیا سوال پوچھا ہے؟ یہ کہنا کہ،

وہ ملا جو صدیوں کے بعد
میرے لب پہ کوئی گلہ نہ تھا
اسے میری چپ نے رلا دیا
جسے گفتگو میں کمال تھا
میرا درد کیسے یہ جانتا
میری بات کیسے یہ مانتا
وہ تو خود فنا کے سفر میں تھا
اسے روکنا بھی محال تھا
کہاں جاؤ گے مجھے چھوڑ کر
میں تو پوچھ پوچھ کر تھک گئی

یہ جواب مجھ کو نہ دے سکا
یہ خود سراپا سوال تھا

یہ خود فنا کے سفر میں ہے۔ اس مرد کا کوئی standard نہیں۔ اس کی گفتگو دیکھیں کہ ان کا کیا behaviour تھا۔ اگر انہوں نے یہ دیکھا کیا میراتھن کے protest کا یہ طریقہ ہے۔ یہ پستی ہے ذہنی پستی ہے اور کچھ نہیں کہ خواتین کو کوڑے مارو ان کے ساتھ بے حرمتی کرو۔ یہ اس چیز کا جواب دیں یہ گفتگو کو کس طرف لے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر، وہ جواب نہیں دے رہے وہ قرار داد پر بات کر رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! مجھے تو کبھی انہوں نے سوال کیا ہی نہیں میں جواب انہیں کہاں دوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب والا! میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں اسلام نے عورتوں کو بہت حقوق دئیے ہیں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ محترمہ تشریف رکھیں اور کارروائی کو چلنے دیں اور ان کو بات کرنے دیں۔

رانا ثناء اللہ خان صاحب! (قطع کلامیاں)

رانا صاحب! ایک منٹ میں wind up کریں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! ابھی تو انہوں نے شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر، چھ منٹ ان کو ہو گئے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! تین منٹ تو انہوں نے لے لئے ہیں اور سوال و جواب میں لگا دئیے ہیں۔

جناب سپیکر، نہیں اس سے پہلے ہی چھ منٹ ہو گئے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہم عورت کی آزادی پر یقین رکھتے ہیں ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ عورت اس معاشرے کا ایک فعال حصہ ہونا چاہیے اور عورت کو مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا چاہیے لیکن یہ کوئی بات نہیں ہے اور ہاں in-door sports بھی

بے شمار ہیں جن سے عورت کی صحت برقرار رہ سکتی ہے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ عورت جی ٹی روڈ پر میراتھن ہی دوڑے تو پھر ہی وہ سپورٹس میں حصہ لے گی یا وہ ریسلنگ کھیلے یا وہ باکسنگ کرے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، پلیز! چلنے دیں۔ انہوں نے کوئی غیر پارلیمانی الفاظ تو استعمال نہیں کئے۔ وزیر قانون نے بھی جواب دینا ہے آپ ابھی ان کو بات کرنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین، جناب والا! میں یہ وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ جب ہمیں اعلیٰ تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے اور کہیں داخلہ لینا ہوتا ہے تو این سی سی کے بھی 20 نمبر ہوتے ہیں۔ ان کی اپنی بچی یا بچہ بھی ہوگا تو وہ این سی سی میں حصہ لے گی صرف اس لئے کہ بیس نمبر ملتے ہیں۔ کیا وہ سپورٹس نہیں ہوتا اور وہ میدان نہیں ہوتا' وہ وردی نہیں ہوتی۔ اگر آج یہ اس بات پر اختلاف کر رہے ہیں لیکن میں ان کے علم میں یہ لانا چاہتی ہوں کہ یہ سب کچھ میاں نواز شریف کے دور میں شروع ہوا تھا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ دوبارہ عرض کر رہا ہوں کہ میں اس بات کے خلاف نہیں ہوں۔ اگر میری بہنوں نے میری بیٹیوں نے دوڑ ہی لگانی ہے' میراتھن ریس ہی لگانی ہے تو ایک اچھا انتظام کر کے سٹیڈیم میں بھی ہو سکتی ہے۔ میں اس بات کے خلاف نہیں ہوں۔ لیکن جب میری بیٹی میری بہن سڑک پر دوڑے گی پسینے سے شرابور ہو گی تو سڑک پر آپ کسی کو آنے سے اور دیکھنے سے نہیں روک سکتے۔ بطور مسلمان مجھے وہ بات کہتے ہوئے اچھی نہیں لگے گی کہ میں-----

محترمہ انبساط خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترمہ تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ میری معزز اراکین اسمبلی سے یہ گزارش ہے کہ یہ قرارداد حکومت کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ جن

معزز اراکین اسمبلی نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے وہ بات کریں گے۔ اس کے بعد وزیر قانون صاحب اس کو wind up کریں گے۔ اس کے علاوہ یہ کوئی سوال جواب اور question hour نہیں ہو رہا اور نہ کوئی عام بحث ہے۔پلیز خاموشی کے ساتھ سنیں۔ رانا صاحب! اب آپ wind up کریں۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر! میں عورت کی activities کے خلاف نہیں ہوں لیکن بات یہ ہے کہ یہ activities جو ہیں جس طرح سے یورپ میں ہوتی ہیں جس طرح سے واشنگٹن نیویارک اور لندن میں ہوتی ہیں اس طرح سے لاہور گوجرانوالہ فیصل آباد میں نہیں ہو سکتیں۔ ان کا طریقہ کار یہاں پر مختلف ہو گا۔ اب میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ کیا in-door games کم ہیں اب ہاکی کی ٹیم ہے۔ ہاکی کی ٹیم کے لئے ایک مخصوص لباس ہوتا ہے اور اس مخصوص لباس میں کھلاڑی اپنے آپ کو easy محسوس کرتا ہے بہتر طور پر وہ کھیل سکتا ہے۔اب جتنی دنیا کی ٹیمیں ہیں ان کی خواتین وہی لباس پہنتی ہیں جو بالکل ایک شارٹ نیکر ہوتی ہے اور ایک بنیان ہوتی ہے۔ آسٹریلیا اور ہالینڈ کی ٹیم میں نے دیکھی ہے ان کی خواتین کی ٹیم کا لباس بڑا مختصر ہوتا ہے لیکن ہماری ٹیم جب ہاکی کا میچ ان کے ساتھ کھیلتی ہے تو انہوں نے ٹریک سوٹ پہنا ہوتا ہے۔پھر چوبیس چوبیس گول ہوتے ہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ آپ اور game choose کر لیں۔ اگر ہاکی کا لباس آپ نہیں پہن سکتے تو ضروری نہیں ہے کہ آپ ہاکی کھیلیں۔ میراتھن ریس اگر آپ نے کرنی ہے' آپ نے بچیوں کو دوڑانا ہے' دوڑ میں حصہ لینا ہے تو سٹیڈیم کے اندر کر لیں۔ وہ وہاں پر پانچ چکر لگا لیں۔آپ نے ان کو جی ٹی روڈ پر ضرور دوڑانا ہے۔

میاں غلام حیدر باری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں غلام حیدر باری!

میاں غلام حیدر باری: شکریہ جناب سپیکر! رانا صاحب نے ابھی میراتھن ریس کی بات کی تو بہت ساری باتیں اس طرح کی ہوتی ہیں جن کے متعلق انہیں علم نہیں ہوتا لیکن یہ کر جاتے ہیں۔ تو جناب کی وساطت سے میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ہاکی تو گراؤنڈ کے اندر ہو سکتی ہے باقی

athletic events بھی گراؤنڈ کے اندر ہو سکتے ہیں لیکن میراتھن ریس گراؤنڈ کے اندر نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ چھ کلو میٹر' بارہ کلو میٹر یا بتیس کلو میٹر کی ریس ہوتی ہے۔ اس لئے وہ باہر سڑکوں پر ہی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو بچا منوانے کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیا ہے وہ غلط ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ رانا صاحب! پلیز ایک منٹ میں wind up کرلیں۔ کافی ٹائم ہو گیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! میں یہ بات on the floor of the House بڑے وثوق سے کہوں گا اور میں اپنے حکومتی بنچوں پر بیٹھے بھائیوں سے عرض کروں گا کہ اب کوئی فریق یہ تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں کہ وہ اپنے رویے کی طرف بھی دیکھ لے۔ بات یہ ہے کہ میراتھن ریس کا concept یورپ سے آیا ہے۔ اب بات عورت' بہن یا بیٹی کی sport activity میں حصہ لینے کی ہے یا صرف میراتھن کی ہے؟ اگر تو آپ صرف اس بات کو لیتے ہیں کہ میراتھن کیونکہ وہاں سڑکوں پر ہوتی ہے تو یہاں بھی سڑکوں پر ہوگی تو پھر میں آپ کو یہ بات پورے یقین سے کہتا ہوں کہ یہاں پر نہیں ہو گی اور اگر انہوں نے میراتھن کروائی ہے تو اگلی میراتھن میں[*****]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ الفاظ آپ کیوں کارروائی سے حذف کر رہے ہیں۔ اگر کسی اور کی بیٹی کو سکول اور کالج سے حکم ہو سکتا ہے کہ تم وہاں پہ آ کر میراتھن دوڑو تو پھر انہیں کیوں نہیں ہو سکتا؟

جناب سپیکر! میں آخر میں اس بات کو اس طرح سے conclude کروں گا کہ یہ درست ہے کہ ہم اسلامی رویوں اور شریعت کو ڈنڈے اور زور سے نفاذ کو طریقہ کار نہیں سمجھتے۔ اللہ کے نبی اور صحابہ کرام نے جس طرح سے اسلام پھیلایا ہم اسی طریقے کو مناسب طریقہ سمجھتے ہیں جس طرح سے ہمارے ان بزرگوں نے اسلام پھیلایا جن کے طفیل آج ہم مسلمان ہیں' حضرت علی ہجویری رحمتہ

---

* بحکم جناب سپیکر! الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اللہ علیہ' حضرت بابا فرید شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ' حضرت سخی سرور رحمتہ اللہ علیہ اور ان لوگوں کی وجہ سے آج ہم مسلمان ہیں۔ میں یہ بات on the floor of the House تسلیم کرتا ہوں کہ ان لوگوں نے کبھی بھی تشدد اور طاقت کا سہارا نہیں لیا لیکن اس ملک اور اس معاشرے میں انہوں نے پیار کے ساتھ اسلام اور شریعت کو پھیلایا اور لوگوں کو پابند کیا اور اسی وجہ سے ہم آج مسلمان ہیں۔ ہم بھی اس بات کے داعی ہیں کہ اسلام کو پھیلانے اور اسلام کے احکامات پر پابندی کروانے کے لئے اسی طریقہ کار کو اپنایا جائے۔ تشدد کا راستہ نہ اختیار کیا جائے لیکن میں اپنے ان روشن خیال بھائیوں سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ جو روشن خیالی لا رہے ہیں اس کی speed تھوڑی کم کر دیں۔ اتنی زیادہ speed سے آپ روشن خیالی لا رہے ہیں پھر آپ کا ایکسیڈنٹ ہو گا جس طرح گوجرانوالہ میں ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ ان سے بچنے کے لئے آپ اپنی speed کو تھوڑا سا کم کرلیں اور اعتدال اور اطمینان سے بات کو آگے بڑھائیں اور اس بات کو مد نظر رکھیں کہ پاکستان روشن خیال ہو گا' پاکستان میں عورت کو آزادی ملے گی' پاکستان کی عورت اس قوم اور اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ کام کرے گی لیکن پاکستان کی عورت نیو یارک' واشنگٹن اور لندن کی میم کبھی نہیں بنے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب۔۔۔ بگو صاحب! رانا صاحب نے بڑی تفصیل سے بات کی ہے اور تحریک ابھی یہ ہے کہ تحریک پیش کرنے کے لئے قواعد کو معطل کیا جائے۔ اس پر میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ آگے موقع آئے گا کہ سب دوستوں کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! حکومت جو قرارداد یہاں پیش کرنا چاہتی ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ میرا تھن ریس جیسا کام یہاں پر چلتا رہے۔ ہم نے اس لئے اس کو oppose کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری بہنیں بڑے جذباتی انداز میں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ صبح جو کچھ ہوا وہ ہماری طرف سے ہوا۔ میں ذاتی طور پر اس کی معذرت چاہتا ہوں۔ نہ ہمارا مزاج ہے اور نہ ہم چاہتے ہیں۔ چودھری اقبال صاحب میرے بھائی ہیں اور شمشاد خان بھی میرے بھائی ہیں۔ ان کے بارے میں اگر میری زبان سے کچھ نکلا ہے تو میں اس کی معافی چاہتا ہوں۔

چودھری محمد اقبال، جناب سپیکر! ہمارے فاضل دوست نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے بارے میں جو ریمارکس دیئے ہیں ان کے بارے میں بھی ذرا معذرت کر لیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جب سے یہ اسمبلی شروع ہوئی ہے۔ ہمارے اپوزیشن کے دوستوں نے کبھی وزیراعلیٰ پنجاب کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔ جنرل پرویز مشرف کے بارے میں بات ہو سکتی ہے لیکن جیسے آج یہ بات ہوئی ہے وہ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا گلہ آپ سے ہے۔ آپ اس ایوان کے custodian ہیں' آپ نے اس ایوان کو چلانا ہے' آپ کو بخوبی پتا ہے کہ کون سے لوگ ماحول کو خراب کرنا چاہتے ہیں' کون لوگ اس ایوان کو اچھے طریقے سے چلنے نہیں دینا چاہ رہے۔ ہمارے یہ بھائی ہم پر روز تنقید کرتے ہیں یہ کریں' ہم لوگ روز آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے کے متعلق باتیں کرتے ہیں لیکن آج جو situation پیدا ہوئی' راجہ صاحب کے ساتھ میری ایوان سے باہر ملاقات ہوئی ہے۔ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ مجھے ذاتی طور پر اس سے تکلیف ہوئی ہے۔ ہمارا مزاج یہ نہیں ہے لیکن اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور رانا شمشاد صاحب ہمارے بھائی ہیں' ہمارا ان سے تعلق ہے اور چودھری اقبال صاحب ہمارے بڑے بھائی ہیں---(قطع کلامیاں)

میں اپنے بھائیوں سے معذرت کرتا ہوں اور جو میری طرف سے ہوا ہے میں کھلے دل کے ساتھ اس کی معافی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، ارشد محمود بگو صاحب! ایک گزارش میں بھی کروں گا کہ جو کچھ الفاظ سہواً اتفاقاً کہے گئے ہیں وہ آپ واپس لے لیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اب یہاں گوجرانوالہ میں جو واقعہ ہوا ہے اس کے بارے میں قرارداد پر بات ہو رہی ہے۔ میں اپنی بہنوں کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ---

سید عبدالعلیم شاہ، جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ میری ان سے گزارش ہے کہ یہ فیاض الحسن چوہان صاحب کو بھی گلے مل لیں۔

جناب سپیکر، جی' رانا ثناء اللہ خان صاحب۔ (قطع کلامیاں) شکریہ چوہان صاحب! تشریف رکھیں۔ جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جن خیالات کا اظہار میرے بھائی ارشد بگو صاحب نے کیا ہے۔ وہ ٹھیک ہے انہوں نے اپنی طرف سے نیک جذبے کا اظہار کیا لیکن میں جمہوری روایات کے پیش نظر اور جمہوریت کا معاملہ جس طرح سے جمہوریت جمہوری ملکوں میں چلتی ہے اور لوگوں کے معاملات کو حل کرنے اور good governance کو لانے کے لئے اس کی بنیادی شرط ہے۔ میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ حکمران کوئی بھی ہو وہ مقدس گائے نہیں ہوتا کہ اس پر ان ایوانوں میں تنقید نہ ہو۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ رانا شمشاد صاحب ابھی آئے ہیں ان کی غیر موجودگی میں بات ہوئی تھی۔

جناب سپیکر، وہ سن رہے تھے۔ لابی میں بیٹھے وہ بھی سن رہے تھے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میری بہنیں یہ سمجھتی ہیں کہ ہم ایم۔ایم۔اے والے یا جماعت اسلامی یا مذہبی جماعتوں یا جو rightist ہیں وہ ان کی ترقی اور ان کی آزادی کے خلاف ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میری مسز خود ایک کالج میں پروفیسر ہیں۔ میری ایک بیٹی ہے۔ میں نے اسے سوئمنگ بھی سکھائی ہے' میں نے اسے ڈرائیونگ بھی سکھائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ سارے ہنر سیکھے۔ ہمارا یہ مذہبی فریضہ نہیں بلکہ ہمارے پنجاب کا یہ کلچر ہے کہ کوئی باغیرت آدمی اپنی بیٹی کو' اپنی بہن کو یا اپنی کسی عزیزہ کو سڑک پر لے کر نہیں آتا۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ بگو صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اگر ہم عورتوں کی آزادی کے مخالف ہوتے تو یہ ہماری دو بہنیں خواتین جو یہاں اسمبلی میں بیٹھی ہیں یہ یہاں پر نہ ہوتیں۔ ہم اس بات کے مخالف نہیں ہیں کہ خواتین کو اسمبلیوں میں نہیں ہونا چاہیے۔ جو ہماری پنجاب اور پاکستان کی روایات ہیں' جو ہماری

اخلاقی اور اسلامی روایات ہیں ہمیں اس کے اندر رہ کر یہ سارے کام کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ جو تصادم وہاں پر ہوا وہ کوئی پلاننگ کے تحت نہیں ہوا۔ ایک situation وہاں پر create ہوئی۔ میں نے کھلے دل سے حکومت سے کہا ہے کہ یہ وہاں پر ہائیکورٹ کے جج سے independent inquiry کرالیں۔ اگر جس آدمی کا' جس جماعت کا وہاں پر قصور ہے تو کم از کم لوگوں کے سامنے یہ صورت حال آجائے گی۔ اب حکومت کہتی ہے کہ وہاں پر ایم۔ایم۔اے نے سارا کچھ کیا۔ ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہم نے نہیں کیا۔ وہاں پر انتظامیہ اور پولیس کی ہٹ دھرمی سے صورتحال خراب ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! ہم اپنی بہنوں سے کہتے ہیں کہ ہم اس ملک میں عورتوں کی آزادی چاہتے ہیں۔ اپنی بیٹیوں کی آزادی چاہتے ہیں لیکن اس قیمت پر نہیں چاہتے کہ ہماری بیٹیاں سٹیج پر آئیں' ہماری بیٹیاں سڑکوں پر دوڑیں۔ میں حکومت کو اس ایوان میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہاں ہم سب مسلمان ہیں۔ میری بہن جو اقلیت سے تعلق رکھتی ہیں' منسٹر ہیں ان کا پنجاب سے تعلق ہے۔ میں نے کبھی ان کا دوپٹا سر سے اترا ہوا نہیں دیکھا۔ یہاں پر جتنی خواتین بیٹھی ہوتی ہیں' جب اذان ہوتی ہے تو یہ اپنے سروں پر دوپٹا لے لیتی ہیں۔ یہ کیا ہے؟ یہ ہمارے پنجاب کا کلچر ہے۔ یہ ہمارے گھر کی تربیت ہے اور یہ ہمارے ماں باپ کی تربیت ہے اور یہ ہمارے اسلام نے ہمیں سکھایا ہے۔ یہ ہمارے قرآن نے اور ہمارے نبی نے ہمیں تربیت دی ہے۔

جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ ان روایات کو یہاں پر پامال نہیں ہونا چاہیے۔ جب وہ روایات یہاں پر پامال ہوں گی تو پھر وہ صورت حال پیدا ہوگی جو کل گوجرانوالہ میں پیدا ہوئی ہے۔ میں حکومت سے ہاتھ جوڑ کر یہ کہتا ہوں کہ خدارا! ایسے events یہاں پر نہ کریں۔ ایسے events یہاں پر نہ ہونے دیں۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ خواتین کو آزادی دی جائے' خواتین کے ایسے پروگرام کئے جائیں تو یہ کریں۔ یہاں پر کلب ہیں' یہاں پر جم خانے ہیں' یہاں پر ایسی جگہیں ہیں جہاں پر خواتین ایسے پروگراموں میں حصہ لے سکتی ہیں اور وہاں پر سارا کچھ کر سکتی ہیں لیکن ہم وہ نہیں چاہتے میرے خیال میں اس ایوان میں بیٹھا ہوا کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ اس کی بہن' اس کی بیٹی یا اس کی کوئی عزیزہ سڑکوں پر دوڑے۔

جناب محمد عبداللہ وینس، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' عبداللہ وینس صاحب!

جناب محمد عبداللہ وینس، جناب سپیکر! میں ارشد محمود بگو صاحب کا مشکور ہوں کہ انھوں نے بڑے احسن طریقے سے اپنے سارے جذباتی ڈائیلاگ واپس لئے ہیں لیکن اس کے بعد انھوں نے جو ارشاد بیان کیا ہے کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہماری مائیں' بہنیں اور بیٹیاں سنز کوں پر آئیں۔ ان کی سوچ گاؤں کے اس ان پڑھ' mediocre جس کو کچھ نہیں پتا اس کے ساتھ ملتی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر وسیم صاحب! میرے خیال میں پہلے تحریک پیش ہو لینے دیں۔ اس کے بعد اس پر بحث کروانی ہے پھر آپ کو موقع دے دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ ہم دو تین لوگ رہ گئے ہیں۔ بات ہو لینے دیں۔

جناب سپیکر، کون کون سے معزز ممبر بات کرنا چاہتے ہیں؟ دو بات کرلیں۔ شیخ اعجاز احمد صاحب اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب بات کرلیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہمارا مذہب تو یہ کہتا ہے کہ مدینہ منورہ میں کچھ حبشی تماشا دکھانے کے لئے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر آئے تو دیکھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دروازے پر کھڑی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ یہ تماشا دیکھنا چاہتی ہو؟ انھوں نے کہاہاں یا رسول اللہ میں تماشا دیکھنا چاہتی ہوں۔ اللہ کے نبی اس دروازے میں کھڑے ہو گئے اور اپنی بیوی کو تماشا دکھاتے رہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ صدیقہ رضی تعالیٰ عنہا ایک دفعہ اکٹھے جا رہے تھے کہ حضور نے فرمایا کہ کیا عائشہ میرے ساتھ دوڑ لگاؤ گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے ساتھ دوڑ لگائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ آگے نکل گئیں پھر کچھ عرصے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ چلو اب پھر دوڑ لگاؤ' پھر دوڑ لگائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے نکل گئے اور آپ نے فرمایا کہ عائشہ یہ اس دن کا بدلا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا اسلام' جس کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ بڑا دقیانوس ہے۔ اسلام تو ماں کو وہ درجہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے' بیٹی کو درجہ دیتا ہے اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک بیٹی کو پالا پوسا اور اس کی شادی کی تو میں (محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے کسی نے یہ پوچھا کہ کیا عورتوں کو اجازت ہے کہ یہ باہر نوکری کریں؟ آپ نے فرمایا "ہاں" عورت باہر نوکری بھی کر سکتی ہے۔ باہر جا بھی سکتی ہے۔ خرید و فروخت بھی کر سکتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس دنیا میں اور ہمارے گھر میں اگر کوئی رونق ہے' خوبصورتی ہے تو وہ صرف ماں' بیوی' بیٹی اور بہن کی وجہ سے ہے۔ جس گھر میں یہ رشتے نہیں ہیں تو وہ گھر نہیں بلکہ ویرانہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ چار بیٹے ہوں اور ایک بیٹی ہو تو جب کوئی باپ اپنے بیٹے کو آواز دیتا ہے تو بیٹی سب سے پہلے بھاگی ہوئی آتی ہے اور اپنے باپ کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔ ہم نے تو اپنی بیویوں کو اپنے کندھوں پر بٹھایا ہوا ہے' اپنے دلوں میں بٹھایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں حکومت سے کہنا چاہتا ہوں' ان کے بڑوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ خدارا! اس مغرب کی تہذیب کو' اس یورپ کی تہذیب کو پاکستان میں رواج اس لئے نہ دیں کہ جو کل گوجرانوالہ میں event ہوا ہے۔ رب کعبہ کی قسم اگر حکومت نے اس پر غور و خوض نہ کیا اور اسی طرح کا کہیں اور event کرنے کی کوشش کی گئی تو اس سے بھی بڑا نقصان ہوگا۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جب تک ہمارے سروں پر یہ سر سلامت ہیں' جب تک ہمارے جسم میں خون کا ایک قطرہ باقی ہے ہم اپنی بہن اور بیٹی کو یورپ' فرانس اور امریکہ کی میم نہیں بننے دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شیخ اعجاز احمد!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ پہلے ایوان in order ہو جائے تاکہ بات کر سکوں۔

جناب سپیکر: ایوان in order ہی ہے آپ بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! آج بڑی سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ روشن خیالی' اعتدال پسندی اور

حکومت کو چلانے کے لئے جو events کرنے چاہئیں میری تو سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جب گورنمنٹ کسی صوبہ کسی ملک یا کسی شہر کے اندر کوئی event کرتی ہے تو لامحالہ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اس پر کچھ gain کرے۔ کچھ ایسے معاملات لوگوں کے سامنے لے کر آئے جس سے گورنمنٹ کی نیک نامی میں اضافہ ہو۔ لوگ اسے داد تحسین دیں کہ گورنمنٹ نے بڑا اچھا اقدام اٹھایا ہے جس کی وجہ سے عوام میں کوئی awareness پیدا ہوئی ہے اس سے ایک خاص کمیونٹی' صوبے اور شہر کا فائدہ ہوا ہے۔ گوجرانوالہ اور nation papers بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ جب گوجرانوالہ کے شہریوں' گوجرانوالہ کی دیگر تنظیموں' گوجرانوالہ کے انجمن تاجران نے انتظامیہ سے یہ درخواست کی تھی' اس میں M.M.A کے بھائیوں اور ان کے elected ممبرز نے بھی جا کر request کی کہ آپ جو کام کرنے جا رہے ہیں آپ اس کو نہ کریں۔ اگر آپ نے یہ event کرنا ہے تو اس کو اچھے طریقے سے کریں کہ جس طرح یہاں پر ہم اپنے اپنے تحفظات پیش کر رہے ہیں کہ ہم حوا کی بیٹی کو سڑکوں پر نہ دوڑائیں' ان کو اپنے ہاتھوں سے بے پردہ نہ کریں۔ کوئی ایسا کام کر جائیں جس سے شہریوں کو بھی تکلیف نہ ہو اور آپ کا مقصد بھی پورا ہو جائے لیکن ان کی کسی بات پر حکومت وقت نے اور اس کے ذمہ داران نے کوئی توجہ نہیں دی۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، میں معذرت کرتی ہوں کہ میں نے انہیں ٹوکا لیکن یہ غلط بیانی کر رہے ہیں۔ میں نے تھوڑی سی correction کرنی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں کر سکوں۔

جناب سپیکر، جی' بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات، جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ انجمن کے تاجران کی جو برادری ہے۔۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب! پلیز ایک منٹ میں wind up کرلیں پھر نماز کا وقفہ بھی ہونا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں یہ گزارشات کر رہا تھا کہ جب تمام طبقہ ہائے فکر نے وہاں پر یہ بات کی کہ آپ اس معاملے کو رہنے دیں اور اس شہر میں ایسا عالم مت پیدا کریں جس سے افراتفری ہو----

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' محترمہ! آپ کیا point raise کرنا چاہ رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات: جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے انہیں صرف یہ عرض کرنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مکتبہ ہائے زندگی کے لوگوں نے یہ کہا تو میں انہیں یہ بتاؤں کہ ایسا نہیں ہے۔ انجمن تاجران کے ڈاکٹر محمود اور ذوالفقار چینی والا ہم عورتوں کو باقاعدہ support کر رہے تھے' ان کے باقاعدہ بینرز تھے کہ ہم تاجر برادری اپنی بہنوں کو support کرتے ہیں۔ میں نے ان سے صرف یہ کہنا تھا' باقی ان کے اپنے views ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اتنی ساری discussion ہونے کے بعد جب میرا' آپ کا اور تمام ایوان کا ضمیر اس بات پر مطمئن ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ بیٹیاں' بہوئیں سڑکوں پر بھاگیں اس طرح کے event ہم نہیں چاہتے۔ مجھے اکبر الٰہ آبادی کا ایک شعر یاد آرہا ہے----

ملک شعیب اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' ملک صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ملک شعیب اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے یہ کہا ہے کہ پورے ایوان کی یہ رائے ہے کہ ہمارا ضمیر ملامت کر رہا ہے۔

جناب سپیکر، وہ اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔

ملک شعیب اعوان، وہ ایوان کو شامل کر رہے تھے۔ میں ان سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ان کی ذاتی رائے ہے ' پورے ایوان کی یہ رائے نہیں ہے اور جو کچھ گوجرانوالہ میں ہوا ہےہمیں نظر آرہا تھاجیسے طالبان افغانستان سے آگئے ہیں اور یہاں پر وہی کارروائی شروع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، وہ اپنی ایک ذاتی رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔

ملک شعیب اعوان، جناب سپیکر! بگو صاحب نے کہا ہے کہ جب تک ان کا سر ہے اور ان میں خون ہے تو میں ان کو یہاں یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ قطعاً نہیں۔ یہاں پر طالبان کی کارروائی ہم نہیں ہونے دیں گے۔ ہم آج روشن خیال پاکستان کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، جی شیخ صاحب! پلیز مختصر کریں اور ایک منٹ میں wind up کریں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں تو wind up کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے فاضل دوست مجھے wind up کرنے نہیں دیتے۔ اتنی ساری باتوں کے باوجود انہوں نے کسی کی بات پر کان نہیں دھرے۔ جو ناخوشگوار واقعہ وہاں پر رونما ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ مجھے اکبر الہ آبادی کا ایک شعر یاد آ گیا کہ۔

بے پردہ کل جو نظر آئیں چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کے پردے کا کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب نماز مغرب کا وقفہ ہوتا ہے اور ایوان 15 منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے 15 منٹ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر
6بج کر 58 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر وسیم صاحب! ابھی آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ دیکھیں میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ابھی صرف رولز معطل کرکے یہ تحریک پیش کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ اس پر ابھی سے ہی آپ نے اتنی debates شروع کر دی ہیں حالانکہ یہ مرحلہ تو آگے آنا ہے۔ جب یہ پیش ہو گی آپ اسے oppose کریں گے پھر آپ اس پر بات کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ آپ نے مجھے موقع دیا میں اللہ کے پاک کلام میں سے ایک آیت آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ o ارشاد ربانی ہے جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ و تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ حیا ایمان ہے۔

جناب سپیکر! میں اس قرارداد کے متعلق پہلی بات تو یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی کوئی تصادم یا اس قسم کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو اس میں لازماً دو فریق ہوتے ہیں۔ ایک فریق دوسرے پر الزام لگاتا ہے اور دوسرا پہلے پر الزام لگاتا ہے اور الزام لگانے کے حوالے سے مختلف دلائل لائے بھی جاتے ہیں، جھگڑے بھی جاتے ہیں اور اس حوالے سے پورا شور مچایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ جب بھی کوئی ایسا معاملہ ہو اس کو غیر جانبدار ادارہ دیکھے، اس کی پوری معلومات کرے، تحقیق کرے پھر کوئی نتیجہ قوم کے سامنے رکھا جائے۔ اب اس وقت وزیر قانون جو قرارداد rules relax کروا کر پیش کرنا چاہتے ہیں ہمیں معلوم ہے کہ اس میں کیا ہو گا؟ اس میں ایم ایم اے پر الزام لگایا جائے گا کہ یہ سارا کچھ انہوں نے کیا ہے طالبانائزیشن کی بات ہو گی، انتہاء پسندی کی بات ہو گی اور اس قسم کی باتیں جا کر یہ مطالبہ ہو گا

کہ ہم یہ کریں گے ہم وہ کریں گے۔

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس حوالے سے جو قرارداد پیش ہوگی وہ بالکل انصاف کے اصولوں کے خلاف ہے۔ اس کے لئے جس طرح ہمارے بھائی ارشد محمود بگو نے تجویز پیش کی تھی کہ ہائیکورٹ کے جج کے ذمے یہ سارا معاملہ لگایا جائے۔ وہ اس کی تحقیق کرے اور پوری معلومات کرنے کے بعد جو بھی سفارشات آجائیں ان کی روشنی میں وزیر قانون جس قسم کی قرارداد یہاں پر لانے کی بات کریں گے وہ سر تسلیم خم ہے۔ معاملہ میرا تھن کے حوالے سے نہیں ہے بلکہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس ملک میں روشن خیال اعتدال پسندی مغربیت کو قرار دئیے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس حوالے سے پورا ایک تسلسل ہے۔ ہمارے تعلیمی نظام سے اپنے شعائر کے مطابق کچھ چیزیں رکھی گئیں، کچھ نکالی گئیں اور جہاد سے متعلق آیات بھی نکالی گئیں۔ میرا بیٹا میٹرک میں پڑھتا ہے وہ میرے سامنے اردو کی کتاب لے کر آیا اور کہا کہ اس کو پڑھ کر دیکھیں اس کتاب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ایک مضمون شائع ہوا تھا اور یہ کتاب پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے چھاپی تھی، کسی پرائیویٹ ادارے نے نہیں چھاپی تھی۔ اس میں لکھا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہیں سے گزر رہے تھے کہ انہیں گانے بجانے کی آواز آئی، آپ وہاں پر ٹھہر گئے اور نعوذ باللہ وہ ساری رات گانا سنتے رہے اور جب صبح فجر کی اذان ہوئی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اب نماز کا وقت ہے آؤ! مسجد کی طرف چلیں۔ اس ملک میں ہمارے تعلیمی نصاب کے اندر پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے یہ شائع ہونے والی کتاب کا اقتباس میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ اس حوالے سے پورا ایک تسلسل ہے اور کوشش یہ ہے کہ اوپر امریکہ سے جو بھی ایجنڈا یہاں لانے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے اس کو من وعن لاگو کیا جائے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب یہاں نصاب میں تبدیلی کا معاملہ آیا تھا تو حاکم وقت نے کہا تھا کہ یہ ہم اپنی مرضی سے کر رہے ہیں۔ پھر تین دن بعد صدر بش کا بیان اخبارات کی زینت بنا کہ پاکستان کے تعلیمی نظام میں جو تبدیلیاں آ رہی ہیں وہ میرے حکم پر کی جا رہی ہیں۔ پانچ چھ روز پہلے امریکہ کا ایک ادارہ نیشنل انٹیلیجنس اینڈ سکیورٹی کونسل ہے اس کی بانی کونڈا لیزا رائس جو آج کل سیکرٹری آف اسٹیٹ

ہے اس نے خطاب کرتے ہوئے تفصیل سے اس جنگ کے حوالے سے روشنی ڈالی اور کہا ہے کہ اگر ہمیں خطرہ ہے تو اسلامی انتہاپسندی سے ہے اور اس نے پورا نقشہ کار بنایا۔۔۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب اس کا قرارداد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں دو دفعہ عرض کر چکا ہوں کہ یہ رولز معطل کرنے کی اجازت لی ہے اور اس کو جن دوستوں نے oppose کیا ہے وہ بعد میں بات کر لیتے۔ بات صرف اتنی تھی کہ جو زیر بحث پوائنٹ آنے تھے کہ یہ ایجنڈے کا آئیٹم نہیں ہے یا تین دن پہلے نوٹس دینا چاہیے تھا۔ لیکن جو باتیں آپ اب کر رہے ہیں یہ تو بعد کی باتیں ہیں۔ جو آپ اخباری خبروں کا حوالہ دے رہے ہیں میرا خیال ہے کہ کافی باتیں ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش ہے کہ میں اللہ کے حضور اس ایوان میں on oath یہ بات کرتا ہوں کہ جب تک ہمارے جسموں پر ہمارے سر قائم ہیں اس ملک کے اندر ہم انشاء اللہ تعالیٰ مغربیت اور اتاترک کے نظام کو نہیں آنے دیں گے جناب والا! یہ ملک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غلاموں کا ملک ہے یہ کسی بش، کونڈا لیزا رائس یا مشرف کا ملک نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ جناب سپیکر! آپ کی observation بہت درست ہے کہ جو معاملہ اس وقت زیر غور تھا وہ یہ تھا کہ کیا قواعد و ضوابط کو معطل کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے یا نہیں؛ اس وقت میں نے اعتراض کیا تھا اور اپنی بات آپ کے توسط سے معزز اراکین کو پہنچانا چاہ رہا تھا وہ یہی تھی کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ انہوں نے لمبی بات کرنی ہے اور پھر ان کی بات کرنے کا کوئی جواز نہیں رہے گا تو وہ ایک دفعہ ہی بات کر لیں لیکن بہرحال انہوں نے بات کر لی ہے۔

جناب سپیکر، اصل میں میں نے ماحول کو نارمل کرنے کے لئے انہیں وقت دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ کم از کم یہ موقف نہیں اپنایا گیا کہ جو قرارداد ہم پیش کر رہے ہیں وہ بھی ایک غیر اسلامی قرارداد ہے میں اس کے لئے بھائیوں کا مشکور ہوں ورنہ کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ یہ کہہ دیتے کہ یہ قرارداد بھی غیر اسلامی ہے اور

اسلامی تقاضوں کے منافی ہے۔ اس لئے اس کو نہ پیش کیا جانے لہذا میں ان کا مشکور ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے بھائی جنہوں نے قرارداد پر اعتراض کیا ہے اور میں بجا طور پر بگو صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے ایوان کے ماحول کو خوشگوار کرنے کے لئے جو بات کی ہے وہ اچھی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جو ایوان میں معاملہ زیر بحث ہے اگر ایک لمحے یہ بھی کہہ دیا جاتا کہ جو کچھ گوجرانوالہ میں ہوا ہے وہ غلط ہوا ہے اور وہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔

چودھری اصغر علی گجر، وہ آپ کہہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی میں تو کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ وہاں ہوا ہے ہم اس کی مذمت کر رہے ہیں اور ہم تو دو قدم آگے جا کر مذمت کر رہے ہیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس پر بھی تھوڑا اظہار افسوس کر دیتے کہ جو کچھ وہاں ہوا وہ ٹھیک نہیں ہوا۔ میں صرف یہاں پر ایک ہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ہمارے رویوں کا تضاد ہے اور اس سے جو تاثر ابھرتا ہے وہ اس سوچ کی وجہ سے ابھرتا ہے۔ یہاں پر اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ سکولوں کی بچیاں تھیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم بچی کو بچی سمجھیں، بیٹی کو بیٹی سمجھیں، بہن کو بہن سمجھیں اور ماں کو ماں سمجھیں تو پھر کسی قسم کی غلط سوچ پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ فرض کر لیں مفروضے کے طور پر میں کہتا ہوں کہ جو صورتحال وہاں پیدا ہوئی تھی ایک میراتھن ہو رہی تھی ان کی سوچ کے مطابق وہ غلط تھا لیکن اس غلط کو روکنے کے لئے جو طریقہ کار اپنایا گیا وہ صحیح نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ سڑک پر موجود لڑکیاں بھی کسی کی بیٹیاں تھیں، اگر یہ ان کو بھی بیٹی سمجھتے، جو خواتین وہاں تھیں ان کو بہن اور ماں سمجھتے تو شاید اس معاملے کی ضرورت ہی نہ پڑتی لیکن سوچ اور غلط طریقہ کار اپنانے کی وجہ سے یہ سارا معاملہ پیدا ہوا۔

جناب سپیکر! میں ایک بات کر کے اپنی بات کو ختم کروں گا۔ یہاں کہا گیا کہ پورا گوجرانوالہ سراپا احتجاج تھا۔ آپ اس بات کے شاہد ہیں۔ میں نام نہیں لینا چاہتا۔ میں سپیکر صاحب کے چیمبر میں بیٹھا تھا تو گوجرانوالہ سے ایک ممبر جن کا اپوزیشن سے تعلق ہے وہ تشریف لائے اور کہا کہ واقعتاً آج گوجرانوالہ سراپا احتجاج بنا ہوا تھا کس حوالے سے بنا ہوا تھا، انہوں نے کہا کہ D.C.O کی گاڑی جلی ہے۔ حکومت اس کو کل کو گاڑی دے دے گی، محترمہ منسٹر صاحبہ کی

گاڑی جلی ہے ان کو S&G.A.D کی طرف سے دوسری گاڑی مل جائے گی اور کسی سرکاری اہلکار کی گاڑی جلی ہے اس کو بھی آپ گاڑی دے دیں گے لیکن ان غریب لوگوں کا کیا قصور ہے جن کی درجنوں کے حساب سے موٹر سائیکلیں جلائی گئی ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ میں اس ایوان میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا کون پرسان حال ہے؟ میری صرف اتنی استدعا ہے کہ جو کچھ ہوا غلط ہوا! اگر آپ کو ایک بات پر اعتراض تھا تو اعتراض کرنے کا انداز قابل اعتراض ہے۔ میری آپ سے یہی استدعا ہے کہ آپ آج اسمبلی میں تحریک التوائے کار کے ذریعے یہ بات لا سکتے تھے' یہی بات آپ بحث کے لئے تحریک دے کر کر سکتے تھے لیکن نہیں کی گئی اس لئے ہم اس پورے رویے اور اس رویے کے پیچھے جو سوچ ہے اس سے اختلاف کرتے ہوئے یہ قرارداد لائے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں اور یہاں پر کسی کو بھی اس بات پر اعتراض نہیں اور اپوزیشن کے اراکین نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ وہ خواتین کو حقوق دینا چاہتے ہیں اور خواتین کو ان کا آئینی کردار ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں لیکن بات صرف سوچ کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس سوچ کو بدل لیں تو پھر غلطیوں کی بھی اصلاح کی جا سکتی ہے لیکن غلط انداز پر ہمیں اور پورے گوجرانوالہ کو اعتراض ہے۔ یہ اعتراض بجا ہے۔ یہاں پر ہاکی میچ کے حوالے سے بات کی گئی تو یہ موجودہ حکومت کی بات نہیں ہے۔ آج سے دس پندرہ سال پہلے بھی خواتین کی ہاکی ٹیم پاکستان میں موجود تھی۔ انٹرنیشنل لیول پر ہماری خواتین جاتی ہیں اور ہاکی کھیلتی ہیں' شلوار' قمیض پہن کر کھیلتی ہیں' کسی کو کوئی اعتراض نہیں۔ ٹیلی وژن پر آ رہی ہوتی ہیں' سارے ہمارے بھائی دیکھ رہے ہوتے ہیں' کسی کو کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر ان کو ہم غلط طور پر دیکھنا شروع کر دیں' غلط نظر سے دیکھیں تو ہر شخص کو اس پر اعتراض ہو سکتا ہے لیکن ہم ان کو ماں' بہن' بیٹی سمجھ کر دیکھتے ہیں تو کسی کو کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ یہ بے ضرر قرار داد ہے۔ اگر آپ مجھے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دیں گے' میں قرار داد پیش کروں گا تو آپ خود اس بات سے اتفاق کریں گے کہ ہم کوئی غیر اسلامی کام کرنے کے لئے نہیں جا رہے۔ ہم صرف اور صرف جو موجودہ حکومت نے ان خواتین کو 33 فیصد نمائندگی دی ہے اور بلاشبہ ہر وہ خاتون جو اس ایوان میں موجود ہے اس حقیقت کو تسلیم کرتی

ہے اور اس کے لئے موجودہ حکومت کی مشکور ہے کہ موجودہ حکومت کے توسط سے ان کو نمائندگی ملی اور آج وہ ان ایوانوں میں موجود ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم چاہتے ہیں کہ خواہ وہ خواتین اُدھر بیٹھی ہیں، خواہ اِدھر بیٹھی ہیں یا معاشرے کے کسی بھی طبقے سے ان کا تعلق ہے ان کو اپنے حقوق ملنے چاہئیں اور اسی حوالے سے ہم یہ قرارداد پیش کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں قرارداد پیش کروں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 ---"

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے، میں نے تین دفعہ یہ لفظ دہرائے تھے کہ اگر حکومت یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ کس کا وہاں پر قصور ہے؟ کس کی غلطی ہے؟ کیا وہاں پر ہوا ہے تو یہ بات بڑی انصاف پر مبنی تھی کہ ہائیکورٹ کے کسی جج سے اس کی انکوائری کروائی جائے کیونکہ حکومت اس سے راہ فرار اختیار کرنا چاہتی ہے اور ان ایوانوں میں اپنی اکثریت کے بل بوتے پر یہاں انصاف، حقوق اور وہاں پر جو کچھ ہوا ہے اس کو بلڈوز کرنا چاہتی ہے، ہم حکومت کے اس رویے کے خلاف واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف (ایم۔ ایم۔ اے)
اور مسلم لیگ (ن) ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں کیونکہ جب تحریک move ہو رہی ہو تو اس وقت پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کیا جاتا۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے گوجرانوالہ میں ہونے والے واقعہ کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

خواتین کے بنیادی آئینی حقوق کے خلاف کام کرنے والے افراد اور تنظیموں کی نامناسب کارروائیوں کا سدباب

جناب سپیکر: جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! شکریہ۔

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گوجرانوالہ میں ہونے والے افسوسناک واقعہ کو خواتین کے بنیادی آئینی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت نے ملک کی نصف آبادی کو منتخب جمہوری اداروں میں 33 فیصد نمائندگی دے کر انہیں قومی تعمیر و ترقی کے عمل میں شامل کرنے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں وہ ہر اعتبار سے لائق تحسین اور قومی و بین الاقوامی تقاضوں سے قطعی طور پر ہم آہنگ ہیں۔

یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ خواتین کی صحتمندانہ مثبت سیاسی و سماجی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالنا اور انہیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنا بلاشبہ دہشت گردی اور انتہاپسندی کا مظہر ہے۔

یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خواتین جو ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ہیں ان کے خلاف تشدد کی کارروائی میں ملوث افراد اور تنظیموں کے ایسے عمل کو دہشت گردی قرار دیا جائے اور ایسے واقعات کا آئندہ کے لئے سدباب کیا جائے"۔

جناب سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گوجرانوالہ میں ہونے والے افسوسناک واقعہ کو خواتین کے بنیادی آئینی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت نے ملک کی نصف آبادی کو منتخب جمہوری اداروں میں 33 فیصد نمائندگی دے کر انہیں قومی تعمیر و ترقی کے عمل میں شامل کرنے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں وہ ہر اعتبار سے لائق تحسین اور قومی و بین الاقوامی تقاضوں سے قطعی طور پر ہم آہنگ ہیں۔

یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ خواتین کی صحتمندانہ مثبت سیاسی و سماجی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالنا اور انہیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنا بلاشبہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کا مظہر ہے۔

یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خواتین جو ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ہیں ان کے خلاف تشدد کی کارروائی میں ملوث افراد اور تنظیموں کے ایسے عمل کو دہشت گردی قرار دیا جائے اور ایسے واقعات کا آئندہ کے لئے سدباب کیا جائے۔"

جی، اس کو چونکہ oppose کسی نے نہیں کیا، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گوجرانوالہ میں ہونے والے افسوسناک واقعہ کو خواتین کے بنیادی آئینی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ حکومت نے ملک کی نصف آبادی کو منتخب جمہوری اداروں میں 33 فیصد نمائندگی دے کر انہیں قومی تعمیر و ترقی کے عمل میں شامل کرنے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں وہ ہر اعتبار سے لائق تحسین اور قومی و بین الاقوامی تقاضوں سے قطعی طور پر ہم آہنگ ہیں۔

یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ خواتین کی صحتمندانہ مثبت سیاسی و سماجی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالنا اور انہیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنا بلاشبہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کا مظہر ہے۔

یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خواتین جو ہماری مائیں' بہنیں اور بیٹیاں ہیں
ان کے خلاف تشدد کی کارروائی میں ملوث افراد اور تنظیموں کے ایسے عمل کو دہشت
گردی قرار دیا جائے اور ایسے واقعات کا آئندہ کے لئے سدباب کیا جائے۔"

(قرارداد منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپوزیشن کے اراکین کا جو اس وقت ایوان میں موجود ہیں میری بہنوں کے سمیت جنھوں نے اس قرارداد کی حمایت کی اور متفقہ طور پر قرارداد منظور ہوئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ڈاکٹر صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ یقیناً اس قرارداد کا تعلق خواتین کے حقوق سے تھا اس لئے ہم سمجھتے تھے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کہ جس کے منشور میں یہ بات شامل ہے کہ ہم خواتین کے حقوق کے لئے ہر قسم کی جدوجہد کرتے بھی رہے ہیں اور کرتے بھی رہیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف (ایم۔ ایم۔ اے
اور مسلم لیگ (ن)) واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خواتین کا ہر شعبے میں شریک ہونا' وہ سیاسی عمل ہو' وہ سرکاری ملازمتیں ہوں' وہ سپورٹس ہوں' وہ میراتھن ریس ہو' جتنے بھی شعبہ ہائے زندگی میں خواتین کی سرگرمیاں اگر مردوں کے شانہ بشانہ participate کریں گی تو ہم سمجھتے ہیں کہ آنے والے وقت میں پاکستان کی تعمیر و ترقی میں ایک بہت اچھا اور مثالی کردار ہو گا اور پاکستان ترقی کی طرف گامزن ہو گا چونکہ

یہ خواتین کے حقوق کی بات تھی' میں تو یہاں یہ بھی ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 33 فیصد نمائندگی تو دی گئی ہے جو کہ خوش آئند قدم تھا' ہم تو یہ بھی چاہتے تھے کہ خواتین اگر 52 فیصد ہیں تو آنے والے وقت میں کوئی موقع ایسا آئے کہ ان کو ان کی آبادی کے مطابق ratio دی جائے اور 52 فیصد ان کی نمائندگی ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں یہاں دو گزارشات اور بھی کرنا چاہتا تھا کہ موجودہ ایوان کے اندر یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ موجودہ حکومت نے 33 فیصد ان کو نمائندگی تو دی کہ کیا کابینہ کے اندر وزراء کی تعداد میں بھی خواتین کو 33 فیصد نمائندگی دی گئی ہے یا اس حق سے محروم رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: اور اگر محروم رکھا گیا ہے تو کم از کم آنے والے وقت میں یہ ضرور دیکھا جائے اور خواتین کی صلاحیتوں کا احترام کیا جائے' ان کی صلاحیتوں کی عزت کی جائے---

جناب سپیکر: جی' شکریہ ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: آخری بات۔ جیسا کہ بہت سے دوست یہاں کھڑے ہو کر خواتین کے حقوق کی بات ضرور کرتے ہیں لیکن جب پارٹی کے چناؤ کا وقت آتا ہے تو پھر مونچھوں والے بندوں کو وزیر بناتے ہیں--- ہم تو کہتے ہیں کہ خاتون کو پارٹی کا سربراہ اور لیڈر بنایا جائے---

سوالات (محکمہ آبپاشی و قوت برقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی' ڈاکٹر صاحب! شکریہ۔ جی' اب سوال ہے سید احسان اللہ وقاص صاحب!--- ویسے تو ٹائم تقریباً کافی حد تک ختم ہو چکا ہے لیکن پھر بھی چلو' دو تین سوال ہو جائیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! اریگیشن منسٹر صاحب آپ سے شاید پوچھ کر گئے ہیں۔ وہ تو چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی' نہیں۔ مجھے کسی نے نہیں پوچھا۔ ابھی تو ایک سوال بھی ہم نے نہیں لیا۔ وہ تو پہلے بات طے ہوئی تھی اس لئے اس کے مطابق تقاریر ہوتی رہی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف نہیں رکھتے؟

آوازیں: منسٹر صاحب آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی' سید احسان اللہ وقاص صاحب! --- آپ پہلے اپنے سوال کا نمبر پکاریں گے۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر---

جناب سپیکر: بی بی! تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! میں ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی' تشریف رکھیں۔ میں اجازت نہیں دے رہا۔ میں نے سید احسان اللہ وقاص کو Floor دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! سوال نمبر 2621' جناب والا! اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ آبپاشی و قوت برقی میں آفیسرز کی خالی اسامیوں اور بھرتی کی تفصیل

*2621۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ آبپاشی و قوت برقی میں 1998' 1999 اور 2000 میں کتنی اسامیاں گریڈ 16 اور اس سے اوپر گریڈ کی خالی ہوئیں؟

(ب) محکمہ نے جز(الف) میں بیان کردہ کتنی اسامیوں کو پُر کرنے کے لیے requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی اور کب؟ اگر requisition نہ بھیجی گئی تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا محکمہ کے رائج الوقت قوانین کے مطابق ان اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کرنے کی پابندی ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے افسران کے خلاف کیا کارروائی کی؟

وزیر آبپاشی،

(الف) محکمہ آبپاشی و قوت برقی میں 1998' 1999' اور 2000 میں بالترتیب 34,33 اور 40 اسامیاں خالی تھیں۔

(ب) خود کفالت اور سادگی کے پیش نظر محکمہ خزانہ نے مراسلہ نمبر Exp(G)11-9/99 مورخہ 31-5-99 ("Annex-"A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) کے تحت جو اقدامات وضع کئے ان کی وجہ سے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition نہ بھیجی گئی تھیں۔

(ج) اس وقت کوئی پابندی نہ ہے۔

(د) درج بالا جوابات (ب) میں دیئے ہوئے جوابات کے پیش نظر محکمہ نے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر : کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص : جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے انھوں نے ایک فہرست مجھے الگ سے "Annex"A کی صورت میں بھی دی ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ جو پوسٹیں خالی ہوئی تھیں وہ پبلک سروس کمیشن کو کیوں نہیں بھیجی گئیں' کیا وجہ ہے؟ کیا از خود اس میں بھرتیاں کر لی گئی ہیں یا کہ یہ آسامیاں ابھی تک خالی پڑی ہوئی ہیں؟

وزیر آبپاشی : جناب سپیکر ! 1999 میں محکمہ خزانہ کی طرف سے ایک مراسلہ کے تحت ہدایت کی گئی تھی کہ کفایت شعاری اور سادگی کے پیش نظر یہ آسامیاں مشتہر نہ کی جائیں۔ اسی وجہ سے اس وقت یہ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے مشتہر نہیں کی گئیں جبکہ یہ بھرتیاں ستمبر 2003 میں کر لی گئی ہیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا : جناب سپیکر ! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر : جی، نولاٹیا صاحب فرمائیں !

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا : جناب سپیکر ! انھوں نے جز(ب) میں جواب دیا ہے کہ خود کفالت اور سادگی کے پیش نظر ہم نے کم بھرتیاں کی ہیں۔ جناب والا ! دو معاملات ہیں ایک یہ کہ پانی کی availability نہیں ہے یا کم ہے؛ دوسرا بہت بڑا سیکٹر یہ بھی ہے کہ ملازمین کی تعداد بہت کم ہے۔ اگر ایک نہر کی گنجائش 100 کیوسک ہے' اس میں 100 کیوسک پانی چلنا چاہیے تو محکمہ یہ کہتا ہے کہ ہمارے پاس required ملازمین نہیں ہیں' بیلدار نہیں ہیں۔ اس لئے احتیاطی طور پر اسے 80 کیوسک یا 90 کیوسک پر چلایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر : آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا : جناب ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ 30/40 کیوسک پر چلا لیتے ہیں اور بہانہ یہ کرتے ہیں کہ چونکہ ہمارے پاس required staff نہیں ہے اس لئے ہم ان کی حفاظت نہیں کر سکتے لہذا یہ انتہائی کم مقدار پر چلاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے کاشت کاروں کو ڈیزل کی مد میں اربوں روپے خرچ کرنا پڑتے ہیں۔ کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ محکمے کی کارکردگی بہتر نہ ہونے کی وجہ سے کاشت کاروں کو اربوں روپے ڈیزل کی مد میں خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ اس سے کیا کفایت شعاری ہو رہی ہے ؟ آپ اپنے محکمے کے چند ملازم کم کر کے اس ملک کے بجٹ پر اربوں روپے کا ڈیزل کی صورت میں بوجھ ڈال رہے ہیں۔

وزیر آبپاشی : جناب سپیکر ! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ 1999 میں ایک پالیسی کے تحت پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ان اسامیوں پر بھرتیوں کے لئے روکا گیا لیکن جب ہماری حکومت

ستمبر 2003 میں آئی ہے تو ہم نے یہ بھرتیاں شروع کر دی ہیں اور اب قواعد و ضوابط کے تحت بھرتیاں ہو رہی ہیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا : جناب سپیکر ! میں یہ کہتا ہوں کہ ملازمین کی تعداد کو پورا کر کے محکمے کی کار کردگی کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ تو یہ اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کرتے؟ آج بھی تھل کینال پر بیلداروں کی required تعداد سے 40فیصد بیلدار کم ہیں۔

جناب سپیکر : چیمہ صاحب ! معزز رکن کا سوال یہ ہے کہ نہروں کی دیکھ بھال کے لئے مزید بھرتیاں ہونی چاہیے تو کیا حکومت اس بابت کوئی غور کر رہی ہے؟

وزیر آبپاشی : جناب سپیکر ! حکومت کی پالیسی کے تحت محکمہ نے اشتہارات دے دیئے تھے لیکن اب حال ہی میں وزیراعلیٰ پنجاب نے نئی بھرتیوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ جیسے ہی یہ پابندی ختم ہوتی ہے یہ بھرتیاں کر لی جائیں گی۔

جناب سپیکر : ٹھیک ہے۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص : جناب سپیکر ! سوال نمبر 2657 'اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

موضع کھلچیاں تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں بجلی کی فراہمی

*2657، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع کھلچیاں نزد غلاس تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا جس کی آبادی تقریباً چار پانچ سو افراد پر مشتمل ہے' ابھی تک بجلی جیسی بنیادی سہولت سے

محروم ہے؛ آدھے کلومیٹر کے فاصلہ پر نصب سرکاری ٹیوب ویل پر اور تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر موضع غطاس میں بھی بجلی جیسی سہولت موجود ہے؛

(ب) اگر مندرجہ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت موضع مذکور میں بجلی جیسی بنیادی سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قوت برقی:

(الف) یہ درست ہے کہ موضع کھچیاں نزد غطاس تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں بجلی کی سہولت موجود نہ ہے۔

(ب) حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب نے دیہاتوں میں بجلی لگانے کے لئے اس سال کوئی منصوبہ بجٹ میں شامل نہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایم پی اے' ایم این اے اور ضلعی حکومتیں اپنی گرانٹس سے بجلی کی سہولت عوام کو مہیا کرنے کے لئے واپڈا سے رجوع کر سکتے ہیں نیز واپڈا ایک کمرشل ادارہ ہے اور اپنے بجٹ سے دیہاتوں کو بجلی فراہم نہیں کرتا۔ واپڈا کی رپورٹ کے مطابق اس گاؤں کو بجلی فراہم کرنے کے لئے 5,25,000 درکار ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص : جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں ایک گاؤں میں بجلی لگانے کے حوالے سے سوال پوچھا ہے جس کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ " حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب نے دیہاتوں میں بجلی لگانے کے لئے اس سال کوئی منصوبہ بجٹ میں شامل نہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ایم پی اے' ایم این اے اور ضلعی حکومتیں اپنی گرانٹس سے بجلی کی سہولت عوام کو مہیا کرنے کے لئے واپڈا سے رجوع کر سکتے ہیں" جناب والا! جن ایم پی اے یا ایم این اے صاحبان کو فنڈز نہیں ملے تو ان کے دیہات کا کیا مستقبل ہو گا؛ کیا وہاں پر بجلی مہیا نہیں کی جائے گی؟

وزیر قوت برقی : جناب سپیکر! واپڈا ایک کمرشل ادارہ ہے اور ادارہ اپنے بجٹ سے دیہاتوں کو بجلی فراہم نہیں کرتا۔ اس کا تخمینہ محکمے نے لگایا ہوا ہے اگر یہ فنڈز دیں تو واپڈا بجلی لگانے کے لئے تیار ہو گا۔

سید احسان اللہ وقاص : جناب سپیکر! میں نے سوال یہ کیا ہے کہ جس ممبر کو فنڈز نہ ملیں تو وہ کیا کرے؟ کیا اس کے سارے دیہات بجلی سے محروم رہیں گے؟

وزیر قوت برقی : جناب سپیکر! آپ D.C.O کو ہدایت فرما دیں تاکہ وہ اس کے لئے فنڈز مہیا کر دیں۔ واپڈا تو ایک کمرشل ادارہ ہے اگر فنڈز دیے جائیں گے تو وہ بجلی لگائے گا۔

جناب سپیکر : شاہ صاحب! وزیر صاحب کی بات ٹھیک ہے۔ یقیناً فنڈز ہوں گے تو پھر ہی کام ہو گا۔ اگلا سوال میاں ظہور ساجد جنجوعہ صاحب کا ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا : سوال نمبر 3203۔ (معزز رکن نے میاں ساجد جنجوعہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 3203 دریافت کیا)

پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم کا فارمولہ اور نہر لوئر چناب کے حصے کی تفصیل

*3203۔ میاں ظہور ساجد جنجوعہ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم کا کیا فارمولا ہے؟

(ب) کیا لوئر چناب جو کہ مختلف اضلاع کو سیراب کرتی ہوئی جھنگ پہنچتی ہے۔ اس کے پانی کی تقسیم اس فارمولے کے تحت ہوتی ہے یا افسران کی مرضی سے؟

(ج) اگر مذکورہ نہر میں پانی کی تقسیم فارمولے کے تحت نہیں ہو رہی تو حکومت کب تک جھنگ کے غریب کسانوں کو منصفانہ طور پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنائے گی اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر آبپاشی:

(الف) پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم ڈائریکٹر ریگولیشن پنجاب کے جاری کردہ فصل وار پروگرام کے مطابق کی جاتی ہے۔

(ب) لوئر چناب کینال جب جھنگ کینال ڈویژن میں داخل ہوتی ہے تو اس کا پانی منظور شدہ پروگرام وارابندی کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے اور اس تقسیم میں کسی آفیسر کا صوابدیدی اختیار نہ ہے۔

(ج) وضاحت جز بالا میں کر دی گئی ہے کہ جھنگ برانچ میں پانی کی تقسیم پروگرام وارابندی کے مطابق کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جز(الف) میں سوال یہ کیا گیا تھا کہ "پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم کا کیا فارمولا ہے؟" یہ water allowance کے بارے میں سوال ہے کہ پورے پاکستان کے اندر کل 42 سسٹم ہیں اور ایک نہر کا 2.17 water allowance ہے اسی طرح تھل کینال کا ہے اور مظفر گڑھ کینال کا 8.57 per one thousand acre water allowance ہے۔ اسی طرح دوسری نہروں کا بھی ہے۔ یہ سوال بنیادی طور پر water allowance کے بارے میں کیا گیا ہے کہ ایوان میں تفصیل دی جائے کہ پنجاب کے اندر موجود تمام نہروں کا فارمولا کیا ہے؟ جناب والا! جواب میں بتایا گیا ہے کہ "پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم ڈائریکٹر ریگولیشن کے جاری کردہ فصل وار پروگرام کے مطابق کی جاتی ہے" یہ جواب درست نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہر نہر کا per one thousand acre رقبے کے لئے کتنا کتنا water allowance ہے؟ یا ان نہروں کی capacity کی تفصیل کیا ہے؟ اس بابت وزیر موصوف وضاحت فرمادیں۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! آپ غور فرمائیں سوال میں پوچھا گیا ہے کہ "پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم کا کیا فارمولا ہے؟" یعنی جو پانی ہمیں ارسا سے ملتا ہے اس کو ہم کس طرح تقسیم کرتے

ہیں۔ فاضل رکن جو ابھی water allowance کی بات کر رہے ہیں۔ ہر نہر کا مختلف water allowance ہے۔ water allowance ایک الگ چیز ہے جبکہ پانی کی تقسیم ایک دوسری چیز ہے۔ اصل سوال میں پانی کی تقسیم کی بابت پوچھا گیا ہے۔ water allowance کے بارے میں نہیں پوچھا گیا۔ اگر پوچھا جاتا تو پھر ہم جواب بھی ضرور دیتے۔ چونکہ پانی کی تقسیم کے حوالے سے پوچھا گیا ہے اس لئے ہم نے اسی حساب سے جواب دیا ہے کہ "پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم ڈائریکٹر ریگولیشن پنجاب کے جاری کردہ فصل وار پروگرام کے مطابق کی جاتی ہے۔" یہ جو فصل وار پروگرام ہے یہ محکمہ زراعت کی مشاورت سے بنایا جاتا ہے۔ محکمہ آبپاشی اور محکمہ زراعت کے متعلقہ لوگوں کی آراء سے یہ ترتیب دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سندھ طاس معاہدے کے تحت بہاول پور اور بہاول نگر کو دریائے ستلج کے پانی سے محروم کر دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں وہاں کی زراعت کو بھی نقصان پہنچا ہے اور پینے کا پانی اب کئی سو فٹ نیچے چلا گیا ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ پانی کی تقسیم کے فارمولے میں یہ بات شامل کر سکتے ہیں کہ ستلج کو اتنا پانی دیا جائے کہ بہاول نگر اور بہاولپور کے اضلاع کو پینے کا صاف پانی میسر آ سکے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! چونکہ share کا تعین ارسا کرتا ہے اور 10 daily basis پر جو data collect ہوتا ہے اس بنیاد پر یہ share دیا جاتا ہے اور اس کے بعد پھر اس پروگرام کو آگے adjust کیا جاتا ہے۔ پنجاب کا خریف میں 37 M.A.F اور ربیع میں 18.87 M.A.F share ہے۔ اس طرح پنجاب کا ٹوٹل share 56 M.A.F بنتا ہے۔ اس share کے مطابق جب بھی زیادہ پانی available ہو گا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ دریائے ستلج کو پانی دیں گے۔ ہم نے پچھلے سال بھی دریائے ستلج کو پانی دیا تھا اور اس سال بھی حکومت اس پر غور کرے گی اور پانی دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید، شکریہ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3425 ہے اور میری گزارش ہے کہ اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی' اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ آبپاشی و قوت برقی میں خالی اسامیوں اور بھرتی کی تفصیلات

*3425، محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آب پاشی میں کئی سالوں سے کچھ اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی حالانکہ صوبہ بھر میں پڑھے لکھے اور ہنر مند افراد کی بہتات ہے جو بے روزگار ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک' نہیں تو وجوہات کیا ہیں۔ نیز محکمہ میں تمام خالی اسامیوں کی فہرست ضلع وار ایوان میں مہیا کی جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) درست ہے۔

(ب) قبل ازیں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے محکمہ ہذا 35 ایس ڈی اوز بھرتی کر چکا ہے اور فیز 1 میں درجہ چہارم کے 1630 ملازمین قواعد کے تحت بھرتی کئے گئے۔ اب حکومت کی طرف سے بھرتی پروگرام فیز -II میں 4017 مختلف اسامیوں پر بھرتی کی اجازت دی گئی ہے اور اس کے مراحل زیر غور ہیں۔

(ج) خالی اسامیوں کو پر کرنے کے بارے وضاحت جز بالا میں کر دی گئی ہے' محکمہ انہار کا انتظامی ڈھانچہ ضلعی حدود سے مطابقت نہ رکھتا ہے۔ لہذا ضلع وار فہرست مہیا کرنا ممکن نہ ہے۔ تاہم زون وار خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ثمینہ نوید: جناب والا! انہوں نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ فیز 1 میں درجہ چہارم کے 1630 ملازمین رکھے گئے ہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ ان میں آپ نے بہاولنگر سے کتنے لوگوں کو بھرتی کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی' وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! چونکہ ہمارا اریگیشن سسٹم زون وائز ہوتا ہے اور بہاولپور زون میں 196 بندے بھرتی کئے گئے ہیں اور بہاولنگر سے جو بندے بھرتی ہوئے ہیں ان کی تعداد 25 ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ضلع بہاولنگر سے بھرتی کئے گئے بندوں کی تعداد تقریباً 25 ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سیکنڈ فیز میں 4017 بھرتیاں ہونی ہیں یہ کب تک مکمل ہوں گی کوئی تاریخ بتائیں؟

جناب سپیکر: جی' وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی: جناب والا! دوسرے مرحلے میں تقرریاں شروع ہوئی تھیں لیکن حال ہی میں ban لگ گیا ہے۔ اب جیسے ہی ban ہٹے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ بھرتیاں مکمل ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی ban اٹھنے کے بعد مکمل ہوں گی۔ جی' جناب میاں صاحب!

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! ابھی میرا سوال مکمل نہیں ہوا۔ ادھر latest جواب یہی مل رہا ہے کہ سیکنڈ فیز میں اتنے ہزار لوگ بھرتی کئے جائیں گے۔ دوسری طرف وزیر اعلیٰ صاحب یہ اعلان کر رہے ہیں کہ اس پر ban لگا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ ban لگانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب جب چاہیں ban لگا

سکتے ہیں۔

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! پھر یہ جواب latest تو نہ ہوا!

جناب سپیکر، منسٹر صاحب on the floor of the House یہ comment کر رہے ہیں کہ recruitment ban lift ہونے کے بعد یہ بھرتیاں کر دی جائیں گی۔

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! بار بار میرا مائیک کیوں بند کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں ہے کہ خالی اسامیاں پر کرنے کے بارے وضاحت جز بالا میں کر دی گئی ہے۔ محکمہ انہار کا انتظامی ڈھانچہ ضلعی حدود سے مطابقت نہ رکھتا ہے۔ لہذا ضلع وار فہرست مہیا کرنا ممکن نہ ہے۔ تاہم زون وار خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ محکمہ انہار کا انتظامی ڈھانچہ ضلعی حدود سے مطابقت نہیں رکھتا۔ حالانکہ آپ دیکھیں کہ ایک ڈسٹرکٹ میں سب سے بڑا آفیسر S.E ہوتا ہے۔ اس کے ماتحت تین ایکسین ہوتے ہیں۔ ایک ایکسین کے ماتحت تین ایس۔ڈی۔او ہوتے ہیں اور ایک ایس۔ڈی۔او کے ماتحت تین اور سینرز ہوتے ہیں لیکن انھوں نے کیا جواب دیا ہے؟ یہ متعلقہ محکمے سے consult نہیں کرتے بلکہ زبانی کلامی جواب دیتے ہیں تو وزیر صاحب کو میرا مشورہ ہے کہ آپ ذرا confirm کر لیا کریں کہ کیا واقعی جواب صحیح ہے؟ انتظامی ڈھانچہ تو میں آپ کو بتا رہی ہوں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جی سیال صاحب!

چودھری اعجاز احمد سیال، جناب سپیکر! میں پچھلے سوال کے جز (ب) پر سوال کرنا چاہتا تھا لیکن محترمہ ثمینہ نوید کھڑی ہو گئیں۔ میں اس میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ ہیڈ خانکی کے بعد ہیڈ ساگر میں جہاں رکھ برانچ، گوگیرہ برانچ اور جھنگ برانچ شروع ہوتی ہیں وہاں پر ہر نہر میں پانی کا flow کتنا کتنا ہے؟

جناب سپیکر، سیال صاحب! یہ تو نیا سوال بنتا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب انہاں دا محکمہ اے۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب! آپ اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال بھرتی کے حوالے سے تھا۔ اگر یہ بات کرنا چاہتے ہیں تو مکمل بات بتا دیں میں اس کا جواب دینے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر، سماں صاحب! یہ سوال تو recruitment کے حوالے سے تھا۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب والا! وہ figures بتا دیں۔

جناب سپیکر، exact figures تو زبانی نہیں دے سکتے۔ اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، On her behalf سوال نمبر 3548 ۔ میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔(معزز رکن نے محترمہ صغیرہ اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 3548 دریافت کیا)

جناب سپیکر، جی اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ میں محکمہ انہار کے کوارٹرز الاٹمنٹ پالیسی اور موجودہ رہائشیوں کی تفصیلات

*3548، محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع شیخوپورہ اریگیشن کالونی میں کتنے کوارٹرز ہیں؟

(ب) مذکورہ کوارٹرز کی الاٹمنٹ پالیسی کیا ہے؟

(ج) اس وقت جو لوگ رہائشی ہیں وہ کتنے عرصے سے ہیں۔ ان کے نام بتائے جائیں؟

وزیر آبپاشی،

(الف) ضلع شیخوپورہ اریگیشن کالونی اپر چناب میں 35 کوارٹرز ہیں۔

(ب) الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق گریڈ 1 تا 4 کو مینئل، گریڈ 5 تا 8 جونیئر اور گریڈ 9 تا 15 کو سینئر کوارٹر الاٹ کیا جاتا ہے۔

(ج) اریگیشن کالونی شیخوپورہ میں رہائش پذیر اہلکاران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

شیخوپورہ میں محکمہ انہار کے کوارٹرز میں موجودہ رہائشیوں کی تفصیلات

نمبر شمار	نام اہلکار	عہدہ	تاریخ الاٹمنٹ	کوارٹر
1-	شفیق الرحمن	سب انجینئر	4/2003	سینئر کوارٹر
2-	مقصود احمد	اکاؤنٹس کلرک	9/1992	۔ایضاً۔
3-	عبدالوحید	ضلعدار	8/1985	۔ایضاً۔
4-	ریاض احمد	ہیڈ کلرک (Drainage)	3/1991	۔ایضاً۔
5-	محمد اکبر	سپرنٹنڈنٹ	2/1991	۔ایضاً۔
6-	محمد عباس	ہیڈ ڈرافٹسمین	9/1984	۔ایضاً۔
7-	ہارون شہیر	سب انجینئر	11/2003	۔ایضاً۔
1-	محمد شریف	ایس ڈی سی	3/2003	جونیئر کوارٹر
2-	نذیر احمد	اہلمد	7/1988	۔ایضاً۔
3-	بشیر احمد	ضلعدار	2000	۔ایضاً۔
4-	مشتاق احمد	ضلعدار	10/1978	۔ایضاً۔
5-	عاقب محمود خاں	جونیئر کلرک	10/1999	جونیئر کوارٹر
6-	محمد افضل	ڈی سی آر	9/2001	۔ایضاً۔
7-	طاہر محمود	پٹواری	4/1996	۔ایضاً۔
8-	احمد فراز	جونیئر کلرک	2/1995	۔ایضاً۔
9-	نثار احمد	نائب قاصد	2/2003	۔ایضاً۔
10-	رانا ظہیر احمد	سب انجینئر	11/1998	۔ایضاً۔
11-	ثاقب جاوید	جونیئر کلرک	11/1999	۔ایضاً۔
12-	اصغر علی	چوکیدار	2/2001	۔ایضاً۔
13-	عبدالحق	ڈرائیور	7/2003	۔ایضاً۔
14-	تسنیم اشرف	پٹواری	3/2003	۔ایضاً۔
15-	رانا محمد بشیر	ریونیو کلرک	7/1995	۔ایضاً۔

16-	فضل حسین	ایلمد	1/1993	جونیئر کوارٹر
17-	محمد شاہد	ٹریسر	3/1987	ایضاً۔
18-	عباس علی	جونیئر کلرک	8/1984	ایضاً۔
1-	مشتاق احمد	ڈاک رنر	1980،	مینئل
2-	عبدالغفور	دفتری	1979،	ایضاً۔
3-	ریاض احمد شاہ	گیج ریڈر	1985،	ایضاً۔
4-	خادم حسین	چوکیدار	1993،	ایضاً۔
5-	علی شیر	بیلدار	1994،	ایضاً۔
6-	اسلم	دفتری	1987،	ایضاً۔
7-	عبدالحق	ڈرائیور	1984،	ایضاً۔
8-	نوکر حسین	ڈاک رنر	1984،	ایضاً۔
9-	عبدالرشید	گیج ریڈر	1981،	ایضاً۔
10-	محمد رفیق	ڈاک رنر	1983،	ایضاً۔

جناب سپیکر، کیا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع شیخوپورہ اریگیشن کالونی میں کتنے کوارٹرز ہیں؟ جس کے جواب میں انھوں نے فرمایا ہے کہ ضلع شیخوپورہ اریگیشن کالونی اپر چناب میں 35 کوارٹر ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کو کوارٹر الاٹ کئے گئے ہیں انھیں کس اصول کے تحت الاٹ کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! ان کو الاٹمنٹ پالیسی کے تحت کئے گئے ہیں۔ کیٹیگریز ہوتی ہیں۔ گریڈ 1 سے گریڈ 4 تک کی کیٹیگری کو menial ، گریڈ 5 تا 8 تک جونیئر اور گریڈ 9 تا 15 کو سینئر کوارٹر الاٹ کئے جاتے ہیں۔ تو جس طرح grading ہوتی ہے اسی طرح available کوارٹر دیکھ کر انھیں الاٹ کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! پاکستان بننے سے پہلے سے محکمہ نہر کے افسران کے لئے کئی کئی ایکڑ پر محیط بنگلے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد نئی induction ہوئی اور مختلف گریڈ کے مختلف افسران اور اہلکاران آئے۔ چونکہ میں بہاول پور سے تعلق رکھتا ہوں تو اریگیشن سے بہت سارے دوست آ کر مکانوں کے لئے سفارش کراتے ہیں۔ کیا محکمے کے زیر نظر کوئی ایسی منصوبہ بندی ہے کہ کالونی کے اندر جو بڑے بڑے گھروں کو cut کر کے چھوٹے ملازمین کے لئے کوئی مکانات تعمیر کئے جائیں؟

جناب سپیکر، جی شکریہ۔ جی' وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ان بڑے گھروں کو چھوٹا کر کے ملازمین کی ضرورت کے مطابق گھر بنائے جائیں۔ تو اس کے لئے ہم زون وائز سکیمیں بنا رہے ہیں اور مرحلہ وار ان کے ضلع کی بھی باری آ جائے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ!

محترمہ ثمینہ نوید، سوال نمبر 3573 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، جی اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں محکمہ انہار کے آفیسرز کے لئے تعمیر رہائش گاہوں کی تعداد اور دیگر تفاصیل

*3573۔ محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مختلف اضلاع میں محکمہ انہار نے افسران کے لئے رہائش گاہیں تعمیر کر رکھی ہیں۔ افسران کی تعداد و رہائش گاہوں کی تعداد سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) متذکرہ رہائش گاہیں کتنے کتنے مربعوں پر مشتمل ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز ہر رہائش گاہ کا تخمینہ لاگت کیا ہے؟

(ج) ضلع بہاولنگر کے افسران اور ان کی رہائش گاہوں کی الگ تفصیل بھی ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر آبپاشی،

(الف) یہ درست ہے کہ مختلف اضلاع میں محکمہ انہار نے افسران کے لئے رہائش گاہیں تعمیر کر رکھی ہیں۔ زون وار افسران اور رہائش گاہوں کی تفصیل نیچے درج ہے۔

(ب) رہائش گاہوں سے ملحقہ رقبہ جگہ کی دستیابی کے مطابق ہے نہروں کی تعمیر کے وقت جو رہائش گاہیں تعمیر کی گئی تھیں ان میں رہائش کے ساتھ ملحقہ رقبہ تقریباً 2 سے 15 ایکڑ تک ہے اور اس وقت ایک رہائش کی تعمیر پر تقریباً 30,000 روپے لاگت آئی اور جو رہائش گاہیں اب تعمیر ہو رہی ہیں' ان پر لاگت کی تفصیل ذیل ہے:۔

1۔ گریڈ 16 اور 17	10 لاکھ
2۔ گریڈ 18 اور 19	15 لاکھ
3۔ گریڈ 20 اور اس سے زیادہ	20 لاکھ

(ج) ضلع بہاول نگر کے افسران اور ان کی رہائش گاہوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

رہائش گاہوں کی تفصیل

نمبر شمار	زون	تعداد افسران	تعداد رہائش گاہیں
1۔	فیصل آباد	54	43
2۔	ڈی جی خان	44	32
3۔	سرگودھا	101	77
4۔	بہاول پور	66	61
5۔	لاہور	62	52
6۔	ملتان	82	70
7۔	ریسرچ	63	14
8۔	پی اینڈ آر	20	2

-9	چیف پاور	27	9
-10	بہاول نگر	20	16

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ثمینہ نوید، جناب والا! انھوں نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ رہائش گاہوں سے ملحقہ رقبہ جگہ کی دستیابی کے مطابق ہے نہروں کی تعمیر کے وقت جو رہائش گاہیں تعمیر کی گئی تھیں ان میں رہائش کے ساتھ ساتھ ملحقہ رقبہ تقریباً 2 سے 15 ایکڑ تک ہے اور اس وقت ایک رہائش کی تعمیر پر تقریباً 30,000 روپے لاگت آئی اور جو رہائش گاہیں اب تعمیر ہو رہی ہیں ان پر لاگت کی تفصیل ذیل ہے۔جیسے انھوں نے بتایا ہے کہ سرکاری افسران کے لئے جو رہائش گاہیں بنائی جاتی ہیں ان کے ساتھ ملحقہ رقبہ 2 سے 15 ایکڑ تک دیا ہوا ہے۔ انھوں نے کس استعمال میں لانا ہے؟ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا آپ کی کوئی ایسی پالیسی ہے کہ بجائے 2 سے 15 ایکڑ کا رقبہ ایک آفیسر کو دیں۔ اس پر متعلقہ محکمے کے ملازمین کے لئے کالونی نہیں بناسکتے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! محکمہ انہار کو وجود میں آئے اب سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ یہ اتنی بڑی بڑی رہائش گاہیں انگریز کے دور میں بنائی گئی تھیں لیکن اب موجودہ حکومت بالکل اس پر غور کر رہی ہے اور ان کو چھوٹے گھروں میں تبدیل کر رہی ہے۔

جناب سپیکر، جی' بی بی! حکومت اس پر غور کر رہی ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! میں نے صرف یہ سوال کیا تھا کہ ڈسٹرکٹ بہاولنگر کے افسران کی رہائش گاہوں کی تفصیل بیان کی جائے لیکن انھوں نے پورے پنجاب کی بات کر دی ہے۔ آپ بہاولنگر کی صورت حال دیکھ لیں کہ اس کا نمبر شمار تک نہیں دیا۔ میں نے بہاولنگر کی تفصیل پوچھی ہے پورے پنجاب کی نہیں پوچھی۔

جناب سپیکر، محترمہ! اس میں بہاولنگر ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! میں نے پورے ضلع بہاونگر کی تفصیل پوچھی تھی پورے پنجاب کی نہیں۔

جناب سپیکر، چلو آپ کو اضافی information مل گئی ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید، جناب والا! وزیر صاحب کو چاہیے کہ تیاری کر کے آئیں۔

جناب سپیکر، آپ نے ایک ضلع کا پوچھا ہے اور انھوں نے پورے پنجاب کا جواب دے دیا ہے۔ اس سے زیادہ تیاری کیا کرنی ہے؛ اگلا سوال رانا آفتاب احمد خان صاحب کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 4948 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

انجینئر کے کوٹے اور ترقی کے مسائل

*4948: رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انہار میں کوٹا سے بہت کم engineer رکھے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمانہ promotion دے کر کم کوالیفائیڈ ملازمین کو Rules & Regulation کے برعکس promotion دی جا رہی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

(ج) کیا محکمہ انہار Fresh Recruitment of Engineer شروع کر رہی ہے۔ تو کب تک؟

وزیر آبپاشی،

(الف) محکمہ انہار میں گریڈ 18 تا 20 میں ایگزیکٹو انجینئرز، سپرنٹنڈنگ انجینئرز اور چیف انجینئرز کی اسامیاں متعلقہ قواعد و ضوابط کے تحت محکمانہ ترقی کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں جبکہ گریڈ 17 میں اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئرز کی 65فیصد مستقل اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں جبکہ 35فیصد اسامیاں متعلقہ

قواعد و ضوابط کے تحت محکمانہ ترقی کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں۔ محکمہ میں اس وقت گریڈ 17 میں اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئرز کی 358 مستقل اسامیاں ہیں' جن میں سے 65فیصد کوٹا کے تحت 232 اسامیاں بنتی ہیں۔ جن میں کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کسی کم کوالیفائیڈ انجینئر کو Rules & Regulation کے برعکس ترقی نہیں دی گئی۔

(ج) براہ راست ترقی کوٹا میں جب بھی اسامیاں خالی ہوئیں تو مجاز اتھارٹی سے اجازت لے کر تقرریاں (Fresh Recruitment of Engineers) کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دی جائے گی۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جز (ب) میں ہے کہ رولز اینڈ ریگولیشن کے مطابق 65 فی صد through departmental promotion ہوتی ہے۔ 35 فیصد direct recruitment ہوتی ہے۔ اس میں 20 فیصد پروموشن routine میں ہوتی ہے اور 15 فیصد if you are in added qualification کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ ان رولز کی violation میں لوگ promote تو نہیں ہوئے؛ دوسرا انھوں نے کہا ہے کہ براہ راست ترقی کوٹے میں جب بھی اسامیاں خالی ہوئیں تو مجاز اتھارٹی کو لکھیں گے۔ کیا اس وقت ان کے پاس کوئی اسامی خالی نہیں ہے؟ یہ ابھی تھوڑی دیر پہلے کہہ رہے تھے کہ ہمارے پاس اسامیاں ہیں۔ اگر اسامیاں ہیں تو اس وقت انھیں ban کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اس پر کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی requirement نہیں ہے۔ یہ دونوں چیزوں کی وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر، جی' وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! پہلی وضاحت یہ ہے کہ یہ گریڈ 17 کے حوالے سے پوچھا گیا ہے۔ چونکہ انجینئرز گریڈ 17 and above ہوتے ہیں۔ گریڈ 18 سے 20 تک ایگزیکٹو انجینئر سپرنٹنڈنٹ انجینئر اور چیف انجینئر کی اسامیاں ہوتی ہیں اور یہ اسامیاں محکمانہ پروموشن سے

پوری ہوتی ہیں جبکہ direct appointments گریڈ 17 کے S.D.Os کی ہوتی ہیں۔ لہذا وہ 65 فیصد ہم پبلک سروس کمشن کے ذریعے سے پر کرتے ہیں جبکہ 35 فیصد اسامیاں محکمانہ پروموشن کے ذریعے سے پر کی جاتی ہیں۔ یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اس وقت ہمارے پاس کوئی خالی اسامی نہیں ہے کیونکہ 65 فیصد کوٹے کے تحت 17 گریڈ کی اسامیاں پر ہو گئی ہیں۔ جناب والا ٹوٹل اسامیاں 358 تھیں اس میں سے 232 اسامیاں بنتی ہیں جو کہ اس وقت کوئی بھی خالی نہیں ہے۔ یہاں پر انہوں نے جو بات کی ہے میں اس کو بھی تھوڑا سا clear کر دوں کہ 1967 کا جو پاکستان گزٹ ہے اس میں رولز کے تحت 20 فیصد ایسی اسامیوں کی براہ راست بھرتی کی جاتی تھی۔ اس کے بعد پھر گورنمنٹ نے ستمبر 2001 میں ان کو مزید increase کر دیا۔ پندرہ فیصد پوسٹیں seniority-cum-fitness کی بنیاد پر کر دی گئیں تاکہ جنہوں نے بی ایس سی انجینئرنگ کی ہوئی تھی ان کو زیادہ promotion دے دی جائے۔ دیکھا جائے تو اس طرح 35 فیصد محکمانہ promotion بن گئی اور 65 فیصد براہ راست بھرتی میں آ گئیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! یہ غلط فرما رہے ہیں میں نے یہی point out کیا ہے کہ 20 فیصد by promotion اور 15 فیصد by added-qualification ہے۔ انہوں نے اس رول کو violate کر کے لوگوں کو promote کیا ہے۔ کیا یہ on the floor of the House یہ یقین دہانی کروائیں گے کہ انہوں نے تمام ترقیاں rules and regulation کے مطابق کی ہیں۔ اس کے بعد میں اس پر تحریک استحقاق بھی دوں گا۔

جناب سپیکر، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب والا! کوئی ایسی خامی نہیں ہے اور کوئی ایسی مثال نہیں ہے۔ تمام promotions اور بھرتیاں قواعد وضوابط کے مطابق کی ہیں۔ میں نے تو 20 فیصد اور 15 فیصد دونوں کی وضاحت کر دی ہے۔ اس طرح یہ ٹوٹل 35 فیصد بنتی ہیں۔ اگر ان کے پاس ایسی کوئی مثال ہے تو مجھے بتائیں میں اس پر action لینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! on the floor of the House وہ بتا رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! پھر میں تحریک استحقاق move کر سکتا ہوں۔ لیکن issue یہ ہے کہ یہ 35 فیصد کہتے جا رہے ہیں۔ حقیقت میں یہ 20 فیصد ہے۔ 15 فیصد for the added-qualification ہے۔ ان اوور سیئر کے پاس وہ qualification نہیں تھی اس کے باوجود انہوں نے ان کو ان آسامیوں پر ترقی دے دی ہے۔ میں اسی لئے ان سے یہ وضاحت مانگ رہا ہوں اگر تو یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں Then I can ask for record also. مجھے کسی نے کہا ہوگا تو مجھے پتا ہے ورنہ میں محکمہ نہر میں سروس تو نہیں کر رہا۔ اس پر انہوں نے کہہ دیا تو Then I will move another.

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبپاشی: جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ آبپاشی، فیصل آباد: 2002 تاحال: بھرتی کی تفصیل

*5312: **ملک اصغر علی قیصر:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؛

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کرکے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؛

(ہ) جن افراد کو رولز میں نرمی کرکے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؛

وزیر آبپاشی:

(الف) یکم جنوری 2002 سے اب تک محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد میں کل 182 افراد کو بھرتی کیا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بھرتی حکومت کی وضع کردہ پالیسی کے تحت عمل میں لائی گئی۔

(ج) ریکروٹمنٹ کمیٹی تین افسران پر مشتمل تھی، جس میں متعلقہ افسر چیئرمین اور دیگر دو افسران بطور ممبر تھے۔

(د) بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کرکے کی گئی۔

(ہ) رولز میں نرمی کرکے کسی کو بھرتی نہ کیا گیا۔

محکمہ آبپاشی، رحیم یار خان، 04-2002، فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل

*5371: شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ آبپاشی ضلع رحیم یار خان کو سال 03-2002 اور 04-2003 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؛

(ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم surrender کی گئی؛

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین /افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؛

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کو ٹی۔اے / ڈی۔اے کے سلسلہ میں خرچ ہوئی؛

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؛

(و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؛

(ز) کتنی رقم یوٹیلیٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؛

(ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؛

وزیر آبپاشی:

	سال 2002-03	سال 2003-04	کیفیت
(الف)	262716434	293820224	
(ب)	260028862	271509368	خرچ ہوئی۔
(ج)	10293023	33555303	سرنڈر کی گئی۔
(د)	139076665	152899084	
(ہ)	1400824	1357155	
(و)	2618314	2804536	
(ز)	1475978	1739521	
(ح)	115457081	112655072	

رحیم یار خان: 2002 تاحال، محکمہ انہار میں بھرتی کی تفصیلات

*5410: انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ انہار ضلع رحیم یار خان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؛

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام' گریڈ' عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کرکے کی گئی تو ان اخبارات کے نام' تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؛

(ہ) جن افراد کو رولز میں نرمی کرکے بھرتی کیا گیا ان کے نام' ولدیت' عہدہ' گریڈ' تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی:

(الف) رحیم یار خان کینال سرکل میں یکم جنوری 2002 سے آج تک صرف بیلدار بھرتی کئے گئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بھرتی حکومت کی وضع کردہ پالیسی کے تحت عمل میں لائی گئی۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ریکروٹمنٹ کمیٹی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نقول اشتہارات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) کسی فرد کو قانون میں نرمی کرکے بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

اریگیشن ورکشاپ مغل پورہ لاہور

تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*5608: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اریگیشن ورکشاپ مغل پورہ لاہور میں اس وقت جو ملازمین کام کر رہے ہیں' ان کے نام' عہدہ' گریڈ' تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) جو ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں' انکے نام' عہدہ' گریڈ' تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) کتنے ملازمین کے خلاف قانونی / محکمانہ کارروائیاں کس بناء پر چل رہی ہیں۔ ان کے نام' عہدہ' گریڈ فراہم کئے جائیں؛

(د) عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر کام کرنے والے ملازمین کو یہاں سے تبدیل کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر آبپاشی؛

(الف) ورکشاپ ملازمین کی مکمل تفصیل ایک لسٹ کی صورت میں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس میں نام' عہدہ' گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیل درج ہے۔

(ب) ورکشاپ ملازمین (Divisional Cadre) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے' تاہم اسامیاں ڈویژن کیڈر کی ہونے کی وجہ سے ناقابل ٹرانسفر ہیں۔

(ج) اس وقت ورکشاپ ہذا میں کسی ملازم کے خلاف کوئی قانونی محکمانہ کارروائی نہیں چل رہی ہے' تاہم کچھ ملازمین کے خلاف قواعد کی رو سے کارروائی عمل میں لائی گئی' لیکن بعد ازاں ان کی نظر ثانی کی درخواست پر نرم رویہ اختیار کرکے وارننگ دی گئی۔ (فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) جز(ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

اریگیشن ورکشاپ بھلوال' منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

*5610: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اریگیشن ورکشاپ بھلوال میں ملازمین کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) اس ورکشاپ میں اس وقت جو ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) اس ورکشاپ میں اس وقت کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں اور کب تک حکومت پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

وزیر آبپاشی:

(الف) اریگیشن ورکشاپ بھلوال میں ملازمین کی منظور شدہ اسامیوں کی مکمل تفصیل جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اریگیشن ورکشاپ بھلوال میں جو ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کے ساتھ مکمل تفصیل جز (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ورکشاپ ہذا کی 43خالی اسامیوں کو تحت اخبار میں حسب قواعد مشتہر کر دیا گیا ہے۔
(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

پانی کی قلت دور کرنے اور ٹیوب ویلز کی امدادی سکیم کے لئے حکومتی اقدامات

*5778: جناب تنویر اشرف کائرہ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔
کیا حکومت صوبہ میں پانی کی قلت دور کرنے اور زمینداروں کی سہولت کے لئے ڈیزل یا بجلی کے ٹیوب ویل لگانے کے لئے کوئی امدادی سکیم متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؛

وزیر آبپاشی:

اس ضمن میں عرض ہے کہ فی الحال محکمہ آبپاشی کے پاس ٹیوب ویلز لگانے کی کوئی سکیم زیر کار نہ ہے۔ ویسے بھی یہ issue متعلقہ محکمہ زراعت ہے، اس بارے میں متعلقہ

محکمہ بہتر جواب دے سکتا ہے۔

اریگیشن ورکشاپ مغل پورہ، لاہور، 04-2003

فراہم کردہ فنڈز اور استعمال کی تفصیلات

*5799، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال 04-2003 میں اریگیشن ورکشاپ مغلپورہ لاہور کو کتنا فنڈ ملا اور کتنا فنڈ کس کس جگہ خرچ ہوا؟

(ب) اس میں سے کتنا فنڈ بغیر خرچ ہونے واپس ہوا اور فنڈ کو خرچ نہ کرنے کی کیا وجوہات تھیں؟

(ج) کیا ورکشاپ میں مختلف کاموں کے اسٹیمیٹ تیار کئے جاتے ہیں، اگر اسٹیمیٹ تیار نہ کئے گئے اور فنڈ واپس کر دیا گیا تو اس کی کیا وجوہات تھیں؟

وزیر آبپاشی:

(الف) مالی سال 04-2003 میں اریگیشن ورکشاپ مغل پورہ لاہور کو جون 2004 میں مبلغ 3,83,47,561/- روپے کے جاب آرڈرز اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے دیگر ڈویژنوں سے موصول ہوئے۔ یہ فنڈز جون 05-2004 میں مغل پورہ اریگیشن ورکشاپ میں جمع کروائے گئے تا کہ یہ کام مالی سال 05-2004 تا 07-2006 مکمل کئے جائیں۔ مگر آڈٹ ڈیپارٹمنٹ نے پالیسی کے تحت یہ فنڈز Lapsed قرار دے دیئے کیس محکمہ خزانہ کو بھیجا گیا، لیکن انہوں نے ان فنڈز کی توثیق (Revalidity) نہ کی، تاہم اب فنڈز P.M.U کے پاس مہیا کر دیئے گئے ہیں، جن سے اسلام، سلیمانکی، بلوکی، پنجند اور تونسہ بیراجز کی مرمت کا کام کیا جائے گا۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے۔

(ج) ورکشاپ میں ہر جاب آرڈر کے لئے اسٹیمیٹ تیار کئے جاتے ہیں اور متعلقہ اسٹیمیٹ بھی تیار کئے گئے' دیگر وضاحت جز بالا میں کر دی گئی ہے۔

رحیم یار خان' عباسیہ لنک کینال کی تعمیر
کے اغراض و مقاصد اور دیگر تفصیلات

*5946: انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رحیم یار خان میں واپڈا اسکارپ IV کے منصوبہ کے تحت عباسیہ لنک کینال تعمیر کی گئی ہے۔ اس پر کتنی لاگت آئی ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا تھے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جس علاقے کو مذکورہ کینال کے ذریعہ پانی مہیا کرنا تھا اس علاقے کا زیر زمین پانی کڑوا ہے؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر آبپاشی نے 30۔اپریل 2004 کو باقاعدہ طور پر مذکورہ کینال کا افتتاح کیا تھا اور 16۔اگست 2004 کو چیف انجینئر آبپاشی بہاولپور نے پولیس کی مدد سے اس نئے سسٹم کو بند کر کے پرانے سسٹم کے تحت اس علاقے کی نہروں کو پانی فراہم کرنے کی کوشش کی لیکن مذکورہ علاقے کے ہزاروں کاشتکاروں کے احتجاج پر پرانا سسٹم بحال نہ کروایا جا سکا؛

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس نہر کو مستقل بنیادوں پر چلانے اور اسے regular نہر کا درجہ دینے کے لئے تیار ہے؟

وزیر آبپاشی:

(الف) یہ درست ہے کہ سکارپ IV منصوبہ کے تحت عباسیہ لنک کینال معرض وجود میں آئی۔ اس منصوبہ کو محکمہ واپڈا سکارپ نے مکمل کیا اور اس کے مقاصد میں سے ایک سیم اور تھور کو کم کرنا۔ پانی کی دستیابی میں اضافہ اور مستقل علاقہ کی نہروں کو غیر مستقل

زون سے علیحدہ کرنا تھا۔ واپڈا کے مطابق کم و بیش ساڑھے تین بلین خرچہ ہوا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ کینال کے علاقے کا زیر زمین پانی کڑوا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مورخہ 29-اپریل 2004 کو وزیر آبپاشی پنجاب نے باقاعدہ لنک کینال کے ٹرائل آپریشن کے آخری کنکشن کا افتتاح کیا۔ باقی سوال کے بارے میں وضاحت ہے کہ مورخہ 06-08-2004 کو تمام متعلقہ عمایدین کی میٹنگ ہوئی' جس میں سسٹم کو مزید بہتر بنیاد پر آپریٹ کرنے کے لئے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ کاشتکاران کی طرف سے مداخلت کے باعث یہ مزید غور و خوض کے لئے التواء میں ہے۔

(د) عباسیہ لنک کینال کا انتظام واپڈا سے سنبھالنے اور اس کو چلانے کا معاملہ عرصہ دراز سے تکنیکی بنیادوں اور نامکمل کام کی وجہ سے کھٹائی میں پڑا ہوا تھا۔ تاہم واپڈا سے انتظام سنبھالنے کے بعد محکمہ اس نہر کو تجرباتی بنیادوں پہ چلانے کی کوشش میں تھا۔ یہ نہر ابھی تک اس قابل نہ ہے کہ اپنی ڈیزائن گنجائش کے مطابق پورا پانی لے سکے۔ اس کے علاوہ پنجند کینال کے غیر دوامی سسٹم پر جو کام ہونے تھے وہ بھی ابھی نامکمل ہیں۔ اس صورتحال میں حکومت نے عباسیہ لنک کینال اور پنجند کینال کو چلانے کے لئے طریقہ کار کا ابھی فیصلہ کرنا ہے۔ وزیر آبپاشی نے ماہ اپریل 2004ء میں صرف صادق برانچ کو عباسیہ کینال سے جوڑنے کا افتتاح کیا تھا جو کہ ابھی تک پنجند کینال سے بھی منسلک ہے اور دونوں طرف سے پانی حاصل کرتی ہے۔

پی پی- 4 گوجر خان' سمال ڈیمز کی تعمیر کا مسئلہ

*6013: بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 4 گوجر خان ضلع راولپنڈی میں زیر زمین پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے حکومت چھوٹے ڈیمز اور بند باندھ کر پانی جمع کرنے کے منصوبے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؛

(ب) کیا حکومت پانی اکٹھا کرنے کے لئے موجود تالابوں کو گہرا کرنے اور سائیڈز پختہ کرنے کے لئے کچھ فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ برسات کا پانی اکٹھا کر کے پانی کی روزمرہ ضرورت کو پورا کیا جاسکے؟

وزیر آبپاشی:

(الف) تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی میں زیر زمین پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے محکمہ آبپاشی (سمال ڈیمز) نے دو ڈیم (ڈونگی ڈیم اور نرالی ڈیم) بنائے ہوئے ہیں جو کہ پانی کی کمی کو دور کرنے میں کافی مدد دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ قاضیاں (کھلینہ اور ادگاہوں) کے مقام پر نئے ڈیم کا سروے ہو رہا ہے۔

(ب) محکمہ ہذا کے پاس تالابوں کو گہرا کرنے اور سائیڈز کو پختہ کرنے کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

ضلع شیخوپورہ، 2000تا 2004 نہروں کی توسیع و مرمت پر اخراجات کی تفصیل

*6112 جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع شیخوپورہ میں سال 2000 سے 2004 تک نہروں کی کھدائی، صفائی اور توسیع و مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی اور اگر کوئی نئے پروگرام ہیں تو ان کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر آبپاشی:

ضلع شیخوپورہ سال 2000تا 2004 نہروں کی کھدائی، صفائی اور توسیع و مرمت کی تعمیر پر کئے گئے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

شیخوپورہ روڈ ڈویژن یو سی سی	گوجرانوالہ ڈویژن یو سی سی	میزان
29798453/-	10796989/-	
40595442/-		

ضلع شیخوپورہ میں نئے پروگرام کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام منصوبہ / پروگرام	تخمینہ لاگت
1	نیو ملکیانہ ماتنر کی تعمیر	34843000/-
2	نیو گجرال ماتنر کی تعمیر	20312000/-
3	کھنہ ماتنر کی توسیع از برجی 25400 تا 43545	32157000/-
4	کنکریٹ لائننگ طور ماتنر	11540000/-
5	کنکریٹ لائننگ ککو راجباہ	41440000/-

تحصیل مری۔ پانی کے کٹاؤ کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات

*6346: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل روات' دیول شریف تحصیل مری کے مختلف موضعات میں دریا / کنیر اور برساتی نالوں کی وجہ سے اراضی و آبادی کو خطرے کا سامنا ہے۔ کیونکہ اس برساتی نالے و کنیر کے کٹاؤ کی وجہ سے اراضی سلائیڈنگ کا شکار ہے؛

(ب) مذکورہ برساتی نالہ / دریا کے ارد گرد محفوظ دیواروں و بنڈوزرز کی مدد سے پانی کے رخ میں تبدیلی کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی:

(الف) زمین کے کٹاؤ کو روکنے کے لئے محکمہ تحفظ اراضیات کام کر رہا ہے جو محکمہ زراعت کا ذیلی ادارہ ہے۔ سمال ڈیمز کے ہاں کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے اور نہ ہی سمال ڈیمز کے متعلقہ ہے۔

(ب) محکمہ سمال ڈیمز میں مذکورہ برساتی نالہ کے رخ موڑنے اور محفوظ دیواریں بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے اور نہ ہی سمال ڈیمز کے متعلقہ ہے۔

ضلع بہاولپور' محکمہ انہار کی اراضی

ناجائز قابضین اور آمدن و خرچ کی تفصیل

*6390: ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ انہار کی ملکیتی اراضی کی تفصیل موضع وار اور نہر وار فراہم کی جائے؛

(ب) اس اراضی کی سالانہ آمدن اور خرچ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) محکمہ انہار کی کتنی اراضی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے' ان کے نام اور اراضی مع موضع کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) حکومت محکمہ انہار کی اراضی ان ناجائز قابضین سے کب تک واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؛

وزیر آبپاشی:

(الف) ضلع بہاول پور میں محکمہ انہار کی ملکیتی اراضی کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تفصیل اراضی محکمہ انہار ضلع بہاول پور

بہاول پور کینال ڈویژن

نام ریسٹ ہاؤس	تفصیل رقبہ
1۔ بہاول پور ریسٹ ہاؤس	2-1 ایکڑ 1.46 کنال
2۔ قائم پور ریسٹ ہاؤس	16 ایکڑ 3.36 کنال
3۔ خیر پور ریسٹ ہاؤس	13 ایکڑ 5.54 کنال
4۔ لال سہانرا ریسٹ ہاؤس	113 ایکڑ 0,80 کنال
5۔ ڈیرہ بکھا ریسٹ ہاؤس	14 ایکڑ 7.52 کنال
6۔ کڈ والا ریسٹ ہاؤس	14 ایکڑ 1.60 کنال
7۔ جھانگی والا ریسٹ ہاؤس	11 ایکڑ 2.64 کنال
8۔ یزمان والا ریسٹ ہاؤس	15 ایکڑ
9۔ میل والا ریسٹ ہاؤس	15 ایکڑ 6 کنال
10۔ شاہی والا ریسٹ ہاؤس	15 ایکڑ

احمد پور کینال ڈویژن

نام ریسٹ ہاؤس	تفصیل رقبہ
11۔ مسافر خانہ ریسٹ ہاؤس	12.36 ایکڑ
12۔ احمد پور کینال ریسٹ ہاؤس	15.65 ایکڑ
13۔ نوشہرہ ریسٹ ہاؤس	15.0 ایکڑ
14۔ کوٹ موسیٰ خان ریسٹ ہاؤس	14.0 ایکڑ
15۔ اچ شریف ریسٹ ہاؤس	19.06 ایکڑ
16۔ چنی گوٹھ ریسٹ ہاؤس	11.88 ایکڑ
17۔ لیاقت پور ریسٹ ہاؤس	14.00 ایکڑ
18۔ میتلہ ریسٹ ہاؤس	14.00 ایکڑ

19۔ فیروزہ ریسٹ ہاؤس	14.00 ایکڑ
20۔ سمہ سٹہ ریسٹ ہاؤس	11.16 ایکڑ
21۔ خیر پور ڈاھا ریسٹ ہاؤس	14.00 ایکڑ
22۔ کلر والا ریسٹ ہاؤس	15.00 ایکڑ
23۔ قاسم والا ریسٹ ہاؤس	15.00 ایکڑ
24۔ بھٹہ	13.6 ایکڑ
پنجند ہیڈ ورکس ڈویژن	
25۔ پنجند کینال ریسٹ ہاؤس	14.00 ایکڑ

(ب) سالانہ آمدن اور خرچ نہ ہے۔

(ج) صرف احمد پور کینال ڈویژن میں بھٹہ (Brick Killen) کے 29 کنال 11مرلہ رقبہ پر غلام رسول وغیرہ نوشہرہ جدید کا زمیندار ناجائز قابض ہے۔ جس کا کیس ایڈیشنل سیشن کورٹ بہاول پور میں زیر کارروائی ہے۔

(د) جیسے ہی مذکرہ بالا کیس کا فیصلہ عدالت سے محکمہ کے حق میں ہو گا' متعلقہ اراضی واگزار کرائی جائے گی۔

ضلع بہاولپور، محکمہ انہار کے
ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

*6391،ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ انہار کے کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں۔ ان کے نام اور رقبہ کی تفصیل ریسٹ ہاؤس وار فراہم کی جائے؛

(ب) ان میں سے کتنے ریسٹ ہاؤس قابل رہائش اور کتنے بند پڑے ہیں؛

(ج) کتنے ریسٹ ہاؤسز کی اراضی پر کون کون سے لوگ کب سے ناجائز قابض ہیں' ان کے زیر قبضہ اراضی کی تفصیل ریسٹ ہاؤس وار فراہم کی جائے؟

(د) یکم جنوری 1990 سے آج تک جو ریسٹ ہاؤسز اس ضلع میں نیلام کئے گئے ہیں ان کے نام اور رقم کی تفصیل نیز جن افسران کی زیر نگرانی نیلام کئے گئے' ان کے نام' عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبپاشی:

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ انہار کے 24ریسٹ ہاؤسز ہیں۔ ان کے نام اور رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

بہاولپور کینال ڈویژن

نام ریسٹ ہاؤس	تفصیل
1۔ بہاول پور ریسٹ ہاؤس	12 ایکڑ 1.46 کنال
2۔ قائم پور ریسٹ ہاؤس	16 ایکڑ 3.36 کنال
3۔ خیر پور ریسٹ ہاؤس	13 ایکڑ 5.54 کنال
4۔ لال سہانرا ریسٹ ہاؤس	13 ایکڑ 0.80 کنال
5۔ ڈیرہ بکھا ریسٹ ہاؤس	14 ایکڑ 7.52 کنال
6۔ کڈ والا ریسٹ ہاؤس	14 ایکڑ 1.60 کنال
7۔ جھانگی والا ریسٹ ہاؤس	11 ایکڑ 2.64 کنال
8۔ یزمان ریسٹ ہاؤس	15 ایکڑ
9۔ نیل والا ریسٹ ہاؤس	15 ایکڑ 6 کنال
10۔ شاہی والا ریسٹ ہاؤس	15 ایکڑ

احمد پور کینال ڈویژن

نام ریسٹ ہاؤس	تفصیل رقبہ
11۔ مسافر خانہ ریسٹ ہاؤس	12.36 ایکڑ
12۔ احمد پور کینال ریسٹ ہاؤس	15.65 ایکڑ
13۔ نوشہرہ ریسٹ ہاؤس	15.0 ایکڑ
14۔ کوٹ موسیٰ خان ریسٹ ہاؤس	14.0 ایکڑ
15۔ اچ شریف ریسٹ ہاؤس	19.06 ایکڑ
16۔ چنی گوٹھ ریسٹ ہاؤس	11.88 ایکڑ
17۔ لیاقت پور ریسٹ ہاؤس	14.00 ایکڑ
18۔ جیتد ریسٹ ہاؤس	14.00 ایکڑ
19۔ فیروزہ ریسٹ ہاؤس	14.00 ایکڑ
20۔ سمہ سٹہ ریسٹ ہاؤس	11.16 ایکڑ
21۔ خیر پور ڈاھا ریسٹ ہاؤس	14.00 ایکڑ
22۔ کھر والا ریسٹ ہاؤس	15.00 ایکڑ
23۔ قاسم والا ریسٹ ہاؤس	15.00 ایکڑ

پنجند ہیڈ ورکس ڈویژن

24۔ پنجند کینال ریسٹ ہاؤس	14.00 ایکڑ

(ب) ماسوائے ڈیرہ نکھا ریسٹ ہاؤس اور کھر والا ریسٹ ہاؤسز تمام قابل استعمال ہیں۔

(ج) کسی بھی ریسٹ ہاؤس پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔ البتہ جیتد اور قاسم والا ریسٹ ہاؤسز دفاعی ضروریات کے لئے پاکستان آرمی اور سمہ سٹہ ریسٹ ہاؤس معلہ عامہ میں محکمہ تعلیم کے زیر استعمال ہیں۔

(د) کھبز والا اور بوہڑ والا کینال ریسٹ ہاؤسز پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ نے نیلام کئے۔ محکمہ نہر کو اس سے کوئی آمدن نہ ہوئی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر، اب ہم Call Attention Notice کو take up کرتے ہیں ۔ Call Attention Notice No.322 سید احسان اللہ وقاص صاحب' جناب ارشد محمود بگو صاحب' ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب' چوہدری محمد شوکت صاحب' جناب محمد وقاص صاحب' سید اعجاز حسین بخاری صاحب' محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ اور محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جناب ارشد محمود بگو صاحب! آپ پڑھیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جی' توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 322۔

کمالیہ،امتحانی مرکز گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 میں طالب علم کا قتل

322۔ سید احسان اللہ وقاص' جناب ارشد محمود بگو' ڈاکٹر سید وسیم اختر' چوہدری محمد شوکت' جناب محمد وقاص' سید اعجاز حسین بخاری' محترمہ طاہرہ منیر اور محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ایک موقر روزنامہ مورخہ 26-3-05 کی خبر کے مطابق کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 کمالیہ میں پرچہ شروع ہونے سے نصف گھنٹہ بعد کمرہ امتحان میں موجود امیدوار (طالب علم) محمد امتیاز نے دوسرے امیدوار (طالب علم) علی رضا رول نمبر 228453 اور بدرالزمان رول نمبر 228460 کو ساتھیوں کی مدد سے چھری کے وار کر کے شدید زخمی کر دیا جس سے ایک امیدوار (طالب علم) زخموں کی تاب نہ لا کر جان بحق اور دوسرا شدید زخمی ہوا؛

(ب) کیا اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؛ اگر "ہاں" تو اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، شکریہ۔ جناب سپیکر!

(الف) درست ہے۔

(ب) اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔ مورخہ 25-3-05 کو امداد حسین مدعی نے بیان تحریر کروایا کہ میرا بیٹا علی رضا عمر 18 سال میٹرک کا امتحان دے رہا تھا۔ آج سہ پہر کے وقت مطالعہ پاکستان کا پرچہ تھا۔ میں اور غلام عباس خان کھرل سکنہ محلہ حسین شاہ کمالیہ۔علی رضا پسرم کو ہمراہ لے کر موٹر سائیکل پر سکول چھوڑنے کے لئے گئے۔ یہ سارے انہوں نے واقعات بیان کئے ہیں۔ ان کے اس بیان پر مقدمہ درج ہوا اور اس کی background یہ ہے کہ ایک روز قبل بھی ملزمان کا اور مدعی فریق کا آپس میں جھگڑا ہوا تھا اور دوسرے دن پھر پہلے دن کے جھگڑے کے نتیجے میں دوبارہ جھگڑا ہوا اور یہ واقعہ رونما ہوا۔ اس میں مدعی کے بیان پر سب انسپکٹر شیر محمد تھانہ سٹی کمالیہ نے مقدمہ عنوان بالا رجسٹرڈ کیا۔مقتول کا پوسٹ مارٹم کروایا گیا' موقع بھی ملاحظہ کیا گیا' ملزمان کی تلاش کی گئی اور ملزم افتخار احمد کو گرفتار کر لیا گیا جس سے تفتیش کی جارہی ہے۔ ایک ملزم امتیاز ابھی گرفتار نہیں ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بھی جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر ،جناب والا! میں نے اس میں یہ بات عرض کرنی ہے کہ اس واقعے کے حوالے سے راجہ بشارت صاحب نے ابھی یہاں پر بات ارشاد فرمائی ہے کہ اس واقعے سے ایک دن پہلے بھی فریقین کے درمیان آپس میں لڑائی جھگڑا ہوا تھا پھر دوسرے دن یہ اندوہناک واقعہ رونما ہو گیا۔ اس میں میرا سوال یہ ہے کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے کے لوگ یا متعلقہ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اس واقعہ کو foresee کیوں نہیں کیا کہ اتنا خطرناک واقعہ ہو گیا؟

دوسری بات یہ ہے کہ کمرہ امتحان کے اندر طلباء گورنمنٹ کی custody میں ہوتے ہیں اور وہ under certain rules and regulation پرچہ دے رہے ہوتے ہیں۔ اب اس میں ایک طالب علم بے چارہ جاں بحق ہو گیا اور دوسرا شدید زخمی ہو گیا۔ کیا گورنمنٹ نے ان کی کوئی monetary compensation دی ہے؟

جناب سپیکر: وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ پہلے جھگڑا پرچہ ختم ہونے کے بعد سکول کے گیٹ سے باہر ہوا تھا اور اس سلسلے میں پولیس کو کوئی رپورٹ درج نہیں کروائی گئی۔ دوسری بات compensation کے متعلق میرے بھائی نے کہا ہے تو فی الحال کسی کو کوئی compensation نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! وزیر قانون نے کہا ہے کہ ایک ملزم کو پکڑ لیا گیا ہے دوسرا ملزم ابھی تک پکڑا نہیں گیا۔ کیا یہ on the floor of the House مجھے یہ یقین دہانی کروا سکتے ہیں کہ دوسرے ملزم کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا؟

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ کوشش کر رہے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: نہیں۔ جناب سپیکر! ویسے کوشش تو سال سال، دو دو سال ہوتی رہتی ہے لیکن اگر گورنمنٹ کسی کو پکڑنا چاہے تو فوری پکڑ سکتی ہے۔ یہ تو نہیں ہے کہ وہ کوئی بہت بڑا آدمی ہو گا، کوئی ایسے ہی آدمی ہو گا۔ حکومت اگر اس پر یقین دہانی کروا دیتی ہے تو ہم اس کو press نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! کوشش کریں کہ دوسرے ملزم کو بھی جلدی گرفتار کر لیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! ایک بات جو رہ گئی ہے، monetary compensation کے حوالے سے میں نے بات کی ہے۔ بات یہ ہے کہ کمرہ امتحان کے اندر چھری لے کر آنا ویسے ہی غیر قانونی ہے۔ اگر یہ غیر قانونی کام ہوا ہے تو اس کی ذمہ دار تو انتظامیہ ہی ہے یا جو بھی

مینیجمنٹ ہے اس کی ذمہ داری ہے اور یہ ان کی نااہلی ہے جس کی سزا ان دو طالب علموں نے بھگتی ہے۔ وزیر موصوف نے تو آسانی سے یہ کہہ دیا ہے کہ ہم نے ان کو کوئی compensation نہیں دی۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان کو دی جانی چاہیے کیونکہ یہ واقعہ رونما ہو گیا ہے ایک بچہ جاں بحق ہو گیا ہے اور ایک شدید زخمی بھی ہو گیا۔ اس میں نااہلی تو اداروں کی ہے کہ انہوں نے چھری کو کمرہ امتحان میں جانے کیوں دیا۔ اس حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ ان کو وہ monetary compensation کرے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! معزز رکن بہتر جانتے ہیں کہ کمرہ امتحان میں داخل ہونے سے پہلے as such کسی کی تلاشی نہیں لی جاتی۔ اگر کوئی شخص چھری لے کر گیا ہے اس نے غیر قانونی اقدام کیا ہے اس کے نتیجے میں ایک واقعہ رونما ہوا' کارروائی کی گئی ایک ملزم گرفتار ہو چکا ہے' دوسرا ملزم انشاء اللہ تعالیٰ جلد گرفتار کر لیا جائے گا لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ compensation نہیں دی گئی تو اس سے پہلے بھی جو ذاتی مخالفت یا ذاتی عناد کی وجہ سے واقعات ہوتے ہیں ان میں گورنمنٹ compensation نہیں دیتی۔

جناب سپیکر: next ہے 330- لالہ شکیل الرحمٰن!

لاہور۔ڈیفنس کے علاقہ میں لاکھوں روپے کی لوٹ مار پر حکومتی کارروائی کی تفصیل

330۔ لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یکم اپریل 2005 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق لاہور کے علاقہ ڈیفنس میں ڈاکوؤں نے پچاس لاکھ روپے لوٹ لئے اور ایک ریٹائرڈ میجر جنرل کی بیوی سے بھی لاکھوں روپے اور زیور وغیرہ لوٹ کر اس پر تشدد کیا؛

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں ایسے واقعات روزانہ کا ایک معمول بن چکے ہیں باوجود اس کے کہ اس شہر میں ہزاروں کی تعداد میں پولیس ملازمین اور افسران تعینات ہیں؟

(ج) کیا حکومت ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ دونوں واقعات رونما ہوئے ہیں۔ اس میں مختصراً حالات اس طرح ہیں کہ پہلا مقدمہ جس میں 50 لاکھ کی ڈکیتی ہوئی ہے اس سلسلے میں 6 ملزمان کو اس وقت تک حراست میں لیا گیا ہے جن کے نام یہ ہیں:-

1۔ محمد عثمان عرف شانی ولد محمد آصف مکان نمبر 68 چوک شہباز تھانہ شالیمار۔
2۔ محمد ساجد ولد محمد یونس قوم جٹ سکنہ 195/WD تحصیل میلسی ضلع وہاڑی۔
3۔ مشتاق عرف بلا ولد غلام نبی قوم ارائیں سکنہ جمال کالونی ہنجروال۔
4۔ آصف اقبال ولد محمد اقبال سکنہ 139/A-II پنجاب گورنمنٹ ہاؤسنگ سکیم ٹاؤن شپ لاہور۔
5۔ محمد قاسم ولد عبدالغفور قوم راجپوت سکنہ نمبر 24 گلی نمبر 4 حفیظ روڈ لوئر مال لاہور۔
6۔ محمد عاصم ولد عبدالغفور قوم راجپوت سکنہ مکان نمبر 24 گلی نمبر 4 حفیظ روڈ لوئر مال لاہور۔

اس مقدمے کی تفتیش ڈی ایس پی (آرگنائز کرائم) کینٹ ڈویژن مسعود عزیز کر رہے ہیں اور ریکوری کی کوشش کی جارہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مقدمے میں ریکوری ہو گی۔

جناب سپیکر! دوسرا مقدمہ جس میں ایک جنرل صاحب کی بیوی سے کچھ رقم چھینی گئی ہے اس سلسلے میں بھی ان ملزمان کو حراست میں لیا گیا ہے۔

1- محمد شہباز ولد قیصر قوم ارائیں سکنہ مکان 3 گلی نمبر 1 حسین پارک بادامی باغ لاہور۔

2- محمد جاوید ولد محمد ریاض قوم ارائیں سکنہ مکان نمبر 4 گلی نمبر 1 حسین پارک بادامی باغ لاہور۔

اس کی تفتیش بھی یہی موجودہ ڈی ایس پی کر رہے ہیں اور اس سے کچھ ہمیں ریکوری بھی ہوئی ہے جس کی تفصیل میں یہاں پر عرض کر دوں کہ اس سے ایک موبائل ٹیلی فون اور ایک موٹرسائیکل بھی recover کیا گیا ہے اور یہ ملزمان دیگر کیسز میں بھی ملوث تھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس واقعہ میں جو مال مقدمہ involve تھا اس کو بھی recover کیا جائے گا۔

لالہ شکیل الرحمٰن(ایڈووکیٹ) : جناب سپیکر! میری پہلی بات تو یہ ہے کہ جناب وزیر صاحب نے فرمایا کہ پہلے مقدمے میں 6 ملزمان گرفتار ہوئے۔ کیا ان کی کوئی شناخت پریڈ کروائی گئی؟ اس میں میرا دوسرا question یہ ہے کہ جنرل صاحب کی بیوی سے جو زیور اور پیسے چھینے گئے وہ تو برآمد ہوگئے لیکن 50 لاکھ روپے جو دیگر افراد سے چھینے گئے اس کے لئے ابھی تک تفتیش جاری ہے۔ یہ تفتیش کب سے جاری ہے اور کتنے دن کا ریمانڈ حاصل کیا گیا ہے؟ اس کی تفصیل بتائی جائے۔

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! 12-03-2005 کا یہ واقعہ ہے اور یہ کوئی اتنا زیادہ پیریڈ نہیں گزرا ہے۔ فی الحال وہ ملزمان ریمانڈ پر ہیں انشاء اللہ ان سے ریکوری کی جائے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ next ہے 332- محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ!

بہاولنگر' ماں بیٹے کو بے آبرو کرنے پر حکومتی اقدامات

332: محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 120/6-R تھانہ فقیر والی (بہاولنگر) کے رہائشی منظور اور اس کی والدہ نسیم عرف سیاں بی بی کو غلام نبی' یوسف اور اقبال نے گن پوائنٹ پر

اغواء کیا' بیٹے اور والدہ کو ایک دوسرے کے سامنے بے آبرو کیا اور کپڑے اتار کر گھر سے باہر نکال دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس نے 5نامزد ملزموں میں سے تین کے خلاف مقدمہ درج کیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین ملزموں میں سے دو کا چالان کیا گیا' مگر ایک ملزم جو بااثر ہے' پولیس کو بھاری رشوت دے کر چالان ہونے سے نہ صرف بچ گیا بلکہ S.H.O نے اسے باعزت اپنے رہائشی کمرہ میں بحفاظت بٹھایا ہوا ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ واقعہ کے مقدمہ کو خصوصی عدالت میں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے' نیز ملزموں کے خلاف مقدمہ درج نہ کرنا' مقدمہ میں نامزد ملزم کا چالان نہ کرنے پر ایس ایچ او کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے' نیز اب تک ہونے والی قانونی کارروائی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اس کے بارے میں مختصراً عرض یہ کروں گا کہ محترمہ کو تھوڑی سی غلط فہمی ہے کہ اس مقدمے میں 5 ملزمان نہیں تھے بلکہ 3 ملزمان تھے اور تینوں کو گرفتار کر کے مورخہ 26 مارچ کو چالان بھی عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ تھوڑی سی اس میں غلط فہمی ہے کہ 5 ملزمان نہیں تھے' 3 تھے۔ تینوں کا مکمل چالان عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے اور کسی بھی بااثر فرد کو اس پرچے سے باہر نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' محترمہ!

محترمہ ثمینہ نوید: محترم سپیکر! میں آپ کو تھوڑی سی detail بتانا چاہ رہی ہوں۔ محترم وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ملزمان 5 نہیں تھے بلکہ 3 تھے۔ میں آپ کو اس ایف آئی آر کی کاپی دے رہی ہوں جس میں 3 ملزمان کے خلاف ایف آئی آر کٹی ہے' 2 کے خلاف نہیں ہے بلکہ ڈسٹرکٹ سیفٹی کمیشن کی ممبر ہونے کے ناتے یہ میرا فرض بھی بنتا ہے اور میرا حق بھی بنتا ہے کہ میں پولیس سے ہر قسم کی information لوں۔ میں نے جب ایس ایچ او صاحب کو فون

کر کے پوچھا ہے کہ جناب! آپ کے پاس 5 نامزد ملزمان آئے تھے تو اس میں سے آپ نے کتنے لوگوں کا چالان کیا ہے تو کہنے لگے ہم نے 3 کا چالان کیا ہے۔ 2 ملزمان کو تو ویسے ہی ختم کر گئے اور کہنے لگے کہ 3 ملزمان تھے۔ میں نے 3 کا ہی چالان کیا ہے حالانکہ میری اطلاع کے مطابق جو مدعی پارٹی نے مجھے بتایا تھا کہ انہوں نے 2 کا چالان کیا ہے' ایک کا چالان نہیں کیا۔ میں نے جب ایس۔ایچ۔او صاحب سے کہا کہ ایم۔پی۔اے ہونے کے حوالے سے میرا استحقاق بھی بنتا ہے کہ میں ہر ڈیپارٹمنٹ سے جو information چاہوں وہ لوں اور یہ آپ لوگوں کی ڈیوٹی ہے کہ آپ مجھے ہر قسم کی latest information دیں اور دوسرا یہ کہ مجھے پتا چلا ہے کہ آپ نے دو کا چالان کیا ہے اور ایک کا نہیں کیا تو مجھے کہنے لگے کہ نہیں بی بی! ہم نے تو ان کا چالان کر دیا ہے۔ میں نے کہا' چلیں ٹھیک ہے اگر آپ نے چالان کر دیا ہے تو اس چالان کی کاپی مجھے دے دیں تاکہ مجھے تسلی ہو جائے کہ آپ نے تینوں کا چالان کر دیا ہے۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس میں بندے ہی 3 تھے حالانکہ اس میں 5 بندے تھے۔ ایف آئی آر دیکھیں 3 کے خلاف ہے۔ ان میں سے اگر تینوں بندوں کا چالان ہوا ہوتا تو اس کی کاپی میرے پاس ہوتی۔ دوسرا یہ کہ ہمارے ڈسٹرکٹ ناظم علی اکبر وینس صاحب اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں جب سے وہ ڈسٹرکٹ ناظم بنے ہیں انہوں نے اس ایس ایچ او صاحب کو وہاں پر ٹرانسفر کروایا ہے اور ایس۔ایچ۔او صاحب ان کی پشت پناہی کی وجہ سے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ تینوں کا چالان کر دیا گیا ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! یہ مسئلہ امن عامہ سے متعلق ہے یہ کسی کا کوئی personally معاملہ نہیں ہے۔ اس کا تعلق اس حوا کی بیٹی کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اتنی زیادتی کی گئی حالانکہ اس کے بیٹے کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ زیادتی کرے۔ اگر آپ چاہیں تو وہاں سے اخباروں میں جو خبریں اور ایف۔آئی۔آر آئی ہے وہ آپ دیکھ لیں پلیز۔

جناب سپیکر: جی بھجوا دیں مجھے۔ ایوان کا ٹائم مزید ایک گھنٹہ extend کیا جاتا ہے۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! محترمہ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ اگر آپ اس سوال کا جز (الف) ملاحظہ فرمائیں تو انہوں نے خود فرمایا ہے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر R-120/6 تھانہ فقیر والی (بہاولنگر) کے رہائشی منظور اور اس کی والدہ نسیم عرف سیاں بی بی کو غلام نبی' یوسف اور اقبال نے گن پوائنٹ پر اغواء کیا۔ انہوں نے خود 3 کے متعلق بات کی ہے۔ آپ نے خود 3 بندوں کے نام دیئے ہوئے ہیں تینوں چالان ہو گئے ہیں۔ اگر 5 ملزمان ہوتے تو محترمہ 5 کے متعلق پوچھتی جبکہ انہوں نے پوچھا ہی 3 کا ہے اور درحقیقت ملزم بھی 3 تھے جن تینوں کو چالان کر دیا گیا ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! اس میں جو تیسرا نام ملزم اقبال کا دیا ہوا ہے اس کا ابھی تک چالان نہیں ہوا۔ میں نے اسی لئے ایس ایچ او صاحب سے کہا تھا کہ آپ مجھے چالان کی کاپی دیں۔ اور مجھے یہ بتائیں کہ آپ کے سی ایم نے اگر مجھے پبلک سیفٹی کمیشن کا ممبر بنایا ہے تو یہ میرے اختیار میں نہیں ہے اور آپ نہیں چاہتے کہ میں اپنا اختیار استعمال کروں۔ اس حوالے سے یہ میرا حق بنتا ہے اور یہ میرا اختیار ہے کہ میں ان سے چالان کی کاپی لوں۔

جناب سپیکر، بی بی! آپ منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔ جی منسٹر لاء۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ڈی پی او بہاول نگر یہاں پر موجود ہیں اور میں نے جو ریکارڈ چیک کیا تھا اس کے مطابق انہوں نے تینوں ملزمان چالان کئے ہیں۔ محترمہ سے میری استدعا ہے کہ یہاں سے فارغ ہو کر میرے چیمبر میں بیٹھ جائیں' چالان ملاحظہ فرمالیں۔ اگر تینوں بندے چالان نہیں ہوئے تو پھر بات کریں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر، Call Attention Notice کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر! محترمہ نے ابھی جو تحریک زیادتی کے حوالے سے پیش کی ہے اس پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے 56 سال سے پاکستان کے اندر مختلف دیہاتوں میں چاہے وہ اندرون سندھ ہو' اندرون پنجاب ہو' اندرون سرحد ہو یا بلوچستان ہو وہاں پر جاگیردار اور وڈیرے غریب کاشتکاروں کے ساتھ' ہاریوں کے ساتھ' مزارعوں اور زمین داروں کی بچیوں کے ساتھ اس طرح کی حرکات کرتے ہیں۔ میں پورے ایوان کی طرف سے یہ چاہوں گا کہ ایک متفقہ مزاحمتی قرارداد ہو اور ہماری رائے ہو کہ ان culprits کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔

جناب سپیکر، آپ وزیر قانون صاحب سے مل لیں۔ اب سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔ ان کی طرف سے چٹ آئی ہے کہ اس تحریک کو 6 تاریخ تک pending کر لیں لہذا یہ تحریک استحقاق pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 13 محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک التوائے کار اسی Call Attention Notice سے متعلقہ ہے۔ محترمہ کو دو غلط فہمیاں تھیں۔ ایک پانچ ملزمان کے حوالے سے تھی اور دوسرا تین ملزمان کے حوالے سے تھی۔ انھوں نے اپنی اس تحریک استحقاق میں بھی فرمایا ہے کہ انھوں نے اقبال کے متعلق پوچھا کہ اس کو چالان کیا گیا ہے یا نہیں کیا گیا؟ یہ مکمل غلط فہمی کی بنیاد پر Call Attention Notice بھی تھا اور یہ بھی غلط فہمی کی بنیاد پر تحریک استحقاق آئی ہے۔

جناب سپیکر، اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ منسٹر صاحب نے on the floor of the House بتا دیا ہے کہ تینوں کے چالان ہو گئے ہیں۔ آپ نے تینوں کا ذکر کیا تھا' تینوں کے بارے میں ایف۔ آئی۔ آر تھی اور تینوں کے چالان ہو چکے ہیں۔

محترمہ ثمینہ نوید، اگر آپ اسی طرح سے ان ملزمان کو defend کرتے رہے تو پھر میرا خیال

ہے کہ کوئی بھی پاکستان میں محفوظ نہیں رہ سکے گا۔
جناب سپیکر، وہ defend نہیں کر رہے۔
محترمہ ثمینہ نوید، یہ میری فیلی کا معاملہ نہیں ہے۔
جناب سپیکر، وہ صحیح صورتحال بتا رہے ہیں کہ تینوں کے چالان ہو چکے ہیں۔
محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ ایک شخص کا چالان نہیں ہوا۔ اگر ہوا ہے تو مجھے اس چالان کی کاپی دیں۔
جناب سپیکر، وہ کہتے ہیں کہ آپ چیمبر میں تشریف لے آئیں۔ آپ کو کاپی مل جائے گی۔
محترمہ ثمینہ نوید، اگر چیمبر میں کاپی پڑی ہوئی ہے تو یہ منگوا لیں۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ ڈی پی او یہاں پر موجود ہیں۔ کیس فائل ان کے پاس موجود ہے۔ آپ تشریف لائیں۔ اگر آپ کی تسلی نہ ہو تو میں اس کا جرم دار ہوں پھر جیسے آپ حکم دیں گی اس کے مطابق ہم آگے چلیں گے۔
محترمہ ثمینہ نوید، اگر آپ کو اختیار دیا گیا ہے تو اس کو اچھی طرح استعمال کریں تاکہ آنے والی نسلیں بھی آپ کی اس کارکردگی کو یاد رکھیں کہ آپ نے انصاف کے لئے اور قانون کے لئے اتنا کام کیا ہے۔ اگر اسی طرح سے آپ لوگوں کو defend کرتے رہے تو جرائم بڑھیں گے اور کبھی کم نہیں ہوں گے۔
جناب سپیکر، محترمہ تشریف رکھیں۔ میں اس تحریک کو out of order قرار دیتا ہوں۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 14 رانا ثناء اللہ صاحب کی ہے۔ جی، رانا صاحب!

ایس ایچ او تھانہ ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد کی طرف سے رکن اسمبلی کو من گھڑت مقدمے میں ملوث کرنے کی سازش

رانا ثناء اللہ خان، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا

متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقے کے رہائشی مرزا عبید اللہ کی رٹ درخواست بدیں مضمون / موقف کہ ملازمین پولیس تھانہ ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد جو موبائیل فون چھیننے کی وارداتیں کرتے ہیں نے اس کے بیٹے سے موبائل فون مالیت بارہ ہزار روپے چھینا ہے عدالت جناب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج فیصل آباد نے بروئے حکم مورخہ 14 فروری 2005 اندراج مقدمہ کا حکم صادر فرمایا۔ ایس ایچ او تھانہ ڈی ٹائپ کالونی وسیم فراز جو ایسی وارداتوں کی پشت پناہی میں ملوث ہے نے بروئے حکم عدالت اندراج مقدمہ برخلاف پولیس کی پیش بندی کی خاطر ایک رپٹ نمبر 47 مورخہ 26-11-04 اینٹی ڈیٹ کا اندراج اپنی جانب سے کیا اور ایک من گھڑت، سازش مبنی بر بدنیتی غیر قانونی کہانی fabricate کر دی اور اس معاملے کو دو سیاسی گروپس کے مابین سنگین نوعیت کا تنازعہ قرار دیتے ہوئے تمام معاملہ کو میرے ساتھ منسوب کر دیا جبکہ بطور ممبر صوبائی اسمبلی ہدف بنا کر نہ صرف ایک غیر قانونی فعل سرزد کیا اور اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے بلکہ اس سے میرے طرز سیاست اور کارکردگی بطور ذمہ دار رکن معزز ایوان کو بھی مورد الزام ٹھہرایا ہے۔ جس سے بطور رکن صوبائی اسمبلی پنجاب میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری استدعا ہو گی کہ اسے جمعرات کے لئے pending فرمالیں کیونکہ یہ تحریک ابھی مجھے ملی ہے۔

جناب سپیکر، اس کا جواب ابھی نہیں آیا لہذا جمعرات تک یہ تحریک استحقاق pending کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 21 رانا ثناء اللہ خان صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! جواب میرے پاس موجود ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس دن یہ کسی اگلے دن کے لئے pending ہوئی تھی۔ میرے پاس متعلقہ documents نہیں ہیں۔ اس لئے اسے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر، اس کو بھی جمعرات تک pending کر دیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار 53 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے۔ وزیر صاحب نے جواب دینا تھا۔ جی، چودھری ظہیر الدین صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ۔ جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا میں یہ جواب دینا چاہتا ہوں کہ بہاولپور شہر سے متصل ریلوے لائن پر ایک پھاٹک بہاولپور سے سمہ سٹہ سڑک پر واقع ہے۔ یہ سڑک ضلعی حکومت کے زیر انتظام ہے۔ اس پھاٹک پر اوور ہیڈ برج کی تعمیر کا فیصلہ ضلعی حکومت اپنے وسائل اور ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے کر سکتی ہے۔ دوسرا پھاٹک ملتان بہاولپور روڈ پر سال انڈسٹریل اسٹیٹ کے نزدیک واقع ہے۔ یہ سڑک صوبائی محکمہ شاہرات کے زیر انتظام ہے۔ وسائل دستیاب ہونے پر مذکورہ پل کی تعمیر کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! اس کی میں تفصیل سے گزارش کر دوں کہ پیشتر اس کے کہ میرے فاضل دوست ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ روڈ تو ہمارا نہیں ہے یہ روڈ ضلعے کی ہے۔ اس کے بارے میں تو وہ اپنی ترجیحات کے مطابق خود فیصلہ کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس روڈ کے بارے میں، میں گزارش کروں گا کہ میں ذاتی طور پر محسوس کرتا ہوں کہ اب وہاں پر ٹریفک بڑھ رہی ہے اور وہاں پر ضرورت بھی ہے۔ میں آنے والے بجٹ میں کوشش کروں گا کہ اس کو priority پر لے کر آؤں۔ اس کے لئے ٹریفک count کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے لئے میں اپنے محکمہ کو کہہ دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

تھوڑے دنوں میں ٹریفک count کا آ جائے گا کیونکہ ہمارے لئے کسی جگہ بھی public exchequer سے پیسے لگانے کے لئے جو ہماری yard stick ہے ہمیں اس کو طے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے میں استدعا کروں گا کہ اس پر وہ press نہ کریں۔ میں اس کو اپنے محکمے کی طرف سے priority پر لانے کی کوشش کروں گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ میں نے اس میں لکھا ہوا ہے کہ جناب گورنر اور وزیراعلیٰ اس کی منظوری دے چکے ہیں۔ ٹریفک count کرنے کا سارا معاملہ یہ کرتے رہیں گے۔ اگر وزیر موصوف اس بات کی یقین دہانی کروا دیتے ہیں کہ اگلا بجٹ جو 2005-06 کا آنے گا' اس میں یہ ہماری مشکل حل کر دیں گے تو میں press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، جی' وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ پہلی والی سڑک ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں آتی۔ دوسری کے بارے میں' میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اس کا ٹریفک count لیا جائے گا۔ اس کے بعد جب ہمارے پاس بجٹ آتا ہے تو اس کو disburse کرنے کے لئے اس کی priority بنانی پڑتی ہے تو میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ یہ اس میں آ جائے۔ میں یقینی طور پر اس لئے نہیں کہہ سکتا کہ اس میں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ اور priorities بھی ہوتی ہیں لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں یقیناً اس کے لئے کوشش کروں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ محرک اس کو مزید press نہیں کرنا چاہ رہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 60 محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 61 رانا ثناء اللہ خان صاحب کی ہے۔

بینوولینٹ فنڈ سے جریدی اور غیر جریدی ملازمین کی مالی امداد میں تفاوت

رانا ثناء اللہ خان : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے سرکاری ملازمین کی فلاح و بہبود کے لئے "بہبود فنڈ" کا قیام کیا ہوا ہے جس سے ملازمین کو مختلف ضرورت کے مواقع پر (شادی، موت، بچوں کے لئے تعلیمی وظائف، ریٹائرمنٹ پر الوداعی گرانٹ وغیرہ) مالی مدد فراہم کی جاتی ہے۔ اس فنڈ میں تمام ملازمین اپنی تنخواہ سے کٹوتی کرواتے ہیں۔ نان گزیٹڈ ملازمین گریڈ (1 تا 15) اکثر cases میں سروس کے زیادہ عرصہ پر محیط ہونے کی وجہ سے گزیٹڈ افسران سے زیادہ فنڈ/رقم بسلسلہ کٹوتی جمع کرواتے ہیں لیکن گرانٹس/امداد کی شرح مابین گزیٹڈ افسران / نان گزیٹڈ میں بہت فرق ہے اور موجودہ شرح میں گزشتہ شرح کے مقابلے میں فرق اور زیادہ کر دیا گیا ہے جس کی واضح صورت اس طرح ہے کہ:۔

نوعیت گرانٹ	گزشتہ ریٹس		موجودہ ریٹس	
	نان گزیٹڈ	گزیٹڈ	نان گزیٹڈ	گزیٹڈ
شادی	3,000	3,500	6,000	25,000
فرق	پانچ صد روپے		انیس ہزار روپے	
وفات /معذوری کیس	3,500	5,000	8,000	30,000
فرق	پندرہ صد روپے		بائیس ہزار روپے	

اس طرح دیگر صورتوں میں پانچ سے چھ گنا فرق ہے۔ جس طرح تعلیمی وظائف میں 1500/5000+3000,14,000+6,000/16,000 کا فرق ہے۔ فرق کا یہ اصول دنیا بھر میں رائج طریقہ کار سے کلی مختلف ہے۔ ریٹائرمنٹ پر الوداعی گرانٹ صرف گزیٹڈ افسران کو دی جاتی ہے اور نان گزیٹڈ ملازمین کو نہیں دی جاتی جو قرین انصاف نہ ہے۔ نان گزیٹڈ چھوٹے ملازمین جو پہلے ہی زیادہ مسائل کا شکار ہیں اس ناانصافی پر سخت اضطراب کا شکار ہیں۔ اس لئے اس معاملہ پر

بحث کے لئے اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر بحث کی جائے تاکہ حکومت کو اس ناانصافی کا احساس ہو۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خدمات و انتظام عمومی!

وزیر خدمات و انتظام عمومی: جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں اور اس سلسلے میں رانا ثناء اللہ صاحب کی تسلی کرانے کے لئے تھوڑے حقائق بیان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ Punjab Government Benevolent Fund Ordinance, 1963 کے سیکشن 32 کے تحت Benovelent Fund کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کا حصہ اول گزیٹڈ سرکاری ملازمین کے لئے ہے اور حصہ دوم نان گزیٹڈ سرکاری ملازمین کے لئے ہے۔ اس طرح ان کے سارے رولز اور ریگولیشن علیحدہ علیحدہ ہے۔ نان گزیٹڈ سرکاری ملازمین کے لئے علیحدہ ہیں اور گزیٹڈ کے لئے علیحدہ ہیں۔ اس میں چونکہ ان کے ٹوٹل فنڈ میں بڑا تفاوت ہے تو اسی حساب سے ان کو رعایات بھی دی گئی ہیں۔ اس میں تفصیل بڑی لمبی ہے میں ساری عرض کر دیتا ہوں۔ گزیٹڈ ملازمین کے بہبود فنڈ 1965 کے Disbursement Rules ہیں اور نان گزیٹڈ ملازمین کے بہبود فنڈ کے 1966 کے Disbursement Rules ہیں، یہ ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں، دونوں کی مالی پوزیشن بھی الگ ہے۔ نان گزیٹڈ ملازمین کی تنخواہوں سے ہونے والی بہبود فنڈ کی کٹوتی نان گزیٹڈ فنڈ میں جاتی ہے اور اسی Benevolent Fund سے ان کو گرانٹ دی جاتی ہے جبکہ گزیٹڈ ملازمین کی تنخواہوں سے ہونے والی بہبود فنڈ کٹوتی گزیٹڈ ملازمین کے بہبود فنڈ میں جاتی ہے اور اسی سے ان کو مختلف گرانٹس میں حسب استحقاق گرانٹس دی جاتی ہیں۔ قانون کے مطابق ان دونوں بہبود فنڈ کی آمدن اور خرچ کو آپس میں ملایا نہیں جاسکتا۔ گزیٹڈ ملازمین کی بہبود فنڈ کی آمدن کو نان گزیٹڈ ملازمین پر خرچ نہیں کیا جا سکتا اور نان گزیٹڈ ملازمین کے Benevolent Fund کی آمدنی دوسروں پر خرچ نہیں کی جاسکتی۔ اس میں طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ہر سرکاری ملازم کی ماہانہ بنیادی تنخواہ سے دو فیصد کٹوتی ہوتی ہے۔ چونکہ گزیٹڈ آفیسرز کی تنخواہ زیادہ ہوتی ہے اس سے دو فیصد کٹوتی بھی زیادہ بنتی ہے۔ اسی طرح نان گزیٹڈ کی چونکہ

تنخواہ تھوڑی ہوتی ہے اس میں دو فیصد کے حساب سے جو کٹوتی ہوتی ہے ان کا میزان تھوڑا آتا ہے' اسی حساب سے ان کو گرانٹس دی جاتی ہیں۔ اس لئے اس میں جو تفاوت ہے وہ ان کی تنخواہ کی وجہ سے ہے۔ اس کو intermingle نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ان کی تحریک میں کوئی جان نہیں ہے۔ میری فاضل دوست سے یہ اپیل ہے کہ اس کو press نہ کریں۔ اگر چاہیں تو مزید بھی اس کے متعلق کافی لمبا چوڑا جواب میرے پاس ہے وہ بھی میں ان کی تسلی کے لئے پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میری وزیر موصوف سے یہ اپیل ہے کہ نان گزیٹڈ آفسران اور گزیٹڈ آفیسران میں جو فرق ہے کہ کہاں 3500 اور کہاں 25000؟ ایک تو یہ فرما دیں کہ کیا جو کٹوتی ہوتی ہے وہ 100 فیصد ملازمین کو return ہوتی ہے۔ اگر وہ 100 فیصد return نہیں ہوتی اور اس کا کچھ حصہ گورنمنٹ کے پاس رہتا ہے؟ اب اس میں کچھ ایسی گرانٹس بھی ہیں جو کہ بچوں کو وظائف کے سلسلے میں دی جا رہی ہیں۔ یہ کوئی لازمی بات نہیں ہے کہ ہر سرکاری ملازم کے بچوں کی تعداد ایک جیسی ہو۔ ایک آدمی کے دو بچے ہوں' دوسرے کے چار ہوں' کسی کا ایک ہو۔ اسی طرح سے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر آدمی دوران سروس ہی موت کے حادثے کا شکار ہو۔ اگر گورنمنٹ کے پاس اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ فنڈز رہتے ہیں تو پھر گورنمنٹ اس شرح کو اضافہ کر کے ان غریب ملازمین کے مسائل میں کمی کرنے کا ارادہ کیوں نہیں کر سکتی؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب نے فرما دیا ہے کہ نان گزیٹڈ ملازمین اور گزیٹڈ آفیسر کی جو دو فیصد کٹوتی ہوتی ہے۔ گزیٹڈ آفسر کے کٹوتی کے جو فنڈز ہیں وہ نان گزیٹڈ کو نہیں دئیے جا سکتے۔

رانا ثناء اللہ خان: وہ میں follow کر چکا ہوں۔ گزیٹڈ آفیسران کے پیسے نان گزیٹڈ کو نہیں دئیے جا سکتے۔ میرا concern یہ ہے کہ نان گزیٹڈ آفسران کے جو پیسے بہبود فنڈ میں ہیں' کیا گورنمنٹ کے پاس کچھ نہ کچھ مالیت retain رہتی ہے؟ اگر رہتی ہے تو پھر اس شرح میں اضافہ کر

کے ان کو benefit دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خدمات و انتظام عمومی!

وزیر خدمات و انتظام عمومی: جناب سپیکر! میں نے بڑا واضح عرض کر دیا ہے۔ انہوں نے جو دو سوال پوچھے ہیں کہ کیا کٹوتی ان کو 100 فیصد return ہوتی ہے وہ واقعی 100 فیصد return ہوتی ہے۔ اصل میں یہ پیسے ان کے Benevolent Fund میں ان کی فلاح و بہبود کے لئے ہی کاٹے جاتے ہیں اور وہ انہی پر ہی خرچ ہوتے ہیں میرا گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے۔ نان گزیٹڈ ملازمین کی تنخواہیں چونکہ تھوڑی ہوتی ہیں اور ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ جب ان میں تقسیم کار ہوتی ہے تو پھر وہ فنڈز تھوڑے رہ جاتے ہیں۔ اب گزیٹڈ آفیسران تعداد میں تھوڑے ہوتے ہیں اور تنخواہ زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان کا فنڈ ان کی فلاح و بہبود پر استعمال نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ان کی تنخواہ سے ہی کٹتا ہے۔

جناب سپیکر: یعنی 100 فیصد ہی سارا پیسا ان پر خرچ ہو جاتا ہے۔

وزیر خدمات و انتظام عمومی: جی، خرچ ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: میں پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: محرک چونکہ مزید اس کو پریس نہیں کرنا چاہتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 67 ملک اصغر علی قیصر صاحب کی ہے، تشریف نہیں رکھتے--- تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 71 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر صاحب کی ہے، تشریف نہیں رکھتے--- dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 75 ملک محمد اقبال چنڑ صاحب، شیخ عزیز اسلم صاحب اور انجینئر جاوید اکبر صاحب کی ہے، تینوں میں سے کوئی بھی معزز رکن تشریف نہیں رکھتے--- لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 93 شیخ اعجاز احمد صاحب کی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

فحاشی اور عریانی سے بھرپور سی ڈیز کی مارکیٹ میں کھلے عام فروخت

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج کل مختلف ریکارڈنگ کمپنیوں کی طرف سے نوجوان لڑکیوں کے ڈانسز پر مبنی فحاشی اور عریانی سے بھرپور سی۔ڈیز مارکیٹ میں فروخت ہو رہی ہیں جو پنجاب کے تقریباً سبھی شہروں میں مارکیٹوں میں عام دستیاب ہیں۔ ان سی۔ڈیز میں لڑکیاں نیم عریاں اور بعض میں "عریاں" لباس میں ڈانس کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں جس سے ہماری نوجوان نسل کا اخلاق بری طرح تباہ ہو رہا ہے اور یہ دھندا آج کل پورے عروج پر ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ بھر میں بالخصوص لاہور، فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ میں سٹیج ڈراموں میں بھی ایک طوفان بد تمیزی برپا ہے اور "حوا" کی بیٹی سے ننگا ڈانس کروایا جا رہا ہے لیکن اس کے ذمہ دار ادارے اس فحاشی اور عریانی کے سیلاب کو روکنے میں بالکل ناکام ہیں بلکہ "خاموش تماشائی" کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان سی۔ڈیز کی مارکیٹ میں کھلے عام فروخت، سٹیج ڈراموں میں ننگے ڈانس کی بھرمار سے صوبہ بھر کے عوام سخت پریشانی اور ذہنی کوفت کے شکار ہیں اور اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں زبردست فکرمند ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! منسٹر کلچر تشریف نہیں رکھتے کیونکہ انہوں نے جواب دینا ہے۔ میری استدعا ہے کہ کل کے لئے اسے pending فرما لیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کل یا پرسوں تک pending کر لیں۔

شیخ اعجاز احمد: کل تک pending کر لیں۔

جناب سپیکر: ان کی تحریک کل تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک 94 رانا ثناء اللہ خان صاحب کی ہے۔

فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں رولز کے منافی اپ گریڈیشن

رانا ثناء اللہ خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی جو فیصل آباد شہری کی ترقی کے لئے قائم ادارہ ہے ان دنوں اقربا پروری، رشوت خوری اور اتھارٹی کے انتظامی عہدوں پر موجود آفیسران کی من مانی و غیر قانونی کارروائیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ دسمبر 2004 میں حکومت پنجاب کی طرف سے گریڈ 19-18-17 میں پوسٹ اپ گریڈ کرنے سے متعلق رولز / طریقہ کار کو بروئے کار لائے بغیر "چار پوسٹیں" اپ گریڈ کر دی گئیں جو نہ صرف سرکاری خزانہ پر بوجھ بلکہ دوسرے حقدار ملازمین کی بھی حق تلفی کے مترادف ہے اور اسی طرح ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن کی پوسٹ کو اپ گریڈ کروانے کے لئے حکومت کو حقائق و واقعات کے برعکس رپورٹس بجوائی گئیں۔ سرکاری اداروں جو عوامی فلاح (Service) کے لئے قائم کئے گئے ہیں ان میں اس قسم کی بدانتظامی اور رولز کی خلاف ورزی سے محکمہ کے ملازمین میں بالخصوص اور صوبے کے عوام میں بالعموم تشویش پائی جا رہی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس سلسلہ میں' میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! پہلے چیک کر لیں کہ اس کا جواب آیا ہے یا نہیں؛ جی' وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! اس کا جواب تو موصول ہو چکا ہے لیکن اگر آپ فاضل رکن کی بات سن لیتے تو بہتر تھا۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب اپنی short statement دے دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں دو ایشو ہیں۔ ایک اپ گریڈیشن کا ایشو ہے اور ایک موو اوور کا issue ہے۔ اس میں میرا موقف یہ ہے کہ اپ گریڈیشن اور موو اوور حکومت پنجاب

فنانس ڈیپارٹمنٹ کی موجودگی میں یا ان کی involvement کے بعد ہو سکتی ہے جبکہ لوکل لیول پر اتھارٹی اپنے طور پر اپ گریڈیشن اور موو اوور نہیں دے سکتی۔ اس سلسلے میں میری وزیر موصوف سے بھی وقفہ کے دوران بات ہوئی تھی۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ میں اس سلسلے میں متعلقہ رولز کو چیک کر لوں کہ آیا واقعی یہ اتھارٹی صوبائی حکومت کی ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارا غلط ہوا ہے اور اگر اس میں otherwise کوئی بات ہوئی تو وہ بھی سامنے آجائے گی۔

جناب سپیکر، آپ چاہتے ہیں کہ اس کو pending کر لیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جی' جناب والا! اس کو pending کر لیں۔

جناب سپیکر، جی' وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، ٹھیک ہے جناب سپیکر! ان سے اس سلسلہ میں میری بات ہو چکی ہے اور اگر فاضل رکن سمجھتے ہیں کہ اس سلسلے میں ان کو تھوڑی سی misunderstanding ہے اور ان کی تیاری نہیں ہے یا ان کے پاس مواد نہیں ہے تو ہم اس کو پھر discuss کر لیں گے۔

جناب سپیکر، اس کو Thursday تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 98 مہر اشتیاق احمد صاحب کی ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 101 ملک اصغر علی قیصر صاحب' انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں صاحب' جناب شیخ عزیز اسلم صاحب کی ہے --- تینوں میں سے کوئی صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 104 محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کی ہے ---- وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 105 محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 118 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی۔

اشیائے خوردونوش کو رکھنے کے لئے
کیمیکل آلودڈرموں کا استعمال

سید احسان اللہ وقاص، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" یکم فروری کی خبر کے مطابق ڈیری فارموں پر چھاپوں کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ مکھن دیسی گھی اور کریم کو مضر صحت کیمیکل سے آلودہ ڈرموں میں رکھا جاتا ہے اس سلسلے میں پنجاب 'پریمیئر' کوثر اور مہر ڈیری فارم سے ہزاروں من مکھن ' پندرہ سو کلو دیسی اور سترہ سو پچاس کلو گرام کریم قبضہ میں لی گئی۔ اشیائے خوردونوش کے لئے کیمیکل ڈرموں کا استعمال عوام کی صحت کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ حکومت کی طرف سے اس اہم قومی مسئلے کو حل کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں کئے گئے جس سے عوام سخت پریشانی اور تکلیف میں مبتلا ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یکم فروری 2005 کو نوائے وقت میں چھپنے والی خبر درست ہے۔ اشیائے خوردونوش کے لئے کیمیکل ڈرموں کا استعمال عوام کی صحت کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ اس لئے محکمہ صحت اور ضلعی گورنمنٹ کے فوڈ سکواڈ میں ڈیری فارموں اور دیگر مقامات پر چھاپے مارے ہیں۔ کیمیکل ڈرموں میں موجود تمام فوڈ دودھ ' دہی ' گھی وغیرہ قبضہ میں لے کر نمونہ جات حاصل کر کے لیبارٹریز میں بھیجے اور حسب قانون ملاوٹ کے چالان متعلقہ کورٹس میں بھیجے۔ تاہم سزا یا جرمانہ کا اختیار کورٹس کو ہے محکمہ صحت اور ضلعی حکومت ملاوٹ کے خلاف مکمل اور بھرپور طریقے سے حسب قانون کارروائی کر رہے ہیں اور مسلسل فوڈ سے متعلقہ تمام خوردنی اشیاء کے چالان بھی کر رہے ہیں اور ہرگز اس معاملے میں غافل نہیں۔

جناب سپیکر، جی' شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزشتہ دنوں میں نے ایک سوال بھی کیا تھا اور اس میں جناب وزیر صحت نے یہ یقین دہانی بھی کروائی تھی کہ ہمارے Pure Food Act پر عملاً کوئی نفاذ نہیں ہو رہا اور ہمارے افسران اور محکمہ کوئی کارروائی نہیں کرتا۔ جناب وزیر موصوف نے یہ یقین دہانی کروائی تھی کہ Pure Food Act کے حوالے سے موثر اقدامات کئے جائیں گے۔ اس ملک میں خوراک اور کھانے پینے کی اشیاء کے حوالے سے حکومت کے اقدامات اتنے ناکافی ہیں کہ پوری دنیا میں ناقص غذا فراہم کرنے کو بہت بڑا جرم سمجھا جاتا ہے لیکن ہمارے ملک میں ناقص غذا اور ناقص کھانے پینے کی اشیاء کی فراہمی کے حوالے سے کوئی سختی نہیں کی جاتی۔ میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ Pure Food Act پر بھی سختی سے عملدرآمد کیا جائے اور اس کے بارے میں بھی حکومت یقین دہانی کرائے کہ آئندہ پوری سختی کی جائے گی تاکہ کیمیکلز کے ذرے کھانے پینے کی اشیاء کے لئے استعمال نہ ہو سکیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! جمعہ کو محکمہ صحت کے سوالات تھے اور اسی بات پر بحث بھی ہوئی تھی۔ Pure Food Act 1965-67 میں بنا۔ اس میں کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ جہاں پر تبدیلیاں درکار ہیں۔ اس حوالے سے میری تجویز تھی کہ اس حوالے سے وقت دیا جائے اور اس میں سزا کے طور پر بھی اور جرمانے کے طور پر بھی جو جو تبدیلیاں لائی ہیں وہ لائی جائیں۔ اب تک اس ایکٹ کے تحت جتنی بھی سزا دی گئی ہے وہ صرف جرمانے کی صورت میں دی گئی ہے۔ کبھی کسی کو قید کی سزا نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ اس کے licensing process میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لائسنس فیس پچیس روپے ہے۔ اس میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اس میں ماحولیات کی وزارت، خوراک کی وزارت اور محکمہ صحت کو مل جل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پر بحث ہو اور اس میں جو جو ترامیم یا تبدیلیاں لائی ہیں لائی جائیں کیونکہ اس کو update کرنے کی ضرورت ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! وزیر موصوف یہ یقین دہانی کروائیں کہ وہ حکومت کی طرف سے اس قانون کو موثر بنانے کے لئے ترامیم لے کر آئیں گے یا ہمیں یہ یقین دہانی کرائیں کہ ہم ترامیم تیار کر لیتے ہیں اور وزیر صاحب ان کو support کریں گے۔ انہوں نے جو ایوان میں بحث کی بات کی ہے تو یہ خواہ مخواہ تو بحث شروع نہیں ہو سکتی۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی اس لئے میں یہ درخواست کروں گا کہ یا تو حکومت خود اس میں ترامیم لے آئے۔ یہ اس کی یقین دہانی کرا دیں کہ حکومت ترامیم کرے گی یا پھر ہم لے آتے ہیں اور وزیر صاحب یقین دہانی کرا دیں کہ یہ ان کی تائید کریں گے۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ قانون موجود ہے۔ اس پر سختی سے عملدر آمد کیا جائے گا لیکن اس میں مزید بہتری کے لئے اگر بحث کی ضرورت ہے جس میں مختلف محکمے شامل ہیں اور ماحولیات کے وزیر بھی میرے ساتھ بیٹھے ہیں اور یہ جو ہم نے مضر صحت ذرعوں پر جرمانے شروع کئے ہیں وہ ہم نے وزارت ماحولیات کی recommendations پر شروع کئے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ چاہتے ہیں کہ اس پر بحث کی جائے؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اگر ان کی رائے ہے تو ہم جو تبدیلیاں لا رہے ہیں ان کی تجاویز کو شامل کر لیں۔

جناب سپیکر، رائے کا اظہار کرنا اور بات ہے اور بحث کرنا اور بات ہے۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! کسی بھی اجلاس میں بحث کے لئے وقت رکھ لیا جائے تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر، میں تحریک کو in order قرار دیتا ہوں۔ میں اجلاسوں کا شیڈول دیکھ کر بتا دوں گا کہ اس پر کس دن بحث ہو گی۔ شکریہ۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب سول سرونٹس مصدرہ 20:05

MR . SPEAKER: Now we take up the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2005. Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, move:

> "That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration be taken into consideration at once."

MR . SPEAKER: The motion moved is that the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration be taken into consideration at once. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Civil Servants (Amenment) Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Now we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE 2

MR. SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR. SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR. SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR. SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR. SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move that the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2005 be passed.

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2005 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون، دی کنگ ایڈروڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2005

MR SPEAKER: Now we take up the King Edward Medical University Lahore Bill. 2005. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the King Edward Medical University Lahore Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Health be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the King Edward Medical University Lahore Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Health be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is.

"That the King Edward Medical University Lahore Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Health be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now we take up the Bill clause by clause. Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs, Rana Aftab Ahmad Khan, Rana Sana Ullah Khan, Syed Ehsan Ullah Waqas, Syed Ehsan Ullah Waqas may move it.

SYED EHSAN ULLAH WAQAS: I move:

That in Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Health, in sub-clause (1):

(i) for the word "recommendation" appearing in line 2, the word "advice" be substituted; and

(ii) the full-stop occurring at the end be substituted by a colon and the following proviso be added thereafter.

"Provided that such advice shall be made by the Chief Minister on the recommendation of the Search Committee notified by the Government."

MR SPEAKER: The amendment moved is -

That in Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Health, in sub-clause (1)

(i) for the word "recommendation" appearing in line 2, the word "advice" be substituted; and

(ii) the full-stop occurring at the end be substituted by a colon and the following proviso be added thereafter.

"Provided that such advice shall be made by the Chief Minister on the recommendation of the Search Committee notified by the Government."

The amendment has not been opposed. The amendment moved and the question is:

That in Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Health, in sub-clause (1)

(i) for the word "recommendation" appearing in line 2, the word "advice" be substituted; and

(ii) the full-stop occurring at the end be substituted by a colon and the following proviso be added thereafter.

"Provided that such advice shall be made by the Chief Minister on the recommendation of the Search Committee notified by the Government."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now the question is:

That Clause 13 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR. SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR. SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR. SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR. SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR. SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR. SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR. SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR. SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR. SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR. SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR. SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR. SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR. SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR. SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR. SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR. SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR. SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR. SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 32

MR. SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR. SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 34

MR. SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR. SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 36

MR. SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 37

MR. SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 38

MR. SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 39

MR. SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 40

MR. SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 41

MR. SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR. SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR. SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration There is an amendment in it, the amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs, Rana Aftab Ahmed Khan, Rana Sanaullah Khan, Syed Ihsanullah Waqas and Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> That in Clause 2 of the Bill as recommended by the Standing on Health after para (xx), the following new para (xxi) be added and the subsequent paras re-numbered accordingly:

MR. SPEAKER: The amendment moved is:

> That in Clause 2 of the Bill as recommended by the Standing on Health after para (xx), the following new para (xxi) be added and the subsequent paras re-numbered accordingly.

"(xxi) "Search Committee" means a Search Committee notified by the Government."

The amendment moved and the question is

That in Clause 2 of the Bill as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 1

MR. SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR. SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR. SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is-

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move.

"That the King Edward Medical University, Lahore Bill, 2005 be passed."

MR. SPEAKER: The motion moved is

That the King Edward Medical University, Lahore Bill, 2005 be passed

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

جناب سپیکر: آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اب اجلاس کل صبح 10-00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2005

منگل' 5 - اپریل 2005

(یوم الثلاثاء' 25- صفر المظفر 1426ھ)

چودھویں اسمبلی : انیسواں اجلاس

جلد 19 ، شمارہ 7

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5۔اپریل 2005

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

3۔ غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون (جو پیش کئے جائیں گے)

i) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

ii) غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

4۔ قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس)

منگل'5 - اپریل2005

(یوم الثلاثاء' 25-صفر المظفر 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 37 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي
الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ
الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

سورۃ البقرہ آیات177

طاقت یہ نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لیا کرو بلکہ طاقت یہ ہے کوئی شخص اللہ اور قیامت کے دن اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اس کی محبت میں مال صرف کرے قرابت داروں اور یتیموں اورمسکینوں اور راہ گیروں اور سائلوں پر اور گردنوں کے آزاد کر دینے میں اور نماز کی پابندی کرتے اور زکوۃ ادا کرتے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے جبکہ وعدہ کر چکے ہوں' اور تنگی میں اور بیماری میں' اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے یہی لوگ ہیں جو سچے اُترتے' اور یہی لوگ تو متقی ہیں○

وما علینا الاالبلاغ○

سوالات (محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ تعلیم سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! کل حکومت نے گوجرانوالہ واقعہ کے سلسلے میں ایک انکوائری رکھ دی تھی۔ ہماری ڈیمانڈ تھی کہ وہاں پر (Judicial Inquiry) کروائی جاتی لیکن انہوں نے وہاں پر وزیراعلیٰ انسپکشن ٹیم کے ذریعے انکوائری hold کر دی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ جب تک انکوائری مکمل نہ ہو جاتی اس وقت تک وہاں پر کسی کو گرفتار نہ کیا جاتا لیکن حکومت نے اس کا reaction یہ کیا ہے کہ قاضی حمیدالدین ایم۔ این۔ اے کو گرفتار کر لیا ہے۔ گولیاں ان کو بھی لگیں اور ان کے بیٹے کو بھی لگیں اور کُل گیارہ افراد زخمی ہوئے۔ قاضی صاحب زخمی ہوئے اور ان کا آپریشن ہوا اور جب وہ باہر آئے تو پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا۔ یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے کہ بجائیکہ وہ لوگ جن کی گولیاں لگی ہیں، ان کے خلاف پرچہ درج کیا جاتا، ڈی۔ آئی۔ جی کے خلاف پرچہ درج کیا جاتا کہ جس نے گولیاں چلانے کا حکم دیا اور انکوائری کا انتظار کیا جاتا لیکن آپ حکومت کی رواداری دیکھ لیں کہ انہوں نے اپنی قائم کی ہوئی انکوائری کمیٹی کا انتظار نہیں کیا اور وہاں پر قاضی حمیدالدین اور آٹھ ارکان کو ہسپتال سے گرفتار کر لیا۔ یہ اچھی فضا قائم کرنے کی بات نہیں ہے۔ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ حالات درست ہوں لیکن یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 1351۔

"امام معلمین" کی تعلیمی قابلیت، مراعات اور تقرری کا طریق کار

*1351، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) "امام معلمین" کی ماہانہ تنخواہ کیا ہے؟ ان کے لئے کم از کم تعلیمی معیار کیا ہے؟ ان کے لئے دیگر کیا مراعات ہیں؟ ان کے لئے سالانہ کیا ترقی مقرر ہے؟

(ب) "امام معلمین" کی تقرری کا کیا طریق کار ہے اور انہیں کن اداروں میں متعین کیا جاتا ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) "امام معلمین" کو محکمہ تعلیم کی طرف سے مبلغ -/250روپے ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے۔ محکمہ تعلیم کی طرف سے امام معلمین کا کوئی تعلیمی معیار مقرر نہ ہے۔ امام مسجد کی تقرری گاؤں/ محلہ کی جس مسجد میں سکول (مسجد مکتب سکول) کھولا جاتا ہے۔ اسی امام مسجد کو یہ اعزازیہ دیا جاتا ہے۔ اعزازیہ کے علاوہ دیگر کوئی مراعات نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی کوئی سالانہ ترقی مقرر ہے۔

(ب) "امام معلمین" کی تقرری کا کوئی مخصوص طریق کار نہ ہے۔ امام معلمین کی تقرری معززین علاقہ کی سفارش پر عمل میں آتی ہے اور اس امام معلم کو اسی مسجد مکتب سکول میں تعینات کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو حکومت "پڑھا لکھا پنجاب" کے نعرے پر کروڑوں روپے کا بجٹ اشتہارات کی صورت میں صرف کر رہی ہے اور پورے ملک کے اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات شائع کئے جا رہے ہیں۔ تعلیم کی اصل حیثیت اس سوال کے جواب میں آپ کے سامنے آتی ہے۔ یہاں پر ہمارے وزراء کرام بھی یہ مطالبہ فرماتے ہیں کہ ان کا کرایہ پورا نہیں ہوتا اور جو کرایہ مقرر کیا گیا ہے وہ اس میں کوئی گھر نہیں لے سکتے لیکن آپ اندازہ

لگائیں کہ ایک سکول ٹیچر کی تنخواہ -/250 روپے ماہانہ ہے اور اس میں کوئی سالانہ ترقی نہیں ہے' اس کی تقرری کا کوئی معیار نہیں ہے۔ یہ کس طرح کا "پڑھا لکھا پنجاب" یہاں پر بنانا چاہتے ہیں؟ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت امام معلمین کی تقرری کا کوئی معیار مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا ان کو معقول تنخواہ دینے پر غور کر رہی ہے؟

وزیر تعلیم: شکریہ۔ جناب سپیکر! مسجد مکتب سکولوں میں جب امام صاحبان کو گزارش کی گئی کہ وہ اس میں بطور ٹیچر خدمات انجام دیں۔ اس کا ایک background ہے۔ 1980 کے بعد یہ سکول create کئے گئے اس لئے کہ اس زمانے میں اتنے زیادہ سکول نہیں تھے۔ آج بھی ہزاروں سکول shelterless ہیں۔ میں احسان اللہ وقاص صاحب کی اطلاع کے لئے بتاؤں گا۔ جناب! مسجد مکتب سکول میں کلاس اول سے کلاس سوم تک پڑھایا جاتا ہے۔ مسجد مکتب سکول میں امام معلم کے علاوہ ایک پی۔ٹی۔سی ٹیچر بھی تعینات ہوتا ہے۔ وہاں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتب دیگر ریگولر سکولوں کی طرح پڑھائی جاتی ہیں۔ امام معلم روزانہ دو گھنٹے بچوں کو دینی تعلیم دیتا ہے جبکہ دیگر پیریڈ پی۔ٹی۔سی ٹیچر پڑھاتا ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے پڑھتے ہیں۔ زیادہ تعداد والے مسجد مکتب سکول کو criteria کے مطابق ریگولر پرائمری سکول میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ criteria وہی ہے جو کہ حکومت اور وزارت تعلیم نے بنایا ہوا ہے۔ اگر آپ نے کہیں پر پرائمری سکول بنانا ہے تو پانچ سو بندوں کی آبادی ضروری ہے اس کے علاوہ ایک کلومیٹر کی حدود میں کوئی پرائمری سکول نہ ہو تو ایک نیا پرائمری سکول بن سکتا ہے اور اگر علاقہ دو کنال زمین دے دے تو یہ سکول بن جاتا ہے۔ ایک پرائمری سکول بنانے کے لئے یہی ہمارا قانون ہے اور یہی ہمارا طریق کار ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صوبہ پنجاب میں اس وقت 7738 مسجد مکاتب سکول کام کر رہے ہیں اور مسجد مکاتب سکولوں میں طلبہ کی تعداد -/3,32,294 ہے۔

جناب سپیکر! اسی سلسلے میں ایک زمانے میں ہائی کورٹ نے بھی یہ کہا کہ ان کو جو ہم اڑھائی سو روپیہ دیتے ہیں اس کو بڑھایا جائے اس کے بارے میں ابھی ہم لوگ غور بھی کر رہے ہیں۔ Punjab Education Sector Reform جو کہ وزیراعلیٰ پنجاب کی سربراہی میں چل رہا ہے اس میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم shelterless سکولوں کو شیلٹر دے دیں اور مسجد مکتب

سکول جو ہمارے criteria پر پورا اترتے ہیں ان کو ہم ریگولر پرائمری سکول کا درجہ دے دیں لیکن ان کی اڑھائی سو روپے والی بات بالکل بجا ہے اگر ہم اس کو بھی پالیسی میں شامل کر دیں اور ان کو بھی ہم زیادہ تنخواہیں دے دیں لیکن یہ لوگ ٹرینڈ ٹیچر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: بات یہ ہے کہ معلم کی تنخواہ بڑھانے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے یا نہیں؟

وزیر تعلیم: جی' یہ مسئلہ زیر غور بھی ہے لیکن فی الحال ہماری priority گریجوایٹ ٹیچرز کی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اڑھائی سو روپے پر ٹیچر رکھ کر مجھے ایک لطیفہ یاد آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میری گزارش سنیں کہ بڑی تفصیل سے جواب آ گیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ معلم صرف دینی تعلیم دیتا ہے اور وہ صرف دو گھنٹے کے لئے آتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ امامت کرواتا ہے اس کا بھی اس کو اعزازیہ ملتا ہے۔ ریگولر ٹیچر تو سکول ٹائم کوئی اور کام نہیں کر سکتا اور معلم نے تو صرف دو گھنٹے کے لئے بچوں کو دینی تعلیم دینی ہے بعد میں وہ اپنا کام یا بزنس جو بھی کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ بڑی تفصیل سے جواب آ گیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! مسجد مکتب سکول کا ٹیچر اس وقت وہاں کا ملازم ہے' اس کا وہاں پر موجود ہونا لازم ہے لیکن اس کا پتا نہیں کہ وہ وہاں پر موجود ہوتا ہے یا نہیں؛ یہ ایک الگ بات ہے لیکن قانونی طور پر اس کا سکول ٹائم کے اندر سکول میں موجود ہونا لازمی ہے۔ میں پچھلے دنوں سری لنکا گیا تو وہاں پر میں نے دیکھا کہ دور دراز دیہات کے اندر سکولوں میں بھی دس ہزار روپے سے کم کسی سکول ٹیچر کی تنخواہ نہیں ہے۔ اسی طریقے سے وہ 98 فیصد خواندگی کی سطح لے کر گئے ہیں۔ یہاں پر اشتہار دینے سے کوئی "پڑھا لکھا پنجاب" نہیں ہو جائے گا۔ بنیادی بات یہ ہے کہ ہم سکول ٹیچر کو -/250 روپے تنخواہ دے رہے ہیں اتنی تنخواہ میں تو کوئی مالی' چپڑاسی یا کوئی آدمی ملازم نہیں رکھ سکتے۔ استاد کی اس سے بڑی اور توہین کیا ہو گی کہ آپ نے اس کی اڑھائی سو روپے ماہانہ تنخواہ رکھی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر، وقاص صاحب! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں سوچ رہی ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ مسجد مکتب سکولوں میں پی۔ٹی۔سی ٹیچرز بھی موجود ہیں تو کیا ان تمام 7731 مسجد مکتب سکولوں میں پی۔ٹی۔سی ٹیچرز موجود ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جی نہیں۔ تمام مسجد مکتب سکولوں میں نہیں ہیں۔ اکثر مسجد مکتب سکولوں میں 15 سٹوڈنٹس ہیں تو اکثر مولوی صاحب کسی کام کے لئے گئے ہوتے ہیں اور وہاں پر تالا لگا ہوتا ہے تو بچے باہر بیٹھے ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ ہمارے ریگولر سکول نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آنے گا کہ جب ہمارا یہ سارا سسٹم ٹھیک ہو جائے گا۔ تھوڑا سا ان کے لئے یہ بھی عرض کر دوں کہ 43 بلین میں سے تنخواہوں کی مد میں 26۔ارب روپے ملازمین کو یا ان ٹیچرز کو بطور تنخواہ دیتے ہیں جو کہ بہت بڑا salary component بجٹ میں رکھتے ہیں۔ پھر آپ لوگ ہی یعنی یہ ہاؤس کہتا ہے کہ جو سیٹیں خالی ہیں وہاں پر بندے بھرتی کریں، پھر کوالٹی کی بات ہوتی ہے اور کوالٹی کے لئے ہم گریجویٹ ٹیچرز لیتے ہیں تو ہمیں ان معلمین کا احساس ہے جنہیں ہم نے رکھا ہے۔ یہ ان کی مہربانی ہے کہ وہ ہماری شرح خواندگی کو بڑھانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ایسے ایسے علاقے ہیں جہاں بجلی ہے نہ پانی اور نہ کوئی سکول ہے۔ چونکہ مسجد ہر گاؤں میں ہوتی ہے لہذا ہم نے کہا کہ early childhood education بچے کو ملتی رہے۔ جن اشتہارات کی بات یہ کر رہے ہیں تو میں اس کے متعلق بھی تھوڑا سا بتانا چاہتا ہوں کہ awareness campaign ہمارے سکول سیکٹر ریفارم پروگرام کا بڑا اہم component ہے کہ جب تک آپ اس غریب آدمی جو کہ ان پڑھ کو awareness نہیں دیں گے تو اس کو کیسے پتا چلے گا کہ تعلیم کی اہمیت کیا ہے؟ جب اس کو پتا چلے گا تو وہ اپنے بچوں کو بھیجے گا تو ہم 43۔ارب روپے میں سے صرف ایک کروڑ روپے کا

component میڈیا awareness پر رکھا ہے۔ میڈیا میں ٹیلی ویژن' ریڈیو' پرنٹ میڈیا' الیکٹرانک' اخبارات' billboards کوٹز شوز' talk shows وغیرہ ہیں۔ یہ ہمارا پورا ایک پروگرام ہے' خدانخواستہ ہم نے کوئی ایسا پروگرام نہیں بنایا کہ ہم کوئی خود نمائی کر رہے ہیں۔ یہ awareness بڑی ضروری ہے جو ہر اچھے پروگرام کا component ہوتا ہے وہ awareness ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ضمنی سوال ہے۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف اپنے دل سے پوچھ کر بتا دیں کہ اڑھائی سو روپے ماہانہ اعزازیہ justified ہے۔

جناب سپیکر: جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! یہ بالکل justified نہیں ہے۔ میں ان سے agree کرتا ہوں بلکہ ہمارا نارمل گریجویٹ ٹیچر جسے ہم کنٹریکٹ پر رکھتے ہیں' اس کے لئے بھی تنخواہ کم ہے لیکن ہمارے فنانس constraints ہیں' ہماری اکانومی کا دنیا کو پتا ہے کہ وہ کس طرح ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آنے گا اور یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ اس حکومت کا بڑا فوکس ہے۔ پچھلے ادوار میں آپ کو یاد ہو گا کہ ایجوکیشن پر اتنا فوکس نہیں رہا تھا۔ لیکن ریکروٹمنٹ میں اتنا رہا لیکن ہم نے ابھی ریکروٹمنٹ کی ہے تو 29ہزار ٹیچرز بھرتی کئے جنہیں 4200روپے شروع میں دیتے ہیں پھر 5200 اور اس کے بعد آگے اس طرح جاتا ہے تو یہ اڑھائی سو روپے انتہائی تھوڑا ہے اور ہمارے ٹیچر کی تنخواہ ہزاروں میں ہونی چاہئے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنے والی نسل کو سنوارنا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: ضمنی سوال ہے۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اڑھائی سو روپے کی جو بات ہو رہی ہے تو اس ضمن میں میرے پہلے ضمنی سوال کا مکمل جواب نہیں آیا کیونکہ وزیر موصوف نے پہلے فرمایا تھا کہ ان سکولوں میں

پی-ٹی-سی ٹیچر موجود ہے۔ یا تو یہ کہتے ہیں کہ کچھ سکولوں میں پی-ٹی-سی ٹیچرز موجود ہیں کیونکہ on the floor of the House بات بڑی واضح اور صاف ہونی چاہئے----

جناب سپیکر: ابھی انہوں نے یہ بات واضح کر دی ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! بعد میں کی ہے' پہلے نہیں کی۔ دوسری بات میں جو کرنا چاہتا ہوں کہ اڑھائی سو روپیہ مسجد مکتب سکول کے معلم کو دے رہے ہیں۔ یہ بالکل پیسے کا زیاں ہے اور اس سے نہ تو ان کا کوئی interest ہے اور نہ ہی حکومت کا بلکہ حکومت کا پیسا ضائع ہو رہا ہے تو یہ کوئی پالیسی بنائیں یا تو انہیں اچھی تنخواہ دیں اور پھر ان پر کچھ پابندیاں بھی لگائیں کہ وہ بچوں کو پڑھائیں اور کچھ اس طرح ٹائم دیں۔ یہ کوئی ایسا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! حاجی اعجاز صاحب نے جو تجویز دی ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس پر غور کریں گے۔

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی' چودھری صاحب!

چودھری زاہد پرویز: شکریہ۔ جناب سپیکر! محکمہ تعلیم کی طرف سے معلمین کو اڑھائی سو روپے ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے تو میں وزیرموصوف سے پوچھوں گا کہ یہ اعزازیہ کتنے سال پہلے مقرر ہوا تھا؟

جناب سپیکر: جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! 1980 کے بعد یہ مسجد مکتب سکول پالیسی شروع ہوئی تھی تو آہستہ آہستہ (gradually) سکول بڑھتے گئے۔

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! کیا اس وقت کے اڑھائی سو اور آج کے اڑھائی سو کا موازنہ اسی طرح کیا جاسکتا ہے؟

جناب سپیکر، چودھری زاہد صاحب! اس پر کافی بات ہو گئی ہے لہذا اب اگلے سوال پر آ جائیں جو کہ سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ جی' وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، سوال کا نمبر 1709 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا گیا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی شعبہ ساؤتھ ایشین سٹڈیز کے اساتذہ اور مراعات کی تفصیل

***1709،سید احسان اللہ وقاص،** کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ ساؤتھ ایشین سٹڈیز میں کتنے ہمہ وقتی (Full Time) اور کتنے جزوقتی (part Time) اساتذہ کام کر رہے ہیں' انہیں کون سے سکیل میں ملازم رکھا گیا ہے؟

(ب) اس شعبہ کے مستقل چیئرمین کون ہیں اور انہیں یونیورسٹی کی طرف سے کیا مراعات دی جاتی ہیں' ان کی ساؤتھ ایشین سٹڈیز میں کیا خدمات ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس شعبہ کی ایک ریسرچ سکالر محترمہ مسرت جاوید صاحبہ جو ایم۔ایس۔سی جغرافیہ ہیں' بیس سال گزرنے کے باوجود تاحال 16 گریڈ میں کام کر رہی ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) اس وقت شعبہ ساؤتھ ایشین سٹڈیز میں ہمہ وقتی (Full Time) دو افراد ہیں جن میں ایک گریڈ 20 اور دوسرا گریڈ 18 میں ہے۔ جزوقتی Part Time دو پروفیسر 800 روپے فی لیکچر اور ایک لیکچرار 600روپے فی لیکچر کے حساب سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) ساؤتھ ایشین سٹڈیز ایک سنٹر ہے۔ سنٹر کا سربراہ ڈائریکٹر کہلاتا ہے۔ اس وقت شعبہ کے قائم مقام ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر صادق علی گل ہیں۔ اس سے پہلے یہ شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی کے چیئرمین رہ چکے ہیں۔ انہیں تاریخ کے مضمون میں 31سال کا تدریسی تجربہ حاصل ہے۔ اسامی سے منسلک مراعات کے علاوہ کوئی اور مراعات نہیں دی گئیں۔ یہ اسامی مستقل بنیاد پر پُر کرنے کے لئے 5۔مارچ 2003 کو مشتہر کی گئی تھی۔ آخری تاریخ 05-05-03 تک 04درخواستیں موصول ہوئیں۔ جو آئندہ سلیکشن بورڈ میں برائے انٹرویو پیش کی جائیں گی۔

(ج) یہ درست ہے کہ محترمہ مسرت جاوید صاحبہ گزشتہ بیس سال سے بحیثیت ریسرچ سکالر کام کرتی آ رہی ہیں۔ ان کی زیادہ تر خفیہ رپورٹیں غیر تسلی بخش ہیں۔ جس کی وجہ سے پروموشن نہیں ہو سکی۔ تاہم ان کی پروموشن کا کیس بورڈ آف گورنرز کی آئندہ میٹنگ کے ایجنڈا پر ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! سارک کے قیام کے بعد ساؤتھ ایشین سٹڈیز بہت اہم معاملہ ہے۔ بھارت میں دہلی یونیورسٹی کے اندر ساؤتھ ایشین سٹڈیز کے ڈیپارٹمنٹ میں بہت ہی اعلیٰ معیار کا تحقیقی کام ہو رہا ہے جبکہ پنجاب یونیورسٹی میں ساؤتھ ایشین سٹڈیز سنٹر کا اندازہ لگالیں کہ وہاں پر Full Time ٹیچرز صرف دو ہیں اور باقی سب پارٹ ٹائم ہیں اور وہاں کا چیئرمین جو ڈائریکٹر ہے، بھی ایک مدت سے قائم مقام ڈائریکٹر ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پنجاب یونیورسٹی میں ساؤتھ ایشین سٹڈیز سنٹر کو ایک proper ریسرچ ڈیپارٹمنٹ بنانے کے لئے وہاں پر اقدامات کرنے کے لئے تیار ہے کہ وہاں پر ریسرچ سکالرز بھی موجود ہوں، ٹیچرز بھی properly موجود ہوں اور پروفیسرز بھی موجود ہوں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی میں ہمارا ساؤتھ ایشین سٹڈیز کا سنٹر ایک Autonomous ادارہ ہے جس کا اپنا بورڈ آف گورنرز ہے اور اس سنٹر میں فل ٹائم پانچ اساتذہ گریڈ 20 میں کام کر رہے ہیں، ایک گریڈ 19 میں، دو گریڈ 17 اور ایک گریڈ 16 میں کام کر رہا ہے۔ پارٹ ٹائم تین پروفیسرز -/800 روپے فی لیکچر اور ایک لیکچرار -/600 روپے فی لیکچر معاوضہ لے رہے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر صادق علی گل بحیثیت ڈائریکٹر فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ان کی اسامی سے منسلک مراعات جن کا mover صاحب نے پوچھا ہے، میں تھوڑا سا بتا دیتا ہوں کہ سینئر پوسٹ الاؤنس 600 روپے، ڈائریکٹر شپ الاؤنس 500 روپے، orderly allowanceRs. 1900 پی۔ایچ۔ڈی الاؤنس -/5000 ہزار، کوینس الاؤنس -/620 روپے۔

جناب سپیکر! یہ research ادارہ ہے اور اس میں سکالرز ہی جانے چاہئیں اور ریسرچ ورک ہونا چاہئے۔ حکومت کا پروگرام ہے اور حکومت نے وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی سے اور اس ادارے کے ڈائریکٹر سے بھی کہا ہے کہ اس پر زیادہ فوکس دیا جائے اور آئندہ آنے والے بجٹ میں اس میں زیادہ فنڈ رکھا جائے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! جز (ج) میں سوال یہ کیا تھا کہ محترمہ مسرت جاوید صاحبہ ایم۔ایس۔سی ہیں اور انہوں نے یہ بات بھی درست تسلیم کی ہے کہ وہ گزشتہ 20 سال سے ریسرچ سکالر کے طور پر کام کر رہی ہیں اور 20 سال سے ہی وہ گریڈ 16 میں ہیں تو پتا نہیں وہاں کیا مسئلہ ہے یا انہیں کوئی انتقام کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ یہاں کہہ دیا گیا ہے کہ خفیہ رپورٹ غیر تسلی بخش ہے تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان کے پروموشن کے کیس کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرانے اور جائزہ لینے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! محترمہ مسرت جاوید صاحبہ جو ایم۔ایس۔سی جغرافیہ ہیں اور بیس سال گزرنے کے باوجود تاحال 16 گریڈ میں کام کر رہی ہیں ان کی واقعی پروموشن نہیں ہوئی۔

جناب والا! مجھے معلوم تھا کہ یہاں آج ہاؤس میں بات ہوگی اس لئے میں نے محترمہ کی A C R کے سالانہ ریمارکس منگوائے ہیں اس وقت 1984 سے لے کر 2004 تک A.C R کے annual remarks میرے سامنے ہیں۔ میں صرف ایک 1994 کے ریمارکس پڑھ دیتا ہوں۔

Nothing particular that could be incentives, projects have been assigned but results are yet awaited.

یہ رپورٹ ان محترمہ کی 1994 کی ہے پھر آگے 1998 میں آجائیں۔

Remained on higher study leave for the first eight months. Her progress can only be examined when the centre is provided with the report from her superior.

پھر 1999 میں progress yet to be seen پھر 2003 میں آجائیں

Seldom available in the office and progress report regarding her work has not been submitted by her despite reminders. Hence can not comment.

پھر 2004 میں ہے

An every research scholar who needs to take her work more seriously

جناب سپیکر! یہ ان کا synopsis تھا اور A C.R reports تھیں اور جب تک A C R ٹھیک نہ ہوں تب تک پروموشن نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: جی' جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا بھی یہی سوال تھا۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی' چودھری اعجاز احمد!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (الف) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ جز وقتی part time دو پروفیسر اور ایک لیکچرار رکھا ہوا ہے ان کی فیس بھی -/800 اور -/600 روپیہ

مقرر ہے۔ کیا یہ پروفیسرز اور لیکچرارز صاحبان جتنے مرضی لیکچر دے سکتے ہیں یا ان کی کوئی حد مقرر ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! ان کو ایک لیکچر کے -/600 اور -/800 روپے مقرر ہیں وہ جتنے لیکچر دیں گے اس کے حساب سے ہی یہ رقم ملے گی جب ان کے تھیسز مکمل ہو جائیں گے تو وہ لیکچر دینے ختم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ، اگلا سوال شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ اعجاز احمد ان کے behalf پر ہیں۔

شیخ تنویر احمد: جناب سپیکر! میں یہاں بیٹھا ہوں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: جی، شیخ تنویر احمد صاحب!

شیخ تنویر احمد: سوال نمبر 1847 جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

پرنسپل جامع ھائی سکول جہلم کے کوائف

*1847: **شیخ تنویر احمد:** کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پرنسپل گورنمنٹ جامع ہائی سکول جہلم کب، کس حیثیت سے بھرتی ہوا۔ اس کا نام ولدیت، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) پرنسپل مذکورہ آج تک کس کس حیثیت سے کس کس جگہ فرائض سرانجام دے چکا ہے؟

(ج) کیا بھرتی کے وقت اس کی اسناد کی تصدیق متعلقہ بورڈوں اور یونیورسٹیوں سے کروائی گئی تھی تو اس کی نقل فراہم کی جائے؟

(د) آج تک اس کے خلاف کتنی شکایات محکمہ کو کن کن افراد کی جانب سے موصول ہوئی ہیں اور ہر شکایت پر کیا کارروائی کی گئی ہے۔ آگاہ فرمائیں؟

(ہ) آفیسر موصوف کب سے جہلم میں تعینات ہیں اور جہلم میں تعیناتی کے دوران ان کے خلاف جو محکمانہ انکوائریاں یا قانونی کارروائی ہوئی ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) آفیسر موصوف کی 1990 میں کتنی جائیداد تھی اور آج کتنی ہے؟ اس نے محکمے کو 1990 سے آج تک جو جائیداد کے گوشوارے جمع کروائے ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) پرنسپل گورنمنٹ جامع ہائی سکول جہلم کے کوائف درج ذیل ہیں۔

نام	ولدیت	عہدہ بوقت تقرری	از	گریڈ	موجودہ عہدہ
		بوقت تقرری			
مستنیر الرحمن	سیف الرحمن	ماہر مضمون (جغرافیہ)	05-09-1990	17	پرنسپل گورنمنٹ جامع ہائی سکول جہلم از 05-11-01

(ب) جناب مستنیر الرحمن کی ملازمت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	عہدہ	جائے تعیناتی	دورانیہ
-1	ماہر مضمون	گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول سرائے عالمگیر	05-09-90 تا 31-08-99
-2	پرنسپل	گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول چک شادی ضلع جہلم	01-09-99 تا 23-12-99

3۔ پرنسپل گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول ڈومیلی ضلع جہلم 24-12-99 تا 04-11-01

4۔ پرنسپل گورنمنٹ جامع ہائی سکول جہلم 05-11-01 تاحال

(ج) جناب مستنیر الرحمٰن کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ ہوئی تھی لہذا اسناد کی تصدیق محکمہ تعلیم نے نہ کرائی۔

(د) جناب مستنیر الرحمٰن کے خلاف کی گئی شکایات اور ان پر کی گئی کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	شکایت کی نوعیت	شکایت موصول ہوئی	شکایت پر کی گئی کارروائی کی تفصیل
1۔	مالی امور	سعید الرحمٰن ساکن ڈومیلی	انکوائری کے نتیجہ میں لگائے گئے الزامات درست ثابت نہیں ہوسکے۔
	غیر حاضری	رضوان اختر ساکن ڈومیلی	
	ٹیلی فون کا غلط استعمال	طارق محمود ساکن ڈومیلی	
	ناجائز فنڈ کی وصولی		
	اساتذہ کے ساتھ نامناسب رویہ وغیرہ	عامر ضمیر ساکن ڈومیلی	
2۔	نائب قاصد کے ساتھ تشدد آمیز کارروائی	محمد اظہر، نائب قاصد، گورنمنٹ جامع ہائی سکول جہلم	ملازم نے اپنی شکایت واپس لے لی اور اسے غلط فہمی قرار دیا۔
3۔	میٹرک کا داخلہ بھیجنے، نام خارج کرنے اور سرٹیفکیٹ جاری کرنے کی شکایت	گلزار حسین والد شرجیل مرزا مکان نمبر 372 بی، محلہ رمضان پورہ جہلم	انکوائری کی گئی داخلہ نہ بھیجنے کی وجہ سے داخلی امتحان میں ایف گریڈ تھا۔ طالب علم کو سکول میں دوبارہ داخلہ دے دیا گیا۔

(ہ) آفیسر مذکورہ 01-09-99 سے ضلع جہلم میں تعینات ہے۔ جز (د) کے مطابق ان کے خلاف شکایات پر انکوائری کروائی گئی لگائے گئے الزامات درست ثابت نہ ہونے۔ بغیر اجازت سکول بند رکھنے پر وارننگ جاری کی گئی۔

(و) مذکورہ آفیسر کی 1990ء سے قبل کوئی جائیداد نہ تھی جبکہ اس وقت چھ مرلہ کا ایک پلاٹ بقدر 3 لاکھ روپے اور موٹر سائیکل ہنڈا125 بقدر 50ہزار روپے اس کی ملکیت ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال؟

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں اس کا جواب دیا گیا ہے کہ مذکورہ پرنسپل کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوئی تھی لہذا اسناد کی تصدیق محکمہ تعلیم نے نہ کروائی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کوئی بھی documents جو تقرری کے وقت represent کئے جاتے ہیں آیا ان میں سے کوئی بھی fictitious ہو تو اس کے بارے میں وزیر موصوف کیا کہیں گے؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اگر کسی ٹیچر کا سرٹیفکیٹ جعلی ہو تو ہم اس کو terminate کر دیتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی شیخ اعجاز احمد!

شیخ اعجاز احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو جز (ج) میں ہے کہ اگر یہ پتہ چل جائے کہ یہ جعلی ہے تو ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں سوال پوچھنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ ان کے documents کی تصدیق کروائی گئی ہے؟ ہمیں اس بات پر شک ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ ان صاحب کی ڈگری جعلی ہے تو کب تک وزیر تعلیم اس کی تصدیق کروا کر ہاؤس میں پیش کر دیں گے؟

جناب سپیکر، جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! مستنیر الرحمن صاحب کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے ہوئی اور اسناد کو وہی چیک بھی کرتے ہیں اگر mover یا شیخ صاحب کہیں تو میں ان صاحب کی ڈگری چیک کروا کر اس کی کاپی ان تک پہنچا دوں گا۔

جناب سپیکر، جی' شیخ صاحب!

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! اس سلسلے میں D.C.O شیخوپورہ کی ایک رپورٹ جو کہ E.D.O جہلم کو لکھی گئی تھی اس میں اس کے domicile کو fictitious قرار دیا گیا ہے اس کی رپورٹ میرے پاس موجود ہے اور اس کے علاوہ جز (د) میں لکھا ہے----

جناب سپیکر، شیخ صاحب! وزیر موصوف نے کہہ دیا ہے کہ سرٹیفکیٹ اور تمام کاغذات کی تصدیق کروالیں گے۔

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! اس کے خلاف اور بھی بہت سے الزامات ہیں جیسا کہ جز (د) میں انکوائریاں لکھی گئی ہیں کہ اس کے خلاف کون کون سی شکایات موصول ہوئی ہیں اور اس کی تفصیل اور کیا کارروائی ہوئی ہے؟ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو اس میں نہیں لکھی گئیں۔

جناب سپیکر، شیخ تنویر احمد صاحب! آپ کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں؟ آپ ضمنی سوال کریں۔

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! میرا کہنے کا یہی مقصد ہے کہ ایک corrupt, irregular and inefficient آدمی کے خلاف آپ نے یہاں لکھا ہے کہ ملازم نے اپنی شکایت واپس لے لی اور اس کو غلط فہمی قرار دیا ہے۔ جب بھی کوئی شخص شکایت کرتا ہے تو میرے خیال میں پورا ایوان اس بات کو سمجھتا ہے کہ اس کو کسی طرح ڈرا دھمکا کر اس سے واپس لی گئی ہو گی۔ میری اس سلسلے میں گزارش ہے کہ میرے پاس اس کے خلاف اور بھی الزامات ہیں جو ریکارڈ پر نہیں لائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، جو آپ کے پاس الزامات ہیں وہ آپ وزیر موصوف کو ان کے چیمبر میں دے دیں اور وزیر موصوف صاحب اس کی انکوائری کروا لیں گے کیونکہ انہوں نے on the floor of the House کہا ہے کہ اس کی انکوائری کروائی جائے گی۔ اگلا سوال بھی شیخ تنویر احمد کا ہے۔

شیخ تنویر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1849 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا گیا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم میں اپ گریڈ ہونے والے گرلز سکولوں کی عمارات اور سٹاف کی تفصیل

*1849: شیخ تنویر احمد: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں کتنے گرلز سکولوں کو 1990 سے آج تک ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا گیا ہے۔ ان سکولوں کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) کیا جن سکولوں کو Up-grade کیا گیا تھا۔ ان کی Up-gradation کے وقت اسامیاں برائے ہائر کلاسز کی سیٹیں بھی منظور کی گئی تھیں تو ان کی تفصیل سکول وار فراہم کی جائے؛

(ج) کیا جن سکولوں کو up-grade کیا گیا تھا۔ ان میں ہائر کلاسز کے لیے بلڈنگ بھی تعمیر کرنے کے لئے فنڈز فراہم کئے گئے تھے تو کن کن سکولوں میں ہائر سیکنڈری کے لئے بلڈنگ تعمیر کی گئی تھی۔ ان سکولوں کے نام کیا ہیں؛

(د) ان میں سے کتنے سکولوں میں باقاعدہ طور پر ہائر سیکنڈری کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اور کتنے میں ابھی کلاسز کا اجراء نہیں ہوا۔ کیا حکومت ان سکولوں میں بھی کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ جہلم کے ہائر سیکنڈری (گرلز) سکول میں ابھی تک ہائر سیکنڈری کلاسز کے لئے ٹیچرز / سبجیکٹ سپیشلسٹ فراہم نہیں کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ہائی کلاسوں کو پڑھانے والی ٹیچرز ہی ہائر سیکنڈری کلاسز کو پڑھا رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے بچیوں کا

تعلیمی نقصان ہو رہا ہے۔ کیا حکومت ان سکولز میں S.S ٹیچر فراہم کرنے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) 1990 سے آج تک ضلع جہلم میں صرف گورنمنٹ اسلامیہ گرلز ہائی سکول نمبر 3 جہلم کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا۔ یہ سکول نزد مرکزی جامع مسجد عید گاہ روڈ نیا محلہ جہلم واقع ہے۔

(ب) مذکورہ سکول کی ہائر سیکنڈری کلاسز کے لئے اسامیاں منظور ہو چکی ہیں۔

(ج) گورنمنٹ اسلامیہ گرلز ہائر سیکنڈری سکول نمبر 3 ضلع جہلم کی ہائر کلاسز کے لئے عمارت کی تعمیر کے لئے 48,48,000 روپے فراہم کئے گئے اور عمارت تعمیر ہو چکی ہے۔

(د) اس سکول میں ستمبر 2002 سے انٹرمیڈیٹ کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔

(ہ) ماہرین مضامین کی اسامیاں منظور ہو چکی ہیں اور ان کی تقرری کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 1990 سے لے کر آج تک صرف ایک سکول کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا گیا ہے جبکہ جہلم کی آبادی صرف شہر کی تقریباً 3 لاکھ سے زیادہ ہے اس کے گرد و نواح کو چھوڑ کر صرف ایک لڑکیوں کا کالج اور تین سکول ہیں۔ میں نے پچھلے دنوں ایک سوال میں گزارش کی تھی کہ وہاں پر لڑکیوں کا ایک اور کالج منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر، آپ ضمنی سوال کریں۔

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت لڑکیوں کے دوسرے سکولوں کو بھی ہائر سیکنڈری کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر، آپ کسی ایک مخصوص سکول کی بات کر رہے ہیں یا اضلاع کے تمام مڈل سکولوں کی بات کر رہے ہیں؟

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! صرف ضلع کی بات کر رہا ہوں؛

جناب سپیکر، ضلع کے جتنے بھی مڈل سکول ہیں کیا حکومت ان کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اس بارے میں سوچ لیتے ہیں لیکن criteria دیکھنا پڑے گا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کو ان کے حلقے کی information دے دوں؛

جناب سپیکر، جی' دے دیں۔

وزیرتعلیم، شیخ صاحب! یہ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ گورنمنٹ اسلامیہ گرلز ہائی سکول نمبر 3 جہلم کو 28-8-2002 کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا۔ ہائر سیکنڈری کلاسز کی نئی عمارت 6-3-2002 میں مکمل ہوئی اس وقت سکول میں طالبات کی تعداد 1568 ہے اور 2004 میں اس سکول کا نتیجہ 64 فیصد رہا۔ اس وقت ماہرین مضامین کی تمام 15 اسامیاں خالی ہیں ضلعی حکومت نے بجٹ مختص نہ کیا ہے انٹرمیڈیٹ کی طالبات کو سکول کا دوسرا سٹاف پڑھا رہا ہے۔ انھوں نے اپنے علاقے جہلم کا جو یہاں پر ذکر کیا ہے میں نے اس کی پوری لسٹ منگوائی تھی۔ ان کے جہلم میں گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول دینہ' گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ڈومل' گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول جوتانہ' گورنمنٹ ہائر سیکنڈری جلالپور شریف' گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول للہ ٹاؤن' گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول چک شادی وغیرہ وغیرہ' یہاں پر بے شمار ہائی سکول اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں۔ اگر ان کی کوئی خواہش ہو گی تو ہمیں یہ لینڈ وغیرہ provide کر دیں تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ لیں گے۔ ایک information میں ہاؤس کو بھی دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت پورے پنجاب میں ہم نے 1619 سکولوں کو up-grade کر دیا ہے جس میں مڈل سے ہائی اور ہائی سے ہائر سیکنڈری سکول شامل ہیں۔ up-gradation کے حوالے سے ہم نے 12 ہزار posts کو sanction کرایا ہے جس میں 8500 posts ٹیچنگ سائیڈ کی ہیں اور non-teaching side 3500 posts کی ہیں۔ چونکہ اب admissions شروع ہو گئے ہیں تو ہم نے up-gradation بھی کر دی ہے اور ہم نے ٹیچرز بھی لگا دیئے ہیں۔ یہ بہت بڑی تعداد ہے جس کو ہم نے up-grade کیا ہے' ابھی ہماری

پالیسی ہے اور یہی ہمارا vision ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ access بچوں کو دیں تاکہ ہمارے بچے سکولوں میں آئیں اور یہاں پر رہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ' اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔ آپ question پکاریں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، سوال نمبر 2259۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! نہیں' میں یہ درخواست کروں گا کہ اس کا سارا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر، پلز' آپ جواب پڑھ دیں۔

سیالکوٹ میں سکولوں اور کالجوں کی تمام تر تفصیلات

*2259۔ جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی۔پی 122 سیالکوٹ کے سکولوں اور کالجوں کے نام' جگہ اور تاریخ اجراء کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) یکم جنوری 1999 سے آج تک ان سکولوں اور کالجوں کو دی گئی گرانٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) ان سکولوں اور کالجوں میں منظور شدہ اسامیوں اور خالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) ان سکولوں اور کالجوں میں زیرتعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وار اور ان میں کمروں کی تعداد بتائی جائے؛

(ہ) کتنے سکول بغیر عمارات کے کھلے آسمان کے نیچے کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل مع نام الگ فراہم کی جائے؛

(و) کتنے سکول بغیر چار دیواری کے کام کررہے ہیں؛ ان کی تفصیل مع نام الگ فراہم کی جائے؛

(ز) آئندہ مالی سال کے دوران حکومت سیالکوٹ میں کتنے نئے سکول اور کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے' نیز آئندہ مالی سال کے دوران کتنے سکولوں اور کالجوں کی عمارات تعمیر کروائی جائیں گی؟

وزیر تعلیم:

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) آئندہ مالی سال کے دوران ضلع سیالکوٹ میں کسی نئے سکول / کالج کا اجرا نہیں کیا جا رہا جبکہ 147 سکولوں اور 5 کالجوں کی عمارات تعمیر کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

جناب سپیکر! سوال نمبر 2259 میں ارشد بگو صاحب نے جو سوال پوچھا ہے انھوں نے اپنے حلقے کے بارے میں پوچھا ہے کہ یہاں پر کتنے سکول ہیں' کتنے کالج ہیں' نام' جگہ اور تاریخ اجراء کی تفصیل فراہم کی جائے تو وہ ساری تفاصیل ہم نے ایوان کی میز پر رکھ دی ہیں اگر یہ مجھے کوئی مخصوص سوال پوچھنا چاہیں تو میں وہ بھی ان کو بتا دیتا ہوں لیکن میں نے ان کے حلقے کا خود بھی trabulate کیا ہے۔ اس وقت پی پی۔ 122 میں بوائز کے 36 پرائمری سکول ہیں' مڈل سکول 5 ہیں' ہائی سکول 8 ہیں' ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 2 ہے' کالجوں کی تعداد 3 ہے۔ گرلز میں 13 پرائمری سکول ہیں' 8 مڈل سکول ہیں' 7 ہائی سکول ہیں' 4 ہائر سیکنڈری سکول ہیں اور ایک گرلز کالج ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، یہ ماشاء اللہ دن رات ٹیلیویژن میں، اخباروں میں یہ راگ الاپ رہے ہیں کہ "پڑھا لکھا پنجاب"، "پڑھا لکھا پنجاب" اور صورتحال یہ ہے کہ جو جواب مجھے دیا گیا ہے وہ میرے حلقہ نمبر 122 سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ خوش اختر سبحانی صاحب کا غالباً حلقہ نمبر 125 ہے انھوں نے سارے سکولوں کی لسٹ دے دی ہے اور جناب منسٹر موصوف وہی پڑھ رہے ہیں۔ یہ لسٹ میں بھجوا دیتا ہوں۔ یہ چیک فرما لیں۔ اس میں حلقہ نمبر 122 کے سکولوں کے علاوہ جتنے بھی آگے سکول ہیں وہ سارے سکول حلقہ نمبر 125 سے متعلقہ ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ

جناب فیاض الحسن چوہان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، چوہان صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر!---

جناب سپیکر، چوہان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ ان کے بعد آپ فرما لیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر! صرف دو باتیں کروں گا۔ پہلی بات تو "پڑھا لکھا پنجاب" کے حوالے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و نوازش سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ اور پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ دس لاکھ سے زائد بچے اور بچیوں نے تعلیم حاصل کرنا شروع کی ہے، یہ تعداد اس سے پہلے کبھی اتنی نہیں تھی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ انہیں بات کرنے دیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان، دوسری بات جو میں کرنا چاہتا ہوں۔۔ (قطع کلامیاں)

میری بات تو مکمل ہونے دیں۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ پالیسی بیان ہے۔ منسٹر صاحب نے اس کا جواب دینا ہے---

جناب سپیکر، جی،منسٹر صاحب نے بیان دے دیا ہے۔ وہ بات ختم ہو گئی ہے۔

جناب فیاض الحسن چوہان، میری بات تو سن لیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ اس ہاؤس کا امن آپ نے برباد کرنا ہے۔ آپ اس میں پارٹی بن گئے ہیں۔

جناب سپیکر، ارشد محمود بگو صاحب! آپ تشریف رکھیں ۔ اب میں آپ کو floor نہیں دے رہا۔ آپ تشریف رکھیں ۔ چوہان صاحب! آپ بات کریں۔ میں نے ان کو floor دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ بگو صاحب آپ تشریف رکھیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان، یہ پنجاب کی تاریخ ہے کہ دس لاکھ سے زائد بچے اور بچیوں نے اس دفعہ سکولوں میں داخلہ لیا جو کہ پہلے سکولوں میں داخلہ نہیں لے سکتے تھے۔ پانچ لاکھ سے زائد یہاں پر بچوں اور بچیوں کو کتابیں مفت تقسیم کی گئیں اور تقریباً ہزاروں کی تعداد میں بچوں اور بچیوں کو وظائف دیئے گئے۔ یہ تو میں "پڑھا لکھا پنجاب " کی مثال دے رہا ہوں۔

دوسری بات آج میں اپنی طرف سے ایک ایسی مثال قائم کرنے چلا ہوں کہ شاید اپوزیشن کے لئے اور ایم۔ ایم۔ اے کے لئے ایک goodwill gesture ہو گا' آج میں برملا اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ اگر میری طرف سے ایم۔ ایم۔ اے کی ٹیم' ایم۔ ایم۔ اے کی مرکزی قیادت محترم قاضی حسین احمد،فضل الرحمن اور سمیع الحق صاحب کے حوالے سے میری طرف سے کوئی ذاتی ایسے ریمارکس پر ان کو اگر دکھ پہنچا ہو تو میں دلی طور پر ان سے معذرت خواہ ہوں اور میں آج اس بات پر سارے ہال اور پورے پریس کو گواہ بنا کر یہ اعلان کر رہا ہوں کہ آج کے بعد جو بات ہو گی وہ سیاست اور جمہوریت کی ہو گی۔ میں بھی انشاء اللہ ' انشاء اللہ ' انشاء اللہ نہ تو ان کے مرکزی قائدین پر by name کسی قسم کی کوئی تنقید کروں گا اور اسی طریقے سے یہ لوگ بھی میری criticism ' میری سیاسی اور جمہوریت کے حوالے سے' ان کی پارٹی کے حوالے سے criticism کو

غور سے سنیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں نے کل سے دیکھا ہے کہ یہاں پر ایک ایسا ماحول ہوا ہے کہ پہلے آپ اتنی high pitch پر چلے جاتے ہیں' ایک دوسرے کے لئے use very derogatory language' پھر اس کے بعد معافی ہو جاتی ہے' آپ اس طرح کا allow کیوں کرتے ہیں؟ Why don't control talk' جب start ہوتا ہے تو وہیں آپ روک دیں۔ پہلے اتنا شور ہوتا ہے۔ کتا' واحیات' گدھا کہا جاتا ہے' اس کے بعد ڈاکو' چور' قاتل' اس کے بعد all of a sudden وہ کہتے ہیں کہ ہمیں معافی دے دیں' Why don't you allow it?۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، چوہان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ بات ہو گئی ہے۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان، میں رانا آفتاب صاحب کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، نہیں۔ میں آپ کو allow نہیں کر رہا۔ آپ نے بات کر لی ہے۔ تشریف رکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اس سوال کے جواب جز (د) میں ہے کہ "ضلع سیالکوٹ میں 118 سکول بغیر عمارت کے کام کر رہے ہیں"۔ آگے لکھا ہوا ہے کہ "آئندہ ترقیاتی منصوبہ جات میں ان سکولوں کو بھی عمارتیں فراہم کی جائیں گی"۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ روزانہ اخباروں میں' ٹیلیویژن پر اشتہار دیکھتے ہیں کہ "پڑھا لکھا پنجاب"۔ ہم جب اس دفعہ ایم۔ پی۔ اے منتخب ہونے تھے

تو محکمہ تعلیم والے ہمارے پاس خود آئے تھے اور انھوں نے کہا کہ آپ اپنے حلقے میں آٹھ آٹھ سکولوں کے نام لکھ کر دیں' ہم نے ان کو up-grade کرنا ہے۔ اس بات کو اڑھائی سال ہونے لگے ہیں ہمارے حلقوں میں ایک سکول بھی up-grade نہیں ہوا۔ میں یہ ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں کہ ایک سکول بھی up-grade نہیں ہوا۔ اب یہ "پڑھا لکھا پنجاب" کا دیکھ لیں کہ جہاں پر ضلع جہلم میں 118 سکول بغیر عمارت کے ہیں۔ اندازہ لگالیں کہ یہ جو "پڑھا لکھا پنجاب" بنایا جا رہا ہے---

جناب سپیکر، راجہ صاحب! ضمنی سوال کیا ہوا؟

راجہ ریاض احمد، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سال 118 میں سے کتنے سکولوں کو عمارت فراہم کی جاتی ہے' یہ بتا دیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! "پڑھا لکھا پنجاب" کی جو راجہ صاحب بات کرتے ہیں' دراصل ہم تو اس کو admit کرتے ہیں کہ پنجاب میں تقریباً چار یا ساڑھے چار ہزار سکول shelterless ہیں اور 63 ہزار سکولوں میں سے 40 ہزار سکولوں کی نہ کوئی چار دیواری ہے' نہ کوئی فرنیچر ہے' نہ بجلی ہے اور نہ ہی پانی ہے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر تعلیم، میں ان کی information کے لئے عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر، ان کو جواب دینے دیں۔ آپ کو موقع ملے گا۔ منسٹر صاحب کا جواب تو سن لیں۔

راجہ ریاض احمد، جواب تو وہ دے نہیں رہے۔

جناب سپیکر، جواب دے رہے ہیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں اسی طرف آ رہا ہوں۔ میں فیصل آباد سے ہوتے ہوئے سیالکوٹ پہنچوں گا۔ یہی بات ان کے گوش گزار کرنی ہے کہ ہمارے drop out کے بڑھنے کی کیا وجوہات ہیں؟ ایسے کون سے elements ہیں کہ جن سے ہماری enrolment گر جاتی ہے' drop out بڑھ

جاتا ہے۔ اس کی وجوہات یہی ہیں کہ چار دیواری، فرنیچر، بجلی، پانی وغیرہ جیسی بنیادی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ تو ہم نے اپنے School Sector Reforms میں اسی پر Focus کیا ہوا ہے کہ جن missing facilities کی وجہ سے بچے سکول نہیں آتا وہ دور کی جائیں۔ غربت، کتابوں کی قیمتیں زیادہ، ٹیوشن فیس زیادہ ہے اس لئے ہم نے مفت تعلیم دینے کا اعلان کیا، مفت کتابیں مہیا کیں، دو سو روپے stipend دیا تاکہ ہم جن problems and challenges کو face کرتے ہیں انھیں ختم کیا جاسکے۔ ارشد بگو صاحب نے سیالکوٹ کے حوالے سے سوال کیا ہے۔ اس بابت بتاؤں گا کہ اس سال 147 نئے سکولز بنیں گے۔ ان کی عمارتیں بنیں گی۔ یہ وہی سیکٹر ریفارمز ہیں جو کہ ہم ہر ضلع میں چلا رہے ہیں۔ ہم نے 21۔ارب روپے اضافی دیئے ہیں جو کہ تین سالوں میں خرچ ہونے ہیں۔ پچھلے ادوار میں ہمیں ایک ارب روپے سالانہ ملتے تھے جو کہ ہم نے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں خرچ کرنے ہوتے تھے۔ اب اس ایک ارب کو ہم نے بڑھا کر 21 بلین روپے کر دیا ہے۔ ہم نے 365 فیصد increase دی ہے۔ اب فیصل آباد، سیالکوٹ یا راولپنڈی جو اس سال اس منصوبے میں نہیں آئے ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال آ جائیں گے اور اس طرح تین سالوں کے اندر اندر پنجاب کے تمام سکولوں کو اللہ کی مہربانی سے ہم بالکل ٹھیک ٹھاک کر دیں گے۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ جی، سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں : جناب سپیکر! missing facilities کے بارے میں جس طرح وزیر تعلیم نے بیان فرمایا ہے اس حوالے سے میں تقریباً پچھلے ایک سال سے انھیں گزارش کر رہا ہوں کہ میں نے ایم۔پی۔اے کی گرانٹ میں سے پچاس لاکھ روپے اپنے شہر میں ہائر سیکنڈری سکول فار گرلز کے لئے allocate کئے تھے۔ ان کے E.D.Os اور بد عنوان ضلعی حکومتیں اس سکول کو بننے نہیں دے رہیں۔ وہاں پر جتنے بھی پرانے سرکاری سکول ہیں وہ ان کی عمارتوں کو پلاٹوں کی شکل میں بیچنا اور بانٹنا چاہتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ وزیر تعلیم اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے وزیر آباد میں ہائر سیکنڈری سکول فار گرلز بنوائیں۔

جناب سپیکر : معزز ممبر کی طرف سے ایک تجویز آئی ہے امید ہے آپ نے سن لی ہو گی۔

وزیر تعلیم : جناب! میں نے نوٹ کر لیا ہے۔

جناب سپیکر : جی، شیخ اعجاز احمد صاحب !

شیخ اعجاز احمد : جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ رب شاہ چوک غلام محمد آباد، ڈی بلاک فیصل آباد میں ایک ایم۔سی بوائز مڈل سکول کے کمروں کی حالت انتہائی خطرناک حد تک بوسیدہ ہو چکی ہے۔ دو مرتبہ پنکھے چھت سے نیچے گر چکے ہیں۔ اس کے باتھ رومز کی چھتیں دو مرتبہ گر چکی ہیں۔ وہاں پر تقریباً چھ سو طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ میں نے کل بھی وزیر موصوف سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ اس پر خصوصی توجہ دیں کہیں یہ نہ ہو کہ چھٹیوں کے بعد جب کلاسیں لگیں تو خدانخواستہ کوئی چھت گر جائے اور نیچے بچے بیٹھے ہوں۔ جب کوئی حادثہ رونما ہو جاتا ہے تو اس کے بعد ہم نے سارے security measures adopt کرنے ہیں جو کہ ہمیں پہلے کر لینے چاہئیں۔ یہ بڑا ہی اہم issue ہے لہذا اس کا خصوصی طور پر نوٹس لیا جائے۔ اگر "پڑھا لکھا پنجاب" کے پروگرام میں تھوڑی سی رقم اس سکول کو بھی مل جائے تو اس سکول کے بچے کسی حادثے سے بچ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر : جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم : جناب سپیکر، شیخ صاحب نے اس سکول کا بالکل ذکر کیا تھا۔ پچھلے سال ایم۔سی۔ایل کے سکولز ہمارے ریفارمز پروگرام میں شامل نہیں تھے۔ اب ہم نے شامل کر لئے ہیں۔ جس سکول کا انھوں نے ذکر کیا ہے اس بابت میں ان سے تحریری طور پر بھی لے لوں گا اور اس کی ایک تفصیلی رپورٹ منگوا لیں گے۔ اگر یہ criteria میں آتا ہو گا تو ضرور کریں گے۔ سمل صاحب کے حوالے سے عرض کروں گا کہ انھوں نے پچاس لاکھ روپے اپنے علاقے کے ایک سکول کے لئے دینا چاہے جو کہ انھوں نے allocate بھی کئے لیکن ضلعی حکومت اور ان کے درمیان شاید کسی بات پر اتفاق نہیں ہو سکا۔ میں آپ کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس بارے میں ضرور مدد کریں گے۔

چودھری اعجاز احمد سماں : جناب سپیکر ! میں وزیر تعلیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر : رانا ثناء اللہ خان صاحب۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر ! آج محترم وزیر تعلیم کی تیاری بھرپور ہے۔ انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ وہ سکولز کہ جن میں کچھ missing facilities ہیں یعنی بلڈنگ پوری نہیں ہے' چار دیواری نہیں ہے ان کی تعداد تقریباً 40 ہزار ہے اور اس کے بعد فرمایا ہے کہ ہمارا ارادہ ہے کہ تین سال تک ان missing facilities کو پورا کیا جائے گا تو میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ پورے پنجاب میں جتنے بھی سکولز ہیں' ان کی تعداد چالیس ہزار ہے یا اس سے زیادہ ہے' ان میں جو missing facilities ہیں ان کا total estimate کیا ہے؟ ان missing facilities کو fullfil کرنے کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟ اور پنجاب حکومت پہلے' دوسرے اور تیسرے مالی سال میں کتنی رقم allocate کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ یہ missing facilities ان تین سالوں میں مہیا ہوسکیں۔

وزیر تعلیم : جناب سپیکر ! اس میں ہمیں سالانہ ایک ارب روپیہ ملتا تھا لیکن اب ہم نے اسے بڑھا کر تین سالوں کے لئے 21۔ارب روپے کر دیا ہے۔ ہم ایک سال میں 7۔ ارب روپے development side پر خرچ کر رہے ہیں۔ یعنی 7 ۔ ارب روپے ہم نے پچھلے سال خرچ کئے ہیں اور 7۔ ارب روپے ہم اس سال خرچ کریں گے اور اسی طرح آئندہ سال بھی 7۔ ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اگر آپ مجھ سے یہ پوچھیں کہ ہمارے اس محکمے کو کتنا پیسا درکار ہے کہ ہم یہ ساری missing facilities پوری کر سکیں تو یہ بتانا ذرا مشکل ہو گا۔ ہم تو ابھی ہائی سکولوں تک نہیں پہنچے۔ ابھی ہم نیچے والے سکولوں پر ہیں۔ اس کے بعد پھر ہمارے کالج' یونیورسٹیاں اور بورڈ ہیں۔

جناب والا ! ہم نے اپنے طور پر ایک تخمینہ لگایا تھا کہ اگر ہمیں اس کو ایک ہی سال میں ٹھیک کرنا ہو تو اس کے لئے تقریباً 90۔ارب روپے درکار ہیں۔ اب آپ کو پتا ہے کہ اتنا پیسا development side پر ملتا بھی نہیں ہے۔ یہ تو وزیر اعلیٰ صاحب کی مہربانی ہے کہ اس وقت پنجاب کے پورے بجٹ کا 24 فیصد ہم نے تعلیم کے لئے مختص کیا ہوا ہے جبکہ پچھلے ادوار

میں یہ 14 یا 16 فیصد تھا تو اللہ کی مہربانی سے ہم اس development side کی طرف چل پڑے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ پیسا development پر ہی خرچ ہو گا۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر! اب آپ اس بات کا اندازہ کر لیں اور اس معزز ہاؤس میں جتنے ممبران اس وقت تشریف فرما ہیں وہ بھی اس بات کا اندازہ کر لیں کہ ایک طرف تو یہ خواب دکھا رہے ہیں کہ تین سالوں میں انشاء اللہ تعالیٰ سب چیزیں ٹھیک ہو جائیں گی' ہم ہر چیز مکمل کر دیں گے۔ اب انھوں نے خود فرمایا ہے کہ ہمیں 90۔ ارب روپے اس کے لئے درکار ہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان کا یہ تخمینہ بھی غلط ہے۔ اس سے زیادہ رقم درکار ہو گی لیکن چلیے ان کی بات کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ 90 ۔ارب روپے درکار ہیں جبکہ یہ تین سال میں صرف 21۔ارب روپے خرچ کریں گے تو پھر یہ کیسے کہتے ہیں کہ ہم تین سالوں میں سارے سکول ٹھیک ٹھاک کر دیں گے اور ساری missing facilities fulfill کر دیں گے؟ اب آپ 7۔ارب روپے کو دیکھیں کہ 90 ۔ارب کا کتنے فیصد بنتا ہے یعنی یہ کوئی تقریباً تین سالوں میں one fifth ان missing facilities کو پورا کریں گے تو پھر اس طرح سے جو یہ خواب اس قوم کو دکھا رہے ہیں اسے کیسے پورا کریں گے؟ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا vision ہے۔ ان کا یہ vision ہے کہ 90۔ ارب روپے آج درکار ہیں اور یہ صرف 7 ۔ارب روپے خرچ کر رہے ہیں اور تین سال میں کل 21۔ ارب روپے خرچ کریں گے جبکہ درکار تقریباً ڈیڑھ سو ارب روپے ہیں تو یہ لوگوں کو کیسا خواب دکھا رہے ہیں؟ صرف اور صرف اشتہار اور ٹی۔وی پر آ کر لوگوں کو انتہائی دبدبے اور رُعب سے کہتے ہیں کہ آپ بھی اپنے بچوں کو سکول بھیجیں۔ آپ نے وہ اشتہار ضرور دیکھا ہو گا۔ وہ ایسے کہتے ہیں کہ آپ بھی اپنے بچوں کو سکول بھیجیں۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ تشریف رکھیں' وزیر تعلیم جواب دینے لگے ہیں۔

وزیر تعلیم : جناب سپیکر! وزیراعلیٰ صاحب تو عوام سے بڑی humbly request کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کو سکولوں میں بھیجیں۔ میں نے جو ایک محتاط اندازہ بتایا تھا وہ میں نے پورے محکمے کا بتایا تھا۔ اب پورے محکمے سے مراد ہمارے سکول' کالج' ہمارے تعلیمی بورڈ' ہماری 12 پبلک

یونیورسٹیاں' ہمارا ایجوکیشن ٹیکسٹ بک بورڈ اور ایجوکیشن فاؤنڈیشن سب ہیں۔ school side پر انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو میں نے آپ کو بتایا ہے 21۔ارب روپیہ خرچ کریں گے اور اللہ کی مہربانی سے ہم پائی سکول تک جتنی بھی missing facilities ہیں وہ تین سال کے اندر ختم کر لیں گے۔

اس کے علاوہ ہمارا جو سکول سیکٹر ریفارم پروگرام ہے آپ اندازہ لگائیے کہ اسے دنیا کا سب سے بہترین پروگرام declare کیا گیا ہے۔ یہ ہم نہیں کہہ رہے بلکہ یہ ورلڈ بنک جیسے ادارے کہہ رہے ہیں جو پوری دنیا میں کام کرتے ہیں۔ انھوں نے ایجوکیشن کی مد میں ہمارے پنجاب کے اس سوشل سیکٹر کو one of the best programmes declare کیا ہے۔دنیا کے 14 پروگراموں میں ہمارے پنجاب کا پروگرام select ہوا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! باقی ممالک بھی اس پروگرام کو replicate کرنا چاہتے ہیں' بیجنگ اور انڈیا میں کرنا چاہتے ہیں۔ صرف پیسا لگانا مقصد نہیں تھا بلکہ اصل مقصد یہ تھا کہ پیسا لگا کر رزلٹ حاصل کریں۔ ہمارا target نئی enrolment حاصل کرنا تھی۔ پنجاب کی تاریخ میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک سال میں آپ کے سکولوں میں 9 لاکھ نیا بچہ enrol ہو جائے۔ یہ دنیا کی تاریخ میں کہیں بھی نہیں ہوا۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہ ہم نہیں کہتے بلکہ یہ وہ لوگ کہتے ہیں جو ہمارا پروگرام evaluate کرتے ہیں۔ third party assessment ہوتی ہے evaluation ہوتی ہے۔ ہر اچھا پروگرام وہی ہوتا ہے جس کے indicators اور targets achieve ہو جائیں۔ اب ہم نے اپنا یہ target کس طریقے سے achieve کیا ہے ؟ through awareness, through media,through print media, اخبارات اور ٹیلی ویژن سے and through radio talk shows ۔ ٹیلی ویژن پر بار بار آتا ہے اور ہم لوگوں کی منتیں کر رہے ہیں کہ براہ مہربانی اپنے بچوں کو سکولوں میں بھیجیں۔ وہ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ جب تک بچے سکولوں میں نہیں آئیں گے یا جب تک ہم انھیں ادھر retain نہیں کریں گے تب تک ہمارا شرح خواندگی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اللہ کی مہربانی سے آج بھی پنجاب کا شرح خواندگی بڑا encouraging ہے۔ ہم لوگ 70 فیصد سے above ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا یہ

پرو گرام صحیح لائنوں پر چلے گا اور اس کے required results ہمیں ملتے رہیں گے۔ ہم لوگ ریکروٹمنٹ بھی کر رہے ہیں۔ ابھی میں نے آپ کے سامنے پورے پنجاب میں upgradation کا اعلان کیا ہے کہ ہم نے پورے پنجاب میں upgradation کی ہے۔ آئندہ آنے والے مہینوں میں' سالوں میں نہیں بلکہ مہینوں میں جتنا بھی missing staff ہے ہمیں جتنی بھی ریکروٹمنٹ درکار ہے ہم اپنے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں پوری کی پوری بھرتی کریں گے کیونکہ اگر ٹیچر نہیں ہو گا تو بچے کو کون پڑھائے گا؟ یہ مفت کتابیں' یہ مفت تعلیم اور یہ stipend پنجاب کے عوام کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ ملک شعیب صاحب!

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب والا! مجھے بھی بات کرنے کے لئے ٹائم دیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ آپ کو بھی ٹائم دیا جائے گا۔ ابھی میں نے ملک صاحب کو floor دیا ہے۔

ملک شعیب اعوان: جناب سپیکر! ابھی یہاں پر ایم۔سی سکول کاذکر ہوا ہے تو میں سرگودھا کے دو ایم۔سی سکولوں کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ایم سی سکول فیکٹری ایریا اور دوسرا ایم۔سی سکول اسلام پورہ ان دونوں سکولوں کی بلڈنگ dangerous declare ہو چکی ہیں۔ اب والدین اپنے بچوں کو وہاں نہیں بھیجتے لہذا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس پروگرام میں ایم۔سی سکولوں کو بھی شامل کیا جائے اور خصوصی طور پر محکمہ تعلیم ان دو سکولوں کو ضرور بنوائے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی' ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ میں بھی ایک منتخب ایم۔پی۔اے ہوں لیکن میں جب بھی بات کرنے کے لئے کھڑی ہوتی ہوں تو آپ ٹائم نہیں دیتے۔ اب میں دسویں مرتبہ کھڑی ہوئی ہوں تو پھر آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس چیز پر تھوڑی سی نظر ثانی کریں۔

جناب سپیکر، محترمہ! اس ایوان کے اندر 371 معزز اراکین اسمبلی ہیں اور تمام منتخب ہو کر آئے ہیں۔ یہاں اس ایوان میں non-elected ممبر کوئی نہیں بیٹھا۔ آپ بات کریں کیا کہنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپیکر!

چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، سماں صاحب! تشریف رکھیں۔ محترمہ بات کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپیکر! میں بڑی مودبانہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ ابھی منسٹر صاحب نے Education Reforms اور missing facilities کے بارے میں بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ ہم نے 7۔ارب اس سال دیئے' 7۔ارب پچھلے سال دیئے اور 7۔ارب اگلے سال دیں گے۔ میں ان سے صرف ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں کہ اپوزیشن ممبران کے حلقوں میں کتنی missing facilities provide کی ہیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! پچھلے سال ہم نے پورے پنجاب کے ہر ضلع کو 15 کروڑ روپے دیئے اور اس سال کہا کہ جو ضلع اچھی performance show کرے گا performance based on need based یہ سکولوں چاہے میرے حلقے میں ہوں' چاہے آپ کے حلقے میں یا محترمہ کے حلقے میں ہوں یہ پیسا عوام کے لئے ہے اور ان سکولوں پر جانا ہے۔ اگر اس سال محترمہ کے سکول شامل نہیں ہو سکے تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال وہ ضرور آ جائیں گے۔ میں نے on the floor of the House کہا ہے کہ تین سالوں کے اندر اندر سکول ریفارم پروگرام مکمل ہو جائے گا۔ ان کے حلقے میں بھی ضرور شامل ہونے ہوں گے۔ میں چیک کرکے ان کو بتا دوں گا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ!

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس میں بھی اس بات پر زور دیا تھا کہ میرے حلقے میں مجھ سے سکیمیں تو لی گئیں لیکن سکیمیں لینے کے بعد میرے حلقے کو totally neglect کیا گیا۔ میرے حلقے کے ایک سکول میں بھی missing facility provide نہیں کی گئی۔ میرا

حلقہ شہر پر مشتمل ہے اور اسے neglect کر کے قصبوں اور گاؤں کے حلقوں میں missing facilities provide کی جا رہی ہیں' یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ابھی اگر منسٹر صاحب نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ اگلے سال میرے حلقے میں گرانٹ دینا چاہتے ہیں تو میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں لیکن میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ اگر اس دفعہ انھوں نے میرے حلقے کے سکولوں میں missing facilities provide نہ کیں یا جو سکیمیں میں نے دی ہیں ان پر عمل نہ ہوا تو پھر یہ یہاں پر جوابدہ ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی' محترمہ! تشریف رکھیں۔ محترمہ صبا صادق صاحبہ!

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں نے محترمہ کو floor دیا ہے۔

محترمہ صبا صادق: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے ایجوکیشن کے بارے میں data دیا ہے۔ میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی وساطت سے ان سے تین سوالوں کا جواب چاہوں گی۔ رانا ثناء اللہ صاحب کے سوال کے ضمن میں وزیر تعلیم نے ہمیں کچھ data دیا ہے۔ میں آپ کو کچھ facts بتانا چاہوں گی۔ ابھی اس ہاؤس میں جو انقلابی تعلیمی پروگرام کی بات ہو رہی ہے۔ منسٹر صاحب مجھے اس بات کا جواب دیں کہ اگر تعلیم کے میدان میں اتنا انقلاب آ رہا ہے تو میرا پہلا سوال یہ ہے کہ وہ سکولوں جو ان کے کنٹرول سے باہر ہیں جن کی ڈویلپمنٹ' جن کی مینجمنٹ ان کے کنٹرول سے باہر ہے کیا یہ ریفارم کے لئے پرائیویٹ سیکٹر کی N.G.Os کو نہیں دے رہے؟ adaptor school policy کے نام سے ان کی ایک پالیسی جاری ہے کہ گورنمنٹ ان سکولوں کو ان N.G.Os کے کنٹرول میں دے کر سکول کی انتظامیہ اور ان سے کام کروا رہے ہیں۔ ابھی محکمہ تعلیم کے بے شمار departments کا ذکر کیا گیا جس میں ٹیکسٹ بک بورڈ' سیکنڈری بورڈ' امتحانات کا نظام ہے اور یونیورسٹی بھی ہے۔ آپ بھی دیکھ رہے ہیں اور میں بھی اس چیز پر سوچ رہی ہوں اور بذریعہ پریس اور بذریعہ میڈیا پڑھ رہی ہوں کہ انھوں نے جو آغا خان بورڈ کے ذریعے سے امتحانات لینے کا سلسلہ شروع کیا ہے ---

جناب سپیکر، محترمہ! ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا ہے جس کے ضمن میں جواب پوچھنا چاہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر، کس چیز کا جواب پوچھنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ صبا صادق، میں آغا خان بورڈ کے متعلق پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر یہ تعلیمی انقلاب اتنا اچھا ہے تو پھر ان کی مینجمنٹ کے لئے سکول N.G.Os سیکٹر کو کیوں دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی وزیر تعلیم!

محترمہ صبا صادق، اگر ان کے امتحانات کا نظام اچھا ہے تو پھر یہ تعلیمی نظام آغا خان بورڈ کو کیوں سونپ رہے ہیں؟

جناب سپیکر، محترمہ! وزیر تعلیم کا جواب سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترمہ! تشریف رکھیں۔ میں نے منسٹر صاحب کو floor دیا ہے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! قبل اس کے کہ میں محترمہ کا جواب دوں۔ میں پہلے نادیہ عزیز صاحبہ جن کا حلقہ پی پی۔ 34 سرگودھا ہے ان کی بات کا جواب دینا چاہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر، ان کو چھوڑیں۔ ابھی محترمہ صبا صادق صاحبہ نے جو بات کی ہے اس کا جواب دیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں نے یہاں پر admit کیا ہے کہ ایک تو ہمارے سکولوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہ دور دراز علاقوں میں ہیں۔ وہاں پر بنچ نہیں، کرسیاں نہیں۔ adaptor schools policy 1992-95 لاہور سے ہی شروع ہوئی تھی۔ لاہور میں ایسے اداروں کو ایسی N.G.Os کو invite کیا گیا کہ وہ آئیں اور ہماری مدد کریں۔ ہم جو بار بار کہتے ہیں کہ community participation کہ عوام شامل ہوں، سکولز کونسل بنے اور عوام اپنے سکولوں کو چلائیں تو یہ adaptor schools policy لاہور میں شروع ہوئی یہاں پر ایک دو ایسی N.G.O's ہیں جن کو

کافی زیادہ سکولز دیئے گئے۔ اس کے parameters یہ تھے کہ اگر سکول میں white-wash ہونا ہے تو وہ کرائیں گے۔ اگر کسی کرسی پر بیت لگوانا ہے تو وہ اس کرسی کو ٹھیک کروا دیں گے۔ جناب سپیکر! ہم کمیونٹی کی help چاہ رہے تھے۔ میں ہرگز یہ نہیں کہہ رہا کہ پورے سکولوں پر ہمارا زبردست کنٹرول ہے۔ میں آج بھی کہتا ہوں کہ ہمیں absenteeism کی سخت problem ہے۔ ہمارے ٹیچر اکثر غیر حاضر رہتے ہیں۔ اب اس ٹیچر کو کیسے سکول میں حاضر رکھا جائے گا؟ وہ تب تک نہیں ہو گا جب تک کمیونٹی اسے چیک نہیں کرے گی۔ جب تک آپ اس ٹیچر پر سوشل پریشر exert نہیں کریں گے تو وہ ٹیچر پابند نہیں ہو گا۔ ہم سکول کونسل کا concept اس لئے لے کر آئے تھے کہ ایسے parents جن کے بچے ان سکولوں میں پڑھتے ہیں وہ سکولوں کا نظام چلائیں تا کہ ٹیچرز پابند ہوں۔ یہ Adaptor School Policy لاہور میں بڑی اچھی چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر تعلیم: جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع سیالکوٹ میں واقع سکولوں

اور کالجوں کی تمام تر تفصیلات

*2260: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں کے نام، جگہ اور تاریخ اجراء کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) یکم جنوری 1999 سے آج تک ان سکولوں اور کالجوں کو دی گئی گرانٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان سکولوں اور کالجوں میں منظور شدہ اسامیوں اور خالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) ان سکولوں اور کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وار اور ان میں کمروں کی تعداد بتائی جائے؛

(ہ) کتنے سکول بغیر عمارات کے کھلے آسمان کے نیچے کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل مع نام الگ فراہم کی جائے؛

(و) کتنے سکول بغیر چار دیواری کے کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل مع نام الگ فراہم کی جائے؛

(ز) آئندہ مالی سال کے دوران حکومت سیالکوٹ میں کتنے نئے سکول اور کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ نیز آئندہ مالی سال کے دوران کتنے سکولوں اور کالجوں کی عمارات تعمیر کروائی جائیں گی؛

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں دو سکولوں و کالجوں کی تعداد درج ذیل ہے۔ ان کی لسٹ مع جگہ و تاریخ اجراء کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مسجد مکتب	پرائمری	ایلیمنٹری	ہائی	ہائر سیکنڈری	کالج
465	398	245	152	14	13

(ب) ضلع سیالکوٹ میں 1999 سے 2003 تک سکولوں و کالجوں کو -/16,09,67,260 روپے کی گرانٹ برائے ترقیاتی منصوبہ کی مد میں دی گئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکولز و کالجز کی درج ذیل منظور شدہ اسامیاں و خالی اسامیاں ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	کالجز		سکولز	
	منظور شدہ	خالی	منظور شدہ	خالی
زنانہ	240	88	7901	1509
مردانہ	338	67	8084	1664

(د) سکولز / کالجز میں زیر تعلیم طلباء کی جماعت وار تعداد درج ذیل ہے۔ سکول / کالج وائز تعداد طلباء کمرہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	I	II	III	IV	V	VI	VII	VIII	IX	X
زنانہ	27663	23986	21579	19855	16913	13816	11997	10527	8778	7242
مردانہ	27757	21431	20834	18077	17693	16731	15514	14532	11466	7830

	XI	XII	XIII	XIV	XV	XIV
زنانہ	2594	2366	1451	1364	139	115
مردانہ	4457	4073	726	648	130	111

(ہ) ضلع سیالکوٹ میں 118 سکول بغیر عمارت کے کام کر رہے ہیں۔ آئندہ ترقیاتی منصوبہ جات میں ان سکولوں کو بھی عمارتیں فراہم کی جائیں گی۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(و) ضلع سیالکوٹ میں 195 سکول بغیر چار دیواری کے کام کر رہے ہیں۔ آئندہ ترقیاتی منصوبہ جات میں ان سکولوں کو بھی چار دیواری فراہم کی جائے گی۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ز) آئندہ مالی سال 04-2003 کے دوران حکومت کوئی سکول کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی جبکہ آئندہ مالی سال کے دوران ضلع سیالکوٹ میں 147 سکولز اور 5 کالجز کی عمارات تعمیر کروائی جائیں گی۔

M.C.L میں تعینات اساتذہ کے سلیکشن گریڈ کے اجراء میں امتیازی رویہ

*2334: مہر اشتیاق احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے مورخہ 9۔جون 1985 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا کہ ایس۔وی اساتذہ کو مورخہ 8۔اگست 1982 سے سلیکشن گریڈ 12 دیا جائے مگر لاہور میٹروپولیٹن کارپوریشن نے 8-8-1982 کی بجائے 1988 سے ایس۔وی اساتذہ کو سلیکشن گریڈ دیا جو کہ حکومتی نوٹیفکیشن کی صریحاً خلاف ورزی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 8-8-1982 سے سلیکشن گریڈ نہ دینے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں رٹ نمبری 11598/1992 دائر کی گئی، جس میں حکم ہوا کہ ایس۔وی اساتذہ کو 8-8-1982 سے ہی سلیکشن گریڈ دیا جائے اور لاہور میٹروپولیٹن کارپوریشن نے لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کے مطابق 1۔ مولوی احمد دین 2۔ خوشی محمد 3۔ محمد یوسف شاہ 4 چودھری نذیر احمد 5۔ عبدالرزاق کو 8-8-1982 سے سلیکشن گریڈ دے دیا گیا، مگر صادق علی ولد نواب دین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ایل۔ایم۔سی پرائمری سکول جھگیاں شہاب الدین لاہور کو عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق مورخہ 8-8-1982 سے سلیکشن گریڈ نہ دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عدالت عالیہ کے فیصلے کے مطابق صادق علی، ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کو بھی مورخہ 8-8-1982 سے سلیکشن گریڈ دیئے جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔ تاہم نوٹیفکیشن کی تاریخ 4۔جون 1985 ہے۔

(ب) یہ اس حد تک تو درست ہے کہ لاہور میٹروپولیٹن کارپوریشن نے لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق مولوی احمد دین' خوشی محمد' محمد یوسف شاہ' چودھری نذیر احمد اور عبدالرزاق کو 8.8.1982 سے سلیکشن گریڈ دے دیا' لیکن یہ درست نہ ہے کہ صادق علی ولد نواب دین کو سلیکشن گریڈ نہ دیا گیا۔ کیونکہ مذکورہ ریٹائرڈ معلم کو بھی مورخہ 01-07-1982 سے سلیکشن گریڈ دے دیا گیا ہے۔

(ج) جزو(ب) کے جواب کی روشنی میں جز(ج) جواب کا متقاضی نہ ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے سپر کمپیوٹر پراجیکٹ کی تفصیل

*2342: رانا ثناء اللہ خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے Super Computer بنانے کے لئے کسی فرد کو 30 لاکھ روپے دیئے ہیں۔ اگر ہاں تو اس کا نام' مع کمپیوٹر سائنس میں ڈگری کیا ہے اور کیا یہ پراجیکٹ ریفریز کی رائے کے خلاف ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پراجیکٹ پر کام کرنے کے لیے AlbanyUniversity کے ڈاکٹر سجاد عالم سے معاہدہ کیا گیا' اگر ہاں تو کیا اس کے پاس کمپیوٹر کی کوئی ڈگری ہے' نیز وہ کس مضمون کے استاد ہیں اور انہوں نے امریکہ یا یورپ کے ریسرچ جرنلز میں سپر کمپیوٹر پر آج تک کتنے پرچے شائع کئے ہیں؟

(ج) جن دو اساتذہ کو اس پراجیکٹ میں سپر کمپیوٹر بنانے کے لئے امریکہ بھیجا گیا ہے' ان کے پاس کمپیوٹر سائنس میں کون کون سی ڈگری ہے اور آیا جو کام وہاں پر کر رہے ہیں۔ اس کا تعلق سپر کمپیوٹر سے ہے اور کیا ان میں ایک کو سکالرشپ کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی سے تنخواہ بھی ڈالر میں ملتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ پراجیکٹ منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نامنظور کر چکی ہے۔ اس کے باوجود اسے جاری رکھنے اور کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ کو نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر تعلیم:

الف) جی نہیں۔ پنجاب یونیورسٹی نے سپرکمپیوٹر بنانے کے لئے کسی فرد کو 30لاکھ روپے نہیں دیئے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ پروفیسر سجاد عالم سے ایک پراجیکٹ پر Albany University میں کام کرنے کا معاہدہ کیا گیا ہے۔ اس میں ایک حصہ سپر کمپیوٹر پر بھی ہے۔ یہ واحد پاکستانی ہیں جو امریکہ میں بیک وقت پروفیسر اور چیئرمین کے عہدے پر فائز ہیں۔ ان کے 300 سے زائد مقالے کمپیوٹر اور فزکس پر امریکہ اور دنیا کے دیگر ریسرچ جرنلز میں شائع ہو چکے ہیں البتہ اس کام کے لئے یونیورسٹی نے کوئی پیسے پروفیسر سجاد عالم کو نہ دیئے ہیں۔

(ج) جن دو اساتذہ کو امریکہ ٹریننگ کے لئے بھیجا گیا ہے' ان کا تعلق سپرکمپیوٹر سے نہیں۔ وہ تجرباتی ہائی انرجی فزکس میں پی۔ایچ۔ڈی کی تربیت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ انہیں پنجاب یونیورسٹی سے تنخواہ ڈالر میں نہیں ملتی ہے۔

(د) یونیورسٹی کے علم میں کوئی ایسی بات نہ ہے اور نہ ہی ایسا کوئی نوٹیفکیشن موصول ہوا ہے۔

تحصیل سمندری و جڑانوالہ شعبہ تعلیم کے انتظامی اور مالی مسائل

*2355، محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل سمندری اور جڑانوالہ میں ڈپٹی ڈی۔ای۔او (زنانہ) مستقل بنیادوں پر کیوں نہیں لگائی جاتیں؟ وجہ بیان فرمائیں؟

(ب) مسز کشور ناہید' سابقہ ڈپٹی۔ڈی۔ای۔او (زنانہ) جڑانوالہ کو ڈیپارٹمنٹ نے جعلی بھرتیوں کے سلسلے میں چارج شیٹ کیا تھا اسے بار بار ایڈیشنل چارج دینے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) ڈپٹی۔ڈی۔ای۔او (زنانہ) جڑانوالہ کے سرکاری اکاؤنٹ نمبر 2703-7 میں جو لاکھوں روپے پڑے ہیں۔ وہ جن ٹیچرز کے ہیں ان کو ادا نہ کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سکولوں کی مرمت اور تدریسی مواد کی فراہمی کے لئے خزانے سے نکلوائی جانے والی رقوم فیصل آباد تحصیل کے سکولوں کو پچھلے جون سے اب تک فراہم نہ کی گئی ہے۔ حکومت یہ فنڈز فراہم کرنے اور غفلت کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں مورخہ 29-01-2004 کو مسماۃ رخسانہ رحمان کو ریگولر ڈپٹی D.E.O(W) تعینات کر دیا گیا ہے جبکہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں ریگولر ڈپٹی (D.E.O (W کی تعیناتی کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(ب) مسز کشور ناہید سابقہ ڈپٹی D.E.O(W) تحصیل جڑانوالہ کو مذکورہ انکوائری میں الزامات ثابت نہ ہونے پر بری کر دیا گیا تھا چونکہ یہ مقامی سکول کی سینئر ہیڈ مسٹریس ہیں لہذا ریگولر ڈپٹی D.E.O(W) جڑانوالہ کی تعیناتی ہونے تک انہیں اس عہدے کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔

(ج) اکاؤنٹ نمبر 2703-7 میں -/1,20,425 روپے سابقہ ڈپٹی D.E.O(W) مسماۃ عزیز فاطمہ کے عرصہ تعیناتی سے موجود ہیں۔ اس رقم کے متعلقین کے بارے میں کوئی ریکارڈ موجود نہ ہے اور نہ ہی کسی معلمہ کی طرف سے ادائیگی کا مطالبہ موصول ہوا جس کی بناء پر اس رقم کی ادائیگی نہیں کی جا سکی۔

(د) چونکہ ضلعی حکومت فیصل آباد کی ہدایت کے تحت سکول کونسلوں کی تشکیل نو کا عمل جاری تھا۔ لہذا سکولوں کی مرمت اور تدریسی مواد کی فراہمی کے لئے موجود فنڈز تقسیم نہ کئے جا سکے۔ اب سکول کونسلوں کی تشکیل نو ہو چکی ہے اور سکولوں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان فنڈز کی تقسیم کا معاملہ زیر کارروائی ہے۔

ڈپٹی-ڈی-ای-او (زنانہ) جڑانوالہ کا اختیارات سے تجاوز

*2356۔ محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی-ڈی-ای-او (زنانہ) جڑانوالہ نے لیڈی ٹیچرز کی تنخواہوں سے کٹوتی کی ہے۔ اگر درست ہے تو یہ کیونکر کی گئی ہے اور کیا ڈیپارٹمنٹ اس کی اجازت دیتا ہے؟

(ب) کیا حکومت نے اب تک مذکورہ آفیسر کے خلاف کوئی ایکشن لیا ہے۔ تو مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؛ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) جڑانوالہ نے لیڈی ٹیچرز کی تنخواہوں سے کٹوتی کی ہے۔ لیڈی ٹیچرز کو تنخواہ بذریعہ چیک ادا کی جاتی ہے۔ مزید برآں ڈیپارٹمنٹ نے بھی کبھی کسی قسم کی کٹوتی کی اجازت نہ دی ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ آفیسر نے کسی قسم کی بے ضابطگی نہ کی ہے لہذا کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

بہاولپور میں کالج برائے ہوم اکنامکس کا قیام

*2358۔ محترمہ پروین مسعود بھٹی، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاول پور میں کالج برائے ہوم اکنامکس قائم نہ ہے۔ جس سے وہاں کے رہائشیوں کو حصول تعلیم میں دقت و پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بہاول پور شہر میں کالج برائے ہوم اکنامکس قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) اس حد تک درست ہے کہ بہاول پور میں ہوم اکنامکس کالج نہ ہے۔ لیکن اس وجہ سے وہاں کے رہائشیوں کو کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہے۔ کیونکہ ہوم اکنامکس کالج لاہور میں پنجاب کے ہر ضلع کے لئے سیٹیں مخصوص ہیں جس میں داخلہ میرٹ کے مطابق دیا جاتا ہے۔

(ب) فی الحال حکومت بہاولپور میں ہوم اکنامکس کالج قائم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔ البتہ جنوبی پنجاب کے لئے ملتان میں ہوم اکنامکس کالج کے قیام کی تجویز زیر غور ہے۔ جس سے بہاول پور ضلع کے عوام بھی مستفید ہوں گے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں ایم۔اے کی سطح پر مزید مضامین کا اجراء

*2359۔ محترمہ پروین مسعود بھٹی، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایم۔اے کی سطح پر سوشیالوجی، فلاسفی، فائن آرٹس اور زوالوجی کے مضامین نہیں پڑھائے جا رہے؟

(ب) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں ایم اے کی سطح پر مذکورہ بالا مضامین کی تدریس کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں ایم۔اے سوشل ورک کا شعبہ بجٹ میں شامل ہے' تاہم بجٹ میں خسارے کی وجہ سے ایم۔اے کی سطح پر سوشیالوجی' فلاسفی' فائن آرٹس اور زوالوجی کے مضامین فی الحال نہیں پڑھائے جا رہے۔

(ب) بجٹ خسارہ ختم ہونے کی صورت میں یونیورسٹی مذکورہ بالا مضامین کی تدریس کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے۔

پی پی- 82 جھنگ کے تعمیر شدہ سکولوں میں کلاسز کا اجراء

*2364: جناب فیصل حیات جبوآنہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی- 82 ضلع جھنگ میں ایسے بے شمار سکولز ہیں جن کی buildings تو موجود ہیں' لیکن ان کا اجراء نہیں ہوا؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب درست ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور گورنمنٹ ان سکولوں کا کب تک اجراء کرنا چاہتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی- 82 ضلع جھنگ میں درج ذیل سکولوں کی عمارات مکمل ہیں اور ابھی تک ان میں کلاسوں کا اجراء نہیں ہوا۔

1-	گرلز ہائر سیکنڈری سکول	1
2-	گرلز ایلیمنٹری سکول	1
3-	گرلز پرائمری سکول	4
4-	بوائز مڈل سکول	4
5-	مسجد مکتب سے ریگولر پرائمری سکول	4
	میزان	14

سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ بوائز مڈل سکول' ذ کری شرقی

2۔ گورنمنٹ بوائز مڈل سکول' فتح پور پربتی

3۔ گورنمنٹ بوائز مڈل سکول' در گاہی شاہ

4۔ گورنمنٹ بوائز مڈل سکول' چاندنا

5۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول' محمود والا

6۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول' بستی لاشاری

7۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول' 5/10 تھل

8۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول' بستی سیرا

9۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول' وسو آستانہ

10۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول' اچ گل امام

11۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول' اقبال نگر چک بڈالی

12۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول' موضع چو کن جان پور (حافظ آباد)

13۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی احمد والا 7۔چک شمالی

14۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول' بڈیانہ چک 7-THAL

(ب) مذکورہ سکولوں کی S.N.E منظور ہو چکی ہے۔بھرتی پر عائد پابندی کے خاتمہ پر ان سکولوں میں ترجیحی بنیادوں پر سٹاف مہیا کر دیا جائے گا۔

لاہور کے گرلز سکولوں میں جونئیر ٹیچرز کی سینئر پوسٹوں پر تعیناتی

*2383: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنے ایسے گرلز سکولز ہیں جن میں ڈپٹی ہیڈ مسٹریس اور سینئر ہیڈ مسٹریس کی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(ب) کتنے ایسے سکولز ہیں جن میں جونیئر گریڈ ٹیچر کو ہیڈ مسٹریس اور سینئر گریڈ ٹیچر کو ڈپٹی ہیڈ مسٹریس تعینات کیا گیا ہے؟

(ج) درج بالا سکولوں کی تعداد' تعداد سینئر ہیڈ مسٹریس / ہیڈ مسٹریس / ڈپٹی ہیڈ مسٹریس کے جملہ کوائف مع نام' ولدیت' گریڈ' گریڈ ملنے کی تاریخ کیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ جونیئر ہیڈ مسٹریس کو سینئر پوسٹ پر تعینات کیا گیا ہے؟

(ہ) اگر جز (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ایسا قواعد کے مطابق ہے۔ اگر رولز کی خلاف ورزی ہے تو ایسا کیوں اور کس کے حکم کے تحت کیا گیا۔ کیا حکومت اس ناانصافی کا ازالہ کرنے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف انضباطی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع لاہور کے 30 گرلز سکولوں میں سینئر ہیڈ مسٹریس اور ڈپٹی ہیڈ مسٹریس کی اسامیاں منظور شدہ ہیں۔

(ب) Identification of Posts نہ ہونے کے باعث گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کاہنہ مل لاہور میں گریڈ سترہ کی ہیڈ مسٹریس اور گریڈ اٹھارہ کی ڈپٹی ہیڈ مسٹریس تعینات تھیں۔ تاہم Identification of Posts کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈپٹی ہیڈ مسٹریس کی گریڈ 19 میں ترقی پر انہیں گورنمنٹ کالج آف ایلیمنٹری ٹیچرز کوٹ لکھپت' یونیورسٹی کالج آف ایجوکیشن' لاہور میں 04-02-05 کو تعینات کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں ایسا کوئی سکول نہ ہے۔ جس میں سینئر ہیڈ مسٹریس کا گریڈ کم اور ڈپٹی ہیڈ مسٹریس کا گریڈ زیادہ ہو۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ہ) جز (ب) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

ملتان شہر میں قائم سکولوں، طلباء اور سکول بلڈنگز کی تفصیل

*2384۔ محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ملتان شہر میں کتنے سرکاری پرائمری اور ہائی سکول کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، مقام اور طلباء و طالبات کی تعداد بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری سکولوں کے اساتذہ نے ٹیوشن سنٹر کھولے ہوتے ہیں اور بچوں کو ٹیوشن پڑھنے پر مجبور کرتے ہیں جو بچے ان سے ٹیوشن نہیں پڑھتے، ان کو فیل کرنے کی دھمکی دیتے ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنے سکول سرکاری، کتنے غیر سرکاری اور کتنے بغیر عمارات کے کام کر رہے ہیں؟

(د) اگر جزو بالا ہائے کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان ٹیوشن سنٹروں کو ختم کرنے اور چلانے والوں کے خلاف ایکشن لینے اور اساتذہ کو پورا وقت تعلیم دینے کا پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ملتان شہر میں بوائز و گرلز پرائمری اور ہائی سکولز کی تعداد درج ذیل ہے:۔

درجہ سکول	مردانہ	زنانہ	میزان
پرائمری سکول	79	195	274
ہائی سکول	22	15	37
میزان	101	210	311

ان سکولوں کے نام، مقام اور طلباء و طالبات کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت کی پالیسی کے مطابق نہ تو سرکاری سکولوں میں ٹیوشن سنٹر کھولنے کی اجازت ہے اور نہ ہی اساتذہ بچوں کو سکولوں میں ٹیوشن پڑھنے پر مجبور کر سکتے ہیں، چونکہ پانچویں اور آٹھویں جماعت کا امتحان ضلعی محکمہ تعلیم اور نہم و دہم کا امتحان متعلقہ بورڈز لیتے ہیں، اس لئے اساتذہ بچوں کو فیل نہیں کر سکتے۔

(ج) سرکاری، غیر سرکاری اور بغیر عمارت سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:-

درجہ سکول	سرکاری عمارات میں قائم سکولوں کی تعداد	کرائے کی عمارات میں قائم سکولوں کی تعداد	غیر سرکاری / دوسرے اداروں میں قائم سکولوں کی تعداد	شیلٹر لیس / بغیر عمارت سکولوں	میزان
پرائمری سکول (بوائز / گرلز)	227	46	1	-	274
مڈل سکول (بوائز / گرلز)	54	-	1	-	55
ہائی سکول (بوائز / گرلز)	36	1	-	-	37
میزان	317	47	2	-	366

(د) محکمہ تعلیم اس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتا رہتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قواعد و ضوابط کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

حجرہ شاہ مقیم میں سکولوں اور سٹاف میں کمی کا مسئلہ

*2388۔ محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حجرہ شاہ مقیم میں ایک بوائز اور ایک ہی گرلز ہائی سکول ہے جبکہ شہر کی آبادی تقریباً ایک لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے اور سکولوں میں طلباء کا بہت زیادہ رش ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک جماعت میں سو سے ڈیڑھ سو طلباء ہیں اور حاضری لگاتے لگاتے پریڈ گزر جاتا ہے اور اساتذہ اچھی طرح توجہ نہیں دے سکتے؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آس پاس واقع مڈل سکولوں میں طلباء کی تعداد بہت کم ہے اور ہائی سکول حجرہ شاہ مقیم میں سٹاف کی بہت زیادہ کمی ہے؛

(د) کیا حکومت سکولوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ ریشنلائزیشن کے ذریعے جہاں طلبہ کی تعداد کم ہے' وہاں سے اساتذہ کو بوائز ہائی سکول حجرہ شاہ مقیم میں تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ میں ایک بوائز اور ایک گرلز ہائی سکول ہے اور آبادی تقریباً ایک لاکھ کے قریب ہے اور کسی حد تک یہ کہنا بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں طلباء اور طالبات کی تعداد زیادہ ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں کی صرف چند sections میں طلباء و طالبات کی تعداد 90 سے زائد ہے' تاہم یہ درست نہ ہے کہ ان کی حاضری لگانے میں پورا پیریڈ گزر جاتا ہے اور اساتذہ درس و تدریس پر اچھی طرح توجہ نہیں دے سکتے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ بوائز ایلیمنٹری سکول نئی آبادی حجرہ شاہ مقیم' بوائز ایلیمنٹری سکول شاہ پور حجرہ شاہ مقیم اور گرلز ایلیمنٹری سکول قلعہ سوندھا سنگھ میں طالب علموں کی تعداد بہت کم ہے' تاہم حجرہ شاہ مقیم میں موجود بوائز اور گرلز ہائی سکولوں میں سٹاف کی تعداد طلباء و طالبات کے لحاظ سے کسی حد تک کم ہے۔

(د) حجرہ شاہ مقیم میں مزید بوائز اور گرلز ہائی سکول قائم کرنے کی تجویز ضلعی حکومت کے زیر غور ہے جبکہ ضلعی حکومت rationalization کے سلسلے میں بھی اقدامات کر رہی ہے۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین حجرہ شاہ مقیم کا یونیورسٹی سے الحاق اور خالی اسامیوں کی تفصیل

*2405، محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین حجرہ شاہ مقیم کا الحاق ابھی تک یونیورسٹی سے نہیں ہوا؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین اور گورنمنٹ کالج فار بوائز حجرہ شاہ مقیم میں بہت سی اسامیاں خالی ہیں' خالی اسامیوں کی تفصیل بیان کی جائے؛

(ج) کیا حکومت گورنمنٹ کالج برائے خواتین کا یونیورسٹی سے الحاق اور کالجز میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک' نہیں تو وجہ بیان کی جائے؛

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین حجرہ شاہ مقیم کا پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ڈگری کلاسز کے لئے الحاق 2002 میں لیٹر نمبر D/321/AS مورخہ 04-02-02 کے تحت برائے سال 2001-02 اور 2002-03 ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج حجرہ شاہ مقیم کا الحاق نہ ہوا ہے۔ کالج انتظامیہ نے الحاق کے لئے پنجاب یونیورسٹی کو درخواست دی ہے کہ وہ کالج کا الحاق کرے۔ مستقبل قریب میں انشاالله ہو جائے گا۔ جہاں تک خالی اسامیوں کا تعلق ہے۔ ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔۔

BS-16	BS17	BS-18	BS-19	
				1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین
01	08	02	—	حجرہ شاہ مقیم
01	03	03	01	

(ب) جیسا کہ درج بالا ہے کہ ڈگری کالج برائے خواتین حجرہ شاہ مقیم کا الحاق ہو چکا ہے اور بوائز کا الحاق ضروری کارروائی کے مراحل میں ہے جونہی الحاق ہو گا کاپی پیش کر دی جائے گی۔ جہاں تک دونوں کالجوں میں اسامیاں پُر کرنے کا تعلق ہے اس سلسلہ میں

پبلک سروس کمیشن ایڈہاک لیکچرار کو مستقل کرنے کے بارے میں انٹرویو کر رہا ہے۔ اس کی سفارشات کی روشنی میں محکمہ تعلیم خالی اسامیاں پُر کرنے کے بارے میں ضروری کارروائی کرے گا۔

(ج) جیسا کہ درج بالا ہے کہ ڈگری کالج برائے خواتین حجرہ کا الحاق ہو چکا ہے اور بوائز کالج کا الحاق ضروری کارروائی کے مراحل میں ہے' جونہی الحاق ہو گا کاپی پیش کر دی جائیگی۔ جہاں تک دونوں کالجوں میں اسامیاں پُر کرنے کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں پبلک سروس کمیشن لیکچرارز کا انٹرویو کر رہا ہے۔ اس کی سفارشات کی روشنی میں محکمہ تعلیم خالی اسامیاں پر کرنے کے بارے میں ضروری کارروائی کرے گا۔

گورنمنٹ بوائز ھائی سکول 50/12-L چیچہ وطنی' خودساختہ ھیڈ ماسٹر کے خلاف کارروائی کی تفصیل

*2421۔ چودھری محمد ارشد۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز 50/12-L تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں گریڈ وائز کتنا سٹاف موجود ہے۔ کیا یہ درست ہے اس سکول میں ایک S.V ٹیچر خود ساختہ ہیڈ ماسٹر بنا ہوا ہے۔ کیا S.S.T ٹیچرز کی موجودگی میں کوئی S.V ٹیچر' ہیڈ ماسٹر بن سکتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ S.V ٹیچر کے خود ساختہ ہیڈ ماسٹر بننے کے خلاف متعدد مرتبہ انکوائری ہو چکی ہے؟ لیکن خود ساختہ ہیڈ ماسٹر کے خلاف کسی انضباطی کارروائی کے عمل میں نہ لانے کے محرکات کیا ہیں؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت S.S.T ٹیچرز کی موجودگی میں ایک S.V ٹیچر کو سکول کا انچارج لگا سکتی ہے' حکومت نے مذکورہ ہیڈ ماسٹر کا تقرر کرنے کے لئے کیا پالیسی اختیار کر رکھی ہے؟ اگر قواعد اجازت نہیں دیتے تو خود ساختہ ہیڈ ماسٹر کے خلاف بعد انکوائری کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول قار بواتر 50/12-L تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں موجود سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نوعیت	H.M	S.S.T	E.S.T	S.V	O.T	P.E.T	D.M	P.T.C	J/C	L.A	C.IV	N.Q	S.G
گریڈ	17	16	09	09	09	09	09	07	05	01	01	01	01
تعداد	01	03	02	01	01	01	01	01	01	02	01	03	01

ریگولر ہیڈ ماسٹر نہ ہونے کی صورت میں S.S.Ts کو انچارج مدرسہ مقرر کیا جاتا ہے۔
یہ درست نہ ہے کہ اس سکول میں ایک S.V ٹیچر خود ساختہ ہیڈ ماسٹر بنا ہوا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سکول کے ہیڈ ماسٹر کے 26-09-2001 کو تبادلہ کے باعث خورشید محمد S.S.T کو انچارج مقرر کیا گیا جس نے 13-11-01 کو سکول کا چارج اس بناء پر محمد شریف S.V کے حوالے کر دیا کہ مدرسہ کا نظم و ضبط اور انتظام و انصرام بوجہ ذاتی مجبوری نہ چلا سکتا تھا۔

(ب) اس سلسلہ میں ایک انکوائری کی گئی لیکن چونکہ محمد شریف S.V ٹیچر کا انچارج مدرسہ بننا از خود نہ تھا لہذا کوئی انضباطی کارروائی نہ کی گئی۔

(ج) S.S.T اساتذہ کی موجودگی میں S.V ٹیچر کو انچارج سکول نہیں لگایا جاتا لیکن مدرسہ کا سینئر سٹاف ہی چارج لینے سے گریزاں رہا۔ محمد یونس ملک کو 19-02-04 سے گورنمنٹ بواتر ہائی سکول 50/12-L چیچہ وطنی ضلع ساہیوال کا ریگولر ہیڈ ماسٹر تعینات کر دیا گیا ہے۔

ھائر کوالیفائیڈ پی-ای-ٹی ٹیچرز کے لئے ترقی کے مواقع اور سروس رولز کا اجرا

*2433: چودھری بلال اصغر وڑائچ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی۔ٹی۔سی' سی۔ٹی' ایس۔ایس۔ٹی' S.S ٹیچرز اور لیکچرار کے لئے ہائر کوالیفکیشن پر پروموشن کے مواقع موجود ہیں' مگر P.E.T ٹیچرز جو ہائر کوالیفکیشن بھی رکھتے ہیں' ان کے پرموشن کے مواقع موجود نہ ہیں اور نہ ہی ان کے سروس رولز ابھی تک بنائے گئے ہیں؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ P.E.T کے سروس رولز نہ ہونے کی وجہ سے صوبہ میں ہزاروں ٹیچرز ہائر کوالیفکیشن کے باوجود ترقی سے محروم ہیں؛

(ج) کیا حکومت اس اسامی کے سروس رولز تشکیل دینے اور اہل P.E.T ٹیچرز کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے' تو کب تک' اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؛

وزیر تعلیم:

(الف) S.S, S.S.T, C.T, P.T.C اور لیکچرار کی طرح ہائر کوالیفکیشن کے حامل P.E.T اساتذہ کے لئے بھی ترقی کے مواقع موجود ہیں' جبکہ ان کے سروس رولز بھی موجود ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) اجزاء ہائے بالا میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

ہیلتھ سنٹر پنجاب یونیورسٹی میں تعینات ڈاکٹرز کی بھرتی /میرٹ کی تفصیلات نیز رہائشی کالونی کی الاٹمنٹ پالیسی کی تفصیل

*2505: چودھری جاوید احمد ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یونیورسٹی ہیلتھ سنٹر میں کنٹریکٹ پر رکھے گئے ڈاکٹروں کی اسامیاں مشتہر کی گئیں اور ان ڈاکٹروں کی سلیکشن کا میرٹ کیا رکھا گیا اگر مشتہر نہیں کی گئیں تو وجوہات بیان فرمائیں؛

(ب) کیا پنجاب یونیورسٹی رہائشی کالونی میں کوارٹر میرٹ پر الاٹ کئے جاتے ہیں ان کی الاٹمنٹ اور ملازمین کی سنیارٹی لسٹ پیش کی جائے۔ Hardship کی بنیاد پر رہائش الاٹ کروانے والے الائیوں کی سنیارٹی اور کوارٹروں کی تفصیل کی کاپی ارسال کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یونیورسٹی ہیلتھ سنٹر میں کنٹریکٹ پر ڈاکٹر تعینات کئے گئے ہیں۔ ان اسامیوں کو مشتہر نہیں کیا گیا۔ میڈیکل آفیسر کی اسامی گریڈ 17 کی ہے۔ اس کے لئے تعلیمی قابلیت M.B.B.S مع تجربہ کم از کم ایک سال (میڈیسن اور سرجری میں 6,6 ماہ کی ہاؤس جاب) ہے۔ ان کی سلیکشن بورڈ میرٹ کی بنیاد پر کرتا ہے۔ ان اسامیوں کو مشتہر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے یونیورسٹی ملازمین کو رعایت تھی کہ چاہے وہ میڈیکل سہولت سے فائدہ اٹھائیں یا میڈیکل الاؤنس وصول کریں۔ لیکن 03-01-01 کو یونیورسٹی نے تمام ملازمین کو میڈیکل سہولت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے اس فیصلے کو فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کے لئے ڈاکٹرز کی تعیناتی عارضی طور پر 6ماہ کے کنٹریکٹ پر کی گئی ہے جبکہ ان اسامیوں کو جلد ہی مشتہر کیا جارہا ہے۔

(ب) جی ہاں' یونیورسٹی کی رہائشی کالونی میں کوارٹر میرٹ پر الاٹ کئے جاتے ہیں جو اساتذہ اور ملازمین کے لئے سٹیچوٹس کے تحت تشکیل کردہ کمیٹیاں الاٹ کرتی ہیں۔ الاٹمنٹ اور ملازمین کی سنیارٹی لسٹ پیش نہیں کی جاسکتی۔ جب چار پانچ کوارٹر خالی ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے ملازمین سے نئے سرے سے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں جس کی تصدیق شعبہ حسابات ریکارڈ کے مطابق کرتا ہے۔ وہ لسٹ برائے غور کمیٹی میں پیش ہوتی ہے اور وہ الاٹ کرتی ہے۔ یہ سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے۔ Hardship کی بنیاد پر الاٹ کرنے کا اختیار وائس چانسلر' جامعہ پنجاب کو ہے Hardship کی بنیاد پر الائیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ گرلز مڈل سکول امیرا تیجیکا دیپال پور

سٹاف کے کوائف اور دیگر تفصیل

*2506۔صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول امیرا تیجیکا (دیپالپور) ضلع اوکاڑہ میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری، ڈومیسائل اور اس سکول میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے میٹرک تک تعلیم فری کر دی ہے مگر اس کے باوجود اس سکول کی معلمات اور ہیڈ مسٹریس، طالبات سے 15روپے ماہانہ اور روزانہ آنے اور جانے کا کرایہ وصول کر رہی ہیں؛

(ج) کیا حکومت نے اس سکول کی معلمات کو خصوصی اجازت فیس اور کرایہ وصول کرنے کے لئے دے رکھی ہے تو اس کی نقل فراہم کی جائے۔ اگر نہیں تو یہ کس قانون کے تحت کرایہ وصول کر رہی ہیں؛

(د) کیا اس سکول میں تعینات ملازمین کی تعیناتی میرٹ پر ہوئی ہے؛

(ہ) کیا اس سکول میں تعینات ملازمین سال 1999 سے جائیداد کے سالانہ گوشوارے جمع کروا رہے ہیں تو ان کی نقل فراہم کی جائے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؛

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول امیر تیجیکا (دیپالپور) ضلع اوکاڑہ میں تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	تاریخ تقرری	ڈومیسائل	عرصہ تعیناتی، تاریخ تقرری، موجودہ سکول
-1	مسز عنایت بیگم	S-S-T/II-M	16	بی۔اے/بی۔ایڈ	10-09-78	لاہور	28-03-03

-2	یاسمین قاسم	PTC	9	ایف۔اے / پی۔ٹی۔سی	15-04-93	اوکاڑہ	15-04-93
-3	زبیدہ خانم	S.E.S.E	-	ایم۔اے /بی۔ایڈ	02-10-02	اوکاڑہ	02-10-02
-4	رفیعہ سرور	S.E.S.E	-	ایم۔اے /بی ایڈ	02-10-02	اوکاڑہ	02-10-02
-5	چوکیدار	چوکیدار	1	خواندہ	11-12-90	اوکاڑہ	06-11-98

(ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ نے مورخہ 01-04-03 سے ٹیوشن فیس معاف کر دی ہے۔ لیکن دیگر فنڈز معاف نہیں کئے گئے ہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ ہیڈ مسٹریس طالبات سے -/15 روپے ماہانہ اور روزانہ آنے جانے کا کرایہ وصول کر رہی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب یا کسی اہلکار نے مذکورہ سکول کی معلمات کو کوئی ایسا اختیار خصوصی اجازت نہیں دی کہ وہ فیس اور کرایہ آمد و رفت وصول کریں اور نہ ہی ایسا ہو رہا ہے۔

(د) مذکورہ سکول میں تعینات ملازمین کی تقرری میرٹ پر ہوئی ہے۔

(ہ) جملہ ملازمین گرلز مڈل سکول امیرا تیجکا کے نام کوئی پراپرٹی نہ ہے بایں وجہ وہ گوشوارہ جائیداد جمع نہیں کروا رہے ہیں۔

خواتین ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیاں اور اقلیتی کوٹا کی تفصیل

*2513۔ محترمہ نجمی سلیم، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں ضلع وار پی۔ٹی۔سی، سی۔ٹی اور ایس۔ایس۔ٹی ٹیچر کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) کتنی اسامیوں پر اقلیتی خواتین تعینات ہیں تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے۔ کیا ٹیچروں کی اسامیوں پر اقلیتی خواتین کے لئے کوئی کوٹا مختص ہے، تو کتنے فی صد ہے؛

(ج) ضلع اوکاڑہ میں کتنی پی۔ٹی۔سی، سی۔ٹی اور ایس۔ایس۔ٹی ٹیچر کی اسامیوں پر اقلیتی خواتین تعینات ہیں اس ضلع میں اقلیتی خواتین کے لئے، اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور اس وقت کتنی خالی ہیں؛

وزیر تعلیم:

(الف) صوبہ پنجاب میں پی۔ٹی۔سی' سی۔ٹی اور ایس۔ایس۔ٹی اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تعینات اقلیتی خواتین اساتذہ کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ معلمات کی بھرتی کے لئے اقلیتی خواتین کا کوئی کوٹا مختص نہ ہے۔

(ج) ضلع اوکاڑہ میں 9 پی۔ٹی۔سی' 3 سی۔ٹی اور 2 ایس۔ایس۔ٹی کی اسامیوں پر اقلیتی خواتین تعینات ہیں جبکہ اقلیتی خواتین کے لئے کوئی کوٹا مختص نہ ہے۔

موضع بھنڈا غلام حسین بہاولپور میں گرلز پرائمری سکول کا قیام اور بوائز پرائمری سکول کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ

*2516۔ ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع بھنڈا غلام حسین' بستی میانی تحصیل بہاولپور میں بوائز پرائمری سکول جسے اپ گریڈ کر کے مڈل کا درجہ دیا گیا تھا' مگر اب پھر اسے De-grade کر کے پرائمری سکول بنا دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سکول کو degrade کرنے کی وجوہات کیا ہیں؛ کیا حکومت اس کی سابقہ پوزیشن بحال کرنے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس سکول میں اساتذہ اور دیگر عملہ کی منظور شدہ تعداد اور تعینات عملہ کے نام' عہدہ' گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس سکول کی چار دیواری نہ ہے جس کی وجہ سے جانور سارا دن سکول میں پھرتے رہتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں اساتذہ کی تعداد بھی کم ہے اور جو ٹیچر سکول میں تعینات ہیں، گھر بیٹھے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں، پانچ سال سے کوئی ٹیچر اس سکول میں حاضر نہ ہوا ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس موضع میں گرلز سکول نہ ہے جس کی وجہ سے بچیاں دور دراز کے سکولوں میں تعلیم کے حصول کے لئے جاتی ہیں؟

(ز) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس موضع میں گرلز پرائمری سکول قائم کرنے اور بوائز پرائمری سکول کی چار دیواری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ اس حد تک تو درست ہے کہ موضع بھنڈا غلام حسین میانی تحصیل بہاول پور کو 1987-88 میں مڈل کا درجہ دیا گیا تھا۔ لیکن یہ درست نہ ہے کہ اس سکول کو دوبارہ پرائمری سکول میں Degrade کر دیا گیا تھا۔

(ب) مذکورہ سکول Degrade نہ کیا گیا ہے۔

(ج)

نام اسامی	S.S.T	E.S.T	S.V	A.T	O.T	P.E.T	P.T.C/E.S.T
منظور شدہ تعداد	2	1	1	1	1	1	2
تعینات عملہ	-	-	-	-	-	-	1

اللہ ڈوایا ولد منظور احمد بطور E.S.E مورخہ 23-11-2004 سے تعینات ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کی چار دیواری نہ ہے۔

(ہ) اس وقت سکول میں پرائمری کے 45 طالب علم زیر تعلیم ہیں جبکہ تعینات E.S.E باقاعدگی سے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(و) درست ہے۔

(ز) موضع بمنذا غلام حسین میانی جھبیل میں موجود بوائز پرائمری سکول کی چار دیواری ترجیحی بنیادوں پر تعمیر کر دی جائے گی جبکہ گرلز پرائمری سکول کے قیام کے لئے آئندہ مالی سال میں اقدامات کئے جائیں گے۔

سٹی گورنمنٹ لاہور کے سکولوں میں فرنیچر کی فراہمی اور لاگت کی تفصیل

*2538. محترمہ عابدہ جاوید: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

سٹی گورنمنٹ لاہور کے جن سکولوں میں فرنیچر، پنکھے وغیرہ سال 2001 تا جون 2003 تک حکومت نے مہیا کئے۔ ان کے نام، ہر سکول میں جو اشیاء فراہم کی گئیں ان کا تخمینہ لاگت، فرم کا نام، جن فرموں نے حصہ لیا ان کی تفصیل، کال ڈیپازٹ کا نمبر، بنک کا نام، بنک سے کال ڈیپازٹ کی تصدیق کرانے والے ملازمین کا نام، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؛

وزیر تعلیم:

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ارسال کردہ رپورٹ کے مطابق سال 2001 تا جون 2003 تک سابقہ بلدیہ عظمیٰ لاہور سٹی گورنمنٹ لاہور کے کسی سکول کو بھی فرنیچر، پنکھے وغیرہ فراہم نہیں کئے گئے۔

ملازمین محکمہ تعلیم کے خلاف محکمانہ انکوائریوں کی تفصیلات

*2539. محترمہ عابدہ جاوید: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں 10-1 اکتوبر 2002 تا جون 2003 تک جن سرکاری ملازمین محکمہ تعلیم کے خلاف محکمانہ یا قانونی انکوائری یا کارروائی کی گئی ان کی تفصیل فراہم فرمائیں۔ کوتاہی کے مرتکب ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، مقام اور جو کارروائی کی گئی، تفصیل، جن سرکاری ملازمین کی انکوائری (Pending) ہوئی یا کی گئی، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور (Pending) انکوائری کی وجہ بیان فرمائیں؛

(ب) کیا حکومت کوتاہی کے مرتکب ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؛

وزیر تعلیم؛

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کوتاہی کے مرتکب ملازمین کے خلاف حسب قاعدہ کارروائی کی گئی ہے۔

ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول غریب وال کے سروس ریکارڈ کی تفصیل

*2567: چودھری انصر اقبال بریار، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول غریب وال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کا مسٹر عمر حیات کب سے بطور ہیڈ ماسٹر تعینات ہے؛

(ب) ہیڈ ماسٹر مذکور کے خلاف کتنی محکمانہ انکوائریاں ہوئی ہیں اور ان کا کیا نتیجہ نکلا ہے نیز کیا اس نے رجسٹر قبض الوصول میں جعل سازی کی ہوئی ہے؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہیڈ ماسٹر مذکورہ نے سکول کے خاکروب کو سکول کی بجائے گھریلو کام کاج کے لئے رکھا ہوا ہے اور اس سے گھر کا کام کرواتا ہے لیکن اس کی حاضری سکول میں لگائی جاتی ہے؛

(د) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت ہیڈ ماسٹر مذکور کو سکول سے تبدیل کر کے اس کے خلاف انضباطی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) مسٹر عمر حیات، گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول غریب وال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں 21-08-93 سے لے کر 05-02-99 تک ہیڈ ماسٹر تعینات رہے اور 26-05-99 سے تاحال اسی سکول میں ہیڈ ماسٹر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) ہیڈ ماسٹر مذکورہ کے خلاف دو انکوائریاں ہوئی ہیں لیکن دونوں خارج دفتر کی گئیں اور رجسٹر قبض الوصول میں کوئی جعلسازی نہ ہے۔

(ج) سکول میں خاکروب کی پوسٹ نہ ہے۔

(د) مندرجہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں نہ ہے۔ ہیڈ ماسٹر مذکور قطعاً قصور وار نہ ہے لہذا بلاوجہ اور بلاجواز کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

2002-03 کے دوران کمپیوٹر سائنس کے لیکچرارز کی بھرتی کی تفصیل

*2602۔جناب علی حسن رضا قاضی، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
سال 2002-03 کے دوران محکمہ نے کمپیوٹر سائنس کے کل کتنے لیکچرارز بھرتی کئے؟

وزیر تعلیم:

سال 2002-03 میں محکمہ تعلیم میں 34 کمپیوٹر سائنس کے لیکچرارز (26 مردانہ اور 8 زنانہ) بھرتی کئے گئے۔

سانگلہ ہل کے کالج برائے خواتین کے مسائل

*2612۔ محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ سانگلہ ہل کالج برائے خواتین میں لیکچرارز کی تعداد کتنی ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آدھی سے زیادہ لیکچرارز صرف یکم تاریخ کو تنخواہ لینے کے لئے کالج آتی ہیں؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں کئی کئی ماہ بچیوں کی کوئی کلاس نہیں ہوتی ہے؛

(د) کیا حکومت اس کالج کی حالت زار پر توجہ دینے اور جو اساتذہ صرف تنخواہ لینے آتی ہیں ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک' نیز ان اساتذہ کے نام اور ایڈریس بتائے جائیں؛

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین سانگلہ ہل میں لیکچرارز کی تعداد درج ذیل ہے۔

منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
21	18	3

(ب) ایسا ہرگز نہیں کیونکہ کالج سانگلہ ہل کا انٹر کا رزلٹ پورے ضلع میں سب سے اچھا ہے۔ اتنا اچھا رزلٹ ٹیچرز کی حاضری اور محنت کی وجہ سے ہی آسکتا ہے۔

(ج) مذکورہ کالج میں ایسی پوزیشن ہر گز نہیں جس کا منہ بولتا ثبوت وہاں کے امسال اور سابقہ سالوں کے B.A,F.A/F.Sc کے رزلٹ ہیں۔

سال	نتیجہ کالج F.A	نتیجہ بورڈ	B.A یونیورسٹی
2002	58.40%	49.42%	38% 65.4%

(د) ایسی کوئی صورت حال نہیں۔

گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز و گرلز) لودھراں
منظور شدہ اسامیوں اور موجودہ سٹاف کی تفصیلات

*2658: سید محمد رفیع الدین بخاری، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز و گرلز) لودھراں میں لیکچرار، پروفیسرز اور دیگر منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز اور اسامی وائز فراہم کریں؛

(ب) ان میں سے کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان کالجوں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز و گرلز) لودھراں کے متعلق مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)

نام اسامی	گریڈ	منظور شدہ تعداد	حاضری ڈیوٹی	خالی اسامی
1۔ پرنسپل	19	1	1	-
2۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	1	1	-
3۔ اسسٹنٹ پروفیسر	18	1	-	1
4۔ لیکچرارز	17	19	16	3
(نان گزیٹڈ) سینئر کلرک	7	2	2	-
جونیئر کلرک	5	2	2	-
لیکچرار اسسٹنٹ	7	3	1	2
نائب قاصد	1	1	1	-
بیلدار	1	3	3	-
خاکروب	1	1	1	-

(2) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین (لودھراں)

نام اسامی	گریڈ	منظور شدہ تعداد	حاضری ڈیوٹی	خالی اسامی
1۔ پرنسپل	19	1	1	-
2۔ اسسٹنٹ پروفیسر	18	2	1	1
3۔ لیکچرار	17	18	11	7
(نان گزیٹڈ) لیکچرار اسسٹنٹ	7	2	-	2
لیب کلرک	5	1	-	1
نائب قاصد	1	1	-	1
چوکیدار	1	2	1	1
خاکروب	1	1	1	_
بیلدار	1	1	-	1

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) لودھراں

نام اسامی	گریڈ	مضمون	خالی اسامی	کب سے خالی ہے۔
1۔ اسسٹنٹ پروفیسر	18	ایجوکیشن	1	19-08-99
2۔ لیکچرار	17	انگلش	2	15-01-2002
		تاریخ	01-04-2002	
(نان گزیٹڈ) لیکچرار اسسٹنٹ	7		2	15-02-1999
نائب قاصد	1		1	17-08-2001

(2) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین لودھراں)

نام اسامی	گریڈ	مضمون	خالی اسامی	کب سے خالی ہے۔
1۔اسسٹنٹ پروفیسر	18	تاریخ	1	16-08-2001
2۔ لیکچرار	17	انگلش	1	18-03-2003
		پنجابی	2	14-04-2002
				12-12-2002

	ایجوکیشن	1	15-05-2001
	فزکس	1	01-07-2002
	ریاضی	1	25-10-2002
	فزیکل ایجوکیشن	1	01-09-1998
	کیمسٹری	1	16-08-2003
(نان گزیٹڈ) لیکچرار اسسٹنٹ	7	2	17-02-2002
			12-04-2002
لیب کلرک	5	1	10-12-2002
نائب قاصد	1	1	28-01-2002
چوکیدار	1	2	01-9-1994
			05-08-2002
خاکروب	1	1	01-09-1994
بیلدار	1	1	05-08-2002

(ج) محکمہ تعلیم خالی سیٹوں کو جلدی ہی پُر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مزید براں ضلع لودھراں کے لئے اس سال پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بوائز کالجز میں 9 اسامیاں جبکہ گرلز کالجز میں 5 اسامیاں پُر کی جارہی ہیں۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان کے ملازمین کے لئے کمپیوٹر الاؤنس کا اجراء

*2659۔سید محمد رفیع الدین بخاری، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام تعلیمی بورڈز کے ملازمین اور کلرک جو کمپیوٹر سے وابستہ ہیں' ان کو کمپیوٹر الاؤنس دیا جاتا ہے مگر ملتان بورڈ میں کمپیوٹر سے وابستہ ملازمین کو یہ الاؤنس نہیں دیا جارہا ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملتان بورڈ کے کمپیوٹر سیکشن کے ملازمین کو بھی کمپیوٹر الاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ہے؛ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) جزوی طور پر درست ہے۔

فیصل آباد، گوجرانوالہ اور سرگودھا بورڈز میں کمپیوٹر سیکشن میں کام کرنے والے تمام ملازمین بشمول کلیریکل سٹاف کو جبکہ راولپنڈی، ملتان، ڈی جی خان اور لاہور بورڈز میں صرف ٹیکنیکل تعلیمی استعداد کے حامل ملازمین کو کمپیوٹر الاؤنس دیا جا رہا ہے۔ تاہم بہاول پور بورڈ میں کسی ملازم کو کمپیوٹر الاؤنس نہیں دیا جاتا۔

(ب) پنجاب کے آٹھوں تعلیمی بورڈز میں کمپیوٹر سیکشن میں کام کرنے والے ملازمین کو کمپیوٹر الاؤنس دینے کے سلسلہ میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے معاملہ پنجاب بورڈز کمیٹی آف چیئرمین کے زیر غور ہے۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور سے متعلق امیدواران کے مسائل

*2668۔ رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور نے میٹرک کے سال 2003 کے امتحان دینے والے طلباء/ طالبات کو جو رزلٹ کارڈز بذریعہ رجسٹری ارسال کئے ان میں سے بے شمار طلباء/ طالبات کو مذکورہ رزلٹ کارڈز موصول نہیں ہوئے اور انہیں ڈوپلیکیٹ رزلٹ کارڈز کالجز میں بروقت داخلے کے لئے بورڈ سے جاری کروانا پڑے جس کی فیس تقریباً 100 روپے ہے جو غریب طلباء/ طالبات کے لئے اس مہنگائی کے دور میں بے جا بوجھ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ مذکورہ کے ارسال کردہ رزلٹ کارڈز اور اسی طرح کی دوسری دستاویزات' جو رجسٹری کی جاتی ہیں' میں بھی مجرمانہ حد تک تاخیر ہوتی ہے جو بورڈ کے ملازمین کی لاپروائی کا ثبوت ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ بورڈ کا متعلقہ سٹاف طلباء / طالبات کو محکمہ ڈاک خانہ جات میں دستاویزات پتا کرنے کا مشورہ دیتا ہے' جبکہ یہ ذمہ داری بورڈ کی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے کوتاہی کے مرتکب ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم:

(الف) لاہور بورڈ نے میٹرک سالانہ امتحان 2003 کا نتیجہ 14۔جون 2003 کو شائع کیا۔ اس امتحان میں شرکت کرنے والے امیدواران کے رزلٹ کارڈ شیڈول کے مطابق بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک ارسال کئے گئے۔ تاہم جونہی یہ بات بورڈ کے علم میں آئی کہ جنرل پوسٹ آفس لاہور میں رزلٹ کارڈز کی ترسیل وتقسیم میں دیر ہو رہی ہے تو انہیں رزلٹ کارڈز فوری تقسیم کرنے کے لئے کہا گیا جس پر عمل کرتے ہوئے انہوں نے تمام رزلٹ کارڈز فوری طور پر تقسیم کروا دیئے' اس طرح رزلٹ کارڈز کی تقسیم میں معمولی تاخیر محکمہ ڈاک کی وجہ سے ہوئی تھی تاہم حکومت پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبر (Boards 10-20/2003 S.O مورخہ 10-09-2003 چیئرمین لاہور بورڈ کو اس سلسلے میں انکوائری شروع کرنے کی ہدایت کی ہے۔ جہاں تک ڈوپلیکیٹ رزلٹ کارڈز جاری کرنے کا تعلق ہے' اس کے لئے اگر کوئی امیدوار درخواست دے تو اسے مروجہ فیس کی ادائیگی کے بعد نیا رزلٹ کارڈ جاری کیا جاتا ہے۔

(ب) مروجہ امتحانی نظام کے تحت امیدوار جو کسی امتحان میں شرکت کے لئے داخلہ فارم بھیجتا ہے' کے لئے ضروری ہے کہ فارم کے ساتھ لف شدہ ایڈریس سلپس پر اپنا مکمل

پتا تحریر کرے۔ جن امیدواران کے تحریر شدہ پتا جات نامکمل یا درست نہ ہوں ان کی دستاویزات بغیر تقسیم ہونے واپس آ جاتی ہیں ایسے امیدواران کے داخلہ فارم میں درج پتاجات کے مطابق یہ دستاویزات انہیں دوبارہ ارسال کر دی جاتی ہیں۔ اگرچہ اس طریق کار میں بورڈ کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے مگر طلباء و طالبات کی سہولت کے پیش نظر اس سے گریز نہیں کیا جاتا۔

(ج) اگر کوئی امیدوار شکایت کرتا ہے کہ اس کا رزلٹ کارڈ وصول نہیں ہوا تو بورڈ رجسٹرڈ شدہ رزلٹ کارڈ / سرٹیفکیٹ کے سلسلہ میں محکمہ ڈاک سے بذریعہ چٹھی استفسار کرتا ہے اور اس چٹھی کی ایک نقل درخواست دہندہ کو برائے اطلاع دی جاتی ہے۔ محکمہ ڈاک کی طرف سے جواب موصول ہونے پر مناسب کارروائی کی جاتی ہے۔

(د) اگر بورڈ کا کوئی اہلکار کسی قسم کی کوتاہی کا مرتکب پایا گیا تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

گرلز ہائی سکول غازی آباد لاہور کینٹ میں طالبات بلڈنگ اور دیگر متعلقہ مسائل کی تفصیل

*2718۔ ڈاکٹر مظفر علی شیخ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) غازی آباد لاہور کینٹ میں اس وقت کتنے گرلز ہائی سکول موجود ہیں؟

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول غازی آباد لاہور کینٹ میں کل کتنے کمرے اور سٹاف ہے۔ اس وقت مذکورہ سکول میں بچیوں کی تعداد کلاس وار بتائی جائے۔ کیا موجودہ کمرے سکول میں موجود طالبات کے لئے کافی ہیں، اگر نہیں تو گورنمنٹ کب تک کمرے تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں امتحانی سنٹر بنا دیا جاتا ہے جس سے سکول میں موجود طالبات کو کھلے آسمان کے نیچے تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے۔ کیا حکومت مذکورہ سکول میں امتحان کے لئے علیحدہ ہال تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان کریں۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ کی بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے صدر یا باغبانپورہ جانا پڑتا ہے؛

(ہ) کیا حکومت اس علاقہ کی بچیوں کی سہولت کے پیش نظر مذکورہ سکول کو انٹر تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؛

وزیر تعلیم:

(الف) غازی آباد لاہور کینٹ میں ایک گرلز سکول گورنمنٹ گرلز ہائی سکول غازی آباد کام کر رہا ہے۔

(ب) اس وقت گورنمنٹ گرلز ہائی سکول غازی آباد میں کمروں کی تعداد 19 ہے جبکہ سکول کے سٹاف کی تعداد 52 ہے۔ سکول میں کلاس وار طالبات کی تعداد درج ذیل ہے:۔

اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم	کل تعداد
236	152	199	197	148	181	252	204	200	206	= 1975

موجودہ کمرے بچیوں کی تعداد کے مطابق ناکافی ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2004-05 میں عمارت کی تعمیر کے لئے مبلغ پانچ ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس سکول میں امتحانی سنٹر قائم کیا جاتا ہے اور ان دنوں میں طالبات کو برآمدوں میں بٹھایا جاتا ہے۔ 2004-05 کے ترقیاتی پروگرام کے مطابق عمارت کی تعمیر سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

(د) درست ہے۔

(ہ) مذکورہ سکول ہائر سیکنڈری کا درجہ دینے کے لئے مروجہ پیمانہ پر پورا نہیں اترتا لہذا اسے اپ گریڈ نہیں کیا جاسکتا۔

ضلع بہاولنگر میں طلباء و طالبات کے تعلیمی اداروں کی تعداد اور دیگر تفصیلات

*2723۔ محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع بہاول نگر میں طلباء و طالبات کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) مذکورہ سکولوں میں کتنے سکول ایسے ہیں۔ جن کی چھت اور چار دیواری نہیں ہے؟

(ج) کتنے سکول ایسے ہیں جن میں بجلی کی سہولت، پینے کے پانی اور باتھ روم کی سہولت نہ ہے؟

(د) مذکورہ سکولوں میں زیر تعلیم بچوں اور بچیوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی تعداد بھی سکول وائز بتائی جائے؟

(ہ) اگر جز (ب تا د) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ سکولوں میں درج بالا سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مرحلہ وار پروگرام کے تحت تمام سکولوں میں ضروری سہولیات فراہم کر دی جائیں گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

فروغ تعلیم کے لئے فیسوں میں رعایت اور مقررہ حاضری پر نقد ادائیگی کی تفصیلات

293۔ رانا تجمل حسین، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروغ تعلیم کے سلسلہ میں صوبہ کے سکولوں کی فیسوں میں یکم اپریل 2004 سے رعایت دی گئی ہے۔ اگر ہاں تو تعلیمی سال یکم اپریل تا 31۔مئی 2004 کل کتنی رعایت دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں پرائمری اور ہائی سکولوں میں ٹیچروں کی اسامیاں خالی ہیں۔ اگر ہاں تو یکم اپریل 2004 کو ان کی تعداد کیا تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہائی سکولوں کے طلباء کو یکم اپریل تا 31۔مئی 2004 کے درمیان مقررہ حاضری پر نقد ادائیگی کی گئی ہے۔ اگر ہاں تو مذکورہ مدت میں کل کتنی ادائیگی کی گئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں بعض سکولوں میں ٹیچرز نہ ہیں مگر مذکورہ بالا فیسوں میں رعایت اور نقد ادائیگی کی جارہی ہے۔ اگر ہاں تو جن سکولوں میں ٹیچرز نہ ہیں یا تعداد کم ہے تو مذکورہ رعایت اور نقد ادائیگی کرنے کا جواز کیا ہے' نیز کیا گورنمنٹ مذکورہ رعایت اور نقد ادائیگی کی بجائے نئے سکول کھولنے اور ان کا معیار بہتر بنانے کے لئے تیار ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) فروغ تعلیم کے سلسلہ میں صوبہ کے سرکاری سکولوں میں جماعت دہم تک طالب علموں سے ٹیوشن فیس نہ لئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں یکم اپریل تا 31۔مئی 2004' -/4,48,73,380 روپے کی رعایت دی گئی ہے۔

(ب) یکم اپریل 2004 کو اساتذہ کی 44388 اسامیاں خالی تھیں۔

(ج) کم شرح خواندگی والے 15 اضلاع کی 80فیصد حاضری پوری کرنے والی طالبات کو دو سو روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔ اس مد میں تعلیمی سال کی پہلی سہ ماہی اپریل تا جون 2004 کے لئے -/11,27,32,524 روپے کی ادائیگی کی گئی۔

(د) میٹرک تک طالب علموں سے فیس نہ لینے اور طالبات میں وظائف کی تقسیم کا فیصد شرح خواندگی بڑھانے 100فیصد بچوں کا داخلہ ممکن بنانے اور ڈراپ آؤٹ ختم کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مرحلہ وار پروگرام کے تحت تمام سکولوں میں بنیادی سہولتیں بھی فراہم کی جارہی ہیں۔

S.D.P.S سکول جہانیاں، خانیوال کی گورننگ باڈی، گرانٹس اور متعلقہ دیگر تفصیلات

316۔میاں نوید جہانیاں: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہانیاں ضلع خانیوال میں سب ڈویژن پبلک سکول چل رہا ہے جو کہ سوا چار ایکڑ رقبہ پر محیط ہے؛

(ب) مذکورہ بالا سکول کی گورننگ باڈی کا تعین کیا ہے؛ کون اس کا ذمہ دار ہے؛

(ج) جو گرانٹس ان سکولوں کو دی جاتی ہیں۔ ان کے آڈٹ کا طریق کار کیا ہے؛

(د) حلقہ پی پی۔ 219 خانیوال میں سب ڈویژنل پبلک سکول کا انتظام کسی پرائیویٹ شخص کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ جہانیاں ضلع خانیوال میں سب ڈویژنل پبلک سکول چل رہا ہے۔ اس کے زیر استعمال زمین کا رقبہ 19 کنال 18مرلہ ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جہانیاں ایجوکیشن ٹرسٹ، جہانیاں کے آئین کے تحت مالی سال کے اختتام پر آڈٹ کے لئے Boards of Trustics آڈیٹرز کا انتخاب کرنے کے مجاز ہیں۔ حکومت کی جانب سے تاحال مذکورہ سکول کو کوئی گرانٹ نہیں دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ سکول راؤ سعادت علی کے زیر کنٹرول تھا۔ جنوری 2005 سے حکومت نے ڈی۔سی۔او خانیوال کو اس سکول کی گورننگ باڈی کا چیئرمین مقرر کر دیا ہے۔ راؤ سعادت علی خان اس فیصلہ کو سول کورٹ خانیوال میں چیلنج کر رہا ہے جو کہ زیر سماعت ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 211-WB میلسی، ہیڈ ماسٹر کا سروس ریکارڈ اور انکوائریوں کی تفصیل

320۔ میاں ماجد نواز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی سکول چک 211-W-B میلسی کب سے یہاں تعینات ہیں؟

(ب) اس سکول میں تعیناتی سے قبل کہاں تعینات تھا اور ان کو وہاں سے ٹرانسفر کرنے کی وجوہات کیا تھیں؟

(ج) کیا اس ہیڈ ماسٹر کو کسی اسامی کا اضافی چارج بھی دیا گیا ہے تو اس اسامی کا اضافی چارج کب سے اس کے پاس ہے، نیز اس کو اضافی چارج دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اس ہیڈ ماسٹر کے خلاف آج تک کتنی محکمانہ اور دیگر انکوائریاں کس بناء پر ہوئی ہیں؟ کتنی انکوائریوں میں مجرم ثابت ہونے پر اس کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی ہے؟ تفصیل بیان فرمائیں؟

(ہ) جب سے وہ اس سکول میں تعینات ہوئے ہیں اس سکول کا میٹرک کا رزلٹ کتنے فیصد رہا ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) میاں عبدالشکور گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 211/WB میلسی میں مورخہ 10-05-04 سے سینئر ہیڈ ماسٹر تعینات ہیں۔

(ب) اس سکول میں تعیناتی سے قبل میاں عبدالشکور گورنمنٹ ہائی سکول میلسی میں بطور ہیڈ ماسٹر تعینات تھے، جہاں سے انہیں فنڈز میں خورد برُد کی بناء پر ٹرانسفر کیا گیا تھا۔

(ج) مذکورہ ہیڈ ماسٹر مورخہ 01-01-05 سے 24-01-05 اسامی خالی ہونے کے باعث ڈپٹی ڈی۔ای۔او میلسی کا اضافی چارج دیا گیا تھا۔

(د) اس ہیڈ ماسٹر کے خلاف فنڈز میں خورد برُد کی بناء پر سال 2004 میں انکوائری کی گئی جس کے نتیجہ میں ان سے فنڈز کی بازیابی اور انتظامی بناء پر تبادلہ کیا گیا۔

(ہ) موجودہ سکول میں عرصہ تعیناتی کے دوران تاحال میٹرک کا امتحان نہیں ہوا۔

ڈگری کالج برائے خواتین خیر پور ٹامیوالی:
اساتذہ اور عمارت سے متعلقہ تفصیل

326۔ میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ڈگری کالج برائے خواتین خیر پور ٹامیوالی میں اساتذہ کی کل کتنی Approved Strength ہے اور کتنے ٹیچرز Appoint ہیں؟

(ب) کالج میں کل کتنے Subjects پڑھائے جاتے ہیں اور کیا ہر Subject کی Teacher موجود ہے، اگر نہیں ہے تو کتنے عرصہ سے کالج بغیر Relevant Teachers کے چل رہا ہے؟

(ج) کیا کالج میں Principal موجود ہے، اگر نہیں تو کتنے عرصہ سے کالج بغیر پرنسپل کے کام کر رہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ کالج کی اپنی کوئی Building نہ ہے اور کالج پرانے ہسپتال کی خستہ حال بلڈ نگ میں چل رہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت کالج میں سٹاف پورا کرنے اور کالج کی عمارت تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں، تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) کالج میں خواتین اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 21 ہے جن میں سے 6 اسامیوں پر خواتین اساتذہ تعینات ہیں جبکہ باقی ماندہ خالی اسامیوں پر کالج انتظامیہ نے اپنے وسائل سے اعزازی بنیاد پر خواتین اساتذہ مقرر کی ہیں۔

(ب) کالج میں بورڈ اور یونیورسٹی سے الحاق شدہ مضامین کی تعداد 18 ہے جبکہ ان میں سے 11 مضامین کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ کالج کا قیام ستمبر 1999 کو عمل میں آیا۔ پنجابی، سیاسیات، طبیعیات، ہوم اکنامکس، تعلیم جسمانی، فارسی اور اسلامیات کی اسامیاں شروع ہی سے خالی ہیں۔ علم التعلیم کی 2002 سے حیاتیات کی 2003 سے جبکہ شماریات اور ریاضیات کی اسامیاں 2004 سے خالی ہیں تاہم کالج نے اپنے وسائل سے اعزازی بنیاد پر خواتین اساتذہ مقرر کی ہیں۔

(ج) کالج میں پرنسپل کی اسامی نومبر 2003 سے خالی ہے جبکہ مسز زہرہ نعمان، لیکچرار تا تاریخ بطور ایکٹنگ پرنسپل کام کر رہی ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ کالج کی اپنی کوئی عمارت نہ ہے اور کالج ہسپتال کی عمارت میں چل رہا ہے۔

(ہ) محکمہ تعلیم کالج ہذا میں سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کا سنجیدہ ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے سفارش کردہ امیدواران کو ڈی۔سی۔او بہاولپور کی ڈسپوزل پر دیا جا رہا ہے جبکہ کالج کی تعمیر کے حوالے سے زمین کی منتقلی کا کیس بورڈ آف ریونیو کو ارسال کر دیا گیا ہے تاہم نئی عمارت کی تعمیر کا معاملہ ضلعی حکومت کے زیر غور ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا آفتاب احمد خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف اس پورے ہاؤس میں یہ کہہ رہے ہیں اور ہمارے double standard کا یہ حال ہے کہ گورنمنٹ سکولوں کی تعلیم کی بات کر رہے ہیں جو یہاں پر بیٹھے ہیں ان میں سے کسی کا بچہ گورنمنٹ سکول میں نہیں پڑھتا۔ اس لئے میں نے اس ہاؤس میں یہ issue raise کیا تھا کہ یہ جو پرائیویٹ سکول ہیں private education ہے اس کو encourage کیا جائے۔ اس کو regulate کرنے کے لئے ایک regularity body ہونی چاہیے۔ اس کے لئے آپ نے یہ مہربانی فرمائی کہ regularity body کے لئے چھ ماہ پہلے ایک کمیٹی بنا دی گئی۔ آپ وزیر موصوف کی اس میں دلچسپی دیکھیں کہ وہ کمیٹی چھ ماہ میں اپنی میٹنگ نہیں کر سکی۔ آپ مجھے یہ assurance دلائیں کہ وہ اپنی میٹنگ کرے یا پھر اس کمیٹی کو ختم کر دیں۔ کمیٹی اپنی میٹنگ کرے اور laid down criteria یا terms of reference جو بھی چاہیے اس کے لئے meet کرے گی یا نہیں؟

جناب سپیکر، وزیر تعلیم!

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! میں صبح سے کوئی بیس مرتبہ کھڑا ہو چکا ہوں لیکن مجھے آپ نے موقع نہیں دیا۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! ایک منٹ میں ایک آدمی ہی بات کر سکتا ہے سارے تو نہیں کر سکتے۔ وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اس سلسلے میں ایک دفعہ معزز ممبران کی محکمے سے coordination اور اب 7 تاریخ یعنی پرسوں دو بجے ہم نے اس کی میٹنگ کمیٹی روم میں رکھ دی ہے۔ آپ سے بھی گزارش ہے کہ آپ ہمیں کمیٹی روم عنایت فرما دیں تا کہ اسی اجلاس میں کمیٹی میں شامل تمام معزز اراکین آئیں اور محکمہ ان کو پہلی presentation دے تا کہ آگے کام چلے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: چودھری مشتاق صاحب!

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ): So kind of you sir جناب والا! میں وزیر تعلیم کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ یہاں سے 35 کلومیٹر کے فاصلے پر میرے حلقے میں ایک موضع کھوڑی کے سکول میں چار سو بچے زیر تعلیم ہیں لیکن اس سکول کا ایک بھی کمرہ نہیں ہے۔حالیہ بارشوں کے تمام دنوں میں سکول بند رہا ہے اور کوئی بچہ کوئی استاد سکول اس لئے نہیں آسکا کہ وہاں پر کوئی کمرہ نہیں ہے۔ حالانکہ میں نے اس طرف بار بار توجہ مبذول بھی کروائی ہے۔ بے شمار دفعہ عرض کی کہ اس سکول ---

جناب سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ میں اب سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ گورنمنٹ آف دی پنجاب محکمہ تعلیم نے ایک حکم جاری کیا تھا کہ پرائیویٹ سکولوں کے طلباء پانچویں اور آٹھویں کے امتحان حکومتی محکمانہ امتحانات کے تحت نہیں دیں گے تو وہ بچے حکومت کے سرکاری سکولوں میں داخلوں کے اہل نہیں ہوں گے۔بوجوہ بہت سارے تعلیمی ادارے اس حوالے سے رہ گئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بہت سارے پرائیویٹ سکولوں کے طلباء پانچویں اور آٹھویں کے امتحانات نہیں دے سکے۔ اس سلسلے میں محکمے کے ساتھ میٹنگ ہوئی اور طے ہوا کہ اس سال ان بچوں کو relief دیا جائے گا اور پانچویں اور آٹھویں کے وہ بچے جو پرائیویٹ سکولوں کے تحت امتحان سرکاری طور پر نہیں دے سکے ان کو سرکاری سکولوں میں داخلے کے لئے اہل سمجھا جائے گا۔ گزارش ہے کہ بہاولپور میں سرکاری سکولوں میں داخلے کے لئے 7 تاریخ طے کر دی ہے اور آج 5 تاریخ

ہے۔اگر اس کا نوٹیفکیشن آج جاری نہیں ہوتا تو بہت سارے بچے تعلیم سے محروم رہ جائیں گے۔ اس سلسلے میں میری وزیر تعلیم سے یہ التماس ہے کہ جو ایک بات پرائیویٹ سکول ایسوسی ایشن کے ساتھ طے ہوئی ہے اس کے مطابق نوٹیفکیشن جاری کر دیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ مجاہد شاہ صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے تھے؟

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! میں صبح سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ شکریہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ حکومتی بنچوں نے تو میرا نام black listed کاپی میں لکھا ہوا ہے۔ مگر آج مجھے ایسے محسوس ہوتا تھا کہ وہ لسٹ انہوں نے آپ تک بھی پہنچا دی ہے کہ اس کو بولنے کی اجازت بھی نہ دی جائے۔ میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ میرے حلقے میں ایک سکول دراب پر شرق، شرقی ایک موضع ہے۔ وہ سکول چھ سات سال پہلے سے اپ گریڈ ہو چکا ہے اور ابھی تک وہاں پر سٹاف مہیا نہیں کیا گیا۔ اس سلسلے میں، میں نے وزیر موصوف سے چیمبر میں جا کر بھی گزارش کی ہے۔ مگر مجھے آکا دوز اور پچھا چوز والی بات نظر آتی ہے۔ نعرہ بازی تو چل رہی ہے کہ "پڑھا لکھا پنجاب" لیکن جو سکول پہلے بن چکے ہیں وزیر موصوف جواب دیں کہ انہیں بھی چلانا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر، شاہ صاحب! اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ تشریف رکھیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! میں عرض کر رہا ہوں کہ مجھے اس بات کا جواب تو دیں۔

جناب سپیکر، سیکرٹری صاحب! رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

سیکرٹری اسمبلی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ معزز اراکین کی رخصت کی تین درخواستیں ہیں۔ پہلی درخواست محترمہ عابدہ جاوید صاحبہ کی طرف سے ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست مسز عابدہ جاوید ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے،

"گزارش ہے کہ میں مورخہ 30 اور 31-مارچ 2005 کے اجلاس میں بوجہ ضروری کام آنے سے قاصر ہوں۔ براہ مہربانی دو یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم سید محمد مختار حسین

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست مخدوم سید محمد مختار حسین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے،

"I am leaving for Ziarat Iraq and Iran on 27th of March 2005 Please grant me leave till 30th of April 2005."

جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

جناب محمد یار ہراج

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد یار ہراج خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے،

"I am not feeling well and unable to attend the forthcoming Assembly Session, commencing from 28th of March 2005. Leave may kindly be granted.

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

ملک اصغر علی قیصر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ملک اصغر علی قیصر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ڈی۔سی۔او فیصل آباد نئے ٹرانسفر ہو کر گئے ہیں۔ وزیر تعلیم اور ہم سب یہ جانتے ہیں کہ کالجوں اور سکولوں میں منظور شدہ اسامیوں کے مطابق کسی میں بھی سٹاف پورا نہیں ہے۔ وہاں پر بہبود فنڈ سے کالج کونسلوں اور سکول کونسلوں کے فنڈ اور کچھ اپنے وسائل سے اساتذہ رکھے ہوئے تھے اور ان کو وہ چھوٹا موٹا گزارہ الاؤنس دیتے تھے۔ ڈی۔سی۔او صاحب نے وہاں پر ایک لیٹر نمبر 1889 کالجوں اور سکولوں کو لکھا کہ سارا سٹاف withdraw کریں جس کی میں آپ کو مثال بھی پیش کرتا ہوں کہ سمن آباد گورنمنٹ کالج میں 21 منظور شدہ پوسٹیں خالی ہیں۔ تین مضامین میں وہاں پر ایم۔ اے بھی ہو رہا ہے' وہ سارے ٹیچر جو انہوں نے hire کئے ہوئے تھے ڈی۔سی۔او کے لیٹر کے بعد انہیں وہ سب withdraw کرنے پڑے کہ آپ کو اس کی کوئی تنخواہ نہیں ملے گی' لہذا آپ یہاں پر لیکچر نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ہر سکول اور ہر کالج کا یہ حال ہے تو یہ بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: ملک قیصر علی صاحب! آپ وزیر تعلیم کو چیمبر میں مل لیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وزیر موصوف اس پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب والا! جب تک اس کا کوئی مستقل حل نہیں نکلتا ڈی۔سی۔او فیصل آباد کو اپنا وہ letter withdraw کر لینا چاہیے۔

جناب سپیکر: آپ وزیر موصوف سے مل لیں وہ اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں اور تحریک استحقاق نمبر 15 ہے۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا motion dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 16 ہے جناب پرویز رفیق صاحب!۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا motion dispose of ہوئی۔

پوائنٹ آف آرڈر

دوران اجلاس معزز رکن اسمبلی کی گرفتاری کی کوشش

جناب محمد وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: وقاص صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب محمد وقاص: جناب والا! میں آپ کی توجہ چودھری اصغر علی گجر صاحب کی ایک بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں جن کی تحریک استحقاق تھی کہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ آج صبح لاہور میں ان کی رہائش گاہ پر پولیس نے چھاپہ مارا اور ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی وہ تو وہاں سے نکل گئے لیکن یہ ان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے اور وہ انشاء اللہ اسمبلی میں آ کر اس پر بات بھی کریں گے لیکن میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک تو یہ کہ اسمبلی کا سیشن بھی ہو رہا ہے تو کیا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

جناب محمد وقاص، سپیکر صاحب کی consent سے ان کی گرفتاری ہو رہی ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ کل بیہ میں قتل کی ایف۔ آئی۔ آر کے حوالے سے انہوں نے بات کی تھی تو مقتول کے بھائی نے ایف۔ آئی۔ آر درج کروانے کے لئے باقاعدہ درخواست دی ہے لیکن ابھی تک وہ ایف۔ آئی۔ آر درج نہیں ہوئی۔ یہ دونوں باتیں میں آپ کے توسط سے وزیر قانون کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر، جی، منسٹر لاء!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے مقتول کے بھائی کے متعلق فرمایا ہے کہ اس نے کوئی درخواست دی ہے۔ میں نے کل بھی یہ گزارش کی تھی کہ جب تک ہمارے پاس مکمل معلومات نہ ہوں تب تک ویسے ہی بات کر دینا مناسب نہیں ہوتا۔ بیہ کے واقعات کی مختلف ایف۔ آئی۔ آرز درج کی گئی ہیں۔ وہاں جو بچہ ہلاک ہوا ہے اس کی بھی ایف۔ آئی۔ آر درج کر لی گئی ہے اور باقاعدہ اس کے والد نے پولیس کے پاس نہیں بلکہ عدالت میں جا کر بیان دیا ہے اور اس کے بیان کی روشنی میں آگے مزید پیشرفت ہو رہی ہے، اس لئے اس میں کسی قسم کا ابہام نہیں رہا کہ ان کی دادرسی نہیں ہو رہی بلکہ اس نے عدالت میں بیان دیا ہے۔

دوسری بات آپ چودھری اصغر علی گجر کے بارے میں کہہ رہے ہیں تو ان کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر موجود ہے لیکن ریڈ کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ریڈ ہوا ہے یا نہیں؛ اس کے متعلق میں کوئی بات نہیں کر سکتا لیکن جہاں تک ایف۔ آئی۔ آر کا تعلق ہے وہ ریکارڈ میرے پاس موجود ہے، ایف۔ آئی۔ آر ان کے خلاف ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! لاء منسٹر نے جو بات کی ہے اس سے تو انہوں نے خود اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں جانب داری سے کام لے رہی ہے اور ان لوگوں کی شنوائی نہیں ہو رہی۔ طریق کار یہ ہوتا ہے کہ complainant تھانے میں جا کر اپنی ایف۔ آئی۔ آر درج کرواتا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اس نے عدالت میں جا کر بیان دیا ہے اب اس کی دو ہی صورتیں

ہیں یا تو اس نے تھانے جاکر اپنی ایف۔ آئی۔ آر درج کروانا چاہی ہے جو انہوں نے نہیں کی یا پھر اس میں کاری گری دکھانا چاہتے ہیں انہوں نے کہا ہوگا کہ اگر ہم ایف۔ آئی۔ آر درج کریں گے تو بعد میں یہ بات ہم پر آجائے گی اس لئے اسے خود عدالت میں پیش کروا دیا ہوگا کہ آپ عدالت میں بیان دے دیں اس بیان کی بنیاد پر ہم ایف۔ آئی۔ آر درج کر دیں گے۔ جب وہ آدمی عدالت گیا تو یہ ثابت ہوگیا کہ اس کی complaint پر جو ایف۔ آئی۔ آر تھانے میں درج ہونی تھی وہ درج نہیں ہوئی۔ اس کی وضاحت فرمائیں کہ اس کی ایف۔ آئی۔ آر تھانے میں درج کیوں نہیں ہوئی؟

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ایف۔ آئی۔ آر پہلے درج ہو چکی تھی لیکن اس سارے وقوعہ سے متعلق مقتول کے لواحقین نے اپنا موقف عدالت میں جا کر دیا ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے اور چونکہ یہ حکومت کو pressurise کرنے کی بات ہے لیکن اس شخص نے عدالت میں جا کر یہ کہا ہے کہ مجھے ایم۔ایم۔اے کی طرف سے مجبور کیا جا رہا ہے کہ میں پولیس کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج کراؤں تو جو ایف۔ آئی۔ آر پولیس نے درج کی ہے وہ درست ہے اور میرا یہ موقف ہے یہ باقاعدہ عدالت میں اس نے بتایا ہے۔

رپورٹیں (توسیع)

مجلس استحقاقات کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ملک نذر فرید کھوکھر صاحب تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"تحاریک استحقاق نمبر 5, 37,41,43, 52 to 57, 60, 65 to 72 بابت سال

2003 نمبر 25, 32, 41, 42, 49, 51, 53, 54, 55, 61, 63, 69, 71, 72

بابت سال 2004 اور تحریک استحقاق نمبر 1 بابت سال 2005 کے بارے
میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ
15۔جون 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی کہ۔

"تحاریک استحقاق نمبر 5, 37,41,43, 52 to 57, 60, 65 to 72 بابت سال
2003 نمبر 25, 32, 41, 42, 49, 51, 53, 54, 55, 61, 63, 69, 71, 72
بابت سال 2004 اور تحریک استحقاق نمبر 1 بابت سال 2005 کے بارے
میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ
15۔جون 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر: محترمہ مصباح کوکب مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ): میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ۔

"مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کونسل آف آرٹس مصدرہ 2004 کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی کہ۔

"مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کونسل آف آرٹس مصدرہ 2004 کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے

کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر، محترمہ فریدہ رفیق سہری مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

محترمہ فریدہ رفیق سہری، جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ،

"مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی کہ:۔

"مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

مری والا ڈیفنس روڈ اور کوٹلی ستیاں ملوٹ روڈ کی بندش

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، عباسی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں آپ کے حوالے سے جناب وزیر قانون کی توجہ چاہوں گا کہ میں نے اس دن بھی بات کی تھی کہ مری والا ڈیفنس روڈ پچھلے

20/25 دن سے لینڈ سلائیڈ نگ کی وجہ سے بند ہے۔

دوسرا معاملہ یہ ہے کہ دو رخی روڈ جو کوٹلی ستیاں ملوٹ سے آزادکشمیر تک link کرتی ہے وہاں پولیس چوکی کے قیام کی وجہ سے لوگوں نے راستہ بند کیا ہوا ہے اور پولیس چوکی کو آگ لگادی ہے۔ تو میں راجہ بشارت صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس معاملے میں intervene کریں تاکہ وہاں سے ٹریفک بھی کھل سکے اور پولیس چوکی کسی اور جگہ بنالیں۔ راجہ صاحب! جو روڈ صدر آزادکشمیر استعمال کرتے ہیں۔ کل سے ملوٹ ستیاں سے کشمیر روڈ تک ساری ٹریفک بند ہے

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں بڑے افسوس کے ساتھ عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی اس علاقے کے ممبر ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ پولیس نے وہاں پر چوکی بنائی ہے اور عوام نے اس چوکی کو آگ لگادی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پولیس وہاں پر ایک پٹرولنگ پوسٹ بنانا چاہتی ہے جو کہ proposed ہے' ابھی اس پر کام شروع ہونا ہے۔ لوگوں کا مطالبہ یہ ہے کہ پولیس چوکی وہاں پر نہ بنائی جائے بلکہ کسی دوسری جگہ پر بنائی جائے۔ کل ان سے میرا رابطہ ہوا ہے اور آج ایک بجے پٹرولنگ پوسٹوں سے متعلق ہماری میٹنگ ہے۔ میں یہ بات آئی۔جی صاحب کے نوٹس میں لارہا ہوں۔ میرے بھائی! وہ ابھی بنی ہی نہیں ہے تو اس کو آگ کیسے لگ سکتی ہے؟ اس لئے یہ معاملہ ابھی زیر غور ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مفاد عامہ میں اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری ایک adjournment motion تھی اور ہم جو تحریک التوائے کار دیتے ہیں ان کا کوئی مقصد ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ یہاں پر ہم نے تحریک پڑھی ہے اس پر ایک دو باتیں ہوئیں اور ختم ہو گئی۔ اسی طرح میری adjournment motion پر وزیر ریونیو رو کھڑی صاحب نے فیصل آباد کا visit کیا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں' رانا آفتاب صاحب اور رانا ثناء اللہ صاحب mover تھے اور ہم ان کا اتنا احترام کرتے ہیں لیکن انہوں نے اتنا برداشت نہیں

کیا کہ وزیر موصوف ہم movers کو بھی وہاں بلا لیتے کہ آ کر بتائیں کہ آپ کا کیا مسئلہ ہے؟ یہ وہاں پر تشریف لے گئے اور چند حکومتی ساتھیوں کو ساتھ لے کر انہوں نے موقع دیکھا ہے۔ اسی طرح جی۔ٹی۔ایس چوک میں بھی انہوں نے لوگوں کے مسئلے کو دیکھا ہے اس بارے میں یہ ذرا یہاں پہ بتادیں کہ انہوں نے کیا فیصلہ کیا ہے؟

جناب سپیکر، آپ کی وہ motion pending چلی آرہی ہے۔ جی' ریونیو منسٹر!

وزیر مال، جناب سپیکر! رپورٹیں میں نے پیش کر دی ہیں۔ آپ نے حکم دیا تھا کہ اس پر تھوڑی سی بحث ہو گی۔ جس دن مرضی ہے بحث کر لیں۔

جناب سپیکر، بحث کا حکم کس نے دیا تھا؟

وزیر مال، شاید یہاں سے مجھے کسی نے بتایا ہو' میں اس وقت نہیں تھا کہ سپیکر صاحب نے کہا ہے کہ ہم اس پر بحث کرائیں گے۔ مجھے نہیں پتا' آپ نے کہا ہے یا نہیں۔ میں نے رپورٹیں دے دی ہیں اب اس سے آگے راجہ صاحب کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو مجھے بتائیں میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں وہاں ریونیو منسٹر صاحب کو بھی زحمت دیتے ہیں۔ رپورٹیں پیش ہو چکی ہیں' on record بھی آ گئی ہیں ادھر بیٹھ کر اس کو دیکھ لیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! رپورٹیں پیش ہو چکی ہیں۔ آپ under the rules discussion کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، میں نے discussion کا کوئی آرڈر نہیں کیا۔ اس کا فائدہ کیا ہے؟ ادھر بات کر لیں گے۔ ہم نے منسٹر صاحب ہی کو کہنا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! آپ کے چیمبر کی بات نہیں ہے۔ جیسا کہ راجہ صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ انھوں نے تو مناسب ہی نہیں سمجھا کہ movers کو پوچھ لیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! ہاؤس زمین کی قیمت کا تعین تو نہیں کر سکتا۔ ہاؤس کے پاس یہ اختیار نہیں ہے۔ منسٹر صاحب گئے ہیں' انھوں نے visit کیا ہے اور صحیح صورتحال سے ہاؤس کو آگاہ کر دیا ہے۔ آپ مزید جو چاہتے ہیں ادھر چیمبر میں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ہم آپ کے چیمبر میں آ جائیں گے لیکن ایک نکتہ ہے کہ منسٹر صاحب نے ہم movers کو کیوں نہیں بلایا؟

جناب سپیکر، ادھر بیٹھ کر بات کر لیں گے۔ جی' منسٹر مال!

وزیر مال، جناب سپیکر! جہاں تک movers کی بات ہے تو ایم۔پی۔اے صاحبان جب اپنے حلقے کے متعلق یہاں ہاؤس میں بات کرتے ہیں تو وہ عوام کی بہتری کے لئے کرتے ہیں۔ میں وہاں گیا تھا کہ عوام یا جو لوگ متاثر ہیں' ان کے حقوق پر کوئی زد آ رہی ہے یا نہیں آ رہی یا حقیقتاً کیا پوزیشن ہے اس لحاظ سے میں گیا۔ میں اگر وہاں راجہ صاحب کو بلا لیتا یا دوسرے صاحبان جو ان کے مخالف تھے' ان کو بلا لیتا تو ایک تماشا بن جاتا اور کوئی کہتا کہ یہ ٹھیک ہے اور کوئی کہتا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ جو لوگ متاثرہ تھے' وہ بھی تھے۔ میں نے وہاں گورنمنٹ کے ریٹس دیکھے۔ مارکیٹ ویلیو بھی دیکھی' اوسط قیمت بھی دیکھی اور ان کے بیانات بھی سنے۔ اس میں پوزیشن یہ ہے کہ وہاں پر جو کمیٹی پہلے موجود ہے اس نے بہت زیادہ قیمت فی مرلہ لگا دی تھی۔ اس کے بعد بورڈ آف ریونیو تک وہ معاملہ آیا تو انھوں نے اتنی کم لگا دی کہ نہ وہ زیادہ درست تھی اور نہ یہ درست تھی۔ چنانچہ میں فیصل آباد گیا اور پوزیشن اور پراپرٹی کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتے ہوئے' دونوں جگہوں پر آپ کے علاقے میں بھی اور شہر میں بھی میں نے اپنی رپورٹ دے دی ہے۔ اگر راجہ صاحب رپورٹ دیکھیں' رانا ثناء اللہ صاحب رپورٹ دیکھیں تو یہ مطمئن ہوں گے۔ جہاں تک اسمبلی کا تعلق ہے یا میرا بحیثیت منسٹر تعلق ہے تو میں بحیثیت منسٹر قانوناً قیمت مقرر بھی نہیں کر سکتا۔ قانون ان کمیٹیوں کے پاس ہے یا ممبر بورڈ آف ریونیو کے پاس ہے کہ وہ قیمت مقرر کر سکتا ہے۔ میں آرڈر اس لئے نہیں دے سکتا کہ آرڈر دینے کے لئے کوئی قانون موجود نہیں ہے کہ میں کہوں کہ اس کی قیمت بڑھا دو اور اس کی قیمت کم کر دو۔ ہاؤس کا مسئلہ تھا۔ میں نے ہاؤس میں اپنی رائے اپنی دیکھ بھال کے حساب سے جو مناسب سمجھا وہ دے دی کہ اس

وقت پراپرٹی کی قیمتیں زیادہ ہیں لہذا اس کی قیمت زیادہ ہونی چاہیے۔ میں نے لکھ کر دے دیا ہے۔ اب اس پر ہاؤس نے عمل کرانا یا نہیں میں اس میں کچھ نہیں کر سکتا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! انھوں نے ٹھیک کہا ہے کہ Minister is not empowered to fix a price اس وقت issue یہ ہے کہ یہ جی۔ٹی۔ایس کے پل کے ساتھ جو قیمت کا کہہ رہے ہیں۔ یہ بتائیں کہ اس کے ساتھ والی زمین جو کہ 15 لاکھ روپے فی مرلہ میں نیلام ہوئی ہے کیا وہ نہیں ہوئی ہے؟ یہ زمین کا غلط تعین کر رہے ہیں۔ اگر ساتھ والی زمین 15 لاکھ روپے میں نہ گئی ہو تو ٹھیک ہے۔ درمیان سے سڑک کے گرد و نواح کو دیکھ لیں۔ منسٹر صاحب غلط کہہ رہے ہیں۔ ان کی اپنی ایک رائے ہوگی۔ کیا لیکویڈیشن بورڈ نے جی ٹی ایس کی زمین 15 لاکھ روپے فی مرلہ میں فروخت نہیں کی۔ لہذا ساتھ والی زمین کو بھی اس کے مطابق compensation دی جائے۔ اگر نہیں تو ریکارڈ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر مال!

وزیر مال، جناب سپیکر! میرے بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ وہاں قیمتیں بھی زیادہ ہوں گی لیکن قانون کے مطابق قیمتیں مقرر اتھارٹی کرتی ہے جس کو آپ کے بنائے ہوئے قانون نے اجازت دی ہے۔ میں صرف اسمبلی کے آرڈر کے تحت وہاں گیا۔ میں نے وہ مناسب سمجھا، جو میں نے سنا جس سے فریقین کسی حد تک مطمئن ہیں، میں نے وہ رپورٹ کر دی ہے۔ اب آپ کو قانوناً ایک حق حاصل ہے کہ آپ کورٹ میں جا کر اس کی قیمت زیادہ یا کم کروا سکتے ہیں۔ اس کا کورٹ آرڈر کر سکتی ہے، میں نہیں کر سکتا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر، اب تحریک التوائے کار نمبر 21/05 رانا ثناء اللہ صاحب کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، یہ کل جمعرات تک کے لئے pending ہوئی تھی۔

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر،جی' مشتاق صاحب!

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں کل ایک وقوع پذیر ہونے والے واقعہ کی طرف جناب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایسے واقعات جو اخبارات کی زینت نہیں بنتے' اور بے حس آدمیوں کے لئے کوئی وقعت نہیں رکھتے لیکن جن کے ساتھ یہ وقوعہ پیش آتا ہے۔ ان کے لئے یہ قیامت کا وقوعہ ہوتا ہے۔ کل تمام دن خواتین کے حقوق کے متعلق بات ہوتی رہی۔ میں ایک واقعے کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور دیکھنا ہوں کہ اب یہ ہاؤس ایک لڑکی کے ساتھ ہونے والے وقوعہ کے متعلق کیا رویہ اختیار کرتا ہے۔

جناب والا! ایک لڑکی جس کے خاوند نے دوسری شادی کر لی۔ وہ لڑکی روٹھ کر اپنے میکے آ گئی۔ سٹی مریدکے کے سب انسپکٹر محمد شوکت نے رات کو چھاپہ مارا لڑکی اور اس کے بھائی کو پکڑ لیا جو کہ اپنے دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ کمرے میں سوتے ہوئے تھے۔ ان کو تھانے لا کر ساری رات رکھا اور صبح اس لڑکی کے خاوند کو بلایا اور اس سے پوچھا تو اس کے خاوند نے کہا کہ میری بیوی واقعی روٹھ کر میکے آئی ہے۔ اس کا کردار ٹھیک ہے۔ یہ اپنے میکے میں سوئی ہوئی تھی اور اس نے کوئی غلط حرکت نہیں کی۔ اس لڑکی کو چھوڑ دیا گیا لیکن اس کے بھائی کو جو کہ ڈبل ایم۔اے ہے اور ایم اے اسلامیات بھی ہے۔ اس کو تھانے میں رکھا گیا۔ میرے پاس یہ رپورٹ آئی تو میں نے مذکورہ سب انسپکٹر کو فون پر کہا کہ بھئی آپ نے اس کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ آپ اس لڑکی کے بھائی کو چھوڑ دیں۔ یہ ڈبل ایم۔اے ہے اور ایم۔اے اسلامیات ہے' باریش آدمی ہے۔ اسے تھانے میں کیوں رکھا ہوا ہے؟ میں نے خاص طور پر یہ بھی کہا کہ اس سے کوئی پیسا نہ لیا جائے لیکن سب انسپکٹر مذکور نے دو ہزار روپیہ رشوت لے کر اسے چھوڑا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایک شریف لڑکی جو اپنے میکے میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ سوئی ہوئی ہے۔ اس کو اٹھا کر ساری رات تھانے رکھا گیا۔ اس کے خاوند کو بلا کر صبح پوچھا گیا۔ اس روٹھے خاوند نے اس کی بے گناہی کا ثبوت دیا۔ اس کے باوجود دو ہزار روپیہ لے کر چھوڑا گیا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کی انکوائری کروائی جائے اور جب تک انکوائری نہیں ہوتی تب تک اس سب

انسپکٹر کو معطل کیا جائے اور انکوائری مکمل ہونے کے بعد اس کو سروس سے برخاست کیا جائے۔ منسٹر صاحب اس کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں اس پر یہی کہوں گا کہ آپ منسٹر صاحب کو مل لیں کیونکہ ان کے پاس ابھی کوئی نوٹس نہیں آیا۔ آپ نے ابھی یہ نکتہ یہاں اٹھایا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ منسٹر صاحب کو ان کے چیمبر میں مل لیں اور ان کو یہ ساری وضاحت کر دیں۔ وہ اس کے متعلق اپنے طور پر بات کر لیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ایک کمیٹی ہم نے خواتین پر تشدد کے خلاف بنائی ہوئی ہے۔ اس کے پاس کبھی بھی کوئی case refer نہیں کیا گیا۔ میرے معزز ساتھی نے جس کیس کی تفصیل بیان کی ہے۔ اگر وہ خواتین کے خلاف تشدد کے واقعات کی روک تھام کے لئے خواتین ممبران کی کمیٹی ہے تو اس کو یہ case refer کر دیں تاکہ وہ بھی کچھ کام کریں اور اس کی تحقیقات بھی کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب' ابھی انھوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات چھیڑی ہے۔ اس لئے میں یہی عرض کروں گا کہ یہ وزیر قانون سے ان کے چیمبر میں بات کر لیں۔ اگر ضرورت پڑے تو مناسب طریقے سے اس کو لے آئیں تب اس کو consider کر لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 93/05 شیخ اعجاز احمد صاحب کی ہے۔ میرے خیال میں یہ آج کے لئے pending کرائی گئی تھی۔

شیخ اعجاز احمد، کل لاءمنسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ ہمارے منسٹر کلچر تشریف نہیں رکھتے۔ میرا خیال ہے کہ وہ آج بھی تشریف نہیں رکھتے۔ اگر تو ان کی کوئی رخصت آئی ہے۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں ان کے نوٹس میں لے آیا تھا' آج صبح بھی میری ان سے بات ہوئی تھی اور میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ آپ نے جواب دینا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: اگر تو وہ بیٹھے ہوئے ہیں تو پھر ان کو بتا دیں۔ میں نے اتنی اہم تحریک التوائے کار پیش کی ہے اور اس میں دلچسپی کا عالم یہ ہے کہ وہ ادھر ہیں ہی نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسا کرتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے لئے اس کو pending کر دیتے ہیں۔ اگر وہ آگئے تو پھر اسے take up کر لیں گے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اس کے بعد تو پھر ٹائم ختم ہو جائے گا۔ یا تو پھر آپ کل تک اس کو pending کر لیں اور ساتھ ہدایت بھی فرما دیں کہ کل منسٹر صاحب تشریف لے آئیں کیونکہ پہلے بھی ایک مرتبہ pending ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تو آپ کی بہتری کے لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر وہ ابھی آتے ہیں تو ابھی جواب دے دیتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: اگر ابھی آجاتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک 94 رانا ثناء اللہ صاحب کی ہے یہ 7 تاریخ تک pending ہو گئی ہے۔ اگلی تحریک 142 چودھری محمد اشرف کمبوہ صاحب کی ہے، تشریف نہیں رکھتے--- dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 143 چودھری محمد اشرف کمبوہ کی ہے، تشریف نہیں رکھتے--- dispose of ہوئی۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے ہیلتھ منسٹر صاحب سے بھی request کی تھی کہ میری تحریک التوائے کار نمبر 222 regarding promotion of the Doctors ہے، یہ بڑی اہم ہے اگر اس کو out of turn لے لیں اور منسٹر صاحب اس پر کوئی objection نہ لگائیں تو اس پر مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے سپیکر صاحب کہہ گئے تھے۔ میں ابھی لے لوں گا۔

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلی تحریک نمبر 151 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔ جی، وقاص صاحب!

لاھور شہر کی سڑکوں پر ناقص پیچ ورک

سید احسان اللہ وقاص، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" 12۔فروری 2005 کی خبر کے مطابق لاہور میں موجودہ بارشوں نے ضلعی اور ٹاؤن حکومتوں کی طرف سے کروڑوں روپے خرچ کر کے لاہور شہر کی مختلف سڑکات جن میں کالج روڈ، بوہڑ والا چوک، نولکھا چوک، چرچ چوک وغیرہ شامل ہیں، پر ناقص پیچ ورک کروایا لیکن پیچ ورک پوری طرح اکھڑ گیا ہے۔ جگہ جگہ 6 انچ سے زائد گڑھے پڑ چکے ہیں۔ خصوصاً ریلوے سٹیشن کے قریب تمام سڑکوں کے پیچ ورک اکھڑ جانے سے کئی کئی گھنٹے ٹریفک جام رہتی ہے۔ ٹاؤن شپ میں جناب گورنر پنجاب کی آمد سے قبل جو پیچ ورک کالج روڈ پر کروایا گیا تھا وہ بری طرح اکھڑ چکا ہے اور سڑک پر جگہ جگہ گڑھے پڑ گئے ہیں۔ اس غیر معیاری کام سے ضلعی ٹاؤن حکومتوں کی انتہائی ناقص کارکردگی کا اظہار ہوتا ہے اس صورتحال سے لاہور کے شہریوں میں شدید بے چینی پیدا ہو چکی ہے اور ضلعی اور ٹاؤن حکومتوں کے غیر معیاری کاموں سے ٹریفک بلاک ہونے سے عوام سخت مشکلات سے دوچار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، منسٹر لوکل گورنمنٹ!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ بارشوں کی وجہ سے ان سڑکوں کو نقصان پہنچا۔ میونسپل ایڈمنسٹریشن گلبرگ ٹاؤن کی طرف سے موصولہ رپورٹ کے مطابق ایم۔اے گلبرگ ٹاؤن نے تقریباً چھ ماہ قبل کالج روڈ کا مشرقی حصہ بطرف ٹاؤن شپ اکبر چوک تا غازی چوک پیچ ورک کروایا تھا۔ حالیہ بارشوں میں کالج روڈ کو جو نقصان پہنچا تھا اس پر پیچ ورک کروا دیا گیا ہے اور اب سڑک کی حالت تسلی بخش ہے۔ میونسپل ایڈمنسٹریشن داتا گنج بخش ٹاؤن

بوہڑ والا چوک، نولکھا چوک، چرچ چوک وغیرہ پر پہلے پیچ ورک نہیں کروایا گیا تھا۔ حالیہ شدید بارشوں کی وجہ سے پڑنے والے کھڈوں کو پُر کرنے کے لئے پیچ ورک کا کام کروایا جا رہا ہے جو چند روز میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ ہم نے ان کو ہدایت کی ہے کہ فوری طور پر یہ پیچ ورک مکمل کروایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں محترم وزیر موصوف کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کا مثبت جواب دیا ہے لیکن اس میں ایک بات جو انہوں نے فرمائی ہے کہ ٹی۔ایم۔اے نشتر ٹاؤن نے یہ کہا ہے کہ کالج روڈ کا پیچ ورک چھ ماہ پہلے کروایا گیا تھا، یہ بالکل خلاف حقیقت ہے۔ یہ تقریباً ڈیڑھ دو ماہ پہلے جناب گورنر پنجاب وہاں گئے تھے اس وقت کروایا تھا۔ لیکن یہ کہہ رہے ہیں کہ روڈ دوبارہ ٹھیک ہو چکا ہے تو میں وزیر موصوف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ کسی سرکاری ننچ کے ایم۔پی۔اے کو میرے ساتھ بھیج دیں اور وہ جا کر دیکھ لیں کہ اس سڑک سے گزرنا محال ہے۔ سڑک کی اتنی ناقص مرمت کی گئی تھی کہ میرا خیال ہے کہ گاڑیوں میں سے سڑا ہوا تیل ٹھیکے دار، تارکول کی جگہ استعمال کر دیتے ہیں اور سارے پیسے ہضم کر جاتے ہیں۔ راوی ٹاؤن کے ناظم نے کیا کیا ہے اور اب ستر ستر لاکھ روپے ٹھیکیدار واپس جمع کروا رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ کالج روڈ کی یہ حالت ہے۔ دیگر سڑکوں پر بھی انہوں نے کروڑوں روپے خرچ کیے ہیں اور سارے کا سارا کام ناقص ہے اور تمام پیچ ورک اکھڑ گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ انہوں نے کالج روڈ کی تعمیر کر دی ہے اور وہ بالکل ٹھیک حالت میں ہے تو ابھی میرے ساتھ اجلاس ختم ہونے کے بعد کوئی جائے اور جا کر دیکھ لے کہ اس کی حالت زار کیا ہے؟ میں وزیر بلدیات سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ نشتر ٹاؤن انتظامیہ کو یہ ہدایت فرمائیں کہ کالج روڈ پر اب دوبارہ ناقص پیچ ورک کروانے کی بجائے معیاری پیچ ورک وہاں کروائے کیونکہ بہت بڑی تعداد میں لوگ وہاں سے گزرتے ہیں اور انہیں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! وہاں کسی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کچھ معزز رکن نے فرمایا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اور یہ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ذمہ داری بنتی ہے کہ سڑکوں کی حالت کو درست رکھے جبکہ غیر معیاری پیچ ورک کے متعلق بھی ان سے بازپرس کی جائے گی۔ اب میں ٹی۔ایم۔اے نشتر ٹاؤن اور ٹی۔ایم۔اے داتا گنج بخش ٹاؤن کو ذاتی طور پر کہوں گا کہ محرک کے ساتھ رابطہ کر کے ان کی تسلی کے مطابق وہاں پر پیچ ورک کروائیں۔ پیچ ورک ایک ریگولر فیچر ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دقت نہیں ہے۔ جب چاہیں گے انشاء اللہ کروا دیں گے۔ اس کے علاوہ اور بھی کسی سڑک کے بارے میں یہ فرمائیں گے تو اس پر بھی کروایا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے جی۔

سید احسان اللہ وقاص، ٹھیک ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! انہوں نے پیچ ورک کے متعلق بات کی ہے' میں یہاں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ سڑک کی حالت انتہائی خستہ ہے وہاں پیچ ورک کی قطعی ضرورت نہیں ہے بلکہ مکمل طور پر وہ از سرِ نو سڑک بنائی جائے۔ وہاں پیچ ورک کا بالکل کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! منسٹر لوکل گورنمنٹ نے کہا ہے کہ میں شاہ صاحب کے پاس ٹی۔ایم۔اے کو بھیجوں گا وہ ان کے ساتھ مل کر ان کی تسلی کے مطابق سڑک بنائیں گے۔

محترمہ صغیرہ اسلام، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ جہاں جہاں سے سڑک ٹھیک نہیں ہے وہاں پیچ ورک کروا دیں گے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ سڑکوں کو بنانے کے لئے ناقص / غیر معیاری میٹریل استعمال ہوتا ہے جو بننے کے چار دن بعد ہی ٹوٹ جاتی ہیں؟ اس کے بارے میں یہ کیا فرمائیں گے؟ رحمان پورہ میں دو سڑکیں میرے سامنے بنی ہیں

تقریباً چار یا پانچ دن بعد ساری کی ساری سڑکیں ٹوٹ گئی ہیں' پتا نہیں شاید نیچے سے پانی نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ میں یہ نہیں کہتی کہ ان کاموں کی نگرانی نہیں ہوتی وہاں پر ایکسین بھی موجود تھا اور سب کی موجودگی کے باوجود ٹھیکیدار نے جس طریقے سے وہاں ناقص کام کروایا ہے وہ انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اتنی موٹی بجری اس میٹریل کے اندر ڈالی گئی تھی کہ وہ mix نہیں ہوئی' پوری بجری ساری سڑکوں پر دوڑتی پھر رہی ہے۔ لہذا ایسے ٹھیکیدار جو غلط کام کرتے ہیں کو بلیک لسٹ کر کے دوبارہ کام نہ کروایا جائے تاکہ آئندہ باقی ٹھیکیداروں کو یہ نصیحت ہو جائے کہ غلط کام نہیں کرنا۔ جو سڑکیں آج بنتی ہیں وہ دس دن کے بعد ہی ٹوٹ جاتی ہیں اور اس طریقے سے حکومت کا بے جا کافی نقصان ہوتا ہے کیونکہ وہ پیسے تو ٹھیکیداروں کو دے دیئے جاتے ہیں اور وہ بالکل ضائع جاتے ہیں۔ کیونکہ جب میٹریل ہی غیر معیاری استعمال ہوگا تو سڑکیں کتنے دن چلیں گی؟ میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کروں گی کہ ایسے تمام ٹھیکیدار جو غلط کام کرتے ہیں ان کو بلیک لسٹ کیا جائے۔ شکریہ

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر متعلقہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی بات ٹھیک ہے ان پر ایکشن لیا جائے گا۔ اگر ایسی بات ہے جو آپ فرما رہی ہیں' آپ معزز رکن ہیں اور آپ کی بات بالکل صحیح ہے' آپ غلط نہیں فرما رہیں۔ اس پر ایکشن لیا جائے گا۔ اب میں رانا صاحب کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنی out of turn تحریک التوائے کار نمبر 222 پڑھیں۔

محکمہ صحت کے ڈاکٹروں سے ناانصافی

رانا آفتاب احمد خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" لاہور مورخہ 8۔مارچ 2005 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ محکمہ صحت کے 240 ڈاکٹروں کی پروموشن نئے اعتراضات لگا کر مزید التوا میں ڈال دی گئی۔ تفصیلات کے مطابق متذکرہ محکمہ کے 240 ڈاکٹروں کی پروموشن گریڈ 18 سے گریڈ 19 میں ہونا تھی۔ جس کی منظوری کے لئے محکمانہ سفارشات بھی حکومت پنجاب کو بھجوائی گئیں لیکن نامعلوم وجوہات کے باعث

مذکورہ ڈاکٹرز کو پروموشن سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ اس طرح کی ناانصافی سے ان ڈاکٹرز میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے فرائض صحیح طریقے سے ادا نہیں کر پا رہے۔ اس خبر سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر صحت! ویسے ان کی تائید میں بھی کروں گا۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! اس کا جواب مجھے ابھی تک موصول نہیں ہوا لیکن رانا صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے ہم already اس پر کام کر رہے ہیں۔ کچھ دن پہلے ہم نے D.P.C میں ان ڈاکٹروں کو promote کر دیا تھا جن میں 45 خواتین ڈاکٹرز تھیں اور تقریباً 180 مرد ڈاکٹر تھے۔ میں آپ کو یہ عرض کر دوں کہ یہ اتنی زیادہ تعداد ہے کہ شاید پہلے کبھی اتنی زیادہ تعداد promote نہ ہوئی ہو۔ ان میں سے ایسے ڈاکٹر جو رہ گئے ہیں ان کی اے۔سی۔آرز مکمل نہیں تھیں یا کچھ کے خلاف انکوائریاں تھیں لیکن تین روز پہلے تقریباً 230 ڈاکٹروں کو promote کر دیا گیا ہے۔ اب ہم گریڈ 17 سے 18 کے cases کو بھی process کر رہے ہیں تاکہ اس عمل کو تیز کیا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر صحت کا جواب بالکل ٹھیک ہے مگر جن ڈاکٹروں کی میں بات کر رہا ہوں ان کی پروموشن 1990 سے due ہے۔ اس سلسلے میں پی۔ایم۔اے والوں نے احتجاج کیا ہے میرا موقف ہے کہ pick and choose کیا گیا ہے کیونکہ کچھ افسران کی ڈاکٹر بیگمات کو تو promote کر دیا گیا اور اس gap کو cover کرنے کے لئے ان کو further گریڈ 20 میں بھیجا جا رہا ہے۔ This is the version of P.M.A اب یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب he should watch the interests of the doctors also میں چاہتا تھا کہ ان کو بتا دوں۔ براہ مہربانی اس کو priority پر لیں تاکہ یہ ڈاکٹروں promote ہو کر بہتر ماحول میں کام کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں وزیر صحت صاحب اپنے محکمے میں جتنی pain لے رہے ہیں ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور آپ کی یہ بات بھی انہوں نے نوٹ کر لی ہے اس پر بھی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور عمل ہو گا۔ اس یقین دہانی کے بعد mover اس کو press نہیں کرتے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ وزیر موصوف چونکہ خود بھی ڈاکٹر ہیں اس لئے ڈاکٹروں کے مسائل کے حوالے سے نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہاؤس میں یہ قرارداد پیش ہوئی تھی جس میں وزیراعلیٰ کو خراج تحسین پیش کیا گیا تھا کہ انہوں نے ڈاکٹروں کو regularise کرنے کا اعلان کیا۔ اب اس اعلان کو بھی کم و بیش ایک سال ہو گیا ہے اور جب بھی سوال پوچھا جاتا ہے تو یہی جواب آتا ہے کہ زیر غور ہے' ہم کر رہے ہیں' فلاں ہے' فلاں ہے۔ ڈاکٹروں میں بڑی اضطراب کی سی کیفیت ہے کہ اعلان ہونے کے باوجود یہ اہم کام کیوں نہیں ہو رہا؟ جس آدمی کو job security نہیں ہوتی تو وہ بہتر کام نہیں کر سکتا۔ یہ بات وزیر موصوف اچھی طرح جانتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ وزیر موصوف اس معاملے کو time limit کریں کہ کب تک یہ کسی فیصلے تک پہنچ جائیں گے تاکہ ڈاکٹروں اپنے کیریئر کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے کے قابل ہو سکیں اور ان کا اعتراض ختم ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں already تحریک کو dispose of کر چکا ہوں اگر آپ کو مزید information لینی ہے تو آپ وزیر موصوف کو چیمبر میں مل کر ان سے بات کر لیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں!

محترمہ پروین مسعود بھٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! جس دن محکمہ صحت سے متعلقہ سوالات تھے اس دن میں نے وزیر صحت سے یہ سوال کیا تھا کہ گائنی وارڈوں میں خواتین ڈاکٹروں کی جگہ مرد ڈاکٹروں کیوں لگائے جا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا تھا کہ میں Monday کو جواب دوں گا۔ میں وزیر صحت سے گزارش کروں گی کہ وہ بتائیں کہ گائنی ڈیپارٹمنٹس میں خواتین کی جگہ مردوں کو کیوں لگایا گیا ہے؟ اس حوالے سے خبر بھی لگی ہے۔

جناب سپیکر! خواتین کو جو 33 فیصد نمائندگی بھی دی گئی اور کہا جاتا ہے کہ خواتین کے حقوق کو زیادہ promote کریں گے۔ اگر یہ خبر ٹھیک ہے تو مجھے بتایا جائے کہ خواتین کی جگہ

مرد ڈاکٹروں کا گائنی وارڈوں میں کیا کام ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! آپ وزیر صاحب کو ان کے چیمبر میں مل لیں کیونکہ میں dispose of کر چکا ہوں۔ آپ ان کو چیمبر میں مل لیں۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون (جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر وھیکلز مصدرہ 2005

جناب سپیکر، اب ہم غیرسرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔ مسودات قانون جو پیش کیے جائیں گے، مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں، مسودہ قانون جو پیش کیا جا چکا ہے۔ سب سے پہلے The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2005 ہے۔ محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ اس کو پیش کریں گی۔

MISS ZAIB-UN-NISSA QURESHI: I move that:

> Leave be granted to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2005

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is that:

> Leave be granted to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2005.

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترمہ! آپ اپنی short statement دیں۔

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب سپیکر! موٹر وھیکلز بل آرڈیننس کے شیڈول نمبر 13 حادثات میں ہلاکت اور ڈکیتی ہونے والے افراد کے لئے زرتلافی کے بارے میں ہے۔ یہ آرڈیننس 1965 میں جاری کیا گیا تھا اور اس کا موجودہ شیڈول نمبر 13 سال بعد 1978 میں تبدیل کیا گیا لیکن 1978

سے اب تک روپے کی قیمت میں کئی گنا کمی واقع ہو چکی ہے ڈالر کا ریٹ بڑھ چکا ہے پٹرول کی قیمتوں میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ حکومت کو چاہیے تھا کہ وقت کے تقاضوں کے مطابق اس کو سالانہ بنیادوں پر amend کیا جاتا لیکن 27 سال کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود اسے ابھی تک amend نہیں کیا گیا لہذا میں نے یہ بل پیش کیا ہے کہ یہ کمیٹی کو refer کر دیا جائے تاکہ اس پر غور و خوض کے بعد وقت کے حساب سے تبدیلی کی جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حادثے میں جو آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اسکو حادثے کی مد میں صرف 16 ہزار روپے دیئے جاتے ہیں اب آپ دیکھیں کہ اتنی مہنگائی میں سولہ ہزار روپیہ بہت کم ہے۔ یہ رقم تو تجہیز و تکفین پر ہی خرچ ہو جاتی ہے اس کے علاوہ یہ سولہ ہزار روپیہ بہت ہی مشکل سے ملتا ہے لواحقین کا اتنا ہی پیسا اس پر خرچ ہو جاتا ہے۔ اگر یہ رقم آپ مناسب کر دیں گے تو جن کا آدمی مرا ہے اس کی کافی تلافی ہو جائے گی۔

تیسری بات یہ کہ ٹرانسپورٹر حضرات بھی کافی محتاط ہو جائیں گے اور وہ اچھے ڈرائیور رکھیں گے بجائے اس کے کہ اناڑی ڈرائیور رکھ دیئے جائیں اور ان پر زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے۔ اس طرح ڈرائیور بھی محتاط ہو کر گاڑی چلائے گا کیونکہ اس کو معلوم ہو گا کہ اس کو کتنا زیادہ جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے ۔ بسوں میں عام طور پر غریب لوگ ہی سفر کرتے ہیں اور ان کا ایک ہی کمانے والا ہوتا ہے جب ان کا ایک آدمی ہی ختم ہو جائے گا تو پھر ان کے گھر کا سلسلہ کیسے چلے گا؟! گر ان کے پاس کچھ بہتر رقم آ جائے گی تو کچھ عرصے کے لیے ان کا گھر چل سکتا ہے۔ ویسے تو انسان کی جان کی تو کوئی قیمت ہی نہیں ہوتی۔ ایسے حادثات جابجا آئے دن ہوتے رہتے ہیں میں آپ سے پرزور اپیل کروں گی کہ آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں اور اس کو فی الفور reject نہ کریں بلکہ اس پر غور کریں اور اس کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ہماری محترمہ بہن نے جو بل پیش کیا ہے اس سلسلے میں میں بھی وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ ہمارے پنجاب کے بے شمار قوانین فرسودہ ہو چکے ہیں۔ ان کی بہت بری حالت ہے۔ اس سے پہلے میں نے فارسٹ کے حوالے سے بل پیش کیا۔ آج میری بہن نے یہ بل پیش کیا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے دیگر قوانین فرسودہ ہیں۔ میں یہ درخواست کرناچاہتا ہوں کہ اگر اس ہاؤس کی ایک کمیٹی وزیر قانون کی سربراہی میں تشکیل دی جائے جو ایسے تمام فرسودہ قوانین کا جائزہ لے ' بیس بیس ' تیس تیس ' چالیس چالیس ' پچاس پچاس اور بعض بل سو سو سال پرانے بنے ہوئے ہیں اور وہ بالکل out of date ہو چکے ہیں ان کو تبدیل کرنے اور موثر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ آپ دیکھیں کہ ان میں ابھی تک "آنے" اور "دوانیاں" جرمانے لکھے ہوئے ہیں جن کی اب کوئی حیثیت نہیں ہے اور وہ سکے بھی رائج العمل نہیں ہیں۔ میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ وزیر قانون اگر تیار ہوں تو ہاؤس کے دوست جو اس معاملے میں دلچسپی رکھتے ہیں کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو تمام فرسودہ قوانین کا جائزہ لے کر اس پر نئے سرے سے قانون سازی کی جاسکے۔ یہ ہاؤس قانون سازی کے لئے ہے لہذا ہمیں اپنے قوانین کو بہتر جامع بنانے کے لئے کوشاں رہنا چاہئے۔ میری یہ درخواست مستقبل کے لئے بہتر نتائج کی حامل ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! محترم احسان اللہ وقاص صاحب نے بڑی اہم بات کی ہے تو میں ان سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ ہمارے مختلف محکموں کے قوانین کو update کرنے کی ازحد ضرورت ہے لیکن یہاں پر تھوڑی سی misconception آجاتی ہے اور یہ عام تاثر لیا جاتا ہے کہ قوانین کو update کرنا لاء ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔

جناب سپیکر! لاء ڈیپارٹمنٹ کا کام اس وقت شروع ہوتا ہے کہ جب متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اپنے قوانین یا بل initiate کرے' کوئی ترمیم initiate کرے تو پھر وہ لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس آتی ہے۔ میں معزز رکن کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہوں گا کہ آج سے تقریباً دو سال پہلے ہم

نے تمام محکموں کو ایک لیٹر لکھ کر ان سے یہ request کی تھی کہ آپ براہ مہربانی اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹس میں ایک ایکسرسائز کے تحت اپنے قوانین کو update کرنے کے لئے اقدامات کریں اور ہمیں بتائیں کہ ہم آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں؛ اس سلسلے میں ہماری طرف سے تمام ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے گا لیکن اس کا ہمیں کسی بھی محکمے سے کوئی response نہیں ملا لہذا آج پھر میں معزز رکن کی نشاندہی پر آپ کے توسط سے تمام وزراء صاحبان جو یہاں پر موجود ہیں' ان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ اپنے اپنے departments میں قوانین کو update کرنے کے لئے ایک exercise کریں تو ہمارا department ان کو assist کرنے کے لئے تیار ہے لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ پر سو فیصد درست ہے کہ قوانین کو update کرنے کی ضرورت ہے لیکن اگر departments نہ کریں تو پھر جس طرح احسان اللہ وقاص صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا کہ کمیٹی تشکیل دے دی جائے جو ایک ایک کر کے تمام ڈیپارٹمنٹس کے قوانین کو update کرے۔ جس طرح معزز رکن نے مثال دی ہے کہ اس سے قبل انہوں نے محکمہ جنگلات کی بات کی جو مجھے آج تک یاد ہے کہ فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ کے قانون کے مطابق اگر ہاتھی جنگل میں داخل ہو جائے تو جرمانہ دو آنے یا چار آنے لکھا ہوا ہے۔ یہ بات اب ختم ہو چکی ہے۔ اب اگر کہیں کسی جنگل کو نقصان پہنچتا ہے تو حال کے تقاضوں کے مطابق اس کی سزا یا جرمانہ عائد کرنے کی ضرورت ہے اور میری اپنے تمام وزراء کرام سے ایک بار پھر request ہے کہ وہ اپنے اپنے departments میں یہ initiative ضرور لیں۔ شکریہ جی

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کے پاس مختلف ڈیپارٹمنٹس کی 43 سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں۔ اگر آپ ان کمیٹیوں کو ایک inherent powers دے دیں کہ وہ اپنے اپنے متعلقہ محکمے سے بریفنگ لے کر proposed legislation لائیں تو بہتر ہو گا بجائے اس کے کہ ایک نئی کمیٹی تشکیل دی جائے۔ آپ کے پاس ہر ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی موجود ہے اور اس طرح وہ کمیٹیاں بھی effective ہو جائیں گی اور اس طرح کئی ممبران کو بھی بڑی grievance ہے کہ

ان کی کمیٹی کی دو دو سال میں ایک دفعہ میٹنگ نہیں ہوتی لہذا آپ ایسی کوئی رولنگ دے دیں کہ سٹینڈ نگ کمیٹیاں اپنے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے بریفنگ لے کر اس کی proposed amendments یا alter یا repeat کرنے کے لئے لے آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' راجہ شفقت عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے محکمے کے متعلق کام باقی قوانین کو ٹھیک کرنا نہیں ہے' باقی ڈیپارٹمنٹس کا یا باقی وزارتوں کا تو انہوں نے بالکل ٹھیک کہا۔ میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ پچھلے سال اپریل میں Torture Compensation Bill 2004 اس اسمبلی میں دیا گیا جس پر بحث ہوئی اور گورنمنٹ نے کہا کہ یہ بہت ٹھیک بل ہے ۔ ہم پنجاب میں پولیس کلچر کا خاتمہ چاہتے ہیں' ہم یہاں پر پولیس کی دہشت گردی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ پنجاب میں سب سے بڑا مسئلہ پولیس ہے جو کہ انکوائری اور تفتیش کے دوران جیلوں میں فزیکلی و مینٹلی ٹارچر کو ختم کرنے کے لئے ہم نے پچھلے سال بل پیش کیا جس پر حکومت نے یہ کہا تھا کہ ہم اس کے کچھ نکات کو ری ڈرافٹ کر کے پیش کریں گے لیکن آج تک وہ بل نہ تو کمیٹی کے حوالے ہوا' اسمبلی سیکرٹریٹ والے اس کو اجلاس میں پیش نہیں کرتے کہ انہوں نے ری ڈرافٹ کرنا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ پنجاب پولیس کو یہ کبھی نہ درست کریں گے نہ ہی ان کا ارادہ ہے نہ وہ اس قانون کو ری ڈرافٹ کر کے لے کر آئیں گے۔ ٹیلی ویژن پر دو چار مواقع پر انہوں نے کہا کہ یہ بل بہت مثبت ہے اور ہم اس کو لے کر آئیں گے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پانچ سات صفحے کی بحث کے بعد ہم نے جو محنت کی تھی وہ آج بھی اسی جگہ ہے لہذا اپنے سیکرٹریٹ کو ہدایت فرمائیں کہ اس بل کو اگلے اجلاس یعنی منگل کے دن دوبارہ پیش کریں اگر یہ reject ہو جاتا ہے تو بے شک ہو جائے۔ ہم اس کا اتنا انتظار نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! that is separate subject اس وقت تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! subject اسی حوالے سے ہے کہ Torture of Compensation Bill 2004 اسمبلی میں debate ہوا' وہ ابھی تک کمیٹی کے حوالے بھی نہیں ہوا ہے' اسمبلی سیکرٹریٹ میں ہی پڑا ہوا ہے' دوبارہ اس کو ہاؤس میں پیش کیا جائے اور جو بھی اس کے ساتھ سلوک کرنا ہے وہ کر دیں۔ اگر یہ اس کو پاس نہیں کرنا چاہتے تب بھی ٹھیک ہے' ری ڈرافٹ ہو تو بھی neat کر کے لے کر آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جو discussion ابھی ہو رہی ہے about the Committee and Law کے بارے میں یہی چیز ------

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرے بل کے بارے میں مجھے بتائیں کہ وہ کہاں گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، راجہ صاحب! ابھی تو ٹرانسپورٹ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ جب اس موضوع پر بات ہو گی تو پھر اس پر discuss کریں گے۔ فی الحال اس تک محدود رہنے دیں کیونکہ پھر بات کہیں اور آگے چلی جائے گی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! مجھے یہ بتایا جائے کہ جو بل کمیٹی کے حوالے بھی نہیں ہوا' اسمبلی میں بھی نہیں ہے تو حکومت نے یہ کہا تھا کہ ہم اس کے کچھ نکات کو ری ڈرافٹ کر کے دوبارہ لے کر آئیں گے تو کیا حکومت کا ری ڈرافٹ کرنے کا ارادہ نہیں ہے؟ اس لئے کہ حکومت پولیس کو کمزور نہیں کرنا چاہتی۔ وہ لوگوں کو یہ حق نہیں دینا چاہتے کہ کوئی پولیس آفیسر' کوئی ایجنسی تشدد کرے تو عوام کو right of compensation ملے۔ میری جناب سے گزارش ہے کہ سیکرٹریٹ کو' اپنے عملے کو گزارش کریں کہ اس بل کو دوبارہ ہاؤس میں lay out کریں۔ یا لاء منسٹر صاحب سے پوچھ لیں کہ وہ اس معاملے میں کیا کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو تین یا چار دفعہ لیٹر بھی لکھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ اس assurance پر ہوا تھا کہ یہ دوبارہ بل لے آئیں گے اور یہ اسمبلی سیکرٹریٹ بتا رہا ہے کہ وہ dispose of ہو گیا تھا۔ آپ ایسا کریں کہ لاء منسٹر صاحب سے مل لیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرے پاس پارلیمانی سیکرٹری کی وہ speech موجود ہے اور وہ dispose of نہیں ہوا بلکہ pending ہوا تھا اور اس میں جناب ہی کی رولنگ تھی اور میں جناب سے گزارش کروں گا کہ اس کو pending نہ کریں، گورنمنٹ نے اس کو نہیں لے کر آنا تو میرے اس بل کو ایوان میں پیش کر کے----

جناب ڈپٹی سپیکر، راجہ صاحب! آج کے ایجنڈے پر تو یہ چیز نہیں ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! وہ تو ایجنڈے پر کبھی بھی نہیں آئے گا اور اس اسمبلی کی میعاد میں کبھی بھی نہیں آئے گا نہ انہوں نے اسے ری ڈرافٹ کرنا ہے اور نہ وہ یہاں پر بل لے کر آئیں گے اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ وہ pending کا لفظ ختم کر کے دوبارہ اسمبلی میں آنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ ایسا کریں کہ فی الحال لاءمنسٹر صاحب سے مل لیں، مشورہ کرلیں اور پھر جیسے طے ہوگا ویسے کر لینا۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! آپ ان سے پوچھ لیں کہ الیکٹرانک میڈیا پر انہوں نے کہا کہ یہ بہت مثبت بل ہے اور ہم اس کو کامیاب کریں گے۔ یہ آپ ان سے پوچھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لاء منسٹر صاحب! یہ آپ کو چیمبر میں مل لیں۔ اگر اس سلسلے میں کوئی ابہام ہے تو آپ اسے دور کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش ہے کہ آپ نے درست فرمایا تھا۔ اس وقت ٹرانسپورٹ کی بات چل رہی ہے میں کس طرح بتا دوں کہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، نہیں اس وقت نہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ----

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ قوانین کو update کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، راجہ صاحب! آپ لاء منسٹر سے چیمبر میں مل لیں۔ اب میں اس وقت کیسے یہ فیصلہ کروں۔ مسئلہ تو کوئی اور چل رہا ہے۔ دیکھیں! پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو کوئی مسئلہ اس وقت چل رہا ہو۔ اصل مسئلہ تو وہیں رہ گیا ہے اور ہم دوسرا مسئلہ کیسے چلائیں؟ اگر اس سلسلے میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے تو میں آپ کو اجازت دوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں لیکن راجہ صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے مل لیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ وہ ری ڈرافٹ کر کے لے آئیں گے لیکن آج ڈیڑھ سال ہو گیا ہے سیکرٹری اسمبلی کو خط بھی لکھے کہ وہ ری ڈرافٹ لائیں مگر بے سود۔ لہذا میرے ملنے سے کیا ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ انہیں آج مل لیں اور وہ آپ کو مطمئن کر دیں گے۔ اس بارے میں جو بھی decision ہو گا then again you can raise up this issue, if you want آپ انہیں پہلے مل تو لیں - what I can decide at this stage I can't give decision at this moment. جی، شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی discussion ہو رہی تھی اور ایک معزز ممبر صاحبہ نے بل پیش کیا جس پر decision آگے چلی تو میری اس میں گزارش یہ ہے کہ کوئی شک نہیں ہے اور ہم راجہ صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے categorically اس بات کو admit کیا ہے کہ پرانے اور بوسیدہ قسم کے قوانین ابھی تک ہماری کتابوں میں بند اور رائج العمل ہیں جبکہ ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم بطور legislator ان کو amend کریں ان پر اپنی proposal لے کر آئیں تاکہ ہم قانون سازی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ رانا آفتاب صاحب نے ایک بات کی تو میں ان کی بات کو second کرتا ہوں کہ اگر ہمارے منسٹر صاحبان ہر محکمے کو خط لکھیں گے کہ وہاں سے جواب آئے گا۔ تو پھر جواب نے نہیں آنا۔ آپ دیکھیں! کہ میں نے دس پندرہ منٹ پہلے اپنی adjournment motion پیش کی تھی۔ اس موشن کو کل ہاؤس میں پڑھا گیا۔ کل بھی منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں تھے۔ اب جب adjournment motion کا وقفہ ختم ہو گیا تو اب

وہ آ کر بیٹھ گئے ہیں۔ اگر ان کی دلچسپی یہ رہتی ہے تو پھر---

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! میں نے آپ کو کہا تھا کہ وہ ابھی آجائیں گے جب کہ آپ کہہ رہے تھے کہ کل آئیں گے۔ اب وہ آچکے ہیں تو ان سے جواب لے لیتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ان سے ابھی جواب لے لیں اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کو متحرک کرنے کے لئے بہترین تجویز ہے کہ تمام سٹینڈنگ کمیٹیاں اپنے اپنے محکموں سے متعلقہ بزنس منگوائیں اس طرح انہیں مکمل awareness بھی آجائے گی اور کمیٹیاں بہتر legislation بھی کر سکیں گی۔ اگر اس پر ruling provide کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح آپ سٹینڈنگ کمیٹیوں کو اچھے طریقے سے متحرک کر سکتے ہیں۔ ممبر meet کریں اور اپنے اپنے متعلقہ محکموں کے قوانین میں amendments لے کر آئیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! اس پر کافی بات ہو چکی ہے اب وزیر موصوف کو جواب دینے دیں۔ جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ نے جو amendment دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی اس لئے ضرورت نہیں کہ حکومت پنجاب نے 2001 میں اس پر کارروائی شروع کی۔ محکمہ قانون کی رائے کے مطابق مندرجہ بالا قانون میں ترمیم کے لئے تجاویز وفاقی حکومت کو ارسال کی گئی تھیں محکمہ قانون کی رائے کے مطابق یہ قانون چاروں صوبوں میں وفاقی ترمیم کے ذریعے بیک وقت لاگو ہوگا۔ اس ضمن میں محکمہ ٹرانسپورٹ نے 21۔جون 2001 کو مجوزہ معاوضے کا شیڈول اخباروں میں عوام کی سہولت کے لئے تشہیر کیا۔ صوبائی کابینہ نے اپنی میٹنگ منعقدہ 10-12-01 میں مجوزہ ترامیم کو Traffic Control کے نظام کا حصہ بنانے کی منظوری دی تھی۔ محکمہ ٹرانسپورٹ نے 11۔فروری 2002 کو مجوزہ ترامیم حکومت پاکستان قانون و انصاف و پارلیمانی امور کی وزارت کو ارسال کی تھی اس بارے میں حکومت پنجاب وقتاً فوقتاً وفاقی حکومت سے خط و کتابت کرتی رہتی ہے۔ اس وقت متعلقہ وفاقی بل برائے ترمیم موٹر وہیکل

آرڈیننس 1965 وفاقی وزارت قانون و انصاف کے پاس زیر غور ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ کی پیش کردہ ترامیم کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیا یہ Federal subject ہے؟ کیا یہ concurrent list میں آتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر ٹرانسپورٹ!

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! یہ چاروں صوبوں میں نافذ العمل ہوتا ہے۔ یہ concurrent list میں آتا ہے میرے پاس موجود ہے اگر آپ دیکھنا چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جو بل آیا ہے اس بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ حکومت نے جو سڑکوں پر خاص طور پر شہروں میں اربن ٹرانسپورٹ چلائی ہے اور ویگنیں بند کی ہیں اس بارے میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی کہا ہے کہ چار مہینے کے اندر اندر ویگنیں چلائی جائیں۔ فرنچائز بس سسٹم کو پولیس والے بھی نہیں پوچھ سکتے اور شہر فیصل آباد میں تقریباً بیس، پچیس افراد ان بسوں کے نیچے آکر ہلاک ہو چکے ہیں اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ شہری اکٹھے ہوکر بس کو نذر آتش کر دیتے ہیں تو ٹرانسپورٹ میں فرنچائز سسٹم کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق عام ویگنیں چلانے کی اجازت دی جائے' اس کے ساتھ جن لوگوں کی وجہ سے نقصان پہنچتا ہے پہلے قانون تھا کہ ان کی ضمانت میں دیر لگتی تھی اب اگر آج ایک بندہ پکڑا گیا تو اگلے روز ہی وہ ضمانت پر رہا ہو جاتا ہے اور جو لوگ ہلاک ہوتے ہیں ان کو نہ مالک' نہ ٹرانسپورٹ

والے اور نہ ہی حکومت کی طرف سے کوئی favour دی جاتی ہے۔ ان کو کوئی رقم ادا نہیں کی جاتی جو بہت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں 2001 میں یہ بل متعارف ہوا تھا جو ابھی تک منظور نہیں ہوا۔ اس پر ابھی تک discussion ہی جاری ہے۔ اس سے ملک بھر میں بسوں اور ٹرکوں کے حادثات میں ہلاک ہونے والوں کے ساتھ بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ میری گزارش ہے کہ حکومت پنجاب اس پر فوری طور پر کوئی اقدام کرے تاکہ ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کو کوئی ریلیف مل سکے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جیسے یہ بل move ہوا ہے regarding compensation بڑھائی جائے۔ آپ دیکھیں کہ محکمہ ٹرانسپورٹ اگر یہ compulsory کر دے کہ تمام ٹرانسپورٹ fully insured ہوں اور ان کے مسافر بھی insured ہوں۔ تو میرا خیال ہے کہ تب compensation دینا بھی آسان ہو جائے گی اور انشورنس کمپنیاں بھی involve ہو جائیں گی۔ میں وزیر ٹرانسپورٹ سے گزارش کروں گا کہ میری رائے پر غور کیا جائے تمام ٹرانسپورٹ کو mandatory قرار دیں کہ اگر وہ روڈ پر آئے تو that should be fully insured along with the passengers

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! وزیر ٹرانسپورٹ نے خود فرمایا ہے کہ 2002 میں انہوں نے لکھ کر بھیجا ہے اب 2005 آ گیا ہے تو جس رفتار سے یہ موٹر وہیکل آرڈیننس میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں اس کے نتیجے میں معلوم نہیں کتنا عرصہ مزید اور گزر جائے گا ہماری ایک محترمہ ممبر صوبائی اسمبلی نے ایک اچھی ترمیم دی ہے آپ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں لے جائیں اور وہاں پر دیکھ لیں ظاہر ہے اس کمیٹی میں بھی حکومتی ارکان کی ہی اکثریت ہے جو آپ کا نقطہ نظر ہو وہ اس میں شامل کر دیں تاکہ کچھ اصلاح تو ہو۔ اس لئے میں وزیر ٹرانسپورٹ سے گزارش کروں گا کہ وہ

اس کی مخالفت کرنے کی بجائے اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھجوانے کی حمایت کریں تاکہ اس ایکٹ میں مناسب ترامیم ہو سکیں اور حکومت بھی اپنی ترامیم اس میں شامل کر سکے۔

MR, DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is-

> "That leave be granted to introduced the Provincial Motor Vehicle (Amendment) Bill 2005."

(The motion was lost)

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات

صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2005

MR. DEPUTY SPEAKER: Next Bill is the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2005 (Bill No. 3 of 2005) Rana Sanaullah Khan may move it.

RANA SANAULLAH KHAN: Mr Speaker, I move-

> "That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2005."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is-

> "That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2005."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS. I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں صرف اس حد تک oppose کر رہا ہوں کہ میں ایک بات اپنے بھائی کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا تھا کہ ان کا پہلے سے ہی ایک بل سٹینڈ نگ کمیٹی کو بھیجا ہوا ہے اور اس میں بھی سیکشن 17 میں ہی ترمیم کی گئی ہے اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ ان کی پہلے سے ہی ایک ترمیم چل رہی ہے اگر یہ بھی اسی کمیٹی کو چلا جائے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! ایسا کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو بھی اسی کمیٹی میں refer کر دیا جائے۔

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is-

> "That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2005."

(The motion was carried.)

RANA SANAULLAH KHAN: Mr Speaker, I move-

> "That in the Provincial Assembly of the Punjab Privileges Act, 1972 in Section 17, after the words and comma "Social Welfare Offices," , the words, figures, brackets and comma "welfare homes established under the Punjab Vagrancy Ordinance, 1958 be added."

MR. DEPUTY SPEAKER: The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill has been introduced in the House under rule 19(4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997. Under rule 94, it is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs with the direction to submit its report within one month.

اب ہم آج کے ایجنڈے کی قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرار داد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بی بی!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، شکریہ۔ جناب سپیکر! جب سے یہ اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے اور جب سے خواتین کی نشستیں اس اسمبلی میں متعین کی ہیں۔ ہم نے ہمیشہ دیکھا کہ پنجاب گورنمنٹ اور یہ گورنمنٹ خواتین کے معاملے میں کریڈٹ لینے کی کوشش کرتی رہی ہے کہ خواتین کے خلاف تمام امتیازی سلوک کے گورنمنٹ خلاف ہے اور خواتین کے تمام بنیادی حقوق فراہم کرنے کے لئے کوشش کرتی ہے لیکن میں آج آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ میں نے مختار مائی کیس پر ایک قرارداد ایوان میں پیش کرنے کی اجازت چاہی تھی۔ اس میں میں نے کہا یہ تھا کہ مختار مائی اور اس کے اہل خانہ کو مخالف قبیلے کی طرف سے جان کا خطرہ ہے' پنجاب گورنمنٹ سے یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی جان کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ پہلے تو اس قرارداد پر سیکرٹریٹ کی طرف سے یہ اعتراض لگایا گیا کہ اس قرارداد کی وجہ سے صوبہ کے امن و امان میں خلل پڑنے کا خدشہ ہے۔ اگر مختار مائی کے اہل خانہ کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے امن و امان میں خطرہ ہے مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔ اس کے لئے میں نے جناب سپیکر اور وزیر قانون سے بھی بات کی۔ وزیر قانون نے مجھے کہا کہ میں یہ قرارداد دوبارہ move کروں۔ میں نے قرارداد دوبارہ move کی ہے اور آج مجھے ملک مقصود صاحب نے بتایا ہے کہ وہ قرارداد دوبارہ disallowed by Mr. Speaker کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا یہ چاہتی ہوں کہ اگر مختار مائی کا کیس جس طرح بین الاقوامی طور پر بھی highlight ہوا جبکہ مختار مائی کا تعلق صوبہ پنجاب سے ہے' اب ہم پنجاب اسمبلی میں بیٹھی خواتین اگر قرارداد کے ذریعے ایک solidarity کا اظہار کرنا چاہتی تھیں کہ ہم اس خاتون کے ساتھ ہیں اور ہم چاہتی ہیں کہ اس خاتون کو جان کا تحفظ فراہم کیا جائے تو میں نہیں سمجھتی کہ اس میں کوئی قباحت تھی یا پنجاب گورنمنٹ کو اس طرح سے disallow کر دینا چاہیے تھا بلکہ اگر پنجاب گورنمنٹ اس پر initiative لے رہی تھی' وہ اس کو support کر رہی تھی تو ہماری طرف سے ایک اچھے step کو disallowed نہیں کرنا چاہیے تھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ مختار مائی ہمارے پنجاب کی عورتوں کی ایک علامت ہے۔ اس نے ایک جرات کا مظاہرہ کیا ہے جو خواتین تشدد کے خلاف آواز نہیں اٹھا سکتیں مگر مختار مائی نے جرائتمندی سے اس بات کو face کیا ہے لہذا ہم پنجاب کی تمام خواتین اس کے ساتھ ہیں اور چاہتی ہیں کہ اس کی جان کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے ورنہ اگر اس کی جان کو کوئی خطرہ لاحق ہوا تو پنجاب گورنمنٹ اور پنجاب اسمبلی میں بیٹھی ہوئی خواتین کو شاید عوام کبھی معاف نہیں کر پائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! آج کی قراردادوں میں وہ تو کوئی نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! یہی تو میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ مختار مائی کی جان کے تحفظ میں امن و امان میں خطرہ کہاں آتا ہے؟ اس کی جان کو تحفظ دینے میں کہاں آپ کے امن و امان میں خطرہ آجائے گا؟ اب جتنے گینگ ریپ ہو رہے ہیں' جتنے عورتوں کے خلاف تشدد ہو رہے ہیں' اگر ایک قرارداد سے اس کو جان کا تحفظ دینے سے کہاں امن و امان خراب ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں' وہ disallowed سپیکر صاحب نے کی ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جی' سپیکر صاحب نے کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تو پہلے ہی جب ایک چیز dispose of ہو چکی ہے تو I can not take up that issue again۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! آپ وہ قرارداد take up نہیں کر رہے لیکن میں آپ کی توجہ دلانا چاہ رہی ہوں کہ اگر ہم مختار مائی کے کیس پر پنجاب کی حکومت اور ایوان کی طرف سے ایک اچھا step لینا چاہ رہے تھے میرا خیال ہے کہ اس میں biased نہیں ہونا چاہیے کہ یہ جو جان بوجھ کر رٹ پٹیشن بنا دی گئی ہے کہ اپوزیشن کے کسی بھی اچھے اقدام کو آپ نے ضرور biased کرنا ہوتا ہے' یہ اچھی روایت نہیں ہے' میں نہیں سمجھتی کہ اس طرح یہ ایوان smoothly کام کر سکتا ہے یا کوئی غلط بات سامنے آ سکتی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اسمبلی میں سب خواتین کا احترام ہے کہ ہر کوئی ان کا احترام کرتا ہے' چاہے آپ ہوں' چاہے ہماری ٹریژری بنچز کی بہنیں ہوں' سب قابل احترام ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں اور ہر خاتون ہم سب کے لئے با احترام ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ ہر خاتون کا احترام کیا جاتا ہے اور اس میں کوئی قباحت ہو ہی نہیں سکتی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! یہی تو میں کہنا چاہ رہی ہوں کہ ہم تو قابل احترام ہیں۔ ہمارا احترام آپ سب کرتے ہیں لیکن مختار مائی جیسی عورتیں جن کے خلاف تشدد اور گینگ ریپس جیسے واقعات ہوتے ہیں وہ بھی معصوم اور قابل احترام ہیں' ان کو بھی احترام ملنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مختار مائی کی وزیر اعظم سے ملاقات ہو چکی ہے۔ مختار مائی کی highest forum سے ملاقات ہو چکی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا احترام ہو کہ وزیر اعظم پاکستان نے ان کو ٹائم دیا ہے اور ان سے ملاقات کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے اس کا پورا احترام کیا ہے۔ اس سلسلے میں کوئی اور دوسری بات تو کوئی نہیں ہو رہی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میرا point of view یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں بیٹھی ہوئی خواتین کا تعلق پنجاب سے ہے۔ اگر مختار مائی نیشنل اسمبلی میں discuss ہو سکتی ہے تو پنجاب اسمبلی میں کیوں نہیں ہو سکتی؛ جبکہ مختار مائی کا تعلق پنجاب سے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی بات میں وزن ہے لیکن اس پر already عمل ہو رہا ہے اور وزیر اعظم پاکستان نے مختار مائی سے ملاقات کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ کافی حد تک high level پر پہنچ گئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن اگر پنجاب اسمبلی کی طرف سے ایک اچھا gesture آ جاتا' اگر پنجاب گورنمنٹ بھی اس اسمبلی میں بیٹھی ہوئی خواتین کو یقین دلا دیتی کہ مختار مائی کی جان کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے گا تو میرا خیال ہے کہ وفاقی حکومت میں تو کسی کام کو neglect کیا جا سکتا ہے اور نہ اس میں کوئی بار ہو سکتی تھی۔ اگر پنجاب گورنمنٹ بھی اپنی طرف سے یہ gesture show کر دیتی کہ پنجاب گورنمنٹ بھی اس کو یقینی بنانے میں اپنا پورا کردار ادا کرے گی تو اس میں تو کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ اگر مختار مائی وزیر اعظم سے ملی ہے تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ پنجاب گورنمنٹ اس پر بات نہیں کر سکتی یا پنجاب اسمبلی میں مختار مائی کے کیس پر بات نہیں کی جا سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! پنجاب حکومت بھی آخر مرکزی حکومت کے تابع ہے۔ اس کے ماتحت ہے۔ جب وزیر اعظم نے مختار مائی کو وہ مقام دے دیا ہے تو پنجاب حکومت مرکز سے بڑی تو نہیں ہے۔ اس لئے آپ مطمئن رہیں۔ تمام خواتین کا یہاں احترام کیا جاتا ہے۔ ہر خاتون ہمارے لئے قابل احترام ہے۔ اب ہم آج کے ایجنڈے کی قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرار داد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

قرار دادیں (مفادعامہ سے متعلق)

زرعی مقاصد کے لئے بجلی کی فلیٹ ریٹ پر فراہمی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس ایوان کی رائے ہے کہ:

"کاشتکاروں کو زرعی مقاصد کے لئے بجلی کی قیمت سبسڈائز کر کے فلیٹ ریٹ پر فراہم کی جائے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ،

"کاشتکاروں کو زرعی مقاصد کے لئے بجلی کی قیمت سبسڈائز کر کے فلیٹ ریٹ پر فراہم کی جائے"۔

MINISTER FOR POWER: I oppose it.

MINISTER FOR FOOD: I also oppose it.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AGRICULTURAL: I oppose it.

MR. DEPUTY SPEAKER: Yes, short statement

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! گزارش ہے کہ جس طرح یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے عرق ریزی کر کے قواعد و قوانین کے اندر جو بڑے فرسودہ بلوں کی شکل میں ترامیم لائی جاتی ہیں اور جو حشر ایک روایتی طریق کار کے مطابق ٹریژری بنچز کی طرف سے ہوتا ہے اسی روایت کو انھوں نے جاری رکھتے ہوئے اس اہم قرارداد کو بلڈوز کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ کوئی اچھا پیغام پنجاب کے کاشتکاروں کو اس حوالے سے نہیں جائے گا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ یہ اس قرارداد کو accept کر لیتے' اس کے بارے میں discussion کرتے اور کوئی نہ کوئی اس کا طریقہ نکالنے کی کوشش کرتے۔

جناب والا! گزارش یہ ہے کہ کسان بیچارہ جو زرعی in puts کے ہاتھوں بہت پریشان ہے۔ ابھی چار روز پہلے اخبارات میں یہ خبر لگی ہوئی تھی کہ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک نے حکومت کو refer کیا ہے کہ ٹریکٹر ساز اداروں نے از خود 18 سے 21 ہزار روپیہ فی ٹریکٹر قیمت میں اضافہ کیا ہے۔ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ ان اداروں کو مجبور کیا جائے' ان کو کہا جائے کہ یہ اضافی قیمت واپس لیں۔ اس کے علاوہ آپ دیکھتے ہیں کہ زرعی آلات کی قیمتیں کہاں پر ہیں؟ کھاد کی کیا کیفیت ہے؟ ہر فصل کے ساتھ سو روپے' دو سو روپے' اڑھائی سو روپے ہر کھاد کی قیمت بڑھتی چلی جاتی ہے اور پھر ظلم یہ ہوتا ہے کہ جو کھاد کسان نے کھیت میں ڈالنی ہوتی ہے تو وہ مارکیٹ میں موجود نہیں ہوتی اور بلیک مارکیٹنگ کے نتیجے میں زیادہ قیمت اور ادھار پر کسان کو یہ کھاد لینی پڑتی ہے۔ اسی طرح بیج کی کیفیت ہے' اسی طرح کرم کش ادویات کا حشر

نشر ہے' ان کی قیمتیں اور دو نمبری اس کے علاوہ ہیں۔ تو اس طرح کسان کو بہت زیادہ مہنگائی face کرنی پڑتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بہتر طریقے سے قوم کی زرعی معیشت کے میدان میں contribute نہیں کرسکتا۔ جناب والا! کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس سال لاکھوں ٹن گندم ہم نے درآمد کی ہے۔

دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ ہندوستان کے اندر مشرقی پنجاب ہمارے مغربی پنجاب سے کوئی زیادہ بڑا نہیں لیکن وہ پوری ایک ارب آبادی کو گندم فراہم کر رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر کسانوں کو facilitate کیا گیا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ اس وقت آپ دیکھتے ہیں کہ پانی کی کمی ہے اور اس پر ہماری مشرف حکومت کی پالیسیاں امریکہ کے ایجنڈے کے مطابق ہیں۔ ہندوستان بگلیہار ڈیم بنا رہا ہے جس کے نتیجے میں پاکستان کی فصلوں کو بہت زیادہ نقصان ہوگا۔ کسانوں کو بروقت پانی نہیں مل سکے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اخبارات کے اندر تو یہ بھی منصوبے آئے ہیں کہ جہلم اور چناب پر چھ بڑے ڈیم بنانے کے لئے ہندوستان نے plan کر لیا ہے اور کابینہ کی منظوری کے بعد وہ کمیشن ہو جائیں گے۔ میں نے یہ ساری صورت حال آپ کے سامنے رکھی ہے جو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کاشت کاروں کو بجلی subsidize کر کے فلیٹ ریٹ پر فراہم کی جائے تاکہ وہ اس ملک کی معیشت میں بہتری لانے کے لئے اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں۔

جناب والا! ہمارے ہمسایہ ملک بھارت کے بعض ضلعوں میں کسانوں کو زرعی مقاصد کے لئے بجلی مفت فراہم کی جاتی ہے اور اکثر اضلاع میں subsidize کر کے فلیٹ ریٹ پر زرعی مقاصد کے لئے کسانوں کو بجلی فراہم کرتے ہیں۔ میری دردمندانہ گزارش ہے کہ خدا کے لئے پنجاب کے کسانوں کے بارے میں سوچیں۔ اگرچہ اس ایوان میں ممبران کی اکثریت دیہات سے تعلق رکھتی ہے۔ صرف ایک حکومتی پالیسی کے پیش نظر کہ اپوزیشن بنچز کی جانب سے جو بھی بات آئے گی چاہے وہ صحیح بھی ہو تو اس کی انھوں نے مخالفت ہی کرنی ہے۔ یہ مناسب طریق کار نہیں۔ ہاؤس میں تشریف فرما اتنے سارے زمیندارہ base رکھنے والے لوگوں سے میں گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے اپنے ووٹرز' حلقے کے کسانوں کو اچھا message فراہم کریں اور اس

قرارداد کو منظور کریں۔ یہ ملکی معیشت اور پنجاب کے کسانوں کے حوالے سے بڑی فائدہ مند قرار داد ہے۔ اس کی مخالفت نہ کی جائے۔ دونوں وزراء صاحبان وزیر آب پاشی و وزیر خوراک بھی بیٹھے ہیں سب مہربانی کریں اور اس قرارداد کی مخالفت نہ کریں۔ شکریہ

رانا آفتاب احمد خان : جناب سپیکر ! مجھے ولایت شاہ کھگہ صاحب پر بہت ہی افسوس ہے کہ انہوں نے ایک زمیندار ہونے کے باوجود زمیندار کے مفاد کی بات کو oppose کیا ہے۔ جناب والا! At the time of creation of Pakistan ہمارے پنجاب کے حصے میں 70 فیصد irrigated land آئی تھی جبکہ 30 فیصد انڈیا کے حصے میں آئی تھی۔ 70 فیصد بارانی زمین اُدھر تھی جبکہ 30 فیصد بارانی زمین اِدھر تھی۔ وہ 30 فیصد land پورے انڈیا کو eater کر رہی ہے کیونکہ وہاں کی زرعی پالیسی وائس چانسلر آف لدھیانہ یونیورسٹی بناتے ہیں اور وہ زمینداروں کو پورا feed کرتے ہیں' subsidize کرتے ہیں۔ یہاں پر آپ دیکھیں کہ اگر دوائی مل رہی ہے تو وہ بھی ملاوٹ والی مل رہی ہے اگر کھاد مل رہی تو وہ بلیک میں مل رہی ہے۔ بجلی ہے تو اس کے نرخ بڑے different ہیں۔ یہاں وزراء صاحبان میں سے 90 فیصد زمیندار ہیں۔ اگر کوئی صنعت کار اس کو oppose کرتا تو شاید مجھے دکھ نہ ہوتا۔ یہ لودھی صاحب' چودھری اقبال صاحب' ونو صاحب' روکھڑی صاحب' شمشاد صاحب' اعجاز شفیع صاحب یہ سب زمیندار ہیں۔ یہ کس منہ سے اس قرار داد کی مخالفت کر رہے ہیں۔ آپ کے قرار داد پاس کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ کی سفارش کوئی نہیں مانے گا۔ آپ کی اسمبلی نے سفارش کی تھی کہ ممبران کو بلیو پاسپورٹ دے دیئے جائیں لیکن وہ آپ کو نہیں ملے ہیں۔ میری مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس کو oppose نہ کریں۔ خدارا! اس قرارداد کو پاس ہونے دیں کیونکہ اس سے زمینداروں کو ایک اچھا پیغام جائے گا جو کہ پہلے ہی بڑا پسا ہوا ہے اور land holdings بھی کم ہو گئی ہیں۔ خدارا! اس کی مخالفت نہ کریں۔ میری درخواست ہے کہ اس قرار داد کو منظور کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت : جناب سپیکر ! مجھے اس کا جواب دینا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: You will give the answer at the end. This is a very important issue. Before I go for voting, I think the discussion should take place because it is the backbone of Agriculture.

(نعرہ ہائے تحسین)

This is my prerogative. میں اس میں آپ سے عرض کروں گا کہ اس میں پوری discussion ہو گی۔ I will give the discussion to the floor اور ووٹنگ بعد میں ہو گی۔

I cannot go for vote an issue which is so important that it should be opposed by the right side. I am an agriculturist. If I deceive myself, I am deceiving my own agriculturists on this issue. This is a very important issue. Agriculture is the backbone of Punjab. This should come into the House. I am surprised how it is being opposed.

وزیر زراعت : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : وزیر زراعت پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی فرمائیے!

وزیر زراعت : جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ رانا صاحب نے بغیر invite کے اٹھ کر یہ بات دہرائی ہے کہ ہم خدانخواستہ زمینداروں' کسانوں کی کوئی مخالفت کر رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری نے اعتراض کیا ہے۔ ابھی اس نے اپنی بات کا آغاز کرنا ہے۔ let us see ہم ان سے زیادہ کاشت کاروں اور زمینداروں کے ہمدرد ہیں۔ ہم نے ریکارڈ پیداوار حاصل کی ہے۔ آپ ہمیں بات تو کرنے دیں ہم آپ کو بتائیں گے کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر : ارشد لودھی صاحب ! یہ تو آپ کی حکومت کی طرف سے آنا چاہیے۔ یہ بات پورے ہاؤس کی طرف سے جانی چاہیے۔

وزیر زراعت : جناب! ہمیں اپنا موقف بیان تو کرنے دیں۔ یہ ہمارا حق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی فرمائیے ' آپ ضرور بیان کریں۔ میں آپ کو floor دے رہا ہوں۔

وزیر خوراک: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ ہماری گزارش صرف یہ تھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بھی یہی بات کی ہے وزیر زراعت اور میں بھی یہی بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا موقف بھی سن لیا جائے اور سننے کے بعد پھر آپ جو مرضی فیصلہ فرمائیں۔ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں جو آپ چاہیں گے وہی آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں میری مرضی کے مطابق نہیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہاؤس کی مرضی کے مطابق چلا جائے۔ " کجھ کاشت کاراں نوں جرأت وی دیو کہ اوہ اپنی گل کرن "

وزیر خوراک: جناب سپیکر! اس قرار داد میں ہمارا صرف موقف یہ تھا کہ اس بات already ہماری حکومت کام کر رہی ہے اور اس حوالے سے کچھ تجاویز ہماری حکومت نے وفاقی حکومت کو پہنچائی ہیں۔ اس پر پہلے جو طریق کار بنا وہ یہ کہ 11 فیصد پنجاب حکومت contribute کرتی تھی 11 فیصد واپڈا کرتا تھا اور 11 فیصد وفاقی حکومت pay کرتی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہاں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ٹیوب ویلوں پر اس وقت پابندی لگا دی گئی ہے۔ جون تک ٹیوب ویلوں پر پابندی لگ گئی ہے۔ یہ کوئی حد ہے؟ میں نے خود apply کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ 30۔جون تک ہم آپ کو ٹیوب ویل نہیں دے سکتے۔ یعنی جس وقت کاشت شروع ہوتی ہے یہ پابندی لگا دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ بیوروکریسی کر رہی ہے۔ خدا کے واسطے کاشت کاروں کو آگے لائیں۔ یہ علاقہ کاشت کاروں کا ہے۔ پنجاب کاشت کاروں کا علاقہ ہے۔ 30۔جون کے بعد کس نے کاشت کرنی ہے؟ کاشت تو آج ہونی ہے۔

وزیر خوراک: جناب! ہم صرف یہ چاہتے تھے کہ ہم اور آپ مل بیٹھ کر ایک متفقہ قرار داد لائیں تاکہ اس کا کچھ weight تو بن جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں! یہ ٹھیک ہے۔ ایسی بات کریں۔ میں بھی کہتا ہوں متفقہ قرار داد آنی چاہیے۔

وزیر خوراک: میں یہ کہہ رہا تھا کہ ان کی تجاویز کو بھی شامل کریں ہماری تجاویز کو بھی شامل کریں جو کاوشیں ہم نے کی ہیں وہ بھی شامل کریں اور پھر ایک متفقہ قرار داد لے کر آئیں تاکہ

اس کا کوئی effective message جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر، اس میں دو چیزیں ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اگر ہمارے ہاؤس کی sense یہ ہو کہ اس قرار داد کو منظور ہونا چاہیے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر کسی کو بھی اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ دوسری بات زمینداروں کے مفاد کی ہے، اس پر بھی کسی کو اعتراض نہیں ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر آپ کا حکم ہوگا تو اس کی ہر لحاظ سے تعمیل ہوگی----

میری گزارش ہے کہ محرک اپنی قرار داد واپس لیں let the Minister Power bring a resoulation اور اسے متفقہ طور پر پاس کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وزیر پاور اور وزیر زراعت نے جواب دینا ہے۔ آپ نے ان کا موقف سنا ہے۔ اب ہمارا موقف بھی سنیں۔ ہم یہ impression نہیں دینا چاہتے کہ----

(اذان ظہر)

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لودھی صاحب بات کر رہے ہیں۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر! میں آپ کا اور ہاؤس کا بھی مشکور ہوں۔ وزیر پاور نے بھی جواب دینا ہے آپ مجھے بھی ٹائم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔ You should go for it

وزیر زراعت، جناب سپیکر! ہم concerned ہیں۔ ہم نے محنت کی ہے۔ ہم نے پنجاب میں کپاس کی ریکارڈ پیداوار حاصل کی اب انشاء اللہ گندم کی بھی ریکارڈ پیداوار حاصل کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، انشاء اللہ۔

وزیر زراعت، جناب والا! ہم اس کو oppose نہیں کر رہے لیکن ہماری یہ reservations ہیں۔ جب پانی کی قلت ہوئی تو اس وقت ہم سنٹر میں میٹنگ میں گئے اور ہم نے واپس آ کر وفاقی حکومت کو ایک recommendation بھیجی کہ چونکہ ہمارے ہاں پانی کی کمی ہے اس لئے ٹیوب ویل زیادہ چلیں گے اور اس سے زیر زمین پانی میں کمی آ رہی ہے۔ لہذا آپ براہ مہربانی اس بل میں concession دیں تاکہ ہم اپنے کسانوں کو سہولت دے سکیں لیکن وہ still pending ہے۔ اب یہاں ڈاکٹر وسیم صاحب نے demand کیا ہے کہ فلیٹ ریٹ لاگو کیا جائے۔ اس میں میری گزارش ہے کہ اگر ہم یہ لاگو کر دیں تو اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں۔ وہ سن لیں اس کے بعد فیصلہ کریں۔۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر زراعت کو بات کرنے دیں۔

وزیر زراعت، ہم propose کر رہے ہیں کہ فلیٹ ریٹ کی بجائے بل میں 50 فیصد concession کر دی جائے تاکہ اگر کسان کو 100 روپے بل آئے تو وہ 50 روپے ادا کرے۔ فلیٹ ریٹ میں تو لوگ زیر زمین ٹیوب ویل چلاتے ہیں اور زیر زمین میٹھا پانی کم ہوتا جا رہا ہے اور زیر زمین brackish پانی سے میٹھا پانی خراب ہو رہا ہے۔ ہم اسے بچانے کے لئے چاہتے ہیں کہ بل کو 50 فیصد کم کرا دیا جائے تاکہ ہم کسان کا حق اس کے گھر پہنچا سکیں۔ ہم کب oppose کر رہے ہیں؟ ہم تو کسان کو ہر چیز دینا چاہتے ہیں۔ ہم تو کسان کو اور بھی سہولیات دینا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں ہماری already recommendations وفاقی حکومت کے پاس موجود ہیں۔ اب ہاؤس اسے اسی صورت میں بھیجے یا بل میں 50 فیصد concession کا بھیجے ہمیں کوئی اعتراض

نہیں ہے لیکن ہماری کوشش ہے کہ 50 فیصد concession ہو جائے تو اس سے زیر زمین میٹھا پانی بچ سکے گا۔ اگر وہ خراب ہو گیا تو پھر زیادہ نقصان ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لودھی صاحب! آپ کی بات بالکل بجا ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر آپ یہاں سے یہ قرار داد متفقہ بھیجیں گے تو اس پر کچھ عمل ہو گا۔ اگر آپ اسے oppose کریں گے تو پھر آپ کو یہ سہولت بھی نہیں ملے گی۔

وزیر زراعت، جناب والا! ہم oppose نہیں کر رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جیسا کہ لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ آپ ہاؤس کی طرف سے متفقہ قرار داد پیش کریں۔ بلکہ آپ ابھی قرار داد پیش کریں تا کہ وہ قرار داد ابھی متفقہ طور پر پاس ہو سکے۔

وزیر زراعت، جناب والا! آپ قرار داد میں ترمیم کر کے بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ابھی کریں۔ محرک اس قرار داد کو withdraw کریں اور آپ ابھی اسے متفقہ بنا کر پیش کریں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہ منسٹر پاور کھڑے ہیں ان سے پوچھ لیا جائے کہ فلیٹ ریٹ کی وجہ سے لوگوں نے بجلی کا بہت ضیاع کیا ہے انھوں نے اپنے گھروں اور ڈیروں کی بجلی بھی فلیٹ ریٹ میں ڈال کر فروخت کی۔ ہم کہتے ہیں کہ 50 فیصد کا فائدہ زمیندار کو ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لودھی صاحب! حالانکہ یہ بات اس کے برعکس ہے۔

(اپوزیشن کی طرف سے زندہ باد کے نعرے لگائے گئے)

دیکھیں لوگوں نے ٹیوب ویل کٹوا دیئے ہیں اور تیل پر چلا رہے ہیں اور تیل بھی بہت مہنگا ہو گیا ہے۔ میں یہ حقیقت بتا رہا ہوں۔ آپ سب زمیندار ہیں۔ میں بھی زمیندار ہوں۔ ہمیں حالات کا پتا ہے لہذا آپ اس پر متفقہ قرار داد پاس کرائیں اور یہ قرار داد حکومت کی طرف سے پیش ہو گی۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے موقع دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے کیا بات کرنی ہے۔ میں تو خود آپ کی طرف سے بات کر رہا ہوں۔ آپ اس بات کو چھوڑیں اور یہ متفقہ قرار داد لائیں۔

وزیر قوت برقی، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ----

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں لیکن پہلے متفقہ قرار داد لائیں۔

It should come from the Government of the Punjab.

وزیر آبپاشی، جناب والا! پہلے متفقہ قرار داد بنائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، ابھی متفقہ قرار داد بنائی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! بالکل آپ کے حکم کی تعمیل میں نئی قرار داد ڈرافٹ کر لیتے ہیں۔ وزیر خوراک، وزیر پاور، وزیر زراعت اور محرک بیٹھ کر قرار داد لے آتے ہیں meanwhile آپ کوئی اور بزنس take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، درست ہے۔ مجاہد شاہ صاحب! آپ بھی شامل ہو جائیں۔ چونکہ یہ قرار داد withdraw ہو رہی ہے لہذا نئی قرار داد آنے تک اسے pending کیا جاتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی زیادتی اور ناشناسی ہو گی اگر ہم آپ کے اس کردار کو کہ آپ نے جس طرح وقتی تقاضوں سے بالا تر ہو کر اس قرار داد کو ہاؤس میں conduct کیا ہے۔ میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں۔ اس کا تمام تر کریڈٹ آپ کو جاتا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ، مہربانی۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے جس جرأت اور جس دلیری کے ساتھ زمینداروں کے لئے یہ قدم اٹھایا ہے اس پر ہم آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں زمیندار نہیں کہوں گا بلکہ کاشتکار کہوں گا۔ اب کوئی زمیندار نہیں رہا سب کاشتکار ہیں۔

وزیر مال، جناب سپیکر! یہ خراج تحسین تو پیش کر رہے ہیں لیکن ذرا اس خراج تحسین کو دو چار دن یاد بھی رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، راناصاحب!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب والا! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایگریکلچر کے حوالے سے پنجاب گورنمنٹ کا جو initiative ہے۔ یا present regime کا agricultural economy کو strengthen کرنے کا جو vision ہے اس کے ثمرات trickle down ہو کر gross root level پر پہنچ رہے ہیں۔ ہم آپ کو متفقہ resolution کے حوالے سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اس سے agricultural economy کو اور boost ملے گا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں یہاں پر یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں حقیقت یہ ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب نے مجھے کھلی چھوٹ دے رکھی ہے کہ جہاں کاشت کار کا مسئلہ آئے وہاں آپ ضرور صوابدید پر فیصلہ دے دیا کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست فرمایا ہو گا کہ آپ کو وزیراعلیٰ پنجاب نے اس سلسلے میں کھلی چھوٹ یا اس سلسلے میں ان کی آپ کو حمایت حاصل ہے کہ کاشت کاروں کا جب بھی کہیں معاملہ ہو تو اس میں آپ پورا stand لیں اور ان کی حمایت کریں۔ میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ وزیر اعلیٰ صاحب سے کبھی یہ request بھی کر دیجئے گا کہ

وہ اس قسم کی نصیحت ان وزراء کو بھی فرما دیں۔ کیونکہ ان کی حالت جو آپ نے دیکھی ہے آپ کے سامنے ابھی یہ پانچ دس منٹ پہلے سب لوگوں نے دیکھا ہے کہ یہ کیا کر رہے تھے۔ پھر آپ ان کو اکٹھے کر کے کس طرح سے اس بات کی طرف لانے ہیں کہ کاشت کاروں کے مسئلے پر آپ oppose نہ کریں بلکہ اس کی حمایت کریں اور اس سے اس ہاؤس کے وقار اور تقدس میں اضافہ ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، وزیر صاحب کا oppose کرنے کا یہ مقصد نہیں تھا وہ flat rate کے بارے میں تھا۔ اگرچہ میں نے ان کا جواب نہیں سنا تھا لیکن

I am an agriculturist so I have to speak my words.

رانا ثناء اللہ خان ، جناب والا! آپ کا رویہ تو مثالی تھا۔ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس Notes میں وہ مخالفت کر رہے تھے۔ یہ سارا credit آپ کو جاتا ہے۔ آپ نے تو آج ان کو باندھ کر کاشت کاروں کی حمایت میں راضی کیا ہے۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت ، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزیراعلیٰ پنجاب کا ایک بہت ہی اہم step ہے جو انہوں نے آپ کو یہ اختیارات دیے ہیں کہ جہاں کہیں بھی کاشت کاروں کا مفاد ہو آپ اس کی آواز اٹھائیں۔ یہاں پر اپوزیشن نے بھی آپ کے اس اقدام کو سراہا ہے۔ میری اپوزیشن سے بھی یہ گزارش ہے کہ وہ کھڑے ہو کر وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی اس بات پر خراج تحسین پیش کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر ،جب وہ مجھے خراج تحسین پیش کر رہے ہیں تو میں بھی ان کی طرف سے متجوزہ ڈپٹی سپیکر ہوں اس طرح indireetly ان کو بھی کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں وہ حکومت پنجاب کو بھی اس چیز کے لئے خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اب آدھے گھنٹے کے لئے وقفہ نماز کیا جاتا ہے اس کے بعد دوبارہ یہ discussion شروع ہو گی۔

(اس مرحلہ پر نماز ظہر کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد 1 بج کر 52 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے ایک بہت اہم معاملے کو بہت اچھے طریقے سے tackle کیا اور اس پر ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے اپنی میٹنگ کی۔ جس میں ارشد لودھی صاحب، چوہدری اقبال صاحب، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اور شاہ صاحب بھی تھے۔ سارے معاملے کو زیر بحث لایا گیا اس میں ارشد لودھی صاحب already ایک معاملے کو تیار کر کے لائے ہوئے تھے اور وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک اچھا موقف رکھتے تھے۔ بہرحال discuss کے بعد یہ طے ہوا کہ متفقہ قرارداد پیش کی جائے گی اور اس میں باہم طے ہوا کہ ہماری یادداشت میں یہ جائے گا کہ کسانوں کو زرعی مقاصد کے لئے جو ٹیوب ویل دیئے جا رہے ہیں یا دیئے گئے ہیں ان میں بجلی کے بلوں میں کسانوں کو 50 فیصد رعایت دی جائے گی۔ دوسری بات یہ بھی طے ہوئی ہے کہ واپڈا نے زرعی مقاصد کے لئے نئے ٹیوب ویل لگانے پر پابندی عائد کی ہوئی ہے یہ پابندی بھی wave of کی جائے گی اور نئے ٹیوب ویل بھی پنجاب میں لگائے جائیں گے۔ یہ متفقہ قرارداد بن گئی ہے آپ مجھے حکم کریں یا اگر یہ پیش کریں تو جیسا آپ فرمائیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جس طرح آپ نے پہلے فرمایا تھا اور ہم نے بھی عرض کی تھی کہ یہ صرف قرارداد ہے جو ہم نے اس ہاؤس سے وفاقی حکومت کو بھجوانی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ وفاقی حکومت من و عن اس قرارداد کو منظور کر کے فوری طور پر اس پر عملدرآمد ہو جائے۔ ایسا کبھی ہوا ہی نہیں۔ اس ہاؤس نے چھ قراردادیں پاس کر کے بھیجی ہیں ان پر عملدرآمد کیا ہوا؟ انڈیا کے پاس 30 فیصد زرعی زمین ہے جس سے وہ پورے ہندوستان کا سلسلہ چلا رہا ہے تو ہمیں اس میں کیا قباحت ہے کہ ہم یہ قرارداد من و عن پیش کریں کہ واپڈا کے ریٹس کو 100 فیصد کم کیا

جانے یہ تو ایک قرارداد ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس قرار داد کو من وعن وفاق کو بھیجا جاتا۔ شکریہ۔

وزیر خوراک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پنجاب اسمبلی کی طرف سے ایک ایسی متفقہ قرار داد جانی چاہیے کہ جو قابل پذیرائی ہو اور جس پر عمل بھی ہو سکے۔ اگر آپ ایسی قرار داد بھیجیں گے کہ جس میں سو فیصد کا کہا جائے تو واپڈا ڈوب جائے گا اور کوئی اس پر عمل بھی نہیں کرے گا۔ اس لئے وہ قرار داد پاس ہو جانی چاہیے کہ جس پر عمل ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات بالکل صحیح ہے میں اس میں گزارش کروں گا کہ جہاں سویٹ واٹر زون اور نہری رقبہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں پر ٹیوب ویل بھی لگے ہوتے ہیں وہاں پر تو ریٹ 50 فیصد ہونا چاہیے لیکن جہاں صرف ٹیوب ویل ہیں اور دوسرا کوئی ذریعہ آب پاشی نہ ہے وہاں پر کم از کم فلیٹ ریٹ ہوں تاکہ ان علاقوں میں جہاں ٹیوب ویل کے ذریعے آب پاشی ہوتی ہے اور کوئی نہری رقبہ نہیں اور کوئی نہری پانی نہیں آتا اس حد تک اس کو شامل کر لیا جائے تو یہ زیادہ بہتر اور مثبت ہو گا۔

وزیر زراعت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں!

وزیر زراعت: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ یہ ہاؤس قابل احترام ہے۔ انہوں نے جو فیصلہ کرنا ہے وہی فیصلہ حکومت نے کرنا ہے، وہی فیصلہ ہم نے کرنا ہے۔ میں ڈاکٹر وسیم صاحب کا شکرگزار ہوں کہ یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی اگر میری بات سن لی جاتی۔ اب اگر اس میں کوئی اضافہ کرنا ہے یا مزید مراعات دینی ہیں تو اس پر مجھے کیا اعتراض ہے؟ میں تو کاشتکاروں کو deal کر رہا ہوں مجھے تو خوشی ہے لیکن بات impression کی ہے۔ باہر ہمارا impression ٹھیک جانا چاہیے کہ اگر ڈیپارٹمنٹ ٹھیک کام کر رہا ہے تو اس کا impression ٹھیک جانا چاہیے اور اگر غلط کام کر

رہا ہے تو غلط impression جانا چاہیے۔ آپ یہ دیکھیں کہ جو چیز میں بیان کرنے والا تھا بھی قرار داد تھی اور اس کی میں ترمیم کر کے لایا تھا۔ میں نے زبردستی سنائی ہے مگر کسی نے سنی نہیں۔ اب وسیم صاحب نے مہربانی کی ہے وہ کم از کم یہ کہہ دیں کہ ساری کمیٹی نے مجھے کہا کہ جو آپ تیار کر کے لانے تھے وہ ٹھیک ہے۔ کم از کم باہر تو ڈیپارٹمنٹ کا impression ٹھیک جانا چاہیے۔

اب آپ کی دوسری بات ہے کہ اگر یہ بات آپ کروانا چاہتے ہیں' ہاؤس کرنا چاہتا ہے تو ہمیں کیا اعتراض ہے؟ ہم تو کاشت کاروں کے حق کی بات کر رہے ہیں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ کاشت کاروں کے گھر ان کی محنت چلی جائے اور مجھے خوشی ہے کہ زیادہ نہیں تو کم از کم ضرور جا رہی ہے۔ اگر محکمہ زراعت پورا کام نہیں کر رہا تو ....

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں جی' اللہ کا بڑا فضل ہے کہ گندم کی فصل بڑی اچھی ہے' کپاس بہت اعلیٰ ہے' چاول کی فصل بڑی اچھی رہی ہے اور کماد کی فصل اچھی رہی ہے بلکہ آپ حیران ہوں گے کہ ہمارے علاقے میں اس دفعہ پیاز کا ریٹ جو کسی گورنمنٹ کے دور میں نہیں رہا یعنی اس دفعہ دو لاکھ روپے ٹرک کے حساب سے پیاز کا ریٹ ہے جو کہ کاشت کاروں کی بھلائی ہے اور میں لودھی صاحب کو مبارکباد دینا چاہوں گا اور یہ سب کاوشیں ان کی اور گورنمنٹ کی ہیں کہ انہوں نے یہ سارا کام کیا ہے۔ لودھی صاحب! آپ کی بات بالکل صحیح ہے کہ the credit should go to Minister Agriculture and to the Government because اس معاملے میں پوری کوشش کر رہے ہیں۔ وزیر آب پاشی نے پانی کا بندوبست کیا ہے۔ اب اگر یہ آپ کی قرارداد پر متفق ہو رہے ہیں تو یہ بھی ایک فراخ دلی ہے۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ 50 فیصد ان علاقوں میں لگائیں جہاں نہری رقبہ ہے اور ٹیوب ویل موجود ہیں اور جہاں نہریں نہیں ہیں اور جہاں بالکل ٹیوب ویل ہی ٹیوب ویل ہیں اور وہاں آبپاشی کے لئے کوئی ذریعہ نہیں ہے تو ان کے لئے نلیف ریٹ recommended کریں تاکہ وہاں کے کاشت کار محنت کریں اور ان کی بہتری ہو جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! آپ نے اس قرارداد میں جو ترمیم تجویز کی ہے تو یہ کسانوں کے مفاد میں ہے اور میں ان سے کہوں گا کہ یہ اسے بھی اس میں incorporate کر لیں تاکہ ایک متفقہ چیز سب کی طرف سے آجائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب یہ قرارداد گورنمنٹ کی طرف سے آئے گی and it will be on the behalf of the Government آپ اپنی قرارداد کو withdraw کر رہے ہیں اور لودھی صاحب اور یہ کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، ٹھیک ہے۔ اس حوالے سے ایک متفقہ قرارداد پیش ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، جناب والا! آپ نے حکم کیا ہے تو اس میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جیسے رانا صاحب نے کہا تھا کہ میں بھی زمیندار ہوں اور مجھے زمینداروں کا احساس ہے----

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! زمیندار مت کہیں' کاشت کار کہیں۔ اس دور میں زمیندار کوئی نہیں رہا بلکہ کاشت کار ہیں کیونکہ آج کل نہ کوئی زمیندار رہا اور نہ کوئی جاگیردار رہا ہے۔ آپ کاشت کار ہیں اور آپ بھی کاشت کار کی بات کیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، جناب سپیکر! اس قرارداد میں بجلی کی قیمت پر سب سڈی دینے کے لئے صوبائی حکومت ایوان کی رائے سے مکمل اتفاق کرتی ہے البتہ فلیٹ ریٹ کی بجائے زرعی ٹیوب ویلوں کے بجلی کے بلوں پر وفاقی حکومت پچاس فیصد سب سڈی کا اعلان کرے جس سے کاشت کار حضرات کی پیداواری لاگت میں نہ صرف کمی آئے گی بلکہ کاشت کار ملکی پیداوار بڑھانے میں زیادہ حوصلہ مندی سے حصہ لیں گے۔ یہاں پر نئے ٹیوب ویل کنکشن جو زرعی مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں' ان پر عائد پابندی بھی اس قرارداد کے ذریعے فوری ہٹائی جائے۔ - -

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں یہ بھی add کریں کہ جہاں صرف ٹیوب ویل ہیں اور نہری پانی نہیں ہے اس کو فلیٹ ریٹ کا درجہ دیا جائے۔ جہاں پر نہری پانی نہیں ہے وہاں پر ٹیوب ویلوں پر فلیٹ ریٹ لگایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، جناب سپیکر! بارانی علاقوں میں 100% exemption دی جائے اور نہری علاقوں میں 50 فیصد ---

جناب ڈپٹی سپیکر، بارانی علاقوں کے لئے علیحدہ کمیٹی بنی ہے تو ہم اس پر علیحدہ discuss کر رہے ہیں۔ شاہ صاحب! آپ اس کو دوبارہ دہرائیں تا کہ میں ہاؤس کی رائے لوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، جناب والا! اس ایوان کی رائے ہے یہ کہ "بجلی کی قیمت پر سب سڈی دینے کے لئے صوبائی حکومت ایوان کی رائے سے مکمل اتفاق کرتی ہے البتہ فلیٹ ریٹ کی بجائے زرعی ٹیوب ویلوں کے بجلی کے بلوں پر وفاقی حکومت 50 فیصد سبسڈی کا اعلان کرے جس سے کاشت کار حضرات کی پیداواری لاگت میں نہ صرف کمی آئے بلکہ کاشت کار ملکی پیداوار بڑھانے میں زیادہ حوصلہ مندی سے حصہ لیں"۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سبسڈی کتنی کی جائے؟ 50 فیصد کی جائے؟ اس چیز کی وضاحت کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، بارانی علاقوں میں ٹیوب ویل کا بل فلیٹ ریٹ کے مطابق ہو۔ نئے ٹیوب ویل کنکشن زرعی مقاصد کے لئے جن پر پابندی لگائی گئی ہے، فوری طور پر پابندی ختم کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ ایک قرارداد پیش کی گئی ہے کہ،

> "زرعی مقاصد کے لئے جو ٹیوب ویل چل رہے ہیں، جہاں نہری رقبہ ہے وہاں 50 فیصد سب سڈی دی جائے گی یعنی بل reduce کئے جائیں گے اور جہاں صرف ٹیوب ویل ہیں وہاں فلیٹ ریٹ کا تعین کیا جائے گا اور اس کے علاوہ ٹیوب ویل کے کنکشنوں کے لئے جو پابندی لگائی گئی ہے اس کو فوری طور پر اٹھایا جائے تا کہ لوگ ٹیوب ویل لگا سکیں کیونکہ یہ کاشت کا وقت ہے اور اس کو جون تک مؤخر نہ کیا جائے بلکہ اس پابندی کو فوری طور پر اٹھا لیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد حکومت کی طرف سے پیش کی گئی ہے اور متفقہ طور پر منظور کی جاتی ہے۔ میں اس مبارک موقع پر تمام ہاؤس کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بڑی فراخ دلی سے

اور بڑی محبت سے اس کو منظور کیا ہے اور خاص طور پر میں ارشد لودھی صاحب' پارلیمانی سیکرٹری ولایت شاہ صاحب' پارلیمانی سیکرٹری برائے پاور' فوڈ منسٹر اور سب سے زیادہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکرگزار ہوں اور اپوزیشن کا بھی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے متفقہ طور پر اس قرارداد کو پاس کروا کر پنجاب کے کاشتکاروں کی دیرینہ آواز کے ساتھ آواز ملائی ہے اور نہ صرف آواز ملائی ہے بلکہ اس کو عملی طور پر منظور بھی کروایا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو. پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر. جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو. جناب سپیکر! یہ قرارداد ڈاکٹر وسیم اختر صاحب کی طرف سے پیش ہوئی تھی جسے حکومت نے ہائی جیک کر کے لے لیا اور ہم نے اسی کو قبول کر لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر. اس قرارداد کو متفقہ طور پر ہم سب نے پاس کروایا ہے اور ڈاکٹر وسیم صاحب نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور اسے پاس کروانے میں بڑی مہربانی کی ہے۔ اس قرارداد کو متفقہ طور پر پاس ہونے کے بعد اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ. پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر. جی' شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ. شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپوزیشن کی طرف سے آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے کسانوں کے حقوق کے لئے یہاں پر مہربانی کی اور حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے دوستوں کے ضمیر کو جگایا......

جناب ڈپٹی سپیکر. یہاں پر سب بھائی ہیں۔ حکومت نے فراخ دلی دکھائی ہے تو میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ یہ حکومت کی فراخ دلی ہے کہ اس نے تعاون کیا اور آپ کی بات مان لی۔

سید مجاہد علی شاہ. جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ میں تو پہلے بھی کئی دفعہ عرض کر چکا ہوں کہ جب بھی کاشت کاری کے متعلق' کسانوں کے متعلق بات آئے تو ہمیں سیاست سے ہٹ

کر، گروپ بندی سے ہٹ کر، جماعتی وابستگی سے ہٹ کر اپنے مفادات کے لئے بات کرنی چاہئے اور سابقہ روایات کو ختم کرنا چاہئے کہ کاشتکاروں کی اکثریت اس ہاؤس میں بیٹھی ہے، نہ کہ اپنے ہی مفادات کے خلاف ہم یہاں سے قوانین پاس کریں۔ اس لئے میں آپ کا مشکور ہوں اور اس تمام ہاؤس کا شکر گزار ہوں کہ سب نے مہربانی کی ہے اور غریب عوام کے لئے بات کی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ مصباح کوکب کی ہے۔

نکاح نامہ کے فارم میں مرد کی ازدواجی حیثیت کا اندراج

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مسلم فیملی لاز آرڈیننس 1961 کی دفعہ 11 کے تحت وضع شدہ قواعد کے قاعدہ 8-A کے مطابق تیار کردہ نکاح نامہ فارم کے کالم نمبر 5 جس میں کہ دلہن کی ازدواجی حیثیت کے بارے میں تمام معلومات کی فراہمی اور بیان ہے آیا کہ دلہن کنواری ہے یا بیوہ یا مطلقہ ہے، دولہا کی ازدواجی حیثیت کے بارے میں بھی ایسی تمام تر معلومات کی فراہمی اور بیان کو بھی شامل کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مسلم فیملی لا آرڈیننس 1961 کی دفعہ 11 کے تحت وضع شدہ قواعد کے قاعدہ 8-A کے مطابق تیار کردہ نکاح نامہ فارم کے کالم نمبر 5 جس میں کہ دلہن کی ازدواجی حیثیت کے بارے میں تمام معلومات کی فراہمی اور بیان ہے آیا کہ دلہن کنواری ہے یا بیوہ یا مطلقہ ہے، دولہا کی ازدواجی حیثیت کے بارے میں بھی ایسی تمام تر معلومات کی فراہمی اور بیان کو بھی شامل کیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مسلم فیملی لا آرڈیننس 1961 کی دفعہ 11 کے تحت وضع شدہ قواعد کے قاعدہ 8-2 کے مطابق تیار کردہ نکاح نامہ فارم کے کالم نمبر 5 جس میں کہ دلہن کی ازدواجی حیثیت کے بارے میں تمام معلومات کی فراہمی اور بیان ہے آیا کہ دلہن کنواری ہے یا بیوہ یا مطلقہ ہے' دولہا کی ازدواجی حیثیت کے بارے میں بھی ایسی تمام تر معلومات کی فراہمی اور بیان کو بھی شامل کیا جائے۔"

جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں۔

معزز ممبران خواتین ، ہاں------

جناب ڈپٹی سپیکر ، جو اس کے مخالف ہیں وہ ناں کہیں-----

معزز ممبران مرد ، ناں----

جناب ڈپٹی سپیکر ، آواز اتنی واضح نہیں ہے۔ لگتا ہے گنتی کرانا پڑے گی۔

جناب ارشد محمود بگو ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو ، جناب سپیکر! جو قرارداد محترمہ مصباح کوکب صاحبہ نے پیش کی ہے اس میں جو سیکشن شامل کرنے کا کہا گیا ہے اس میں پوچھا جاتا ہے کہ لڑکی غیر شادی شدہ یا مطلقہ ہے اب محترمہ اس کالم میں یہ شامل کرنا چاہتی ہیں کہ بندہ رنڈوا ہے یا کیا ہے؛ میرا خیال ہے کہ اگر یہ ہمارے پیچھے پڑ ہی گئی ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ان کو یہ کرنے دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی' کلو صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر یہ قرارداد اس طرح لے آتی کہ یہ کالم disgrace کرتا ہے لہذا اس کالم کو نکاح نامہ سے delete کیا جانے کہ لڑکی مطلقہ ہے' بیوہ ہے یا کنواری ہے اس طرح کا آنا بہت بہتر تھا کیونکہ اس میں دل آزاری ہوتی ہے لیکن یہ قرارداد جو محترمہ لے کر آئی ہیں یہ کسی طور پر بھی ٹھیک نہیں ہے بلکہ میں suggest کروں گا کہ یہ نئی قرارداد لے آئیں اس کی ہم حمایت کریں گے اور یہ کالم نکاح نامے سے delete ہونا چاہیے۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' ملک محمد احمد خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، محترمہ نے جو amendment پیش کی ہے she should substantiate it اس کی کیا value ہے؟ why is this amendment necessary? کہ اگر اس میں لکھا جاتا ہے کہ عورت بیوہ یا مطلقہ ہے اور اس میں مرد کے بارے میں یہ category نہیں کی گئی تو نکاح نامہ فارم کے متعلق جو قوانین بنانے گئے ہیں وہ ایک Islamic jurisprudence کی sense کے مطابق ہیں۔ اب اگر اس کے اندر amendment آنی چاہیے تو یہ اس کی کوئی وجہ بیان کریں اگر اس کی کوئی solid وجہ ہوگی تو یہ ایوان بالکل اس کو منظور کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں اس کے بارے میں وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ کئی لوگ جو نکاح کرتے ہیں' جو شرفاء لوگ ہیں وہ تو اس چیز کے پابند ہیں لیکن کئی ایسے بھی لوگ ہیں جو نکاح کرتے ہیں اور وہ deceive کرتے ہیں ان کی پہلے شادیاں ہوئی ہوتی ہیں اس وقت تو ان کے بارے میں پتا نہیں چلتا لیکن شادی کے بعد یہ بات بیوی کے لئے باعث تشویش بنتی ہے اس لئے یہ کہہ رہی ہیں کہ جس طرح ہمارے کوائف لکھے ہوتے ہیں تو مردوں کے بھی اسی طرح کے کوائف لکھے ہوں۔ مثال کے طور پر اگر ایک آدمی یہ لکھ دیتا ہے کہ میں غیر شادی شدہ ہوں لیکن حقیقت میں وہ شادی شدہ ہوتا ہے تو اس کے لکھ دینے کے بعد یہ جرم ثابت ہو کہ اس

نے غلط بیانی کی ہے۔ محترمہ اس حد تک چاہتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کا قانون میں پہلے سے ذکر موجود ہے کہ اگر کوئی شخص misrepresentation کرے یا کسی بھی contract میں deceive کرے اب نکاح نامہ ایک contract ہے اگر کوئی deceive کرے گا اس کے لئے قانون موجود ہے اس کے لئے پہلے سے ہی سزا کا تعین ہو چکا ہے اب محترمہ نے جو amendment پیش کی ہے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ it should be legally sound and substantiated محترمہ کا خیال ہے کہ amendment آنی چاہیے she has placed it اس پر ایوان کے اندر آپ کو mis-feelings آ گئی ہیں کسی نے کہا "ہاں" کسی نے کہا "ناں" the Chair is not able to judge it کہ آواز کہاں سے اونچی تھی اور کہاں سے نیچی تھی تو she should substantiate it. Lets have a dialogue on it. اگر یہ اپنی بات میں درست ہیں اور اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ یہ amendment آنی چاہیے اور یہ ضروری کیوں ہے تو Let the House be convinced for that.

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، مصباح کوکب صاحبہ!

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! ہمارا جو نکاح نامہ ہے فیملی لاء آرڈیننس 1961 کی دفعہ 11 کے وضع شدہ قواعد کے قاعدہ 8-A کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ وہ انتہائی comprehensive ہے لیکن میں بطور وکیل سمجھتی ہوں کہ اس میں ایک lacuna رہ گیا ہے جب شادیاں ہوتی ہیں تو شادی کے وقت کہا جاتا ہے دولہا غیر شادی شدہ ہے اور شادی کے بعد پتا چلتا ہے کہ شادی کے وقت تو یہ غیر شادی شدہ تھا لیکن یہ دو تین شادیاں کر چکا ہے اور ان کو طلاق دے چکا ہے لیکن نکاح نامے میں چونکہ کوئی ایسا کالم نہیں ہے جس میں یہ واضح کوائف ہوں کہ یہ شادی شدہ تھا یا پہلے طلاق دے چکا ہے۔ جس طرح نکاح نامہ کے کالم 5 میں خواتین کے بارے میں ہے کہ آیا دلہن کنواری ہے، بیوہ ہے یا مطلقہ ہے اسی طرح مرد کی بھی ازدواجی حیثیت کے بارے میں بھی واضح ہونا چاہیے کہ شادی کے وقت اس کا marital status کیا ہے؟

جناب سپیکر! نکاح نامہ کے کالم نمبر 21 میں یہ تو دیا ہوا ہے کہ آیا دولہا اگر شادی شدہ ہے اور اس کی بیوی پہلے سے موجود ہے تو بیوی کی طرف سے اس نے کوئی اجازت نامہ لیا ہے لیکن یہ کہیں نہیں لکھا ہوا ہے کیا اس نے پہلے سے شادی کر کے بیوی کو طلاق دی ہے یا نہیں دی؛ جس طرح marital status دلہن کے بارے میں واضح کیا گیا ہے اسی طرح نکاح نامے دولہا کے بارے میں اس کی ازدواجی حیثیت نکاح کے وقت واضح ہونی چاہیے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ یہ چونکہ شریعت کا معاملہ ہے اور شریعت میں ایک مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت ہے---(نعرہ ہائے تحسین)

پلیز! میری بات سنیں' آپ کی بات اس حد تک تو صحیح ہے کہ وہ غلط بیانی نہ کرے اس کی سزا ہونی چاہیے لیکن اصولاً چونکہ یہ شرعی مسئلہ ہے اور you, being a lawyer, know Shariat Law is better than I. Does Shariat permit that or not? دوسری بات یہ ہے کہ جیسے آپ فرما رہی ہیں کہ شادی کے وقت وہ جھوٹ بولتا ہے کہ وہ شادی شدہ نہیں ہے اصولاً تو وہ اگر شادی شدہ بھی ہے تو he can have four waves at a time لیکن اس کو غلط بیانی نہیں کرنی چاہیے اس کو بتا دینا چاہیے کہ میں شادی شدہ ہوں۔ یہ غلط بیانی کرنا کہ میں غیر شادی شدہ ہوں that is something which has to be looked into میں اس معاملے میں ہاؤس کی رائے لے لیتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس سلسلے میں' میں یہ عرض کروں گا کہ محترمہ اس قرارداد کے ذریعے جو ترمیم لائی اور متعلقہ لاء میں انہوں نے چاہا کہ تبدیلی آئے بات یہ ہے کہ ان کا point اس طرح سے valid بنتا ہے کہ ٹھیک ہے' شریعت میں چار شادیوں کی اجازت ہے لیکن شریعت کا وہی قانون مانا جائے گا جو ہمارے ملک میں مروجہ قانون کو لیجسلیشن کے ذریعے ہماری پارلیمنٹ نے تسلیم کیا ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ شرعی طور پر مرد چار شادیاں کر سکتا ہے لیکن جب اس کی ایک

شادی ہو تو دوسرا نکاح کرنے سے پہلے اسے پہلی بیوی سے اجازت نامہ لینا ہوتا ہے۔ اس اجازت نامے کو attach کئے بغیر دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا۔ اب اس میں ہوتا یہ ہے کہ مرد چونکہ نکاح نامے کے وقت اپنی حیثیت کو declare ہی نہیں کرتا کہ وہ پہلے سے شادی شدہ ہے یا نہیں ہے کیونکہ اس declaration کی اس نکاح نامے میں ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے یہ معاملہ جب بعد میں کھلتا ہے تو پھر وہاں پر legal ambiguity پیدا ہوتی ہے کہ وہ پھر کہتا ہے کہ نہیں جی' میں نے تو یعنی decieve کیا ہی نہیں۔ اگر نکاح نامے میں یہ کالم ہو گا اور مرد شادی شدہ ہونے کے باوجود وہاں پر یہ لکھے گا کہ میں غیر شادی شدہ ہوں تو پھر واقعی وہ 420 اور 419 کے تحت Criminal Case درج ہو سکے گا۔ اگر وہ یہ declare کرے گا کہ میں شادی شدہ ہوں تو ٹھیک ہے' وہ شادی شدہ ہے' وہ دوسری شادی کرسکتا ہے لیکن اس سے پہلے اسے پہلی بیوی سے اجازت لینا ہو گی' یونین کونسل سے سرٹیفکیٹ لینا ہو گا اور وہ اس نکاح نامے سے attach کرنا ہو گا تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس حد تک ان کا point اس قانون' فیملی لاز آرڈیننس 1962 کے تحت یہ واقعی اس میں lacuna ہے اور اس حد تک ان کا point valid ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' پہلے بی بی۔ وہ بی بی کھڑی ہیں۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں۔ یہ ایک انتہائی اہم نوعیت کا معاشرتی مسئلہ ہے جس پر Resolution آئی ہے اور اس پر آپ نے اچھا کیا کہ debate کو open کیا۔ یہ صرف مردوں اور عورتوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ مسئلہ آئندہ آنے والی نسلوں کا ایک معاشرتی مسئلہ ہے۔ میں خود ایک وکیل کی حیثیت سے بارہ سال سے فیملی معاملات کو ہی deal کر رہی ہوں۔ کبھی آپ گارڈین کورٹ میں جائیں' میں اپنے بھائیوں کو بھی کہتی ہوں' اپنی بہنوں سے بھی کہتی ہوں honourable press سے بھی کہتی ہوں کہ جس وقت گارڈین کورٹ میں دو ٹوٹے ہوئے گھروں کے بچوں کو ماں کی custody میں یا باپ کی custody میں دیا جاتا ہے تو جج بہت جلد بلڈ پریشر کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ حالات کسی بھی ذی شعور انسان کے دیکھنے سے باہر ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اب اصل مسئلہ کی طرف آنا چاہوں گی۔ یہ شرعی مسئلہ ہے الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اور ایک اسلامی اسٹیٹ میں رہ رہے ہیں۔ قرآن پاک کو اگر آپ غور سے پڑھیں اور سورۃ النساء کی طرف جائیں تو اس میں واضح طور پر یہ درج ہے کہ چار شادیاں ایک مسلمان مرد پر جائز ہیں لیکن اس کے ساتھ if کا لفظ add ہے۔ اس کی additon ہے کہ اگر تم انصاف کر سکو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ پتا ہے کہ انسان ایک کمزور چیز ہے۔ وہ انصاف کا ترازو برابر نہیں رکھ سکے گا۔ اب رہا مسئلہ ہمارے مسلم فیملی لاز آرڈیننس 1961 کے حوالے سے، تو 1961 کے آرڈیننس میں یہ واضح طور پر لکھا ہے اور عورتوں کی اس میں سکیورٹیز کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے کہ جو نکاح فارم میں تمام سیکشنز کے ساتھ ساتھ مرد کے بارے میں یہ لکھا گیا ہے کہ آیا اس کی پہلے شادی ہوئی ہے اور اس کا کیا اجازت نامہ ساتھ لگا ہے جیسے رانا ثناء اللہ صاحب نے کہا تو اگر اس میں یہ additon کر دی جائے کہ یہ اس نے کیا پہلے سے کتنی بیویوں کو طلاق دی ہے؟ آپ ان عورتوں کو دیکھیں میرے ساتھ عدالتوں میں چلیں، فیملی کورٹس میں چلیں کہ کتنی ایسی عورتیں ہیں جو اس دھوکہ دہی کی وجہ سے اپنی زندگیاں برباد کر چکی ہیں۔ وہ نہ ان کو طلاق دیتے ہیں، نہ ان کو گھروں میں بساتے ہیں اور وہ بچیاں شادی کے تین ماہ بعد اپنے ماں باپ کے سر پر دوبارہ بوجھ بن کر بیٹھ جاتی ہیں۔
میں اپنے معزز ممبران سے گزارش کروں گی کہ عورتوں کے issue کو صرف عورتوں تک محدود نہ کیا جائے۔ یہ issue ایک معاشرتی مسئلہ ہے۔ آپ کی بیٹیاں بھی ہیں، آپ کی بہنیں بھی ہیں ہم سب کی مائیں، بہنیں، بیٹیاں ہیں جن کے لئے یہ مسائل بنتے ہیں۔ ایسے issues کو seriously take up کریں جیسے آپ پانی کے مسئلے کو seriously سب کھڑے ہو کر take up کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)
میں اسلام، قرآن، پاکستان کے آئین، پاکستان کے قانون کے مطابق درخواست کروں گا کہ یہ Legislative Forum ہے، اس پر Legislation اسی انداز میں ہونی چاہیے کہ جس کا ہمیں آئین، قرآن اور سنت حکم دیتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ قرار داد جو ہاؤس میں پیش کی گئی ہے جس پر ابھی بہت سارے ممبران حضرات نے اپنے اپنے خطابات کئے ہیں اور اپنے اپنے دلائل پیش کئے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ الحمد للہ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے' اس کا ایک آئین ہے اور وہ آئین بھی ہمیں یہ کہتا ہے کہ اس ملک کے اندر تمام قاعدے' قوانین' قرآن اور سنت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دائرے کے اندر ہوں گے۔ ہمارے ملک کی ڈیمو کریسی ہمارے ایمان کے مطابق' پہلی بات اور نمبر 2 ہمارے آئین کے مطابق قرآن و سنت کے دائرے کے اندر رہنے والی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ اللہ کے بنائے ہوئے قوانین قیامت تک کے لئے ہیں۔ کسی ایک خاص علاقہ' ماحول' ملک کے حوالے سے اگر کوئی معاشرتی معاملات ابھرے ہوئے ہیں تو اس سے معاشرتی گنجلک پیدا ہوتی ہے۔ اس کی بنیادوں کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اس کی معاشرے کے اندر کیا وجوہات ہیں؛ معاشرے کے اندر کیا ناہمواریاں ہیں؛ کیسی کیسی دشواریاں ہیں؛ جس کے نتیجے میں یہ معاشرتی معاملات پیدا ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اتنے حساس معاملے کو صرف majority اور minority اور gender discrimination کے حوالے سے نہ دیکھا جائے۔ میرے نزدیک اس میں بالکل درمیانی رستہ یہ ہے کہ اس قرار داد کو اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف refer کر دیا جائے۔ ان کی طرف سے باقاعدہ کوئی رائے آجائے گی۔ اس کی روشنی میں ہاؤس جو بھی قرار داد پیش کرے وہی احسن ہو گا ورنہ جلد بازی کے اندر معاشرتی اور دوسرے دلائل جس طرح بھی آرہے ہیں وہ سب اپنی جگہ حقیقت ہیں' اس کی روشنی کے میں اگر کوئی فیصلہ یہاں پر کر دیں جو کہ قرآن و سنت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی منشاء کے خلاف ہو تو یہ ایک انتہائی دکھ کی بات ہو گی اور یہ ہمارے ایمان کے منافی ہو گا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے مودبانہ گزارش یہ ہے کہ اس قرار داد میں خواتین کی مشکلات پیش کی گئی ہیں میں انہیں بالکل honour کرتا ہوں لیکن میری رائے یہ ہے کہ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کو refer کر دیں' وہ رائے دے۔ ظاہر ہے کہ یہ کونسل اسی لئے بنی ہے اور Rules کے اندر بھی موجود ہے کہ اگر کوئی معاملہ اس طرح کا آئے تو صوبائی اسمبلی اسلامی نظریاتی کونسل کو refer کر سکتی ہے' وہ اس پر رائے دے سکتی ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی

ادارہ ہے۔ علمائے کرام اس کے اندر بیٹھے ہیں' وہ آئین کے مطابق بنی ہوئی ہے' وہ جو رائے دے گی اس کی روشنی میں پھر قرارداد پر بات ہو سکتی ہے اور اس کی منظوری کی بات ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑی مثبت قرارداد آئی ہے اور اس کی مخالفت ویسے بھی مناسب نہیں ہے۔ اس میں دو چیزیں ہیں۔ ایک تو نکاح کی ایک شق سے متعلق بات ہے کہ نکاح کے لئے جو نکاح خواں ہے وہ اکثر اوقات بلکہ ہمیشہ مرد ہوتا ہے جس کی ہمدردیاں اپنے بھائی دولہا کے ساتھ ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اگر یہ بھی لازم ہو کہ نکاح خواں کے طور پر خاتون بھی نکاح خواں بن سکتی ہے تو کم از کم وہ عورتوں کے حقوق کا بہتر طریقے سے تحفظ کر سکے گی۔ ایک یہ ہو۔

جناب والا! دوسرا اگر ہم یہ قرارداد منظور بھی کر لیتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ ہم تو خواتین کے حقوق کے ہمیشہ سے علمبردار رہے ہیں۔ میں ایک لائن میں بات کرتا ہوں کہ گوجرانوالہ کے لئے ان کی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جتنا bold step اٹھایا ہے اگر کہیں ہماری حکومت ہوتی تو ہم اتنی talented M.P.A کو وزیر بلدیات بنا دیتے۔ خیر وہ ان کا اپنا ذاتی مسئلہ ہے ہمارا نہیں ہے تو میں اس لئے کہنا چاہتا ہوں' آخری بات کہ اگر یہ قرارداد منظور ہو جائے تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ دلہن کنواری کا لفظ ہے تو دولہا کنوارا کا لفظ ہوتا ہے۔ آگے ہے بیوہ کا لفظ تو ادھر رنڈوا لکھا جائے گا۔ تیسرا لفظ مطلقہ ہے جو قرارداد میں لکھا ہے تو مجھے یہ بتا دیا جائے کہ اگر یہ قرارداد منظور کر لی گئی تو کالم میں مطلقہ کے آگے ہم کیا لکھیں گے؟ یعنی مرد کے لئے کیا لکھا جائے گا؟ وہ بھی ذرا وضاحت ہو جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! محترمہ مصباح کوکب صاحبہ نے یہ جو قرارداد پیش کی ہے اگر انھوں نے نکاح نامے کے اس فارم کو تفصیل کے ساتھ غور سے پڑھا ہوتا تو وہ یقیناً یہ قرارداد کبھی نہ دیتیں۔ اس کے اندر پہلے یہ کالم موجود ہیں کہ اس کے اندر دولہا detail دے گا کہ پہلے اس کی شادی ہوئی ہے یا نہیں؟ اور اس کے کتنے بچے ہیں؟ اس کی detail پہلے دی

ہوئی ہے۔ اب ان کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی نے پہلے شادی کی ہے اور وہ خدانخواستہ فوت ہو گئی ہے یا اس نے طلاق دے دی ہے یا عورت نے خلع لے لیا ہے تو اس کا تذکرہ بھی نکاح نامے میں آنا چاہیے۔

جناب سپیکر! اگر اس فارم کے اندر پہلے details دی ہوئی ہیں تو ان کی موجودگی میں اس نئی چیز کو شامل کرنے کی practically کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ یہ ایک بے ضرر سی قرارداد ہے اور اس میں کوئی ایسا factor نہیں ہے کہ جس سے ان کے کوئی حقوق ضائع ہو رہے ہیں یا بعد میں اس سے کوئی فائدہ مل جائے۔ یہ محض اس نکاح نامہ کے فارم کی repetition ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔ male اتنا super نہیں ہے کہ اس کی ہر بات کو چھپا دیا جائے۔ اگر آپ female کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں کہ کنواری ہے یا نہیں؛ تو پھر male کے بارے میں کیوں نہ لکھا جائے۔ وہ تو اپنی ساری باتیں چھپا کر رکھے' اس کے سارے گناہوں پر تو پردہ پڑا رہے اور female کو expose کر دیا جائے۔ کیوں؟ یہ male dominating society نہیں ہے۔ عورت اب تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ ہمیں male کے بارے میں پتا ہونا چاہیے' اس کے بارے میں بھی لکھا جانا چاہیے۔ جاوید صدیقی صاحب جن کو اردو آتی ہی نہیں ہے وہ ہمیشہ سرائیکی بولتے ہیں۔ یہ جا کر ڈکشنری دیکھیں اور مطلقہ کا مذکر ڈھونڈیں۔ آپ انتہائی نکمے ہیں۔ نہ تو آپ کو اردو آتی ہے نہ انگریزی آتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' عبداللہ یوسف وڑائچ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون: Thank you sir, for giving me a chance. جناب والا! یہ معاملہ بڑا simple ہے۔ اس کو ویسے ہی issue بنا کر شرعی اور غیر شرعی discussion میں ڈال دیا گیا ہے۔ فارم میں دلہن کے متعلق یہ information مانگی گئی ہے کہ وہ شادی شدہ ہے یا کنواری اور mover نے اپنی مجوزہ ترمیم میں counter information کا کہا ہے کہ دولہا کو بھی similar information دینی چاہیے۔ It is very simple. اگر دلہن کے متعلق information مل سکتی ہے تو دولہا کے متعلق بھی ایسی ہی information اس فارم میں ہونی

چاہیے۔ That's all. اس میں شریعت یا چار شادیوں والی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ تو صرف ایک information دے رہے ہیں کہ میں شادی شدہ ہوں یا نہیں۔ جیسے دلہن کی information لے رہے ہیں ایسے ہی دولہا کے متعلق بھی ہو جانے گی اور اس میں حرج بھی کوئی نہیں ہے۔ I support this.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی احمد خان صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو نکاح نامہ ہے یہ بنیادی طور پر ایک ایسا contract ہے جو شرعی قوانین کے ذریعے regulate ہو رہا ہے۔ ہمارے نکاح نامے کے اندر شریعت سے ہٹ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کو بے ضرر کہنا یا کہنا کہ اس کی صرف اتنی simplicity ہے کہ وہ ایک permission مانگ رہے ہیں۔ اگر اس میں کوئی lacuna ہے تو ہم نے کہا تھا کہ یہ اپنی بات کو substantiate کریں۔ جناب والا! جو بات رانا ثناء اللہ صاحب نے کہی اس میں وزن تھا لیکن اپنی ہی بات میں انھوں نے اس چیز کو واضح بھی کر دیا کہ پہلے سے وہاں پر یہ provision موجود ہے کہ جب کوئی شادی شدہ مرد شادی کرنے جانے گا تو اس سے پہلے وہ declare کرے گا کہ اس نے اپنی پہلی بیوی سے اجازت لی ہے اور اگر مرگئی ہے تو اس کی بھی information دی جانے گی۔ اس کے لئے اسی فارم کے اندر علیحدہ کالم میں provision ہے جس میں وہ detail دے گا کہ میں پہلے سے شادی شدہ ہوں یا اگر اس کی بیوی اس سے خلع لے چکی ہے تو اس کی بھی تفصیل وہ describe کرے گا۔ اب دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ اگر مرد کو آپ نے determine کرنا ہے کہ وہ پہلے سے کنوارہ ہے اور disclose نہیں کر رہا یا مرد نے conceal کیا ہے، جھوٹ بولا ہے۔ یہ ایک impact ہے کہ خواتین کے حقوق کے متعلق کوئی بات ہو رہی ہے۔ جناب! یہ ایک شرعی document ہے۔ جو بات ڈاکٹر وسیم اختر صاحب نے کہی ہے، جو بات رانا ثناء اللہ صاحب نے کی ہے اور جو عبد اللہ یوسف صاحب بات کر گئے سب ایک ہی ہے۔ بات ہوتے ہوتے آگے آگئی جیسے ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ حسب عادت بلاسوچے سمجھے بول پڑی ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ مرد کو کیسے determine کریں گی کہ آیا وہ کنوارہ ہے یا نہیں؟ Can you test him? آپ ہر چیز کو مذاق میں لے کر بات کرتی

ہیں۔ جناب والا ! اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کو refer کیا جائے۔

This should go to Islamic Ideology Council

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، یہ چاہتے ہیں کہ عورت کے بارے میں تو سب کچھ معلوم ہو لیکن مرد کے بارے میں کچھ پتا نہ چلے۔

جناب ڈپٹی سپیکر :جی بی بی ! آپ بات کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ شمیم اختر : جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ نکاح نامے میں جس طرح عورت کی ازدواجی حیثیت ظاہر کی جاتی ہے اگر مرد کی بھی واضح کر دی جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اس سے مرد کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہو گا اور نہ ہی اس کے لئے یہ کوئی نقصان دہ ہے۔ بلکہ میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ رشتہ طے ہوتے وقت' نکاح نامہ سے پہلے مرد کی ساری ازدواجی حیثیت صاف واضح ہونی چاہیے۔ کیونکہ جب مرد کی ازدواجی حیثیت واضح نہیں ہوتی تو بعد میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ نان و نفقہ اور بچوں کی وجہ سے گھریلو جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں جس وجہ سے بہت سے گھر ٹوٹ جاتے ہیں۔ یہ ہمارے معاشرے میں ناخوشگواری کو جنم دیتا ہے۔ اس لئے میری آپ سے'معزز ایوان سے بھرپور استدعا ہے کہ اس قرار داد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر :جی'محترمہ آپ فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات ، جناب سپیکر ! اس معزز ایوان میں بہت سے expert, lawyers ہیں جو کہ ہم سے بہتر جانتے ہیں' بہتر علم رکھتے ہیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ میری بہن نے جو قرار داد پیش کی ہے اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے 'جیسا کہ ابھی رانا صاحب جو کہ ماشاء اللہ کافی expert ہیں نے بتایا ہے کہ بیوی کی طرف سے ایک permission letter ہوتا ہے جو کہ نکاح کے وقت ساتھ attach کیا جاتا ہے لیکن sometimes یہ ہوتا ہے بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ کوئی بھی عورت خوشی سے دوسری شادی کی اجازت نہیں دیتی۔ obviously اسے threat کیا جاتا ہے ' دھمکایا جاتا ہے اور زبردستی دستخط کروائے جاتے ہیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ نکاح نامہ فارم میں یہ شق شامل کر لی جائے گی۔ اس طرح اگر مرد اپنے آپ کو غیر شادی شدہ

ظاہر کر کے شادی کرے گا تو پھر بعد میں کوئی مسائل پیدا ہوں گے تو وہ عورت عدالت میں جا کر challenge کر سکے گی کہ میرے ساتھ جھوٹ بولا گیا ہے۔ دوسرا یہ شریعت کورٹ سے کوئی deny کرنے والی بات نہیں ہے۔ اگر یہ معاملہ یہاں نہیں سلجھایا جا سکتا، میرے بھائی یہ سمجھتے کہ This is not possible کہ ہم اسے یہاں settle نہیں کر سکیں گے تو پھر ہماری اس فورم کے ذریعے آپ سے درخواست ہے کہ اسے اسلامی نظریاتی کونسل میں بھجوا دیا جائے۔ یہ کوئی ایسی بری بات نہیں ہے۔ ہم تو simple information چاہتے ہیں۔

جناب عبدالرشید بھٹی : میں جناب توں تے جہڑے دوست نکاح نامیاں اُتے expert نیں اوناں نوں پچھناں چاہناں "

جناب ڈپٹی سپیکر : بھٹی صاحب ! میں اس معاملے وچ expert کوئی نئیں آں، باقی شاید ہون گے۔ میں صرف رانے دے رہیاں تے میں expert نئیں آں جی۔

جناب عبدالرشید بھٹی : میں جناب دی توجہ اِک خاص گل اُتے دلوانا چاہناں آں۔ ایہہ نکاح نامہ تبدیل ہو رہیا اے۔ جہڑے پہلے نکاح نامے بنے ہوئے نیں اُناں دا کی بنے گا؟

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا : جناب سپیکر، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بتا دیا جائے کہ نکاح نامہ میں دولہا کے بارے میں معلومات کے لئے فلاں فلاں شقیں پہلے سے موجود ہیں۔ جو موجود ہیں ان کے متعلق to the point یہ بتایا جائے کہ یہ چیز missing ہے، کم ہے۔ اس کا اضافہ کیا جائے۔ انھوں نے کہا ہے کہ یہ یہ چیزیں شامل کی جائیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ دولہا کے بارے میں پہلے سے نکاح نامہ کے فارم میں ایسی شقیں موجود ہیں کہ آیا وہ شادی شدہ ہے یا نہیں، آیا اس کے بچے ہیں یا نہیں یہ سب کچھ پہلے سے موجود ہے۔ اگر اس میں کوئی کمی ہے تو محترمہ اسے pin point کریں تا کہ اس پر بات ہو سکے۔ شکریہ

محترمہ عابدہ جاوید : جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ اگر ہم ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو کرنا چاہتے ہیں تو اس کا نظام ہی بدل کر اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔ جو کہ دین فطرت ہے۔ اسلام معتدل دین ہے۔ اسلام اعتدال پسند کرتا

ہے۔ اسلام کا اپنا معاشی' معاشرتی' سماجی اور عدالتی نظام ہے۔ اگر ہم صحیح معنوں میں اس سے استفادہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو یہ نظام بدلنا ہو گا۔ میں ان چیزوں کا جواب چاہتی ہوں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوکب صاحبہ! میں نے تمام آراء سن لی ہیں۔ I have gone through every body's point of view آپ کی بات میں بھی وزن ہے لیکن---

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں ایک point clear کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ)، جناب والا! نکاح نامے میں جیسے عورت کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ آیا یہ پہلے سے کنواری ہے' بیوہ ہے یا مطلقہ ہے؛ مرد کے بارے میں ایسا کوئی کالم نہیں ہے سوائے کالم نمبر 21 کے۔ اس میں صرف یہ ہے کہ کیا دولہا کی پہلے سے بیوی موجود ہے؟ یعنی اس کی existing position کے بارے میں ہے۔ اس بارے میں نہیں ہے کہ کیا یہ پہلے کنوارہ تھا' اس نے دو تین شادیاں کی ہوئی ہیں یا انھیں طلاق دی ہوئی ہے---

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب سپیکر! میں محترمہ سے گزارش کرتا ہوں کہ نکاح نامے کا کالم نمبر 21 پڑھ کر سنا دیں اور پھر بتائیں کہ یہ دو تین یا چار چیزیں موجود ہیں لیکن یہ ناکافی ہیں اور انکے اندر فلاں چیز بھی شامل کی جائے۔ یہ to the point بات ہو گی جس کو سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ یہ ایک ابہام ہے۔ میں آخری بات کرنے لگا ہوں---

جناب عبد الرشید بھٹی، جناب سپیکر! سب سے پہلے ہاؤس میں نکاح نامہ فارم تقسیم کیا جائے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس کالم میں صورت حال یہ ہے کہ دلہن سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ وہ کنواری ہے' مطلقہ ہے یا بیوہ ہے؛ کالم نمبر 21 میں مرد کے متعلق معلومات ہیں۔ اگر عورت غلط کوائف دیتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی نہیں ہوسکتی لیکن اگر مرد غلط کوائف دیتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ شادی شدہ نہیں ہوں تو اسی declaration میں یہ لکھا ہے کہ اس کے خلاف وہ عورت استغاثہ دائر کرے گی اور اسے تین سال سزا دی جائے گی۔ یہ already وہاں پر موجود ہے۔

چونکہ اس پر ملک احمد خان صاحب اور دوسرے دوستوں نے بھی کہا ہے کہ یہ فیملی لاء آرڈیننس اسلام سے particular متعلق contract ہے۔ لہذا میری بھی یہ درخواست ہے کہ اسے اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیج دیا جائے۔ یہ ہمارے آئین کی requirement ہے کہ اسے اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیج دیا جائے اور اگر وہاں سے کوئی رائے آجاتی ہے کہ اس amendment کو کر دیا جائے تو پھر اس ہاؤس کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

وزیر بیت المال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

وزیر بیت المال، شکریہ جناب سپیکر! نکاح نامے میں دلہن کے لئے جو شق ہے اس میں ہے کہ عورت ایک ٹائم میں دو نکاح نہیں رکھ سکتی لیکن مرد ایک ٹائم میں چار نکاح رکھ سکتا ہے۔ اس لئے عورت کے لئے یہ information دینا ضروری ہے لیکن مرد کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بی بی!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! آج اس ہاؤس میں ایک بہت اہم مسئلہ زیر غور ہے اسے ایسے ہنسی مذاق میں نہ لیا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! یہاں تو سب اسے seriously لے رہے ہیں۔ یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔ ہر کوئی اپنا view دے رہا ہے۔ آخر یہ ایک شرعی مسئلہ ہے ہم اسے ایسے تو dispose of نہیں کر سکتے۔ سب کی رائے لینے کے بعد ہی کوئی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، شکریہ۔ جناب سپیکر! چونکہ ہمارا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ وہاں پر چاہے کوئی جتنا بھی غریب ہو گا وہ زیادہ شادیاں کرے گا۔ وہاں پر ایک آدمی تین تین، چار چار شادیاں ضرور کرتا ہے اور غربت کے باعث وہ بچیاں شادی کے دوسرے دن ہی اپنے گھروں میں آجاتی ہیں کیونکہ وہ afford ہی نہیں کر سکتا۔ اگر میری بہن نے یہ بل دیا ہے تو اس میں کوئی مصلحت ہے۔ اگر یہ کر دیا جائے کہ یہ آدمی پہلے سے شادی شدہ ہے اور اس کے اتنے بچے ہیں۔ ایک خانہ ہے کہ اس کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ یہ خانہ تو ہے لیکن یہ نہیں

لکھا جاتا کہ وہ پہلے شادی شدہ ہے یا نہیں۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے ایوان سے درخواست کروں گی کہ اگر اس میں تھوڑی سی تبدیلی کر دی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ شکریہ

محترمہ خالدہ منصور، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' بی بی! Let the lady speak first.

محترمہ خالدہ منصور، شکریہ۔ جناب سپیکر! آج میری بہن عورتوں کے بارے میں ایک نہایت ہی اہم بل لائی ہیں یہ مردوں کے لئے تو اہم نہیں ہو گا لیکن خواتین کے لئے بہت اہم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! یہ سب کے لئے اہم ہے۔

محترمہ خالدہ منصور، حکومت نے جہاں خواتین کو 33 فیصد نمائندگی دی ہے اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ ہم خواتین کے حقوق کے لئے بہت کچھ کر رہے ہیں۔ تو آج جو یہ چھوٹا سا بل پیش ہوا ہے تو میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ آج پاکستانی عورت عدم تحفظ کا شکار ہے۔ اگر نکاح نامے میں ایک چھوٹی سی چیز add کرنے سے عورت کو تحفظ مل سکتا ہے۔ تو پھر میرے بھائیوں کو اس میں کیا شکایت یا تکلیف ہے کہ وہ اس کو نہیں مان رہے۔ اگر آپ واقعی عورت کو تحفظ دینا چاہتے ہیں' اگر آپ واقعی عورتوں کو حقوق دینا چاہتے ہیں تو پھر میرا نہیں خیال کہ اس کی مخالفت کی جائے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ نکاح نامے میں عورت کو تحفظ دیا جائے اور ہم یہ چاہیں گے کہ پاکستانی شہریت' اسلام اور مذہب کے مطابق کریں۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ اسلام کے منافی ہو لیکن اس کو کسی ایسے طریقے سے کیا جائے کہ وہ اسلام اور شریعت کے مطابق ہو اور عورت کو بھی تحفظ مل سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' بی بی!

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ یہاں کہا جا رہا ہے کہ اس بل کو اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیج دیا جائے۔ کسی بھی مسلمان کو اس کونسل پر اعتبار ہے اور ہم اس

سے deny نہیں کرتے۔ یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہم اس issue کو شریعت کے حوالے سے بھی لیتے ہیں تو شریعت میں بھی جھوٹ بولنے پر سب سے بڑی پابندی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا گناہ انسان پر نازل فرماتا ہے۔ میں اس میں یہ add کروں گی کہ اگر کالم 21 غور سے دیکھا جائے تو جن میرے بھائیوں کا نکاح نامہ 1961 کے آرڈیننس کے بعد کا ہے وہ گھر جا کر اپنا نکاح نامہ ڈھونڈیں اور اپنی بیوی سے کہیں کہ صندوق سے نکال کر دکھائے۔ اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ کیا دولہا پہلے سے شادی شدہ ہے؟ بچوں کا پوچھا ہوا ہے۔ یہ خاتون تو اس میں صرف الفاظ کا ہیر پھیر مانگ رہی ہیں کہ یہ پہلے سے طلاق یافتہ تو نہیں ہیں یا اس کی بیوی فوت تو نہیں ہو چکی۔ اس میں تھوڑا سا لفظوں کا ہیر پھیر ہے۔ قانون کا طالب علم ہونے کی حیثیت سے میں سمجھتی ہوں کہ شریعت میں جھوٹ پر پابندی ہے۔ اسے اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیجنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ جب فیملی کورٹس میں طلاق اور خلع کے case file ہوتے ہیں یا عورتیں relief حاصل کرنے جاتی ہیں تو وہاں پر جو نکاح نامہ پیش کیا جاتا ہے اس کے کالم 21 میں لکھا ہوتا ہے کہ اس کی شادی نہیں ہوئی۔ مگر وہ طلاق کو چھپا لیتا ہے۔ اگر اس میں add کر دیا جائے کہ اس نے پہلے سے کوئی طلاق تو نہیں دی یا اس کی بیوی فوت تو نہیں ہو گئی۔ یہ اتنا سا issue ہے' اتنا سا جھگڑا ہے۔ اس سے قانونی پیچیدگیاں کم ہو جائیں گی اور social problems میں کمی آئے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے سب باتیں سن لی ہیں۔

وزیر خصوصی تعلیم، جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' قدسیہ لودھی صاحبہ!

وزیرخصوصی تعلیم، جناب سپیکر! میں اتنا عرض کرنا چاہوں گی کہ بار بار 1961 کے Law کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس وقت بھی جب ایوب خان صاحب یہ لاء لے کر آئے تھے تو بہت سارے لوگوں نے اس بات پر شور مچایا کہ مرد تو بیوی سے پوچھنے کا پابند ہی نہیں ہے لیکن اس کے بعد جب یہ لاء بنا اور settle ہوا اور اس حوالے سے عورتوں کو تحفظ ملا تو بعد میں سب نے اسے مانا۔ اگر اس شق کو consider کرتے ہوئے آپ اپنی رولنگ دیں۔ اور اس کو add کیا جائے اور بجائے اس کے کہ

آپ اس مسئلے کو وفاقی شرعی عدالت میں بھیجیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کو ایک معاشرتی بھلائی تصور کرتے ہوئے نکاح نامے میں اس شق کا اضافہ کیا جائے۔بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،جی بی بی آپ فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود، شکریہ۔ جناب سپیکر! مصباح کوکب صاحبہ نے جو آج قرار داد کی صورت میں point raise کیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بڑا ہی ایک اہم موضوع ہے اور ایک خاص رویہ اس topic کی وجہ سے ابھرا ہے اور اس اسمبلی کے ہم نوٹس میں لانے ہیں۔ میراتھن ریس ہو یا آج کا یہ issue بات خواتین کے حوالے سے ہی ہو رہی ہے اور کل بھی ہو رہی تھی۔ لیکن ہماری ان بنچوں سے خصوصی طور پر جو گورنمنٹ کی طرف سے ہیں آج بہت جوش وخروش ہے اور اس کے against میں جانے کی بہت کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے معاشرے میں ایک رواج بن گیا ہے کہ شریعت کو مرد صرف اپنے right کے لئے استعمال کرتے ہیں۔جہاں بات عورت کے right کی آئے گی' جہاں بات عورت کے حق کو محفوظ کرنے کی آئے گی' ہمیشہ اس کے خلاف کسی بھی بنچ پر لوگ ہوں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے میں یہ بات ضرور کہوں گی کہ شریعت انتہاپسندی کی اجازت نہیں دیتی۔ میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ ایران جیسے اسلامی ملک میں جہاں پر اتنا basic وراثت کا قانون ہے انہوں نے اس کو modify کیا ہے اور عورت کو وراثت میں برابر کے حقوق دیئے ہیں۔ ایران بھی ہمارا اسلامی ملک ہے اگر وہ اسلامی شریعت کے لحاظ سے اتنی بڑی change لانے ہیں تو یہ تو پھر کوئی بات ہی نہیں ہے۔ اس لحاظ سے میں اس قرار داد کی پر زور سفارش کرتی ہوں۔ میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ اس میں کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے کہ نکاح نامے میں یہ شق شامل نہ ہو۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر ، حاجی محمد طاہر محمود!

حاجی محمد طاہر محمود، شکریہ جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے اور میں معذرت کے ساتھ اپنی بہنوں سے یہ گزارش کروں گا کہ اسلام کے مسئلے کے متعلق ہمیں پتہ نہیں ہے اور ہم ایسے ہی شروع ہو جاتے ہیں۔

میری بہن نے ایران کا حوالہ بھی دیا کہ وہ بھی ایک اسلامی ملک ہے وہاں اور بات ہے میں اس کی تفصیل میں بھی نہیں جانا چاہتا۔میری یہ گزارش ہے کہ اسلام میں چار شادیوں کی اجازت ہے۔اس میں یہ بھی کہیں نہیں لکھا گیا بلکہ اس میں ایک ہی بات ہے کہ آپ برابری کی بنیاد پر چار شادیاں کر سکتے ہیں۔یعنی آپ سب کے ساتھ equal status رکھیں۔ اس کے علاوہ 1961 کے عائلی قوانین Family Laws میں یہ چیز ضرور ہے اور یہ Laws ہمارے ملک میں رائج ہیں لیکن وہ بھی اسلامی تعلیمات اور قرآن سے differ کرتے ہیں۔لیکن چونکہ ہمارے ملکی قوانین میں ان کی ترمیم ہو چکی ہے اس کے تحت ہمارا نظام چل رہا ہے اس میں بھی یہ چیزیں لکھی ہوئی ہیں۔وسیم صاحب نے بھی یہ کہا ہے اور ہمارے حکومتی بنچوں کے دوستوں نے بھی یہ کہا ہے کہ شریعت کورٹ سے اس کا فیصلہ لے لیں۔ نظریاتی کونسل سے فیصلہ لے لیں۔ ہمیں اس میں ترمیم کا کوئی حق نہیں ہے۔ہمیں اس پر اعتراض کا بھی کوئی حق نہیں ہے میں اپنی بہنوں سے یہ گزارش کروں گا کہ میں نے خود چار شادیاں کیں۔ (قہقہے)۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ سے زیادہ کون تجربہ رکھتا ہے آپ انصاف کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟

حاجی محمد طاہر محمود، میں وہی بات کر رہا ہوں۔ میں نے خود چار شادیاں کی ہیں الحمد للہ اب بھی میری دو بیویاں ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور پہلی بیوی سے permission کے ساتھ کی ہیں۔جہاں تک اجازت نامے کا تعلق ہے نکاح نامے میں ساری چیزیں لکھی ہوئی ہیں لیکن شریعت کے مطابق اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ (عائلی قوانین) کے تحت اجازت کی ضرورت ہے۔ آپ اس معاملے کو نظریاتی کونسل میں بھیج دیں۔ یہ آپ نے اس کو مسئلہ بنا دیا ہے ورنہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔تشریف رکھیں۔رئیس محمد اقبال!

رئیس محمد اقبال، جناب والا! میری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ آپ نے دونوں طرف سے کافی discussion سن لی ہے۔ اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ محترمہ جو ترمیم اس میں چاہتی ہیں وہ اس وقت نکاح نامے میں موجود ہے۔ جو بھی information وہ چاہتی ہیں وہ موجود ہوتی ہے۔

میرے خیال کے مطابق انہیں ایک character certificate چاہیے کہ اس نے کتنی بیویوں کو پہلے طلاق دی ہے اور انہیں کچھ بھی نہیں چاہیے۔ اس کے علاوہ کسی ترمیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک contract ہے اور کسی بھی چیز کا contract اگر کیا جائے یعنی پراپرٹی کا' بیوی کا' شادی کا کوئی بھی contract کیا جائے تو اس میں پہلے سے معلومات لے لینی چاہییں اور نکاح نامے میں ایک کالم کا اضافہ کر دیا جائے کہ اس نے پہلے کتنی بیویوں کو طلاق دی ہے اور کیوں طلاق دی ہے؛ دوسری بات یہ ہے کہ قانون میں موجود ہے کہ پہلی بیوی سے شادی سے پہلے اجازت لینی چاہیے اور اس میں یہ بھی ہے کہ بعض اوقات بیویاں اپنے خاوندوں کے گھر آباد نہیں ہوتیں۔ خاوند دوسری شادی کر کے اپنا گھر بسانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس وقت situation یہ ہوتی ہے کہ یونین کونسل کا ناظم دیکھتا ہے اور اگر اس کے سامنے کوئی معقول وجہ اور جواز سامنے آئے تو بغیر بیوی کی اجازت کے بغیر statement کے دوسری شادی کی اجازت دے سکتا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب زاہد پرویز صاحب! آپ بات کرنا چاہتے تھے۔

چودھری زاہد پرویز: جناب والا! میں نے صرف یہی بات کرنا تھی کہ ہاؤس میں ہمارے جتنے بھی ممبر ہیں جن کی ایک سے زیادہ شادیاں ہیں ان کی رائے لے لینا بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ رو کھڑی صاحب!

وزیر مال: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شرعی طور پر چار شادیوں کے ساتھ جو پابندی ہے اس لحاظ سے کوئی برابری نہیں کر سکتا۔ لہذا شادی ایک ہی ہونی چاہیے' دوسری کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اس ہاؤس میں اس مسئلے پر کافی بحث ہو چکی ہے مہربانی فرما کر اس پر اب voting کروائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ اعجاز احمد!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ جناب سپیکر! آج یہاں پر بڑی اہم بحث ہو رہی ہے اور جو رو کھڑی صاحب نے بات کی ہے کہ ایک ہی شادی ہونی چاہیے۔ میرے خیال میں اگر یہ میری عمر کے حصے میں ہوتے تو بات نہ کرتے۔ یہ چونکہ عمر کے اس حصے میں ہیں جس میں بندہ ایک ہی شادی سے گزارہ کر لیتا ہے۔ دوسرا انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک شادی۔ یہ خالصتاً شرعی مسئلہ ہے اس میں ہمیں اجازت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود act کر کے دکھایا ہے اور وہ مسئلہ صرف اس لئے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر زیادہ شادیاں کی ہیں تو آپ نے اس میں طلاق یافتہ خواتین سے بھی کی ہیں۔ آپ نے اپنی عمر سے زیادہ خواتین سے بھی شادی کی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر ایسے کوئی حالات بندے کی زندگی میں آجاتے ہیں۔ کوئی ایسا problem create ہو جاتا ہے جس وجہ سے وہ دوسری شادی کر لیتا ہے تو اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ آج جس بات پر یہاں پر بحث ہو رہی ہے۔ اس میں دو تین بڑی clear cut باتیں ہیں۔ ایک تو محترمہ نے یہاں پر نکاح نامے میں ترمیم لانے کی کوشش کی ہے۔ کالم 21 میں clear cut لکھا ہوا ہے کہ مرد کنوارہ ہے یا شادی شدہ ہے۔ اس کی موجودگی میں دیگر کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسا کہ حکومتی بنچوں سے بھی میرے بھائی نے بات کی ہے کہ یہ actually certify کروانا چاہتی ہیں کہ اس بندے نے پہلے کس کس کو طلاق دی ہے اور کس کو نہیں دی؟ دوسری بات یہ ہے کہ یہ ترمیم propose کر رہی ہیں کہ یہ ہو جانے کہ یہ بات سامنے آجانے کہ اس نے کتنی شادیاں کی تھیں کتنی کو طلاق دی ہے وہ کنوارہ ہے یا نہیں؟ یہ پہلے سے نکاح فارم میں موجود ہے۔ اب پھر کل کو کوئی اس میں ایسی ترمیم لے آئے گا جو اب نکاح نامے میں موجود نہیں ہے کہ خاتون پہلے کنواری ہے یا کنواری نہیں ہے؟ اس نے پہلے کتنے مردوں کو چھوڑا ہے اور اب اس کی کونسی شادی ہے۔ اس سے ایک نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Time is extended for half an hour more.

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کسی قسم کی اس طرح کی amendment نہیں آنی چاہیے اور ہاؤس کا جس طرح کا ماحول ہے اور جس طرح تمام ممبرز نے اس پر بات کی ہے

میں سمجھتا ہوں کہ خواتین کی طرف سے بھی اور مردوں کی طرف سے بھی' ٹریژری بنچز سے بھی اور ہماری طرف سے اس پر جو views آئے ہیں اس کے اوپر بڑا carefully اس کو ہمیں take up کرنا چاہیے اور یہاں پر میرے بھائی نے proposal دی تھی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کو اسمبلی کی طرف سے ایک رپورٹ بھجوا دیں جس پر وہ غور و خوض کرلیں اور جب وہ ہمیں موصول ہو جائے تو پھر اس پر بحث کے لئے ایک دن مختص کرلیں اور اس کے بعد اس کا کوئی فیصلہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے سب باتیں سنی ہیں اور میں اس نتیجہ پہ پہنچا ہوں۔

جناب طاہر حسین خان ملیزئی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس پر کافی باتیں ہو چکی ہے۔ جی' فرمائیے!

جناب طاہر حسین خان ملیزئی، شکریہ جناب سپیکر! یہاں پہ بار بار قرآن کا حوالہ دیا جا رہا ہے مرد اگر چاہے تو ایک وقت میں چار بیویوں کو نکاح میں رکھ سکتا ہے لیکن اگر تم انصاف کر سکو۔ آگے قرآن ہی کہتا ہے کہ مگر ہم جانتے ہیں تم انصاف نہ کر پاؤ گے۔ عموماً ان الفاظ کو نہیں پڑھا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، anyhow اس پر نہ ہمیں عبور ہے اور نہ ہی آپ کو عبور ہے۔ ہم ایسی چیز کو quote نہ کریں جس پر ہمیں عبور نہیں ہے۔ یہ شریعت کا مسئلہ ہے اس میں ہم ایسی بات نہیں کر سکتے جو شریعت کے خلاف ہے I have come to the conclusion

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ اس وقت ایوان میں جتنے بھی میرے بھائی اور بہنیں موجود ہیں کہ اسلام سے متعلق جو یہ بات کہی جاتی ہے کہ اسلام نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے۔ جناب والا! انسان کو اسلامی تعلیمات اور ان Rules and Regulations کو' جو اسلام نے اس بنی نوع انسانیت پر نافذ کیے' ان کو سمجھنے کے لئے اس وقت کے معاشرتی حالات کو بھی دیکھنا چاہیے۔ اسلام نے چار شادیوں کی اجازت نہیں دی بلکہ اسلام سے پہلے ہر مرد کو لاتعداد شادیاں کرنے کی اجازت تھی۔ اسلام نے پابندی لگائی ہے کہ اس لاتعداد کو محدود کیا ہے اور اسے محدود کر کے پھر آگے محدود کیا ہے کہ اگر تم انصاف نہ کر سکو تو پھر ایک شادی کرو۔ اسلام نے تو اس معاملے کو regulate کیا اور لاتعداد شادیاں کرنے کا جو مرد کا

حق تھا اس پر پابندی لگائی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب میں نے ساری بات سن لی ہے۔ بی بی نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے وہ بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے لیکن ہاؤس کی رائے اور خیالات کو سنتے ہوئے میں اگر ووٹنگ کراتا ہوں تو ان کا مقصد فوت ہو جاتا ہے اور اگر وہ اسی چیز پر مصر ہیں تو ان کی قرارداد کو بجائے ووٹ پر لے آنے کے، میں یہ سمجھوں گا کہ اس کو ہم متفقہ صورت میں اسلامی نظریاتی کونسل میں بھجوا دیں اور وہاں سے جو رائے دی جائے اس پر دوبارہ بحث ہو۔ ہم اس کو اس صورت میں متفقہ طور پر نمٹا سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے اس میں بی بی کو بھی اعتراض نہیں ہونا چاہیے کہ اس کی وضاحت کے point کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو ہم ہاؤس کی طرف سے متفقہ طور پر بھجوا دیتے ہیں۔ وہاں سے رائے آنے کے بعد اس پر فیصلہ کیا جائے گا۔ اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہذا اجلاس بروز بدھ مورخہ 6۔اپریل 2005 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2005

بدھ، 6 - اپریل 2005

(یوم الاربعاء، 26۔ صفر المظفر 1426ھ)

چودھویں اسمبلی : انیسواں اجلاس

جلد 19 : شمارہ 8

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6۔اپریل 2005

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

3۔ تحریک زیر قاعدہ 61 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت1997

4۔ تحریک التوائے کار نمبر 118/05 پر قاعدہ 85(3) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت1997 کے تحت بحث

5۔ سرکاری کارروائی

امن عامہ، قیمتوں میں اضافہ پر عام بحث اور قبل از بجٹ بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس)

بدھ' 6 - اپریل 2005

(یوم الاربعا' 26- صفر المظفر 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بجے زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری اختار الدین نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ
لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا
مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۚ لَا
نَسْئَلُكَ رِزْقًا ۚ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾

سورۃ طٰہٰ آیات 129 تا 132

اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے سے نہ ہو چکی ہوتی اور ایک میعاد معین نہ ہوتی تو (ان پر عذاب) لازمی طور پر آ جاتا ٥ سو آپ صبر کیجئے ان کی باتوں پر اور اپنے پروردگار کی تسبیح کرتے رہیے حمد کے ساتھ آفتاب کے طلوع سے قبل اور اس کے غروب سے قبل اور اوقات شب میں بھی تسبیح کیجئے اور دن کے بھی اول و آخر میں تاکہ آپ خوش رہیں ٥ اور ہرگز آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیے ان چیزوں کی طرف جن سے ہم نے ان کے گروہوں کو متمتع کر رکھا ہے ان کی آزمائش کے لئے کہ وہ محض دنیوی زندگی کی رونق ہے اور آپ کے پروردگار کا عطیہ کہیں بہتر اور دیرپا ہے ٥ اور اپنے والوں کو نماز کا حکم دیتے رہیے اور خود بھی اس کے پابند رہیے ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے' معاش تو ہم خود آپ کو دیں گے اور بہتر انجام پرہیزگاری ہی کا ہے ٥

وما علینا الا البلاغ ٥

پوائنٹ آف آرڈر

پوائنٹ آف آرڈر کے لئے قواعد و ضوابط

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ارشد محمود بگو صاحب! پلیز ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ تقریباً اڑھائی سال کا عرصہ گزر گیا ہے اور آپ ماشاء اللہ پڑھے لکھے اور قانون کو جاننے والے معزز رکن ہیں۔ آج تک آپ کو یہ بھی نہیں پتا کہ پوائنٹ آف آرڈر کس وقت اٹھایا جاتا ہے اور پوائنٹ آف آرڈر ہوتا کیا ہے؟ یہ ٹھیک ہے کہ میں تھوڑا lenient view لیتے ہوئے اکثر آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں۔ اگر ہاؤس رولز اور ضابطے کے مطابق نہ چل رہا ہو تو معزز اراکین اسمبلی کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ نشاندہی کر دیں تاکہ ہاؤس کو proper طریقے سے چلایا جا سکے یا پوائنٹ آف آرڈر اس وقت بنتا ہے کہ ہاؤس میں پیش مسئلے کے بارے میں کوئی معزز رکن اگر کوئی پوائنٹ آف آرڈر raise کرنا چاہتا ہو تو وہ raise کر سکتا ہے لیکن آپ گھر سے ہی فیصلہ کر کے آجاتے ہیں کہ آج میں نے جاتے ہی speech کرنی ہے اور اس issue پر کرنی ہے۔ ابھی تو کوئی مسئلہ بھی پیش نہیں ہے، میں ابھی کہہ رہا ہوں کہ question hour شروع ہوتا ہے تو ہمیشہ آپ کی یہی عادت ہے۔ میں معذرت کے ساتھ یہ کہوں گا کہ اڑھائی سال میں کم از کم اتنا تو پتا ہونا چاہیے کہ پوائنٹ آف آرڈر کس وقت اور کیسے کرنا چاہیے؟ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آج آپ نے قانون اور ضابطے کے بارے میں اڑھائی سال کے بعد مجھے بتا دیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں انتظار کرتا رہا کہ شاید آپ خود ہی سمجھ جائیں لیکن مجبوراً مجھے آپ کو بتانا ہی پڑا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ سارے رولز اور ریگولیشن آپ کو دو دن میں ہی یاد آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر، مجھے پہلے دن سے ہی یاد ہیں۔ کسی چیز کی کوئی حد بھی ہوتی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جو پوائنٹ آف آرڈر یہاں پر raise ہوتے ہیں وہ مفاد عامہ سے متعلق ہوتے ہیں' اس میں ہمارے کوئی ذاتی اغراض و مقاصد نہیں ہوتے اور نہ ہی ہمارے نام اور ناموری کی prescription ہے----

جناب سپیکر، رولز میں یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ مفاد عامہ میں جب جی چاہے آپ کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر raise کر دیں؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! بطور ممبر یہ میرا استحقاق ہے۔

جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر استحقاق ہے لیکن اس کا ایک طریقہ کار بتایا گیا ہے کہ کس وقت اٹھایا جاتا ہے؟ یہ نہیں کہ تلاوت کلام پاک ہو رہی ہو اور آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو جائیں۔ میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

جناب ارشد محمود بگو، آپ یہ ارادہ کر کے آئے ہیں کہ آج اجازت نہیں دینی۔ میں احتجاجاً نہ تو سوال دوں گا اور نہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھاؤں گا۔ جب تک آپ موجود ہوں گے۔ یہ میں آپ کے رویے کے خلاف احتجاج کروں گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ آپ اگر ایوان کے ماحول کو بہتر کرنے میں میری مدد کریں گے تو میں آپ کا مشکور ہوں گا۔

جناب ارشد محمود بگو، ماحول تو آپ خراب کر رہے ہیں---

جناب سپیکر، آپ تہذیب کے دائرے میں رہ کر بات کریں جیسے معزز رکن بات کرتا ہے آپ کو اسی طریقے سے بات کرنی چاہیے۔ آپ تشریف رکھیں ۔ میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا' تشریف رکھیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔

سید احسان اللہ وقاص صاحب کا سوال ہے۔ شاہ صاحب! آپ نمبر پکاریں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گزشتہ دو تین دن سے اس ایوان میں۔۔۔۔

جناب سپیکر، آپ کا question ہے اگر آپ نہیں کرنا چاہتے تو میں اگلا سوال بول دیتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، ایوان میں جو بات ہو رہی تھی اس پر بات تو کرنے دیں۔۔۔۔

جناب سپیکر، پلیز۔ آپ سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب! بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر، یہ question hour ہے۔ آپ کس نکتے پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص، آپ نے ایک بات کی ہے ہمیں بھی اس کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان کرنے دیں۔

جناب سپیکر، کس بارے میں آپ نے بات کرنی ہے؟ آپ پلیز question کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس دن یہ طے ہوا کہ اپوزیشن کے چار افراد یہاں تقاریر کریں گے' صرف ہماری طرف سے چار لوگوں نے تقریریں کرنی تھیں جبکہ آپ نے 25 لوگوں کو پوائنٹ آف آرڈر پر تقریریں کروائی ہیں اور حزب اختلاف کی تقاریر کے درمیان پوائنٹ آف آرڈر پر تقریریں کروائی ہیں۔ ہم خاموشی سے سنتے رہے۔۔۔۔

جناب سپیکر، پچیس لوگ دو سال سے تقریریں کر رہے ہیں۔ آپ کی طرف سے بھی کر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے بھی کر رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ اس دن اپوزیشن کی طرف سے کتنے لوگوں نے باتیں کیں اور دوسری طرف سے کتنے لوگوں نے کیں؟ ہمیشہ حکومتی پارٹی کو کم وقت دیا جاتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میٹنگ میں طے ہوا تھا کہ ہم چار لوگ تقریر کریں گے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! جو معاہدہ ایڈوائزری کمیٹی میں طے کیا جاتا ہے ہمیشہ اس پر عمل ہوتا ہے۔ میں تو پہلے ہی کہہ دیتا ہوں کہ یہ بات ایڈوائزری کمیٹی میں طے ہوئی ہے۔ اس کے مطابق

ایوان میں پانچ یا چھ ممبران اپوزیشن کی طرف سے اور پانچ چھ حکومتی پارٹی کی طرف سے بولیں گے۔ ویسے rules اجازت نہیں دیتے کہ اجلاس شروع ہوتے ہی تقریریں جاری ہو جائیں۔ کلیئر کٹ لکھا ہوا ہے کہ پہلے وقفہ سوالات ہو گا' پھر تحاریک استحقاق ہوں گی' پھر تحاریک التوائے کار ہوں گی' پھر عام بحث یا جو بھی ایجنڈا ہے۔ جی' شاہ صاحب! آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس بات کو appreciate کرتا ہوں کہ اگر آپ ہاؤس کو رولز کے مطابق چلانا چاہتے ہیں اور ہم سب کی منشا بھی یہی ہے کہ ہاؤس کو رولز کے مطابق چلایا جائے۔ آج پوائنٹ آف آرڈر پر جو مسئلہ ہم اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں کیونکہ آپ کو rules relax کرنے کا بھی اختیار ہے۔ میں نے ایک adjournment motion تیار کی ہے جو ہم پیش کرنا چاہتے ہیں اور ہماری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ اس معاملے کی اہمیت کے پیش نظر جب وقفہ تحاریک التواء شروع ہو تو کیونکہ وہ وقفہ ہوتا ہی تحاریک التوائے کار کے لئے ہے کہ The most urgent معاملات کو discuss کیا جائے تو آپ ہمیں اس وقت allow کر دیں کہ ہم اس تحریک کو out of turn پیش کر دیں۔

جناب سپیکر، آپ اس کو submit تو کروائیں جب اس کی turn آئے گی تو دیکھ لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے submit کروا دی ہے۔ اس کی کاپی میں سیکرٹری صاحب کو دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، سیکرٹری صاحب کو بھی دے دیں اور لاء منسٹر صاحب سے بھی بات کر لیں۔ جی سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں دوبارہ آپ سے یہی درخواست کروں گا کہ آپ custodian of the House ہیں۔ ہمارے دل میں آپ کے احکامات کے لئے بڑا احترام ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا سوال ویٹرنری کے متعلق ہے سپیکر کے متعلقہ نہیں ہے براہ مہربانی آپ سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اگر آپ میری بات نہیں سنتے تو سوالات کو چھوڑ دیں اور آگے چلے جائیں۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہم آپ کے رویے کے خلاف احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔ چونکہ آپ حکومت کے بالکل favour میں جا رہے ہیں لہذا ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر مجلس عمل کے معزز اراکین اسمبلی
ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر، سید احسان اللہ وقاص صاحب تشریف نہیں رکھتے۔

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب وقفہ سوالات ہوتا ہے تو فہرست سوالات پر زیادہ معزز ممبران اپوزیشن کے سوالات ہوتے ہیں۔ میں نے پچھلے بیس سال سے دیکھا ہے کہ جب بھی وقفہ سوالات ہوتا ہے تو اس دوران سوالات سے علاوہ کوئی دوسرا کام نہیں ہوتا۔ جب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے تو اس کے بعد لوگ ضرور پوائنٹ آف آرڈر raise کرتے ہیں۔ لیکن اس وقت بگو صاحب کی جس بات سے مجھے اختلاف ہے وہ یہ کہ میں نے پچھلے بیس سال کے دوران کبھی بھی کسی معزز ممبر کو اس طرح سپیکر سے ایڈریس کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ احتجاج ضرور ہوتا رہا ہے، کئی دفعہ سپیکر کی رولنگ پر لوگ پوائنٹ آف آرڈر raise کرتے ہیں لیکن اس طریقے سے کہ چیئر کے خلاف اس انداز سے بولا جائے جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا آپ اس ہاؤس میں ہم تمام ممبران کا احترام کرتے ہیں اور جس پیار اور محبت سے ہمیں accommodate کرتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح کبھی بھی ہوا ہو۔ مجھے اس بات پر سخت

افسوس بھی ہے اور میں یہ چاہوں گا کہ بگو صاحب جب یہاں پر تشریف لائیں تو اپنے رویے پر ضرور معذرت کریں کیونکہ چیئر کے خلاف اس طرح کی بات برداشت نہیں کی جاتی اور نہ ہی ہونی چاہیے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جہاں تک نوانی صاحب کی بات کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ارشد بگو صاحب جذبات میں آ کر اس سے پہلے بھی ناراض ہوتے رہے ہیں لیکن اس کے بعد وہ اپنے جذبات سے ہٹ کر کبھی بھی انہوں نے تحمل سے کام نہیں لیا اور اس کا ایک مظاہرہ پچھلے دو تین دن پہلے بھی آپ نے دیکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی آپ کے ساتھ بڑی understanding تھی اور وہ ہمیشہ آپ کے متعلق اچھے الفاظ اور اچھے جذبات رکھتے رہے ہیں۔ آج اگر کسی وجہ سے یہ ناخوشگوار واقعہ ہو گیا ہے تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اپنی چیئر کے وقار کے پیش نظر بڑے پن کا ثبوت دیں اور کسی دوست کو بھیجیں کہ ان کو ہاؤس میں لے آئیں۔

آوازیں، نو، نو

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ آپ اپنی چیئر اور مرتبے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ٹریژری بنچز اور اپوزیشن میں سے بھی کسی دوست کے ذمے لگائیں کہ وہ ان کو منا کر واپس ہاؤس میں لائیں اور چیئر کے رویے کے خلاف بائیکاٹ ختم کریں۔

وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! میں بڑا حیران ہوا ہوں اور میرے فاضل دوست رانا صاحب ایک بڑے منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے جو یہ بات کہی ہے اس پر افسوس ہوا ہے۔ سپیکر کی رولنگ کو یا سپیکر کے رویے کو بائی لاز ہاؤس کے اندر یا باہر criticize نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ چیئر کو اس انداز سے مخاطب کرنا اور اس کے بعد یہ کہہ دینا کہ

جذبات میں یہ بات ہو گئی۔ راناصاحب جتنے محترم اور خوبصورت پارلیمنٹیرین ہیں آج تک انہوں نے جذبات میں آ کر کیوں ایسی بات نہیں کی؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چیئر کو مخاطب کرتے ہوئے جذبات کا ان سے کوئی تعلق نہیں رہتا ایک احترام 'ادب اور قانون اگر ہم نے ان پر بھی جذبات کو غالب رکھنا ہے تو پھر ہمارا یہاں پر کوئی کام نہیں۔ ہم یہاں پر قانون کا احترام 'چیئر کی عزت و احترام اور بائی لاز اس اسمبلی کو چلانے کے لئے بیٹھے ہیں۔ اب یہ کہ کوئی ممبر چیئر کے ساتھ گستاخی کرے یا ایسا رویہ اختیار کرے اور پھر اس کو منانے کے لئے چیئر ہی جھکے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑے پن کا ثبوت نہیں ہے کہ یہ آئندہ کے لئے بھی ایسا نہیں ہونا چاہیے اور میں رانا صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ بھی اس بات پر غور کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب سید احسان اللہ وقاص صاحب۔۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔

چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'فرمائیں!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میں سو فیصد نوانی صاحب دی گل نال متفق آں لیکن کسے معزز ممبر دی ڈیوٹی لا کے اک واری اہناں نوں بلوا لو کیونکہ ہمیشہ اوہ جذبات اچ آ کے کہہ دیندے نیں بعد وچ اہناں نوں اپنے ایس رویے دا خیال آندا اے۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔

راناثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میری گزارش پر چیئر نے تو اپنا نقطہ نظر نہیں دیا میں سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون کی رائے لے لی جائے کیونکہ موکل صاحب کی اپنی رائے ہو سکتی ہے لیکن یہ گورنمنٹ کا موقف نہیں ہو سکتا۔ میں چاہوں گا کہ وزیر قانون سے آپ اس پر موقف لیں اور اگر دونوں طرف سے اس بات پر اتفاق ہو تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، راناصاحب! وزیر قانون کا موقف سننے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

راناثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگرچہ ضرورت نہیں لیکن یہ جو واقعہ ہوا ہے تو کیا اب اس بات کو

آگے بڑھانا ہے؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! اگر کوئی گھر سے ہی یہ تہیہ کر کے آیا ہے کہ میں نے واک آؤٹ کرنا ہے تو وہ سپیکر کے روکنے سے تو نہیں رکے گا۔

رانا ثناء اللہ خان، لیکن جناب سپیکر! سپیکر کے ختم کرنے سے تو ختم ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر، میں سوا دو سال سے کوشش تو کر رہا ہوں کہ کوئی بھی معزز ممبر اس ہاؤس سے واک آؤٹ نہ کرے۔

رانا ثناء اللہ خان، لیکن جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں آپ کی طرف سے ضد کا پہلو نہیں آنا چاہیے۔ یہ آپ کے منصب کے شایان شان نہیں ہے۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ چند لمحے پہلے جو واقعہ ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج پہلی دفعہ نہیں ہوا۔ میرے بھائی اس بات سے اتفاق کریں گے کہ پچھلے تین چار دن سے مسلسل ارشد بگو صاحب کا رویہ ایسا ہے کہ نہ تو وہ چیئر کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنے کسی ساتھی کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔ میں انتہائی ادب کے ساتھ رانا صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ بات وہی تھی جو انہوں نے کرنی تھی، آپ نے بھی وہی بات کی ہے لیکن آپ کا اپنا ایک انداز ہے۔ آپ نے چیئر کو قواعد و ضوابط کے مطابق یہ suggest کیا کہ فلاں معاملات کے لئے فلاں وقت مقرر ہے اور اس مقررہ وقت پر بات ایوان میں آئے گی تو آپ مہربانی فرمائیں کہ اس کو آؤٹ آف ٹرن لے لیں اور آپ نے ان سے اتفاق فرمایا کہ فلاں وقت بات کریں گے اور آپ تشریف رکھیں لیکن بگو صاحب کے ساتھ problem یہ ہے کہ وہ dictate کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہاں معزز وزرائے کرام اور ممبران اسمبلی کو گالیاں تک دی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن والے سارے ممبران ہمارے بھائی

ہیں۔ جب بھی کہیں تھوڑے سے جذبات مشتعل ہوتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بھی ایک حد ہوتی ہے لیکن ہمارے ایم۔ایم۔اے کے بھائی بنچز پر بھی کھڑے ہوئے' نعرے بازی بھی کی اور احتجاج کا وہ طریقہ اپنایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ جو کسی طور پر بھی کسی معزز ممبر کو زیب نہیں دیتا ہے بلکہ ان کا تعلق تو ایک مذہبی جماعت سے ہے جو کہ ہمارے لئے قابل احترام ہے' ان کو بھی زیب نہیں دیتا لیکن چونکہ ایک واقعہ ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ بڑے پن کا ثبوت دیتے رہے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس میں اگر آپ کی طرف سے کوئی تھوڑی سی سختی ہوئی ہو تو ہم آپ سے request کرنے میں حق بجانب ہیں لیکن ایک معزز رکن نے خود ایک ایسا ماحول پیدا کیا تو اب حالات اور واقعات کا تقاضا یہ ہے کہ میں رانا صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جائیں' انہیں واپس لائیں اور وہ اپنے رویے پر معذرت کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر وہ معذرت نہیں کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر سپیکر صاحب کی اتھارٹی کو چیلنج کرنے والی بات ہے اور پھر ہم آپ سے request کریں گے کہ پھر اس ہاؤس کے احترام کی خاطر' اس ہاؤس کی عزت کی خاطر اور اس ہاؤس کی بالادستی کی خاطر آپ جو اقدام کریں گے ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن میرے خیال میں رانا صاحب یہ initiative خود لیں۔ آپ انہیں لے آئیں اور وہ آ کر سپیکر صاحب سے معذرت کریں تاکہ یہ معاملہ احسن طریقے سے حل ہو سکے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! محترم لاء منسٹر صاحب نے میری بات سے اتفاق کیا ہے تو میں ان کا مشکور ہوں اور میں اب آپ سے یہ گزارش کروں گا کیونکہ یہ ان کی تجویز ہے تو اگر جانا ہے تو چیئر کی اجازت کے بغیر تو کوئی نہیں جا سکتا کہ آپ بے شک میری ہی ذمہ داری لگائیں لیکن ساتھ لاء منسٹر صاحب کی بھی ذمہ داری لگا دیں اور ہم دونوں بھائی اچھے طریقے سے---

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ چلے جائیں۔ ان کی اور آپ کی ایک ہی بات ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ان کی طرف سے بھی کسی کو بھیجیں کیونکہ یہ مناسب ہو گا۔ موکل صاحب کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر، سمال صاحب چلے جاتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! چودھری اقبال صاحب کو بھیج دیں۔ یہ بوجھ میں اکیلا نہیں اٹھا سکتا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ چلے جائیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کو بگو صاحب کی گالیاں تو یاد ہیں لیکن ان کی معافی انہیں یاد نہیں ہے۔ ذرا ان کے متعلق بھی یہ فرمائیں۔ یہ تو کوئی بات نہیں کہ وہ ان کی گالیوں کا تو ذکر آج بھی کر رہے ہیں لیکن ان کی معافیوں کو یہ بھول گئے ہیں تو انہیں چاہئے کہ یہ کسی کو ساتھ بھیجیں۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! آپ حکم دیں اور ان میں سے کسی کو بھیجیں کیونکہ آپ کے حکم سے ہی ہونا ہے اور یہ ایک اچھی روایت قائم ہو گی۔

جناب سپیکر، چودھری اقبال صاحب! آپ بھی رانا صاحب کے ساتھ چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر خوراک چودھری محمد اقبال اور رانا ثناء اللہ ایم ایم اے کے اراکین اسمبلی کو ایوان میں واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر گئے)

ملک اصغر علی قیصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، ملک صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کا جو عرصہ گزرا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جتنا کام دوسرے صوبوں کی اسمبلیوں کی نسبت ہماری اس اسمبلی نے کیا ہے اس میں جناب کا کردار بڑا واضح ہے اور میں آج اس بات کا اقرار بھی بڑے کھلے دل کے ساتھ کروں گا کہ ٹریژری بنچز نے بھی ہمیشہ مثبت response دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

لیکن پچھلے دو تین دنوں سے جب سے گوجرانوالہ کا واقعہ ہوا ہے تو لگتا ہے کہ اس ہاؤس کو بھی کسی کی نظر لگ گئی ہے تو چونکہ آپ بڑے ہیں اور آپ اس ہاؤس کے

custodian ہیں تو آپ کو صبر کا اور رواداری کا مظاہرہ کرنا ہو گا کیونکہ ہم تو طفل مکتب ہیں' سیکھتے ہیں اور تا حیات سیکھتے رہیں گے۔ میں چاہوں گا کہ آپ نے جس بڑے پن کا مظاہرہ کیا ہے ہم اس پر آپ کا اور ٹریژری بنچز کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ شکریہ مہربانی۔ یہ سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے جو تشریف نہیں رکھتے ہیں---

حاجی محمد اعجاز۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جی' فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز۔ جناب سپیکر! سید احسان اللہ وقاص صاحب! چونکہ اس ہاؤس سے باہر گئے ہوئے ہیں اور انہیں منانے کے لئے آپ کے حکم پر ممبران ایوان سے باہر گئے ہیں لہذا ان کے آنے تک ان کے سوالات کو pending فرما دیں تو یہ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے جی۔

وزیر جیل خانہ جات۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جی' نوانی صاحب!

وزیر جیل خانہ جات۔ جناب سپیکر! جو بھی یہاں پر وقوعہ ہوتا ہے اس پر پارلیمانی روایات کے مطابق بات ہوتی ہے اور اس پر جو بھی فیصلہ ہوتا ہے وہ اس کی روایات ہیں لیکن جو ابھی وقوعہ ہوا ہے اور سب سے پہلے میں نے point out کیا۔ میں پچھلے دو سال سے دیکھ رہا ہوں کہ بگو صاحب کا یہ problem پہلے نہیں رہا۔ مجھے یہ خدشہ ہے کہ پچھلے دنوں ان کا Accident ہوا اور میں یہ بات از راہ مذاق نہیں کر رہا بلکہ میں serious ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ کے بڑے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے بگو صاحب کو باخیریت رکھا اور وہ صحیح و سلامت رہے اور انہیں کسی نقصان کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ہم اس چیز پر خوش بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرتے ہیں۔ لیکن میری ایک تجویز ہے کہ جب بھی کوئی اس طرح کا واقعہ ہوتا ہے یعنی ایکسیڈنٹ ہوتا ہے تو اس سے کسی بھی انسان میں ضرور کوئی نہ کوئی فرق پڑ جاتا ہے تو میری یہ تجویز ہے کہ آپ بحیثیت اس ہاؤس کے

custodian ایک آرڈر دیں یا ایک رولنگ دیں کہ ایک بورڈ بنایا جائے جو کہ seriously ان کا examine کرے۔ اگر ان میں کوئی فرق ہے تو ان کا علاج کروایا جائے کیونکہ میں نے ان کی طبیعت میں اس طرح کا منچلا پن اور اس طرح کا طریقہ کار جو اب شروع ہوا ہے حقیقتاً کبھی نہیں دیکھا۔ ہو سکتا ہے کہ ہم سمجھیں کہ وہ جذبات میں آ گئے ہیں لیکن اندر سے انہیں کوئی اور problem ہو اور وہ کسی بھی مصیبت میں گرفتار ہوں تو ہمارا بحیثیت دوست اور Colleague یہ حق ہے کہ ہم آپ کو request کریں اور ان کا ضرور examine کیا جائے۔ شکریہ جی۔

ملک نذر فرید کھوکھر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، کھوکھر صاحب!

ملک نذر فرید کھوکھر، شکریہ۔ جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ جس بورڈ کا نوانی صاحب نے ذکر کیا ہے تو اس بورڈ میں ڈاکٹر فرزانہ صاحبہ کو ضرور شامل کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

حاجی محمد اعجاز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ یہاں اس معزز ہاؤس میں آنے کے بعد میں نے کچھ باتیں آپ سے سیکھی ہیں۔ ان کا میں آپ کے سامنے آج اقرار کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں اپوزیشن میں بھی رہا ہوں اور گورنمنٹ میں بھی رہا ہوں لیکن آج تک میں نے کسی کو گالی نہیں دی۔ ہم نے، آپ نے اس سبق کو یاد کیا ہے اور میں نے خصوصاً اپنے دوستوں سے یہ کہا تھا کہ چاہے چودھری پرویز الہیٰ صاحب یا محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ ہوں، کسی کو بھی گالی نہیں دینی چاہئے۔ اگر ہمیں کوئی protest کرنا ہے تو اچھے طریقے سے کرنا چاہئے تو آج جس رواداری کا آپ نے دوبارہ مظاہرہ کیا ہے اس سے میرے دل میں آپ کی قدر پہلے سے بھی کہیں زیادہ ہو گئی ہے کہ ایک ایسا واقعہ جو صبح ہوا، جس میں تلخی زیادہ تھی اور مٹھاس کم تھی لیکن پھر رانا ثناء اللہ صاحب نے آپ سے request کی اور اسے مان کر انہیں حکم دیا گیا کہ وہ منا کر لائیں اور پھر وزیر خوراک چودھری اقبال صاحب کی ڈیوٹی لگائی کہ

وہ بھی ساتھ جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا بڑا پن ہے اور آپ جس برد باری اور جس ہمت سے اس چیئر پر بیٹھے ہیں اور اس کا تقدس آپ نے بحال رکھا ہے لہذا میں آپ کو دوبارہ خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اس کو مزید بہتر کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی ڈاکٹر صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، شکریہ جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جیسا کہ آپ نے پہلے ہی فرمایا ہے کہ یہ question hour ہے اور یہ public interest پر بات کرنے کا ہمارے ایوان میں سب سے بڑا ذریعہ ہے اور آپ ابھی خود ہی دیکھ لیں کہ اس ایوان کی کارروائی شروع ہونے آدھا گھنٹہ ہو چکا ہے اور یہ وقت صرف ایک بات پر ضائع ہو گیا ہے کہ ایک رکن نے بات کی ہے اور اس کے بعد دوسرے رکن نے بات کی اور پھر تیسرے معزز رکن نے بات کی ہے اور کم از کم چھ یا سات سوالات کا وقت اس بحث میں لے لیا گیا ہے تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اگر اس طرح کی بحث ہونی ہی ہے تو question hour گزرنے کے بعد جیسا کہ آپ time allocate کرتے ہیں تو اس کے مطابق کریں۔

سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحبہ! وقاص صاحب کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ آ جائیں تو آگے سلسلہ بڑھائیں کیونکہ ان کے سوالات ہیں۔

حاجی محمد اعجاز، پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب کے سوالات pending فرما لیں اور دوسرے سوالات لے لیں تو اس طرح ایوان کا وقت ضائع نہیں ہوگا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: ایسا کرتے ہیں کہ سید احسان اللہ وقاص صاحب کے دو سوالات کو آج کے لئے pending کر لیتے ہیں۔ اگر وہ آجائیں گے تو take up کر لیں ورنہ وہ dispose of کئے جائیں گے۔

ملک اصغر علی قیصر: سوال نمبر 5445۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب کا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: سوال نمبر 5445 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پولٹری فارمز کے لئے انشورنس سکیم کا اجراء

*5445۔ **ملک اصغر علی قیصر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس سال مرغیوں میں برڈ فلو کی وجہ سے پولٹری کا کاروبار بحران کا شکار رہا ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولٹری کا کاروبار کرنے والے افراد ابھی تک سنبھل نہیں پائے؛

(ج) کیا حکومت پولٹری کے کاروبار کے لئے انشورنس سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) صوبہ پنجاب میں برڈ فلو (H5N1) کا وائرس موجود نہ ہے۔ تاہم صوبہ سندھ میں ایوین انفلوئنزا (H7,H9) کے وائرس کی وجہ سے مرغیوں میں اموات ہوئیں۔ جس سے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے غلط طور پر برڈ فلو پیش کر کے صنعت مرغبانی کو بحران کا شکار کیا۔

(ب) میڈیا کے غلط پراپیگنڈے کی وجہ سے مرغیوں کے گوشت کے استعمال میں نمایاں کمی ہوئی، جس کے نتیجے میں گوشت کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے پولٹری سے وابستہ افراد متاثر ہوئے، پچھلے چند مہینوں سے مرغی کے گوشت کی قیمتوں کے بڑھنے کی وجہ سے پولٹری سے وابستہ افراد سنبھل چکے ہیں۔

(ج) حکومت کے مالیاتی ادارے پولٹری کے کاروبار کے لئے انشورنس سکیم شروع کرنے پر غور کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال؟

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب دنیا میں برڈ فلو کی بیماری پھیلی تو پاکستان میں بھی اس کے اثرات دیکھنے میں آئے اور پولٹری فارم کے مالکان کو بہت زیادہ نقصانات برداشت کرنے پڑے۔ میں نے جز (ج) میں پوچھا ہے کہ پولٹری فارم کی انشورنس کی کوئی سکیم ہے تو اس کے متعلق منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ پولٹری فارمرز کی انشورنس کے لئے حکومتی سطح پر کچھ کیا جا رہا ہے تو جناب سپیکر! اس کو عملی جامہ کب تک پہنایا جا سکے گا؟

جناب سپیکر، وزیر لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ پاکستان میں برڈ فلو کسی بھی جگہ پر آیا ہی نہیں یہ ایک وائرس ہے جس کو H5N1 کہتے ہیں یہاں بنیادی طور پر ایک ایوین انفلوئنزا (H7,H9) کا وائرس تھا جس کی وجہ سے پاکستان میں پولٹری فارم کی بہت سی مرغیاں ہلاک ہوئی تھیں یہ بات درست ہے لیکن جہاں تک برڈ فلو کا

تعلق ہے وہ اصل میں میڈیا کا پروپیگنڈا تھا جس سے لوگوں کا نقصان ہوا۔ اس سلسلے میں حکومت نے پوری کوشش کی، سیمینار کروانے اور پریس میں اشتہارات بھی دیئے تھے کہ پاکستان میں برڈ فلو کے کوئی اثرات نہیں لیکن یہ بات درست ہے کہ میڈیا کی وجہ سے لوگوں کا کافی نقصان ہوا تھا۔ جہاں تک میرے دوست کے ضمنی سوال کا تعلق ہے تو حکومت اس سلسلے میں اقدامات کر رہی ہے کہ پولٹری فارمز کی انشورنس ہو سکے لیکن جہاں تک انشورنس کا تعلق ہے تو پولٹری فارمز کی بلڈنگ اور وہاں پر موجود سامان وغیرہ کی تو انشورنس ہو سکتی ہے لیکن پرندوں کی انشورنس کا ہونا ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ جناب ملک اصغر علی قیصر!

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! چونکہ انڈیا ہمارا ہمسایہ ملک ہے جب ہم اس سے compare کرتے ہیں تو وہاں پورے ملک میں انڈے کا ایک ہی ریٹ ہے یہاں تک کہ دور دراز کے علاقوں میں بھی ایک ہی ریٹ ہے وہاں سیمی گورنمنٹ آرگنائزیشن بنی ہوئی ہیں جو اس کی قیمتوں کو بھی کنٹرول کرتی ہے اور پولٹری فارمز کی انشورنس سکیم بھی لاگو ہے اگر پارلیمانی سیکرٹری کہیں تو میں ان کو مواد فراہم کر دوں گا تاکہ فارمرز میدان میں آئیں کیونکہ ہمارے ملک میں white meat کی بہت زیادہ ضروریات بڑھ گئی ہیں اور ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فارمرز کا میدان میں آنا ضروری ہے اور وہ dishear نہ ہوں اور زیادہ سے زیادہ کام کرکے ضروریات پوری کر سکیں میں ان کو انشورنس سکیم کا مواد فراہم کر دوں گا یہ اس کے بارے میں سوچیں تاکہ حکومت اس پر کچھ implement کرے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! دو انشورنس کمپنیاں ایک ایسٹ ویسٹ اور دوسری آدم جی کمپنی ہے۔ یہ پولٹری فارم کی بلڈنگ کی انشورنس کرتی ہیں بلڈنگ کو اگر آگ لگ جائے باہر سے پولٹری کا سامان آجائے یا اس کی ادویات آجائیں تو اس قسم کے نقصانات کی تو انشورنس کرتی ہیں لیکن اب تک حکومت پرندوں کی

انشورنس کے حوالے سے کوئی غور نہیں کر رہی ہے۔

جناب سپیکر، کیا حکومت انشورنس پالیسی کے بارے میں کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! اس سلسلے میں سوچا جارہا ہے لیکن سر دست حکومت کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! لاہور میں مرغی کے گوشت کی قیمت مختلف علاقوں میں مختلف ہوتی ہے مثلاً پورہ میں اس کی قیمت کچھ ہے' صدر بازار میں کچھ ہے اور انارکلی میں کچھ ہے۔ کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ کم از کم ایک شہر میں قیمت ہر جگہ ایک ہی رہے۔

جناب سپیکر، جی' پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! ہمیں آج تک ایسی کوئی شکایت نہیں ملی کہ پورے شہر میں قیمتیں علیحدہ ہوں لیکن قیمتوں کو کنٹرول کرنا اب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ڈیوٹی ہے صوبائی حکومت کی طرف سے یہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر، اگلا سوال جناب ملک اصغر علی قیصر کا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5446 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا گیا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں قائم سٹڈ فارمز' رقبہ جات اور دیگر متعلقہ تفصیلات

*5446۔ ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنے سٹڈ فارم کتنے رقبہ پر کس کس جگہ ہیں۔ ہر فارم پر کتنے جانور رکھے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت سنڈ فارم بنانے کے لئے سرکاری اراضی لیز پر دیتی ہے؟
(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک صوبہ میں کن افراد کو سنڈ فارم بنانے کے لئے کتنی اراضی کس کس جگہ کن کن شرائط پر الاٹ کی گئی ہے؟
(د) یہ اراضی کن شرائط پر کون کون افراد حاصل کر سکتے ہیں؟
(ہ) کیا اس سکیم سے عوام الناس اب بھی استفادہ حاصل کر سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) صوبہ پنجاب میں لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر نگرانی کوئی سنڈ فارم نہ ہے۔
(ب) محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کے توسط سے حکومت سنڈ فارم بنانے کے لئے سرکاری اراضی لیز پر نہ دیتی ہے۔
(ج) محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کے توسط سے حکومت سنڈ فارم بنانے کے لئے سرکاری اراضی کسی شرائط پر الاٹ نہیں کرتی ہے۔
(د) حکومت پنجاب کے محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کے پاس سنڈ فارم کی اراضی کی الاٹمنٹ کی کوئی پالیسی نہ ہے۔
(ہ) سکیم برائے الاٹ اراضی سنڈ فارم موجود نہ ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال؟

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ گورنمنٹ سنڈ فارم کے لئے اراضی دے رہی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب "نا" میں دیا گیا ہے۔ میری گزارش ہے قبضہ گروپوں کے قبضے میں اتنی سرکاری زمین پڑی ہے چونکہ ہم گوشت کھانے والی قوم ہیں۔ یہاں اتنی زیادہ مہنگائی ہے۔ جس میں ہم بکرے کا گوشت دبئی اور Middle East میں export بھی کر رہے ہیں اسی طرح گائے اور دیگر بڑے جانوروں کا گوشت ہے تو حکومت کے زیر سایہ کوئی ایسی سکیم ہے کہ چھوٹے چھوٹے لوگ ہیں جنہیں لائیو سٹاک کے تحت loan اور لیز پر

زمین دی جائے تا کہ وہ لوگ مال مویشیوں کو پال کر ملک کی غذائی ضروریات پوری کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں معزز رکن کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر کوئی سنڈ فارم موجود نہیں اور نہ ہی پورے پنجاب میں کسی سنڈ فارم کے لئے کوئی زمین لیز پر دی گئی ہے اور نہ ہی آئندہ حکومت کا کوئی پروگرام ہے۔ جہاں تک لیزنگ کا تعلق ہے یہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے نہ کہ لائیو سٹاک سے متعلق۔

جناب سپیکر: جی۔ شکریہ، حاجی محمد اعجاز!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! ہمارے معزز رکن احسان اللہ وقاص صاحب تشریف لا چکے ہیں آپ نے جو سوالات pending کئے تھے برائے مہربانی وہ اب کر لئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ، سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 4891 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا گیا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور، ویٹرنری ہسپتالوں، ڈاکٹرز، بجٹ اور دیگر متعلقہ معلومات

*4891۔ سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں۔ ان میں کتنے ڈاکٹرز Full Time job پر ہیں اور ان ہسپتالوں میں روزانہ اوسطاً کتنے بیمار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ ہر ہسپتال کا سالانہ بجٹ کیا ہے؟

(ب) کیا کسی ویٹرنری ہسپتال میں ملازم ڈاکٹر کو Private Practice کرنے کی اجازت ہے۔ اگر اجازت ہے تو کن شرائط کے ساتھ؟

(ج) لاہور میں قائم گوالا کالونیز میں گوالوں کو پرورش حیوانات اور ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ کیا اس کالونی میں دودھ سٹاک اور محفوظ کرنے کی کوئی سہولت حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع لاہور میں 24 ویٹرنری ہسپتال ہیں اور ان میں 24 ڈاکٹرز Full time job پر ہیں اور ان ہسپتالوں میں روزانہ اوسطاً 360 بیمار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ تمام ہسپتالوں کا سالانہ بجٹ برائے سال 05-2004 -/1,26,34,188 روپے ہے۔

(ب) ویٹرنری ڈاکٹر کو حوالہ نوٹیفکیشن نمبری ایس۔او۔آر 1-4 (ایس اینڈ جی اے ڈی) 1-4/88 مورخہ 89-2-23 کے تحت درج ذیل شرائط پر پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

1۔ دفتری اوقات کے دوران پرائیویٹ پریکٹس کی ممانعت ہو گی۔

2۔ پرائیویٹ پریکٹس ہسپتال یا دفتر کی حدود میں نہیں کی جائے گی۔

3۔ پرائیویٹ پریکٹس بذریعہ ماتحت کرنے کی بھی ممانعت ہو گی۔

(ج) لاہور میں قائم گوالا کالونیوں میں ویٹرنری ہسپتال قائم ہیں۔ جہاں پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کی سہولیات بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ گوالا کالونیوں میں دودھ سٹاک اور محفوظ کرنے کی سہولت حکومت کی طرف سے فی الحال میسر نہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور میں دو گوالا کالونیاں ہیں اس میں تقریباً 20 ہزار کے قریب جانور موجود ہیں حکومت نے ان گوالا کالونیوں میں دودھ سٹاک کرنے کی کوئی بھی سہولت مہیا نہیں کی جس سے بہت سارا دودھ ضائع ہو جاتا ہے۔

کیا حکومت کا دودھ سٹاک کرنے کا کوئی منصوبہ ہے اگر نہیں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی' پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! معزز رکن کی یہ بات درست ہے کہ اس سے پہلے گوالا کالونیوں میں دودھ سٹاک کرنے کی کوئی سہولت نہ تھی لیکن اب حکومت نے اس کا پروگرام بنا لیا ہے اور کولنگ ٹینک لگایا جائے گا جس کے تحت ایک ہزار لیٹر تک دودھ سٹاک رکھنے کی گنجائش موجود ہوگی اور یہ ٹینک گوالا کالونیوں کے علاوہ پورے پنجاب میں دستیاب ہوں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! یہ منصوبہ کب تک پورا ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی' پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ یہ پراجیکٹ تین ماہ کے اندر اندر شروع ہو جائے گا۔

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی' ملک نذر فرید کھوکھر صاحب!

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! میں یہ وضاحت چاہوں گا کہ جس طرح پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ دودھ سٹاک کرنے کے لئے ٹینک ہوں گے وہ میرے خیال میں چلرز ہیں جو مہیا کئے جا رہے ہیں اور وہ چلرز میری اطلاع کے مطابق دودھ اکٹھا کرنے والی فرم نیسلے کمپنی کو دیئے گئے ہیں کیا یہ بات صحیح ہے؟ وہ زمینداروں کو مہیا نہیں کئے گئے ذرا اس بارے میں وضاحت فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی' پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا وہ ٹینک poor class کے لوگوں کو ہی دیئے جائیں گے تاکہ اس کی وجہ سے ان کا روزگار چل سکے۔ حکومت ایسے لوگوں کو یہ سہولت مہیا کرے گی جن کے پاس اپنی

بھینسیں ہیں اور وہ دودھ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر، جی شکریہ'

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی' آجاسم شریف صاحب!

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ حکومت خود کیوں نہیں دے رہی ہے نیسلے کمپنی کی طرف سے یہ کیوں دیا جا رہا ہے؟ انہیں براہ راست لوگوں کو دینا چاہیے۔

جناب سپیکر، جی' پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، اس معاہدے کے تحت جو لائیو سٹاک ہے اس نے خود تو وہ ٹینک تیار نہیں کرنے۔ وہ ہم نے کسی کمپنی ہی سے تیار کروانے ہیں۔ چونکہ نیسلے والے پہلے ہی اس پر کام کر رہے ہیں تو ہم نے ان سے بہتر کوالٹی کے ٹینک لے کر دوسروں کو فروخت کرنے ہیں۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، دوسری جو کمپنیاں یعنی آپ نے "ملک پیک" یا "حلیب" والوں کو کیوں نہیں دیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، میں اس بات کو قبول کرتا ہوں کہ competition میں ہم دیں گے لیکن سب سے ضروری یہ ہے کہ اس کی کوالٹی maintain ہونی چاہیے۔

جناب محمد آجاسم شریف، آپ کس کس ریٹ پر وہ دے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، اس کے لئے آپ fresh question دیں پھر میں جواب دوں گا۔

جناب محمد آجاسم شریف، یہ تو اس میں آئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، نہیں۔ اس میں نہیں آتا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں محترم پارلیمانی سیکرٹری سے یہ گزارش کروں گا کہ نیسلے کمپنی یا "ملک پیک" کی مینوفیکچر نگ کمپنیز تو نہیں ہیں۔ وہ تو خود دودھ کو سیل کرتی ہیں اور نیسلے کمپنی کا حال یہ ہے کہ تقریباً اس وقت کنٹرول ریٹ 16 اور 20 روپے لٹر ہے۔ جبکہ وہ ایک لٹر نیسلے کی بوتل 22 روپے میں دیتے ہیں۔ اس کمپنی کا تو یہ حال ہے۔ وہ تو پورے ملک کو لوٹ رہی ہے اور یہ اسے ہی دوبارہ اس کام پر لگا رہے ہیں تا کہ اس کی مزید پبلسٹی ہو۔

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

رانا ثناء اللہ خان، میرا سوال یہ ہے کہ نیسلے کمپنی ان ٹینکوں کی مینوفیکچر نگ کمپنی نہیں ہے۔ اس لئے اگر انہوں نے ٹھیکہ دینا ہے یا کسی کمپنی کو کہنا ہے تو اس کمپنی کو کہیں کہ جو ان ٹینکوں کی مینوفیکچر نگ کمپنی ہو۔ وہ تو خود دودھ سیل کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، نیسلے والوں کے ساتھ صرف اس حد تک consultation ہو گی کہ وہ چونکہ پہلے ہی اس پر زیادہ عرصے سے یہ کاروبار کر رہے ہیں کہ اس کی کوالٹی maintain ہو سکے ورنہ یہ بات آپ کی درست ہے کہ وہ چونکہ مینوفیکچر نہیں کرتے اس لئے ہم ایسی ہی مینوفیکچر کمپنی سے رابطہ کریں گے جو ہمیں بہتر ٹینک مہیا کر سکیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا اسی میں ایک دوسرا ضمنی سوال یہ بھی ہے کہ وہاں پر گوالا کالونیز میں بیشمار اور بے حد و حساب ٹنوں گوبر پڑا ہوا ہے۔ دنیا کے دوسرے ملکوں میں اس گوبر سے کھاد بنائی جاتی ہے اور اس کے بہت سے مفید استعمال ہیں' گیس تک بنائی جا رہی ہے۔ یہ وہاں پر جو ٹنوں میں گوبر بنا ہوا ہے' وہاں سے گزرنے کا راستہ نہیں ہے۔ کیا اس کے بھی کوئی بہتر استعمال کے لئے حکومت نے کوئی منصوبہ بندی کی ہے؟

جناب سپیکر، جی' پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، میری رائے ہے کہ اگر جن لوگوں نے 20 روپے لٹر دودھ بیچنا ہوتا ہے صفائی کا انتظام انہیں خود کرنا چاہیے۔ ہمارے پاس ایک ادارہ ایسا موجود ہے' وہ next question جب آئے گا تو اس پر میں explain کروں گا کہ جو لوگ وہ facility provide نہیں کرتے ہم ان کو جرمانے کرتے ہیں' چالان کرتے ہیں لیکن basically اس کالونی کی صفائی رکھنا ان گوالوں کی اپنی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ کرنل سرخرو صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان، جناب سپیکر! یہ دیکھا گیا ہے کہ اوکاڑہ میں گورنمنٹ کے سٹڈ فارموں میں دودھ اکٹھا کرنے اور اس کو پراسیس کرنے کا کوئی بندوبست نہیں ہے جبکہ اوکاڑہ میں ملٹری کے ڈیری فارم میں دودھ کو پراسیس کر کے پاؤڈر بنا کو آرمی کو issue کیا جاتا ہے تو کیا پارلیمانی سیکرٹری کوئی ایسا منصوبہ زیر غور رکھیں گے کہ جس میں یہ دودھ ضائع نہ ہو اور جس کو پاؤڈر فارم میں پروسیس کر کے پبلک کو دیا جائے؟

جناب سپیکر، جی' پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ملٹری کے فارم کا ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کی بہتری کے لئے ٹینک بھی لا رہے ہیں اور دوسری facilities بھی جو ہم پبلک کو مہیا کر سکتے ہیں وہ بہم پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ ،جی،چنڑ صاحب!

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! اس سوال کے جواب جز (ج) میں انھوں نے یہ خود وضاحت کی ہے کہ "شاہ جیونہ' کوٹ امر شاہ' شیر گڑھ میں رقبہ مزارعین کو ٹھیکے پر دیا ہوا ہے"۔

آوازیں، یہ سوال ابھی شروع ہی نہیں ہوا۔

ملک محمد اقبال چنڑ، یہ شاہ صاحب کا سوال ہے۔

آوازیں، یہ سوال ابھی شروع ہی نہیں ہوا۔

ملک محمد اقبال چنڑ، Sorry Sir.

جناب سپیکر، آپ سوال نمبر 4891 کی بات کر رہے ہیں؟

ملک محمد اقبال چنڑ، میں سوال نمبر 4892 کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر، جی نہیں۔ یہ سوال نمبر 4891 چل رہا ہے۔ وہ تو ابھی take up ہی نہیں کیا۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر---

جناب سپیکر، جی،شاہ صاحب! شاہ صاحب ضمنی سوال کر رہے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ صاحب نے دودھ کے متعلق نشاندہی کی ہے کہ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ لائیو سٹاک کا یہی ہے کہ باہر سے دودھ بھیجنے والے لوگ چاہے وہ ملٹی نیشنل کمپنیاں یا دوسرے لوگ شہروں سے خرید کر جو لوگ یہ کاروبار دیہاتوں میں کر رہے ہیں ان کے لئے سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ ان کے پاس دودھ بھیجنے کا مناسب بندوبست نہیں اور ملکی سطح پر بھی اس وقت یہ لائیو سٹاک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ لوگوں کو حکومت کی طرف سے اور ویسے بھی کوششیں جاری ہیں کہ لوگ اس طرف رجحان کریں اور اس کاروبار میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جناب سپیکر، جی' آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ وہ مختلف لوگوں کو chiller دیں گے جن کی capacity ایک ہزار لٹر دودھ تک ہو گی تو کیا انہوں نے ان کے لئے آگے بھی سوچا ہے کہ وہ ایک ہزار لٹر اکٹھا تو کرلیں گے لیکن آگے سیل کرنے کے لئے بھی گورنمنٹ کوئی ایسا انتظام کرے کہ ان ملٹی نیشنل کمپنیوں سے ہٹ کر اپنی کوئی انڈسٹری لگانے تاکہ ان کی اجارہ داری ختم ہو اور وہ اس سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! یہ پرائیویٹائزیشن کا دور ہے۔ آپ کسی کو روک نہیں سکتے، اگر کوئی rules کے اندر رہ کر بزنس کرنا چاہتا ہے تو اس کی facility بھی پبلک کو مل رہی ہے، competition ہے تو دودھ زیادہ سے زیادہ قیمت پر فروخت ہو رہا ہے جس کا فائدہ ایک عام آدمی کو پہنچ رہا ہے۔ جہاں تک انہوں نے ٹھیک کی بات کی ہے تو جتنی ضرورت پڑے گی ہم اس کے حساب سے اس کو expand کرتے جائیں گے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 4892 ہے۔

جناب سپیکر، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

سید احسان اللہ وقاص، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

لائیو سٹاک فارمز سے متعلقہ تفصیلات

*4892، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہادر نگر فارم اوکاڑہ میں اس وقت کتنی بھینسیں، گائیں اور بھیڑ بکریاں ہیں۔ یہاں کتنے ویٹرنری ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ سالانہ اخراجات کیا ہیں اور آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

(ب) اس فارم کی ترقی کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ اس سے کیا بہتری کے امکانات ہیں۔ جانوروں کی تعداد، دودھ اور اس کی دیگر مصنوعات میں اضافے کے لئے کیا کوئی منصوبہ تیار کیا گیا ہے؟

(ج) شاہ جیونہ فارم، کوٹ امر شاہ فارم، شیرگڑھ فارم اور درکھانہ فارم میں اس وقت کتنے اور کون کون سے جانور ہیں۔ ملازمین کی تعداد کیا ہے۔ ان فارمز کے سالانہ اخراجات اور آمدن کی ہر مد میں الگ الگ تفصیل فراہم کریں۔ ان فارمز کو مزید بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات زیر غور ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) بہادر نگر فارم اوکاڑہ میں اس وقت 352 بھینسیں اور 873 گائیں اور بھیڑیں 1628 ہیں جبکہ بکریاں گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں اللہ داد ضلع خانیوال کو منتقل کی گئی ہیں۔ ان جانوروں کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ کے لئے 6 ویٹرنری ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ اس فارم کے سالانہ اخراجات دوران مالی سال 2003-04 مبلغ 2,39,64,855/- روپے تھے۔ آمدنی کے ذرائع ناکارہ، عیب دار نسل کشی والے جانوروں، دودھ اور زرعی اجناس کی فروخت ہے۔

(ب) بہادر نگر فارم کی ترقی کے لئے منصوبہ بندی میں گائیوں میں مخلوط نسل کشی سے گوشت پیدا کرنے والی نسل کی تیاری ہے۔ مالی سال 2004-05 میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے 1,00,84,000/- روپے فنڈز مختص کئے ہیں۔

(ج) شاہ جیونہ، کوٹ امر شاہ، شیرگڑھ اور درکھانہ فارم پر زیادہ تر رقبہ مزارعین کے پاس ہے۔ صرف شیرگڑھ فارم پر 391۔ ایکڑ رقبہ فارم انتظامیہ کے پاس ہے۔ جہاں پر 76 ساہیوال

نسل کی گائیں موجود ہیں۔ پٹا نامہ کی شرائط کے مطابق صرف مزارعین ہی جانور رکھتے ہیں۔ چونکہ ان فارموں کا رقبہ مزارعین کو پٹا پر دیا گیا ہے اور وہ شرائط کے مطابق مویشی پال رہے ہیں اور فارم کا عملہ مزارعین کو مویشیوں کے بارے جدید سائنسی معلومات اور رکھ رکھاؤ کے جدید طریقوں کے بارے آگاہ کرتا رہتا ہے۔ ہر فارم پر ملازمین کی تعداد سالانہ اخراجات و آمدن اور مزارعین کے پاس موجود جانوروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام فارم	تعداد ملازمین	تعداد جانور گائے	بھینسیں	بھیڑیں	اخراجات (روپے)	آمدن (روپے)
1	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں شاہ جیونہ	8	64	173	127	763000/-	1352000/
2	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں کوٹ امیر شاہ	4	95	169	—	490000/-	182000/-
3	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں شیر گڑھ	13	268	—	—	1168000/-	1984000/-
4	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں در کھانہ	7	—	468	—	441000/-	1111000/-

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! یہ اللہ کا ہمارے ملک پر بڑا احسان ہے کہ پاکستان دنیا کے ان top کے چند ملکوں میں سے ہے، شاید پانچ ملکوں میں سے ایک ہے کہ جہاں پر دودھ کی بہت بڑی مقدار پیدا ہوتی ہے۔ یہاں پر اللہ کا یہ بڑا کرم ہے لیکن اس کے باوجود دودھ کی کمی رہتی ہے۔ اس کے لئے حکومت نے مختلف فارمز بنائے ہوئے ہیں۔ میں اس پر پہلا جو ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فارمز مختلف لوگوں کو الاٹ کئے گئے آپ یہ دیکھ لیں کہ اس سوال کے جواب جز (ج) میں یہ فرمایا گیا ہے کہ "391۔ ایکڑ رقبہ فارم انتظامیہ کے پاس ہے جہاں پر 76 ساہیوال نسل کی گائیں ہیں"۔ اب 391۔ ایکڑ رقبہ ہے اور صرف 76 گائیں ہیں۔ یہاں پر گوالا کالونی میں ایک ایک گوالے کے

پاس دو دو سو، تین تین سو گائیں ہیں' ان کے پاس کوئی رقبہ نہیں ہے تو کیا حکومت جب یہ فارمز مختلف لوگوں کو پٹے پر دیتی ہے تو ان سے شرائط میں یہ بھی ہوتا کہ ایک ایکڑ پر وہ کتنے کم از کم جانور پالنے کا اہتمام کریں گے؟

جناب سپیکر: جی' پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ ہمارے لائیو سٹاک کے ریسرچ فارمز پر زیادہ تر زمین ہم نے لیز پر دی ہوئی ہے۔ یہ تقسیم سے پہلے اسی طرح چلا آرہا ہے۔ گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق ان پر وہ جانور پالتے ہیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ان کا سوال یہ ہے کہ آپ لیز پر جو رقبہ دیتے ہیں اس پر زمیندار جانور پالتا ہے تو کیا ایک ایکڑ پر کوئی شرح مقرر ہے کہ اگر آپ 12۔ ایکڑ دیں گے تو اس پر وہ کتنے جانور پالیں گے؟ اگر آپ 25۔ ایکڑ دیں گے تو وہ اس پر کتنے پالیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جی۔ اس میں یہ فارمولا ہے کہ 1مویشی انھوں نے فی ایکڑ کے حساب سے رکھنا ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی' فی ایکڑ پر 1مویشی۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! پھر مجھے یہ فرمائیں کہ یہ 391۔ ایکڑ رقبہ فارمز انتظامیہ کے حوالے کیا گیا ہے وہاں پر صرف 76 گائیں رکھی ہوئی ہیں تو یہ ان کا پٹا کیوں منسوخ نہیں کیا گیا اور کیا یہ پٹا اوپن آکشن کے ذریعہ دیتے ہیں یا اس کا کیا طریقہ کار ہوتا ہے؟

وزیر خواندگی اور غیر رسمی بنیادی تعلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' منسٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر خواندگی اور غیر رسمی بنیادی تعلیم: جناب والا! یہ لائیو سٹاک فارمز کی traditions ہے فی لاٹ پر چار جانور رکھے جاتے ہیں اور ایک لاٹ جو مزارعین کو دی جاتی ہے اس پر چار جانور بنتے ہیں اور

ایک لاٹ عام طور پر 12۔ ایکڑ کی بھی ہوتی ہے اور۔۔۔

جناب سپیکر، بارہ یا ساڑھے بارہ ایکڑ کی لاٹ ہوتی ہے۔ جی' شکریہ۔ جی' پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! میرے معزز دوست نے جو سوال کیا ہے کہ 76 گائیں ہم نے سرکاری طور پر رکھی ہوئی ہیں' ان کا پرائیویٹ لوگوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان پر ہم اسی دودھ کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے experiment کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی' سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں کہ کیا شاہ جیونہ فارم land reforms کے بعد قائم ہوا؟ کیا یہ سیاسی شخصیات کے زیر استعمال ہے اور اس فارم کے مینجر کا نام بتا دیں اور کیا میں وہاں visit کر سکتا ہوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! شاہ جیونہ فارم محترمہ عابدہ حسین کے زیر تصرف ہے۔ اس معاملہ کو محکمہ ریونیو deal کرتا ہے' محکمہ لائیو سٹاک کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ " آمدنی کے ذرائع ناکارہ' عیب دار نسل کشی والے جانوروں' دودھ اور زرعی اجناس کی فروخت ہے" تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان ذرائع سے سالانہ کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! ہمارے بہادر نگر کے فارم سے 04-2003 کے درمیان ایک کروڑ 63 لاکھ 3 ہزار 219 روپے کی آمدنی ہوئی تھی۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھا تھا کہ کیا شاہ جیونہ فارم land reforms کے بعد قائم ہوا' اس کے مینجر کون ہیں؟ وہاں پر گائیں اور بھینسیں بالکل موجود نہیں ہیں۔ وہ ایک سنڈ فارم ہے۔ جناب والا! انہوں نے ایک دوسرے سوال کے جواب میں

بتایا ہے کہ یہ فارم صرف اور صرف مزارعین کو دیا جاتا ہے کسی landlord کو نہیں دیا جاتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ : جناب سپیکر! میں نے بڑی واضح طور پر یہ بات بتائی ہے کہ شاہ جیونہ فارم بیگم عابدہ حسین کے زیر تصرف ہے۔

جناب سپیکر : سیال صاحب پوچھ رہے ہیں کہ یہ فارم کب قائم ہوا' آیا land reforms سے پہلے یا بعد میں قائم ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ : جناب والا ' یہ land reforms کے پہلے سے قائم ہے۔

چودھری اعجاز احمد سیال : کیا یہ اپنی اس بات پر stand کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ : جناب سپیکر ! میں اس سلسلے میں وضاحت کر دوں کہ اس معاملے کو بورڈ آف ریونیو deal کرتا ہے' محکمہ لائیو سٹاک کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہی اس بابت ساری تفصیل بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر : ٹھیک ہے وہ تو محکمہ ریونیو ہی کا کام ہے لیکن یہ فارم کب قائم ہوا یہ تو محکمہ لائیو سٹاک کو معلوم ہونا چاہیے۔ ان کا سوال یہ ہے کہ یہ فارم کب قائم ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ : جناب سپیکر ! چونکہ ان کی terms and conditions محکمہ ریونیو کے ساتھ ہی طے ہوئی ہیں' لائیو سٹاک کا کوئی نمائندہ اس میں شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر : لیکن محکمہ لائیو سٹاک کو یہ تو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ فارم کب قائم ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! وہ ایک پرائیویٹ فارم ہے۔ پچھلے سالوں میں بے شمار لوگ lease پر رقبے لیتے رہے ہیں اور ان پر فارمز بناتے رہے ہیں۔ ہمارا کام تو وہاں پر صرف انھیں medically facilitate کرنا ہے۔ یہ بنیادی طور پر محکمہ ریونیو سے متعلقہ سوال ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں : جناب سپیکر ! یہ جواب صحیح نہیں دے رہے۔ انھیں اپنے محکمے کے بارے میں بالکل معلومات نہیں ہیں۔ میں اس فارم کو visit کرنا چاہتا ہوں مجھے بتائیں کہ یہ کب قائم ہوا اور اس کا مینجر کون ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ : جناب سپیکر ! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ ایک پرائیویٹ فارم ہے۔ حکومت کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ آپ پرائیویٹ حیثیت میں وہاں جا سکتے ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں : جناب سپیکر ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ محکمہ نے خود جواب میں بتایا ہوا ہے کہ حکومت کے اس پر اخراجات اٹھے ہیں۔

جناب سپیکر : معزز رکن کہہ رہے ہیں کہ حکومت کے اس فارم پر اخراجات ہوئے ہیں۔ اگر یہ گورنمنٹ کا فارم نہیں ہے تو پھر حکومت اس پر کیسے خرچ کر رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ : جناب سپیکر ! معزز رکن ایک سوال میں دو باتیں کر رہے ہیں۔ شاہ جیونہ میں لائیو سٹاک کے دو فارمز ہیں۔ جن میں سے ایک پرائیویٹ فارم چل رہا ہے جو کہ بیگم عابدہ حسین کے زیر تصرف ہے جبکہ دوسرا فارم محکمہ لائیو سٹاک کا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں : جناب سپیکر ! انھوں نے ابھی تک میرے سوال کا درست جواب نہیں دیا۔ یہ مجھے بتا دیں کہ -/1352000 روپے کس پر خرچ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر : سماں صاحب ! کافی سوال ہو گئے ہیں۔ اب ہم آگے چلتے ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں : جناب ! اگر آپ ان کو رعایتی نمبر دینا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ جواب تو نہیں آیا۔

جناب سپیکر : اگلا سوال انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: On his behalf سوال نمبر 5539۔ جناب اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز رکن نے انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا گیا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان، ویٹرنری ہسپتالوں، فنڈز اور آمدن و خرچ کی تفصیل

*5539۔ انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کے کتنے ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریاں اور سنٹر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؛

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور سنٹروں کو سال 04-2003 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؛

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور سنٹروں کو مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی اور کون کون سی ادویات فراہم کی گئیں؛

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران اس ضلع میں کتنے ملازمین بھرتی ہوئے؛

(ہ) مذکورہ عرصہ میں محکمہ ہذا کے خرچ اور آمدن کی اس ضلع کی تفصیل فراہم کی جائے؛

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمے کے 26 ویٹرنری ہسپتال، 39 ڈسپنسریاں اور 92 ویٹرنری سنٹرز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور سنٹروں کو رقم فراہم نہیں کی جاتی تاہم ان کی سرکاری ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں، سنٹروں اور ڈسپنسریوں کو جتنی ادویات فراہم کی گئیں، ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 2003-04 میں 35 افراد بھرتی کئے گئے۔

(ہ) مذکورہ عرصے کے دوران -/2,35,57,621 روپے خرچ اور -/19,75,725 روپے آمدن ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضلع رحیم یار خان، بہاول پور اور بہاول نگر کی حدود کے اندر چولستان بھی واقع ہے۔ یہ چولستان 64 لاکھ ایکڑ رقبے پر محیط ہے۔ اس میں کم و بیش 8 لاکھ سے زاید لائیو سٹاک ہیں۔ یہاں پر آبادی چکوک یا گاؤں کی شکل میں نہیں ہے بلکہ جہاں پانی کے کوئی وسائل بن جاتے ہیں وہیں لوگ رہنا شروع کر دیتے ہیں اور اسے ٹوبہ کہتے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں وہاں پر لائیو سٹاک ہے۔ وہاں سے پورے ملک کو گوشت کی سپلائی ہوتی ہے لیکن ان لوگوں کو لائیو سٹاک کے حوالے سے کافی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چولستان میں لائیو سٹاک کی کتنی ڈسپنسریاں ہیں؟ دوسرا جو لوگ ٹوبوں کی صورت میں تقسیم ہیں اور اپنے جانوروں کا بیماری کی صورت میں proper علاج نہیں کروا سکتے تو کیا ان کے لئے محکمہ موبائل ڈسپنسری شروع کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! یہ تو fresh question بنتا ہے۔ میں اس بابت صحیح figures اس وقت نہیں دے سکتا۔ جہاں تک موبائل ڈسپنسریوں کی بات ہے تو ہم نے first phase میں چار اضلاع ساہیوال، اوکاڑہ، مظفرگڑھ اور جھنگ میں موبائل ڈسپنسریوں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ہم ہر تحصیل کے اندر ایک موبائل ڈسپنسری اور سٹاف کو بھجوانے کے انتظامات کر رہے ہیں اور اس حوالے سے بھرتیاں کی جا رہی ہیں۔ تو دوسرے phase میں ان کے اضلاع بھی آ جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ انہیں بھی یہ تمام سہولتیں مہیا ہو جائیں گی۔ میں یہاں وضاحت کر دوں کہ یہ اعزاز صرف ہماری حکومت کو جاتا ہے کہ ہم نے layman کی طرف توجہ دی ہے۔ اس لئے کہ layman کا گزارہ ان دو بھینسوں پر ہوتا ہے جن کا دودھ بیچ کر وہ اپنے بچوں کی فیس اور بجلی کا بل دیتا ہے۔ تو ہم پہلے phase میں چار

اضلاع میں یہ سہولت پہنچا رہے ہیں۔ہر یونین کونسل کے اندر ایک ڈاکٹر بیٹھے گا' وہاں پر بلڈنگ بنے گی اور لوگوں کو ویٹرنری کی پوری سہولیات میسر ہوں گی۔ دوسرے phase میں ہم ان کے اضلاع کو بھی شامل کریں گے اور وہاں پر بھی ویٹرنری کی پوری سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ نذر فرید کھوکھر صاحب !

ملک نذر فرید کھوکھر : جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے کہ چار اضلاع میں موبائل یونٹس جاری کئے گئے ہیں۔ میرے خیال میں 13 گاڑیاں خریدی جا چکی ہیں اور 13 تحصیلوں میں موبائل ویٹرنری آفیسرز کی تعیناتی ہو چکی ہے۔ چار اضلاع میں ملازمین کے لئے انھوں نے اشتہار دے دیئے تھے۔

جناب سپیکر : ملک نذر فرید کھوکھر صاحب ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ملک نذر فرید کھوکھر : جناب سپیکر! میں تو صرف تفصیل عرض کر رہا تھا۔ میرے ایک سوال کے جواب میں یہ ساری تفصیل دی گئی ہے۔

جناب سپیکر : مہربانی۔ جی' سماں صاحب !

چودھری اعجاز احمد سماں : جناب سپیکر ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ فرما دیں کہ دودھ کے international standard ' یورپین اور پاکستان میں کیا فرق ہے؟

جناب سپیکر : جی' پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ معزز رکن فرما رہے ہیں کہ دودھ کے international standard اور پاکستانی دودھ میں کیا فرق ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ : یہ relevant سوال نہیں ہے۔ یہ نیا سوال کریں۔ جناب والا! زیر بحث سوال سے متعلقہ ہی ضمنی سوال ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر ، جی' درست ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں : جناب والا! گورنمنٹ نے انھیں وسائل دیئے ہیں گاڑیاں دی ہوئی ہیں۔

وزیر خواندگی اور غیر رسمی بنیادی تعلیم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جناب حسین جہانیاں گردیزی صاحب!

وزیر خواندگی اور غیر رسمی بنیادی تعلیم، جناب سپیکر! دودھ کی پھینٹ کا نیشنل سٹینڈرڈ 3.5 فیصد ہے۔ یہ بین الاقوامی طور پر ایک ہی سٹینڈرڈ ہے لیکن جو مختلف processing ہوتی ہے اس میں فرق ہوتا ہے۔ پاکستان میں بھینس کے دودھ کی پھینٹ 6/7 فیصد ہوتی ہے اور گائے کے دودھ کی پھینٹ 3/4 فیصد ہوتی ہے لیکن جب اسے process کیا جاتا ہے تو اس کا standardize 3.5% ہوتا ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ!

محترمہ فرزانہ راجہ، شکریہ جناب سپیکر! ابھی جو سوال پوچھے جا رہے ہیں اور جس انداز میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب دے رہے ہیں کہ یہ نیا سوال لے کر آئیں' اس کا جواب یہ نہیں ہے اور ایک سوال میں چار سوال پوچھے جا رہے ہیں۔ جس طرح ان سے پوچھے گئے سوالات کا ابھی ملک نذر فرید کھوکھر صاحب نے جواب دیا۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ ان کو ہٹا کر کھوکھر صاحب کو پارلیمانی سیکرٹری لگا دیا جائے چونکہ یہ بہتر طریقے سے جواب دے رہے ہیں۔ ان بے چاروں کو تو کچھ پتا ہی نہیں ہے اور نہ ہی وہ جواب دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! ہمارا مقصد ان کو تنگ کرنا نہیں تھا کیونکہ جب ہم اتنا وقت صرف کر کے یہاں آتے ہیں تو سوالات کرنے کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ نمائندگان اپنے حلقوں سے جو'جو concern feel کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کو حکومت کی طرف سے ایسے جواب دیئے جائیں جو ان کے حلقوں سے متعلقہ درست ہوں۔ اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گی کہ وزرا اور پارلیمانی سیکرٹریز کو آپ کی طرف سے ہدایت دی جائیں کہ وہ پوری تیاری کے ساتھ آیا کریں کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ ان کو ایک سوال کا جواب نہیں آتا تھا جس کی وجہ پیچھے آفیسرز گیلری سے مدد لے کر جواب دیا ہے۔ پلیز آئندہ کے لئے اس بات کا خیال رکھا جائے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کو اپوزیشن لیڈر بنا دیا جائے۔

جناب سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' شاہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، جناب والا! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع رحیم یار خان' سٹاف اور ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل

*5540، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات ضلع رحیم یار خان میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل' گریڈ اور اسامی وار فراہم کی جائے؛

(ب) ویٹرنری ڈاکٹرز کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری وار فراہم کی جائے؛

(ج) ویٹرنری ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر تقرری کی مجاز اتھارٹی کا عہدہ اور گریڈ کی تفصیل نیز کب تک خالی ویٹرنری ڈاکٹرز کی اسامیاں پر کر لی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات ضلع رحیم یار خان میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل، گریڈ اور اسامی وائز ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ویٹرنری ڈاکٹر کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری وائز ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ویٹرنری ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر تقرری کی مجاز اتھارٹی سیکرٹری، لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ حکومت پنجاب لاہور ہے جن کا گریڈ BS-20 ہے۔ ویٹرنری ڈاکٹر کی خالی اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر پر کی جا رہی ہیں۔

ضلع ملتان، ویٹرنری ہسپتالوں اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*5559۔ ملک محمد ارشد راں، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع ملتان میں ایک ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری ڈسپنسری بنانے کے لئے کتنی تعداد مویشیوں کی علاقہ میں ہونا ضروری ہے؟

(ب) ضلع ملتان میں مویشیوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان کے لئے کتنے ہسپتال و ڈسپنسریز موجود ہیں۔ آئندہ مالی سال میں مزید کتنے ہسپتال و ڈسپنسریاں کھولی جا رہی ہیں؟

(د) کتنے ویٹرنری ڈاکٹر اور دیگر عملہ ضلع ملتان میں موجود ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مویشیوں کی تعداد کے حساب سے ویٹرنری ہسپتال' ڈسپنسریاں اور عملہ بہت کم ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ملتان کے لئے عملہ کی تعداد ضرورت کے حساب سے Sanctioned ہی نہ ہے؟

(ز) اس کمی کو فوری دور کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ مویشیوں کے لئے نئے ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں کھولی جا رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع ملتان میں ایک ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری ڈسپنسری بنانے کے لئے دس ہزار سے پندرہ ہزار تک مویشیوں کی تعداد علاقے میں ہونا ضروری ہے۔

(ب) ضلع ملتان میں 291167 بھینسیں' 253536 گائیں' 292763 بکریاں' 76867 بھیڑیں' 12138 گدھے' 2008 گھوڑے' 186 خچر' 1232 اونٹ اور 299885 مرغیاں دیہی ہیں۔

(ج) ان کے لئے 14 ہسپتال' 23 ڈسپنسریاں' 44 سنٹر' 2 اے۔ آئی سنٹرز اور 53 سب سنٹر ہیں۔ آئندہ سال کے دوران کوئی نیا ادارہ بنانا زیر غور نہیں سٹاف پہلے ہی کم ہے۔

(د) ضلع ملتان میں 19 ویٹرنری ڈاکٹر' 79 ویٹرنری اسسٹنٹ' 27 بہشتی' 26 خاکروب' 2 کینل اٹنڈنٹ' 1 ڈریسر اور 20 اے۔ آئی ٹیکنیشن موجود ہیں۔

(ہ) جی ہاں۔

(و) درست نہ ہے۔ اسامیاں منظور شدہ ہیں لیکن نئی بھرتی ہونا باقی ہے۔

(ز) فی الحال کوئی نیا ہسپتال یا ڈسپنسری جاری نہیں کی جا رہی ہے۔ البتہ ویٹرنری سنٹروں پر موجود ویٹرنری اسسٹنٹ کو مصنوعی نسل کشی کی ٹریننگ دے کر سٹاف کی کمی کو پورا کیا جا رہا ہے۔

پی پی- 201 ملتان ویٹرنری یونٹس سٹاف
اور ادویات سے متعلقہ تفصیلات

*5562۔ملک محمد ارشد راں، کیا وزیر امور پرورش حیوانات اور ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی- 201 ملتان میں ویٹرنری یونٹس کے نام' مقام اور رقبہ کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) مذکورہ یونٹس میں کس کس مرض کا علاج کیا جاتا ہے' ان یونٹس میں میڈیکل آفیسرز اور دوسرے سٹاف کی تعداد کیا ہے اور کتنے عرصے سے ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ یونٹس میں گزشتہ 2سالوں میں کتنے جانوروں کا کس کس مرض کا علاج کیا گیا' کتنی ادویات مفت فراہم کی گئیں اور اس وقت کتنی ادویات سٹور میں ہیں' ان کے نام' کمپنی کا نام اور معیار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) حلقہ پی پی- 201 ملتان میں ویٹرنری یونٹس کے نام' مقام اور رقبہ کی تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ویٹرنری یونٹس میں جانوروں کے متعدی و غیر متعدی امراض کا علاج کیا جاتا ہے نیز سٹاف کی تعداد اور جتنے عرصہ سے ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں' کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ یونٹس میں گزشتہ دو سالوں میں 150923جانوروں کے امراض کا علاج کیا گیا۔ ویٹرنری یونٹس میں اندرونی و بیرونی کرم' جلدی امراض' جنسی امراض' سرجیکل امراض' سوزش حیوانہ' سوزش رحم' انتڑیوں کا زہر' دائمی ڈائریا' خونی پیچش' گلے و سانس کی نالی کی سوزش' نمونیا' ذریچنگ نمونیا' آنکھوں کی سوزش' رت موتر اور زچگی کے

امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ جز (ب) میں درج ہے۔ ادویات کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

برڈفلو کی روک تھام اور دیگر معاملات سے متعلقہ حکومتی اقدامات

*5726۔جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت نے برڈ فلو کی وباء کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؛

(ب) کیا حکومت متاثرہ علاقوں سے مرغیوں کی نقل و حمل پر پابندی کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ج) برڈ فلو وائرس کے باعث جن فارمز کو نقصان پہنچا ہے کیا حکومت ان کو سبسڈی دینے کے لئے تیار ہے تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جائیں؛

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) پنجاب میں برڈ فلو سے کوئی بھی فارم متاثر نہیں ہوا اور نہ ہی پنجاب کے کسی کونے سے اس بیماری کی اطلاع ملی ہے البتہ محکمہ اس ضمن میں پولٹری فارمر اور صارفین کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتا ہے۔

(ب) جب بھی پنجاب میں مرغیوں کی وبائی امراض کا حملہ کسی مخصوص علاقہ میں ہوتا ہے اس وقت حسب ضرورت انتظامیہ کی مدد سے مخصوص علاقہ میں احتیاطی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔

(ج) برڈ فلو وائرس کے حملے سے پنجاب کا علاقہ محفوظ رہا تھا مگر فارمز کو نقصان میڈیا کی غلط تشہیر اور مارکیٹ ریٹ گر جانے کی وجہ سے ہوا۔ چونکہ پولٹری کا کاروبار مروجہ مارکیٹ اصولوں پر چلتا ہے لہذا سبسڈی دینے کا فی الحال کوئی ارادہ نہ ہے۔

ضلع گجرات، 04-2002 میں ویٹرنری ہسپتالوں /ڈسپنسریوں کے لئے ادویات کے فنڈز اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*5772۔جناب تنویر اشرف کائرہ، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع گجرات میں ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں سال 04-2002 کے دوران کتنے بیمار جانوروں کا علاج کیا گیا؛

(ب) ادویات کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی خرچ ہوئی؛

(ج) ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی بلڈنگز کی صورتحال کیا ہے اور یہ کتنے کتنے رقبے پر مشتمل ہیں؛ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؛

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع گجرات میں ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں سال 04-2002 کے دوران 4,56,496 بیمار جانوروں کا علاج کیا گیا۔

(ب) ادویات کی مد میں -/35,50,000 روپے کی رقم رکھی گئی جب کہ -/35,50,000 روپے کی رقم خرچ کی گئی۔

(ج) ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی بلڈنگز کی صورتحال اور ان کے رقبے کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور، انسداد بے رحمی حیوانات کے چالانوں اور جرمانے کی تفصیلات

*5956۔حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک ضلع لاہور میں انسداد بے رحمی حیوانات نے کل کتنے چالان کئے اور کتنے چالان عدالت میں پیش کئے؟

(ب) کتنے چالانوں پر جرمانے کئے' کتنے جرمانے کی ادائیگی کے بعد ختم ہونے اور کتنے چالان عدالت میں زیر التواء ہیں' تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ.

(الف) یکم جنوری 2004 سے 31۔جنوری 2005 تک انسداد بے رحمی حیوانات نے ضلع لاہور میں 7336 چالان کر کے عدالت میں پیش کئے۔

(ب) ضلع لاہور میں انسداد بے رحمی حیوانات نے 3077 چالانوں پر جرمانے کئے جو کہ بعد از ادائیگی جرمانہ ختم کر دیئے گئے۔ 4259چالان مالکان کے پیش نہ ہونے کی وجہ سے عدالت میں زیر التواء ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ماہانہ تفصیل چالان برائے ضلع لاہور

یکم جنوری 2004 تا 30ستمبر 2004

ماہ	کل چالان	چالان جو عدالت میں پیش ہوئے	چالان جو جرمانے کے بعد ختم ہوئے	زیر التواء
جنوری	580	580	340	240
فروری	485	485	211	274
مارچ	646	646	336	310
اپریل	609	609	292	317
مئی	549	549	219	330
جون	611	611	257	354
جولائی	609	609	187	422
اگست	500	500	195	305
ستمبر	655	655	261	394

اکتوبر	626	626	222	404
نومبر	353	353	125	228
دسمبر	688	688	272	396
جنوری	425	425	140	285
میزان	7336	7336	3077	4259

ضلع لاہور، ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں کی تعداد، بجٹ، ادویات کی مالیت اور سٹاف کی تفصیل

*5957۔حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور میں ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی کل تعداد کیا ہے' ان کا سالانہ بجٹ کیا ہے' جنوری 2004ء سے آج تک ان کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؛

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں مجموعی طور پر کتنا سٹاف تعینات ہے' ان کے نام' عہدہ' گریڈ اور عرصہ تعیناتی بتایا جائے۔

(ج) کتنے ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی عمارتیں کرائے کی ہیں اور کتنی خستہ حالت اور غیر تسلی بخش ہیں؛

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع لاہور میں ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی کل تعداد 24 ہے۔ جن کا سالانہ بجٹ برائے سال 2003-04 مبلغ -/1,10,62,300 روپے ہے۔ جنوری 2004 سے 15 فروری 2005ء تک ان اداروں کو -/19,50,000 روپے مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں۔

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں مجموعی طور پر 153 ملازمین تعینات ہیں جن کے نام' عہدہ' گریڈ اور عرصہ تعیناتی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کوئی بھی ہسپتال اور ڈسپنسری کرایہ کی عمارت میں نہ ہے۔ اس وقت کوئی بھی عمارت خستہ حالت میں نہ ہے۔ البتہ 7 عمارتوں کی حالت غیر تسلی بخش ہے۔

گوجرانوالہ ویٹرنری ہسپتال میں عملہ اور ادویات سے متعلقہ تفصیل

*5966۔ چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ ویٹرنری ہسپتال میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جانوروں کے لئے دوائیاں اور عملہ ضرورت کے مطابق دستیاب نہ ہے۔ کیا حکومت ضرورت کے مطابق ادویات اور عملہ دینے کے لئے تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) گوجرانوالہ ویٹرنری ہسپتال میں 10 افراد کام کر رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ جانوروں کے لئے دوائیاں اور عملہ ضرورت کے مطابق دستیاب نہ ہے۔

پی پی۔ 162 تحصیل فیروز والہ، ویٹرنری ڈسپنسریوں اور سٹاف کی تفصیلات

*6077۔ جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔ 162 تحصیل فیروز والہ میں کتنی اور کہاں کہاں ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا ان ڈسپنسریوں میں سٹاف مہیا کر دیا گیا ہے' اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے' تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؛

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) پی پی-162 تحصیل فیروز والہ میں 6 ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کی گئی ہیں۔ یہ ڈسپنسریاں جہاں واقع ہیں' ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام یونین کونسل	نام ویٹرنری ڈسپنسری
-1	منگل بچر یو سی نمبر 1	بچر
-2	مہتہ سوجا یو سی نمبر 2	گھڑیال کلاں
-3	رتہ گجراں یو سی نمبر 7	جنڈیالہ کلساں
-4	آہدیاں یو سی نمبر 9	آہدیاں
-5	دھروڑ مسلم یو سی نمبر 11	دھروڑ مسلم
-6	بھڑ تھو یو سی نمبر 16	بھڑ تھ

(ب) ان تمام ویٹرنری ڈسپنسریوں میں سٹاف موجود ہے اور وہ اپنی ڈیوٹی انجام دے رہا ہے

ضلع ڈیرہ غازی خان' ویٹرنری ہسپتالوں' سٹاف اور ادویات و آلات سے متعلقہ تفصیل

*6116، محترمہ شہناز سلیم ملک، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور یونٹ کام کر رہے ہیں؛

(ب) ان ہسپتالوں میں کتنا عملہ تعینات ہے؛

(ج) کیا ان یونٹس اور ہسپتالوں کی حالت بہتر کرنے کے لئے حکومت کا کوئی منصوبہ ہے اور کیا حکومت کا ان ہسپتالوں میں ضروری جدید آلات اور ادویات فراہم کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

(د) کیا ان ہسپتالوں اور یونٹوں میں ضرورت کے مطابق عملہ موجود ہے؟

(ہ) اور کتنی منظور شدہ اسامیاں ابھی خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں 11 ہسپتال' 22 ڈسپنسریاں اور 60 سنٹر کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان ہسپتالوں میں 121 افراد تعینات ہیں۔

(ج) ان یونٹس اور ہسپتالوں کی حالت بہتر کرنا ضلعی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ ان یونٹس اور ہسپتالوں میں جدید آلات نہ ہیں تاہم ضروری ادویات وافر مقدار میں موجود ہیں۔

(د) ان ہسپتالوں اور یونٹوں میں ضرورت کے مطابق عملہ موجود نہ ہے۔

(ہ) 282 منظور شدہ اسامیوں میں سے 54 اسامیاں خالی ہیں۔

محکمہ لائیو سٹاک میں موبائل یونٹس کے قیام اور عملہ کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیل

*6368، ملک نذر فرید کھوکھر، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پنجاب کی ہر تحصیل میں ایک موبائل یونٹ دیا ہے۔ جس کے لئے گاڑیاں بھی خریدی جا چکی ہیں اور تحصیل لائیو سٹاک آفیسر بھی تعینات ہو چکے ہیں۔ صرف عملہ کی تعیناتی باقی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس موبائل یونٹ میں سٹاف کی تعیناتی کے لئے اشتہار بھی دیا گیا تھا لیکن بعد ازاں نامعلوم وجوہات کی بناء پر یہ عمل روک دیا گیا ہے؛

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سٹاف کی تعیناتی کا عمل روکنے اور اس پروگرام کی بلا جواز تاخیر کی وجہ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؛

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے ابتدائی طور پر ایک پائلٹ پراجیکٹ (سپورٹ سروسز برائے فارمرز) کے تحت پنجاب کے چار اضلاع اوکاڑہ، ساہیوال، جھنگ اور مظفرگڑھ کی 13 تحصیلوں میں موبائل ویٹرنری یونٹ قائم کئے ہیں اور اس کے لیے 13عدد گاڑیاں خریدی جا چکی ہیں اور ان موبائل یونٹوں کے لئے 13ویٹرنری آفیسرز تعینات کر دیئے گئے ہیں اور باقی عملہ کی تعیناتی کی جا رہی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ضلعی آفیسر اوکاڑہ اور جھنگ نے سٹاف کی تعیناتی کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے، جن کی بھرتی کی تاریخ بالترتیب 21-11-04، 28-12-04 تھی۔ باقی دو ضلعی افیسران نے بھرتی کے لئے کوئی اشتہار نہیں دیا۔ چونکہ مالی سال 2004-05 کے لئے فنڈ کی ترسیل بروقت نہ ہو سکی اس لئے یہ بھرتی روک دی گئی اور اب مالی سال 2004-05 کے لئے فنڈ مورخہ 13-1-05 کو محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے جاری کر دیئے ہیں۔

(ج) چونکہ مالی سال 2004-05 کے لئے فنڈ کی ترسیل بروقت نہ ہو سکی، اس لئے یہ بھرتی روک دی گئی اور اب مالی سال 2004-05 میں مورخہ 13-1-05 کو محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے فنڈ جاری کر دیئے ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحبہ! تشریف رکھیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جہانیاں صاحب وزیر برائے لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن ہیں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جہانیاں صاحب وزیر برائے لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن ہیں لیکن وہ پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ سے بہتر جواب دے رہے تھے۔ لہذا محکموں کی مناسب ردو بدل ہونی چاہیے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ڈاکٹر صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! فرزانہ راجہ صاحبہ نے آپ سے کہا کہ پارلیمانی سیکرٹریز تیاری کر کے آیا کریں۔ میں گزارش کرتی ہوں کہ سوال کرنے والے خود بھی تو موجود ہوں۔ انھوں نے دو دفعہ ہاؤس میں اسمبلی سوال کیا لیکن باری پر خود موجود نہیں تھی۔ یہ تو کارروائی ڈال دیتی ہیں۔ تو کیا ہم دیواروں کو جواب دیں؟

جناب سپیکر، شکریہ۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' شاہ صاحب!

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، زاہد صاحب! تشریف رکھیں۔ میں نے شاہ صاحب کو فلور دیا ہے۔ آرڈر پلیز۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! ویسے تو وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے مگر چونکہ لائیو سٹاک کے متعلق بحث ہو رہی تھی تو میں ایک دو نہایت ضروری باتیں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر، وہ بات تو ختم ہو گئی ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں اس پر آپ کی رولنگ نہیں چاہتا بلکہ صرف آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! چونکہ آپ کا تعلق بھی دیہات سے ہے اس لئے آپ کو علم ہے کہ۔۔

جناب سپیکر، معزز اراکین سے گزارش ہے کہ پلیز خاموشی اختیار کریں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! اس دفعہ بھوسے کی shortage کی وجہ سے دیہاتوں میں بہت تباہی ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے حکومتی بنچز سے ایک معزز رکن نے التجا کی تھی کہ کوئی ایسی قانون سازی کی جائے کہ جو بھوسہ بھٹوں میں جلایا جاتا ہے اس پر پابندی لگ جائے۔ مگر اس وقت اسے serious نہیں لیا گیا جس وجہ سے آج پورے پنجاب میں یہ مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ ابھی وقت ہے آپ غور فرمائیں اور اس پر ایسی قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ یہ مسئلہ پیدا نہ ہو۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر، جی' اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب سن رہے ہیں۔ تشریف رکھیں۔ تحریک استحقاق نمبر 60 سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔

سید محمد رفیع الدین بخاری، جناب والا! منسٹر صاحب نے جواب دینا تھا۔ اسے move ہوئے پانچ ماہ ہو گئے ہیں لہذا میری گزارش ہے کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی' چیمہ صاحب!

وزیر صنعت، جناب سپیکر! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ چیئرمین نیوٹا تبدیل ہو کر دوسرے محکمے میں چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

وزیر صنعت، وہ اس وقت اس محکمے میں موجود نہیں ہیں۔ میری ابھی تک ان سے بات نہیں ہو سکی۔میری کوشش ہے کہ ان سے بات کر کے تسلی بخش جواب دیا جا سکے۔

جناب سپیکر، تو پھر اسے pending کرلیں۔

وزیر صنعت، جی ہاں! اسے pending کر لیا جائے۔

سید محمد رفیع الدین بخاری، جناب سپیکر! پہلے بھی پانچ ماہ ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر، یہ تحریک استحقاق سوموار تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! یہ تحریک استحقاق 5 ماہ سے pending ہوتی چلی آرہی ہے۔ معزز رکن کا تعلق جنوبی پنجاب کے مظلوم ضلع لودھراں سے ہے۔ یہ بے چارے بول نہیں سکتے اور ان میں سے کسی کو وزیر بھی نہیں بنایا گیا اور بار بار ان کا استحقاق بھی مجروح کیا جارہا ہے۔ مہربانی فرما کر ان کا استحقاق بحال کرایا جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 93 شیخ اعجاز احمد صاحب کی طرف سے ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! جس دن میں نے یہ تحریک التوائے کار پیش کی تھی اس دن بھی وزیر موصوف موجود نہیں تھے۔ تو یہ اگلے روز کے لئے pending ہو گئی لیکن وہ کل بھی موجود نہیں تھے۔ اگر آج وزیر موصوف موجود ہیں تو پہلے اس کا جواب دے دیں پھر میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: یہ move ہو چکی ہے؟

شیخ اعجاز احمد: جی' move ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دینا چاہیں گے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اس کا جواب تو کلچر منسٹر نے دینا ہے۔

جناب سپیکر: پلیز! پہلے لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔ آرڈر پلیز۔ جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! گزارش ہے کہ پرسوں جس وقت محرک نے یہ تحریک التوائے کار پیش کی تھی تو اس وقت میں نے یہ گزارش کی تھی کہ یہ تحریک محکمہ کلچر سے متعلقہ ہے۔ چونکہ میرے فولڈر میں جو سمری لگی ہوئی تھی اس میں یہ مارک ہو کر محکمہ کلچر کو گئی تھی۔ آج صبح مجھے منسٹر کلچر نے بتایا کہ یہ ان سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس کا جواب موصول ہو چکا ہے اور میں وہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! جب یہ تحریک التوائے کار pending کی گئی تھی اس وقت راجہ بشارت صاحب نے فرمایا تھا کہ میں یہ بات منسٹر کلچر کے نوٹس میں لایا ہوں اور وہ اس کا جواب دیں گے لیکن آج یہ فرما رہے ہیں کہ منسٹر کلچر نے انہیں بتایا ہے کہ یہ ان سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ جناب سپیکر! عرصہ دراز سے پورے پنجاب کے اندر پنجاب آرٹ کونسل کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے۔۔۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! آپ کو تو جواب چاہیے۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ دے دے یا کلچر والے دے دیں۔ مقصد تو جواب لینا ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے بھی متعلقہ ہے لیکن کلچر منسٹری concerned ہے۔ موجودہ حکومت کو معرض وجود میں آئے ہوئے اڑھائی سال کا عرصہ گزر گیا ہے لیکن وزیر موصوف نے کبھی بھی کوئی بات ہاؤس کے اندر نہیں کہی۔

جناب سپیکر، گورنمنٹ کے behalf پر کوئی منسٹر بھی جواب دے سکتا ہے۔

شیخ اعجاز احمد، چلیں! پھر پہلے یہ جواب دے لیں اس کے بعد میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب جواب دیں گے؟

جناب سپیکر، جی' وہ جواب دے رہے ہیں۔

مارکیٹ میں فحش سی ڈیز کی کھلے عام فروخت

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ جناب سپیکر! حکومت پنجاب سی ڈیز اور سٹیج ڈراموں کے ذریعے فحاشی کے انسداد کے لئے سخت اقدامات کر رہی ہے---

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ معزز اراکین سے گزارش ہے کہ پلیز! خاموشی اختیار کریں۔ محترمہ پلیز خاموشی اختیار کریں۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، حکومت پنجاب نے فحش سی ڈیز تیار کروانے کے جرم میں چار خاتون فنکاروں صائمہ خان' سیمی سیال' ندا چودھری اور انجمن شہزادی کی سٹیج پرفارمنس پر پابندی لگا دی ہے۔ جہاں تک سٹیج ڈراموں میں انسداد فحاشی کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں محکمہ داخلہ حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں 99 مرد اور خاتون فنکاروں پر پابندی لگائی گئی۔ تین تھیٹرز کے لائسنس فیصل آباد میں منسوخ کئے گئے۔ ملتان میں---

شیخ اعجاز احمد، جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ۔۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب پہلے وزیر قانون کی بات سن لیں پھر اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔

شیخ اعجاز احمد، جناب والا! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آواز ہی نہیں آ رہی آپ ہاؤس کو in order کریں۔

جناب سپیکر، میری اراکین اسمبلی سے یہ گزارش ہے کہ پلیز خاموشی اختیار کریں۔ اگر کوئی بہت ہی ضروری بات کرنی ہے تو لابی میں جاکرکرلیں۔ میں بار بار کہہ رہا ہوں لیکن کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا۔ اگر آپ آج تشریف لے ہی آئے ہیں ہاؤس میں بیٹھ ہی گئے ہیں تو پلیز خاموشی اختیار کریں۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! ملتان میں 77 مرد اور خاتون فنکاروں پر پابندی لگائی گئی 22 ڈراموں کے این۔ او۔ سی منسوخ کئے گئے۔ دو تھیٹرز کے عارضی اجازت نامے منسوخ کئے گئے۔ لاہور میں 21 مرد و خاتون فنکاروں پر پابندی لگائی گئی 6 سٹیج ڈراموں پر بھی پابندی لگائی گئی۔ گوجرانوالہ میں 30 مرد و خاتون فنکاروں پر پابندی لگائی گئی 2 ڈراموں پر بھی پابندی لگائی گئی۔ ساہیوال دو خاتون فنکاروں پر پابندی لگائی گئی۔ وہاڑی 2 مرد خاتون فنکاروں پر پابندی لگائی گئی اور 2 سٹیج ڈراموں پر بھی پابندی لگائی گئی۔ یہ وہ کاروائیاں ہیں جو وقتاً فوقتاً ہوم ڈیپارٹمنٹ اپنے طور پر کرتا رہتا ہے۔ معزز رکن نے تحریک التوائے کار میں جس امر کی طرف اس معزز ایوان کی اور حکومت کی توجہ مبذول کروائی ہے کہ مارکیٹ میں فحش سی ڈیز فروخت ہو رہی ہیں اور اس کے علاوہ ڈراموں میں خواتین کو نچایا جاتا ہے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟ ان کے خلاف تو میں نے کارروائی بتائی ہے اور اس سلسلے میں آپ کے علم میں ہوگا اور معزز رکن بھی جانتے ہوں گے کہ کچھ عرصہ قبل ان فنکاروں نے باقاعدہ ہڑتال بھی کی تھی اور یہ معاملہ بہت دور تک گیا تھا کہ ان کے خلاف کارروائی کیوں کی گئی ہے؟ اس میں میری استدعا یہ ہے کہ ہم اس میں مزید اقدامات کرنا چاہتے ہیں لیکن جہاں تک سی ڈیز اور فحش فلموں کا تعلق ہے میں اس بات سے اتفاق

کرتا ہوں کہ اس وقت مارکیٹ میں ایسی سی ڈیز موجود ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ہیں۔ میں صرف چھوٹی سی مثال اپنے بھائی کو دینا چاہتا ہوں کہ میں ذاتی طور پر آج سے کچھ دن پہلے میں نے ٹی وی پر ایک پنجابی ڈرامہ چند لمحوں کے لئے دیکھا۔ لیکن اس میں جو زبان استعمال کی جا رہی تھی اور جو اس میں ذومعنی جملے استعمال کئے جا رہے تھے۔ آپ یقین کیجیے کہ شاید آپ اس بات سے اتفاق نہ کریں لیکن میں جناب کو انتہائی وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ چینل جو ڈرامے دکھا رہا تھا ہم نے اس کا لائسنس منسوخ کیا اور میرے کہنے پر اس کے خلاف کارروائی ہوئی ہے۔

ذاتی طور پر میرے تجربے میں یہ بات آئی ہم نے اس کے خلاف کارروائی کروا دی۔ لیکن میں اس بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں مارکیٹ سے ان سی ڈیز کو نکالنے کی ضرورت ہے۔ ان کے خلاف کارروائی کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن یہاں مسئلہ یہ آ جاتا ہے کہ اگر آج ہال روڈ پر چھاپہ مارا جائے پورا ہال روڈ بند کر دیا جائے گا کہ جی ہمارا سامان اٹھا کر لے گئے ہیں۔ ہم نے اس سلسلے میں دکانداروں سے اور ان کی مقامی انجمنوں سے بھی رابطہ قائم کرنے کے لئے محکمے سے کہا ہے کہ ان کو اعتماد میں لے کر کارروائی کریں۔ کیونکہ ہمیں اس بات کا بھی یقین ہے کہ اس صوبے میں فحاشی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔ سو! اس سلسلے میں ہم اقدامات کر رہے ہیں۔

میں معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھا اقدام کیا ہے اور نوٹس میں لائے ہیں۔ انشاء اللہ اس سلسلے میں مزید اقدامات کئے جائیں گے اور اگر معزز رکن کے پاس کوئی مزید تجاویز ہیں تو وہ دیں انشاء اللہ تعالیٰ ان پر بھی عمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا اس تحریک کو پیش کرنے کا مقصد یہ تھا اور میں نے پہلے بھی اس مسئلے پر ایک دو مرتبہ بات کی ہے۔ یہاں پر جب ہم کسی کام پر focus کرتے ہیں یا کوئی exercise کرتے ہیں۔ کسی معاملے کو حل کروانے کے لئے حکومت کی توجہ کسی طرف مبذول کرواتے ہیں تو ہمارا کسی ممبر کا بھی بشمول حکومتی بنچوں کے اور اپوزیشن بنچوں کے یہ قطعاً

مقصد نہیں ہوتا کہ اس میں کسی کی ہار یا کسی کی جیت ہوتی ہے۔ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے ہمیں ووٹ دے کر منتخب کر کے اس ایوان میں پہنچایا ہے ان لوگوں کی آواز عوامی مسائل سماجی مسائل اور ان کے حل کے لئے یہاں پر تحریک کریں۔ قانون سازی کریں اور اس سلسلے میں جناب سپیکر! کی جانے والی کوششوں کے بارے میں عرض کروں گا کہ جب کوششیں ہوں اور اس پر قانون سازی ہو۔ راجہ صاحب کو ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے موصول جواب پر انہوں نے detail بتائی ہے کہ ملتان میں ہم نے یہ کیا۔ گوجرانوالہ میں یہ کیا۔ فیصل آباد میں یہ کیا۔ فلاں شہر میں یہ کیا۔ آپ یقین کریں کہ ہمارے ہاں جب سے کیبل نیٹ ورک شروع ہوا ہے اور اس کو فروغ ملا ہے اور اس کے بعد جو پرائیویٹ کمپنیاں موجود ہیں۔ میرے پاس یہ سی ڈیز ہیں۔ مواد موجود ہے۔ راجہ صاحب نے فرمایا کہ فحش سی ڈیز مارکیٹ میں کھلے عام فروخت ہو رہی ہیں۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں لیکن آج ہم اگر ہال روڈ پر چھاپہ ماریں گے تو اس وقت ہال روڈ بند کر دیا جائے گا اور وہ کہیں گے کہ یہ ہمارا سامان اٹھا کر لے گئے ہیں۔یہ بات کم ازکم راجہ صاحب کو نہیں کہنی چاہیے۔ writ of the Government انہیں قائم کرنی چاہیے---

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! کسی بھی بات کو سیاق و سباق میں دیکھا جاتا ہے۔میں نے یہ کہا ہے کہ اس احتجاج کو روکنے کے لئے ہم نے دکانداروں کی مقامی انجمنوں سے بھی رابطہ قائم کیا ہے اور ان سے کہا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔میں نے یہ کہا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: چلیں جناب والا! اس بات کو اسی طرح سے لے لیتے ہیں۔ انہوں نے انجمن تاجران سے رابطہ قائم کیا ہے تین ماہ قبل یہ تحریک التوائے کار پیش ہوئی تھی اور آج تک یہ فحش سی ڈیز کیبل نیٹ ورک کے ذریعے ہمارے گھروں تک پہنچ رہی ہیں۔جس میں ہماری نوجوان بچیاں نوجوان بچے متاثر ہو رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کیبل نیٹ ورک کو تو روک نہیں سکتے۔ اس کو تو جب آپ نے on کرنا ہے تو وہ سی ڈیز چلتی ہیں۔ آپ یہ یقین کریں کہ میں صرف ان سی ڈیز کے نام

پڑھ کر ہاؤس میں سنا دوں تو ہماری جو یہاں پر خواتین ممبرز ہیں یا جو ہمارے بزرگ ممبرز ہیں وہ شرم سے شاید ہاؤس سے ہی باہر اٹھ کر چلے جائیں۔ جو تصاویر ان سی ڈیز پر لگی ہوئی ہیں وہ بھی میں اپنی بات ختم کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں پیش کروں گا اور وہاں پر اس کے caption جس طرح سے ان کو لکھایا گیا ہے۔ یہ کب تک ہمارے پنجاب کی ہیروئن کو بارش میں بھگوتے رہیں گے اور کب تک یہ فحاشی کا سارا سازو سامان لوگوں کو پہنچاتے رہیں گے؛ ہم اپنے معاشرے کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں۔ تین ماہ سے یہ تحریک التوائے کار پیش ہوئی ہے اس کے بعد اس کو circulate کیا گیا ہے۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اس پر کیا security measures adopt کئے ہیں؛ آج راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم نے انجمن تاجران سے میٹنگ کی ہے۔ آج اگر یہ رفیع پلازہ میں جائیں تو میں نے چار سی ڈیز کل وہاں سے خریدی ہیں وہاں پر انہوں نے پوری طرح سے display بھی کیا ہوا ہے اور وہاں سے خرید کر۔۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز!

شیخ اعجاز احمد، جناب والا! کل تک تو انہوں نے کوئی انجمن تاجران کے ساتھ میٹنگ نہیں کی تھی اور اس تحریک کے circulate ہونے کے بعد تین مہینے سے زاید عرصہ ہو گیا ہے۔ آج تک کتنے بندوں کے خلاف انہوں نے پرچے دیئے ہیں۔ یہ صرف مجھے یہ بتا دیں کسی ایک کے خلاف بھی کارروائی نہیں ہوئی اور آپ یقین کریں کہ آج۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! اسی ریفرنس سے میں بات کروں گی جیسا کہ راجہ صاحب نے بتایا اور میرے معزز بھائی بڑی دردمندی سے کہہ رہے ہیں کہ یہ سب بند ہونا چاہیے۔ اس context میں بات کروں گی اور میں اپنے منتخب ممبران سے یہ گزارش بھی کروں گی کہ راجہ صاحب یا حکومت کے کہنے پر کوئی تھیٹر سیل کیا جاتا ہے یا ایسی چیزیں بند کر دی جاتی ہیں تو آپ یقین کریں کہ سب سے زیادہ سفارشیں ہمارے بھائی منتخب نمائندوں کے

پاس آتی ہیں کہ ان تھیٹرز کو کھول دیا جائے اور ان چھاپوں کو روک دیا جائے۔ پہلے ان سے on oath یہ کہا جائے کہ کسی تھیٹر کو کھلوانے کی کوئی سفارش نہیں کریں گے۔ کسی بھی جماعت سے کوئی بھی ممبر ہو اس کو کھلوانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اس کے بعد اس issue پر بات کی جائے۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر ،جناب سپیکر! یہ انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ تحریک التوائے کار کے ذریعے سے اس ہاؤس کے اندر اٹھایا گیا ہے۔جناب والا! گزارش یہ ہے کہ اس سے پہلے آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے دو دفعہ یہ پہلے بھی کہا کہ اے سی کوچز کے اندر انتہائی فحش فلمیں دوران سفر دکھائی جاتی ہیں۔ یہ معاملہ میں نے ہاؤس کے اندر پیش کیا تھا ہاؤس میں اس پر discussion ہوئی اور راجہ صاحب نے یہ بات کہی کہ ہم اس کو روکیں گے۔ دوسری دفعہ جب یہ پیش ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آئی جی صاحب کو کہا ہے کہ اس کے متعلق کوئی آرڈر جاری کریں۔انہوں نے یہ کہا کہ آرڈر کی نقل بھی میں آپ کو فراہم کروں گا۔پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے بھی اس پر بڑے زور و شور سے کہا کہ ہم اس پر ایکشن لیں گے۔ گزارش یہ ہے کہ وہ آرڈر جو مجھے ملا وہ اتنا گول مول تھا کہ اس سے کوئی مطلب نہیں نکلتا تھا۔ اس آرڈر کا رزلٹ یہ دیکھ لیں کہ آج بھی میں چیلنج کرتا ہوں کہ کسی بھی اے سی کوچ کے سٹینڈ پر چلے جائیں اور کوئی بھی ایسی کوچ مجھے دکھا دیں کہ جس کے اندر ٹی وی نہ لگا ہو اور فحش گانے اور فلمیں نہ چلتی ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے یہ بات کی ہے کہ یہ کاروبار مسلسل پھیلتا جارہا ہے چھوٹے چھوٹے محلوں اور دیہاتوں کے اندر یہ سلسلہ شروع ہے۔ آپ جا کر دیکھ لیں جو دوکانوں پر آویزاں پوسٹر بھی انتہائی فحش ہوتے ہیں اور وہ سامنے display ہوتے ہیں اور قاعدہ و قانون کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ جناب والا! میں اپنی بات کو conclude کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ قرآن و سنت اور آئین پاکستان کے حوالے سے یہ صریحاً خلاف ورزی ہے اور میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ میں اس بات پر یکسو ہوں کہ حکومت اس کو بند کرنے میں serious نہیں ہے۔ میں اس کے

بارے میں یہ عرض کروں گا کہ میں ایک دفعہ راجا صاحب کے پاس اسی حوالے سے گیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ ڈاکٹر صاحب! بات یہ ہے کہ آپ کی نظر میں فحاشی کا جو مطلب ہے وہ ان کی نظر میں نہیں ہے۔ میں نہیں کہتا کہ میں اس کا جو مطلب لیتا ہوں اسی کو آپ قبول کریں لیکن جو آئین اور قرآن و سنت کے اندر درج ہے اس کے حوالے سے اس کو لے لیں اور اس کے بارے میں کوئی serious action لیں اور یہ کہنا کہ وہ احتجاج کریں گے' میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی اکثریت اس ملک کے اندر manners چاہتی ہے' اس ملک کے اندر شرم و حیاء چاہتی ہے اور اگر حکومت جرأت سے کوئی فیصلہ کرے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ عوام کی طرف سے اس حوالے سے بھرپور appreciation ہو گی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی' شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ' جناب سپیکر! ہم صوبے میں cultural activities کے قطعاً مخالف نہیں ہیں۔ صاف ستھری تفریح ہر معاشرے میں موجود ہے اور اسلام میں بھی صاف ستھری تفریح پر کہیں کوئی قدغن نہیں لگائی گئی۔ پنجاب اسمبلی کے preview میں یہ بات آتی ہے اور میں حکومت پنجاب کو اس بات پر appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے کلچرل منسٹری متعارف کرائی اور اس پر باقاعدہ ایک کلچرل منسٹر کو عہدہ دیا گیا۔ اس کے بعد ان کے پارلیمانی سیکرٹری کا اپنا دفتر الحمرا آرٹس کونسل میں قائم ہے اور پورے پنجاب کے اندر فحاشی اور عریانی کا ایک سیلاب امڈ کر آیا ہوا ہے جو ہماری نوجوان نسل کو بری طرح تباہ کر رہا ہے لیکن اس پر اب تک کوئی ایکشن نہیں لیا۔ جو لوگ سٹیج ڈرامے کر رہے ہیں' کوئی ڈرامہ یا فلم کسی معاشرے کی عکاسی ہوتا ہے اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کے رہن سہن کی ایک منہ بولتی تصویر ہوا کرتی ہے۔ جناب سپیکر! میں ڈرامہ آرٹسٹ سہیل احمد اور ان کی پوری ٹیم کو خراج تحسین بھی پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے سب سے پہلے اس طوفان بد تمیزی کے خلاف اپنی کمیونٹی میں ایک علم جہاد بلند کیا اور ان کے کسی ڈرامے میں لچر پن اور فحش گانے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں لوگ بڑے تذبذب میں ہیں کہ فحش سی ڈیز سر عام فروخت ہو رہی ہیں ان پر کوئی

قدغن نہیں جبکہ سٹیج ڈراموں کے اندر کپڑے اتروانے کا مقابلہ ہو رہا ہے اور خواتین سٹیج پر ناچتی اور گاتی ہیں اور لوگ انہیں سن رہے ہوتے ہیں۔ جب آپ کسی بات پر قدغن نہیں لگائیں گے، جب انہیں روکا نہیں جائے گا تو پنجاب حکومت نے ہر ڈسٹرکٹ میں ریذیڈنٹ ڈائریکٹر تعینات کئے ہوئے ہیں اور میں آپ کے توسط سے راجہ صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد میں آصف چودھری ریذیڈنٹ ڈائریکٹر کے ساتھ میرا کوئی ذاتی اختلاف نہیں لیکن وہ گزشتہ 20/25 سال سے فیصل آباد میں appoint ہے جبکہ End Rules کے مطابق شاید 3 سال کے بعد کوئی ملازم اپنی سیٹ پر کام نہیں کر سکتا۔ آپ اس بات کو بھی دیکھیں کہ یہ ایک پورا مافیا بن چکا ہے اور ڈسٹرکٹ سطح پر تعینات ریذیڈنٹ ڈائریکٹر پروڈیوسرز اور پرائیویٹ فرموں کے ساتھ سازباز کر کے معاملہ چلا رہے ہیں اور یہ معاملہ اتنا گھمبیر ہو گیا ہے کہ سکرپٹ میں صرف یہ لکھا ہوتا ہے کہ امان اللہ آتا ہے اور اس کے بعد آگے ختم ہے کہ وہ آ کر کیا کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے سامنے آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس یہ سی ڈیز موجود ہیں۔

وزیر کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، رانجھا صاحب!

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں خواتین اور بچیاں بھی بیٹھی ہیں تو اس کو اندر ہی رکھیں تو زیادہ مناسب رہے گا اور اس پر آج تھوڑی سی مختصر بحث کر لیں کیونکہ کافی بات ہو چکی ہے۔ شکریہ جی۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں نے ابھی سی ڈیز ٹیبل پر رکھی ہیں تو مناظر علی رانجھا صاحب نے کہا کہ ہماری بچیاں بیٹھی ہوئی ہیں اور میری بھی وہ بہنیں ہیں، مائیں ہیں برائے مہربانی انہیں شاپر کے اندر ہی رکھیں۔ اگر ہماری غیرت ہی۔ ایسی سی ڈیز اسمبلی کے ٹیبل پر رکھنے کی اجازت نہیں دیتی تو حکومت پنجاب کس طرح سے اس فحاشی اور عریانی کو فروغ دینے کی اجازت دے رہی ہے؟ اسی بات پر تو میں یہاں پر آواز بلند کر رہا ہوں۔ پورا پریس اس بات پر گواہ ہے کہ آج ہماری بہنیں کثیر تعداد میں بیٹھی ہوئی ہیں اور پورا پنجاب اس بات کو سن رہا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں

گا اور میں نے کل آپ سے ملاقات کر کے بھی گزارش کی تھی کہ خدا کے واسطے اس بات کو ایسے ہی گفتن نشستن آمدن برخاستن کے زمرے میں نہ لے جائیں بلکہ میں اپنی بات کو conclude کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ آپ اس پر پنجاب کی سطح پر سپیشل مانیٹرنگ کمیٹی قائم کریں جو ان سارے معاملات کی مانیٹرنگ کرے۔ اس حوالے سے اگر آپ مناسب سمجھیں تو کلچر منسٹری کے زیر سایہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کام کر رہی ہے آپ اس معاملے کو اس کو refer کر دیں وہ کمیٹی بطور سپیشل مانیٹرنگ کمیٹی پنجاب کے اندر ان معاملات کو چیک کرے یا کلچر منسٹر صاحب اس کو ہیڈ کر لیں۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ یہ صوبے کے اندر بڑا اہم مسئلہ ہے اس پر حکومت پنجاب کی نیک نامی ہونی چاہیے اور ہم مل بیٹھ کر اس کو پورا مانیٹر کریں' اس برائی کے تدارک کے لئے اقدامات کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر ایک سپیشل مانیٹرنگ کمیٹی قائم کریں' ہم ریذیڈنٹ ڈائرکٹرز کو بلا کر میٹنگز کریں' ڈی سی او صاحبان کو اس سلسلے میں involve کیا جائے تاکہ ہم اس برائی کو ختم کر سکیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پنجاب حکومت پنجاب میں نیشنل سکول آف ڈرامہ کا اجراء کرے اور وہ مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں میں بطور مضمون پڑھایا جانا چاہیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ حکومت پنجاب نے کارروائی کی ہے۔ مزید کارروائی کرنے کا ہم ارادہ بھی رکھتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی کریں گے بھی لیکن یہاں تھوڑا سا معاملے کو confuse کرنے کی کوشش کی گئی۔ ڈاکٹر وسیم صاحب نے فرمایا کہ بسوں اور ویگنوں میں فحش فلمیں چلتی ہیں۔ اب وہاں پر انڈین فلم چل رہی ہے یہ کہتے ہیں فحش فلم ہے وہ کہتے ہیں کہ جی انڈین فلم ہے ہم اس پر کیا کارروائی کر سکتے ہیں؟ دوسرا میرے بھائی نے جن سی ڈیز کے متعلق کہا ہے یہ مجھے دیں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے اور میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہم ان کے تجربے سے استفادہ کریں گے۔ یہ کل بھی وہاں پر خریدنے کے لئے گئے ہیں مجھے مزید بتائیں کون سی دکانوں پر ملتی ہیں ہم ان کے experience

سے استفادہ کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، سمیع اللہ خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! سی ڈیز اور سٹیج ڈرامے فروخت ہوتے ہیں وہ تو پنجاب حکومت کی jurisdiction میں آتے ہیں۔ لاء منسٹر نے کہا کہ میں چند لمحوں کے لئے کیبل نیٹ ورک پر ڈرامہ دیکھ رہا تھا پھر میں نے دیکھا کہ وہ ذو معنی اور وہ سارا کچھ تھا تو میں نے وہ لائسنس کینسل کروا دیا۔ ایک مجھے سمجھ نہیں آئی کہ PEMRA Federal Subject ہے۔ لاء منسٹر اس کی وضاحت فرما دیں کہ اس کا لائسنس انہوں نے کیسے cancel کروا دیا ہے کیونکہ وہ ان کے under ہے ہی نہیں۔

جناب سپیکر، وہ سفارش تو کر سکتے ہیں نا۔ کہہ تو سکتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کے knowledge میں یہ دو طرح کے issues ہیں۔ ایک issue تو سی ڈیز کی فروخت کا ہے اور دوسرا کیبل نیٹ ورک کا ہے اس کا لائسنس دینا یا منسوخ کرنا پیمرا کے under ہے اور یہ میں بڑے وثوق سے کہتا ہوں کہ چند لمحوں کے لئے انہوں نے وہ ڈرامہ دیکھا ہے تو اس کے بعد لاہور میں کسی ایک بھی کیبل نیٹ ورک کا لائسنس منسوخ ہوا ہو تو وہ یہاں بتائیں کہ کس کا ہوا ہے؟ ورنہ یہاں لاء منسٹر نے غلط بیانی کی ہے۔ لاہور میں کوئی لائسنس منسوخ نہیں ہوا اور اس پر ہم privilege motion لائیں گے۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اگر یہ کسی کو بات مکمل کرنے دیں تو پھر تو کوئی بات ہے۔ یہ آدمی بات پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میرے پاس یہ ثبوت موجود ہے کہ Pakistan Electronic Media Regulatory Authority ان کے خلاف کارروائی کا اختیار رکھتی ہے۔ جہاں آپ نے کہا ہے تو ابھی اس اجلاس سے فارغ ہو کر آپ میرے پاس تشریف لائیں۔ میں باقاعدہ اس کیبل آپریٹر کا آپ کو ایڈریس دوں گا۔ آپ دیکھیں گے کہ ہم نے اس کا لائسنس

منسوخ نہیں کیا۔ وہ کیبل آپریٹر کام کر رہا ہے لیکن وہ فحش ڈرامے جو چینل 84 پر دکھائے جا رہے تھے آج وہ نہیں دکھائے جا رہے۔ میں آپ کو گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان ، جناب سپیکر! آپ ریکارڈنگ سن لیں۔ انھوں نے کہا ہے کہ لائسنس منسوخ کروایا ہے۔ اگر یہ الفاظ نہ ہوں تو آپ ابھی پانچ منٹ پہلے کی ریکارڈنگ سن لیں۔

جناب سپیکر، یہ بعد میں دیکھ لیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! یہاں لاء منسٹر روزانہ بڑی خوبصورتی کے ساتھ ہاؤس کے سامنے غلط بیانی کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ریکارڈنگ سن لیں اور ان کے یہ الفاظ نہ ہوں کہ میں نے چند لمحوں کے لئے جو ڈرامہ دیکھا۔ اس کے بعد میں نے اس کا لائسنس منسوخ کروایا۔ میں تو کھڑا ہی اس لئے ہوا ہوں کہ پیمرا والے ان کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے۔ لاءمنسٹر صوبے میں لاء پر عملدرآمد تو کروا نہیں سکتے تو جو فیڈرل کا PEMRA اس پر کیسے کروا سکتے ہیں؟ یہ یہاں پر ہمیشہ غلط بیانی کرتے ہیں۔ یہاں ریکارڈنگ کو چلایا جائے کہ انھوں نے کہا ہے کہ میں نے اس کا لائسنس منسوخ کروایا ہے۔

جناب سپیکر، وہ دیکھ لیتے ہیں۔ پہلے اس motion کا فیصلہ ہو لینے دیں۔ جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ اس پر بحث کی جائے۔ میں معزز رکن سے کہتا ہوں کہ وہ تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ ہم نے اس کے خلاف کارروائی کی اور آج وہ' وہ ڈرامے نہیں دکھائے جا رہے۔ میں اپنی بات کو پھر دہراتا ہوں کہ آج وہ کیبل آپریٹر وہ ڈرامے نہیں دکھا رہا۔ ہم نے اس کے خلاف کارروائی کی ہے اور ہم نے وہ بند کروائے ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ پنجاب حکومت کسی کے خلاف کارروائی کا اختیار ہی نہیں رکھتی تو پھر یہاں ساری بحث کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ آپ خواہ مخواہ اس ایوان کا وقت ضائع کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان ، جناب سپیکر! دو طرح کے issue ہیں۔ پنجاب حکومت C.Ds کی

فروخت کو روک سکتی ہے۔ پنجاب حکومت سٹیج ڈراموں پر پابندی لگوا سکتی ہے لیکن میں پھر کہہ رہا ہوں کہ PEMRA میں پنجاب حکومت کچھ نہیں کر سکتی اور اسی پر ہی تو میں نے تحریک استحقاق لاء منسٹر کے خلاف لائی ہے کہ انھوں نے یہاں غلط بیانی سے کام لیا ہے کہ میں نے لائسنس منسوخ کروایا ہے۔

جناب سپیکر: وہ لے آئیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! معزز رکن کو بھی پتا نہیں کہ کوئی خاص پرابلم ہو چکا ہے جو بار بار جذباتی ہو رہے ہیں۔ آپ تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ میں اس کا جواب دوں گا اور باقاعدہ اس شخص کا ایڈریس دوں گا۔ جس کو فحش فلمیں چلانے سے ہم نے روکا ہے اور اس کے خلاف کارروائی کی ہے۔ کس ضابطے اور قانون کے تحت کی ہے۔ وہ ہم بتائیں گے لیکن جہاں تک اس تحریک التوائے کار کا تعلق ہے تو معزز رکن نے کہا ہے کہ اس وقت تک پنجاب حکومت نے کیا کارروائی کی ہے؟ تو تقریباً 48 N.O.C ہم نے منسوخ کئے ہیں۔ تقریباً 11 کے قریب تھیٹرز پر پابندی لگائی ہے تقریباً 180 فنکاروں پر پابندی لگائی ہے اور کچھ کو گرفتار بھی کیا ہے۔ ان کے متعلق ہم نے بتایا ہے تو ہم اپنے طور پر کارروائی کر رہے ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ معزز رکن اگر کوئی تجویز دینا چاہتے ہیں جو اس معاملے کو مزید بہتر بنانے کے لئے ہو تو انشاءاللہ تعالیٰ اس پر ہم مزید کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی ایک تجویز ہے کہ ایک کمیٹی بنا دی جائے جو ان سارے معاملات کو مانیٹر کرے۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ جو غلط بیانی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کون سی غلط بیانی ہوئی ہے۔ اس پر تو تحریک استحقاق آجائے گی۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! راجہ صاحب بڑے قابل آدمی ہیں اور وہ رولز کے مطابق بات کرتے ہیں۔ اس وقت زیر بحث معاملہ یہ ہے کہ محترم راجہ صاحب نے یہ کہا تھا کہ ---

جناب سپیکر: اس وقت زیر بحث یہ motion ہے۔ وہ تو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا گیا ہے۔ جس کا

جواب بھی انھوں نے دیا ہے کہ اگر آپ تحریک لے کر آنا چاہتے ہیں تو لے آئیں۔ وہ بات تو ختم ہو گئی ہے۔ ابھی تو زیر بحث یہ motion ہے۔ جی' ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ سمیع اللہ صاحب اپنی معلومات کو درست کریں۔ اگر PEMRA لائسنس دیتی ہے تو carry on with the cable network and some cable operators جو اس کے اندر کوئی obscene C.Ds ڈال کر کرے۔PEMRA کا concern سیٹلائیٹ کے ذریعے سے ہے۔ اگر کوئی کیبل آپریٹر C.D کے ذریعے internal network کے ساتھ contract کر کے obscene C.Ds چلانے لگے۔ ہمارے بھائی شیخ اعجاز صاحب C.Ds اور obscene C.Ds کے متعلق فرما رہے ہیں تو اس چیز کو پہلے define کر لیں۔PEMRA کا concern صرف سیٹلائیٹ نیٹ ورک کے ساتھ ہے۔ وہ جو چیزیں کیبل کو دوسرے ٹیلیویژن نیٹ ورک کے ساتھ لے کر باہر یا ہمارے اندرون ملک جو چیزیں ہیں ان پر پنجاب گورنمنٹ کا absolute concern ہے کہ کسی ایک چینل پر جیسا کہ راجہ ۳ صاحب نے چینل 84 کا کہا اور وہاں پر کوئی ڈرامہ چل رہا ہے کہ کوئی وحشی گجر یا ایسی کوئی چیز چل رہی ہے۔ اس کو وہ روک سکتے ہیں۔ اس طرح کے کام چلے اور وہ رکے ہیں۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ اپنی معلومات درست کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! یہ اپنی معلومات کو درست کریں۔ PEMRA اپنے چینلز تین یا چار یا جتنی وہ باقاعدہ اجازت لیتے ہیں' وہ چلاتے ہیں۔ وہ مختلف ڈرامے یا فلمیں چلانے کے لئے چینل کی اجازت PEMRA سے ہی لیتے ہیں۔ اگر PEMRA ان چینلز کی اجازت دے دے تو وہ بالکل قانونی طور پر ان چینلز کو چلاتے ہیں اور بیشمار چینلز مختلف کیبل نیٹ ورکس پر چلتے ہیں اور وہ بالکل PEMRA کے under آتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' شیخ صاحب۔ ذرا مختصر کریں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! اس پر اگر ایک گھنٹہ اور بھی بحث ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ

بھی ناکافی ہو گی تا کہ ہم کسی نتیجے پر پہنچ جائیں۔ ہم تو اس اسمبلی میں طفل مکتب ہیں لیکن راجہ صاحب نے ماشاء اللہ بہت اسمبلیاں دیکھی ہیں اور کافی مرتبہ وزیر قانون بھی رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ میں فاضل ممبر کے تجربے سے استفادہ کروں گا اور یہ کل بھی C.Ds خریدنے کے لئے گئے ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ یہ اس بات کو جس طرف مرضی موڑ لیں۔ اس کو مذاق کے رنگ میں لے جائیں اور جس طرح مرضی اس کو چلائیں لیکن میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ میں خرید کر لایا ہوں اور میں نے ان کو یہ بتایا ہے کہ تین ماہ سے لے کر اب تک کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! جو مہذب قومیں اور مہذب لوگ good governance کا تصور ہیں۔ اس کا مقصد یہی ہے کیونکہ اپوزیشن اور حکومت کا ایک تعلق ہے اور چیزیں ہیں جو ہم نے پوائنٹ آؤٹ کرنی ہیں اور گورنمنٹ نے اس پر عمل کرنا ہے۔ میں نے اس پر جو تقریر شروع کی تھی۔ اس میں' میں نے یہ گزارش کی تھی کہ میں جس بات کو highlight کر رہا ہوں۔ اس میں کسی کی ہار اور کسی کی جیت کا خدانخواستہ کوئی تصور نہیں ہے۔ میں نیک نیتی اور پوری دیانتداری کے ساتھ ایک معاملے کو' ایک issue کو resolve کروانے کے لئے بڑی محنت کے ساتھ اسے ہاؤس میں لے کر آیا ہوں۔ اس پر پورا ایوان گواہ ہے' پورا پریس گواہ ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور میں نے پہلے ہی categorically کہا ہے کہ جو اچھی اور صاف ستھری تفریح ہے' میں اس کے حق میں ہوں اور ہم سب لوگ اس کے حق میں ہیں۔

جناب سپیکر! کلچرل منسٹری پر باقاعدہ اڑھائی سال سے حکومت لاکھوں' کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے۔ ہم نے اس کو موثر کرنا ہے اور کلچر منسٹری کا رول ہم نے صوبہ پنجاب کے اندر موثر طریقے سے پیش کرنا ہے اور ہم نے وزیراعلیٰ پنجاب کی اس بات کو ثابت کرنا ہے۔ جناب والا! اس منسٹری کی ضرورت تھی تو ہم نے اس منسٹری کو باقاعدہ create کیا۔ اگر وہ منسٹری create ہو چکی ہے اور شوکت علی بھٹی صاحب اس کے منسٹر ہیں۔ ان کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ اس منسٹری کے under ایک سٹینڈنگ کمیٹی کام کر رہی ہے۔ جس کے 11 ممبرز ہیں۔

ان کو موقع دیں کہ وہ legislation کریں اور اس پر بیٹھ کر بات کریں۔ اس کو آپ سپیشل مانیٹرنگ کمیٹی کا درجہ دیں جو پورے پنجاب کے اندر ان معاملات کو focus کرے اور اس پر ہم کوئی بہتری لا سکیں۔ میں یہ بار بار گزارش کرتا ہوں کہ اس پر ایک کمیٹی بننی چاہیے اور اس کے بعد آپ انہیں کہیں کہ وہ بیٹھیں اور مل بیٹھ کر اس میں بہتری لا سکیں۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، سید اکبر نوانی صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! ایوان کی روایات ہیں کہ جب بھی کوئی معاملہ ایوان میں زیر بحث ہو تو کئی دفعہ سپیکر خود کسی ممبر کو کہتا ہے کہ آپ اس ایوان میں assist کریں۔ اگر یہ نہ ہو تو کوئی بھی ممبر اٹھ کر اس معاملے پر chair کو assist کر سکتا ہے کہ یہ میری رائے ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ تحریک التوائے کار میں ایک پروسیجر کے تحت discussion ہوتی ہے، محرک اس کو پیش کرتا ہے اور گورنمنٹ اس پر اپنا نقطۂ نظر پیش کرتی ہے۔ مجھے اس میں یہ گزارش کرنی ہے کہ اس طرح لگتا ہے کہ جیسے یہ تحریک التوائے کار admit ہو گئی ہو اور اس پر ایک بحث ہو رہی ہو۔ میری یہ تجویز ہے کہ یہ rules کے مطابق نہیں ہو رہا، آپ ہمیں رولز سمجھائیں اور پڑھائیں تاکہ ہم اسمبلی کے Rules of Procedure کے تحت چلیں۔ کیونکہ آدھا گھنٹہ تحریک التوائے کار کا وقت ہوتا ہے اور کئی اہم تحاریک التوائے کار ہمارے معزز ممبران کی ہوتی ہیں۔ ایک ہی تحریک التوائے کار پر آدھے گھنٹے سے زیادہ ٹائم ہو گیا ہے۔ تحریک التوائے کار کا کام یہ ہے کہ کوئی بھی بات حکومت کے نوٹس میں لائی جائے تو حکومت اس پر action کرے اور اس میں کوئی نہ کوئی بہتری ہو جائے لیکن یہ نہیں ہے کہ اس پر بحث کی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، لاء منسٹر!

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! کافی بات ہو گئی ہے۔ انہیں جواب دینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے شیخ صاحب کی خدمت میں گزارش کی ہے----

جناب سپیکر، شیخ صاحب کی ایک proposal ہے کہ Standing Committee Ministery۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں گزارش یہ ہے کہ بنیادی طور پر انسدادی کارروائی Home Department نے کرنی ہے۔ لیکن اگر پالیسی کے طور پر کوئی کام کرنا ہے تو وہ Culture Department نے کرنا ہے۔ چونکہ Culture Department اس وقت موجود نہیں ہیں' یہ ساری باتیں ہم ان کے نوٹس میں لائیں گے' شیخ صاحب بھی ان کے ساتھ رابطہ کر لیں اور اگر وہ مناسب سمجھیں تو کمیٹی سے کام لیں۔ کمیٹی بنائیں، کمیٹی کوئی suggestion دے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ لیکن جہاں تک انسدادی کارروائی کا تعلق ہے تو میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے پہلے بھی کارروائی کی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ہم مزید بھی بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! ٹھیک ہے اب آپ نے مزید اس پر کیا پریس کرنا ہے؛ کافی بات ہو گئی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! نوانی صاحب نے Rules of Procedure کی بات ہے---

جناب سپیکر، انہوں نے بالکل ٹھیک بات کی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، بالکل ٹھیک بات کی ہے اور میں بھی اسی طرف آ رہا ہوں۔ اگر تو آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے اس تحریک التوائے کار کو بحث کے بعد in order قرار دے دیا ہے اور جس طرح لاءمنسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اگر صاحب کہتے ہیں تو ایک کمیٹی form کر دیتے ہیں----

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ کمیٹی form کر دیتے ہیں۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ بات Culture Minister کے نوٹس میں لائیں گے۔ اگر وہ کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو وہ کریں گے۔

جناب سپیکر، وہ بنانا چاہتے ہیں ، کوئی legislation کرنا چاہتے ہیں تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں بھی وہی کہہ رہا ہوں کہ آپ اس کو باقاعدہ admit کریں---

جناب سپیکر، اس پر مزید اب کیا بحث کرنی ہے؟

شیخ اعجاز احمد، یا تو پھر اس پر ووٹنگ کروالیں۔ صرف دو ہی طریقے ہیں یا تو اس کو admit کر لیں یا اس کو dispose of کر دیں یا پھر اس پر ایوان سے ووٹنگ کرلیں تاکہ صوبہ پنجاب کے عوام کو message تو جائے کہ ہم نے وہاں پر کیا legislation کی ہے اور کیا بات کی ہے؟

جناب سپیکر، منسٹر صاحب! ان کی proposal ہے کہ ایوان میں ایک کمیٹی بنا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے گزارش یہ کی ہے کہ already ایک Standing Committee موجود ہے ، کلچر منسٹر موجود ہیں ، ہم انہیں کہہ دیتے ہیں کہ اس پر ایک کمیٹی بنا کر اس پر بات کر لیں۔

جناب سپیکر، کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ Standing Committee اس سارے معاملے کو دیکھ لے گی۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! اس کو کل تک pending کرلیں تاکہ کلچر منسٹر صاحب کا جواب آ جائے۔

جناب سپیکر، وہ on the floor of the House یہ commit کر رہے ہیں اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کو pending کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ چونکہ بات اتنی زیادہ ہو چکی ہے اور میں نے یقین دہانی بھی کروائی ہے۔ چونکہ آپ نے کمیٹی کے بارے میں حکم دیا ہے ، کلچر منسٹر Standing Committee کے ساتھ بات کرلیں گے۔ اس سے زیادہ اور کیا بات ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر، already سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے وہ یہ معاملات دیکھ لے گی اس کمیٹی میں اپوزیشن کے معزز ارکان بھی موجود ہیں۔ راجہ صاحب! آپ اس طرح کر لیں کہ Standing Committee Culture میں محرک کا نام بھی شامل کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ٹھیک ہے۔ جناب!

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے جو فرمایا ہے کہ لاءمنسٹر صاحب محرک کا سٹینڈنگ کمیٹی کے ساتھ رابطہ کروا دیں تو اس رابطے میں کوئی اتنی مشکل نہیں ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر، رابطہ نہیں' کروا دیں گے۔ ان کے ساتھ ان کا نام شامل کریں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، اس معاملے کو یہ پورا ایوان اور منسٹر لاءبھی سمجھتے ہیں کہ اس پر legislation کی ضرورت ہے تو اس معاملے کو متعلقہ Standing Committee کو refer کر دیں وہ اس پر legislation کر کے لے آئیں گے۔۔۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ لانا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جی' ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، محرک چونکہ مزید اس کو press نہیں کرنا چاہ رہے لہذا یہ تحریک dispose of ہوئی۔ رانا صاحب! آپ ایک تحریک التوائے کار out of turn ٹیک اپ کرنا چاہتے تھے۔ بات یہ ہے کہ آدھ گھنٹہ کا وقت تحاریک التوائے کار کے لئے مخصوص ہوتا ہے ' تقریباً چالیس منٹ ہو گئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج کے ایجنڈے میں لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہونی ہے۔ جب law and order پر بحث ہو گی تو پھر یہ motion رولز کے مطابق take up نہیں کی جا سکتی۔ آپ اس motion پر جو کہنا چاہ رہے ہیں' جب law and order پر بحث ہو گی تو اس میں کر لیجئے گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ بحث زیادہ طول پکڑ گئی۔ میری بات زیادہ سے زیادہ پانچ دس منٹ کی ہے۔ کہ لاء اینڈ آرڈر پر تو general بات ہو گی۔ لیکن یہ specific ہے کہ پورا صوبہ اس وقت معاملے میں involve ہے۔ پورے صوبے کے تمام بڑے بڑے شہروں میں نامعلوم افراد کے خلاف انہوں نے دہشت گردی کے مقدمے دیئے ہیں اور آپ حیران ہوں گے کہ فیصل آباد سے میاں عبدالمنان ایم۔این۔اے کامرس کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین رہے ' انہیں ایک مقدمے میں نامعلوم ملزموں میں پکڑا ہوا ہے کہ نامعلوم ملزمان بھاگے جا رہے تھے اور بعد میں ان کو پتا چلا کہ وہ ان کے درمیان تھے۔ اس طرح اصغر علی گجر صاحب کے گھر اور ان کے دفتر پر چھاپے مارے جا رہے ہیں-----

جناب سپیکر، لاءمنسٹر صاحب! آپ اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے؟ کیونکہ rules کے مطابق ایک تو ٹائم نہیں ہے دوسرا یہ ہے کہ آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہونی ہے ' اس حوالے سے بھی rules اجازت نہیں دیتے تو رانا صاحب کی out of turn تحریک کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ تو ویسے بھی مجھے ابھی ملی ہے اس پر میں نے ہی جواب دینا ہے اور جواب بھی میں نے ریکارڈ کے مطابق دینا ہے۔ چونکہ ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے ' انہوں نے اصغر علی گجر صاحب کے متعلق فرمایا ہے تو ہمیں یہ چیک کرنا پڑے گا کہ کیا واقعتاً ان کے خلاف ایف۔آئی۔آر موجود ہے یا نہیں؟ انہوں نے عبدالمنان صاحب کے متعلق فرمایا تو میں نے بھی آج اخبار میں پڑھا ہے کہ ان کو گرفتار کیا گیا ہے تو اس کی بھی تفصیل لینی پڑے گی کہ کس مقدمے میں گرفتار کیا گیا ہے ' ایف۔آئی۔آر کیا ہے؟ سارے ریکارڈ کے ساتھ میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر، مقصد یہ ہے کہ اس کو pending کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کو pending فرما لیں تاکہ میں اس کا جواب ریکارڈ کے مطابق دے سکوں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ specifically یہ فرما دیں کہ کل جب تحریک التوائے کار کا وقفہ شروع ہو گا تو اسے out of turn لے لیا جائے گا۔

جناب سپیکر، کل کے لئے pending کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کو pending نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اس کو out of turn پیش کرنے کی اجازت دے دی اور یہ پیش ہو گئی۔ اب میں نے جواب دینا ہے لیکن میں نے جواب اپنی convenience پر دینا ہے جب ریکارڈ آ جائے گا۔ میں نے پورے پنجاب سے ریکارڈ لینا ہے کہ کہاں کہاں پرچے درج ہوئے ہیں؛ میں صحیح تو جواب نہیں دے سکتا۔

جناب سپیکر، اگر اسے out of turn take up کرنے کی میں اجازت دیتا ہوں اور اگر کل آپ اسے take up کریں گے تو منسٹر صاحب کے پاس جواب نہیں ہو گا اور وہ یہی کہیں گے کہ میرے پاس جواب نہیں ہے۔ مقصد یہ ہے کہ انہیں جواب کا موقع تو دینا چاہیے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ حکومت کو اپنے ڈسٹرکٹ سے یہ پتا کرنے کے لئے کہ ان دو آدمیوں کو اور ان کے ساتھ دوسرے آدمیوں کو آپ نے دہشت گردی کے مقدمات میں گرفتار کیا ہے اور ان کا ریکارڈ اکٹھا کرنے کے لئے انہیں ایک ماہ چاہیے۔

جناب سپیکر، کل ٹیک اپ کر لیں گے، اگر کل تک جواب آ گیا تو ٹھیک ہے ورنہ اگلے دن آ جائے گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جب تحریک التوائے کار کا وقفہ شروع ہو تو اسے آپ out of turn ٹیک اپ کرنے کی اجازت دیں اور اس کے ساتھ ایک بات اور شامل کر لیں کہ یہ بات اخبارات کی زینت بھی بنی ہے اور یہ کل سے ARY اور GEO پر بھی یہ بات چل رہی ہے کہ حکومت پنجاب نے پورے صوبے میں ضلعی ناظمین اور تحصیل ناظمین کو کہا ہے کہ آپ اپنی اپنی تحصیلوں اور اضلاع میں خواتین کی میراتھن ریس کروائیں۔

جناب سپیکر، یہ کل بات ہو جائے گی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر صاحب اس کا بھی جواب دے لیں پھر یہ کہیں گے کہ جی میں اس کے متعلق بھی پتا کروں گا۔

جناب سپیکر، جو motion میں لکھا ہے اس کا ہی جواب آنا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! |*******************| (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، میں یہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان، اپنی خواتین کو تو یہ چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں اور قوم کی بیٹیوں کو یہ چاہتے ہیں کہ وہ جی۔ٹی روڈ پر میراتھن ریس لگائیں۔ یہ کس قسم کے culture کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ motion لے آئیں اس پر بات ہو جائے گی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب اس بات کا جواب دیں کہ آیا حکومت پنجاب نے ضلعی ناظمین کو اس قسم کی ہدایات جاری کی ہیں۔ وزیر صاحب اس کا بھی جواب کل لے کر آئیں۔

جناب سپیکر، آپ نے جو motion میں لکھا ہے اس کا ہی جواب آنے گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ ثابت کروں گا کہ یہ جو دہشت گردی کے مقدمات بنا رہے ہیں یہ اس لئے بنا رہے ہیں کہ یہ پورے قوم کی بیٹیوں کو سڑکوں پر دوڑانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ یا تو اس motion کو withdraw کر لیں اور جو آپ پوچھنا چاہ رہے ہیں اس کو دوبارہ لے آئیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس کو withdraw نہیں کرتا آپ مجھے اس کو پڑھنے کی اجازت دیں۔ یہ کل اس کا جواب دے دیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: اس کو کل take up کر لیں گے آج تو وقت ہی نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اگر آپ وعدہ فرماتے ہیں تو کل آپ اس کو take up کر لیں اور وزیرصاحب اس کی تیاری کر کے آجائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اسے آؤٹ آف ٹرن لینے کے متعلق آپ فرما رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ رانا صاحب جو ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اس بات کا جواب مانگنا چاہتے ہیں جس کا اس تحریک التواء کار کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تو اس کو آؤٹ آف ٹرن لینے کو میں oppose کروں گا اور ایوان میں اس کی ووٹنگ کروائی جانے گی کہ کیا یہ آؤٹ آف ٹرن لینی چاہیے یا نہیں؟ اگر ایوان اجازت دے گا تو پھر آؤٹ آف ٹرن لی جانے گی ورنہ نہیں لی جانے گی۔

جناب سپیکر: چلیں، ایوان کی رائے لے لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے اس بات کو permit کیا ہے اور اس بات کی اجازت دی ہے کہ motion کل آؤٹ آف ٹرن take up ہو گی۔ اب چیئر کے فیصلے کے بعد یہ کیسے اس کو defend کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے پورے ایوان کے سامنے یہ کہا ہے کہ پہلی چیز تو یہ ہے کہ آج تحریک التوائے کار کا وقت جو کہ آدھ گھنٹہ تھا وہ گزر چکا ہے اس لئے یہ take up نہیں کی جا سکتی۔ میں نے دوسری یہ گزارش کی ہے کہ rules کے مطابق جب لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہونی ہے تو اس حوالے سے بھی یہ take up نہیں کی جا سکتی۔ آپ کا یہ کہنا تھا کہ کل کر لی جائے میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ کل اس کو دیکھ لیں گے۔ دیکھنے کا مقصد یہ نہیں کہ آؤٹ آف ٹرن لے لوں گا۔ آنے والے کل کے لئے میں پہلے ہی رولنگ دے دوں کہ میں اس کو آؤٹ آف ٹرن take up کروں گا یا نہیں کروں گا؟ دو دن پہلے تو رولنگ نہیں دی جا سکتی۔ جب

آپ یہ مسئلہ زیر بحث لائیں گے تو اس پر دیکھ لیں گے کہ میں نے کیا کرنا ہے۔ ابھی کل جو کارروائی کرنی ہے میں آج ہی بتاؤں کہ میں اجازت دوں گا یا نہیں دوں گا؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں انتہائی احترام سے یہ عرض کروں گا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں کل دیکھ لوں گا بلکہ آپ نے فرمایا کہ کل اس کو take up کرلیں گے یہ ریکارڈ کی بات ہے میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔

جناب سپیکر، چلیں یہی سمجھ لیں کہ میں نے کہا ہے کہ کل اس کو take up کرلیں گے جب کل اس کو take up کریں گے تو آپ آؤٹ آف ٹرن کی استدعا کریں گے تو میں اس پر کوئی آرڈر کروں گا یا تو میں یہ کہتا کہ یہ move ہی نہیں ہوسکتی یا کل آپ اس کو لا ہی نہیں سکتے۔ وہ ایجنڈے پر آگئی ہے کل جب آپ استدعا کریں گے کہ اسے آؤٹ آف ٹرن لیا جائے تو پھر میں اس پر رولنگ دوں گا کہ میں اس کو آؤٹ آف ٹرن لیتا ہوں یا نہیں؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ وزیر قانون سے اتنے مرعوب نہ ہوں۔ take up کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کل اس کو take up کرلیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کل مجھے اجازت دیں گے کہ میں اس کو پڑھ لوں۔اس کے پڑھنے کے بعد وزیر صاحب اس کا جواب دے دیں۔ اس پر بات تو آئی تھی اور انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ میں نے پورے پنجاب سے جواب لینا ہے کل تک مجھے جواب نہیں ملے گا۔

جناب سپیکر، آپ نے یہ move کر دی ہے جب کل وقت آئے گا تو دیکھ لیں گے۔

وزیر مال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر مال، جناب سپیکر! مجھے دو چیزوں پر اعتراض ہے ایک تو جب میرے دوست اپوزیشن سے بات کرتے ہیں تو بعض اوقات وہ جذبات میں یہاں تک آجاتے ہیں کہ ان کا لہجہ ایک رعب کی صورت میں ہوتا ہے اس کا آپ خیال رکھیں ۔ دوسرا اور خاص طور پر جو مجھے اعتراض ہے کہ چار پانچ

دن گزر گئے ہیں اس قسم کی باتیں کرتے ہوئے اور جب بھی یہ بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ منسٹر صاحبان اپنی [*********] کو لے آئیں۔

جناب سپیکر: میں نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔

وزیر مال: جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ان کو یہ بات نہیں کہنی چاہیے۔ یہ ایوان میں کہتے ہیں اگر ایوان سے باہر یہ بات کہیں تو پھر ہم دیکھ لیں گے کہ یہ کیسے کہیں گے؛ لہذا ہماری بیٹیاں اور بیویاں باعزت عورتیں ہیں گھر میں بیٹھی ہیں۔ کسی کھیل میں ہم حصہ لیتے ہیں یا نہیں یہ ہماری مرضی ہے کہ ہم جائیں گے یا نہیں جائیں گے ان کو ہماری بیٹیوں اور ہماری بیویوں کے نام نہیں لینا چاہیے۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: رانا صاحب چھوڑیں! کارروائی چلنے دیں

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! محترم روکھڑی صاحب نے جو بات مجھ سے منسوب کی ہے کہ جب بھی بات ہوتی ہے تو ہماری طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ منسٹر صاحبان اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو لے آئیں۔ انہوں نے میری بات کو سیاق و سباق سے ہٹ کر کیا ہے میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ وزراء صاحبان کی بیٹیاں میری بیٹیاں ہیں۔ میں قطعی طور پر ان سے متعلق ہمارا اس قسم کی گفتگو کرنے کا قطعاً تاثر نہیں ہے کہ جیسے انہوں نے فرمایا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کو لے آئیں۔ یہی بات تو ہم کر رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ روکھڑی صاحب نے یہ فرمایا کہ ہماری بیٹیاں اور ہماری بیویاں باعزت ہیں اور گھروں میں بیٹھی ہیں۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جس طرح سے آپ اپنی بیٹیوں کو باعزت سمجھتے ہیں قوم کی بیٹیوں کو بھی اس طرح سے باعزت سمجھیں یہی تو ہمارا استدلال ہے۔ ہم نہ تو خواتین کی activities کے خلاف ہیں نہ ہم in-door races کے خلاف ہیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جناب! آپ نے یہ جو میراتھن ریس کا سلسلہ شروع کیا

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہے اور پھر ڈنڈے کے زور پر آپ میراتھن ریسز کروا رہے ہیں اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ میراتھن ریس اتنی ہی اچھی چیز ہے' اتنی ہی صحت مند activity ہے تو پھر آؤ کیوں نہ سارے مل کر میراتھن ریسز میں حصہ لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر میں ایک بات اور on the record لانا چاہتا ہوں اگر وزیر قانون اس بات کا ابھی جواب دینا چاہیں تو ابھی دے دیں ورنہ کل تیار ہو کر آ جائیں۔ GEO پر ایک پروگرام چلتا ہے جس کا نام "ایک دن GEO کے ساتھ" ہے اس پروگرام میں جتنے لوگ بھی آتے ہیں اس میں علمائے دین بھی آئے ' بڑے بڑے سیاست دان بھی آئے تو میں نے اس میں سے کافی پروگرام دیکھے ہیں۔ جس آدمی کے ساتھ یا جس لیڈر کے ساتھ GEO کا "ایک دن GEO کے ساتھ" پروگرام چلتا ہے تو اس کی فیملی کو بھی کھانا کھاتے ہوئے یا کسی اور طرح سے اس پروگرام میں involve کیا جاتا ہے۔ چودھری پرویز الہیٰ وزیراعلیٰ پنجاب کے ساتھ بھی GEO کا ایک پروگرام چلا۔ چودھری صاحب نے اس میں اپنی پوری activity اور تمام سلسلہ بتایا اس پروگرام میں یہ وضاحت کی گئی کہ جب چودھری صاحب سے اس پروگرام کے پروڈیوسر نے یہ درخواست کی کہ آپ اپنے اہل خانہ کو بھی ہمارے ساتھ ایک short میں یا ایک نشست میں شامل کریں تو چودھری صاحب نے فرمایا کہ ہماری خواتین کیمرے کے سامنے نہیں آتیں۔ یہ ہمارا کلچر ہے ' یہ ہماری روایات ہیں تو پھر اگر آپ ان روایات کی پاسداری اپنے گھروں اور اپنے خاندان میں رکھتے ہیں تو خدارا! آپ لوگوں کو حکومتی اتھارٹی سے مجبور نہ کریں۔ آپ ڈسٹرکٹ ناظم اور تحصیل ناظموں کو یہ حکم جاری نہ کریں کہ آپ میراتھن ریسز میں خواتین کو شامل کریں ہم اس بات کی مخالفت کرتے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحولیات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی ' فرمائیں!

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! یہ جو کھیل کود ہوتا ہے اس کی ایک خاص عمر ہے سب لوگ کھیل کود میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اس کھیل کود میں خصوصی طور پر میراتھن میں وہ لوگ

آتے ہیں جن کو شوق ہوتا ہے یا جن کی عمر ہوتی ہے یا جو فزیکلی فٹ ہوتے ہیں۔ یہاں پر ہمارے دستی صاحب نہیں بیٹھے ان سے کہیں کہ وہ میراتھن میں حصہ لیں تو وہ تو نہیں آئیں گے۔ کیونکہ ان کا مزاج نہیں ہے، عمر نہیں ہے۔

آوازیں، وہ آئیں گے، ضرور آئیں گے۔

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ کسی پر مجبوری نہیں ہے، کوئی زبردستی ہے اور نہ ہی سبھی ریس میں آ سکتے ہیں اور نہ سبھی دوڑ سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو دوڑنا چاہیں یہ ان کے لئے ہے۔ خواتین ہیں یا بچیاں ہیں جو بھی ہیں اگر وہ دوڑنا چاہیں تو دوڑ سکتی ہیں لیکن مولویوں سے گزارش یہ ہے کہ اسلامی احکامات ہیں کہ اپنی نگاہیں نیچے رکھیں مگر مولویوں کی نگاہیں تو برقعے کے آر پار ہو جاتی ہیں تو ان سے یہی درخواست ہے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

رپورٹیں (توسیع)

مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر، سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب! مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003; and

The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004" moved by Dr. Syed Waseem Akhter, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003; and
The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill , 2004" moved by Dr . Syed Waseem Akhter, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ کامرس انڈسٹریز اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان
۳ میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے مال' بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں ماجد نواز: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"The Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill , 2003" moved by the Humaira Awais Shahid, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال' بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں
۴ پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill, 2003" moved by the Humaira Awais Shahid, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

رانا احسن رضا: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003" moved by Dr. Anjum Amjad, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003" moved by Dr. Anjum Amjad, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ حمیرا اویس شاہد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ حمیرا اویس شاہد، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ جس بل کی ایکسٹینشن آپ نے ابھی اس ایوان سے لی ہے Private Money Lending میرا بل ہے جو کہ August 2003 میں admit ہوا تھا۔ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ اس بل کو کمیٹی میں گئے ہوئے پونے دو سال ہو گئے ہیں اور کم ازکم اس کمیٹی کی 12 میٹنگیں ہو چکی ہیں اور یہ اس بل کی آٹھویں یا نویں ایکسٹینشن ہے تو میں اس ایوان کی توجہ اس point پہ دلانا چاہتی ہوں کہ ساہوکاری کا بل ہے جو کہ اس صوبے کا بہت بڑا مسئلہ ہے اور یہ کوئی غیر اہم issue نہیں ہے۔ ساہوکاری کے ذریعے اس صوبے کے لوگوں کو یرغمال بنایا گیا ہے، لوٹا گیا ہے لیکن اس پر کمیٹی کی گیارہ یا بارہ میٹنگیں ہونے کے باوجود ایک سطر کیا ایک لفظ بھی ابھی تک کام نہیں ہوا۔ اس ایکسٹینشن کا کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ ایک میٹنگ کی cost یعنی ایک ممبر کو ایک میٹنگ کے 12 ہزار ملتے ہیں تو ایک میٹنگ کا بجٹ بنتا ہے میں تو اس سے شرمندہ ہوں کہ میری وجہ سے حکومت کے خزانے کو نقصان ہو رہا ہے اور پہلے ہی دو سال ہو گئے ہیں اس پر میٹنگیں ہو رہی ہیں اور ایک سطر کا کام نہیں ہوا تو اگر یہی طریق کار ہے تو معاف کیجئے گا کہ یہ تو پرائیویٹ Legislator کی victimization ہے۔

جناب سپیکر، چیئرمین صاحب! سن رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ وہ اسے جلدی اسے نمٹا دیں گے۔ آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم رانا آفتاب احمد خان کی جانب سے محکمہ مال و کالونیز سے متعلق سوال نمبر 2 کے جواب سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملے پر بحث ہے جو اراضی کی الاٹمنٹ کے بارے میں ہے۔ میں رانا آفتاب احمد خان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بحث کا آغاز کریں۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جو معزز اراکین اسمبلی اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام کی چٹیں مجھے بھجوا دیں۔

محترمہ صبا صادق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ!

محترمہ صبا صادق، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج اس ایوان کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہ رہی ہوں کہ میں نے آج کے ایک قومی اخبار میں خبر پڑھی کہ ضلع شیخوپورہ کے ناظم کے بیٹے نے اپنے گھر کام کرنے والی ایک دس سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کی اور اس کا سپریم کورٹ نے سو موٹو ایکشن لیتے ہوئے کارروائی کا حکم دیا۔

آپ کے علم میں یہ بات ہے اور راجہ بشارت صاحب کے علم میں یہ بات ہے اور اس ایوان کے علم میں بھی یہ بات ہے کہ میں نے آج سے تقریباً ایک سال پہلے آپ کی خدمت میں' ایوان کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی تھی جس کو graciously آپ نے بھی اور راجہ بشارت صاحب جن کے پاس Home Department کا dual charge بھی ہے اور انہوں نے فوری طور پر دل بڑا کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کے خلاف جو ظلم وستم اس وقت ہو رہے ہیں تو میں نے کہا کہ ایک کمیٹی بنا دی جائے کہ جو خواتین یہاں بیٹھی ہیں وہ مل کر حکومت پنجاب کے تعاون سے اس ظلم کو کم کرنے کے لئے ایم۔پی۔ایز اور باقی خواتین مل کر اس کے لئے کام کریں۔ اس کمیٹی کو فارم کیا گیا اور مجھے بھی اس کمیٹی کا ممبر بنایا اور محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ کو بھی اس کا ممبر بنایا اور حکومتی بنچز سے بھی کچھ بہنیں اس کمیٹی کی ممبر تھیں۔

جناب سپیکر! آج تقریباً سال سوا سال اس کمیٹی کو بنے ہوئے ہو گیا ہے اور خواتین کے ساتھ ظلم کے واقعات روز مرہ کا معمول بنے ہوئے ہیں۔ میں اس suggestion کو آج آپ کے سامنے پیش کروں گی کہ میں اسے withdraw کرنا چاہتی ہوں کیونکہ جس کمیٹی نے کام نہیں کرنا اور اگر پوچھا جائے کہ کمیٹی کی میٹنگ کب ہے تو مجھے اپنے بھائی راجہ صاحب سے پوری ہمدردی اور ان کا احساس ہے' وزیراعلیٰ سے لے کر پارلیمانی سیکرٹریز تک کا یہ جواب ہوتا ہے کہ ہمیں نہیں پتا جی! آپ راجہ بشارت صاحب سے پوچھیں۔ جناب والا! ہم اپوزیشن کے لوگ ، حکومتی بنچز کے لوگ سب پاکستان کی اپنی طرز پر خدمت کرنے کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔ اگر اپوزیشن اپنا تعاون مثبت کام کے لئے آپ کو پیش کرتی ہے تو اس کا جواب بھی ہمیں مثبت آنا چاہیے۔ میں راجہ بشارت صاحب سے اس ایوان میں آج یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کمیٹی کو اگر form کیا

تھا' کسی ایسی خاتون کے لئے' کسی ایسی بچی کے لئے' جس کے ساتھ ظلم ہوا تو کمیٹی آپ نے form کی' اس کا کیا کردار ہے اس کے کچھ rules وضع ہوئے تھے' وہ rules کے تحت مہینے میں ایک دفعہ اس کمیٹی نے meet کرنا تھا۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ کارروائی کرنے دیں۔ آپ لاء منسٹر کے چیمبر میں چلے جائیں۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! میں یہ بات on the record لانا چاہوں گی کہ بلا شبہ خواتین کی سیٹیں بڑھا کر خواتین کے ساتھ ہمدردی تو دکھائی گئی۔ اگر ان خواتین کا صرف اسمبلیوں میں بیٹھنا مقصود ہے اور وہ باہر بیٹھی ہوئی عورتیں جو ظلم وستم کا شکار ہو رہی ہیں' ان کو اگر میری ذات کا فائدہ نہیں تو میرے خیال میں ہم سب خواتین ایم۔پی۔ایز کو' منسٹرز اور پارلیمانی سیکرٹریز کو گھروں میں بیٹھ جانا چاہیے کیونکہ عام عورت کی تو ہم داد رسی نہیں کر رہے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ Question No.2 رانا آفتاب احمد صاحب کی طرف سے ہی تھا اور اس پر بات یہ طے ہوئی تھی کہ جب تک وہ motion move ہی نہیں کریں گے تو میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ پھر یہ بحث کس طرح ہو گی؟ میری درخواست ایجنڈے کے نمبر 2 پر یہ ہے جبکہ اول نمبر پر Law & Order, Price hike and pre-budget discussion ہے اور وہ منسٹر صاحب نے move کرنی ہے۔ کیونکہ راجہ صاحب موجود ہیں تو ایجنڈے کے نمبر ایک پر جو آئٹم ہے وہ لے لیں meantime رانا آفتاب صاحب آ گئے تو یہ move ہو جائے گی otherwise اسے آپ کسی اور دن کے لئے موخر کر لیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہ ایجنڈے کا آئٹم نمبر 1 ہے۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے revise کیا ہے اور آپ شاید پہلے والا پڑھ رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرے پاس جو ہے وہ یہی ہے۔بے شک آپ اسے دیکھ لیں۔ ہمیں تو نہیں پتا کہ یہ revise ہوا ہے۔ جو میں نے آپ (سٹاف اسمبلی) کو دیا ہے کیا وہ آپ نے

سپیکر صاحب کو دیا ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! انہوں نے لاء منسٹر صاحب سے مل کر اور ان سے discuss کر کے اس میں تھوڑی ترمیم کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس کا نہ تو رانا آفتاب صاحب کو علم تھا نہ ہی ہمیں پتا تھا اس کو آپ pending فرما لیں کیونکہ اس سے متعلقہ ریکارڈ جو ہم نے منگوایا تھا وہ بھی سارا رانا آفتاب صاحب کے پاس ہے اور اس ریکارڈ سے متعلقہ ہی بات ہونی ہے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز ، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ سوال پچھلے دو تین session سے پہلے کا pending چلا آ رہا ہے اور ہم نے رانا آفتاب صاحب کی request پر ہر session میں اس کا جواب دیا رانا آفتاب صاحب نے ہر بار آپ سے اور ڈپٹی سپیکر صاحب سے بھی request کی کہ اس سوال کا جواب نا مکمل ہے اور میں اس سے مطمئن نہیں ہوں اس کو pending کیا جائے۔ ہم نے اس سوال پر کافی محنت کی اور اس کے اغراض و مقاصد کے مطابق ہی ہم نے اس کا جواب تیار کیا آپ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ میرے پاس صرف ایک ہی سوال کے جواب کے لئے اتنا بڑا پلندا ہے اور اس کی ہم نے پانچ چھ کاپیاں تیار کی ہیں اور آج کا دن بھی رانا آفتاب صاحب کے کہنے پر ہی طے کیا تھا۔ میں آپ سے یہ درخواست کرنا چاہوں گا کہ اگر کسی وجہ سے وزیر یہاں نہیں آ پاتے تو اپوزیشن کی طرف سے بہت objection کیا جاتا ہے کہ آج منسٹر بھاگ گیا ہے وہ آج آیا نہیں ہے لیکن آج کا دن صرف اپوزیشن کے کہنے پر ہی طے کیا تھا کہ اس سوال پر ایک گھنٹہ بحث ہو گی لیکن آج رانا آفتاب صاحب تشریف نہیں لائے اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ مجھے جواب دینے کے لئے حکم فرمائیں میں اس کے حقائق آپ کے اور اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ بات تو مناسب نہیں ہے کہ ایک بات ایجنڈے میں top پر ہے اگر کوئی دوست نہیں آئے' اس پر بات نہیں کرنا چاہتے یہ ان کی مرضی ہے لیکن ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ سوال تو move ہو چکا ہے اس پر discussion رکھی گئی تھی اس لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ رانا آفتاب صاحب یہاں ہوتے تو وہی شروع کرتے۔ ویسے بحث کا آغاز تو انہیں ہی کرنا چاہیے تھا لیکن چونکہ اب وہ نہیں ہیں تو کوئی بھی معزز رکن آغاز کر سکتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ رانجھا صاحب کے table پر پڑے ہوئے ریکارڈ کو دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کافی لمبا چوڑا ہے اب اس تمام کو go through کرکے جو بات سامنے لانے والی تھی وہ یہ تھی کہ یہ زمینیں جن لوگوں کو الاٹ ہوئی وہ کون تھے آیا وہ حق دار تھے یا نہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا آسان اور تھوڑے وقت کا کام نہیں تھا بلکہ یہ time consuming کام تھا اب اس ریکارڈ کی کاپیاں پہلے دن بھی نہیں ملی جب انہوں نے کہا تھا کہ آج شام تک مل جائیں گی پھر دوسرے دن بھی نہیں ملی، تیسرے دن بھی نہیں ملی پھر پرسوں یہ کاپی ملی ہے تو جناب والا! ہو سکتا ہے کہ رانا آفتاب صاحب نے پورا go through کرکے اس پر سارا سلسلہ مکمل نہ کیا ہو ۳
کیونکہ اس کا مقصد تو یہی ہے کہ اگر بحث ہو تو اس کا رزلٹ سامنے آئے اور ان کو کوئی نشاندہی کی جائے۔ جناب سپیکر! مناسب تو یہی ہوگا کہ وہ اس بحث کو initiate کریں اور اس کا جواب منسٹر صاحب دے دیں اگر in the meantime وہ آجاتے ہیں تو آج ہی وہ initiate کر دیں گے ورنہ اجلاس تو ابھی چل رہا ہے اسے کسی اور دن کے لئے بھی اگر pending کر لیا جائے تو میرا نہیں خیال کہ اس میں کوئی حرج ہو گا۔

جناب سپیکر: جی وزیر کالونیز! کیا اس کو پیر تک کے لئے pending کر لیا جائے؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! یہ بات مناسب تو نہیں ہے کہ ایک چیز ایجنڈے میں شامل ہے اگر
mover خود ہی تشریف نہیں لاتے تو ان کی دلچسپی سب کے سامنے ہے پھر ان کا مقصد حکومت ۴
کے لئے سوائے hardships create کرنے کے کچھ نہیں۔ گزارش یہ ہے کہ rules کے مطابق تو بدھ کو ہی بحث ہوسکتی ہے اگر آج نہ ہوئی تو اس کا مطلب ہے کہ اگر بدھ کو بات چلی جائے گی اگلے بدھ تک معلوم نہیں کہ اجلاس ہوتا ہے یا نہیں ہوتا اگر نہیں ہوتا پھر اگلے اجلاس پر بات چلی جائے گی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر rules کے مطابق یہ اگلے بدھ تک pending ہو سکتا ہے اور اگر اگلے بدھ تک اجلاس نہ ہو تو پھر اگلے اجلاس میں یہ چلا جائے گا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! پھر اگلے اجلاس میں جو بھی بدھ آنے گا اس میں take up کر لیا جائے گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ٹھیک ہے ایسا ہی کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس سوال کے حوالے سے میں اپنے دوستوں کو یہ پیشکش کرتا ہوں کہ اگلے اجلاس میں محکمہ کالونیز discussion کے لئے رکھ لیا جائے چاہے ایک گھنٹہ' دو گھنٹہ یا پورا دن رکھ لیں اس میں یہ تمام باتیں آجائیں گی۔

جناب سپیکر، رانجھا صاحب! ان کی بات سن کر پھر ہی جواب دیا جائے گا اگر پہلے جواب دے دیا جائے گا تو بعد میں کیا discussion کریں گے۔

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! اس کا جواب بھی آ چکا ہے صرف آج اس پہ discussion ہونی تھی اب رانا صاحب خود ہی تشریف نہیں لائے اب برائے مہربانی اس کو dispose of کر دیا جائے اگر وہ colonies department پہ بات کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ پورا ایک دن رکھ دیں اور اسی دن یہ تمام معاملات آجائیں گے۔

جناب سپیکر، رانجھا صاحب! جب discussion کے لئے دن مقرر کر دیا گیا ہے تو اگلے اجلاس میں کر لیں گے۔ یہ سوال اگلے اجلاس تک pending کیا جاتا ہے۔

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! اگلے اجلاس پہ discussion کر والیں سوال تو dispose of کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، میں discussion ہی کی بات کر رہا ہوں اس سوال پر جو discussion ہونی ہے وہ pending کی گئی ہے اور سوال تو اسی دن dispose of ہو گیا تھا۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں نے یونیورسٹی کے طلباء کے بارے میں بات کی تھی اور میں نے ابھی ارشد لودھی صاحب سے پوچھا ہے انہوں نے V C صاحب سے بات کر لی ہے پسند طلباء کا ہاسٹل سے اخراج کے سلسلے میں تھا تو برائے مہربانی ارشد لودھی صاحب فرما دیں کہ کیا بات ہوئی ہے؟

جناب سپیکر، شیخ صاحب! برائے مہربانی آپ ان کو چیمبر میں مل لیں آپ ذرا یہ وقت بھی دیکھیں پلیز! ایوان کی کارروائی چلنے دیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 118 سید احسان اللہ وقاص کی ہے جو مورخہ 4۔اپریل کو move ہوئی تھی اور اسے بحث کے لئے منظور کیا گیا تھا۔ یہ تحریک التوائے کار اشیائے خورد و نوش کو کیمیکل ڈرموں میں رکھنے کے نتیجے میں عام آدمی کی صحت پر پڑنے والے مضر اثرات کے حوالے سے تھی۔ سید احسان اللہ وقاص اپنی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار، "اشیائے خورد و نوش کو رکھنے کے لئے کیمیکل آلودہ ڈرموں کا استعمال" پر بحث

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں آپ کا اور وزیر صحت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس اہم مسئلے پر اسمبلی میں بحث کی اجازت فرمائی۔ دنیا میں مہذب قومیں خورد و نوش کے حوالے سے بہت sensitive ہیں۔ پوری دنیا میں بہت سخت قوانین موجود ہیں کہ اگر خورد و نوش کی اشیاء کو غلط طریقے سے پیک کیا جائے گا یا ملاوٹ کی جائے گی تو اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاتی ہے لیکن ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ پاکستان میں اس حوالے سے قوانین کے بارے میں، میں نے کل بھی گزارش کی تھی کہ ہمارے تمام قوانین اس بات کے متقاضی ہیں کہ ان کا ازسر نو جائزہ لیا جائے۔ Punjab Pure Food Act, 1960 میں جا تا تھا اور اس ایکٹ میں اتنی خامیاں ہیں کہ ان سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کو کھانے پینے کی اشیاء ایسے ڈرموں میں فراہم کی جاتی ہیں جو بیماریوں کا موجب بن کر صحت کو تباہ کر سکتی ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اس ایکٹ کی دفعہ

13 کے تحت Food poisoning کے حوالے سے جو چیزیں کہی گئی ہیں ان تمام قوانین کو مکمل طور پر تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس Food Act کے مطابق اگر کوئی کیمیکز کے ذرموں کے اندر کھانے پینے کی اشیاء رکھتا ہے تو اس کا جرمانہ صرف 100 روپے ہے۔ اب اس 100 روپے کی آج کے زمانے میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس لئے میں دیانتداری کے ساتھ یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے شہریوں کی صحت کے حوالے سے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اس کا سختی سے اور فوری طور پر اہتمام کیا جائے کہ یہاں پر کیمیکل ذرموں کے اندر اور اسی طرح دیگر اشیائے خوردو نوش میں ملاوٹ کر کے فراہم کی جاتی ہیں ان پر موجود ایکٹ میں موثر ترامیم لائی جائیں اور بعد ازاں ان پر موثر عملدر آمد ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر! مجھ سے وزیرصحت نے وعدہ کیا تھا کہ یہ Pure Food Act کے حوالے سے ترامیم جلد لے کر آئیں گے لیکن میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ کیمیکل ذرموں کو استعمال کر کے دودھ وغیرہ کی سپلائی کے متعلق food poisoning کی اس ایکٹ میں موجود دفعہ میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر اس طرح کے کوئی ذرم استعمال کرے گا جس سے ٹی۔ بی یا دیگر امراض کا خدشہ ہو تو اس کے لئے جو طریق کارمتعین کیا گیا ہے اس کے مطابق اس کا sample لیں گے اور جب تک sample کا کوئی نتیجہ نہیں آتا اس وقت تک وہ استعمال نہیں کریں گے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ پھر اس sample کا نتیجہ negative آنے کے بعد صرف ایک سو روپے اس کی سزا رکھی گئی ہے۔ یہ لوگ کیمیکز کے ذرم استعمال کر کے انسانی جانوں سے کھیل رہے ہیں وہ اس انسانیت کے دشمن ہیں۔ میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس حوالے سے اس ایوان میں اپوزیشن نے بھی اور گورنمنٹ بنچز نے بھی تائید فرمائی ہے جس کے نتیجے میں آج یہ بحث جاری ہے کہ اس پر سخت قانون سازی کی جائے اور اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ملک میں خالص اشیاء فراہم ہوں اور ایسے ذرم کسی صورت استعمال نہ کئے جائیں جو کیمیکل کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور ان میں بعد میں دودھ ڈال دیا جاتا ہے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے نام بھجوایا ہے۔

جناب سپیکر۔ ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر۔ جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب نے ایک اہم معاملے کی طرف توجہ دلوائی ہے اور بحیثیت ڈاکٹر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملاوٹ، آلودگی اور کھانے پینے کی اشیاء کے حوالے سے بالخصوص جو ignorance کو address کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ایک کثیر بجٹ health facilities کے لئے خرچ کیا جاتا ہے حالانکہ ایک مشہور مقولہ ہے کہ prevention is better than cure اب ایسے اقدامات ہمیں کرنے چاہئیں کہ جن کے ذریعے بیماری پھیلانے والے مختلف عناصر یا مختلف وجوہات ختم کی جائیں۔ اب کیمیکل ذرموں کے حوالے سے یہ معاملہ اٹھا ہے ورنہ صورتحال تو میلوں نمیلوں میں دیکھتے ہیں، آج بھی بازاروں کے اندر چلے جائیں تو کھلے عام کھانے پینے کی اشیاء پڑی ہوتی ہیں، مضر صحت تیل میں وہ تلی جاتی ہیں اور کوئی پرسان حال نہیں ہے اور اگر کوئی sampling ہوتی ہے تو ہمارے قوانین ایسے فرسودہ ہیں کہ جس طرح انھوں نے بتایا ہے کہ صرف سو روپیہ سزا ہے۔ یہ بھی مرحلہ بہت ہی کم آتا ہے ورنہ جیسے ہی کوئی sample کسی لیبارٹری کے اندر پہنچتا ہے تو وہ مینوفیکچر حضرات فوراً اس لیبارٹری سے رابطہ کرتے ہیں اور وہاں سے مک مکا کرنے کے بعد sample کی رپورٹ آ جاتی ہے کہ یہ صحت کے عین مطابق ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ اس معاملے کو بالکل سنجیدگی سے لیا جائے اور اس کا طریق کار وضع کیا جائے۔ اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیمیکلز کے ذرم مختلف ضروریات کے لئے فراہم کئے جاتے ہیں۔ خریدنے والے کو پابند کیا جائے کہ جب وہ اس کو استعمال کرے گا تو وہ اسے واپس کرے گا اور جس کو بھی وہ فراہم کیا جائے اس کا باقاعدہ پتا وغیرہ پورا معلوم ہو اور فروخت کرنے والا بھی اس کو follow کرے اور محکمہ بھی اس کو monitor کرے تاکہ یہ ذرم withdraw ہو جائیں، اگر یہ ممکن نہیں ہے تو اس کا دوسرا طریق کار یہ ہو سکتا ہے تو اس کا کوئی مثبت طریق کار تلاش کیا جائے اور تحقیق ریسرچ کی جائے کہ ان ذرموں کے مضر اثرات کس طرح صحت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں اس حوالے سے کہ جس میں دودھ کے اندر یہ کیمیکلز mix ہو سکتے ہیں۔ کوئی ایسا طریق کار وضع کیا جائے کہ اس میں سے آلودگی کے عنصر کو ختم کیا جا سکے۔ اس طرح

کوئی نہ کوئی چیز تلاش کر کے معاملے کو sort out کرنا چاہیے اور اس طرح ہر چیز un-noticed جاتی ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ اس طرح عوام کی صحت کافی متاثر ہوتی ہے۔ اس لئے میری التماس یہ ہے کہ اس میں Pure Food Act کے حوالے سے legislation بھی کی جائے اور میری گزارشات کے حوالے سے بھی محکمہ اس پر غور و خوض کرے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری، شکریہ۔ جناب سپیکر! جس وقت میں پہلے کھڑا ہوا تھا تو اس وقت میری اس بات کی relevance تھی۔ ہماری بہن عمیرا بی بی نے جو point out کیا ہے کہ ان کے بل پر 12۔ اجلاس ہو چکے ہیں اور ان 12۔ اجلاسوں میں 12۔ ہزار روپے فی کس فی یوم لوگ ٹی۔اے / ڈی۔اے بنا چکے ہیں۔ دس لوگوں کا اجلاس میں آنا اور ان کو 12۔ ہزار روپے ٹی۔اے/ ڈی۔اے ملنا اور 12۔ اجلاسوں میں کچھ نہ ہونا بڑی شرمناک سی صورتحال ہے۔ ہمارے ایوان کی کمیٹیز، مجھے پتا نہیں ہے کہ یہ کمیٹیز کرتی کیا ہیں؟ میں بھی ایک کمیٹی کا چیئرمین select ہوا تھا، تقریباً آدھا tenure گزر گیا ہے۔ کوئی کام نہیں، کوئی کچھ نہیں۔ اگر تو ان کمیٹیوں نے کوئی کام نہیں کرنا تو ان کو dis-ban کر دیا جائے اور اگر اس ایوان نے کوئی قانون سازی کرنی ہے، کوئی کام کرنا ہے تو ان کمیٹیوں کو empower کیا جائے کہ وہ کوئی کام کر سکیں۔ یہ ہماری اسمبلی میں white elephant کے بارے میں مہربانی کر کے آپ کوئی رولنگ دیں، سختی سے سیکرٹریٹ کو ہدایات کریں یاprocedure کو change کرنا ہے، میرے خیال میں آپ نے ایوان کی working کو بہتر کرنے کے لئے ایک Sub Committee بنائی گئی تھی، شاید اس کی کوئی سفارشات آئی ہوں۔ تقریباً آدھا تو ہمارا tenure گزر گیا ہے اور اس آدھے tenure میں ہماری کمیٹیوں میں سے کسی نے بھی کوئی کام نہیں کیا۔ اس لئے اس وقت یہ relevant تھی، ابھی تو بات کافی آگے نکل گئی۔

جناب سپیکر، وہ ایڈوائزری کمیٹی کی ہم نے ایک Sub Committee تشکیل دی تھی۔ وہ اس پر کام کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے فائنل رپورٹ بھی دے دی ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی

اس پر کچھ کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری، اب آدھا tenure تو تقریباً گزر گیا ہے۔ جلدی کا کوئی time period دے دیا جائے۔ ان کو پابند کر دیں کہ اس time period کے اندر کریں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جو احسان اللہ وقاص صاحب نے تحریک التوائے کار پیش کی ہے اس پر کافی سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے۔ میں چودھری ظہیر الدین صاحب، منسٹر سی اینڈ ڈبلیو کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ ــــ

جناب سپیکر، نہیں، یہ تو ہیلتھ کے متعلق ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں ان کا ایک پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں یا بحث میں حصہ لے رہے ہیں؟

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں بلکہ میری طرف سے ہی نہیں، اسمبلی کے جملہ ملازمین کی طرف سے بھی کہ میں نے ایک point out کیا تھا کہ ایکسین وحدت کالونی کا رویہ بڑا ناروا ہے اور وہ کوئی کام وقت پر نہیں کرتے۔ چودھری صاحب نے اس پر اس معاملے کو take up کیا اور آج مجھے صبح اسمبلی ملازمین نے بتایا کہ ان کا transfer ہو گیا ہے اور ان کی جگہ کوئی دوسرے صاحب آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ ملک صاحب! آپ بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں؟

ملک شعیب اعوان، جی۔

جناب سپیکر، جو دوست بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام کی چٹ بھجوائیں۔ میرے پاس اس وقت کوئی چٹ نہیں ہے۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب سپیکر! میں بحث کے بارے میں صرف یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ جو لوگ اس میں participate کر رہے ہیں اور ان کے نام آپ کے پاس آ چکے ہیں' مہربانی کر کے اگر آپ ان کی لسٹ ایک دفعہ بتا دیں تاکہ یہاں پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو آسانی ہو جائے کہ کس آدمی کا نام آیا ہوا ہے اور کس کا ابھی نہیں آیا؛ اور اس طرح پتا چل جائے گا کہ کس sequence میں آپ بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر، میرے پاس نام چودھری زاہد پرویز صاحب' ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب' پروین سکندر گل صاحبہ--- آپ اس تحریک پر بات کرنا چاہ رہی ہیں یا general discussion؟

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سپیکر! میں general discussion پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر، جی' general discussion پر۔ میاں محمد لطیف عاقل--- تشریف رکھتے ہیں؟

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جی۔

جناب سپیکر، جی' آپ اس تحریک پر بات کرنا چاہ رہے ہیں یا general discussion پر؟

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، میں لاء اینڈ آرڈر پر تقریر کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، لاء اینڈ آرڈر پر کرنا چاہ رہے ہیں۔ اس تحریک پر تو نہیں ناں؟

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، نہیں۔

جناب سپیکر، جی۔ چودھری خضر الیاس ورک صاحب' یہ بھی لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ جی' اور تو کوئی نام نہیں ہے۔ جی' ملک صاحب!

ملک شعیب اعوان : شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ ایک بڑا اہم issue یہاں raise ہوا ہے۔ میں اس پر اپنی تجاویز دینا چاہتا ہوں۔ جناب والا! ہمارے پاس ضلع خوشاب میں پہاڑی علاقے پر unseasonal vegetables کاشت کی جاتی ہیں۔ گوبھی وہاں پر بہت زیادہ اُگائی جاتی ہے اور اس سے farmers بڑا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ میرا وہاں جانا ہوا' میں نے ذاتی طور پر وہاں دیکھا کہ شام کے وقت انھوں نے گوبھی پر pesticides کا سپرے کیا' صبح اس کو کاٹا' صاف کیا' کیڑے

ٹکوڑے نکالے اور پھر اسی دن اس گوبھی کو منڈی میں بھجوا دیا گیا۔ جب pesticides کا اس طرح استعمال ہو گا اور اس کا تدارک نہیں کیا جائے گا تو پھر اس سے بیماریاں پیدا ہوں گی کیونکہ لوگوں کے اندر اس سبزی کے ذریعے زہر جائے گا۔ میری تجویز ہے کہ اس کی روک تھام کی جائے۔ سپرے کرنے کے بعد ایک time limit کے بعد ہی اس سبزی کو منڈی میں جانا چاہیے۔ اسی حوالے سے میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں بنائی جانے والی مٹھائی میں قانوناً food colours استعمال ہونے چاہئیں۔ چونکہ food colours مہنگے ہوتے ہیں لہذا دکاندار اپنی بچت کرنے کے لئے food colour استعمال نہیں کرتا بلکہ دوسرے رنگوں کو استعمال کر کے مٹھائی کا رنگ تبدیل کرتا ہے۔

(اذان ظہر)

ملک شعیب اعوان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ food colour استعمال نہ کرنے کی وجہ سے مٹھائی زہریلی ہو جاتی ہے اور اس کے انسانی صحت پر مضر اثرات ہیں۔ pesticides اور ان رنگوں کے استعمال کے حوالے سے already قانون موجود ہے لیکن اس پر عملدرآمد کروایا جائے۔ جناب والا! direct رات کو سپرے ہوتے ہیں اور ڈی ڈی ٹی کے سپرے ہوتے ہیں اور صبح وہی فصل منڈی میں بھجوا دی جاتی ہے جسے ہم پکاتے ہیں' کھاتے ہیں - اس سے بیماریاں بڑھتی ہیں' انسانی صحت کو نقصان ہوتا ہے۔ لہذا اس جانب توجہ دی جائے اور قوانین پر عملدرآمد کروایا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد وقاص !

جناب محمد وقاص: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! ہمارا معاشرہ مجموعی طور پر سارے کا سارا انحطاط کا شکار ہے اور ہر جگہ' ہر سیکٹر' ہر شعبے میں کرپشن اپنی انتہا پر ہے۔ لیکن سب سے خطرناک کہ اب ہماری خوراک اور ضروریات زندگی میں بھی لوگ اس حد تک لا پرواہ ہو گئے ہیں' کہ انھیں انسانی زندگی کی اہمیت کا بھی کوئی خیال نہیں ہے اور ایسی چیزوں میں بھی وہ ملاوٹ کرتے ہیں۔ جس طرح کہ محترم احسان اللہ وقاص صاحب کی تحریک التوائے کار سے پتا چلتا ہے کہ

کھانے پینے کی چیزوں، مکھن اور دودھ وغیرہ میں کیمکلز مل جاتے ہیں۔ بات یہیں تک نہیں رکتی بلکہ ہمارے ہاں مارکیٹ میں جو ادویات اس وقت available ہیں ان میں بھی بہت زیادہ تعداد میں دو نمبر ادویات شامل ہیں۔ وزیرصحت کی توجہ چاہوں گا۔ ان دو نمبر ادویات کی وجہ سے مریضوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ جاتی ہیں۔ یہ بات میڈیا میں بھی آئی کہ سابق گورنر پنجاب کی موت بھی جعلی ادویات کھانے سے ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ ایسے لوگ مارکیٹ میں بیٹھے ہوتے ہیں کہ جن کے پاس کوئی تجربہ نہیں ہے، کوئی سند نہیں ہے لیکن وہ بھی لوگوں کا علاج و معالجہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح اخبارات میں مختلف ادویات کے بڑے بڑے اشتہارات چھپتے ہیں ان پر حکومت پنجاب کو کوئی کنٹرول کرنا چاہیے۔ اسی طرح کھانے پینے کی اشیاء خاص طور پر مصالحوں میں ملاوٹ کی جاتی ہے۔ کہیں اینٹوں کو پیس کر ملایا جاتا ہے اور کہیں چنے کے چھلکوں کی ملاوٹ کی جاتی ہے۔ چائے کی پتی میں بھی ملاوٹ کی جاتی ہے۔ حکومت پنجاب کو اس بابت ضرور step لینا چاہیے۔ ڈور کا سرا یہیں سے پکڑنا چاہیے۔ صوبہ پنجاب میں کم از کم یہ ensure کیا جائے کہ کھانے پینے کی چیزیں یا صحت کے متعلق چیزوں میں ملاوٹ نہ ہونے پائے۔ اس بابت سخت قسم کی قانون سازی کی جانی چاہیے اور ایک mechanism بنایا جائے اور اس حوالے سے monitoring کرنے والے لوگوں پر کڑا چیک ہونا چاہیے۔ جب تک violate کرنے والوں کو سزائیں نہیں دی جائیں گی، عوام کے سامنے انھیں بے نقاب نہیں کیا جائے گا تو اس وقت تک یہ مسائل حل نہیں ہوں گے۔ لہذا اس کے لئے ایک موثر قانون سازی اور دیانت دار ٹیم لگانے کی ضرورت ہے۔ جو لوگ اس کی خلاف ورزی کریں، قانون کو ہاتھ میں لیں اور لوگوں کی زندگیوں سے کھیلیں ان کو قرار واقعی سزا دینے کی بھی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ عبرت کا نشان بنیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ وزیر صحت!

وزیرصحت: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے ان تمام اراکین اسمبلی کا شکرگزار ہوں کہ جنھوں نے اس بحث میں حصہ لیا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ ایک بڑا اہم معاملہ ہے جس کا تعلق ہماری اگلی پود سے بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب کیمیکلز کا بے جا استعمال ہو گا خواہ وہ کیمیکلز ذرمز کی صورت میں ہوں، contaminated food products کی صورت میں ہوں یا مٹھائی میں food

colour dyes کی بجائے دوسرے colours استعمال کئے جائیں تو یہ تمام صورتوں میں مضر صحت ہیں۔ جناب ہماری ایک carcinogenesis terminology کی ہے کہ بہت سارے ایسے کیمیکلز ہیں جو کہ کینسر کا بھی موجب بنتے ہیں۔ ہمارا اس وقت جو قانون Pure Food Act,1965 ہے وہ اپنی effectivity کی مدت پوری کر چکا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس معاملے میں ضروری قانون سازی کریں۔ میری تجویز ہے کہ میرا محکمہ یعنی محکمہ صحت ٬ محکمہ ماحولیات ٬ محکمہ خوراک اور محکمہ زراعت کیونکہ ان میں سپرے کا معاملہ بھی آ جاتا ہے' pesticides کا معاملہ آ جاتا ہے۔ یہ چاروں محکمے مل بیٹھ کر solid قسم کی سفارشات لے کر آئیں گے کہ How to tackle all these 3-4 areas. اور اس کے بعد ہمیں ضروری قانون سازی کرنی پڑے گی۔ ایک طرف تو updated legislation کی جائے ٬ Pure Food Act میں جن ترامیم کی ضرورت ہے وہ لائی جائیں۔ میرے خیال میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ نئے رنگ کے chemical drums آپ کو ہر جگہ نظر آتے ہیں۔ جب ان سے کیمیکل نکال لیا جاتا ہے تو پھر ان کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے ان کے reuse پر سختی سے ban کرنا چاہیے۔ میری تجویز ہے کہ اس کے لئے قانون سازی کی جائے تاکہ یہ موقع ہی نہ ملے کہ جس ڈرم میں کیمیکل تھا اس میں دودھ یا کوئی اور food product رکھی جائے چونکہ ہر صورت میں اس میں chemical source mix ہونے کا چانس ہے۔ اس لئے reuse پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ اس سلسلے میں ہم چاروں ڈیپارٹمنٹ مل کر recommendations لائیں گے اور انشاء اللہ اس پر قانون سازی کی جائے گی تاکہ Pure Food Act کے رولز اور قوانین میں تبدیلیاں لائی جا سکیں اور پھر اس پر stronger implementaion کی جائے۔ احسان اللہ وقاص صاحب نے کہا کہ "سو یا دو سو روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے۔" یہ حقیقت ہے۔ کسی بھی شخص کے لئے سو یا دو سو روپے کی سزا دینا کہ شاید وہ اس بنا پر deterrence نکل آئے اور پھر دوبارہ نہ کرے تو میرا خیال ہے کہ آج کل وہ ناممکن ہے۔ اس لئے سزا increase ہونی چاہیے۔ وہ سزا جرمانے کی صورت میں بھی ہو اور جیل کی صورت میں بھی ہو۔ میرے خیال میں جو ایسا گھناؤنا کاروبار کر رہا ہے اسے جیل کی صورت میں بھی سزا ملنی چاہیے۔ اس لئے وہ update کرنے کی ضرورت ہے ہم انشاء اللہ وہ recommendations لا کر اس

معاملے کو redress کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اس تحریک پر بحث مکمل ہوئی۔ اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ایوان آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر نماز عصر کے لئے ایوان کی کارروائی
آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کر دی گئی)
(وقفہ نماز کے بعد 1 بج کر 48 منٹ پر جناب سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

امن عامہ، قیمتوں میں اضافہ
اور قبل از بجٹ بحث

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے کا اگلا آئیٹم امن عامہ پر عام بحث ہے اور بحث کا آغاز وزیر قانون کی تقریر سے ہو گا۔ تاہم دیگر اراکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام کی چٹیں مجھے بھجوا دیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ امن عامہ اور قیمتوں میں اضافہ پر عام بحث اور قبل از بجٹ بحث کا آغاز کیا جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کی طرف سے تحریک پیش ہوئی ہے اور اب میں انہیں دعوت خطاب دیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وقفے کے دوران رانا ثناء اللہ صاحب اور اپوزیشن کے دیگر اراکین سے بھی بات ہوئی تھی کہ میں تحریک پیش کروں گا اور اپوزیشن کی طرف سے اس کا آغاز کیا جائے گا اور میں آخر میں wind up کر دوں گا۔ اگر آپ ویسے مجھے حکم دیتے ہیں تو میں شروع کر سکتا ہوں۔ اپوزیشن کی طرف سے آغاز کر دیں، میں نے چونکہ wind up کرنا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، ڈاکٹر صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! کچھ دن قبل یہاں ایوان میں کہا گیا تھا کہ law and order کی بحث کے دوران pre-budget discussion کو بھی شامل کر لیا جائے کیونکہ جون میں بجٹ آ جاتا ہے اور اس میں جو چیزیں بھی بجٹ میں شامل ہوتی ہیں بعد میں دوران discussion ممبران بھی تجاویز دیتے ہیں تو ان پر خاطر خواہ عمل نہیں ہوتا۔ چونکہ بجٹ بن کر آ چکا ہوتا ہے لہذا بہتر یہی ہے کہ ان دو دنوں میں اس بحث کے دوران pre-budget discussion بھی ہو جائے جس میں مختلف اراکین بجٹ کے دوران اپنی ڈویلپمنٹ سکیموں یا اپنے علاقوں کی جو نمایاں تجاویز دینا چاہیں تو گورنمنٹ بجٹ میں ان پر غور کرے اور ان پر بھی عملدرآمد ہو سکے۔

جناب سپیکر، صدیقی صاحب! وہ مرحلہ ابھی آئے گا' آج صرف امن عامہ پر بحث ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جو میں نے title پڑھا تھا وہ ہے----

جناب سپیکر، اس وقت آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔ آگے وہ بھی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! ایجنڈا کے پہلے صفحے کی پہلی لائن پر لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر، اگلا آئٹم ہے لیکن پہلا آئٹم امن عامہ پر بحث ہے۔ اس طرح کرتے ہیں کہ تینوں کو اکٹھا ہی take up کر لیتے ہیں اور اکٹھا ہی جواب آ جائے گا۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، کیونکہ ایک ہی لائن میں اکٹھا لکھا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں میری دو گزارشات ہیں۔ ایک لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر ہے۔

جناب سپیکر، امن عامہ کے ساتھ قیمتوں میں اضافہ اور قبل از بجٹ پر بحث بھی ساتھ ہی ہو جائے گی۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! پہلے تو یہی بات طے ہوئی تھی کہ پری بجٹ discussion میں پورے ایوان کو شامل کیا جائے اور جتنے بھی دوست اس پر بات کرنا چاہتے ہیں ان سب کو موقع دیا جائے گا۔

جناب سپیکر، درست ہے۔ لیکن موقع تو دے رہے ہیں۔ جو بات کرنا چاہے وہ کرے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اب یہ تینوں معاملات میں' میں یہی چاہوں گا کہ تمام ممبران کو موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر، کوشش کریں گے کہ سب کو موقع دیا جائے۔ جی' صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے صورتحال تو یہ ہے کہ امن عامہ کی صورتحال سے متعلق یقیناً اس ایوان میں اور بھی بہت سارے لوگ تجاویز دیں گے۔ امن عامہ کے سلسلے میں سب سے اہم کردار کو برقرار رکھنے میں دیگر ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ پولیس کا بھی بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! کوشش کریں کہ پانچ منٹ کے اندر اندر بات کر لیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، تین موضوع ہیں تو ڈیڑھ ڈیڑھ منٹ میں ہم کیسے بات کریں گے؛

جناب سپیکر، ابھی پانچ منٹ تو نہیں ہونے۔ میں ویسے کہہ رہا ہوں کیونکہ تمام اراکین اسمبلی نے بات کرنی ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ 371 ممبرز ہیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! آپ تین تین منٹ ان تینوں topic کے لئے دے دیں۔

جناب سپیکر، پھر تو یہ دس دن بحث ہی چلتی رہے گی۔ پانچ منٹ کافی ہیں' اسی میں ہی بات کر لیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں to the point بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ پولیس کا چونکہ لاء اینڈ آرڈر کو maintain کرنے میں بڑا اہم کردار

ہوتا ہے۔ جتنی مرتبہ بھی لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوئی تھی تو میں نے گزارش کی تھی اور اس اسمبلی کے اکثر اراکین اور عوام کا بھی یہ خیال ہے کہ پولیس کا ادارہ لاء اینڈ آرڈر کو maintain کرنے میں اپنا موثر کردار ادا نہیں کر پا رہا۔ میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ اس پر اپنی تجاویز دی تھیں۔ اس مرتبہ بھی میری ایک تجویز ہے کہ ہمیں پولیس کے اندر تمام تر برائیاں تو نظر آتی ہیں' ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ تھانے بکتے ہیں اور بہت ساری باتیں ہیں لیکن اس میں سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ کانسٹیبل کے لئے ' حوالدار کے لئے اور تھانیدار کے لئے آپ نے اتنی مناسب تنخواہ رکھی ہے جس سے وہ اپنے بچے پال سکتا ہے کیونکہ اس چھوٹے طبقے نے اپنا پریکٹیکل کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ کیا آپ نے ایس۔ایچ۔او کو ٹرانسپورٹ دی ہے کہ جس سے وہ اپنے علاقے میں مناسب گشت کر سکتا ہے؟ کیا آپ نے ان کو بنیادی سہولتیں دے دی ہیں؟ آپ دیکھیں کہ محرم ہو' عید ہو یا کوئی دیگر events ہوں تو اس پر تمام اداروں کو چھٹی ہوتی ہے لیکن پولیس کا اس میں بڑا عالیشان کردار ہے اور یہ پولیس واحد ادارہ ہے جس میں ان کی چھٹیاں منسوخ ہو جاتی ہیں۔ تھانے سے لے کر پروٹوکول دینا ' بینکوں کی ڈیوٹیاں ' ملزموں کو عدالت میں پیش کرنا ' مسجدوں کی حفاظت کرنا ' امام بارگاہوں کی حفاظت کرنا یہ تمام تر ڈیوٹیاں ہم نے پولیس کو دے دی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی بنیادی سہولتوں کو کم از کم موثروے level پر لے جائیں یا میری تجویز یہ ہے کہ اگر آپ نے پاکستان کی پولیس سے بہتر result لینا ہے تو مثال کے طور پر پاکستان کی فوج آپ کے پاس ایک منظم ادارہ موجود ہے تو آپ ان کے کانسٹیبل سے لے کر میجر اور میجر جنرل تک کی سہولتوں کو دیکھ لیں' اگر آپ اتنی سہولتیں پولیس کے ادارے کو بلحاظ عہدہ دے دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا امن عامہ کا مسئلہ بہت حد تک حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں دوسرے topic پر آ جاتا ہوں۔ کیونکہ مہنگائی پر بھی دیگر لوگ بول لیں گے تو میں اب پری بجٹ پر آ جاتا ہوں۔ چونکہ یہ وزیر خزانہ کے متعلقہ ہے تو میں یہ چاہوں گا کہ pre-budget discussion کے متعلق بھی تجاویز نوٹ کر لی جائیں تو شاید اس سے فائدہ ہوگا۔ پچھلے بجٹ میں بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کے ساتھ اتنا اچھا سلوک نہیں کیا گیا

جتنا اس کا حق بنتا تھا۔ جواب میں میرے دیگر وزراء یا اراکین یہ کہتے ہیں کہ فلاں چیز دی ہے' فلاں چیز دی ہے' میں اس بات سے ہرگز انکاری نہیں ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ حکومت پنجاب نے تین ڈویژنوں کو یکسر نظرانداز کر دیا ہے یقیناً انہوں نے دیا ہے۔ لیکن کچھ تجاویز اگر نوٹ کر لی جائیں اور اس میں دیکھا جائے کہ پچھلے بجٹ میں انہوں نے سات یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا اور ساتوں کی ساتوں یونیورسٹیاں اپر پنجاب میں بنائی گئیں' جنوبی پنجاب میں کوئی نہیں بنی۔ شاید ادھر ضرورت زیادہ ہو گی اس پر بھی ہم اعتراض نہیں کرتے۔ دو تین دن پہلے ایک آٹھویں یونیورسٹی بننے کے لئے آ گئی' اس ایوان کے اندر ایک قرارداد پاس ہوئی جو متفقہ طور پر پاس ہوئی کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا جائے لیکن اس متفقہ قرارداد کے جواب میں خطوط پہنچے کہ ابھی ہم نے اس کی feasibility چیک کرنی ہے' دو سال بعد اس کے متعلق فیصلہ کریں گے ہم نے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ لیکن ہیلتھ یونیورسٹی already لاہور میں establish ہو چکی تھی' ابھی اس کو ایک سال بھی نہیں گزرا تو پرسوں ایک بل آ گیا کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے لیکن نشتر کے متعلق کہا گیا کہ اس پر دو سال غور کریں گے۔ اس قسم کی چیزیں تھوڑی سی بے چینی پیدا کرتی ہیں۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ یہاں پوائنٹ اٹھانے کا میرا مقصد ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ میں کچھ تفرقہ یا نفرت پیدا کروں۔ میں تو تجاویز اس لئے دیا کرتا ہوں تا کہ حکمران اگر تھوڑے سے بے خبر ہیں تو باخبر ہو جائیں اور اس طرف کی کمی کو بہتر کریں۔

جناب سپیکر! پرسوں ایجوکیشن کی بحث کے دوران ایک تجویز سامنے آئی ہے کہ ملتان شہر 18 لاکھ نفوس کی آبادی پر مشتمل ہے اور اس میں گرلز سکول 15 ہیں۔ آپ اندازہ کریں کہ سوا لاکھ کی آبادی میں ایک سکول دیا ہوا ہے جب کہ عام طور پر معیار یہ ہوتا ہے کہ پچیس ہزار کی آبادی میں ایک گرلز سکول بنایا جاتا ہے۔ لیکن گورنمنٹ کے اعداد و شمار کے مطابق ملتان شہر کی 18 لاکھ آبادی میں صرف 15 گرلز سکول ہیں۔ اس طرح یہ جو تعلیم یافتہ پنجاب بنانا چاہ رہے ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ ضرور مدنظر رکھیں کہ جو صورتحال میں بتا رہا ہوں اگر یہ ایسی ہے تو تعلیمی معاملات میں سکولوں کی صورتحال کو بہتر کیا جائے۔

جناب سپیکر، پلیز ایک منٹ میں wind up کریں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! صحت کی مد میں حکومت پنجاب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ کی بنیاد رکھی۔ تین اور بھی ادارے ہیں جن کی انہوں نے بنیاد رکھی ہے اس میں برن یونٹ ، ایمرجنسی وارڈ اور ایمرسن کالج شامل ہے ، پچھلے بجٹ میں وزیراعلیٰ صاحب نے 35 کروڑ روپے ان تین اداروں کو دینے کا اعلان کیا تھا۔ آج نو مہینے گزر گئے اور دسواں مہینہ شروع ہو گیا ہے لیکن سوائے ایمرجنسی وارڈ کے نہ تو برن یونٹ کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے اور نہ ہی ایمرسن کالج کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ تین تین مہینے میں لاہور میں انڈر پاس مکمل ہو جاتا ہے تو دس مہینے گزر گئے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب کے بار بار اعلان کے باوجود بھی ان کو شروع ہی نہیں کیا جا سکا۔ میری تجویز ہے کہ اس کو بھی شروع کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخری گزارش صنعت کے متعلق کروں گا۔ لکھا ہے کہ ٹینریز ملتان کے لئے بہت بڑی انڈسٹری ہے اور انہوں نے کئی مرتبہ ایکسپورٹ میں ٹرافی بھی لی ہوئی ہے۔ ملتان کی ٹینریز کی بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک ملین دیں گے۔ جب یہی ٹینریز کی بات سیالکوٹ میں کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ 781 ملین۔ میں گزارش کروں گا کہ اس فرق کو کم کیا جائے۔ آخر میں ، میں ایک تجویز دے رہا ہوں کہ ملتان میں گورنمنٹ نے سنٹرل جیل کے لئے زمین بڑے عرصے سے خریدی ہوئی ہے ، کوئی دس پندرہ سال ہو چکے ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل ملتان کو سنٹرل جیل میں منتقل کیا جائے۔ جو زمین سنٹرل جیل کے لئے گورنمنٹ نے خریدی ہوئی ہے وہاں پر تعمیر کئے جائیں۔ اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ جو تقریباً ایک مربع زمین نشتر ہسپتال کے قریب ڈسٹرکٹ جیل کی ہے وہاں پر ایک پانچ سو بیڈ کا نیا ہسپتال بنایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ آپ دیکھیں کہ 1952 کے بعد نشتر کے بعد آج دن تک کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ کے علاوہ ہمارا کوئی اور ہسپتال یا ادارہ ان 52,53 سال میں نہیں بنا۔ اگر یہ اس جگہ پر کوئی اچھا سا ہسپتال بنا دیں گے تو یقیناً وہاں علاقے کے لوگوں کو خاصی سہولت ہو گی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، چودھری زاہد پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا ! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے لاءاینڈ آرڈر اور مہنگائی پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ پہلے میں مہنگائی پر بات کروں گا۔ ایک دو ماہ پہلے ہی آپ دیکھ لیں کہ کھانے پینے کی اشیاء کی قیمتیں تقریباً دوگنی سے زیادہ ہو گئی ہیں۔ چینی 20 روپے کلو تھی وہ ایک ماہ کے اندر ہی 29 ,28 روپے کلو ہوگئی ہے۔ اسی طرح ہر چیز کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں' چاہے وہ سبزی دالیں پھل تو غریب لوگوں کے کھانے کی دسترس میں بھی نہیں ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں گورنمنٹ قطعی طور پر کامیاب نہیں کہ ان چیزوں پر کنٹرول رکھے۔ غریب لوگوں کی اتنی تنخواہ ہی نہیں بڑھی' ان کی اتنی دیہاڑیاں ہی نہیں بڑھیں لیکن ان کو یہ چیزیں بہت مہنگی خریدنا پڑ رہی ہیں جس سے غریب آدمی دن بدن غریب سے غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے ملک میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو زمینوں کا کام کرتے ہیں' آج وہ ایک ایکڑ پچاس لاکھ تک لیتے ہیں اور اگلے دن وہ 80 ,70 لاکھ کا بک جاتا ہے۔ شہر کے ساتھ ساتھ زمینیں جہاں سبزی پیدا ہوتی تھی وہ پراپرٹی کا کاروبار کرنے والوں نے پلاٹوں کی شکل میں لے کر چھوڑ رکھی ہیں۔ زمینیں بک رہی ہیں لیکن ان پر مکان بنانے کے لئے غریب لوگوں کے پاس کوئی پیسا نہیں ہے۔ کیونکہ عمارتی میٹریل بہت مہنگا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ڈاکٹر وسیم صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! آج pre-budget discussion بھی شروع ہے۔ کیا یہ مناسب نہ ہوتا کہ کم از کم وزیر خزانہ یا سیکرٹری خزانہ یہاں پر تشریف فرما ہوتے؟

جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور وہ نوٹ کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! منسٹر فنانس کو تھوڑی سی غلط فہمی ہو گئی تھی۔ انہوں نے یہ impression لیا تھا کہ شاید آج یہ معاملہ ٹیک اپ نہیں ہو گا لیکن (P&D ڈیپارٹمنٹ

اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کا عملہ نوٹ کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' چودھری صاحب!

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! میں یہ بات کر رہا تھا کہ روٹی کپڑا مکان ہر انسان کی ضرورت ہے۔ اب ہمارے ملک میں خاص طور پر غریب آبادیوں کے لئے بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے لئے حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کو خاص توجہ دینی چاہیے۔ آپ دیکھیں کہ سعودی عرب یا متحدہ عرب امارات میں کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتیں آج سے دس سال پہلے جو تھیں آج بھی وہی ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں ایسا بالکل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اب میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کروں گا۔ آپ روزانہ دیکھتے ہیں کہ ہم نے پولیس کے لئے 16 ارب روپے سے بھی زیادہ بجٹ میں فنڈ رکھے ہوئے ہیں۔ پنجاب میں خاص طور پر لاہور' گوجرانوالہ' شیخوپورہ' سیالکوٹ' گجرات میں اخبارات روزانہ ایسا نقشہ پیش کر رہے ہیں کہ کسی شہر میں روزانہ 5,6,8,10 سے کم ڈکیتیاں نہیں ہوتیں۔ اس کی بڑی وجہ کہ لوگ بے روز گار ہیں۔ پڑھے لکھے نوجوان بھی بے روز گار ہیں ان کے پاس ڈگریاں ہیں لیکن ان کو نوکریاں نہیں ملتیں' جرائم میں اضافہ کرنے کے لئے یہ وجہ بھی بنتی ہے اور کچھ لوگ تو عادی مجرم ہو گئے ہیں کہ مہنگائی سے ستائے ہوئے لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں۔ میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو اتنا بہتر نہیں سمجھتا۔ جیسے آپ مشرقی پنجاب میں جا کر دیکھ لیں وہاں مجھے دس بیس دن جانے کا موقع ملا تھا۔ میں نے وہاں نہ تو کوئی ڈکیتی اور نہ کوئی قتل کی خبر پڑھی لیکن ہمارے پنجاب میں روز ہی چھ چھ' سات سات ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ اس پر پولیس کا بھی اتنا hold نہیں ہے' پولیس کوشش بھی کرتی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مجرم زیادہ بن گئے ہیں جو اپنے حالات سے ستائے ہوئے ہیں' اس لئے جرائم پر کنٹرول نہیں ہو رہا۔ جیسے وزیراعلیٰ پنجاب نے پڑھا لکھا پنجاب کا نعرہ دیا ہے کہ ہم پنجاب کو پڑھا لکھا پنجاب بنائیں گے۔ اگر واقعی اس میں شرح خواندگی بڑھ گئی اور لوگوں کو روزگار میسر ہو گیا تو لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہو سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پولیس سے جو ڈیوٹیاں لی جاتی ہیں جیسے گوجرانوالہ میں واقعہ ہوا ہے یہ چیزیں ہمارے معاشرے میں پسند نہیں

کی جاتیں' ہمارا اسلام اسے پسند نہیں کرتا کہ یہاں میراتھن ریس ہو' وہاں خواہ مخواہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ ہمارا ملک مسلمانوں کا ملک ہے' یہ پاکستان دو قومی نظریے کی بنیاد پر حاصل کیا گیا تھا۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج کل ہمارے ملک میں غیر مسلموں کے رواج کو زیادہ اثر دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ میں wind up کریں۔

چوہدری زاہد پرویز: اگر ہم اپنے معاشرے کو مسلمان رکھنے کی حد تک ہی رہیں یا اسلامی اقدار کو اپنائیں تو لاء اینڈ آرڈر پر کنٹرول ہو سکتا ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: چوہدری نذر حسین گوندل صاحب!

چوہدری نذر حسین گوندل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر آج کے اس اہم موضوع کے سلسلے میں' میں یہ عرض کروں گا کہ جب بھی قانون اور اس پر عمل درآمد کی بات ہوتی ہے تو جس ملک اور جس خطے میں اس کو نافذ کیا جانا مطلوب ہوتا ہے اس کے جغرافیائی' سیاسی اور دیگر حالات پر نظر رکھتے ہوئے یہ بھی دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس ملک میں عام عوامل جو کہ امن عامہ قائم رکھنے یا اس کو خراب کرنے میں اثرانداز ہوتے ہیں۔ اس ملک کا تعلیمی معیار' تعلیم کی ریشو' لوگوں کو مہیا کی جانے والی صحت عامہ اور اس کے ساتھ ساتھ اس ملک میں مہنگائی اور بے روزگاری کے حالات اور اس کے ساتھ یہ دیکھنا بھی مطلوب ہوتا ہے کہ اس ملک میں انصاف' جوڈیشل سسٹم اور اس ملک کا سیاسی نظام کس طور پر مستحکم ہے؟ اس ملک کے parliaments اس طور پر آزاد ہیں؟ اندرون ملک کن خطرات کے ساتھ دوچار ہے؟ دیگر جو عوامل یہ ہیں کہ اس ملک کے ارد گرد کون کون اور کیسے ملک آباد ہیں' ان کے اندرونی حالات کیسے ہیں اور اس ملک کے ان کے ساتھ تعلقات کیسے ہیں؟ جب ان چیزوں پر نظر رکھی جاتی ہے تو سب سے اہم چیز کسی ملک میں تعلیم کا عام اور سستا ہونا یہی اہمیت کا حامل ہے۔ جب ہم لوگوں کی تعلیم اور اس کے ساتھ شعور دیں گے تو آگے چل کر معاشرے کے لوگ جس طور پر رہیں گے وہی ایک پرامن معاشرہ ہو گا' اسی میں ہی امن عامہ قائم ہو گا۔ موجودہ حکومت کو سب سے اہم کریڈٹ یہ جاتا ہے کہ جنہوں نے تعلیم کو نہ صرف عام بلکہ

سستا کیا اور عام لوگوں کو بھی یہ موقع فراہم کیا کہ وہ تعلیم جیسی سہولت سے آراستہ ہو کر معاشرے میں ایک فعال رکن بن سکیں اور اس ملک کے قائم کردہ قانون اور قاعدے کو سمجھتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہو کر ملک میں ایک پر امن معاشرہ قائم کر سکیں۔ یہی طریقہ صحت کی سہولتیں باہم پہنچانے میں ہے کہ دور دراز علاقوں میں جدید اور نئی طرز کے ہسپتال قائم ہو رہے ہیں۔ اس کے ساتھ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس ملک کی معاشی صورتحال آج سے پانچ سال پہلے کیا تھی اور آج کیا ہے؛ یہ فرق واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ملک میں بیرونی سرمایہ کار آ رہے ہیں' جدید اور نئی سرمایہ کاری ہو رہی ہے' جدید ٹیکنالوجی متعارف کروائی جا رہی ہے۔ جس بنیاد پر یہ چیز آئے گی کہ نئی نئی صنعتیں لگیں گی اور اس کے ساتھ بے روزگاری دور ہو گی' مہنگائی کو کنٹرول کیا جائے گا۔ یہ چیزیں لوگوں کو ذہنی سکون مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ ایک ایسا نظام لاتی ہیں کہ جس سے قانون کی پاسداری اور عملدرآمد میں ان چیزوں سے بھی مدد ملتی ہے۔ آپ بیرون ملک حالات دیکھیں تو خاص طور پر 9/11 کے بعد ہمارے تعلقات میں ارد گرد کے ممالک کے ساتھ جو دشواری پیدا ہو گئی تھی اس میں بھی موجودہ حکومت کی ایک خاص ترجیحات کے مطابق' ان کی اپنی ایک خاص ترتیب کے مطابق' حالات مشکل ہونے کے باوجود آج ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ ہندوستان جیسا ملک جس کی وجہ سے ہمارے ملک میں دہشت گردی ہوتی تھی آج ہم اس قابل ہیں کہ ان کے ساتھ ہم ایک جگہ پر بیٹھ کر بات کرنے کے قابل ہوئے ہیں اور بات کر رہے ہیں' یہ موجودہ حکومت کی سب سے اچھی خارجہ پالیسی کی ایک نشانی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ لوگ جو کہ ہر وقت دشمنی کی بنیاد پر تھے اب آہستہ آہستہ حالات اس طرف جا رہے ہیں کہ پرانے دشمنوں کے ساتھ بھی اور پرانے معاملات پر گفتگو ہو رہی ہے اور اس حکومت کی یہ ترجیح ہے کہ ہم اپنے اصل موقف پر قائم رہتے ہوئے اپنے معاملات حل کریں گے۔ جب ارد گرد ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات بہتر ہوں گے۔ تو ہمارے ملک کے اندر اس کا اثر ہماری امن عامہ کی صورتحال پر بھی ہو گا۔ جناب والا! اس وقت جو چیز سمجھنے کی ہے کہ ہمیں اپنے ملک سے قومی تشخص کو اجاگر کرنا اور اس کو مستحکم کرنا ہے۔ آج ہمارے لوگ جو اپنے اپنے علاقائی خطوں میں تقسیم ہیں۔ ہم اگر یہ کہتے ہیں کہ پنجابی ہیں' سندھی ہیں' بلوچی ہیں اور پٹھان ہیں۔ اس

چیز کی اہمیت اپنی جگہ لیکن ہمیں ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور انہیں ایک طرف رکھتے ہوئے اپنا قومی وقار اور قومی تشخص اور اپنے اس ملک کے ساتھ commitment کو قائم رکھنا ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ ہم اپنی ذاتی دلچسپی جو سیاسی پارٹی کے لحاظ سے یا اپنے گروہ کے لحاظ سے یا اپنے عزیز و اقارب کے لحاظ سے ہو' ان کو ایک طرف رکھ کر قومی وقار کو آگے رکھنا ہوگا' قومی یکجہتی کو آگے رکھنا ہوگا اور اسی طور پر چلتے ہوئے' اسی لحاظ سے چلتے ہوئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس قاعدے قانون پر درست طور پر عمل کرلیں گے تو یہ چیزیں امن عامہ قائم کرنے کے لئے اور بے روزگاری کو ختم کرنے کے لئے مد و معاون ثابت ہوں گی۔ شکریہ

(اس مرحلے پر ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: لالہ شکیل الرحمن صاحب!

لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! کسی بھی ملک کی خوشحالی اور ترقی میں سب سے اہم کردار اس ملک کی امن و امان کی صورتحال ہوتی ہے۔ اگر ملک میں امن و امان ہوگا' معاشرہ پر امن ہوگا تو وہ معاشرہ ترقی یافتہ ہوگا اور اس ملک کی معیشت بھی مستحکم ہوگی لیکن افسوس کہ ہمارے ملک خصوصاً پنجاب کے حالات اس کے بالکل برعکس ہیں اور یہاں پر غنڈہ راج ہے اور might is right کا دور ہے۔ روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں ڈکیتیاں ہو رہی ہیں لیکن ملزمان کا پتا نہیں چلتا۔ پولیس کا محکمہ اپنے فرائض سے غافل ہے' دن دیہاڑے قتل عام ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں گوجرانوالہ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے دو واقعات کا خصوصاً ذکر کرنا مناسب سمجھوں گا۔ گجرات کے دو فریق عدالت دہشت گردی گوجرانوالہ میں پیش ہونے کے لئے آئے اور جب وہ عدالت سے فارغ ہوکر جانے لگے تو عدالت کے بالکل قریب ہی ایک فریق نے دوسرے فریق پر فائرنگ کر دی جس سے ایک آدمی موقع پر ہلاک ہو گیا اور تقریباً دس کے قریب زخمی ہوئے جس میں ایسے افراد بھی شامل تھے جن کا اس دشمنی سے کسی قسم کا کوئی تعلق یا واسطہ نہ تھا اور وہ راہگیر تھے لیکن افسوس کہ پولیس وہاں موجود ہونے کے باوجود کسی بھی ملزم کو گرفتار نہیں کر سکی۔ اس کے بعد گوجرانوالہ میں وقوع پذیر ہونے والا واقعہ میرا تعلق زیر

کا تھا۔ اس واقعہ میں دونوں طرف سے غلط اقدام اٹھائے گئے۔ ایم۔ایم۔اے والوں نے جب انتظامیہ سے کہا کہ آپ عورتوں کی ریس سٹیڈیم کے اندر کروائیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم اس میں کسی قسم کی کوئی گڑ بڑ نہیں کریں گے حالانکہ مردوں کی دوڑ پر امن طور پر اختتام پذیر ہوئی اور جب عورتوں کی دوڑ شروع ہوئی تو کچھ شر پسندوں نے اس ریس کو ختم کر دیا اور پولیس نے بے گناہ شہریوں پر تشدد کیا جس سے کئی افراد زخمی ہو گئے۔ اس وجہ سے گوجرانوالہ کی صورتحال ابھی تک انتہائی افسوسناک ہے اور گوجرانوالہ کے شہری سہمے ہوئے ہیں کہ ایسا واقعہ کس طرح وقوع پذیر ہوا۔ اس میں انتظامیہ کی بھی غفلت ہے جس نے بر وقت کوئی کارروائی نہ کی۔ اس سلسلے میں ڈی۔سی۔او صاحب گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ اگر انتظامیہ بروقت اقدامات کرتی تو ایسا سانحہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس سلسلے میں جناب لاءمنسٹر صاحب سے ایک گزارش کروں گا کہ وہ اس بات پر بھی غور کریں کہ 1965 سے اب تک گوجرانوالہ میں پولیس کی نفری ابھی تک وہی ہے، اس میں آبادی کے لحاظ سے کوئی اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے گوجرانوالہ میں جرائم کی شرح میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر لاء ڈیپارٹمنٹ گوجرانوالہ میں نفری کی تعداد بڑھائے تو میرا خیال ہے کہ اس کرائم کی بڑھتی ہوئی شرح پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! جو تھانے بکتے ہیں ان پر کنٹرول کیا جائے اور دیانتدار پولیس افسران کو تھانوں میں ایس ایچ اوز تعینات کیا جائے تو کرائم کی شرح میں فرق پڑ سکتا ہے۔ جناب عالیٰ! اس سلسلے میں ملک میں امن و امان کی صورتحال پر امرتا پریتم سنگھ کی ایک غزل کہنا چاہوں گا کہ:-

اج آکھاں وارث شاہ نوں
اوس کتاب عشق دا کوئی اگلا ورقہ پھول
کل روئی سی اک دھی پنجاب دی
توں لکھ لکھ پائے وین
اج لکھاں دھیاں روندیاں
تینوں وارث شاہ نوں کہن

اٹھ دردمنداں دیا دردیا
تک اپنا پنجاب
اج بیلے لاشاں وچھیاں
اج لہو دی بھری چناب
اج سبھے کیدو بن گئے
حسن عشق دے چور
میں کتھوں لب کے لیاواں
اک وارث شاہ ہور

جیہڑا اس گھمبیر صورتحال اتے حکومت نوں اس چیز تے آگاہ کرے کہ امن و امان کے سلسلے میں جو حالات اس وقت ملک کے ہیں' ان کو کس طرح کنٹرول کیا جائے اور ان کو کس طرح بہتر کیا جائے؛

جناب والا! لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہونے میں دوسرا بڑا Factor مہنگائی ہے۔ موجودہ گورنمنٹ آئے روز بجلی' گیس اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کر رہی ہے جس نے غریب عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے اور عوام مہنگائی کے بوجھ تلے دبتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے بھی جرائم کی شرح میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر حکومت ایسے اقدامات کرے کہ مہنگائی پر کنٹرول کیا جائے تو اس سے بھی جرائم پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

گوجرانوالہ شہر پورے پاکستان کا بلکہ ایشیاء کا گندا ترین شہر قرار دیا ہوا ہے۔ ٹی۔ایم۔اے (سٹی) نے گوجرانوالہ شہر کی حدود میں آنے والی کسی بھی سڑک کو تعمیر نہیں کیا بلکہ ہر سڑک پر جا بجا گڑھے پڑے ہوئے ہیں اور انتہائی ابتر صورتحال ہے۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں گوجرانوالہ کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز مختص کریں تاکہ اس کی صورتحال کو بہتر بنایا جا سکے اور گوجرانوالہ کے نام پر ایشیاء کا غلیظ ترین شہر ہونے کے بدنما داغ اور دھبے کو دھویا جا سکے۔ صفائی کا انتظام نہ ہونے کے برابر ہے اسے بھی بہتر کیا جائے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، برائے مہربانی اسے wind up کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اور بھی سپیکرز ہیں۔

للہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں اسے wind up ہی کر رہا ہوں اور مہنگائی کے سلسلے میں ایک شعر عرض کر کے wind up کروں گا۔

پانی کی بوند کو ترستے ہیں صحرا کے لوگ
عشرت کدوں میں کبھی کوئی پیاسا نہیں مرا
مہنگائی کا انہیں ہو پھر احساس کس طرح
کبھی کسی وزیر کا کتا بھوکا نہیں مرا

شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلے سپیکر شیخ علاؤ الدین صاحب ہیں۔

شیخ علاؤ الدین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ صرف موجودہ حکومت کے لاء اینڈ آرڈر کے بجٹ کی طرف کرواتا ہوں کہ یہ وہ حکومت ہے جس نے سب سے زیادہ بجٹ پولیس کو لاء اینڈ آرڈر کے لئے ٹرانسپورٹ سیکٹر میں اور پولیس کے ایموفیشن سیکٹر میں دیا اور اس سے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کتنی بہتر ہوئی؛ یہ پہلی حکومت ہے جس نے پٹرولنگ کی پوسٹوں کا سسٹم چلایا اور اس پر اتنا شاندار کام ہو رہا ہے کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پولیس میں یا ہر شعبے میں اچھے اور برے لوگ ہوتے ہیں لیکن یہ بھی تو دیکھا جائے کہ پولیس کے کتنے ایس۔پی کتنے آفیسرز ابھی تک شہید ہوئے۔ پچھلے دنوں طیب سعید شہید ہوئے اور جن حالات میں شہید ہوئے ان کو آج تک کسی نے یہاں appreciate نہیں کیا کہ ہاں انہوں نے بھی فرض ادا کیا۔ اس کے علاوہ جہاں تک لاء اینڈ آرڈر کا تعلق ہے تو معاشرے پر بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں اور کچھ ہم لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہیں کہ ہم بھی اپنے ارد گرد کے ماحول کو دیکھیں، چاہے وہ اپوزیشن سے ہوں یا ہم ہوں۔ پتا سب کو ہوتا ہے کہ کون لوگ جرائم پیشہ ہیں لیکن جب ان کو shelter دیا جاتا ہے اور اپنے مقاصد کے لئے رکھا جاتا ہے تو

naturally مشکلات بڑھتی ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ چونکہ معیار زندگی بڑھ رہا ہے لوگ اپنے آپ کو گاڑیوں اور ائیرکنڈیشنر کے عادی بنا رہے ہیں۔ جب کسی معاشرے میں معیار زندگی بڑھتا ہے تو تھوڑی بہت مہنگائی ضرور بڑھتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ پچھلے سال ملک میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار گاڑیاں فروخت ہو کر سڑک پر آئیں تو پھر پٹرول کی کھپت کیوں نہ زیادہ ہو اور پٹرول کی قیمت کیسے زیادہ نہ ہو جب یہ کہتے ہیں کہ مہنگائی ہو گئی پٹرول مہنگا ہو گیا ہے۔ یہ مجھے بتائیں کہ گاڑیاں پٹرول کے بغیر کیسے چل سکتی ہیں اور حکومت کہاں سے پٹرول لائے جب کہ اس وقت پٹرول کی قیمت 55 ڈالر فی بیرل سے بھی بڑھ گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کو حکومت کی خوبیوں کو بھی بیان کرنا چاہیے میں چند دن پہلے ہی یہاں آیا ہوں یہاں پر جنوبی پنجاب کا بہت ذکر کیا جاتا ہے لیکن جنوبی پنجاب کے بھائیوں کو سنٹرل پنجاب کے حالات بھی سامنے رکھنے چاہئیں۔ میرا حلقہ صرف 50 منٹ کی drive پر چل پڑتا ہے آپ یقین کیجئے کہ ہمارے حالات اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے پہلے سے بہت بہتر ہیں لیکن ہم ان کو کچھ نہیں کہتے' یہ بار بار جنوبی پنجاب کا ذکر کرتے ہیں حالانکہ ہم سب ایک ہی گھر کے لوگ ہیں دوسرے لوگ ہمیں کیا کہیں گے؛ یہ جو جنوبی پنجاب کی بات کرتے ہیں۔ میں تو سنٹرل پنجاب کی طرف سے ایک ہی عرض کروں گا۔

لوگ وہ بھی کہتے ہیں بے ننگ و نام ہوں
یہ سوچتا اگر تو لوٹاتا نہ گھر کو میں

بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلے محرک ہیں مہر اشتیاق احمد!

مہر اشتیاق احمد: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o جناب سپیکر! مہنگائی کی بات کریں یا لاء اینڈ آرڈر کی بات کریں یہ سب ایک دوسرے سے inter-linked ہیں۔ کسی کا مقولہ ہے کہ،

If wealth is lost nothing is lost, if health is lost something is lost and if character is lost everything is lost.

جناب سپیکر! جب یہاں صبح سے باتیں ہو رہی تھیں میرا تھن ریس کی بات ہو' کیبل کی بات ہو یا سی ڈی کی بات ہو ابھی میرے بھائی بات کر رہے تھے کہ لیزنگ پر جو گاڑیاں دی جا رہی

ہیں جب لوگ ان کی چمک دیکھتے ہیں تو پھر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ جب تک ہم ان تمام چیزوں کو کنٹرول نہیں کریں گے یقیناً یہ مسائل حل نہیں ہوں گے۔ پہلے تو کبھی کبھی بجٹ آتا تھا اب ہر پندرہ دن کے بعد بجٹ آتا ہے بلکہ پہلے تو shortage بھی ہوتی تھی لیکن اس حکومت کا یہ کمال ہے کہ اب shortage نہیں ہوتی کیونکہ جب ہر پندرہ دن کے بعد تیل بڑھتا ہے تو ہر چیز بڑھ جاتی ہے۔ یہاں پر میرے بھائی بات کر رہے تھے کہ پولیس کی چوکیاں بن گئی ہیں۔ پولیس ہمیں تحفظ دینے والا ادارہ ہے لیکن یہاں پر کتنے میرے بھائی اور بہنیں ہیں جو تھانے خوش ہو کر جاتے ہیں اگر مدعی بھی ہو تو وہ بھی تھانے نہیں جا سکتا۔ اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے کہ میں وہاں پر جاکر ٹھیک ہو جاؤں گا لیکن کوئی شخص تھانے نہیں جا سکتا لہذا جتنی مرضی چوکیاں بنالیں جب تک ان کا کلچر نہیں بدلا جائے گا یہ معاملات ٹھیک نہیں ہوں گے۔ کچھ کام ایسے ہیں جو ہمارے بس میں نہیں ہیں اور کچھ کام ایسے ہیں جو ہمارے بس میں ہیں جنہیں ہم کنٹرول کر سکتے ہیں جب کوئی تھانے جاتا ہے تو پہلے تو ایف آئی آر ہی نہیں کاٹی جاتی، ڈکیتی اور چوری کا تو روزانہ کا معمول ہے لیکن میں ایک سسٹم کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایس۔ایچ۔او اس لئے ایف آئی آر نہیں کاٹتا کہ اس کو شوکاز نوٹس جاری کیا جاتا ہے اور یہ ایک معمول ہے۔ جب اس کو شوکاز نوٹس جاری ہوتا ہے کسی اور چیز پر مثلاً کوئی منشیات فروشی یا جوے کے اڈے پر ہو تو اس کا ایس۔ایچ۔او کو علم ہو کہ راستے میں جاتے ہوئے کوئی چیز چھین لیتا ہے تو اس کو شوکاز نوٹس جاری کیا جاتا ہے اور یہ روٹین میٹر ہے جناب والا! یہ ہونا چاہیے لیکن وہ چیک اینڈ بیلنس جو انصاف کی راہ میں رکاوٹ ہو جو لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کر رہا ہو تو اس پر توجہ دینی چاہیے۔ جب تھانے میں کوئی جاتا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ پرچہ ہی نہیں کاٹتے اگر وہ کاٹتا بھی ہے تو ایس۔ایچ۔او کہتا ہے کہ اس نے نقاب نہیں کیا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں اسلحہ نہیں تھا وغیرہ وغیرہ اول تو وہ مجرم پکڑے ہی نہیں جاتے اگر پکڑے بھی جائیں تو اس پر ہوتا یہ ہے کہ چوری کا مقدمہ ہوگا اور اس کی جلدی جان چھوٹ جائے گی اس لئے میری وزیر قانون سے گزارش ہے کہ اس پر غور کریں۔ اس کے علاوہ اے۔سی۔آر لکھی جاتی ہے آپ یقین جانئیے اور یہ وزیر قانون زیادہ جانتے ہونگے کہ ایس۔پی صاحب بدل جاتے ہیں اور اس کی پانچ پانچ

سات سات سال بعد اے۔سی۔آر لکھی جاتی ہے۔ یہ انگریزوں والا سسٹم ٹھیک ہے اس کو رائج کریں لیکن ایس۔پی کو اس چیز کا پابند بنایا جائے کہ جب وہ ٹرانسفر ہو اس وقت تو اپنے تمام سٹاف کی اے۔سی۔آر لکھ کر جائے کیونکہ اس کو اس دوران تو پتا ہوتا ہی ہے کہ یہ افسر ایماندار ہے اور یہ نہیں ہے لیکن جناب سپیکر! اس نے سات سال بعد لکھنا ہے تو پھر ایسا ہی ہوگا جیسے نیچے سے رپورٹ آئے گی اسی پر اس نے recommend کرکے چلے جانا ہے۔ تو براہ مہربانی اس اے۔سی۔آر کے سسٹم کو بہتر بنایا جائے جو اچھے آدمی ہوتے ہیں ان کو reward بھی نہیں ملتا۔ ایک اور معاملہ کہ نواز شریف نے 1992 میں' اس بات کو وزیر قانون بہتر سمجھتے ہیں کہ تھانہ کلچر کو بدلنے کے لئے سو انسپکٹر بھرتی کئے تھے اور وہ پبلک سروس کمیشن کے through آئے تھے ہوا یہ کہ وہ 1992 سے بھرتی ہوئے ہیں اور آج تک وہ انسپکٹر ہی چلے آ رہے ہیں اور ان کی کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ حکومت جہاں چاہتی ہے وہاں عدالت کے فیصلوں پر عمل کرتی ہے اور جہاں نہیں چاہتی وہاں نہیں کرتی تو لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تو پیدا ہوگا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے شادی کھانوں پر پابندی عائد کی ہے لیکن ہر جگہ کھانے چل رہے ہیں اور دوسری طرف سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے مطابق پروموشن دینی تھی یعنی تین سال بعد A.S.I کو سب انسپکٹر بنا دیں اور پانچ سال بعد اس کو انسپکٹر بنا دیا جائے پروموشن ہوا کرتی ہے against the seats یہ کبھی نہیں ہوا کہ سب کو بنا دیا جائے لیکن یہاں پر سب کو بنا دیا گیا اس کی وجہ سے جو لوگ پبلک سروس کمیشن سے آئے ان کا کوئی پرسان حال نہیں وہ وہیں پر ہیں اس طرح تھانہ کلچر کیسے بدل سکتا ہے؟ جیسا کہ میں نے کہا کہ کچھ کام ہم کر سکتے ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے یہاں پر میں نے ایک دفعہ پہلے بھی بات کی تھی اگر کسی ہسپتال میں سرجن کی جگہ کسی کمپاؤڈر کو لگا دیا جائے یہ تو ہو سکتا ہے کہ وہ انجکشن لگا لے یا بہتر پٹی کر لے لیکن جب کوئی مسئلہ زیادہ پیدا ہو جائے تو وہ اس کو حل نہیں کر سکے گا اس لاہور میں ایس۔ایس۔پی انویسٹیگیشن لگایا ہوا ہے میری ان سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ ایک ڈی۔ایس۔پی کو ایس۔ایس۔پی کی جگہ پر لگایا ہوا ہے یہ زیادتی نہیں تو اور کیا ہے کہ کہاں ایک ایف۔اے پاس اور کہاں پبلک سروس کمیشن کے through آنے والا۔ اگر ان سے

کوئی دوسرا کام لینا ہے کسی اسمبلی کے ممبر کو پکڑنا ہے یا کوئی اور بات ہے تو میں کہتا ہوں جہاں اتنی وزارتوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا ہے وہاں ایک سیاسی ونگ بھی بنا دیں ان صاحب کو سیاسی ونگ کا انچارج بنا دیں تاکہ کم از کم لوگ تو محفوظ ہوں۔ اگر ہمارا یہی حال رہا اور ہم یہ کہتے رہیں کہ سابقہ حکومت نے بھی یہ کیا اور وہ کیا اس نے بھی فلاں کو رگایا اور نہیں رگایا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر سابقہ حکومت نے کوئی غلط کام کیا تو آپ اب بہتر کام کر لیں میں ان ہی گزارشات کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ جب تک ہم میرٹ پر کام نہیں کریں گے' اداروں کا احترام نہیں کریں گے اور جس شخص کا حق ہے اس کو حق نہیں دیں گے تب تک یہ مسائل حل نہیں ہوں گے۔ بہت شکریہ' وما علینا الا البلاغ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلے سپیکر ملک شعیب اعوان صاحب ہیں۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری خضر الیاس ورک صاحب!

چودھری خضر الیاس ورک، شکریہ۔ جناب سپیکر! امن عامہ کی بحث یہاں چل رہی ہے' اس میں ہمارے بعض بھائیوں نے بڑی اچھی تجاویز دی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ امن عامہ کی صورتحال بہت بہتر ہے اس میں ابھی بہت زیادہ گنجائش کی ضرورت ہے کیونکہ یہ پچھلے پچیس' تیس سالوں سے خراب ہے اور خاص طور پر اس وقت زیادہ خراب ہوئی جب ہم کمیونزم کے خلاف فرنٹ لائن سٹیٹ کے طور پر لڑ رہے تھے تو ہمیں اس بات پر فخر ہونا چاہیے کہ ہمارے ملک نے کمیونزم کے خلاف فرنٹ لائن سٹیٹ کے طور پر لڑتے ہوئے کمیونزم کو شکست دی اور اب ہم جنرل پرویز مشرف کی قیادت میں دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن سٹیٹ کے طور پر لڑ رہے ہیں تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم دہشت گردی کو بھی اسی طرح شکست دیں گے جس طرح ہم نے کمیونزم کو شکست دی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس سلسلے میں صدر پاکستان خراج تحسین کے مستحق ہیں کیونکہ انھوں نے اپنی جس بصیرت سے ملک کو بحران سے نکالا اور دہشت گردی پر قابو پایا اس کے کچھ نہ کچھ اثرات تو ہونے تھے' اس وجہ سے یہ امن عامہ کافی زیادہ اچھی نہیں ہے' اس میں بہت زیادہ گنجائش کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہو گی کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہم جو اے۔ایس۔پی بھرتی کرتے ہیں' چونکہ ہمیں بھی اب public dealing کا تھوڑا سا تجربہ ہو چکا ہے انھیں حالات کی سنگینی کا اتنا اندازہ نہیں ہوتا۔ اگر انھیں آپ تھانوں میں ایس۔ ایچ۔ او لگا دیں تو کم از کم وہ جب پبلک سے dealing کریں گے تو انھیں پتا چل جائے گا کہ پبلک کا ایک اپنا مزاج ہوتا ہے اور وہ جو انگریزوں کے دور میں افسر شاہی کو بہت زیادہ اختیارات سے نوازا گیا تھا اس میں کچھ کمی آئے گی۔ ان کے ذہن میں اب بھی یہ ہے کہ ہمارے عام آدمیوں کو غلاموں کی نظر سے ہی دیکھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم کسی اور مخلوق سے ہیں اور یہ کسی اور مخلوق سے ہیں تو ان کا رویہ درست کرنے کی بات واقعی صحیح ہے' اس سلسلے میں کوئی خاص اقدامات کرنے چاہئیں کہ وہ اپنی سی۔ایس۔پی کلاس کا خاص طور پر رویہ درست کریں۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری دوسری تجویز یہ ہے کہ جیسے بعض ترقی یافتہ ممالک میں براہ راست پولیس کمشنر کا انتخاب ہوتا ہے' اگر یہاں بھی ہر ڈسٹرکٹ میں پولیس کمشنر کا انتخاب کیا جائے اور وہ جو سویلین آدمی ہے وہ پولیس کے اوپر کنٹرول رکھے کیونکہ اس کو پتا ہو گا کہ اگر میں نے لاء اینڈ آرڈر بہتر نہ کیا تو اگلی دفعہ عوام مجھے ووٹ نہیں دیں گے یا مجھ پر اعتماد نہیں کریں گے۔ میرے خیال میں اگر پولیس کو اس طرف لایا جائے تو شاید کچھ نہ کچھ اس ملک کے عام آدمی کے لئے بہتری کی کوئی صورت نکل سکے۔

جناب سپیکر! پولیس سٹیشنوں میں انھوں نے جو مڈل اور میٹرک پاس پرانے محرر تعینات کئے ہوئے ہیں' وہ جو ایف۔ آئی۔ آر لکھتا ہے اس پر سپریم کورٹ کے جج صاحبان اور چیف جسٹس صاحبان بھی اسی مڈل پاس شخص کی ایف۔ آئی۔ آر پر بحث کرتے ہیں۔ ایک طرف دیکھیں کہ جو چیف جسٹس صاحب انٹرنیشنل کورٹس میں بھی ہیں اور ایک مڈل پاس محرر کی تحریر کو وہ ادھر زیر بحث لاتے ہیں تو کیوں نہ اے۔ایس۔پی حضرات کو تھانوں میں ابتدائی طور پر تین سالوں کے لئے پابند کر دیا جائے کہ یہ محرر کے ساتھ کام کریں' ان کے ساتھ ایک محرر بھی لگا دیا جائے لیکن دستخط ان کے ہوں تاکہ سپریم کورٹ یا ہائیکورٹ میں پیش ہونا پڑے تو ان کو ہونا پڑے۔ یہ نہیں کہ ایک ان پڑھ محرر اور ایک تھانے دار جو ہے وہ سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کے چکر لگاتا رہے جیسا کہ

اب ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں میرے خیال میں عام آدمی کے لئے کچھ نہ کچھ شاید بہتری کی گنجائش نکل آئے۔

جناب سپیکر! مہنگائی کے بارے میں تو ہر شخص کو پتا ہے کہ قیمتیں کافی زیادہ بڑھ رہی ہیں۔ میں اس سلسلے میں یہی گزارش کروں گا کہ کم از کم وفاقی حکومت سے یہ سفارش کی جائے کہ وہ تیل اور گیس کی قیمتیں اور خاص طور پر بجلی کی قیمتیں کم از کم چھ ماہ کے لئے مستحکم رکھا کریں تاکہ عام آدمی پر کم سے کم بوجھ پڑے اور وہ مہنگائی کے اثرات سے جتنا بھی محفوظ ہو سکے اتنا ہی بہتر ہے۔ اس کو جتنا بھی ریلیف دیا جائے اس کو دینا چاہیے۔ ملک میں صنعتی ترقی بھی بجلی اور گیس کی قیمتوں کو کم کئے بغیر نہیں ہو گی۔ ہم جتنا مرضی ڈھنڈورا پیٹتے رہیں کہ ملک صنعتی طور پر بہت ترقی کر رہا ہے' جب تک آپ بجلی اور گیس کی قیمتیں کم نہیں کریں گے اس وقت تک یہ صنعتی ترقی والا پہیہ آگے نہیں چلے گا۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے ساتھ انڈیا کا پنجاب ہمارے پنجاب سے کم ہے لیکن وہ ایک ارب لوگوں کو خوراک مہیا کر رہا ہے اور ہمارے پاس ان سے زیادہ پنجاب ہے لیکن ہم اپنے لئے گندم پیدا نہیں کر رہے۔ اس کی وجہ بیوروکریسی کا وہ پچاس سالہ مزاج ہے کہ انہوں نے کاشتکاروں کو آج تک کوئی سہولت ہی نہیں دی۔ میں آپ کی وساطت سے ان تمام لوگوں کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں بجلی کی قیمت نہ ہونے کے برابر ہے۔ کاشتکار چاہے چوبیس گھنٹے ٹیوب ویل چلائے اس سے بہت کم قیمت وصول کی جاتی ہے۔ میری آپ کی وساطت سے استدعا ہے کہ یہاں بھی کاشتکاروں کو بجلی کے کنکشن مفت دیئے جائیں اور کم سے کم ریٹ وصول کیا جائے۔ ہمارے پاس اتنی زیادہ لینڈ ہے کہ ہم اپنے ملک کو کیا یہ ساتھ والی ریاستوں کو بھی خوراک پہنچا سکیں۔

جناب سپیکر! میری پری بجٹ کے بارے میں دو تین تجاویز اور ہیں کہ جیسے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف اور وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کی قیادت میں' صدر صاحب کی قیادت میں پورے ملک میں جتنا ڈویلپمنٹ کا کام ہوا ہے میرے خیال میں آج تک نہیں ہوا اور چودھری پرویز الٰہی صاحب کی قیادت میں پنجاب میں' آپ اگر لاہور سے باہر جا کر دیکھیں تو ہر جگہ ہی کام ہو رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ وزیراعلیٰ پنجاب کی جو شب و روز محنت ہے کہ جتنے ڈویلپمنٹ کے کام انھوں نے take up کئے ہیں وہ بہت زیادہ مکمل ہو گئے ہیں۔ کچھ ابھی process میں ہیں۔ اس کی اتنی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری ایک دو تجاویز ہیں کہ نارووال ہمارا ضلعی ہیڈ کوارٹر ہے تو وہاں کے جو ڈی پی او تھے دوائی نہ ملنے یا میڈیکل فرسٹ ایڈ نہ ملنے کی وجہ سے مرید کے کے قریب جاں بحق ہو گئے۔ ہمارے ہاں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے۔ P & D والے بھی بیٹھے ہیں، فنانس منسٹر بھی بیٹھے ہیں تو میری ان سے درخواست ہے کہ نارو وال میں ضلعی ہسپتال تعمیر کیا جائے۔ آئندہ بجٹ میں اس کے لئے فنڈز رکھے جائیں تاکہ کسی اعلیٰ افسر کو بھی اگر کوئی ضرورت پڑے تو وہ بھی دوائی لے سکے اور عام آدمی بھی لے سکے۔

جناب سپیکر! میری ایک دوسری تجویز ہے کہ ہمارا نارو وال ایک ضلعی ہیڈ کوارٹر ہے۔ ہمارے ضلعی ہیڈ کوارٹر سے نارنگ منڈی کوئی تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ نارنگ منڈی ایک چھوٹا سا پولیس سٹیشن ہے۔ وہاں پولیس سٹیشن میں سوئی گیس موجود ہے لیکن ہمارے ساتھ اتنی زیادتی ہے کہ نارووال میں سوئی گیس موجود نہیں ہے۔ میں وزیر خزانہ، راجہ صاحب اور آپ کی وساطت سے وفاقی حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ کم از کم ہمارے ضلعی ہیڈ کوارٹر کو نارنگ سے سوئی گیس ضرور فراہم کریں جیسا کہ انھوں نے پورے ملک میں ڈویلپمنٹ کا جال بچھایا ہوا ہے۔ ہمارے لوگوں پر بھی گورنمنٹ کی یہ خاص نظرکرم ہونی چاہیے کہ وہاں بھی گیس کا کام جلد از جلد شروع کرایا جائے۔ اسی کے ساتھ ہی میں اجازت چاہوں گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلی سپیکر محترمہ شہناز سلیم صاحبہ!

محترمہ شہناز سلیم: شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو یہ ہے کہ امن عامہ اور قیمتوں میں اضافہ پر اکٹھی بحث رکھ کر بہت اچھا کیا گیا ہے کیونکہ یہ امن عامہ اور مہنگائی لازم و ملزوم ہیں۔ مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑتا ہے۔ لوگ تنگدستی سے مجبور ہو کر، محرومی کی وجہ سے یا ناانصافی کی وجہ سے چوری، ڈکیتی اور قتل و غارت میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ مہنگائی اور گراں فروشی کو کنٹرول کرنا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ ملک بھر میں ہوشربا مہنگائی کے باعث

سفید پوش طبقہ شدید پریشانی سے دوچار ہے۔ اگرحکومت بروقت مہنگائی کے خلاف اقدامات کرتی تو اپنے حقوق سے محروم عوام اپنے حقوق کے لئے جنگ نہ کرتی۔ مہنگائی اور بے روزگاری سے تنگ عوام حکومت مخالف جذبات کا اظہار ہڑتال اور جلسے جلوسوں کے ذریعے نہ کرتے۔ یہ جو جلسے جلوس اور حکومت کے خلاف کارروائیاں ہو رہی ہیں یہ سب ناانصافی کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ عوام میں احساس محرومی بڑھ رہا ہے۔ ہماری عوام محب وطن ہے لیکن جب عوام کو اپنے مسائل کے حل اور غیر جمہوری اقدامات سے نجات کے لئے کوئی راستہ نہ ملے تو پھرعوام کا حکومت سے نفرت کا اظہار اسی طرح ہو گا۔ وہ حکومت کے خلاف جلسے بھی کریں گے، جلوس بھی نکالیں گے اور ہڑ تالیں بھی کریں گے۔ آپ دیکھ لیں کہ اگر عوام کی مرضی کے خلاف جو بھی کام ہو گا اس کے لئے انھوں نے امن عامہ میں خلل ڈالنے کی ہر حالت میں کوشش کرنی ہے۔ یہ ہم گوجرانوالہ کے حوالے سے بھی بات کر سکتے ہیں۔ یہ دونوں چیزیں تقریباً لازم و ملزوم چلی آ رہی ہیں۔ مہنگائی کی وجہ سے ہر کاروبار، صنعت، ٹرانسپورٹ متاثر ہوتی ہے اور یہ ملکی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔ آج کل پٹرولیم اور بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے تمام کاروبار متاثر ہوتے ہیں۔ state کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرے۔ یہ ریاست کا بنیادی فرض ہے کہ وہ لوگوں کی حفاظت کی ذمہ داری خود پوری کرے۔ آئین میں بھی کہا گیا ہے کہ عوام کی حفاظت کی ذمہ دار حکومت ہے۔ آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق میں یہ بات شامل ہے لیکن ریاست کی طرف سے یہ پورے نہیں ہو رہے۔ اب حکومت نے اس ذمہ داری کو اپنے کندھے سے اُتار کر شہریوں کے کندھوں پر ڈال دیا ہے۔ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت بھی اب کمرشل اداروں کے حوالے کر دی گئی ہے۔ ریاست کی طرف سے مختلف مالی اداروں کو برملا کہہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے پرائیویٹ سکیورٹی گارڈ تعینات کریں جس کی وجہ سے ہر کمرشل ادارہ، دوکاندار، بس مالکان نے اپنی حفاظت کے لئے پرائیویٹ سکیورٹی گارڈز رکھے ہوئے ہیں۔ اب تو گھروں کی حفاظت کے لئے بھی ان کمرشل اداروں سے تنخواہ پر سکیورٹی گارڈ رکھوائے جا رہے ہیں۔ اس مد میں لوگوں کو ہزاروں روپے ماہانہ ادا کرنے پڑتے ہیں۔ یہ بات بھی مہنگائی کا موجب بن رہی ہے۔ اگر ریاست کی طرف سے لوگوں کو تحفظ فراہم کیا جائے تو وہ اس اضافی خرچے سے

بچ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! ڈکیتی، چوری اور اغواء برائے تاوان روز کا معمول بن چکا ہے۔ جو لوگ اپنے سکیورٹی گارڈز نہیں رکھ سکتے ان کے ہاں ڈکیتیاں عام ہیں اور عدم تحفظ کی وجہ سے لوگوں کے مسائل میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بعض جگہوں مثلاً سینما ہال، ٹرانسپورٹ کمپنیاں اگر اپنے سکیورٹی گارڈز نہ رکھیں تو ان پر حکومت کی طرف سے جرمانے عائد کئے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب امن و امان کی ذمہ داری حکومت نے عوام کے کندھوں پر ڈال دی ہے اور حکومت خود اس ذمہ داری سے الگ ہوتی جا رہی ہے۔ جس ملک میں ریاست لوگوں سے یہ کہے کہ ہم آپ کی حفاظت نہیں کر سکتے، آپ اپنی حفاظت خود کریں تو اس ریاست کو پھر failed state ہی کہا جا سکتا ہے۔ ہمارے ضلع میں اغواء برائے تاوان کی وارداتیں عام ہوتی جا رہی ہیں۔ واردات کرنے والے پولیس کی دسترس سے باہر ہیں۔ ہمارے ضلع میں موٹر سائیکل چھیننے کی وارداتیں بھی عام ہیں اور اکثر کیسز میں مزاحمت کرنے پر موٹر سائیکل سوار بھی قتل ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ انعامی بانڈز کی پرچیوں کی وجہ سے لوگ کنگال ہوتے جا رہے ہیں۔ اصل میں عوام state سے تحفظ چاہتی ہے تاکہ وہ بلا خوف و خطر زندگی گزار سکیں۔ امن و امان کے لحاظ سے میں اپنے ضلع کے بارے میں بڑے فخر سے کہہ سکتی ہوں کہ باقی اضلاع کی نسبت بہتر ہے لیکن اگر اعداد و شمار کو دیکھا جائے تو 2004 میں 282 خواتین قتل اور 24 خواتین کو جلایا گیا ہے۔ یہ صورتحال 2003 کی نسبت 2004 میں زیادہ رہی ہے۔

جناب سپیکر! اگر state امن و امان کے حوالے سے اپنی ذمہ داری پوری کرے تو عوام خوشحال ہو سکتے ہیں، مہنگائی پر قابو پایا جا سکتا ہے کیونکہ مہنگائی اور امن عامہ لازم و ملزوم ہیں۔ مہنگائی ہی کی وجہ سے چوری، ڈکیتی عام ہوتی ہے، بے روزگار نوجوان بے روزگاری سے تنگ آ کر آمدن کے لئے دوسرے ذرائع استعمال کرتے ہیں جس سے امن و امان میں خلل پڑتا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ!

محترمہ صغیرہ اسلام : جناب سپیکر! آج اس ایوان میں مہنگائی' بے روز گاری اور امن عامہ کی صورتحال پر بحث ہو رہی ہے۔ کسی بھی ملک میں امن و امان کی صورتحال اس وقت خراب ہوتی ہے جب ملک میں بے روز گاری اور مہنگائی بڑھتی ہے۔ میں یہاں یہ نہیں کہوں گی کہ مہنگائی یا لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر قابو پانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ کوشش ضرور کی گئی ہے۔ جب مہنگائی اس حد تک بڑھ جائے کہ لوگ تنگ آ کر خود کشی کرنے لگیں یا اپنے ہی بچوں کو مارنا شروع کر دیں تو پھر یقینی بات ہے کہ امن و امان کی صورتحال بہت خراب ہو گی۔ ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان کی حالیہ رپورٹ کے مطابق گزشتہ تین سالوں میں 2700 افراد نے بے روز گاری اور مہنگائی سے تنگ آ کر خود کشی کی ہے۔ ان میں ان لوگوں کے نام شامل نہیں ہیں جنھوں نے مختلف وجوہات کی بنا پر خود کشی تو کی لیکن ان کے مقدمات درج نہ ہو سکے۔ گزشتہ ایک سال میں ایک ہزار خواتین کو عزت و ناموس کے نام پر قتل کیا گیا۔ جناب! یہ قوم کے ساتھ ایک سنگین مذاق ہے کہ قومی خزانے میں 12 ارب ڈالر جمع ہیں جبکہ لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ اس دور میں غریب عوام مہنگائی سے تنگ آ کر خود کشیاں کر رہے اور اپنے بچوں کو بھی ساتھ ہی خود کشی پر مجبور کر رہے ہیں۔

جناب والا! حکومت کا اپنا ادارہ سٹیٹ بینک اپنی حالیہ رپورٹ میں لکھتا ہے کہ ملک میں بے روز گاری اور مہنگائی میں ریکارڈ حد تک اضافہ ہوا ہے۔ اس سے قبل اتنی زیادہ مہنگائی کبھی نہیں ہوئی۔ پچھلے ادوار میں جب بجٹ تقریر ہوتی تھی' جب بجٹ پیش کیا جاتا تھا تو لوگ بازاروں میں ٹیلیویژن لگا کر شوق سے سنتے تھے کہ آج بجٹ تقریر ہے اور اس وقت مہنگائی کا دباؤ سال میں ایک مرتبہ ہی عوام پر پڑتا تھا۔ دکھ کی بات یہ ہے کہ اب اس حکومت کے دور میں ہفتے میں تین دفعہ بجٹ پیش کیا جاتا ہے' ہفتے میں تین تین دفعہ چیزوں کی قیمتیں بڑھتی ہیں۔ اس پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ وزیر قانون اور وزیر خزانہ صاحب یہاں تشریف فرما ہیں میں ان سے درخواست کروں گی کہ جو بھی بجٹ پیش کرنا ہوتا ہے وہ جون میں ایک ہی دفعہ پیش کر دیا کریں ہر روز لوگوں کی گردنوں پر اس طریقے سے کُند چُھری نہ چلائی جائے۔

جناب والا! پاکستان کے عوام مہنگائی اور بے روزگاری کے ہاتھوں خود کشیاں کر رہے ہیں لیکن ہماری قومی اسمبلی کے سپیکر صاحب عوام کے پیسوں سے ایک کروڑ روپے کی مرسیڈیز کار خرید رہے ہیں۔ قوم کی دولت کو بے دردی سے لوٹا جا رہا ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک سپیکر تو اپنے ذاتی استعمال کے لئے کروڑوں کی گاڑی خریدتا ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا جبکہ دوسری طرف اسی قومی اسمبلی کا پہلا سپیکر یوسف رضا گیلانی جب کسی غریب آدمی کو ملازمت فراہم کرتا ہے تو اس کے عوض اسے جیل میں ڈال دیا جاتا ہے۔ کیا یہی قانون اور انصاف ہے؟ ایک آدمی جو کہ اپنی ذات پر قوم کا پیسا خرچ کرتا ہے اسے تو کچھ نہیں کہا جاتا جبکہ دوسرا سپیکر یوسف رضا گیلانی جو کہ لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے اسے اس جرم میں NAB کا کیس بنا کر جیل میں ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ انتہائی افسوس ناک ہے۔ حکومت کا یہ کہنا کہ وہ تمام لوگوں سے مساوی سلوک روا رکھتی ہے یہ انتہائی غلط ہے۔ پاکستان کے فوجی صدر نے اپنے لئے گاڑیوں کا ایک پورا کارواں خریدا ہے۔ یہ بھی انتہائی ناانصافی اور خزانے پر بوجھ ہے۔ یہ عوام کا پیسا ہے' اسے بیدردی سے خرچ کرنے کی اجازت عوام کبھی بھی نہیں دے گی۔ کہا جاتا ہے کہ :

جس دور میں لٹ جائے غریبوں کی کمائی
اس دور کے سلطان سے کچھ بھول ہوئی ہے

جناب والا' یہاں تو ہر روز غریبوں کی کمائیاں لوٹی جاتی ہیں۔ اس سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حکمران غریبوں کی تکالیف سے کس حد تک بے خبر ہیں۔ انھیں یہ معلوم نہیں کہ غریبوں پر کیا گزر رہی ہے' ملک میں مہنگائی کتنی ہے اور ملک میں امن عامہ کی صورت حال کیا ہے۔ میں عرض کروں گی کہ موہنی روڈ کا ایک نوجوان جو کہ وزیر اعلیٰ کے سیکرٹریٹ کا ملازم تھا وہ اپنے بچوں کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا تھا' وہ لبرٹی بازار میں چوڑیاں بیچ کر اپنے بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ ایک دن اس نے داتا کی نگری میں مینار سے نیچے کود کر خود کشی کر لی۔ شاید اس وقت اس کے ذہن میں یہی تھا کہ "کیا وہ نمرود کی خدائی تھی بندگی میں بھی میرا بھلا نہ ہوا"۔

جناب سپیکر! امن و عامہ کے حوالے سے میں یہاں پر یہ کہوں گی کہ ایسا لگتا ہے جیسے ہم ڈاکو راج سے گزر رہے ہیں۔ میں نے لائسنسر صاحب سے کئی دفعہ اپنے ضلع کے بارے میں

عرض کیا لیکن شاید وہاں کی پولیس اور انتظامیہ ان سے زیادہ عادی ہے۔ ہر وہ سڑک جو کسی گاؤں کو جاتی ہے وہاں پر رات کے وقت ڈاکو گاڑیاں اور بسیں لوٹتے ہیں۔ تقریباً دو ماہ قبل کی بات ہے کہ کھنگ روڈ اور موضع کھنگ سرگودھا روڈ سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ایک نوجوان جا رہا تھے تو اسے ڈاکوؤں نے روکا لیکن وہ بے چارہ نہ رکا تو اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ دو تین دن تو وہاں پر سکیورٹی والے کھڑے رہے تو حالات کچھ بہتر رہے ہیں لیکن اب پھر وہی صورتحال ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا پولیس ان ڈاکوؤں سے ڈرتی ہے' انھیں پکڑنا نہیں چاہتی یا اس کے درمیان کوئی اور پردہ داری ہے؟

جناب سپیکر! مہنگائی کے ہاتھوں انسانی سمگلنگ اور اونٹ ریس جیسے گھناؤنے جرائم ہو رہے ہیں۔ وہ لوگ جو انسانی سمگلنگ کے ہاتھوں باہر جاتے ہیں اور اگر وہاں پر پکڑے جاتے ہیں تو انھیں گولی مار دی جاتی ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ وہ کونسی ماں ہے جو یہ چاہے گی کہ اس کے بیٹے کو غیر ملک میں گولی مار دی جائے؟ وہاں پر وہی لوگ جاتے ہیں جو مہنگائی کے ہاتھوں تنگ ہیں اور اپنے بچوں کی روزی کمانے کے لئے دوسرے ملکوں میں جاتے ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ یا تو انھیں گولی مار دی جاتی ہے یا پھر انھیں غیر قانونی طور پر واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ اس موقع پر میں یہ عرض کروں گی کہ،

خدا وندا تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
درویشی میں بھی عیاری ہے سلطانی میں بھی عیاری ہے

معزز ممبران حزب اقتدار (خواتین)، مہنگائی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ بی بی! پلیز wind up کریں۔

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب سپیکر! میری بہنوں کو تھوڑا سا اعتراض ہے۔ آپ کہتی ہیں کہ مہنگائی نہیں ہے۔ آپ کا تو کام ہے کہ کہتے ہیں کہ کوا سفید ہے تو وہ سفید ہی رہنا ہے۔ کیونکہ آپ نے وہی کچھ کہنا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: no cross talk please بی بی میں نے آپ کو فلور دیا ہے۔ آپ اشارہ مت کریں بلکہ آپ مجھے مخاطب ہوں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! اگر ہم کہیں کہ کوا سفید ہے تو اس نے سفید نہیں ہو جانا بلکہ اس نے کالا ہی رہنا ہے۔ ان کے کہنے سے مہنگائی ختم نہیں ہو گی۔ میں کہتی ہوں کہ مہنگائی ختم کرنے کے لئے چیک اینڈ بیلنس ہونا چاہیے۔ مارکیٹوں میں ایسے لوگوں کو نامزد کیا جائے جو مہنگائی کرنے والوں کو پکڑ کر انھیں جرمانے کریں تاکہ مہنگائی ختم ہو سکے اور ملک میں امن و امان کی صورتحال بہتر ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلی مقرر ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ جناب سپیکر! آج جو امن عامہ پر بحث شروع ہوئی ہے میں اس میں خواتین پولیس کے aspects پر روشنی ڈالنا چاہوں گی۔ اس حکومت کا یہ ایک بڑا خوش آئند قدم ہے جیسے ریلوے میں لیڈیز کمانڈوز trained کی ہیں۔ سیفٹی کمیشن میں بھی خواتین کی نمائندگی کو ensure کیا ہے۔ اسی طرح میری درخواست ہے کہ اضلاع کی سطح پر جو پولیس سٹیشن موجود ہیں ان میں کم از کم لیڈی پولیس کے لئے ایک ڈیپارٹمنٹ ضرور ہو۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جب خواتین کو انصاف کے لئے پولیس کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کی سب سے بڑی جھجک یہ ہوتی ہے کہ وہ جا کر کس سے اپنے دل کا حال کہیں۔ main Police ایس۔ایچ۔اوز اور تھانیدار وغیرہ سے جھجک کی وجہ ہی ہے کہ جب بھی خواتین کے خلاف کوئی crime ہوتا ہے تو وہ ایک extreme form میں سامنے آتا ہے۔ جو مسائل پولیس کی مدد کے متقاضی ہیں ان سے بات کہنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔ لہذا میں آپ کے توسط سے حکومت سے سفارش کروں گی کہ یہ چیز انتہائی اہم ہے کہ Lady Police right from the first to the last officers اسی ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہی ایک ڈیپارٹمنٹ قائم کر دیا جائے تاکہ یہ چیز facilitate ہو جائے اور جیسے ہی یہ mature ہو تو independent لیڈی پولیس تھانے یا ان کی نفری وہاں تعینات کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلی مقرر پروین سکندر صاحبہ!

محترمہ پروین سکندر گل، بسم اللہ الرحمن الرحیم () جناب سپیکر! جب بھی وفاقی یا صوبائی بجٹ پیش ہوتا ہے تو خاص الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں" غریب آدمی پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا" میری گزارش ہے کہ ہمارے وفاقی یا صوبائی وزیر 4/5 ہزار والے تنخواہ دار طبقے کا ایک ملازم جس کے دو بچے بھی ہوں اس کا بجٹ بنا کر ہمیں بنا دیں تو میں سمجھوں گی کہ یہ بجٹ ہے۔ آپ نے اس دفعہ جو pre budget بحث رکھی ہے۔ یہ عوام کے لئے بہت بہتر ہو گی۔

جناب والا! جب پٹرول کی قیمت بڑھتی ہے تو اس کے اثرات ہر چیز پر ہوتے ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اس چیز کی قیمتیں نہیں بڑھیں گی ۔ خاص طور پر بجلی' پانی اور گیس کے ریٹ بڑھ رہے ہیں۔ جب ان ساری چیزوں کے ریٹ بڑھتے ہیں تو ہر چیز effect ہوتی ہے۔ اس وقت چیزوں کے ریٹس آسمان سے باتیں کر رہے ہیں لیکن جب کسی کی تنخواہ بڑھانے کی باری آتی ہے تو وہ صرف 100 یا 200 روپے بڑھاتے ہیں۔ زمیندار اور اچھے گھرانوں پر تو ان چیزوں سے فرق نہیں پڑتا ہے لیکن جو ہمارا ملازم پیشہ طبقہ ہے وہ پس رہا ہے۔ اگر خاص طور پر پٹرول کی قیمت کو کنٹرول کر لیا جائے تو پھر استعمال کی بنیادی چیزیں کنٹرول میں رہ سکتی ہیں۔ دالیں ' آلو ' پیاز اور باقی استعمال کی چیزیں پھر ان کے ساتھ ساتھ ادویات بھی ہر غریب آدمی نے استعمال کرنی ہوتی ہیں ۔ اس کے ساتھ ایک بات adulteration کی بھی چل رہی ہے ' کوالٹی کی بات بھی آ رہی ہے۔ پلاسٹک کے ڈبوں کی بھی بات ہوئی۔

جناب سپیکر! بنیادی طور پر پلاسٹک کے ڈبے کیمیل کے استعمال کے لئے ہوتے ہیں۔ باہر سے بھی ان میں کیمیل بند ہو کر آتا ہے اور ہمارے ملک کے اندر بھی یہ کیمیکل کے لئے ہی استعمال ہوتے ہیں لیکن ہمارے لوگ ان میں دودھ اور مربہ جات بھی سٹور کرتے ہیں جو صحت کے لئے نہایت ہی مضر ہے۔ خاص طور پر ان میں جو آئل استعمال کیا جاتا ہے نہ تو اس کی expiry date check کی جاتی ہے نہ اس کا معیار چیک کیا جاتا ہے اور نہ ہی ان کمپنیوں کی sampling ہوتی ہے۔ اگر کبھی ہوتی بھی ہے تو پھر ہماری لیبارٹریاں بھی نئے بنیادی اصولوں کے مطابق up-to-date نہیں ہیں۔ وہ لیب کھانے پینے کی کسی بھی چیز میں مضر صحت چیز point out نہیں کر سکتیں۔ اسی طرح گرم مصالحہ جات اور چائے کی پتی

میں ملاوٹ کی جاتی ہے۔ سرخ مرچ میں تو اینٹیں پیس کر ڈالی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ کھانے کی تمام چیزوں میں ملاوٹ کی جاتی ہے۔ مٹھائیوں میں food colour استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ انتہائی غیر معیاری colour استعمال کئے جاتے ہیں۔

جناب والا! ضلع کی سطح پر ہماری پرائس اور کوالٹی کنٹرول کی کمیٹیاں بنتی تھیں میرے خیال میں اب وہ کمیٹیاں کام نہیں کر رہیں یا انھیں fall نہیں کیا جا رہا۔ لہذا میں آپ کی وساطت سے حکومت سے گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ پرائس اور کوالٹی کمیٹیاں بنائی جائیں نیز فوڈ کنٹرول کمیٹیاں بھی بنائی جائیں اور adulteration کو کنٹرول کریں۔ اگر ان کمیٹیوں میں صوبائی ممبران اسمبلی کو بھی نمائندگی دی جائے تو کم از کم وہ اپنے حلقوں کے اندر چیک کروا سکیں گے اور یہاں پر اپنی آواز بھی بلند کر سکیں گے۔جناب والا! غیر معیاری چیزوں کے ساتھ ساتھ ادویات بھی جعلی بن رہی ہیں لیکن میں نہیں سمجھتی کہ انھیں آج تک کسی نے چیک کیا ہو جناب والا! غیر معیاری چیزوں کے ساتھ ساتھ اس وقت دو چیزوں میں ملاوٹ کا بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ دوائیاں بڑی مقدار میں جعلی بن رہی ہیں اور میں نہیں سمجھتی کہ ان کو کسی نے چیک کیا ہو۔جعلی دوائیوں کے ساتھ ساتھ ایک چیز جو بہت اہم ہے کہ ڈسپنسر اپنے کلینک بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اپنے ان کلینکوں میں استعمال شدہ سرنج بھی استعمال کر رہے ہیں۔جس کی وجہ سے کالا یرقان بہت تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے اور ان کو بھی آج تک کسی نے چیک نہیں کیا۔میری آپ سے اس سلسلے میں اپیل بھی ہے کہ وہ لوگ یعنی عطائی قسم کے لوگ جو کلینک کھول کر بیٹھے ہوئے ہیں یا وہ لوگ جن کے پاس کوئی لائسنس بھی نہیں ہے اور دوائیوں کی دکانوں پر بیٹھ کر پریکٹس کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں دوائیاں بنانے کی بھی چھوٹی چھوٹی کمپنیاں معرض وجود میں آ گئی ہیں جو جعلی ادویات بنا کر لوگوں سے اصل دوائیوں کی قیمتیں وصول کر رہی ہیں۔ اس طرح وہ ایک تو لوگوں کی صحت سے کھیل رہے ہیں اور پیسے بھی پورے وصول کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے لوگ قبل از وقت مر رہے ہیں ۔ کسی کے باپ کی death ہو رہی ہے کسی کی ماں کی ان وجوہات کی وجہ سے death ہو رہی

ہے۔ ان یتیم بچوں کو کون پوچھنے والا ہے؟ اس لئے میری حکومت پنجاب اور وزیر صحت سے اس سلسلے میں اپیل بھی ہے اور تجویز بھی ہے کہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے جو عوام کی صحت سے کھیل رہے ہیں۔اس بات کو بھی ensure کروایا جائے کہ عوام کو معیاری ادویات میسر ہوں۔

جس طرح وزیراعلیٰ پنجاب نے ہسپتالوں میں بہتری کی ہے تعلیم کے میدان میں بہتری کی ہے مہنگائی کے لئے بھی انہیں خود اقدامات کرنے چاہییں اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ بیڑہ بھی انہیں خود اٹھانا پڑے گا۔ کیونکہ انہوں نے ghost سکولوں کو بھی بند کیا ہسپتالوں میں جو لوگ ڈیوٹی نہیں کرتے تھے ان کے اوپر کارروائی کی۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب ملاوٹ کے اوپر مہنگائی کے مسئلے پر اپنے محکموں کو پابند کریں اور یہ لوگ دکاندار کے اوپر تو برس پڑتے ہیں میری یہ تجویز ہے کہ جب دکاندار کو چیز مہنگی ملے گی تو وہ پرچون میں آپ کو کیسے صحیح قیمت پر دے سکتا ہے۔ اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ فروٹ مارکیٹ اور سبزی مارکیٹ کو کنٹرول کیا جائے جہاں سے یہ چیزیں خرید کر لاتے ہیں۔ اسی طرح دالوں وغیرہ کی تھوک مارکیٹوں کو کنٹرول کیا جائے۔ جب آپ ان کو کنٹرول کریں گے تو اس کی سہوت عام شہری کو ملے گی۔ اب میں تھوڑی سی امن عامہ کی طرف بات کروں گی۔ ٹھیک ہے کہ حکومت ہر چیز کو مکمل طور پر کنٹرول نہیں کر سکتی لیکن اپنی طرف سے کوشش تو جاری رہنی چاہیے۔

اس کے علاوہ شادی بیاہ کے کھانوں کے سلسلے میں بھی میں سپریم کورٹ کے فیصلے کا ذکر کروں گی کہ اس پر مکمل طور پر عملدرآمد ہونا چاہیے۔جناب والا! شادیوں پر کھلے عام کھانے دیئے جا رہے ہیں اور ایک نہیں بارہ بارہ چودہ چودہ ڈشیں دی جا رہی ہیں۔ جب کہ اس کے لئے قانون بنا ہوا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ لوکل پولیس کی ڈیوٹی میں بھی شامل تھا کہ اگر کوئی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

اس کے علاوہ ایک اور اہم بات کی طرف میں جناب کی توجہ مبذول کراؤں گی وہ ہے "آتش بازی" جناب والا! نہ تو کسی مریض کا سوچا جاتا ہے اور نہ ہی یہ کبھی سوچا جاتا ہے کہ یہاں کوئی بچے پڑھنے والے بھی رہتے ہیں۔ کسی کے امتحانات ہو رہے ہوتے ہیں اور رات بارہ

بجے کے بعد جب آتش بازی ہوتی ہے تو وہ لوگ بیچارے پریشان ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں کہ پتہ نہیں یہاں کوئی حملہ ہو گیا ہے یا کیا ہو گیا ہے۔اس کے علاوہ sound system جو شادی بیاہ کے موقع پر بہت اونچی آواز میں استعمال ہوتا ہے اس سے بھی محلے دار بڑے تنگ پڑے ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ ہسپتالوں کے پاس ہارن بھی مت بجائیں لیکن ہم نے گھروں میں پڑے ہوئے مریضوں کا کبھی نہیں سوچا اور نہ ہی ان معصوم بچوں کے بارے میں سوچا ہے جنہوں نے امتحان دینا ہوتا ہے۔سارے سال کی محنت ان کے ساتھ ہوتی ہے لیکن جیسے ہی دسمبر میں بچوں کے سالانہ امتحانات شروع ہونے ہوتے ہیں اسی وقت شادیوں کا بھی زور ہوتا ہے اور وہاں پر اونچے اونچے ساؤنڈسسٹم لگے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ بیچارے نہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنے گھر والوں کو پورے سال کی محنت لا کر دکھا سکتے ہیں۔قانون تو بن جاتے ہیں لیکن ان کی پابندی بھی اسی طرح سے کروائی جانے جس spirit سے اسے بنایا جاتا ہے۔علاقہ پولیس کو بھی پابند بنایا جانے کہ وہ اس پر عملدر آمد کروائے۔جو کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں وہ ان کو بتاتے ہیں لیکن یہ وہاں جاتے ہیں اور کھانا کھا کر واپس آ جاتے ہیں کبھی انہوں نے کسی جگہ رپورٹ نہیں کی کہ اس جگہ پر آتش بازی ہو رہی ہے یا کھانا دیا جا رہا ہے۔شروع شروع میں ایک یا دو پرچے ہوئے تھے کہ دولہا کے والد کے خلاف پرچہ دیں۔لیکن اس کے بعد آج تک کبھی یہ نہیں ہوا۔ وہ بھی اس وقت کمیٹی موجود تھی اور انہوں نے اس وقت موقع پر پرچے کروائے۔اس آتش بازی کی وجہ سے ٹینٹ جلے ہیں لوگوں کے گھر جل گئے ہیں۔

جناب والا ایک بات میں اور کہنا چاہوں گی میں نے اس سلسلے میں نے تحریک بھی دی ہوئی ہے۔ پورے پنجاب میں رہائشی علاقوں میں private guest houses بنے ہوئے ہیں۔یہ فضول قسم کی چیزیں شروع ہو گئی ہیں۔ رہائشی لوگ ان سے اس قدر تنگ ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔جو بھی آدمی گھر بنانے کا سوچتا ہے یہاں تک کہ کرایہ پر رہنے کے لئے بھی سوچتا ہے تو وہ آس پاس دیکھتا ہے کے میں کسی اچھی جگہ پر اپنا گھر بناؤں۔ لیکن جو مستقل رہائشی ہیں ان کے ارد گرد فضول قسم کے private guest houses بنا دیئے گئے ہیں۔ یہ

تکلیف پورے پنجاب میں موجود ہے۔ماڈل ٹاؤن لاہور میں ایک جگہ پر تو ہوٹل بند کر دیئے گئے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا ماڈل ٹاؤن بہت بہتر تھا ان guest houses کو باقی علاقوں میں شفٹ کر دیا گیا۔میری یہ گزارش ہے کہ اس کے لئے proper طریقے سے قانون سازی کی جائے۔ راجہ بشارت صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں ان کی خدمت میں بھی یہ گزارش کروں گی کہ ہم جب ان سے پوچھتے ہیں کہ یہ کس نے سیل کرنے ہیں وہ کہتے ہیں کہ environment والے اس میں تجویز دیں گے۔تو میری یہ تجویز ہے کہ اس سلسلے میں جس بھی محکمے کی ذمہ داری ہے وہ اسے قبول کرے اور کسی ایک محکمے پر یہ ذمہ داری ڈالی جائے۔

جناب والا! پولیس والوں کو سب کچھ معلوم ہوتا ہے۔ہمارے رہائشی علاقے میں ایک guest house تھا اس وقت 9 بن گئے ہیں۔لیکن مسئلہ وہی ہے کہ ہم لوگ تھانے والوں کو point out کرتے ہیں ہم لوگ ایس۔پی صاحبان کو بتاتے ہیں تو کیا ان کو خود کچھ معلوم نہیں کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ environment کی بھی میں بات کروں گی کیونکہ رہائشی لوگ کسی کو کچھ نہیں کہہ سکتے فضول قسم کی انڈسٹری رہائشی علاقوں کے اندر بنی ہوئی ہیں۔اس وقت ہمارے وزیر صنعت بھی تشریف فرما ہیں ان سے بھی گزارش کروں گی کہ اس مسئلے کو احسن طریقے سے resolve کیا جائے۔ کیونکہ کبھی کسی نے یہ جا کر نہیں پوچھا کہ رہائشی علاقوں میں کیا تکالیف ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی آپ wind up کریں کیونکہ چینی وزیر اعظم آ رہے ہیں اور معزز اراکین نے وہاں پر جانا ہے۔

محترمہ پروین سکندر گل: اس لئے میری آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہوگی کہ ان guest houses کو بھی commercial area میں چلایا جائے وہ بھی قانون کے مطابق چلایا جائے یہ بھی نہیں کہ وہ بے راہ روی پر چل پڑیں اور میں اسی پر اپنی بات ختم کرتی ہوں لیکن گزارش یہ ہوگی کہ اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی جائے۔آخری گزارش یہ ہے کہ موجودہ حکومت جنرل پرویز مشرف اور وزیراعلیٰ پنجاب کی اعلیٰ کاوشوں سے خواتین کی کھیلوں کو مزید بہتر کرنے کے

لئے خواتین کے سنڈیم کا پچھلے بجٹ میں اعلان کیا تھا۔ امید ہے اس پر جلد از جلد عمل درآمد کروایا جائے گا۔بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت اختتام پذیر ہوتا ہے ۔لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 7۔اپریل 2005 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2005

جمعرات' 7 - اپریل 2005

(یوم الخمیس' 27۔ صفر المظفر 1426ھ)

چودھویں اسمبلی : انیسواں اجلاس

جلد 19 ، شمارہ 9

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7 ۔اپریل 2005

1 ۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2 ۔ سوالات (محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

3 ۔ توجہ دلاؤ نوٹس

4 ۔ سرکاری کارروائی

امن عامہ اور قیمتوں میں اضافہ پر عام بحث

اور قبل از بجٹ بحث جاری رہے گی

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس)

جمعرات' 7 - اپریل 2005

(یوم الخمیس' 27- صفر المظفر 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

سورۃ النساء آیت۔64

اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ کہ اس غرض سے اُس کی اطاعت اللہ کے حکم سے کی جائے اور کاش کہ جس وقت یہ اپنی جانوں پر زیادتی کر بیٹھے تھے آپ کے پاس آ جاتے پھر اللہ سے مغفرت چاہتے' اور رسول بھی اُن کے حق میں مغفرت چاہتے تو یہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے۔

وما علینا الا البلاغ ۝

سوالات (محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔
سید احسان اللہ وقاص صاحب۔۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ question dispose of ہوا۔
ملک محمد اقبال چنڑ صاحب۔

ملک محمد اقبال چنڑ: 4251۔ جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈائریکٹر فوڈ لاہور کے زیر انتظام بھرتی کی تمام تفصیلات

*4251۔ ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈائریکٹر فوڈ لاہور کے زیر انتظام یکم جنوری 2002 سے آج تک کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ہے۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، پتاجات، ولدیت اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) اگر یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ بنانے والے افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) اگر اس بھرتی کے لئے کوئی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی تو اس کمیٹی میں شامل ملازمین / افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) کتنے افراد کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا ہے۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ولدیت، ڈومی سائل اور جگہ تعیناتی کی تفصیل الگ دی جائے؛

(ہ) کتنے ملازمین کو وزیر متعلقہ اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا ہے۔ ان کے نام و دیگر تفصیل دی جائے؟

وزیر خوراک،

(الف) ڈائریکٹر فوڈ لاہور کے زیر اہتمام یکم جنوری 2002 سے آج تک جتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ہے' ان کے نام' عہدہ' گریڈ' تعلیمی قابلیت' ڈومی سائل' پتا جات' ولدیت اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مع ولدیت	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	ڈومی سائل	موجودہ تعیناتی	پتاجات
1۔	مدثر نعیم ولد محمد انور نعیم	ڈاک رنر	1	میٹرک	لاہور	ڈائریکٹوریٹ فوڈ پنجاب لاہور	مکان نمبر 252 ایل ڈی اے کی نمبر 16 گوپال نگر گلبرگ III لاہور
2۔	عبدالرزاق ولد خدا بخش	وائرمین	1	میٹرک	ڈی جی خان	۔ایضاً۔	مکان نمبر 20 ماڈل کالونی نزد کیو بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
3۔	محمد شکیل ولد محمد شریف	نائب قاصد	1	ایف اے	لاہور	۔ایضاً۔	مکان نمبر 2 سٹریٹ نمبر 1 سراج پارک شاہدرہ لاہور
4۔	شاکر علی خورشید ولد خورشید احمد	نائب قاصد	1	ایف اے	لاہور	۔ایضاً۔	موضع کماں خاص تحصیل و ضلع لاہور
5۔	ذیوڈ مسیح ولد رحمت مسیح	خاکروب	1	مڈل	لاہور	۔ایضاً۔	20 کیو چوبرجی کوارٹرز ملتان روڈ لاہور
6۔	طارق مسیح ولد نبھا مسیح	خاکروب	1	خواندہ	لاہور	۔ایضاً۔	مکی آبادی نیو اسلامیہ پارک لاہور
7۔	غلام شبیر شاہ ولد کرم حسین شاہ	چوکیدار	1	مڈل	سرگودھا	ڈی ایف سی آفس سرگودھا	چک نمبر 28 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا

8۔	عمران احمد خان ولد عزیز احمد خان	چوکیدار	1	مذکر	بھکر	ڈی ایف سی آفس بھکر	روڈی تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر
9۔	غلام عباس ولد سید رسول	نا کروب	1	مذکر	بھکر	ایضاً	روڈی تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر
10۔	فضل الرحمن ولد غلام محمد	نا کروب	1		میانوالی	ڈی ایف سی آفس میانوالی	480 کیو بی نمبر 8 قائد آباد میانوالی

(ب) میرٹ لسٹ بر پرچم (الف)' میرٹ لسٹ بنانے کا طریقہ کار بر پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں' میرٹ بنانے والے افسران ریکروٹمنٹ کمیٹی متعلقہ کے ممبران ہی تھے' جن کی تفصیل (ج) کے سامنے درج ہے۔

(ج) I نظامت خوراک پنجاب لاہور میں 6 اسامیوں کی بھرتی کے لئے جو ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس میں شامل افسران کے نام' عہدہ' گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام آفیسر	عہدہ	گریڈ	حال تعینات
1۔	جاوید اختر	سابقہ ڈائریکٹر فوڈ پنجاب' (چیئرمین)	19	ڈی سی او رحیم یار خان
2۔	اعجاز احمد	ڈپٹی سیکرٹری فوڈ جنرل (ممبر)	18	ڈپٹی سیکرٹری فوڈ (جنرل)
3۔	چوہدری محمد شریف	سابقہ ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ (ایڈمن)(ممبر)	18	ڈائریکٹر لینڈ ایل ڈی اے لاہور

II۔ سرگودھا ڈویژن میں چار اسامیوں کی بھرتی کے لئے جو ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی' اس میں شامل افسران کے نام' عہدہ' گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام آفیسر	عہدہ	گریڈ	حال تعینات
1۔	چوہدری محمد شمیم جہانگیر	سابقہ ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ سرگودھا (چیئرمین)	18	ڈسٹرکٹ آفیسر ٹریننگ ڈی سی او آفس فیصل آباد
2۔	چوہدری محمد شریف	سابقہ ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ ایڈمن ڈائریکٹوریٹ پنجاب لاہور (ممبر)	18	ڈائریکٹر لینڈ' ایل ڈی اے لاہور
3۔	جہان خان	سابقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فوڈ سرگودھا (ممبر)	17	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فوڈ' ڈائریکٹوریٹ پنجاب لاہور

4۔	اللہ دتہ ثاقب	سابقہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر سرگودھا (ممبر)	16	ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر میانوالی
5۔	حافظ عبداللطیف	سابقہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر میانوالی (ممبر)	16	سٹوریج آفیسر (منتظر تعیناتی) فوڈ ڈائریکٹوریٹ پنجاب لاہور۔
6۔	اعجاز رفیق	سابقہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر بھکر (ممبر)	16	ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر گجرات

(د) کسی بھی فرد کو بغیر میرٹ بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(ہ) کسی بھی فرد کو وزیرمتعلقہ اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہاں صرف ڈاکرزز اور نائب قاصد کی تفصیل دی ہے کیا انہوں نے انسپکٹر سپروائزر اور اے ایف سی بھی بھرتی کئے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر، پارلیمانی سیکرٹری فوڈ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنے فاضل بھائی کو بتانا چاہتا ہوں کہ ریکروٹمنٹ صرف کلاس 4 اور کلرکس وغیرہ کی ہوئی تھی۔ اس میں کوئی فوڈ انسپکٹر یا فوڈ سپروائزر appoint نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! اخبار میں باقاعدہ ایک اشتہار انسپکٹر اور سپروائزر کے لئے آیا تھا تو میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بہاولپور ڈویژن میں کتنے انسپکٹر اور سپروائزر بھرتی ہوئے ہیں؟ اگر نہیں ہوئے تو کیا اس اشتہار کو کینسل کیا گیا ہے؟ اگر کینسل کیا گیا ہے تو کیوں کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جنوری 2002 کے بعد کوئی بھی مزید تقرری نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: کیا کوئی اشتہار آیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک: گورنمنٹ نے اشتہار دیا تھا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے پابندی لگا دی تو اس وجہ سے ریکروٹمنٹ کا کام رک گیا ہے۔ انشاء اللہ نئی ریکروٹمنٹ قانون کے مطابق اشتہار دے کر ہو گی۔

جناب سپیکر: وہ فرما رہے ہیں کہ کوئی ریکروٹمنٹ نہیں ہوئی۔ اشتہار آیا تھا لیکن ریکروٹمنٹ نہیں کی گئی۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! یہ اس بات کی یقین دہانی کرا دیں کہ اس اشتہار میں کوئی نوکری نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اس اشتہار کے مطابق بھی نہیں ہوئی اور اس کے علاوہ بھی کوئی نہیں ہوئی۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: سوال نمبر 4539 (معزز رکن نے سید احسان اللہ وقاص کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 4539 دریافت کیا)

کنجوانی شوگر ملز، تاندلیانوالہ، کاشتکاروں کے مسائل اور حکومتی اقدامات

*4539۔ **سید احسان اللہ وقاص:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنجوانی شوگر ملز تاندلیانوالہ کی طرف سے گنا کے سرکاری ریٹ سے کم ادائیگی کرنے اور وزن کم تولنے پر گورنر پنجاب نے تحقیقات کا حکم دیا ہے؟

(ب) تحقیقات کے کیا نتائج برآمد ہوئے، تحقیقات کس نے کی، کتنے افراد کے بیانات حاصل کئے گئے اور کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) کیا حکومت اس مل کو گنا فراہم کرنے والے کاشت کاروں کی شکایات دور کرانے کو تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک:

(الف) جی نہیں۔

(ب) درج بالا جواب کی روشنی میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔

(ج) اگر کوئی شکایت علم میں لائی جائے تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب سپیکر! میں محترم پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ کنجوانی شوگر مز تاندلیانوالہ کی طرف سے گنے کے سرکاری ریٹ سے کم ادائیگی کرنے اور وزن کم تولنے پر گورنر پنجاب نے تحقیقات کا حکم دیا ہے؟" اس پر انھوں نے جواب دیا ہے کہ "جی نہیں" اس کے بعد پوچھا گیا تھا کہ "تحقیقات کے کیا نتائج برآمد ہوئے، تحقیقات کس نے کی، کتنے افراد کے بیانات حاصل کئے گئے اور کیا کارروائی کی گئی؟"اس پر انھوں نے جواب دیا ہے کہ "جی نہیں" اس کے بعد یہ تھا کہ "کیا حکومت اس مل کو گنا فراہم کرنے والے کاشت کاروں کی شکایات دور کرانے کو تیار ہے؟" اس پر یہ فرمایا گیا ہے کہ" اگر کوئی شکایت علم میں لائی جائے تو قانون کے مطابق کارروائی ہوگی"

جناب سپیکر! یہ کس قسم کا محکمہ ہے اور کس قسم کی یہ حکومت ہے کہ ہم روز اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ کسان چیخ و پکار کر رہے ہیں اور وہ شوگر ملوں سے اتنے پریشان ہیں کہ ان کو بروقت ادائیگی نہیں ہوتی اور کم تولا جاتا ہے اور وہاں پر بیشمارقسم کی شکایات ہیں۔ کیا لوگ اخبار نہیں پڑھتے؟ کیا لوگوں کو حالات کا علم نہیں ہے؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! اخبار پر ایکشن تو نہیں لیا جا سکتا۔ محکمے کو باضابطہ کوئی شکایت آئے تو اس کے خلاف کارروائی ہوتی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب سپیکر! اگر اخبار میں ایک خبر یہ آتی ہے کہ فلاں مل کے باہر اس طرح سے کسان احتجاج کر رہے تھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے گنے کو کم تولا جاتا ہے اور ہمیں کم قیمت ادا کی جاتی ہے۔ اس احتجاج کو پرنٹ میڈیا یا الیکٹرانک میڈیا کوریج دیتا ہے تو کیا یہ سوئے ہوئے ہیں؟ وہ کسان ان تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟۔

جناب سپیکر، جی' پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو وضاحت کروں گا کہ ہمارے پاس آج تک جو بھی شکایات زمینداروں کی طرف سے آئی ہیں ہم نے ان کو فوری طور پر take up کیا ہے۔ ہم نے مل کے خلاف ایکشن لیا ہے۔ ان کو جرمانے کئے ہیں۔ اب جیسا کہ رانا صاحب فرما رہے ہیں کہ اخبار میں آیا ہے اور شور پڑا ہے کہ اس پر محکمے نے کیا ایکشن لیا ہے؟ جب تک ہمارے پاس کوئی تحریری شکایت نہیں آئے گی تو ہم کیسے اس پر ایکشن لیں گے؟ میرے بھائی point out کریں تو ہم فوری طور پر اس کو take up کرتے ہیں اور اس کو چیک کرتے ہیں کہ اس میں وزن کم ہے یا وہ ادائیگی نہیں کر رہے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان ، جناب سپیکر! اس محکمے کے سوالات اور جوابات کے گزشتہ دن یہ بات باقاعدہ discuss ہوئی تھی کہ لاکھوں ہزاروں کروڑوں روپیہ نہیں بلکہ غالباً اس کی ڈیڑھ ارب روپے مالیت بنتی تھی جو مل مالکان کسانوں کو collectively دے ہی نہیں رہے تھے۔ اس وقت چودھری اقبال صاحب نے کہا کہ ہم اس کے متعلق کوشش کر رہے ہیں اور ہم پینل اقدامات بھی کر رہے ہیں اور ہم ادائیگی کروائیں گے۔ یہ تو کسانوں کا کروڑوں روپیہ ان ملوں کے ذمے واجب الادا ہے اور اگر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں جو شکایات موصول ہوئی ہیں۔ ہم نے ان کا ازالہ کیا ہے تو پھر یہاں پر انھوں نے اس بات کو کیوں درج نہیں کیا کہ ہمیں یہ شکایت ان کے خلاف موصول ہوئی تھی اور ہم نے یہ یہ اقدامات ان کے خلاف کئے ہیں؟ اس طرح سے گول مول جواب ہے کہ ہمیں بالکل موصول ہی کچھ نہیں ہوا۔ ہم نے کیا ہی کچھ نہیں ہے۔ محکمے کی

مجموعی کارکردگی کی ذمہ داری پارلیمانی سیکرٹری اور منسٹر پر ہے۔ یہ کہنا کہ ہمیں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اور ہم تک کوئی نہیں پہنچا اس لئے کوئی شکایت نہیں ہے۔ یہ کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ان مل مالکان کے خلاف بیشمار شکایات ہیں۔ انھوں نے کروڑوں روپے کسانوں کا ادا کرنا ہے۔

جناب سپیکر، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! رانا صاحب نے بجا فرمایا ہے۔ جس دن پہلا اجلاس شروع ہوا تھا تو آپ نے وزیر خوراک کی سربراہی میں ایک کمیٹی بھی بنائی تھی ۔ اس میں مل مالکان بھی آئے تھے اور کافی تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔ ان کا رویہ بڑا aggressive تھا۔ وہ ایسے سمجھ رہے تھے کہ جیسے یہ ممبران نہیں ہمارے ذاتی ملازمین ہیں۔ رانا صاحب کی بات درست ہے کہ ہر مل میں کم تولا جاتا ہے اور ان کے ایجنٹ ہیں۔ آپ خود زمیندار ہیں۔ یہ وہاں پر پرچیز سنٹر بنا لیتے ہیں۔ وہ چالیس روپے والی چیز تیس روپے میں لیتے ہیں اور پھر اس کی کاٹ ڈالتے ہیں اور اس کے بعد قیمت ادا کرتے ہیں۔ یہ اپنی اتھارٹی کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ یہ بڑا vicious circle ہے جہاں انھوں نے انتظام کیا ہوا ہے کہ they can control the top bureaucracy یہ کرنے کے بعد ایک دو آدمیوں کو خوش کرنے کے لئے زمیندار کو لوٹتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ محکمے کو کوئی درخواست ہی نہ ملی ہو۔ کوئی شوگر مل ایسی نہیں جو پورا تول رہی ہو یا اس کی کٹوتی نہ کر رہی ہو۔ یہ زمیندار کا issue ہے۔ اس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب on the floor of the House یہ بتا دیں کہ کتنی ملیں رولز کے مطابق چل رہی ہیں؟ تو ہم کہیں گے کہ ٹھیک ہے۔ اگر وہ غلط چل رہی ہیں تو یہ کیا ایکشن لے رہے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ نیا سوال دیں تو انشاء اللہ ہم اس پر انھیں مکمل اعدادوشمار کے ساتھ رپورٹ بھی دیں گے اور جواب بھی دیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! نئے سوال کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بے چارے پارلیمانی سیکرٹری کا اختیار ہی کوئی نہیں ہے۔ آج وزیر نہیں ہے تو اس کو قربانی کا بکرا بنا کر کھڑا کر دیا ہے۔

جناب سپیکر، ایک مل کے بارے میں سوال آیا ہے۔ وہ ایک مل کے بارے میں بتا سکتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان ، پارلیمانی سیکرٹری کا کوئی انتظامی اختیار ہی نہیں ہے۔ یہ کیا کر سکتے ہیں؟

آپ اپنے اختیار سے تجاوز نہ کریں۔ آپ کا اختیار صرف اتنا ہے کہ آپ نے سوال کا جواب دینا ہے' آپ سوال کا جواب دیں۔ آپ کے پاس کون سی اتھارٹی ہے کہ آپ انتظامی ایکشن لے سکتے ہیں؟ یہ مجھے رولز بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، میں یہی request کر رہا ہوں۔ میرے بھائی تو آج بہت زیادہ ناراض ہیں۔ بات یہ ہے کہ ایک مل کے متعلق سوال آیا ہے۔ اس کا ہم نے آپ کو جواب دیا ہے کہ ایسے حالات نہیں ہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی ایسا مواد کسی مل کے خلاف ہے تو یہ ہمیں دیں تو ہم ان کے خلاف ایکشن لیتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! یہ اپنا ریکارڈ چیک کر لیں کہ جو میٹنگ ہوئی تھی۔ جس میں سب ممبران زمیندار تھے۔ انھوں نے بلیک اینڈ وائٹ دیا تھا۔ اس پر کیا ایکشن ہوا ہے؟ یہ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! محکمہ اس میں ایکشن لے رہا ہے۔ انشاء اللہ اگلے اجلاس میں ہم رپورٹ پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ اڑھائی سال سے ایکشن لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر، اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 4650۔ (معزز رکن نے سید حسن مرتضیٰ کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 4650 دریافت کیا)

رمضان شوگر ملز، شوگر سیس کی رقم اور دیگر مسائل کی تفصیل

*4650۔ **سید حسن مرتضیٰ،** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) رمضان شوگر ملز کے ذمہ سال 2002 سے آج تک کتنا شوگر سیس بنتا ہے؟

(ب) کتنی رقم شوگر سیس کی وصول کی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) کیا ملز کے اندر یا اس کی حدود میں شوگر سیس فنڈز سے کوئی ترقیاتی کام کروایا جا سکتا ہے تو کس قاعدہ اور قانون کے تحت نیز اس کی اجازت کون دیتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ رمضان شوگر ملز کے احاطہ میں شوگر سیس فنڈز سے یارڈز بنائے جا رہے ہیں۔ یہ کتنی رقم کا منصوبہ ہے۔ کیا شوگر سیس کے قانون کے مطابق ملز کی حدود کے اندر شوگر سیس فنڈز سے یارڈز تعمیر کئے جا سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک،

(الف) مطلوبہ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سال	شو گر کین سیس
2001-2002	14.239 ملین روپے
2002-03	11.589 ملین روپے
2003-04	12.288 ملین روپے
میزان	38.116 ملین روپے

(ب) مندرجہ بالا تمام رقوم خزانہ سرکار جمع ہو چکی ہیں۔

(ج) شوگر کین (ڈویلپمنٹ) سیس رولز 1964 کے مطابق سیس فنڈ کی رقم سے مز کی حدود میں کوئی ترقیاتی کام نہیں کروایا جا سکتا۔

(د) رمضان شوگر مز کے احاطے کے باہر رمضان شوگر مز کی جگہ تھی۔ جو اس نے متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کو 99سالہ لیز پر دی تا کہ اس پر78لاکھ کی لاگت سے یارڈ بنائے جا سکیں۔ تاہم اس منصوبہ پر عمل نہ ہو سکا۔ کیونکہ معاملہ عدالت میں چلا گیا اور اس پر حکم امتناعی جاری ہو گیا۔ اس منصوبہ پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔ گو حکم امتناعی خارج ہو گیا ہے' لیکن پھر بھی اس منصوبہ پر کام شروع نہیں ہوا اور نہ ہی شروع ہونے کا امکان ہے۔ امید ہے اگلی ضلعی شوگر کین سیس کمیٹی کی میٹنگ میں منصوبہ کو ختم کر دیا جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ ہے کہ ان کے پاس 38.116 ملین روپے کل رقم اکٹھی ہوئی ہے۔ یہ بتا دیں کہ اس پیسے میں سے کتنا ڈویلپمنٹ پر اب تک خرچ ہو چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! 38.116 ملین روپے شوگر سیس فنڈ کا اکٹھا ہوا ہے۔ یہ تین سال کا ہے اور ہر سال ان کی سکیمیں ڈسٹرکٹ کمیٹی شوگر سیس اپنی recommendation کے ساتھ صوبائی سیس کمیٹی کو بھجوا دیتی ہے اور اس کے مطابق وہ سڑکیں بن جاتی ہیں۔ وہی سڑکیں بنتی ہیں جو شوگر سیس کمیٹی میں آتی ہیں اور گنے کے

علاقے میں ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ تھا کہ جو فنڈ اکٹھا ہوا ہے اس میں سے اب تک کتنا ڈویلپمنٹ پر خرچ ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ محکمہ خوراک کا کام نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جو فنڈ دیتا ہے اس کا ایک حق ہے کہ وہ پوچھے کہ یہ فنڈ کہاں صرف ہوا ہے؟ اگر اسمبلی بجٹ دیتی ہے تو محکمے سے پوچھتی ہے کہ اس کی appropriation بتاؤ؟

جناب سپیکر: وہاں متعلقہ مل کا ایک نمائندہ ہوتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اصل بات یہ ہے کہ شوگر سیس کا جو فنڈ اکٹھا ہوتا ہے یہ زمیندار کی فلاح و بہبود یا سڑکوں کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔ یہ مخصوص جگہ جیسے اب انڈر پاسز پر آپ لگا دیں گے۔ یہ فنڈ کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ اس لئے میں یہ نشان دہی کر رہا ہوں کہ کیا یہ فنڈ جس مقصد کے لئے اکٹھا کیا جاتا ہے اس کے لئے استعمال ہو رہا ہے؟ آپ یہ دیکھیں کہ کس کی شوگر مل ہے۔ اس کے اندر کی پراپرٹی کے لئے انھوں نے 78 لاکھ روپیہ رکھوا دیا تھا کہ یہاں پر yard بنے گا۔ یہ تو اس مل کی اپنی ذمہ داری ہے کہ اپنی مل کی حدود میں خود yard بنائے۔ یہ سرکاری فنڈ سے تو نہیں بننا۔ اس پر یہ ذرا وضاحت فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی پارلیمانی سیکرٹری خوراک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک: جناب سپیکر! جیسا کہ میرے بھائی کہہ رہے ہیں کہ شوگر سیس فنڈ سے انڈر پاس بن جاتے ہیں۔ شوگر سیس فنڈ سے کبھی بھی انڈر پاس نہیں بنتے۔ میرے بھائی بھی زمیندار ہیں۔ بات یہ ہے کہ شوگر سیس فنڈ صرف فارم ٹو مارکیٹ روڈ پر ہی خرچ ہوتا ہے۔ باقی رہی بات کہ شوگر مل کے یارڈ میں فنڈ کیوں استعمال ہوا ہے

رمضان شوگر مل کی یارڈ میں شوگر سیس فنڈ خرچ نہیں ہوا اور نہ ہی ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی میں ایسا کوئی منصوبہ آیا ہے۔ جتنا فنڈ بھی ہے وہ سارا فارم ٹو مارکیٹ روڈ پر خرچ ہوا ہے اور خرچ ہو رہا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! بہاولپور میں اشرف شو گر مل ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا سکتے ہیں کہ شو گر سیس کے کتنے فنڈ اکٹھے ہوئے ہیں اور کون کون سی سڑک فارم ٹو مار کیٹ بنی ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو fresh question بنتا ہے۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر کا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: سوال نمبر 5123۔

محکمہ خوراک سرگودھا، 2002 تا حال، فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل

*5123: **ملک اصغر علی قیصر:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ خوراک ضلع سرگودھا کو کتنی رقم فراہم کی گئی؛

(ب) کتنی رقم سے گندم خرید کی گئی اور کتنی رقم افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں اور ٹی۔اے / ڈی۔اے پر خرچ کی گئی؛

(ج) کتنی رقم سرکاری افسران کی گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؛

(د) کتنی رقم ٹیلی فون، بجلی وغیرہ کے بلوں کی ادائیگی پر خرچ کی گئی؛

(ہ) کتنی رقم کا ان سالوں کے دوران خوردبرد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس خوردبرد کے ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

وزیر خوراک،

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ خوراک کو درج ذیل رقوم فراہم کی گئیں۔

برائے خریداری	اسٹیبلشمنٹ اور انسیڈنٹل چارجز	میزان
2,74,84,59,103/- روپے	3,87,03,898/- روپے	2,78,71,63,001/- روپے

(ب) مطلوبہ عرصہ کے دوران 2,76,213.183/- میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔ جس پر مبلغ 2,18,65,50,613/- روپے ادائیگی کی گئی اور 56,19,08,490/- روپے بجٹ بقایا ہے۔ نیز افسران اور اہل کاران کی تنخواہوں اور ٹی۔اے/ڈی اے کی مد میں درج ذیل رقوم خرچ کی گئیں۔

نمبر شمار	مد	اخراجات
-1	تنخواہ	1,81,84,805/- روپے
-2	ٹی اے / ڈی اے	1,33,574/-

(ج) سرکاری افسران کی گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مد	اخراجات
-1	پٹرول	2,06,159/- روپے
-2	مرمت	24,292/- روپے
	میزان	2,30,451/- روپے

(د) مطلوبہ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مد	اخراجات
-1	ٹیلیفون	1,10,320/- روپے
-2	بجلی	3,00,465/- روپے
	میزان	4,10,785/- روپے

(ہ) خورد برد نہ ہونے کی وجہ سے ایسی کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) کا جواب ہے کہ 56 کروڑ 19 لاکھ 68 ہزار چار سو نوے روپے بجٹ بقایا ہے جبکہ انہی سوالات میں پہلے بتایا گیا ہے کہ 12 فیصد کی شرح سے محکمہ فوڈ مختلف بنکوں سے پیسے لے کر گندم کی خریداری کرتا ہے۔ یہ جو 56 کروڑ روپیہ عرصہ دراز سے اکاونٹ میں پڑا ہے یہ بھی بنکوں سے حاصل کیا گیا ہو گا اس کا interest کتنا آیا ہے؟ اور جو interest محکمہ فوڈ بنکوں کو ادا کر رہا ہے یہ اس سے meet کرتا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ 56 کروڑ 19 لاکھ 68 ہزار چار سو نوے روپے گورنمنٹ آف پنجاب نے بنکوں سے wheat season کے لئے limits لی تھیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے حکم فرمایا تھا کہ زمیندار کی دہلیز سے آپ نے گندم خریدنی ہے اور پرائیویٹ سیکٹر کو بھی اجازت دی تھی کہ وہ گندم خریدے۔ یہ فنڈ ہم نے بنکوں سے نہیں لئے مثلاً ہمیں 35 لاکھ ٹن گندم خریدنے کا ٹارگٹ دیا گیا تھا ہم نے 24 لاکھ ٹن گندم خرید کی۔ ہم نے پیسے 35 لاکھ ٹن کے arrange کئے تھے اس لئے باقی رقم بنکوں کے پاس ہی تھی اس طرح یہ رقم ہم نے نہ تو بنکوں سے لی اور نہ ہی اس پر کوئی interest دیا گیا۔ یہ بنکوں کے پاس limit تھی۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان: جناب سپیکر! جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اچھی بارشیں ہوئی ہیں اور بارانی علاقوں میں بھی بڑی اچھی گندم ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ محکمہ فوڈ سے بارشوں کا کیا تعلق ہے۔ اگلا سوال بھی ملک اصغر علی قیصر کا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: سوال نمبر 5124۔

محکمہ خوراک گوجرانوالہ 2002 تاحال

فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل

*5124: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ خوراک ضلع گوجرانوالہ کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟
(ب) کتنی رقم سے گندم خرید کی گئی اور کتنی رقم افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں اور ٹی۔اے / ڈی۔اے پر خرچ کی گئی؟
(ج) کتنی رقم سرکاری افسران کی گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟
(د) کتنی رقم ٹیلی فون، بجلی وغیرہ کے بلوں کی ادائیگی پر خرچ کی گئی؟
(ہ) کتنی رقم کا ان سالوں کے دوران خوردبرد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس خوردبرد کے ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک:

(الف) ضلع گوجرانوالہ کو -/2,51,24,15,838 روپے فراہم کئے گئے
(ب) گندم کی خرید پر -/2,48,32,96,331 روپے خرچ کئے گئے۔ افسران و اہلکاران کی تنخواہوں پر -/2,55,93,287 روپے خرچ ہوئے۔ ٹی۔اے، ڈی اے کی مد میں -/1,87,091 روپے خرچ ہوئے۔
(ج) گاڑیوں کی مرمت پر -/99,553 روپے خرچ ہوئے۔
پٹرول کی مد میں -/3,36,070 روپے خرچ ہوئے۔
(د) ٹیلی فون کے بلوں پر -/3,16,813 روپے خرچ ہوئے۔
بجلی وغیرہ پر -/6,83,098 روپے خرچ ہوئے۔
(ہ) اس عرصہ کے دوران خوردبرد کا کوئی بھی کیس نہ ہوا ہے اور نہ ہی کسی اہلکار یا افسر کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ فوڈ گوجرانوالا میں تقریباً 99 ہزار پانچ سو 53 روپے گاڑیوں کی مرمت پر اور تین لاکھ چھتیس ہزار روپے پٹرول کی مد میں خرچ کئے گئے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتائیں کہ محکمہ خوراک گوجرانوالا کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک: جناب سپیکر! ان کا یہ fresh question بنتا ہے۔ انہوں نے 99 ہزار پانچ سو 53 روپے کی جو figure بتائی ہے یہ تو ان کا پٹرول ہے یہ time limit کیس ہوتا ہے، ہم نے تین ماہ میں گندم خرید کرنی ہوتی ہے۔ یہ پراجیکٹ تقریباً 2۔ارب 51 کروڑ روپے کا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب گاڑیوں کی تعداد سے اندازہ لگائیں گے کہ ان پر کتنا خرچ آیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک: جناب سپیکر! ٹی اے / ڈی اے، پٹرول، بجلی اور ٹیلی فون وغیرہ پر تقریباً ایک فیصد خرچ آتا ہے

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال سردار غلام احمد خان گاڈی صاحب کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: On his behalf Q. No. 5290 (معزز رکن نے سردار غلام احمد خان گاڈی کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 5290 دریافت کیا)۔

جھنگ، شوگر سیس فنڈ سے شوگر ملز کی رابطہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت

*5290۔ **سردار غلام احمد خان گاڈی**: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سڑک جھنگ سرگودھا روڈ بمقام اڈہ گیرارج تا قلعہ قادر پور براستہ کوٹ عیسے شاہ اور سڑک سلیانہ شریف تا چنڈ بھروانہ براستہ کوٹ خان کین ایریا میں واقع ہیں؟

(ب) شکر گنج شوگر ملز جھنگ نے پہلی کرشنگ کس سال میں شروع کی؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ دونوں سڑکیں گنے کے بے پناہ لوڈ کی وجہ سے تباہ ہوئی ہیں؛

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سڑکیں نہ شوگر سیس سے بنیں اور نہ ہی آج تک شوگر سیس فنڈ سے مذکورہ سڑکیں پر کوئی پیسہ لگا؛

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تباہ شدہ سڑکوں کو مرمت کرنے کے لئے شوگر سیس فنڈ لگانے کے بارے میں ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؛

وزیر خوراک:

(الف) یہ درست ہے کہ متذکرہ سڑکیں شوگر کین ایریا میں واقع ہیں۔

(ب) شکر گنج شوگر ملز نے پہلی کرشنگ 74-1973 میں شروع کی۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ دونوں سڑکیں شوگر کین کے رش کی وجہ سے خراب ہوئی ہیں۔

(د) درست ہے کہ یہ سڑکیں شوگر سیس فنڈ سے نہیں بنیں اور نہ ہی آج تک اس پر شوگر سیس فنڈز سے کوئی رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ہ) ضلعی سیس کمیٹی جھنگ نے مورخہ 04-09-07 کو بشمول دیگر سڑکات اڈا گیراج تا چوک بھمب اور پیر کوٹ تا سلیانہ مرمت کا تخمینہ لاگت بالترتیب 85 لاکھ برائے 10 کلومیٹر اور 93 لاکھ برائے 12 کلومیٹر کین کمشنر پنجاب کو ارسال کر دیا ہے۔ صوبائی سیس کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں حتمی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ یہ شوگرکین ایریا ہے اور 1973 سے اس میں مل چل رہی ہے اور اب دونوں سڑکیں شوگر کین کے رش کی وجہ سے خراب ہوئی ہیں اور یہ شوگر سیس فنڈ سے نہیں بنی تھیں۔ انہوں نے لکھا

ہے کہ ہم نے 7/9/2004 کو بھیج دیا ہے کہ یہ سڑکیں بنیں گی۔ وزیر صاحب یہ بتا دیں کہ صوبائی سیس کمیٹی کب meet کرتی ہے اور اس سڑک کے بننے کی کب تک فائنل منظوری ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! میری عرض ہے کہ ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی اپنی recommendations صوبائی سیس کمیٹی کو بھجواتی ہے اور صوبائی سیس کمیٹی اس کو approve کرتی ہے۔ شوگر ملوں کی ڈویلپمنٹ سکیمیں پورے پنجاب سے آتی ہیں اور انہوں نے جو پوچھا ہے کہ یہ روڈ کب تک مرمت ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ 10-11-04 کی میٹنگ میں یہ approve ہو گئی ہے اور اب اس کا ٹینڈر ہونا ہے ٹھیکیداروں کی پری کوالیفکیشن ہونی ہے۔ یہ پراسیس میں ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال میں بن جائے گی۔

جناب سپیکر، اگلا سوال جناب تنویر اشرف کائرہ صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال رانا سرفراز احمد خان کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ منور صغیر صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 6048 چودھری جاوید احمد صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، On his behalf Q. No. 6048 (معزز رکن نے چودھری جاوید احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 6048 دریافت کیا)۔

ضلع رحیم یار خان، 2001 تا 2004، فلور ملز کے کوٹا جات کی تفصیل

*6048: **چودھری جاوید احمد،** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع رحیم یار خان کی کس کس فلور مل کو کن کن تاریخوں میں کتنا کتنا کوٹہ گندم یکم جولائی 2001 سے 30۔جون 2004 تک دیا گیا ہے۔ ان کے نام و پتہ جات سے آگاہ فرمائیں؛

(ب) مارچ' اپریل 2005 میں گندم کی خریداری کے لئے کیا پالیسی بنائی گئی ہے؛

(ج) اس کے لئے کتنا بار دانہ خرید کیا گیا ہے؛

(د) زمیندار کو صحیح قیمت دینے کے لئے کیا محکمہ خوراک صوبہ کی تمام تحصیلوں سے گندم خریدنے کا پروگرام رکھتا ہے' اگر نہیں تو کیوں؛

(ہ) گندم کو سٹور کرنے کے لئے کتنے سرکاری گودام ہیں اور کتنے پرائیویٹ لئے گئے؛

وزیر خوراک:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جولائی 2001 تا 30۔جون 2004 میں جتنی گندم مع کوٹہ کی تعداد جاری ہوئی' اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے' تاہم ملز وار مع مقدار گندم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ملز مع پتہ	تعداد کوٹہ	مقدار گندم (میٹرک ٹن)
1۔	رحیم یار خان فلور مل رحیم یار خان	147	6521.800
2۔	ماڈرن فلور ملز رحیم یار خان	184	15350.800
3۔	علی شہباز فلور مل رحیم یار خان	184	13887.300
4۔	اقبال فلور مل رحیم یار خان	179	9339.900
5۔	نوید عثمان فلور مل رحیم یار خان	179	10366.100
6۔	عمر فلور مل رحیم یار خان	215	13700.300
7۔	شاداب فلور مل رحیم یار خان	234	14000.000
8۔	اکرم فلور مل رحیم یار خان	213	11965.600
9۔	لقمان فلور مل رحیم یار خان	122	978.500
10۔	صادق فلور مل رحیم یار خان	197	12119.700
11۔	چشتیاں فلور مل رحیم یار خان	257	16151.000
12۔	ریاست فلور مل رحیم یار خان	219	16326.500

-13	الامین فلور مل رحیم یار خان	124	6522.300
-14	گیلانی فلور مل رحیم یار خان	105	3919.900
-15	عائشہ فلور مل رحیم یار خان	129	10790.000

(ب) مارچ اپریل 2005 میں گندم کی خریداری کے لئے پالیسی مرتب ہو چکی ہے، جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ ہدف خریداری 35 لاکھ میٹرک ٹن

2۔ امدادی قیمت خریداری 400روپے فی 40 کلوگرام اور 1.20روپے فی 40 کلو گرام ڈیلیوری چارجز

3۔ فلور مز وغیرہ کو خریداری کی اجازت ہو گی۔

4۔ قیمت باردانہ A کلاس جیوٹ بوری50 روپے، B کلاس جیوٹ بوری30 روپے اور پی پی بوری 13.50روپے 100 بوری تک باردانہ شخصی ضمانت پر دیا جائے گا، جب کہ زائد کال ڈیپازٹ پر جاری ہو گا گندم کی نقل و حمل پر کسی قسم کی ضلعی یا بین الصوبائی پابندی نہ ہو گی۔

(ج) 35 لاکھ میٹرک ٹن گندم خرید کے لئے 3,50,00,000بوریاں 100 کلو گرام کی درکار ہیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حکومت 10 لاکھ میٹرک ٹن گندم کے لئے پولی تھین تھیلا،18.50لاکھ میٹرک ٹن کے لئے نئے جیوٹ بوری خرید کر رہی ہے۔ بقایا ضرورت پہلے سے موجود باردانہ سے پوری کی جا رہی ہے۔ حکومت مندرجہ ذیل ریٹ پر باردانہ خرید کر رہی ہے۔

نمبر شمار	سکیم سال	جیوٹ بوری	PPبوری
-1	2004-05	50روپے	12.25روپے
-2	2005-06	49روپے	12.79روپے سے 13.15روپے تک

(د) محکمہ خوراک حکومت پنجاب نے گندم خرید کے لئے تقریباً 378 سنٹر بنائے ہیں۔ ہر تحصیل میں ایک سے زیادہ خریداری مرکز بنائے گئے ہیں تا کہ زمینداروں کو ان کی پیداوار کا معقول معاوضہ مل سکے۔ علاوہ ازیں پاسکوضلع حافظ آباد اور اس کے علاوہ

13 تحصیلوں سے گندم کی خریداری آئے گی۔ حکومت نے کوشش کی ہے زمینداروں کے سہولت کے لئے نزدیک ترین مراکز خریداری کھولے جائیں تا کہ کسان کو گندم فروخت کرنے میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(ہ) گندم کو سٹور کرنے کے لئے سرکاری گودام 25,38,830 میٹرک ٹن گنجائش کے موجود ہیں علاوہ ازیں 346 گودام پرائیویٹ سیکٹر سے کرائے پر لئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گندم کی فصل بالکل کٹائی کے قریب ہے میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا ہے کہ اس دفعہ گندم کی خریداری کے لئے محکمہ نے کیا پالیسی وضع کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک: جناب سپیکر! حکومت نے بڑی واضح پالیسی دی ہے ایک تو حکومت نے ٹارگٹ دیا ہے کہ ہم نے زمینداروں سے اس دفعہ 35 لاکھ ٹن گندم خرید کرنی ہے۔دوسرا انہوں نے اس چیز کو open کر دیا ہے کہ جو بھی بندہ خرید کرنا چاہے خرید کرے۔ تا کہ ہمارے زمیندار اور کسان بھائی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ہم نے ڈسٹرکٹ کی territory ختم کر کے اوپن پالیسی دی ہے بلکہ ہماری کوشش ہو گی کہ ہم اپنے کسان بھائیوں کو full support کریں اور ان کی گندم خرید کریں باقی رہی پالیسی کی بات تو میں یہ کہوں گا کہ حکومت نے بڑی لبرل پالیسی دی ہے کہ ہم نے اپنے بھائیوں کو support کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں ڈاکٹر وسیم صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ گندم کا دانہ دانہ خرید کریں گے اور ان کی مشاورت بھی لیں گے اور اگر کوئی خاص بات ہو تو یہ مجھے بتائیں میں ان کا مشکور ہوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب سمیع اللہ خان صاحب کا ہے ۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی جناب سمیع اللہ خان صاحب کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں صاحب کا ہے ۔۔۔ وہ تشریف نہیں

رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں صاحب کا ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! صبح سے تیسری ٹیلی ویژن کی ٹیم آئی ہے۔ یہ تصویریں تو بناتے ہیں مگر پی۔ٹی۔وی پر دکھاتے بہت کم ہیں اور جیو پر خبروں میں جو تصویر دکھاتے ہیں اس میں آپ کی جگہ پر چیف جسٹس بٹھائے نظر آتے ہیں جن کا ہم بہت احترام کرتے ہیں۔ آپ ان کو ہدایات دیں کہ کم از کم جو تصویریں بناتے ہیں وہ جیو کو بھی دیں۔

جناب سپیکر، میں گزارش کروں گا کہ عباسی صاحب کی تصویر ضرور آنی چاہیے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میری نہیں بلکہ آپ کی بھی آنی چاہیے کیونکہ جیو پر جو تصویر دکھائی جاتی ہے وہ فاضل چیف جسٹس کی اس وقت کی تصویر دکھائی جاتی ہے جب دو سال پہلے صدر کا الیکشن ہو رہا تھا۔اس لئے جیو کو بھی تصویر دیا کریں اور ساتھ آپ کی بھی تصویر آئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گندم کے حوالے سے بات چل رہی تھی وقفہ سوالات ختم ہونے والا ہے میں نے گزارش یہ کرنی ہے کہ پچھلے دنوں بہاولنگر کی تحصیل فورٹ عباس، چشتیاں اور بہاولپور کی تحصیل احمد پور شرقیہ میں شدید ژالہ باری ہوئی اور تمام تحصیلوں میں گندم کی فصل کو شدید اور کسانوں کو بھی بہت زیادہ نقصان ہوا ہے میں آپ کی توسط سے محکمہ خوراک سے گزارش کروں گا کہ ان کسانوں کے نقصان کے ازالے کے لئے اس علاقے کو آفت زدہ قرار دیں یا ان کے لئے کوئی compensation فراہم کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

کسانوں سے براہ راست خرید کردہ گندم اور اخراجات کی تفصیل

*3954، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت پنجاب نے گزشتہ دو سال میں کل کتنی مقدار میں کسانوں سے براہ راست گندم خریدی ہے۔ ہر سال کی ٹوٹل مقدار الگ الگ بیان فرمائیں؛

(ب) اس گندم کی خریداری کے لئے حکومت کی کل کتنی رقم خرچ ہوئی اور یہ رقم کن ذرائع سے حاصل کی گئی۔ اگر بنک سے حاصل کی گئی تو کس بنک سے حاصل کی اور کیا شرح سود ادا کیا گیا؛

(ج) پنجاب حکومت نے بیرون ملک گندم برآمد کے لئے براہ راست خود بھی سودے کئے یا صرف ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے ذریعہ گندم فراہم کی گئی اور کس ریٹ پر؛

وزیر خوراک،

(الف) حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے گزشتہ دو سال میں کسانوں سے براہ راست درج ذیل مقدار میں گندم خریدی۔

نمبر شمار	سال	مقدار خرید کردہ گندم
1-	2002-2003	28,43,640 میٹرک ٹن
2-	2003-2004	24,09,065 میٹرک ٹن

(ب) سال 2002-03 اور سال 2003-04 میں جو گندم خریدی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام بنک	خریداری کے لئے حاصل کردہ رقم		شرح سود	
		2002-03	2003-04	2002-03	2003-04
1-	نیشنل	12,534.6 ملین	4,187.9 ملین	12 فیصد	5.65 فیصد
2-	حبیب	3,958.1 ملین	4,877.7 ملین		
3-	مسلم کمرشل	2,801.3 ملین	2,744.3 ملین		
4-	یونائیٹڈ	1,387.2 ملین	4,187.9 ملین		
5-	الائیڈ	305.3 ملین	0		
6-	بنک آف پنجاب	452.00 ملین	0		
	میزان	21,438.5 ملین	18,113.6 ملین		

جولائی 2003 سے بنکوں نے شرح سود 5.65 سے کم کر کے 2.85 اور جنوری 2004 سے 1.90 فیصد کر دی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے بیرون ملک گندم ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے ذریعے فراہم کی۔ سال 2002-03 میں یہ ریٹ 104.40 تا 133.38 ڈالر فی میٹرک ٹن رہا جو کہ 4.176 ڈالر تا 5.335 ڈالر فی کلو گرام بنتا ہے۔ اس گندم پر متفرق اخراجات کا تخمینہ 118.41 روپے فی 40 کلو گرام بنتا ہے۔ جس میں سے 60 فیصد مرکزی حکومت نے ادا کرنا ہوتا ہے جبکہ سال 2003-04 میں بیرون ملک گندم برآمد نہیں کی گئی۔

ضلع گجرات خریداری مراکز پر گندم کے لئے حفاظتی اقدامات اور دیگر تفصیلات

*5843 جناب تنویر اشرف کائرہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع گجرات میں خریداری مراکز پر گندم کی حفاظت کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔ 1999 سے آج تک کتنی گندم ضائع ہوئی۔ اس کی Disposal کیسے اور کہاں کی گئی نیز گندم کی خریداری کے لئے 1999 سے آج تک جو رقم خرچ کی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک،

ضلع گجرات میں محکمہ خوراک پنجاب گندم کی حفاظت کے لئے ہر قسم کے حفاظتی اقدامات اٹھاتا ہے۔ جس میں جگہ کا انتخاب جہاں ذخیرہ کاری کرنا مقصود ہو وہ جگہ دیگر جگہوں سے اونچی ہو سیلابی پانی کا کسی قسم کا خطرہ نہ ہو۔ وہاں تھڑا جات بنا کر گندم ذخیرہ کی جاتی ہے۔ پھر اسے ترپالوں سے ڈھانپا جاتا ہے اور کیڑوں سے حفاظت کے لئے ماہرین کی موجودگی میں زہر آلودہ دھونی اور سپرے کیا جاتا ہے۔

1999 سے آج تک گندم کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔ اس گندم کی خرید پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سال	مقدار (ٹنوں میں)	رقم (روپوں میں)
1999	15,9343.00	9,57,57,049.15
2000	1,04,876.300	78,89,25,439.60
2001	10,984.500	8,22,17,733.81
2002	29,125.800	21,90,25,264.00
2003	34,386.300	25,85,84,978.00
2004	41,322.100	36,96,32,213.00

گندم و دیگر اجناس ذخیرہ کرنے کی گنجائش، مزید منصوبہ جات اور کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

*5961۔ رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت پنجاب کے پاس گندم اور دیگر زرعی اجناس ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش ہے۔ تفصیل ضلع وار دی جائے؟

(ب) کیا صوبائی ضروریات کے مطابق ذخیرہ کرنے کی گنجائش مکمل ہے یا مزید گودام بنانے کی ضرورت ہے' اگر جواب نفی میں ہے تو مزید کتنے اور کون سے منصوبے کہاں کہاں شروع کئے جا رہے ہیں؟

(ج) پنجاب بھر میں کتنے نجی گودام محکمہ خوراک نے کرایہ پر حاصل کئے ہوئے ہیں اور گزشتہ 3سالوں میں ان گوداموں کا کتنا کرایہ ادا کیا گیا۔ تفصیلات ضلع وتحصیل وار اور سال وار فراہم کی جائیں؟

وزیر خوراک:

(الف) حکومت پنجاب کے پاس گندم اور دیگر اجناس کے ذخیرہ کاری کے لئے معیار گنجائش گودام 25,38,830 ٹن ہے۔ ضلع وار گوداموں کی تفصیل ضمیمہ (الف) پر ملاحظہ فرمائیں۔ جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) محکمہ خوراک کو گندم ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کی ضرورت تین طرح کی ہے:۔

I۔ علاقائی خریداری کے مطابق

II۔ شہری آبادی کی ضرورت کے مطابق

III۔ گندم کا مقامی ملوں کے اجراء کے حساب سے جس کی تفصیل ضمیمہ (ب تا د) میں درج ہے۔ جو ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ حکومت پنجاب نے 5لاکھ ٹن کے سائلوز بنانے کا منصوبہ ترتیب دیا ہے جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ ضلع وار سائلوز مع گنجائش ذخیرہ کاری کی تفصیل ضمیمہ (خ) میں درج ہے۔ جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ خوراک حکومت پنجاب نے ذخیرہ کاری کی کمی کو پورا کرنے کے لئے جو نجی گودام پچھلے تین سالوں سے کرائے پر حاصل کئے تھے۔ ان کی تفصیل ضلع وتحصیل وار ضمیمہ (خ) میں درج ہے۔ جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ضلع ساہیوال۔ 2004 میں گندم کی خرید کا ہدف، گوداموں اور سٹوریج کی تفصیل

*6023۔ محترمہ منور صغیر، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع ساہیوال میں گندم سٹور کرنے کے کتنے گودام ہیں اور کس کس جگہ واقع ہیں؛
(ب) سال 2004 میں ضلع ساہیوال کے لئے سرکاری ہدف گندم جمع کرنے کا کیا تھا۔ کیا اس کے مطابق گندم جمع کی گئی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؛
(ج) مذکورہ گوداموں میں کتنی گندم کو سٹور کیا گیا۔ کتنے سٹور ناکارہ ہیں اور کتنی گندم کھلی جگہ پر سٹور کی گئی ہے؛

وزیر خوراک:

(الف) ضلع ساہیوال میں کل 75 گودام اور 331 بنتر ہیں۔ جس کی معیاری ذخیرہ کاری گنجائش 97450 میٹرک ٹن ہے۔ یہ گودام ساہیوال شہر، ہڑپہ، داد فتیانہ، کمیر، 138-9L، 182-9L، چیچہ وطنی، غازی آباد، 170-9L، کسووال، اقبال نگر اور کمانہ میں واقع ہیں۔

(ب) سال 2004 میں ضلع ساہیوال میں گندم کا ہدف خرید 2 لاکھ 40 ہزار میٹرک ٹن (2,40,000 میٹرک ٹن) مقرر ہوا تھا۔ لیکن 1,98,811 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔ ہدف خرید کے مکمل نہ ہونے کی وجوہات پانی کی کمی، گندم کے پکنے سے پہلے درجہ حرارت کا بڑھ جانا جس بناء پر گندم کے دانے سکڑ گئے، لہذا فی ایکڑ پیداوار کم ہو گئی۔ کھلی منڈی میں گندم کے نرخ سرکاری امدادی قیمت سے زائد ہو گئے۔

(ج) گوداموں میں 104597 میٹرک ٹن گندم سٹور کی گئی۔ جب کہ 94214 میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے سٹور کی گئی۔ کوئی گودام ناکارہ نہ ہے تاہم کچھ گوداموں کی مرمت ہونا درکار ہے۔

سال 2004 کے دوران خرید کردہ گندم کی تفصیل

*6136، جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
سال 2004 میں صوبہ پنجاب میں محکمہ خوراک نے کتنی گندم کس نرخ پر خرید کی۔
ہر ضلع کی الگ الگ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر خوراک:

محکمہ خوراک پنجاب نے 24,52,852 میٹرک ٹن گندم بالترتیب 351.20 روپے اور 358.20 روپے فی 40 کلو گرام کے حساب سے خرید کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نام ضلع	نرخ خرید 351.20 فی 40 کلو گرام	نرخ خرید 358.20 فی 40 کلو گرام	کل خرید (میٹرک ٹن)
راولپنڈی	34	978	1012
اٹک	255	2576	2831
جہلم	204	1215	1419
چکوال	160	341	501
میزان	653	5110	5763
گوجرانوالہ	24646	71113.1	95759
گجرات	2289	39033	41322
سیالکوٹ	3482	103127	106609
میزان	30417	213273.1	243690
لاہور۔ I	1416	1063	2479
لاہور۔ I	147	1223	1370
شیخوپورہ	11130	17943	29073
قصور	4750	10998.4	15748
اوکاڑہ	39509	77777.6	117287
میزان	56952	109005	165957

فیصل آباد	10593	42859	53452
ٹوبہ ٹیک سنگھ	6142	71345	77487
جھنگ	40031	212660	252691
میزان	56766	326864	383630
سرگودھا	8996	83594	92590
میانوالی	6378	42198.7	48577
بھکر	10693	84067	94760
میزان	26067	209859.7	235927
ملتان	19944	70114	90058
لودھراں	13708	50888	64596
وہاڑی	26843	95655	122498
ساہیوال	29482	169321	198803
پاکپتن	16576	68835	85411
خانیوال	21126	106829	127955
میزان	127679	561642	689321
ڈیرہ غازی خان	7659	32176	39835
مظفر گڑھ	20309	68865	89174
راجن پور	20825	66240	87065
لیہ	6737	77363	84100
میزان	55530	244644	300174
بہاولپور	14732	113449	128181
بہاول نگر	23322	202548	225870
رحیم یار خان	10977	63362	74339
میزان	49031	379359	428390
کل میزان	403095	2049756.8	2452852

سال 2000 تا 2004، باردانہ کی خرید سے متعلقہ تفصیل

*6148، جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 2000 سے 2004 تک کتنا باردانہ خریدا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو باردانہ خریدا گیا پہلے ہی خراب تھا؟

(ج) کیا حکومت ذمہ دار افسران و ٹھیکیداران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) سال وار خرید کردہ باردانہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	خرید کردہ باردانہ جوٹ کاٹن (300 بوری فی کاٹن)	پی پی کاٹن (1000 تھیلی کاٹن)
2000	70000	0
2001	71073	0
2002	55930	16250
2003	88050	0
2004	25000	15000
کل میزان	310853	31250

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) غیر معیاری باردانہ خرید نہیں کیا جاتا۔ لہذا کسی کے خلاف کارروائی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ضلع رحیم یار خان، 2003 تا حال، شوگر سیس فنڈ اور ترقیاتی کاموں کی تفصیل

*6246، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک ضلع رحیم یار خان میں شوگر سیس فنڈ سے جو ترقیاتی کام کروائے گئے' ان کے نام' تخمینہ لاگت' مدت تکمیل اور ٹھیکیداروں کے نام اور تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبہ جات مکمل اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(ج) یہ منصوبہ جات کس مجاز اتھارٹی کی اجازت سے منظور کیے گئے۔ اس وقت اس ضلع میں کتنا شوگر سیس فنڈ کس بنک میں کس کے نام سے جمع ہے؟

وزیر خوراک:

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک 32 ترقیاتی کام شوگر سیس فنڈ سے شروع کئے گئے ہیں جن میں سے 13 منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔

1۔ منصوبہ پر ترقیاتی کام جاری ہے۔ 12 منصوبہ جات ٹینڈر منظوری کے مراحل میں ہیں۔ 6 منصوبوں کے فنڈز وصول ہونے ہیں۔ مزید برآں ہر منصوبہ کا تخمینہ لاگت' مدت تکمیل' نام ٹھیکیدار اور دیگر تفصیل "A" Annexure پر ملاحظہ فرمائیں۔ جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ کل تخمینہ لاگت -/16,27,62,000 روپے ہے۔ اس ضمن میں -/10,84,27,000 روپے ریلیز کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہائی وے ڈویژن رحیم یار خان ڈسٹرکٹ گورنمنٹ رحیم یار خان

ان میں سے تیرہ منصوبہ جات مکمل ایک زیر تکمیل اور بارہ منصوبہ جات کے ٹینڈر منظوری کے مراحل میں ہیں۔

محکمہ انہار

ایک منصوبہ زیر تکمیل ہے جبکہ چار (4) منصوبہ جات ٹینڈر کے مراحل میں ہیں۔

پراونشل ہائی وے

ایک منصوبہ مکمل ہوا۔

(ج) منصوبہ جات ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی و ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کی اجازت سے منظور کئے گئے۔ مورخہ 23-12-2003 کے بعد پراونشل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی کی منظوری سے سکیمیں شروع کی گئیں۔ جس نے ان سکیمز کو Clear کیا تھا۔ اس وقت یعنی مورخہ 13-12-2004 کو ضلع رحیم یار خان کے شوگر سیس فنڈ میں جو کہ رحیم یار خان کے خزانہ آفس کے پرسنل لیجر اکاؤنٹ (III) میں مبلغ 2,26,012.56 روپے جمع ہیں جو کہ جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر رحیم یار خان کے نام ہے۔

ضلع رحیم یار خان، 2003 تاحال، شوگر ملز
اور شوگر سیس سے متعلقہ تفصیلات

*6249: انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں قائم شوگر ملز اور ان کے مالکان کے ناموں کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ہر شوگر مل کا سال 2003 سے آج تک شوگر سیس اکٹھا ہوا ہے اور کتنا شوگر سیس کن کن شوگر ملز سے حکومت نے وصول کرنا ہے؟

(ج) شوگر سیس فنڈ کہاں کہاں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ اس خرچ کی منظوری کونسی اتھارٹی دینے کی مجاز ہے؟

(د) مذکورہ سالوں کے دوران شوگر سیس فنڈ سے کس کس مل کی حدود کے اندر روڈز اور دیواریں یا دیگر ترقیاتی کام ہوئے ان ترقیاتی کاموں کے نام اور رقم کی تفصیل نیز یہ کام کس کی اجازت سے ہوئے؟

وزیر خوراک:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں قائم شوگر ملز اور ان کے مالکان کے ناموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

شوگر مل	مالک کا نام
1۔ یونائیٹڈ شوگر مل	چودھری بشیر احمد
2۔ حمزہ شوگر مل	حاجی نثار احمد
3۔ جمال دین والی شوگر مل	جہانگیر خان ترین

(ب)

شوگر مل	واجب الادا	جمع شدہ
یونائیٹڈ شوگر مل	8,611,796	8,611,696روپے
حمزہ شوگر مل	21,474,861	21,474,861روپے
جمال دین والی شوگر مل	14,799,298	14,799,298روپے

(ج) شوگر کین ترقیاتی سیس رولز1964 کے رول نمبر 8(4) کے مطابق یہ فنڈ شوگر ملوں کے گرد و نواح کے ایریا جہاں سے انہیں خام مال یعنی گنا حاصل ہوتا ہے میں خرچ ہو سکتا ہے۔ ان اخراجات کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی دینے کی مجاز ہے جو مندرجہ ذیل کاموں پر خرچ ہو سکتا ہے۔

1۔ بڑی سڑکوں اور پلوں (جو سیس فنڈ سے تعمیر ہوئے ہوں) کی خصوصی مرمت اور بہتری کے لئے

2۔ گنا کی فصل اور شوگر انڈسٹری کے وسیع تر مفاد میں متعلقہ ضلع کے اندر جملہ سڑکات اور پلوں (جو سیس فنڈ سے تعمیر نہ ہوئے ہوں) کی مرمت اور بہتری کے لئے

3۔ نئی سڑکوں اور پلوں کی تعمیر پر

4۔ ضلع میں سپیشل پلانٹ پروٹیکشن کے لئے

5۔ گنا کی فصل کی بہتری کے لئے حکومت کی طرف سے منظور شدہ منصوبوں پر
6۔ گنا کی فصل کی بہتری اور تحقیق کے لئے
(د) ضلع رحیم یار خان میں کسی بھی مل کی حدود کے اندر کوئی کام نہ ہوا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: وہ سن رہے ہیں۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس takeup کرتے ہیں یہ نوٹس ملک اصغر علی قیصر اور انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں صاحب کی طرف سے ہے۔ اس کا نمبر 333 ہے۔

لاہور: عالم دین کے قتل پر حکومتی کارروائی کی تفصیل

333۔ ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یکم اپریل 2005 کو علامہ غلام حسین نجفی کو لاہور میں گولیاں مار کر شہید اور ان کی بیٹی اور ایک طالبہ کو شدید زخمی کر دیا گیا؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نجفی صاحب کو مسلسل قتل کی دھمکیاں مل رہی تھیں اور اعلیٰ پولیس افسران کو مطلع کرنے کے باوجود نجفی صاحب کی زندگی کی حفاظت کے لیے حکومت نے سیکیورٹی میسر نہ کی؛

(ج) اس کوتاہی کے مرتکب پولیس کے اعلیٰ افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائیں؛

(د) آج تک نجفی صاحب کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور اس مقدمہ کی تفتیش کرنے والے پولیس ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر!

(الف) حسب رپورٹ مہتمم اعلیٰ پولیس آپریشن انویسٹی گیشن لاہور یکم اپریل 2005 کو علامہ غلام حسین نجفی علاقہ تھانہ لیاقت آباد لاہور میں گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا اور ان کی بیٹی مسماۃ مریم اور طالبہ مسماۃ نگی اشرف زخمی ہوئیں جس پر مقدمہ نمبر 173 مورخہ 1/4/2005 بجرم 109/34، 302/34، 788 ت پ تھانہ لیاقت آباد لاہور درج ہوا۔

(ب) اس ضمن میں متوفی کی جانب سے کوئی زبانی یا تحریری اطلاع موصول نہ ہوئی تھی۔

(ج) مقتول نے اس ضمن میں کسی پولیس افسر کو کوئی تحریری یا زبانی اطلاع نہ دی تھی۔ کسی پولیس افسر کی کوتاہی نہ پائی گئی ہے۔

(د) علامہ غلام حسین نجفی کے قاتلوں کو trace اور گرفتار کرنے کے لئے عمر ورک ڈی۔ایس۔پی' سی۔آئی۔اے ماڈل ٹاؤن ' خالد جاوید انسپکٹر آئی۔بی ' رانا عثمان انور انسپکٹر ایف آئی یو ' محمد بلال انسپکٹر ایف۔آئی۔اے اور انچارج انویسٹی گیشن تھانہ لیاقت آباد انسپکٹر عاطف معراج متحرک ہیں۔ ملزمان کی گرفتاری کے سلسلے میں ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اس وقت تک تقریباً سو افراد کو ہم نے شامل تفتیش کیا ہے اور اس کیس کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ ریڑھی بان جس نے گاڑی کے آگے ریڑھی کھڑی کر کے گاڑی کو بلاک کرنے کی کوشش کی تھی ہم نے اس کو trace کر لیا ہے اور اس کی نشاندہی پر آگے مزید تفتیش میں پیش رفت ہو رہی ہے۔ ہم نے ملزمان trace کر لئے ہیں اور میں اس موقع پر نام اس لئے افشا نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ان کی گرفتاری ہمیں مقصود ہے۔ میں آپ اور آپ کے توسط سے معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ملزمان کو جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں کچھ گزارش کرنا چاہوں گا کہ کچھ عرصہ سے ہمارے صوبے میں فرقہ واریت کی لہر میں کافی break آیا تھا اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ جنگ دوبارہ شروع ہو اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے بھی یہ کام کیا ہے ان کو جلد از جلد منظر عام پر لا کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ فرقہ واریت کی لہر دوبارہ ہمارے صوبے کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں بھی اسی حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور میری گزارش یہ ہے کہ جز(ب) میں معزز رکن کے سوال کا جواب محترم وزیر قانون نے دیا' میرے خیال میں درست نہیں ہے۔ علامہ صاحب کو دو تین سال سے مسلسل قتل کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں جس کی وجہ سے وہ کئی سال جامعہ المنتظر سے باہر ہی نہیں نکلے۔ اس طرح کی صورتحال میں یہ کہنا کہ انہوں نے پولیس کو مطلع نہیں کیا تھا کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ سارا کچھ پولیس کے علم میں تھا کہ وہ سماج دشمن عناصر کے انتہائی اہم ٹارگٹ تھے اس لئے ان کی حفاظت کے لئے مناسب اقدام کیا جانا چاہیے تھا۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے بے گناہ علماء کا قتل ہو رہا ہے جن کا فرقہ واریت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ لاہور ہی میں حافظ ابراہیم سلفی صاحب کو شہید کیا گیا' محترم وزیر قانون نے اس میں ذاتی دلچسپی بھی لی لیکن اس کے باوجود ان کے قاتل بھی ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔ جیسا کہ وزیر صاحب نے اشارۃً کہا کہ شاید قاتل گرفتار ہو جائیں تو یہ خوش آئند بات ہو گی ورنہ روایت تو یہ چلی آ رہی ہے کہ اس طرح کے جتنے بڑے بڑے واقعات ہوئے ہیں ان میں کسی کے قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔ میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کے اور بھی کچھ علماء کو لوگوں نے ٹارگٹ دیا ہوا ہے ان کی حفاظت کا معقول

انتظام کیا جانا چاہئیے۔

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! معزز رکن نے یہ درست فرمایا کہ اس طرح کے کیسز میں تھوڑی سی تاخیر ہو جاتی ہے لیکن یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اس قسم کے کیسز کو trace نہیں کیا گیا یا اس سلسلے میں ملزمان کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ میں جنرل لاء اینڈ آرڈر کی بحث میں تفصیل سے بتاؤں گا کہ پنجاب پولیس نے بالخصوص High Profile Cases کے ملزمان کو trace کر کے اور تمام ملزمان کو گرفتار کیا ہے اگر کسی ایک آدھ کیس میں تھوڑی سی دقت آتی ہے تو اس کی مختلف وجوہات ہیں۔ اس موجودہ کیس میں بھی میں تفصیل میں اس لئے نہیں گیا تھا کہ یہاں پر ٹوٹل ذمہ داری پولیس کے کندھوں پر ڈال دی جاتی ہے اور مدعی فریق روز اول سے ہی پولیس کو غلط ٹریک پر ڈال دیتا ہے۔ اس کیس میں جن لوگوں کی ایماء ظاہر کی گئی ان کا دور دور سے بھی اس کیس کے ساتھ تعلق نہیں تھا لیکن ان کے نام ڈال دیئے گئے اور پولیس کو اس راستے پر چلا دیا گیا لیکن چونکہ ہم نے مختلف پیرا میٹر میں دیکھنا ہوتا ہے ہم ایک angle سے تفتیش نہیں کرتے بلکہ مختلف زاویوں سے اس کیس کو دیکھا جاتا ہے۔ مدعی فریق نے جس راستے پر ہمیں چلایا تھا اس پر چل کر ہم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ پولیس نے اپنے طور پر وہاں ریزھی بان جس نے گاڑی روکی تھی اور مسلسل تین ماہ سے علامہ صاحب کی activity کو نوٹ کر رہا تھا۔ ہم نے اس کو trace کیا اس سے تفتیش کی۔ پھر آگے جو clue ملا ہے اور یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ قاتل کون ہے اور ان کے نام ہمیں معلوم ہیں پتے معلوم ہیں اور ان کی گرفتاری کے لئے کوشش کر رہے ہیں لیکن تھوڑی سی تاخیر اس لئے ہو جاتی ہے کہ پہلے ہمیں غلط ٹریک پر ڈال دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

راولپنڈی طلباء کے ہاتھوں ٹیچر کے قتل پر
حکومتی کارروائی کی تفصیل

336۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک موقر روزنامہ مورخہ 4-4-05 کی خبر کے مطابق میٹرک کے پرچوں میں مرضی کے نمبر لگانے سے انکار پر راولپنڈی میں تین طالب علموں نے گھر میں گھس کر جواں سال ٹیچر کو بیوی اور بچوں کے سامنے گولیاں مار کر قتل کر دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ راولپنڈی میں ہونے والا المناک واقعہ Secrecy Cell کی نااہلی اور بدعنوانی کے باعث پیش آیا؟

(ج) اگر جز (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے قاتلوں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے۔ تفصیل ایوان میں بیان کی جائے، نیز Secrecy Cell کے اہلکاران جن کی بدعنوانی سے یہ واقعہ رونما ہوا، کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، مزید براں اس قسم کے واقعات کی آئندہ روک تھام کے لئے حکومت نے کیا انتظامات اور اقدامات کئے ہیں، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) جز (ب) میں معزز رکن نے یہ دریافت کیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں ہونے والا المناک واقعہ سیکریسی سیل کی نااہلی اور بدعنوانی کی وجہ سے پیش آیا تو اس سلسلے میں گزارش کرنی چاہوں گا کہ جیسے احسان اللہ وقاص صاحب نے فرمایا تو آج صبح جب میں پولیس سے اس کیس کی بریفنگ لے رہا تھا تو ان سے categorically دریافت کیا کہ جن صاحب کو یہ پرچے مارکنگ کے لئے گئے تھے،

ان متعلقہ بچوں کو اس بات کا علم ہو جاتا کہ فلاں صاحب کے پاس ہمارے پرچے گئے ہیں' ان کی بدنیتی ضرور شامل ہو سکتی ہے تو اسی کے پیش نظر آج ہی ایس ایس۔پی انویسٹی گیشن سے میں نے کہا ہے اور انہوں نے آگے حکم جاری کیا ہے کہ سیکریسی سیل کے متعلقہ لوگوں کو شامل تفتیش کیا جائے اور ان کو ہم شامل تفتیش کر رہے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس کا آگے نتیجہ کیا نکلتا ہے؟

(ج) جز (ج) کے سلسلے میں میں پہلے ہی گزارش کر چکا ہوں کہ وہ trace کریں گے تو بات آگے چلے گی لیکن اس وقت تک جو شواہد سامنے آئے ہیں کہ متعلقہ صاحب کو 299 papers marking کے لئے گئے تھے اور ان پیپروں کی ان لوگوں نے تمام تفصیل لی ہے اور ان تمام کو مرحلہ وار شامل تفتیش کر رہے ہیں جو قتل ہونے والے ٹیچر کی اہلیہ کا یہ کہنا ہے کہ اس واقعہ سے پہلے تین بچے انہیں ملنے کے لئے آئے تھے تو اب یہ 299 بچوں کو شامل تفتیش کر رہے تھے' ان میں سے کافی کو شامل تفتیش کر چکے ہیں لیکن ان کی کل تعداد 299 ہے اور جب تک بچے جن کے papers marking کے لئے تھے' کو شامل تفتیش کر کے ان کی اہلیہ سے شناخت نہ کروائی جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ معاملہ آگے نہیں چلے گا تو یک دم 299 بچوں کو شامل تفتیش کرنا اور سب کو گرفتار کرنے سے ایک علیحدہ سے سلسلہ شروع ہو جائے گا تو ہم نے پولیس کو ہدایت کی ہے کہ باقاعدہ ایک طریق کار وضع کر کے بچوں کے والدین کو اعتماد میں لے کر ایک ایک' دو دو بچوں کو شامل تفتیش کیا جائے اور ان کی شناخت کروائی جائے اور اگر ان میں سے کسی پر جرم ثابت ہوتا ہے تو پھر ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ وزیر قانون نے درست تسلیم فرمایا ہے کہ جب papers marking کے لئے جاتے ہیں تو ان کے fictitious نمبر کے بارے میں صرف سیکریسی برانچ کو ہی پتا ہوتا ہے کہ کن بچوں کے papers کس ممتحن کو مارکنگ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ وہ پہلے دو تین دفعہ اس کے پاس گئے ہیں اور اس شریف آدمی

کو اس غریب ٹیچر کو ماہیوں کی پیشکش کرتے رہے کہ پیسے لے لو اور ہمیں نمبر دے دو لیکن اس ٹیچر نے اس معاشرے میں رہتے ہوئے کہ جس معاشرے میں رشوت روز کا چلن بن چکی ہے، رشوت لینے سے انکار کیا اور ایک ایماندار اور ایک اچھے ٹیچر ہونے کا ثبوت دیا۔ اب یہ بات سو فیصد سیکریسی سیل کی نا اہلی ہے اور ان کی مدد کے بغیر کوئی آدمی اس تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ ایک تو میں درخواست کروں گا کہ اس پر خصوصی توجہ دی جائے اور کم از کم سیکریسی برانچ کے متعلقین کو اس میں شامل تفتیش کیا جائے کیونکہ ان کی نا اہلی کی وجہ سے اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے۔ میں یہ بھی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ایک غریب ٹیچر نے اپنی جان قربان کر کے اساتذہ کی عزت کو بلند کیا ہے لیکن اس نے کوئی بے ایمانی کرنے سے انکار کیا ہے تو میں وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ اس کے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ امداد ضرور حکومت کی طرف سے ہونی چاہئے۔

تحریک استحقاق

ایس ایچ او تھانہ ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد کی طرف سے رکن اسمبلی کو من گھڑت مقدمے میں ملوث کرنے کی سازش

(۔۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب ہم Privilege Motion take up کرتے ہیں اور یہ Privilege Motion رانا ثناء اللہ خان صاحب کی طرف سے ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میری تحریک کا نمبر 14 ہے۔ یہ move ہو چکی تھی اور اس سے متعلقہ کچھ documents میں نے محترم لاء منسٹر کو دیئے تھے۔ انہیں بریف بھی کر دیا تھا تو اب انہوں نے اس بارے میں ہی فرمانا ہے۔

جناب سپیکر: جی' لاء منسٹر صاحب! اس کا جواب آ چکا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس کا جواب نہیں آیا لیکن I don't oppose it میں اسے refer کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، میں اس motion کو in order قرار دیتے ہوئے Privilege Committee کے سپرد کرتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم Adjournment Motions take up کرتے ہیں۔ اس motion کا نمبر 21 ہے جو کہ رانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے move بھی ہو چکی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ move بھی ہو چکی ہے اور یہ آج تک pending تھی۔ کوہ نور سے متعلق معاملہ ہے اور آپ کے علم میں ہے چونکہ آپ کا تعلق فیصل آباد سے ہے کہ وہاں پر یہ اراضی 10 سے 15 لاکھ روپے فی مرلہ میں فروخت ہو رہی ہے جبکہ گورنمنٹ کو ایک لاکھ 65 ہزار روپے کے حساب سے 20 فیصد حصہ جو حکومت پنجاب کا بنتا تھا وہ دیا جا رہا تھا اور اس طرح سے سرکاری خزانے کو کافی نقصان پہنچایا جا رہا تھا تو میری اس نشاندہی پر محترم وزیر کالونیز مناظر علی رانجھا سے کل میری بات بھی ہوئی تھی اور وہ اس معاملے کو کافی گہرائی میں جا کر دیکھ رہے ہیں تو غالباً جو رپورٹ وہ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ تو شاید تیار نہیں ہو سکی تو اس سے متعلق میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ چونکہ وہ اراضی اقرار ناموں کے ذریعے آگے سے آگے بک رہی ہے تو اس پر کم از کم یہ پابندی لگا دی جائے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اسے pending کر لیتے ہیں اور منسٹر صاحب سے آپ بات کر لیں بلکہ آپ کی منسٹر صاحب سے بات ہوئی بھی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ مجھے next session تک وقت چاہئے لیکن میری ان سے یہی گزارش تھی کہ اس وقت تک رجسٹریوں پر کم از کم پابندی لگ جائے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اس سلسلے میں آپ منسٹر صاحب سے بات کر لیں اور میں بھی انہیں کہہ دوں گا۔

رانا ثناء اللہ خان: ٹھیک ہے

جناب سپیکر: یہ motion next session تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار رانا ثناء اللہ صاحب کی ہے جس کا نمبر 94 ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس کی جگہ پر میں یہ پڑھ دیتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ 2-اپریل کی ہڑتال کے بعد حکومت پنجاب کے حکم پر صوبہ بھر میں انسداد دہشت گردی ایکٹ کی دفعات کے تحت جھوٹے، مبنی بر غلط حقائق----

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ نہیں ہے بلکہ یہ 94 نمبر ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! کل آپ سے بات ہوئی تھی کہ یہ کل take up ہو گی۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں رانا صاحب! ابھی میں نے جو نمبر پکارا ہے یہ 94 ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اب یہ تو پڑھی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: اس پر بعد میں بات کریں گے آپ پہلے یہ پڑھیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! 94 تو move ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: وزیر ہاؤسنگ اور پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ تشریف فرما نہیں ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! پھر تو اسے in order قرار دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ Monday تک pending کر لیتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: یہ بقیہ میں پڑھ دیتا ہوں جو پہلے پڑھ رہا تھا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اگر میں اس کی اجازت دوں گا تو پھر ہی پڑھیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اجازت تو آپ نے مجھے کل کی دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ نے اجازت تو مانگی ہی نہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! کل میں نے جب آپ سے----

جناب سپیکر، رانا صاحب! کل والی اجازت تو آج کام نہیں کرے گی کیونکہ آج تو نیا بزنس ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! کل آپ نے مجھے آج کے لئے اجازت دی تھی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ کل آپ نے مجھے اجازت ہی آج کے لئے دی تھی۔

جناب سپیکر، وزیر قانون صاحب! اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں رانا صاحب سے صرف اتنی استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ رولز آف پروسیجر کی کتاب اٹھا کر 83E کو پڑھ دیں اور اس کے بعد جو یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد میں گزارش کروں گا۔ یہ صرف 83E پڑھ دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے یہ کہا ہے کہ 83E ----

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہ انہوں نے ویسے ہی کہا ہے کیونکہ آپ کو رولز کا پتا ہے اور رولز تو permit نہیں کرتے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ بات on the floor of the House ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ رانا صاحب رولز 83E پڑھ دیں اور اس کے بعد جو یہ فیصلہ کریں مجھے قبول ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کے بعد میں نے بات کرنی ہے۔ آپ ذرا اس کو پڑھ دیں ۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ یہ رولز کی دفعہ پڑھ کر فیصلہ کر دیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اس کے بعد لاء منسٹر صاحب بات کریں گے۔ فیصلہ میں کروں گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ ریکارڈ ہے کہ اگر یہ بات نہ ہو کہ 83E جو ہے----

جناب سپیکر، رانا صاحب! فیصلہ تو سپیکر نے کرنا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے میرے متعلق کہا کہ آپ 83E پڑھ لیں اور اس کے متعلق یہ جیسے کہیں۔

جناب سپیکر، آپ پڑھیں جی!

RANA SANA ULLAH KHAN:

Rule 83(e)It shall not anticipate a matter for the consideration of which a date has been previously appointed.

اس کے بعد میرا فیصلہ یہ ہے کہ میں تحریک التوائے کار پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش ہے کہ کوئی بھی تحریک التوائے کار اس محکمہ یا اس صورتحال سے متعلق جس کے لئے general discussion کی date fix ہو چکی ہو اس کو take up نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر لاء اینڈ آرڈر سے متعلق عام بحث اگر چار دن کے بعد ہے تب بھی آج ہوم ڈیپارٹمنٹ یا لاء اینڈ آرڈر سے متعلق کوئی تحریک التوائے کار take up نہیں کی جا سکتی لیکن یہاں صورتحال اس سے مزید بڑھ کر ہے کہ یہاں تو پہلے سے ہی لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث جاری ہے۔ اس لئے میں رانا صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ گرفتاریوں کے متعلق یا کوئی بھی لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنی تقریر کے دوران اس کا ذکر کریں میں اس کا جواب دوں گا۔ لیکن یہ تحریک کسی بھی اعتبار سے نہیں بنتی فیصلہ آپ نے کرنا ہے جو آپ فیصلہ فرمائیں گے ہمیں تسلیم ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے رول 83-E کا حوالہ دیا تھا جو میں نے پڑھ دیا ہے اس کے بعد انہوں نے فیصلہ مجھ پر چھوڑا تھا اب یہ اس بات سے منحرف ہو رہے ہیں۔ جناب والا! 83-E میں ہے کہ اگر کسی معاملہ پر discussion کے لئے پہلے سے دن مقرر ہو یا بحث ہو رہی ہو تو اس معاملے سے متعلق تحریک پیش نہیں کی جا سکتی۔ یہ مجھے پڑھنے دیں میں یہ ثابت کروں گا کہ اس کا اس عام بحث pre-budget یا price-hike سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب اگر مجھے بات ہی نہ کرنے دی جائے اور یہ فیصلہ کر لیا جائے کہ اس کا تعلق اس سے بنتا

ہے تو یہ مناسب نہیں ہے اپنے سیاسی مخالفین کو نشانہ بنانے کے معاملے کا general discussion on Law & Order سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کل بھی میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ روز اجازت نہیں دیتے اور یہ آپ نے خود پڑھ بھی لئے ہیں کہ واقعتا روز اجازت نہیں دیتے لیکن as a special case میں اس کی اجازت دیتا ہوں اس کو آئندہ کے لئے precedent نہ بنایا جائے۔

12-اپریل کی ہڑتال کے بعد دہشت گردی کی دفعات کے تحت جھوٹے مقدمات کا اندراج

رانا ثناء اللہ خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 12- اپریل کی ہڑتال کے بعد حکومت پنجاب کے حکم پر صوبہ بھر میں دہشت گردی کی دفعات کے تحت جھوٹ پر مبنی غلط حقائق' سازشی اور سیاسی مفادات کے تحت مقدمات برخلاف نا معلوم ملزمان قائم کئے گئے ہیں اور اب ان جھوٹے مقدمات میں سیاسی مخالفین کو گرفتار کرکے سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جا رہا ہے جس سے صوبہ بھر میں خوف و ہراس کی صورت حال پیدا ہو چکی ہے اورعوام میں سخت اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ میرے پاس ایف آئی آر کی کاپی ہے اگر اس سے متعلقہ ریکارڈ میرے محترم لاءمنسٹر صاحب نہیں منگوا سکے تو میں اس کی کاپی ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ یہ مقدمہ نمبر 107 ہے۔ تھانہ جھنگ بازار فیصل آباد زیر دفعہ 440,427,188,141,149 اور 780A 16MPO۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس میں ایک ایف آئی آر کا معاملہ نہیں ہے انہوں نے پورے پنجاب کی بات کی ہے۔ اس میں discussion یا short statement کی بات نہیں ہے انہوں نے تحریک التوائے کار پیش کی ہے۔ میں نے جواب دینا ہے اس کے بعد اگر آپ اجازت دیں گے تو وہ بات کریں گے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ صرف ایک ایف آئی آر کی بات نہیں ہے بلکہ انہوں نے پورے پنجاب کا ذکر کیا ہے اورکل ہی میں نے پورے پنجاب کے D.P.O سے اس بات کی تفصیل مانگی ہے کہ کون کون سے اضلاع میں کیس رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور ان کیسز کی تفصیل بتائیں کہ کن کن لوگوں کے خلاف ہوئے ہیں' کون کون لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان میں سے کتنے bail پر چلے گئے ہیں یہ ساری تفصیل ابھی میرے پاس آئی ہے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ اس کو آپ pending فرمالیں جب تفصیل آجائے گی پھر اس پر بات کرلیں گے۔

جناب سپیکر، اس کو کب تک pending کر لیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کو دو تین دن کے لئے pending کرلیں۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ رانا صاحب! اس کو دو تین دن کے لئے pending کر لیتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں pendency والی کوئی بات نہیں ہے اس میں حکومت دیدہ و دانستہ طور پر پورے صوبے میں خوف و ہراس پھیلانا چاہتی ہے۔ آپ صرف میری اس بات کا جواب دے دیں کہ میرے پاس جو ایف آئی آر ہے اس میں تقریباً 38 کے قریب ملزمان نامزد ہیں اس میں سردار ظفر صاحب جو وہاں پر ایم ایم اے کے صدر ہیں اور دوسرے محبوب الزماں بٹ ہیں۔ میں اس ہاؤس میں on oath کہتا ہوں کہ وہ دو دن سے پولیس کی حراست میں تھے اور دو دن بعد جو انہوں نے ایک بس کو آگ لگانے کا وقوعہ بنایا ہے اس کیس میں بھی ان دونوں کو ڈال دیا۔ میاں عبدالمنان سابق ایم۔ این۔ اے اور قومی اسمبلی میں کامرس کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے ہیں کیا ایسا شخص بھی نا معلوم ہو سکتا ہے؟ لیکن اس ایف آئی آر میں ان کی کوئی نامزدگی نہیں ہے۔ان کو اس وقوعہ کے چار

دن بعد گرفتار کرکے اس ایف آئی آر کی نا معلوم ملزمان کی فہرست میں ڈال دیا گیا ہے۔ اصغر علی گجر صاحب پر پولیس raid کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میرا تھن ریسز کے ذریعے سے پورے ملک میں خوف و ہراس اور فحاشی پھیلانا چاہتے ہیں اس فحاشی کو پھیلانے میں مدد حاصل کرنے کے لئے اور لوگوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے جھوٹے مقدمے درج کئے ہیں۔

جناب سپیکر، میں اس کو پیر تک کے لئے pending کرتا ہوں جب اس کا جواب آجائے گا پھر بات ہو گی۔

رانا ثناء اللہ خان، لیکن جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب یہاں پر categorically یقین دہانی کرائیں کہ جن لوگوں کو بے گناہ گرفتار کیا گیا ہے اور اصغر علی گجر پر جو raid کئے جا رہے ہیں آپ حکومت کو کہیں کہ اس کو روکے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! جس دن جواب آجائے گا پھر تفصیل کے ساتھ بات ہو جائے گی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جب تک یہ مزید 40 افراد کو گرفتار کرلیں گے تو پھر ہم اس جواب کا کیا کریں گے؟

جناب سپیکر، کیوں گرفتار کر لیں گے بلاوجہ گرفتار کیوں کر لیں گے؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کے اس رویے پر آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے ہمارے نقطہ نظر کو رکھنے کا موقع دیا لیکن حکومت کے رویے پر ہم احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے اراکین ٹوکن واک آؤٹ کرکے ہاؤس سے چلے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ انتہائی قابل افسوس بات ہے کہ اگر ان کے ساتھ تھوڑا سا نرم رویہ اختیار کیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ انہوں نے بے گناہ افراد کی گرفتاریوں کی بات کی ہے تو میں معزز ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور میرے پاس ایک لسٹ ہے جس کو میں اس معزز ایوان میں پڑھنے کے لئے آپ کی اجازت چاہوں گا۔

جناب سپیکر۔ راجہ صاحب! اجازت ہے آپ اس کو ہاؤس میں پڑھ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب سپیکر! رانا صاحب گوجرانوالہ کے حوالے سے بات کرکے گئے ہیں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے گوجرانوالہ میں کیا تخریب کاری کی ہے اور کن کن لوگوں کو دوسرے صوبوں سے لاکر ہماری ماؤں بہنوں اور بھائیوں پر گولیاں چلوائی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ لسٹ پڑھتا ہوں۔

1۔ عبداللہ ولد عبدالرحمان قوم پٹھان سکنہ لکی مروت

2۔ اسحاق عرف حامد میر ولد عبدالعزیز قوم پٹھان سکنہ لکی مروت

3۔ محمد عثمان ولد محمد سلطان قوم پٹھان سکنہ ٹانک تحصیل ٹانک ڈیرہ اسماعیل خان۔

جناب سپیکر۔ میں روکڑی صاحب اور چیمہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اراکین اپوزیشن کو ہاؤس میں لے آئیں۔

وزیر آبپاشی۔ جناب سپیکر! وہ ٹوکن واک آؤٹ کرکے گئے ہیں۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے اگر ٹوکن واک آؤٹ کرکے گئے ہیں پھر وہ آجائیں گے۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب سپیکر! میں اس لئے اس لسٹ کو پڑھنا چاہتا ہوں کہ یہ لسٹ آج ہم publish کروا رہے ہیں کہ یہ لوگ اس صوبے کے ساتھ کیا کرنا چاہ رہے ہیں۔

4۔ واصف خان ولد وزیر خان قوم پٹھان سکنہ انبار کو مہمند ایجنسی

5۔ جہانزیب ولد خان جان قوم پٹھان سکنہ باجوڑ ایجنسی

6۔ نادر خان ولد مرجان خان سکنہ باجوڑ ایجنسی

7۔ ظفر خان ولد سید محمد سکنہ شریف کورٹ ڈاک خانہ یکے مہمند ایجنسی

8۔ احمد شاہ ولد گل شاہ قوم پٹھان سکنہ شریف کورٹ مہمند ایجنسی

9۔ حارث خان ولد گشیر خان مہمند ایجنسی

10 ۔ بخت منیر قوم پٹھان سکنہ شریف کورٹ مہمند ایجنسی
11 ۔ سعید شاہ ولد ۔ بختاور شاہ قوم پٹھان سکنہ شریف کورٹ مہمند ایجنسی
12 ۔ سردار گل ولد حضرت قوم پٹھان سکنہ قیرۃ الحتان مہمند ایجنسی
13 ۔ شیر محمد ولد شیر خان قوم پٹھان سکنہ مبارک شریف ضلع مہمند ایجنسی
14 ۔ نور رحمان ولد میر خان ضلع مہمند ایجنسی
15 ۔ اسلام شاہ ولد نور شاہ ضلع مہمند ایجنسی
16 ۔ تاج میر ولد محمد شاہ ضلع مہمند ایجنسی
17- حاضر خان ولد تنظیم خان' قوم پٹھان' سکنہ شجاع بھانڈا' ضلع صوابی
18- عبدالرحمن ولد تاج میر پٹھان' ضلع مہمند ایجنسی
19- لال محمد ولد فقیر محمد' باجوڑ ایجنسی
20- محمد بلال ولد شیر محمد' مہمند ایجنسی
21- محمد رفیق ولد درویش خان' مہمند ایجنسی
22- مسعود خان ولد کلیم خان' باجوڑ ایجنسی
23- داؤد شاہ ولد نذر گل پٹھان' سکنہ مہمند ایجنسی
24- فاروق ولد معمور' سکنہ باجوڑ ایجنسی
25- ہدایت اللہ ولد محمد اللہ' سکنہ گوجرانوالہ
26- شاعر خان ولد محمد گل' مہمند ایجنسی
27- صادق رسول ولد زمین شاہ' مہمند ایجنسی
28- ارزمین خان ولد میاں میر قوم پٹھان' سکنہ مہمند ایجنسی وغیرہ وغیرہ۔

جناب سپیکر! یہ 38 لوگ ہیں اور ٹوٹل گوجرانوالہ سے 43 لوگ گرفتار ہوئے ہیں جن میں سے۔ 38 باجوڑ ایجنسی' مہمند ایجنسی' صوابی' وزیرستان کے لوگ ہیں۔ پانچ لوگوں میں سے ایک ایک لاہور اور سیالکوٹ اور تین گوجرانوالہ کے ہیں۔ میں اس بات کو صرف ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا کہ یہ لوگ بات کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو میں سمجھتا

ہوں کہ یہ زیادتی کرنے والے کون ہیں؟ کیا یہ زیادتی نہیں ہے کہ دوسرے اضلاع اور قبائلی علاقوں سے لوگوں کو لا کر ایک ڈرامہ کھڑا کرنا اور اس کے بعد پھر یہاں پر یہ کہنا کہ لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے' جن لوگوں کے یہ نام بتا رہے ہیں ان لوگوں کے خلاف کیسز درج ہیں۔ میں اسی لئے آپ سے مہلت چاہ رہا تھا کہ مجھے مہلت دیں تاکہ میں ان کے نام' پتے آپ کو دے سکوں اور یہ بتا سکوں کہ وہ کون کون سے کیسوں میں ملوث ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

امن عامہ' قیمتوں میں اضافہ اور قبل از بجٹ بحث

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ کل مورخہ 6۔ اپریل 2005 کو امن عامہ' قیمتوں میں اضافہ اور قبل از بجٹ بحث کا آغاز ہوا تھا۔ آج اس بحث کا دوبارہ آغاز کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نو کن واک آؤٹ ختم کر کے
ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: محترمہ شگفتہ انور صاحبہ! --- جی' محترمہ فرمائیں!

محترمہ شگفتہ انور: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ آج کا دن بھی امن عامہ کے لئے مخصوص ہے تو امن عامہ کے حوالے سے میں چند گزارشات کرنا چاہوں گی۔ آج دنیا کے مہذب ترین ممالک کی طرف بھی اگر ہم نظر دوڑائیں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ امن عامہ کے مسائل سے وہ مہذب قومیں بھی دوچار ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' رانا ثناء اللہ خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر محترم لاءمنسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم نوکن واک آؤٹ پر باہر لابی میں تھے تو ان کے ارشادات ہم نے سنے ہیں۔ انھوں نے میرا خیال ہے کہ تقریباً اٹھائیں یا تیس کے قریب نام لئے ہیں--- اتنی تعداد ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ صرف گوجرانوالہ کے واقعہ سے متعلق ہیں۔

جناب سپیکر: یہ صرف گوجرانوالہ کے واقعہ سے متعلق ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اٹھائیں یا چلیں کہہ لیجیے کہ تیس نام انھوں نے پکارے ہیں اور انھوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ دہشت گرد قبائلی علاقے سے آ کر وہاں پر دہشت گردی میں ملوث تھے۔ اب تک سرکاری میڈیا یا سرکاری طور پر ڈی۔سی۔او اور ڈی۔پی۔او نے جو اعلانات جاری کئے ان میں یہ کہتے رہے ہیں کہ چھ سات سو آدمیوں کا جلوس تھا اور ان چھ سات سو آدمیوں نے آ کر حملہ کیا۔ اب ان کی اس statement سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان سات سو میں سے باقی 668 آدمی گوجرانوالہ ہی سے تھے۔ صرف 28 یا 30 آدمی ہی باہر سے تھے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس پر بحث ہو جائے گی۔ ٹائم آ رہا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: یہ انھوں نے خود تسلیم کر لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ 43 آدمی گرفتار ہوئے ہیں جن میں سے صرف اور صرف دو آدمی یا تین آدمی گوجرانوالہ کے ہیں باقی سارے باہر کے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ تو خود کہہ رہے ہیں کہ 700 آدمیوں نے حملہ کیا ہے۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ 700 میں سے 28 آدمی باہر سے تھے' 3 گوجرانوالہ کے تھے۔۔۔

جناب سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ جو گوجرانوالہ سے باہر سے آئے ہوئے لوگ تھے۔

رانا ثناء اللہ خان ، کیا ان کا وہ عمل قانونی تھا؛ غیر قانونی تھا' نامناسب تھا یہ بات تو arguments کی ہے لیکن انھوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ ان سات سو میں سے ساڑھے چھ سو آدمی گوجرانوالہ سے تھے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، گوجرانوالہ شہر سے ایم۔ این۔ اے قاضی حمید اللہ خان صاحب کا تعلق ایک قبائلی علاقے سے ہے۔ وہاں سے ایم۔ پی۔ اے تھے' جو فوت ہو گئے ہیں' مولانا ہزاروی صاحب ہمارے ساتھی تھے ان کا تعلق بھی صوبہ سرحد کے ساتھ تھا۔ اس وقت اس بات کو ثابت کرنے کے لئے گوجرانوالہ شہر کے اندر سے جتنے بیچارے پٹھان، چوکیدار ' جتنے وہاں پر پٹھان مدرسوں میں پڑھتے ہیں ان سب کو انھوں نے گرفتار کر لیا ہے۔ جناب وزیر یہاں پر صوبائی تعصب پیدا کر رہے ہیں' اگر اس طرح کی بات صوبہ سرحد میں پہنچے گی اور یہ کہہ رہے ہیں کہ جی' صوبہ سرحد والوں نے جیسے صوبہ پنجاب پر حملہ کر دیا ہے' یہ بالکل غلط بات ہے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، انھوں نے حملہ کروایا ہے۔ ہم یہ بات نہیں کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے حملہ کروایا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، کوئی صوبہ سرحد سے لوگ نہیں آئے۔ وہ وہیں پر پڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص، میں اس بات کو ثابت کرتا ہوں کہ وہاں کے مدرسوں کے طالبعلم اور شہر کے اندر چوکیدار وغیرہ کو پکڑ پکڑ کر یہ گرفتار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، جی' شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، کوئی طالبعلم نہیں ہے۔ ان سب کی عمریں تیس سال سے زیادہ ہیں۔ میں یہ ساری detail آج پریس کو بھی دے رہا ہوں اور یہ عمداً دانستہ کروایا گیا ہے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ جی' بی بی!

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! چھنے دیں۔ میں آپ کو ویسے موقع دوں گا۔

راجہ ریاض احمد، جناب! میں نے اور بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر، اچھا کریں' پلیز۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ٹائم دے دیا۔ بات یہ ہے کہ کل سرگودھا میں ایک ریس ہونی تھی۔ موجودہ حکومت بہت مضبوط ہے' اس کی جڑیں عوام تک ہیں اور ان کی ماشاء اللہ وزیروں کی ایک پوری فوج ہے' میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سرگودھا والی ریس کے متعلق کل حکومت نے کہہ دیا ہے کہ اب یہ نہیں ہونی۔ اس کی ذرا یہ وضاحت کر دیں کہ یہ کیوں ختم کی گئی ہے؟

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ جی' بی بی! آپ اپنی بات شروع کریں۔

محترمہ شگفتہ انور، شکریہ۔ جناب سپیکر! آج کا دن امن عامہ پر بات کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے تو چند گزارشات میں بھی عرض کرنا چاہوں گی۔

راجہ ریاض احمد، جناب! وہ میری بات کا جواب تو دے دیں۔

جناب سپیکر، جی' جواب آ جانے گا۔ امن عامہ پر general discussion ہونی ہے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب! انہوں نے کہا تھا کہ یہ ریس ہونی ہے۔ اب حکومت یہ کہہ رہی ہے کہ یہ ریس نہیں ہونی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا حکومت ڈر گئی ہے' کیا حکومت خوفزدہ ہوگئی ہے؟

کیا حکومت اس قابل نہیں ہے؟ اس کی وضاحت کی جائے۔ وزیر سپورٹس اس کی وضاحت کریں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ بی بی! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ شگفتہ انور، شکریہ۔ جناب سپیکر! آج دنیا کے مہذب ترین ممالک پر بھی اگر ہم نظر دوڑائیں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مہذب ترین ممالک جن کا لٹریسی ریٹ سو فیصد ہے اور جہاں پر اکنامک مسائل بھی نسبتاً کم ہیں وہاں بھی کرائمز کا ریٹ خاصا high ہے۔ وہ ریاستیں بھی امن عامہ کے مسائل سے دوچار ہیں لیکن اب ہماری نسبت معاشی طور پر زیادہ مضبوط ہونے کی وجہ سے اپنے مسائل پر نسبتاً آسانی سے قابو پا لیتی ہیں اور ہمارا ملک جو ابھی معاشی طور پر اتنا باوسائل نہیں ہے اور تعلیمی لحاظ سے بھی ہم نسبتاً پیچھے ہیں اس لئے ان کی نسبتاً ہم مشکلات زیادہ رکھتے ہیں۔

جناب والا! میں اس سلسلے میں یہ بھی عرض کرتی چلوں کہ ہماری موجودہ حکومت جناب پرویز مشرف صاحب، جناب وزیر اعظم شوکت عزیز صاحب اور ہمارے وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی صاحب کی انتھک کوششوں سے جہاں زندگی کے ہر شعبے کو مزید بہتری دینے کی کوشش کی جا رہی ہے اور بے انتہا کوششیں ہو رہی ہیں۔ تو میں یہ چاہوں گی کہ بہتری کی ان تمام کوششوں میں، میں چند ایک اپنی تجاویز بھی عرض کر دوں۔

جناب والا! کسی بھی ریاست کی بہتر کارکردگی کے لئے تین سب سے اہم بنیادی ستون ہیں۔ جن میں ایک عدلیہ بھی ہے، عدلیہ جو دوسروں کے لئے عدل کرتی ہے خود اس کے ساتھ عدل نہیں کیا جا رہا۔ ہمارے جج بیشمار مسائل کا شکار ہیں۔ میں اپنی حکومت سے اس floor اور آپ کے توسط سے اپیل کرنا چاہتی ہوں کہ زندگی کے ہر شعبہ میں وہ خواہ تعلیم ہے، خواہ ہیلتھ ہے، خواہ دیگر زندگی کے شعبہ جات ہیں جہاں ان کی ترقی اور بہتری کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں عدلیہ کے شعبے کے ساتھ بھی انصاف کیا جائے۔ جب تک ایک جج خود مطمئن نہیں ہوگا، معاشی طور پر آسودہ نہیں ہوگا تو وہ ذہنی یکسوئی کے ساتھ معاشرے کو

انصاف کی فراہمی کا کام بہتر انداز میں انجام نہیں دے سکتا۔ بہت ضروری ہے کہ ہمارے ججز کی تنخواہیں بڑھائی جائیں' ان کو ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولیات مہیا کی جائیں' ان کے رہائشی مسائل کو redress کیا جائے اور خصوصی طور پر subordinate judiciary میں جج صاحبان کی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کی جائے کیونکہ ایک ایک جج کے پاس دو دو سو کیسز لگے ہوتے ہیں۔ اگر وہ صرف ان کیسز کی dates ڈالنے کا ہی کام کرے تو سارا دن بھی اس کے لئے کافی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر : محترمہ ! wind up کریں۔

محترمہ شگفتہ انور : جناب سپیکر! اگر عدالتوں میں انصاف کی فراہمی میں اسی طرح تاخیر ہوگی تو پھر عام شہری قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے میں عرض کروں گی کہ judiciary سے متعلقہ مسائل کو لازماً address کیا جائے۔ Thank you so much

جناب سپیکر : شکریہ۔ محترمہ پروین مسعود بھٹی صاحبہ!

محترمہ پروین مسعود بھٹی : جناب سپیکر ! شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا وقت دیا۔ کل سے امن عامہ پر بحث جاری ہے۔ ایک خاتون ہونے کے حوالے سے میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت مہنگائی کو کنٹرول کرنے کی ہے۔ جو مہنگائی کا سب سے زیادہ موجب پٹرول اور ڈیزل ہے۔ جو ہر آدمی کی ضرورت ہے فرق صرف یہ ہے کہ امیروں کے پاس گاڑیاں ہوتی ہیں جبکہ غریب رکشوں ' ویگنوں اور بسوں میں سفر کرتا ہے لیکن مصرف تو پٹرول اور ڈیزل کا ہی ہوتا ہے۔ اگر پٹرول کی قیمتیں بڑھ جائیں تو ہر شعبہ ہائے زندگی میں اس کا اثر پڑتا ہے' استعمال کی تمام اشیاء کی قیمتوں میں اس کی وجہ سے اضافہ ہو جاتا ہے۔ نقل و حمل' کھانے کی چیزیں غرضیکہ ضروریات زندگی کی تمام اشیاء پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ آج کل بڑے زور و شور سے یہ کہا جا رہا ہے کہ سٹیٹ بینک آف پاکستان کی رپورٹ کے مطابق حکومت کے خزانے میں اس وقت 12-ارب جمع ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ ایک عام آدمی کو قومی خزانہ بھرنے سے ریلیف نہیں ملے گا بلکہ اسے تو روٹی' کپڑا اور مکان چاہیے

جوکہ ایک انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ کیا حکومت کے بھرے ہوئے خزانے کا ایک عام آدمی کو کوئی فائدہ پہنچا ہے؟ آج کل اشیائے ضروریہ مثلاً سبزی، گوشت، آٹا وغیرہ ہر چیز کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ مہنگائی کا یہ عالم ہے کہ آلو جو ایک عام سبزی ہے وہ 20 روپے کلو فروخت ہو رہا ہے۔ ایک غریب آدمی جو یہ سمجھتا تھا کہ میں پیاز کوٹ کر روٹی کھا لوں گا اب وہ ایسا بھی نہیں کر سکتا کیونکہ آج پیاز کی قیمت بھی 30/40 روپے کلو تک پہنچی ہوئی ہے۔ میاں نواز شریف کے دور میں بیس کلو آٹے کا تھیلا 90 روپے میں ملتا تھا اور آج حالت یہ ہے کہ یہی 20 کلو آٹے کا تھیلا 300 روپے میں فروخت ہو رہا ہے۔ مہنگائی اتنی زیادہ ہے کہ ایک غریب آدمی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتا۔ اسی طرح آپ کپڑے کو لے لیں، ماشاء اللہ ہمارے ملک میں کپاس کی کمی نہیں، ٹیکسٹائل مز کی بھی کمی نہیں ہے لیکن عام لان یا لون کا سوٹ بھی دو اڑھائی ہزار روپے میں مل رہا ہے۔ جب غریب کو تن ڈھانپنا ہوتا ہے تو وہ غیر ملکی، غیر معیاری اور second hand کپڑے کی طرف رُخ کرتا ہے جس سے بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور خاص طور پر جلد کی بیماریاں اسی لیے بڑھ رہی ہیں۔

جناب والا! آئے دن اتنے بڑے بڑے پلازے بن رہے ہیں، رہائشی منصوبے بن رہے ہیں، ٹیلیویژن پر اشتہارات آ رہے ہیں، اخبارات میں اشتہارات آتے ہیں لیکن مجھے بتایا جائے کہ کیا اس حکومت نے غریبوں کے لیے بھی کوئی رہائشی منصوبہ بنایا ہے؟ کیا غریبوں کو کرائے میں کوئی سہولت دی گئی ہے؟ آج کل اگر ایک کمرے کا مکان بھی کرایہ پر لیا جائے تو وہ 15 سو روپے سے کم نہیں ملتا اور سوئی گیس و بجلی کے بل اس کے علاوہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح دو کمرے کا مکان پانچ ہزار روپے سے کم کرایہ پر نہیں ملتا۔ پچھلے دنوں بہاولپور T.M.A کے دفتر میں عام لیبرز کی بھرتی ہو رہی تھی۔ اس میں لیبر کی تنخواہ -/2100 روپے تھی۔ اب مزید ستم یہ ہے کہ حکومت نے ہر شعبے میں contract پر بھرتیاں شروع کر دی ہیں۔ تین مہینے کے بعد جب کسی غریب آدمی کا contract ختم ہوتا ہے تو دو مہینے کے بعد دس دن کی اس کی تنخواہ کٹ جاتی ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ -/2100 روپے لینے والے مزدور کو جب -/1400 روپے تنخواہ ملے گی تو پھر وہ زندہ رہے گا یا مرنے کی دعا

کرے گا؟ اگر حکومت چاہے تو مہنگائی پہ کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ یہاں پر آئے دن میراتھن دوڑیں ہو رہی ہیں' بسنت کے تہوار منائے جاتے ہیں اور یہ سب کچھ حکومت کی شہ اور اشارے پر ہوتا ہے۔ کل وزیر قانون کہہ رہے تھے کہ ہم فحش سی ڈیز کی روک تھام کے لئے اقدامات اٹھا رہے ہیں اور انہیں ختم کروائیں گے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ عملاً کچھ نہیں کر رہے۔ جب تک ایک جرنیل کے اشارے پر 15 کروڑ انسانوں کے حقوق سلب کیے جاتے رہیں گے اس وقت تک بہتری نہیں آ سکتی۔ ہماری حکومت یا پنجاب کا کوئی بھی وزیر یہ کام نہیں کر سکتا کیونکہ جب تک اوپر سے اشارہ نہیں ہوگا یہ کچھ نہیں کر سکتے۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا! یہاں پر بیٹھے بے شمار وزراء مجھے بتا دیں کہ کسی ایک کا بھی بچہ سرکاری سکول میں پڑھتا ہے؟ پڑھا لکھا پنجاب کا نعرہ لگایا جا رہا ہے میں کہتی ہوں کہ اس سے تو ان پڑھ پنجاب ہی بہتر تھا جس میں ایک عام آدمی اپنی بہتر زندگی گزار رہا تھا۔ اب تو مڈل طبقے سے تعلق رکھنے والے آدمی کی اتنی گنجائش نہیں کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات آسانی سے پوری کر سکے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گی کہ آپ اس ملک میں جمہوریت لے کر آئیں اور ایک آمر سے نجات حاصل کی جائے۔ جب جمہوری نظام بہتر ہوگا تو پھر جمہوریت کو سمجھنے والے لوگ آئیں گے جو کہ عام آدمی کے مسائل کو بھی سمجھتے ہیں۔ ایک فوجی کبھی بھی عام آدمی کے مسائل کو نہیں سمجھ سکتا۔ جناب سپیکر! ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے ملک میں جمہوریت ہو' استحکام ہو اور پاکستان میں میاں نواز شریف اور بے نظیر کو واپس لایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنی بات ختم کرتی ہوں۔ بہت شکریہ۔

محترمہ پروین سکندر گل: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہاؤس میں بات تو لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی پر ہو رہی ہے جبکہ محترمہ آمر سے نجات دلانے کی باتیں کر رہی ہیں۔ ان باتوں کا مہنگائی سے کیا تعلق بنتا ہے؟

محترمہ پروین مسعود بھٹی: میں یہ اس لئے کہہ رہی ہوں کہ جمہوری حکومت میں اتنی مہنگائی کبھی نہیں ہوئی۔ آج 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت 90 روپے سے 300 روپے تک چلی گئی ہے۔ مجھے بتائیں کہ کسی بھی جمہوری دور میں کبھی اتنی زیادہ قیمتیں بڑھی ہیں؟ آج کل ہر چیز کی قیمت عروج تک پہنچی ہوئی ہے۔ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ اگر جمہوری آدمی برسراقتدار آئیں گے تو وہ چونکہ ہم میں سے ہوں گے لہذا وہ ہمارے مسائل کو بھی بہتر طور پر سمجھیں گے۔ ایک فوجی کبھی بھی ہمارے مسائل کو نہیں سمجھ سکتا اس لئے کہ فوج کی علیحدہ کالونیاں ہوتی ہیں' ان کے سکولز علیحدہ ہوتے ہیں۔ انھیں تو ہر سہولت مہیا کی جاتی ہے انھیں کیا معلوم کہ عام آدمی کی حالت کیا ہے۔ وہ تو شیشے کے گھروں میں رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Any how' آپ بیٹھیں۔ اب میں ملک اصغر علی قیصر صاحب کو تقریر کے لئے دعوت دیتا ہوں۔

ملک اصغر علی قیصر: شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں جناب وزیر قانون صاحب کا اس بات پر شکریہ ادا کروں گا کہ انھوں نے مہنگائی اور لاقانونیت پر بحث کے لئے اکٹھا ایجنڈا دیا ہے۔ اصل میں مہنگائی ہی ایک ایسی جڑ ہے جو کہ لاقانونیت کو جنم دیتی ہے کیونکہ جب غریب غرباء کے بچوں کے خواب ٹوٹتے ہیں' ان کی بنیادی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں تو پھر والد' بھائی اپنے خاندان کا روزگار چلانے کے لئے قانون کی دھجیاں بکھیرتا ہے۔ وہ ڈکیتیاں کرتا ہے۔ وہ چوریاں کرتا ہے اور اس سے جو بھی ہوتا ہے وہ کرتا ہے۔ وہ نشہ آور ادویات بیچتا ہے' نشہ بیچتا ہے' وہ موت بیچتا ہے۔ اسے اپنے خاندان کا پیٹ بھرنے کے لئے جو کچھ بھی کرنا پڑے وہ کرتا ہے۔ اس ملک کے اندر جب ہم پٹرول کی قیمتوں کو لیتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ یہ ابھی بھی انڈیا سے کم ریٹ پر ہے۔ اگر ہم پٹرول کا موازنہ انڈیا سے کرتے ہیں تو پھر آٹے' دال اور چاول کے بھاؤ کا موازنہ بھی انڈیا سے کرنا چاہیے۔ انڈیا میں آٹے کی قیمت پاکستان کی نسبت 8/10 روپے تک کم ہے۔ دالیں بھی پانچ سے سات روپے فی کلو کم ہیں اور یہی پوزیشن چاول کی بھی ہے۔ اسی طرح دوسری غذائی اور بنیادی ضروریات کی قیمتیں بھی

ہمارے ملک سے کہیں کم ہیں لیکن جو بات ہمارے فائدے میں جاتی ہے اسے تو لے لیتے ہیں اور جو نقصان میں جاتی ہے اس کا ذکر نہیں کرتے۔ آج اگر سوئی میں سوئی گیس کا پائپ پھٹتا ہے تو سوئی ناردرن گیس سارا بوجھ پنجاب کے صارفین پر ڈال دیتی ہے اور سوئی گیس کے بلوں نے عوام کا کڑاکا نکال دیا ہے۔ عام گھر کا سات سے لے کر دس ہزار روپے تک بل آیا ہے۔ کیا اس میں پنجاب کا کوئی قصور ہے؟ اگر لائن وہاں پھٹتی ہے تو پھر وہ اخراجات پنجاب کے صارفین پر کیوں ڈالے جاتے ہیں؟ جب میں واپڈا سے comparisen کرتا ہوں تو جیسے جیسے زیادہ یونٹ خرچ کئے جاتے ہیں تو واپڈا کا ریٹ کم ہوتا ہے لیکن جیسے جیسے سوئی گیس کے یونٹ بڑھتے ہیں تو اس کا ریٹ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ محکمے نے لوگوں کے گھروں میں دو تین قسم کے میٹر لگائے ہوئے ہیں اور یہ مکعب فٹ کے حساب سے بل ڈالتے ہیں جو عام آدمی کی سمجھ سے باہر ہے کہ وہ کس ratio سے بل بناتے ہیں؟ یہ مہنگائی 1998 یا 1999 کے بعد 100 فیصد کے حساب سے بڑھی ہے اس سے ہم نے اپنے ملک اور صوبے کی عوام کو شکست خوردہ کر دیا ہے۔ انھیں نیم دل اور مردہ بنا دیا ہے۔ شکستہ دل یا تو خودکشیوں پر مجبور ہوتے ہیں یا پھر بغاوت پر اترتے ہیں اور جب بغاوت پر اترتے ہیں تو پھر لاقانونیت بڑھتی ہے اور جرائم بھی بڑھتے ہیں۔ میں اخبار میں اس سال کے پہلے دو ماہ کے جرائم کا data دیکھ رہا تھا کہ لاہور کو کرائم میں نمبر 1 پر رکھا گیا ہے جس میں 24 قتل ہوئے، سات گاڑیاں چھینی گئیں اور ڈکیتی کی 13 وارداتیں کی گئیں۔ ضلع فیصل آباد جرائم میں دوسرے نمبر پر آیا ہے۔ اس وقت فیصل آباد میں لاقانونیت کی انتہا اپنے عروج کو چھو رہی ہے۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ ناچ گانے والیوں کو بھی مخصوص علاقے دیئے گئے تھے لیکن آج اس ملک میں جگہ جگہ جسم فروشی ہو رہی ہے۔ اس میں خوشی سے نہیں بلکہ مجبوریوں کے ستائے ہوئے لوگ اپنا چولہا گرم کرنے کے لئے یہ دھندا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! کرپشن بھی اتنی بڑھ چکی ہے جس کا کوئی حساب نہیں ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ سرکاری ملازمین کرپشن کرتے ہیں۔ آپ اتنی کرپشن میں دیکھیں کہ پرچوں اور درخواستوں کا ریٹ کتنا بڑھا ہے؟ جب ہم کسی کو کم از کم اس کے بجٹ کے مطابق تنخواہ نہیں

دیں گے تو پٹواری سے لے کر تھانیدار تک اور تھانیدار سے لے کر اعلیٰ افسران تک اپنے اخراجات چلانے کے لئے کرپشن کریں گے اور رشوت لیں گے۔ اس طرح تھانوں میں جرائم بھی بڑھیں گے اور پھر سرکاری مداخلت بھی ہوگی۔ میں آپ کی توجہ گجرات کی طرف دلانا چاہوں گا کہ اس صوبے میں تقریباً ایک ماہ سے پٹواریوں نے ہڑتال کی ہوئی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ منڈی بہاؤالدین میں انٹی کرپشن کے اہلکاروں نے دو پٹواریوں کو پکڑ کر ان پر تشدد کیا اور ان کو جیل بھیج دیا گیا۔ پھر انھیں غیر قانونی طور پر جیل سے نکال کر ان پر تشدد کیا گیا۔ سیشن جج منڈی بہاؤالدین نے انٹی کرپشن اہلکاروں کے خلاف پرچے کے آرڈر کیے لیکن انتظامیہ نے ان کا کوئی بس نہیں چلنے دیا۔ آج تقریباً ڈیڑھ ماہ سے پورے صوبے کے پٹواری ہڑتال پر ہیں جس وجہ سے لوگ پریشان حال پھر رہے ہیں۔ جنھوں نے اپنی فرد لینی ہے یا باقی جتنے بھی معاملات ہیں وہ سارے کے سارے pendingپڑے ہوئے ہیں۔ جب تک اس ملک کے شہری کی معاشی ، معاشرتی اور بنیادی ضرورتوں کا خیال نہیں رکھا جائے گا تو اگر وہ بجلی کا میٹر بچائے گا تو سوئی گیس کا کٹ جائے گا۔ اگر سوئی گیس کا میٹر بچائے گا تو بجلی کا میٹر اتار کر لے جائیں گے۔ ہم ایوانوں میں بیٹھ کر غریبوں کی باتیں ضرور کرتے ہیں لیکن عملی طور پر ان کے لیے کوئی کام نہیں کیا۔ جو بھی حکومت آتی ہے وہ یہی کہتی ہے کہ ہم عام آدمی کا خیال رکھیں گے لیکن جس طرح حکومتوں نے عام آدمی کا بیڑہ غرق کیا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ اب تو سفید پوشی بھی برقرار نہیں رہ سکی۔ میں نے اچھے اچھے سرکاری افسران/ ملازمین اور ٹائیاں باندھے لوگوں کو سوئی گیس اور واپڈا کے دفتروں میں منتیں کرتے دیکھا ہے کہ ہمارے بلوں کی قسطیں کر دیں۔

جناب سپیکر! اس ملک میں سفارشوں کو ہٹا کر اس کا نظام تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ جس میں ہر غریب آدمی کو ، ہر شہری کو بنیادی ضرورتیں دے سکیں۔ پھر میں یہ بات دعوے سے کہہ سکتا ہوں کیونکہ میں نے پڑھا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم روک دیا تھا کہ جب تک میری رعایا کی بنیادی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں اس وقت تک چوری کے جرم میں کسی کا بھی ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ جب

میں آواز دوں گا کہ میں نے بنیادی ضرورتیں پوری کر دی ہیں تو پھر اسلام کے قوانین پر عملدر آمد ہو گا۔

جناب سپیکر! ہم ایوان میں بیٹھ کر، کیبنٹ میٹنگز کر کے یہ کہتے ہیں کہ پٹرول کی قیمت بڑھنے سے عام آدمی کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ لیکن جب پٹرول کی قیمت بڑھی اور ٹرانسپورٹروں نے ہڑتال کی تو ان کا کرایہ بڑھا دیا گیا۔ کیا وہ کرایہ عام آدمی کی جیب سے نہیں جائے گا؟ جب تک حکومت اس ملک کی پالیسیاں provide نہیں کرتی، غریبوں کے بچوں کو رہنے کے لئے گھر نہیں دیتی، تعلیم نہیں دیتی، جب تک ان کو سوئی گیس، بجلی اور ان کا چولہا جلانے کے لئے ان کے بجٹ کے مطابق انھیں تنخواہیں نہیں دی جاتیں، لیبر کی اجرت مقرر نہیں کی جاتی تب تک اس صوبے میں کرائم کا ریٹ کبھی بھی کم نہیں ہو سکتا۔ جتنی چاہیں پالیسیاں بنا لیں۔ جتنا چاہیں پولیس والوں کو بجٹ دے دیں۔ میں آپ کے توسط سے آج کے حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ معاشی اور معاشرتی انصاف فراہم کیا جائے پھر لاقانونیت بھی کم ہو گی، جرائم بھی کم ہوں گے اور ممکن ہے کہ اس صوبے کا نظم و نسق بھی بہتر طور پر چل سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے؟

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ گئے ہیں اس لئے It is not a point of order

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میں تو کاغذ اٹھانے کے لئے بیٹھا تھا۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آپ کے لئے مجھے ایک خط ملا ہے جس میں لکھا ہے کہ محترم جناب سپیکر و اراکین صوبائی اسمبلی میں ایک بھٹہ مزدور ہوں اور ہم مزدوروں کے ساتھ سخت ظلم ہو رہا ہے۔ آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے مطالبات حکومت پاکستان کے سامنے ..

پیش کئے جائیں۔ ہم مزدور اپنے گردے بیچ کر بھٹہ مالکان کا قرض اتار رہے ہیں۔ ٹھیکیدار مزدوروں کو تھڈے مارتے ہیں اور زبردستی مشقت لیتے ہیں لیکن معاوضہ کم دیتے ہیں۔ سرکاری ریٹ کے حساب سے ہماری مزدوری تین سو روپے ہے لیکن ہمیں سو روپیہ دیا جاتا ہے۔ ہماری عزت نفس مجروح کرتے ہیں اور ہمیں خودکشی کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ آپ سے مطالبہ ہے کہ نام نہاد پیشگی ختم کرائی جائے اور مزدوروں کو جائز مزدوری دے کر دی جائے اور زیادہ سے زیادہ معاوضہ دلایا جائے۔

جناب والا! یہ خط آپ کے لیے تھا جو میں نے پڑھ دیا ہے۔ اب یہ بوجھ آپ کے کندھوں پر آرہا ہے کہ آپ اس پر کیا فیصلہ کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی بڑی اچھی تجویز، تقریر اور ہمدردی تھی اور ہم سب کو ان سے ہمدردی ہے۔ میں لاءمنسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ He will look into it. اور آئندہ بجٹ میں یا اس سلسلے میں جو کچھ بھی ہو سکتا ہے وہ کریں گے۔

راجہ ریاض احمد: شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ سے مزید یہ کہوں گا کہ جب آپ اپنی تقریر کریں تو اس وقت بھی آپ اس پر روشنی ڈالیں۔

راجہ ریاض احمد: میں ابھی تقریر کر لوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں فی الحال میں کسی اور کو موقع دے رہا ہوں۔ اگلے مقرر ملک محمد احمد خان ہیں--- تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری طالب حسین سندھو--- تشریف نہیں رکھتے۔ میاں محمد لطیف عاقل--- تشریف نہیں رکھتے۔ ملک محمد احمد خان تشریف لے آئے ہیں۔ ملک محمد احمد خان بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب والا! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے امن عامہ جیسے اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔

راجہ ریاض احمد: ہمارا بھی شکریہ ادا کریں ہماری وجہ سے یہ بحث ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور ، آپ کچھ بھی کہیں آپ کا ہمیشہ with compliment ہی ہوتا ہے۔

جناب والا! گزارش یہ ہے کہ امن عامہ کی صورت حال میں بلا شبہ credit اس وقت ہم جس حد تک بھی دے سکیں موجودہ انتظامیہ کو دے سکتے ہیں۔ہم بے شک ان کے statistics محکمہ پولیس ہمیں آج provide کرے گا اور اس پر بات کریں تو ہمیں نظر آئے گا کہ جو معاملات اس وقت پولیس کے پاس رجسٹرڈ ہیں جن کی تفتیش ہو رہی ہے اور تفتیش کے بعد ان کے چالان عدالتوں کے اندر بھیجے جا رہے ہیں اس کے' اس وقت' کیا حساب کتاب اور اعدادوشمار کیا ہیں؛ لیکن بنیادی طور پر کوئی بھی گورنمنٹ ہو وہ writ impose کرنا چاہتی ہے اور ہمیشہ ہر حکومت کی یہ بنیادی خواہش بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنی writ enforce کرے۔ امن عامہ کا مسئلہ اس کی priority ہوتی ہے۔آج عمومی طور پر باہر شاہراہوں پر چوکوں پر جو بظاہر نظر آ رہا ہے اس کو دیکھیں اور محکمہ پولیس کے statistics اور گورنمنٹ کی پالیسی کو دیکھیں تو اس میں جب تک ہم clear line of demarcation نہیں کریں گے اس وقت تک ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

Being a member of the Government benches, I have the right to praise the Chief Minister Punjab.

کہ وہ جو law and order کے سلسلے میں اقدامات کرتے ہیں جس قسم کی انہوں نے اس وقت پالیسیاں وضع کی ہوئی ہیں اور اس وقت ہمارے امن عامہ قائم رکھنے والے اداروں کی اس معاملے میں کاوشیں قابل تعریف ہیں۔ ان کو سراہا جا سکتا ہے لیکن ground reality کیا ہے؟ اس کی implementation کیا ہے؟ وہ ایک علیحدہ معاملہ ہے۔اس کو بھی دیکھنا ہے۔ that is again important میں اس تناظر میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ محکمہ پولیس قطعی طور کسی کو خاطر میں نہیں لاتا اور وہ اس وقت اتنا طاقتور اور خود سر ہو چکا ہے کہ کسی کے اختیار میں نہیں۔ اس اسمبلی کے اختیار میں بھی نہیں اور میں یہ کہنے میں بھی حق بجانب ہوں گا' مجھے اس کے consequences کا بھی پتا ہے کہ پولیس کے محکمے کے

افسران میری یہ گفتگو بھی سنیں گے I will be in the very hards times. اور کچھ دن پہلے بھی بھگتا ہے اور پھر بھی بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ وزیر قانون صاحب میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ میں ان کا پارلیمنٹری سیکرٹری بھی ہوں۔

You know the reservations gear up. They know that I can also go and talk to the Chief Minister but the reservations gear up and they come up and say

Now we یہ آپ نے بات کر لی Now we sit here آپ کے وزیراعلیٰ کا حکم ہے sit here. آپ ہم سے بات کریں۔ کہ تھانہ کلچر کیا ہے؟ کیا ہم اس کو تبدیل کر سکے؟ میرے سامنے وہ تمام پالیسی جو جناب وزیراعلیٰ نے آج سے اڑھائی سال پہلے دی ہم نے اس کو appreciate کیا which was a very good policy کہ تھانہ کلچر تبدیل کرنے کے لئے ہم رجسٹریشن سنٹر کو علیحدہ بنا دیں گے۔ پولیس والوں کو نکیل ڈالنے کے لئے ہم پولیس آرڈر کے اندر ضروری ترامیم کر کے پولیس کو قواعد و ضوابط کے اندر لے کر آئیں گے تاکہ پولیس effective اور بہتر ہو۔ وزیراعلیٰ کا vision تھا کہ پولیس کو کس طریقے سے ٹھیک کیا جائے؟ اس vision کے اندر تو کوئی doubt نہیں۔ اس vision کو ہم آج بھی salute کرتے ہیں۔ لیکن اس کی implementation تو ہمیں اگلے 20 سال تک بھی نظر نہیں آ رہی۔ وہ صرف آج کی حکومت کا dilemma نہیں یہاں پر صرف ایک چیز کی ضرورت ہے جو کہ انتہائی اہم ہے۔ جو statistics آپ کو تھانہ provide کرتا ہے۔

Let me say, I am a complainant. I have to go to the highest office of the Punjab

میں Chief Executive of the Province کے پاس جا کر کہتا ہوں کہ مجھے یہ شکایت ہے۔ میرے حلقے کے اندر اتنی ڈکیتیاں ہو گئیں۔ اتنے قتل ہو گئے فلاں بندے کو انہوں نے دن دیہاڑے مار دیا اور پولیس اڑھائی فٹ کے فاصلے پر کھڑی ہے۔ The report is called from the S.H.O and you know the S.H.O prevails

جناب والا! ایس۔ایچ۔او آخری حد تک prevail کرتا ہے۔مجھے اس وقت نواب امیر محمد خان کا وہ واقعہ یاد آتا ہے کہ ڈاکٹر طوسی ان کے ساتھ سیکرٹری ہیلتھ ہوا کرتے تھے۔ ڈاکٹر طوسی نے اپنی کتاب میں لکھا شاید کسی دوست نے انہیں دیکھا ہو یا ان کی کتاب پڑھی ہو کیونکہ یہاں پر پرانے پارلیمنٹرین بھی بیٹھے ہیں۔تو ڈاکٹر طوسی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مجھے ایک ایس پی سے گلہ ہو گیا۔ نوانہ صاحب ایس پی تھے۔ تو میں نے نواب آف کالا باغ امیر محمد خان سے شکایت کی تو انہوں نے کہا ڈاکٹر صاحب آپ کو پتہ ہو گا کہ" میں فون کراں آئی جی نوں،تے آئی جی پچھے گا ڈی آئی جی نوں تے ڈی آئی جی پچھے گا ایس۔پی نوں ایس۔پی، ڈی۔ایس۔پی نوں تے ڈی۔ایس۔پی، ایس۔ایچ۔او نوں تے ایس۔ایچ۔او سب انسپکٹر نوں تے سب انسپکٹر پچھے گا اگوں محرر نوں" تے گل آخیر میرے کول وی محرر والی ہی آنی اے۔ یہ ہینٹس چالیس سال پرانی بات ہے۔چالیس سال پرانی بات ہے مگر محرر آج بھی سچا ہے۔ آج یہاں پر آپ کے جتنے ممبران بھی بیٹھے ہیں بلا امتیاز اس taboo سے ہٹ کر کر گورنمنٹ کے لوگ یہاں پر statistics define کر سکتے ہیں۔ہم پچھلی گورنمنٹ کے آج کی گورنمنٹ کے criteria کو سامنے رکھ کر ان کی کارکردگی کو سامنے رکھ کر دیکھ سکتے ہیں کہ پچھلی حکومت بہتر نہیں تھی یہ بہتر ہے۔ اس میں judicial killing تھی۔ اس میں نہیں ہے۔ فلاں میں یہ معاملہ تھا جو اب نہیں ہے۔بے شمار ایسی باتیں ہم یہاں کر سکتے ہیں۔لیکن جناب والا! ground reality یہ ہے کہ عوام پس رہی ہے۔پولیس آج بھی colonial دور کی پولیس ہے۔ عوام کو آپ کے 2002 کے آرڈیننس نے کوئی فرق نہیں ڈالا۔ آپ کے 2002 کے آرڈیننس سے پہلے تو تھانے میں پہلے کیس رجسٹرڈ ہو کر ایک آدمی کے پاس پھنسا ہوتا تھا اب دیکھیں کہ اس آرڈیننس کے بعد تفتیش کے معاملات کہاں تک پہنچ چکے ہیں؟ کسی کو کچھ پتہ نہیں ایک انار کی ہے۔اس چیز کو کنٹرول کرنے کے لئے ہمارے پاس یہ پنجاب اسمبلی ایک پلیٹ فارم ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ راجہ بشارت وزیر قانون سے بہتر زیرک آدمی ان معاملات کو سمجھنے والا کوئی اور ہو گا۔ I have full confidence in him. میں نہیں سمجھتا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے زیادہ

seasoned اور trained آدمی کوئی اور ہو گا۔ لیکن یہ ایک ایسا cycle ہے جس کو توڑنا ہے۔ come up and speak up آپ آ کر بات کریں۔ میں آپ کو یہاں پر ایک اور حقیقت بھی بیان کرتا جاؤں۔ آنے والے وقتوں میں

If I had the power and I become the Chief Minister or the Law Minister or any Minister sitting here I would have loved to use Police for my hands.

میں بھی چاہوں گا کہ میں یہ سارا کروں پولیس فلاں فلاں کام کر دے۔ کتنا آسان ہے یہ متحدہ مجلس عمل والوں نے کل گوجرانوالہ act کے مطابق Its a very simple mechanism انہوں نے وہاں پر public property کو لوٹا ہے' جلایا ہے۔ انہوں نے پبلک پراپرٹی کو برباد کیا ہے اور سول کورٹ میں ان کے خلاف accounts کو cease کرنے کا دعویٰ کیوں نہیں کر دیتے۔ Why do you blame yourself? جناب والا! گزارش یہ ہے کہ---

سید احسان اللہ وقاص،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور ،جناب والا! میرا مقصد کسی کو تکلیف دینا یا دل آزاری کرنا نہیں ہے۔آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں گے میں بیٹھ جاؤں گا پھر اٹھ جاؤں گا۔ It will carry on like this.

جناب والا! میرا مقصد دل آزاری نہیں میں ایک حقیقت بیان کر رہا ہوں کہ law and order کی situation قطعاً ideal نہیں ہے۔ہمیں اس بات کا بھی پتہ ہے رشید بھٹی صاحب اسمبلی کے ممبر میرے پیچھے بیٹھے ہیں ۔پرسوں رات کو ہم لوگ ڈیفنس میں ایک پراپرٹی ڈیلر کے دفتر میں بیٹھے تھے۔ وہاں ہمیں اطلاع ملی کہ ان کے گارڈز ' ڈرائیور اور ان کے دفتر کے ملازمین کو جیا بگا تھانہ روڈ پر لوٹ لیا گیا ہے۔ We run away. وہاں سے ہم اسی وقت بھاگے دیکھیں کہ کوئی نقصان نہ ہوا ہو۔صرف پانچ فٹ کے فاصلے پر ایک سب انسپکٹر چوکی

انچارج ہاتھ میں گن پکڑ کر، خود کھڑا ہے۔وہ فائرنگ جو ہم کم ازکم آدھے کلو میٹر کے فاصلے پر سن رہے ہیں جو کہ ہمارے گارڈز ان پولیس والوں کے خلاف کر رہے ہیں لیکن وہ پولیس کے سب انسپکٹر وہیں پر کھڑے موجود ہیں اور جو اے ایس پی موقع پر آتا ہے اس کے اندر کوئی اتنی interaction نہیں ہے کہ پبلک سے کیسے بات کرے؛ وہاں پر کم ازکم دو سو بندوں کا مجمع کھڑا ہے۔اس نے کہا کہ جی! مجھے پبلک کی responsibility نہیں ہے۔ آپ لوگ کون ہیں؛ مجھ سے بات کیسے کر سکتے ہیں۔ I requested the Law Minister اور میں نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس کے خلاف تحریک استحقاق دے دوں لیکن یہ حکومت کے لئے embarrassment ہوگی۔ I should be honest enough here کہ اگر آپ نے پولیس کو curtail نہ کیا ان کی powers کو public representatives کے تحت نہ کیا، طریقہ کار ان کے پاس بھی وہی ہے پنچایت لگانی ہے بندوں سے پوچھنا ہے اور وہاں پر جاسوسی کرنی ہے تو کس mechanism کے تحت یا پولیس آرڈر 2002 کے تحت یہ اپنی powers کو enjoy کرنا چاہ رہے ہیں۔ یا تو ان کے پاس کوئی ایسی devices آ گئی ہیں کہ They have got modern gadgets یا انہوں نے پولیس کا Homicide کا کوئی علیحدہ محکمہ بنا دیا ہے۔ جہاں پر trained detective جا کر کسی جرم کی نشاندہی کرکے اس کو اٹھا کر لا رہے ہیں۔ طریقہ کار تو اب بھی وہی ہے۔ قتل ہو گیا ہے تو صلح صفائی کر لی ہے"۔ ایہہ اسیں قسم تے رکھ لیا اے کہ مسجد وچ بندے اکٹھے کر لو"۔کتنے لوگ ہیں جو اس کی حق میں صفائی پیش کر رہے ہیں،کتنے لوگ دوسرے کے حق میں صفائی پیش کر رہے ہیں تو How can you do an investigation without interference of public? اور آپ عوامی نمائندے کو گندہ آدمی سمجھتے ہیں۔جو پچیس تیس یا چالیس ہزار آدمیوں کا ووٹ لے کر آتا ہے جس بندے کے پاس ایک public mandate ہے اور اس وقت اس ملک کے اندر صرف دو لوگوں کی coercion ہے۔ہتھیار والوں کی ہے یا پولیس والوں کی ہے۔اس ملک کو انہوں نے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ پولیس والوں کی coercion کے خلاف اگر public representatives

کو یہ باؤس نہیں کرے گا تو بخدا We are doomed آج اگر ہم بات کر رہے ہیں تو کل ہم میں بات کرنے کی بھی جرات نہیں ہو گی۔ یہ روز اس طرح کے پاگل نہیں ہوتے۔ میری آپ سے صرف ایک درخواست ہے Have God no concern? میرے ضلع میں گئے پولیس والوں سے میرا کوئی ایسا خاص جھگڑا نہیں ہے ورنہ We do the situation, we can go and catter them. یہ گورنمنٹ یہاں بیٹھی ہے۔ ہمیں گورنمنٹ سے بھی اس بات پر پورا یقین ہے لیکن آپ بنیادی طور پر صرف ایک چیز کا تناظر ذہن میں رکھیں۔ زیادہ پیچھے نہ جائیں 1985 سے بات کرتے ہیں۔ 1985, 1988, 1993, 1997, 2002 and today کسی ایک پولیٹیکل گورنمنٹ نے including us کیا ایسا کوئی تاثر قائم کیا ہے کہ ہم پولیس کے اس منہ زور گھوڑے کو نکیل ڈال رہے ہیں none' نہ سابق حکومتوں نے نہ ہم نے اور میرے خیال میں نہ آنے والے وقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ عوامی نمائندگان کی عزت بحال ہو' روز یہ جھگڑا ہے نا۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ confrontation نہیں یہ پبلک کے اس مینڈیٹ کی صحیح ترجمانی ہے جو آپ کو اور مجھے ملا۔ یہ قوم صرف پولیس کی پسی ہوئی ہے کسی اور کا کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے۔ مجھے پولیس سے اختلاف اس بات تک ہے کہ اگر یہ اپنے آپ کو پبلک سرونٹ سمجھے' اگر آپ پولیس کو accountable to the public representatives کریں' اس سے میری یہ مراد نہیں ہے کہ میں جا کر تفتیشی افسر بن کر بیٹھ جاؤں۔

All of have to do it to tell what the right and what the wrong is. Police should be mubinh upon

کہ جو صوبے کے چیف ایگزیکٹو کا آرڈر جا رہا ہے اور ہمیں یقین ہے وہ enforce کرواتے ہوں گے اور ممکن ہے انہیں میری بات سے دل آزاری بھی ہو رہی ہو گی لیکن میں ایک سچ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اگر اس چیز کو control نہیں کیا گیا' اس چیز کو نہ سمجھا گیا۔ آج آپ اس پورے نظام کا تضاد دیکھیں۔ You go to the I.G P's Office Tell him کہ یہ ایک انوسی گیشن ہے میں change کروانا چاہتا ہوں۔ He will tell you کہ 2002 کے

پولیس آرڈر کے تحت بورڈ بن گیا ہے۔

We can not do it. You move that application to the D. I. G Investigations and Addl. I. G Investigations. The Board will be constituted

بورڈ constitute ہو گیا اس نے اس کے اوپر کمیٹی سے رپورٹ طلب کر لی And if you go to the D.P.O. when he uses his powers, he will change it immediately.

اس کا تضاد دیکھیں کہ We have pointed out. It is even a judicial petition. جہاں پر ایک I.G.P کا آرڈر، Addl. I.G Investigations کا آرڈر، ایک تفتیش change نہیں کر سکتا D.P.O has all the discussion to do it. Who to blame about.

جب کسی کے خلاف ایف آئی آر درج ہوتی ہے تو پولیس کے معاملے کا تب پتا چلتا ہے کہ وہ جیتے جی بندہ مر گیا۔ جو بندے آج سی۔ایس۔پی افسران بن کر پولیس سروس کے اندر بیٹھے ہیں انہیں ایک اچھی effective elite police کے طور پر trained کیا جاتا ہے اور جن کے ساتھ ان کی interaction ہے وہ جو نیچے ایس ایچ او بیٹھے ہیں ان میں بھی زمین آسمان کا فرق ہے۔ انہیں ان کا message ہی properly communicate نہیں ہوتا۔ تفتیش کا طریقہ کار repetition ہے just to prove and substantiate my point. تفتیش کا طریقہ کار آج بھی وہی ہے۔ قتل ہوا، ایف آئی آر درج ہو گئی۔ ملزم پھڑو، بندہ نہیں لبھدا۔ مال مارو، اوہدے ڈنگر کڈو، اوہدی زمین دے اتے تسیں جا کے قبضہ کر کے بیٹھ جاؤ۔ اس کی حویلیوں پر بیٹھ جاؤ، اس کے بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب کو اٹھا کر لے آؤ۔ یہ آج بھی تفتیش ہے۔ This is the state of coercion that set. اور مانگتے کیا ہیں کہ Give us the effective working of police اب جب آپ نے public interaction اس طرح کرنی ہے تو Effective working of police public representatives کے بغیر کیسے کرو گے؟ How can you do it? اور جب public representative جا کر بات کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ جی! یہ پولیس کے معاملات میں مداخلت ہے۔ جناب والا! میری آپ

سے گزارش یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھ کر آپ اگر صرف اس چیز کا جائزہ لینا چاہتے ہیں کہ پچھلے سال سے لے کر اس سال تک کتنے قتل ہوئے، کتنی ڈکیتیاں ہوئیں، کتنی bank robberies ہوئیں، کتنے شاہراہوں پر لوٹا گیا، کتنے لوگوں کے گھروں کے اندر ڈاکے ڈالے گئے تو بجائے اس سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ جن لوگوں کو آپ نے ذمہ دار بنایا ہے کہ وہ اس چیز کو روکیں، ان کے پاس وہ کون سے ایسے mechanism موجود ہیں کہ جن کے ذریعے وہ جا کر اس چیز کو روک سکتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے صرف ایک reminder دوں گا۔ جناب عالی! صرف اور صرف پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ effective working کے لیے ایسا layzone تعمیر کیا جائے جس کے ذریعے انہیں پتا ہو کہ public represetatives کے mandate کی اہمیت کیا ہے۔ شکریہ

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! I will like to draw the attention of the Honourable Speaker وہ چلے گئے ہیں انہوں نے یہاں پر بڑی وضاحت سے بات کی ہے He is from the treasury benches. اور دو سال سے یہ Police Order, 2002 پر discussion ہو رہی ہے Which is a provincial subject. آپ دیکھیں کہ provincial subject ہونے کے باوجود یہ provincial subject کی sentity یہ ہے کہ جتنی amendment چاہتے ہیں یہ ہاؤس کر ہی نہیں سکتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہ رہا ہوں ابھی یہ پوائنٹ آف آرڈر کر کے باہر چلے جائیں گے کیوں اس معزز ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں؟ میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ انہوں نے جو کہنا ہے وہ اپنی تقریر میں تجویز دیں۔ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ

پوائنٹ آف آرڈر کر کے باہر چلے جائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! Let me explain my point میں نے تو کہا ہے کہ وہ honourable member is part of the government ہیں ان سے میری صرف اتنی گزارش ہے کہ انہوں نے پولیس آرڈر 2002 میں amendments لانے کے لئے آج تک کوئی propose کیا ہے؟ یہ کر ہی نہیں سکتے ہیں۔ ان کا بھی اختیار نہیں ہے This is one man show. یہ مجھے amendment لا کر دکھائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! آپ نے ایک چیز point out کی ہے نا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! unfortunately اس معزز ممبر کا مزاج ہماری طرف ہے۔ بیٹھا ادھر ہے۔ اس کا دل ہمارے ساتھ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھیں نا' ہاؤس کے اندر ہر آدمی کو بات کرنے کا right ہے۔ ضروری نہیں کہ اگر وہ اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے تو وہ آپ کے ساتھ ہوگا یا آپ کا مافی الضمیر ان کے ساتھ ہوگیا۔ یہ ان کا اپنا مافی الضمیر ہے۔ اگر وہ بات کر رہا ہے تو وہ اپنا مافی الضمیر بیان کر رہا ہے۔ جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش صرف اتنی تھی کہ جو محترم رانا صاحب تجویز دینا چاہتے تھے یا سوال کرنا چاہتے تھے یا کسی چیز کی تشریح چاہتے تھے تو انہیں ابھی موقع ملے گا بلکہ ابھی انہیں موقع دیں ہم بھی اس سے مستفید ہوں گے وہ اپنی تقریر میں ارشاد فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر غور بھی کریں گے اور جو کچھ کر سکتے ہوں گے کریں گے اور ان کے تجربے اورعلم سے استفادہ کریں گے۔ میں صرف اتنی عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ آپ انہیں تقریر فرمانے کا موقع دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ ہم نے پہلے دو تین دفعہ جو تجاویز دی تھیں کیا ان میں سے کسی ایک پر بھی کوئی عمل ہوا ہے؟ Why should I waste my energy and time giving suggestions? جنہیں یہ implement ہی نہیں کرسکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! جب اس ہاؤس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ پری بجٹ، مہنگائی اور لاء اینڈ آرڈر پر معزز ممبران کا point of view سنا جائے گا اور ان کی طرف سے points کو نوٹ کیا جائے گا

And now we are going seriously Punjab Assembly is taking it very serioulty . (Interruption) I am not saying that . You are an honourable member of the Punjab Assembly I am also representing you once sitting here I am taking to you as a Speaker of the House and I am telling you on behalf of both of you whether treasury or opposition . As Punjab Assembly we have taken it serioulty , we discuss it and Insha Allah thing will improve if you think that not improved , they will improve

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر ! Honourable member has very categorically said کہ یہ یہ clause ہیں۔ یہ clause already law and order میں discuss ہونے ہیں اس پر گورنمنٹ نے اب تک کیا ایکشن لیا ہے؟ یہی بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لاء منسٹر صاحب کی جب آخری speech ہو گی اس میں وہ اس کو wind up کریں گے آپ کو بھی موقع دیا جائے گا آپ کھل کر بات کریں۔ سب کو موقع دیا جائے گا سب کھل کر بات کریں اس کے بعد wind up ہو گی. I think I am clear اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی دل آزاری بھی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے اگر اپنی ہی پارٹی کے خلاف بات کر لی ہے تو اس بات میں کوئی point of order والی بات نہیں ہے۔ Let the speeches continue. (قطع کلامیاں)

آپ کو میں موقع دوں گا آپ اس وقت وضاحت کر لیں۔

Please sit down Now next speaker is Dr. Syed Waseem Akhtar!.

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! شکریہ

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میرا نام ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کا نام نہیں ہے۔ اب آپ کہہ رہے ہیں تو آپ کا نام آنے گا۔ یہ لسٹ سپیکر صاحب میرے پاس رکھ گئے ہیں اور ٹائپ شدہ ہے۔

راجہ ریاض احمد، میرا نام ہو گا۔ میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں پیپلز پارٹی بھی ہے۔ ایم ایم اے بھی ہے۔

راجہ ریاض احمد، آپ کو پیپلز پارٹی کی لسٹ ہم نے دینی ہے' رانا آفتاب احمد نے دینی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ شاید کل نہیں تھے۔

راجہ ریاض احمد، آپ میرا نام لکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کا نام لکھ لیں گے اور آپ سے تقریر کرائیں گے۔ آپ نہ گھبرائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر' مہنگائی' بے روزگاری اور pre budget proposals وغیرہ کو اکٹھا کر کے بحث ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! پہلی بات میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں پر مختلف محکموں کے حوالے اور خاص طور پر لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بہت ساری باتیں انتھائی تین سال میں ہو چکی ہیں لیکن کبھی بھی اس ہاؤس کو اس ساری بحث اور تجاویز کے حوالے سے کوئی feed back اسمبلی کے حوالے سے نہیں آیا کہ معزز ممبران کو معلوم ہو سکے کہ جو کچھ کہا گیا ہے اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے؟

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے میں پچھلے سال کے کچھ اعدادوشمار آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کہ پنجاب میں reported criminal cases پچھلے سال پندرہ ہزار سے زیادہ ہوئے ہیں اور ساتھ ساتھ خاص طور پر اغواء کے چھ ہزار سے زائد کیس 2004

کے اندر رپورٹ کئے گئے ہیں جبکہ 2003 کے اندر پانچ ہزار سے زائد تھے تو ایک سال میں ایک ہزار کیسوں کا اضافہ ہوا ہے۔ مزید دیکھیں کہ صوبائی وزیر اغواء ہو گئے اور صوبائی وزراء کی گاڑیاں چھینی گئیں۔

جناب والا! میں خود victim ہوں' دو ہفتے پہلے میرے گھر کے باہر سے میرے ڈرائیور سے گن پوائنٹ پر دو ڈاکو گاڑی لے کر چلے گئے۔ تاحال کوئی معلومات نہیں ہیں صرف پولیس کی "آنیاں جانیاں" ہیں۔ ہر دوسرے روز معلوم کرنے پر وہ کہتے ہیں کہ ہم بہت کوشش کر رہے ہیں لیکن تاحال اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ میں کہوں گا کہ پولیس کلچر کے حوالے سے بہت سی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ ہر تھانے میں ہر کیس کے اندر مدعی اور مدعا علیہ دونوں سے پولیس رشوت لینے کی کوشش کرتی ہے سوائے اس کے کہ کوئی پریشر ہو یا سفارش ہو یا کوئی پولیس انسپکٹر اس کیس میں interested ہو تو پھر کچھ بچت ہو جاتی ہے۔ ورنہ صد فیصد کیسوں میں تھانوں میں یہ سلسلہ چلتا ہے اور کبھی ان سے اس حوالے سے بات ہوتی ہے تو وہ اپنے مسائل بھی اس حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ سات لیٹر ڈیزل دیتے ہیں اور سارا دن ہم نے اتنے بڑے علاقے میں گشت کرنا ہے اور ریڈز بھی کرنے ہیں۔ وہ اس حوالے سے اپنی کہانی بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کا پورا کرنا حکومت کا کام ہے لیکن کلی طور پر پوزیشن یہ ہے کہ پنجاب پولیس state in a state کی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور آرڈیننس 2000 کے بعد پولیس بالکل مادر پدر آزاد ہے۔ ہم اخبارات میں اس لڑائی جھگڑے کو پڑھتے رہتے ہیں کہ ہوم سیکرٹری کا جھگڑا آئی جی صاحب سے چل رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں وہ اس کے under ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ وہ اس کے under نہیں ہیں۔ اس قسم کا سلسلہ اخبارات کی نذر ہوتا رہتا ہے اور منتخب عوامی نمائندگان کے حوالے سے رویے کی بازگشت اسمبلی کے اندر آتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک سینئر پولیس آفیسر کے کمرے کے اندر بیٹھا ہوا تھا تو اتنی دیر میں ہمارے وہ بھائی جن کی گاڑیوں پر جھنڈی اور ڈنڈی لگی ہوتی ہے' ان میں سے کسی

ایک کا فون کسی حوالے سے آیا تو انھوں نے اسے بلایا کہ جناب! آپ آئیں تو سینئر پولیس آفیسر نے ٹیلیفون رکھ دیا اور اس نے مجھے کہا کہ جناب "اٹ ہٹو تے وزیر نکلدے نیں، اسیں لاء اینڈ آرڈر maintain کریئے یا پیشیاں بھگتدے رہیے جد دورے تے تشریف لیاندے نیں" یعنی یہ ریمارکس میں نے خود اپنے کانوں سے سماعت کئے ہیں۔ یہ رویہ پولیس کا بن چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی بحث کریں گے۔ حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ممبران بھی ہیں، لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں اس کے اندر موجودہ آرڈیننس 2000 کی موجودگی میں کوئی بہتری کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

جناب والا! میں بجٹ کے حوالے سے ایک دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں رانا ثناء اللہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے pre budget بحث یہاں پر رکھوا دی ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ جب پچھلا بجٹ پیش ہوا تھا تو وزیر خزانہ حسنین بہادر دریشک صاحب نے بڑا زور دے کر اس کو repeat کیا تھا کہ ہم پنجاب کے اندر 15 لاکھ نوکریاں فراہم کریں گے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ تاحال ہزاروں کے اندر بھی یہ تعداد نہیں بنتی کہ انھوں نے نوکریاں فراہم کی ہوں۔ یہاں پر بجٹ الفاظ کا ایک گورکھ دھندہ پیش کر دیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس پر عملدرآمد کا کوئی سلسلہ نظر نہیں آتا۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ ہر محکمے کی ایک سٹینڈنگ کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ یہاں پر کل بھی لغاری صاحب نے بات کی تھی کہ اتنی ساری کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں۔ وہ خود بھی ایک کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ اس کی کبھی میٹنگ ہی نہیں ہوئی کیونکہ ان کے پاس کوئی بزنس نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی ہاؤس کے اندر یہ بات رکھی تھی کہ یہ مناسب ہو گا کہ چلیں! بجٹ تو secret documents ہوتے ہیں لیکن pre budget proposals ہاؤس کی ہر سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس کے اندر پیش کر دی جائیں اور ان کے دو تین اجلاس ہوں اور ان میں سے recommendations گورنمنٹ کو دے دیں۔ اس کے ذریعے سے پھر budget document تیار ہو جو عوام کی امنگوں کے مطابق ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اپنی pre budget speech کریں۔ آپ اس کے بارے میں کہیں جس کا آپ کے حلقے سے تعلق ہو تاکہ وہ شامل کی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! کمپنیوں کو regularize کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ صوبے کے اندر کنٹریکٹ پر ملازمتیں دینے کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے۔ اس کے بارے میں جب بھی کبھی اتھارٹی سے بات ہوتی ہے تو وہ رونا یہ روتے ہیں کہ آئی۔ایم۔ایف اور ورلڈ بنک کا پریشر ہے اور وہ کہتے ہیں کہ نوکریاں پکی نہ دیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ترقی یافتہ یورپی ممالک میں سوشل سیکورٹی سسٹم بڑا مضبوط ہے اور وہاں پر ریٹائرمنٹ کے بعد آدمی jobless نہیں ہے۔ اگر jobless ہوتا ہے تو گورنمنٹ اس کو پوری ریٹائرمنٹ کے بعد سہولیات دیتی ہے۔ لیکن اس حوالے سے یہاں ایسی کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ بیرونی پریشر سے نکل کر حقائق کی دنیا میں معاملے کو چلانا چاہیے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے تقریباً ایک سال پہلے ایک پروگرام کے اندر کہا تھا کہ ہم کنٹریکٹ پر ڈاکٹرز کی نوکریاں مستقل کر رہے ہیں۔ اس کے بعد یہاں ہاؤس میں حکومتی بنچوں کی طرف سے تحسین کی ایک قرارداد بھی پیش ہوگئی کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے اعلان کیا ہے' بڑی خوشی کی بات ہے کہ ڈاکٹروں کی نوکریاں مستقل کر رہے ہیں۔ اب سال ہونے کو آیا ہے مگر اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہے اور اس قسم کے اعلانات جن پر اگر عملدرآمد نہیں ہوتا تو پھر کیوں غریبوں کے دکھوں پر اس حوالے سے نمک چھڑکا جاتا ہے؟

جناب والا! گزارش یہ ہے کہ میں اپنے حلقے کے حوالے سے بھی ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں کے مسائل کے حوالے سے اگلے بجٹ میں adress کیا جائے۔ میں ایک بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شہر بہاولپور کے اندر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ زیر زمین 80 فیصد پانی brackish water ہے جو پینے کے قابل نہیں ہے اور اب بہاولپور شہر کے اندر یہ ایک باقاعدہ کاروبار بن گیا ہے کہ لوگوں نے ریڑھیوں پر چھوٹے بڑے کین لادے ہوتے ہیں۔ جہاں پر پانی میٹھا ہے' وہاں سے وہ پانی بھر کر کے آتے ہیں

اور گلیوں محلوں کے اندر پانچ پانچ یا دس دس روپے میں وہ گیس فروخت کئے جاتے ہیں۔ میری حکومت سے یہ التماس ہے کہ آئندہ بجٹ کے اندر کوئی ایسی وافر گرانٹ رکھی جائے تاکہ بہاولپور شہر کو پینے کا صاف پانی میسر آسکے۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ شہر کی کم و بیش 60 فیصد آبادی جس میں مقبول کالونی ہے' حمایتیاں ہیں' اس کے علاوہ اور بھی علاقے ہیں جہاں سوئی گیس نہیں ہے۔ وہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور لوگوں کا حق ہے۔ اس حوالے سے میں عرض کروں گا کہ اس بارے میں بھی حکومت آئندہ بجٹ کے اندر ہمیں کچھ عنایت کرے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ بہاولپور کے اندر ایک ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائیٹ ٹاؤن میں صورتحال یہ ہے کہ کالج کی اپنی عمارت نہیں ہے اور جو تھوڑی بہت عمارت ہے وہ انتہائی ناکافی ہے اور ڈگری کالج کی بچیاں اپنے گھروں سے کپڑے لاکر درختوں کے نیچے کلاسز کے اندر بیٹھتی ہیں۔ کبھی بارش ہو جائے' شدید گرمی ہو یا آندھی طوفان ہو تو انہیں اس دن چھٹی کرنی پڑتی ہے۔ یہاں وزیر تعلیم تشریف نہیں رکھتے اور جب بھی ایجوکیشن پر بحث ہوتی ہے تو وہ بڑے زوردار طریقے سے debate کرتے ہیں کہ ہم ایجوکیشن میں یہ کر رہے ہیں' وہ کر رہے ہیں۔ یہ ایک عملی تصویر اس حوالے سے میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح بہاولپور شہر اور دیگر دوسرے شہروں کے سکول جن میں سہولیات کی کمی ہے ان کو باقاعدہ سہولیات فراہم کی جائیں۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ بہاولپور ڈویژن زیادہ سے زیادہ کپاس پیدا کرتا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ کپاس بہاولپور میں پیدا ہو لیکن ٹیکسٹائل ملیں فیصل آباد' لاہور یا کراچی میں لگیں اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ان شہروں میں رہنے والے بھی ہمارے بھائی ہیں' ملک کے شہری ہیں' پاکستانی ہیں لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ ٹیکسٹائل مل' ایگرو بیس انڈسٹریز کا تھوڑا سا حصہ بہاولپور' بہاولنگر' رحیم یار خان میں دے دیا جائے تو ہمارے علاقے میں پائی جانے والی بے روزگاری کی کیفیت میں کافی کمی واقع ہو جائے گی۔ میں اس حوالے سے حکومت سے گزارش کروں گا کہ اس بارے میں

سنجیدگی سے غور کریں تاکہ آئندہ بجٹ میں جو بھی بجٹ رکھا جائے اس میں ہمارے معاملات کو باقاعدہ اچھے طریقے سے address کیا جاسکے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ محترمہ فرزانہ راجا!

محترمہ فرزانہ راجہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس ایشو پر بات کرنے کا موقع دیا جس کا پنجاب کے عوام سے اس وقت گہرا تعلق ہے اور پورے پنجاب کے عوام اس کی لپیٹ میں ہیں۔ جس ملک میں بھی ترقی اور خوشحالی ہو وہاں کے عوام اور قوم میں زندہ ہونے کا احساس پایا جاتا ہے اور جس ملک میں بھی سرمایہ کاری ' investment کی فراوانی ہو ' کاٹیج انڈسٹری ' سمال انڈسٹری اور فیکٹریاں پرائیویٹ سیکٹر کے تحت لگائی گئی ہوں وہاں پر لوگوں کو روزگار میسر آتا ہے ' وہاں پر تعلیم عام ہوتی ہے ' لوگوں کا معیار زندگی بہتر ہوتا ہے اور تمام بنیادی سہولتوں کے علاوہ ان کو صحت کی سہولتیں بھی میسر آتی ہیں جس کی وجہ سے ایک صحت مند معاشرہ جنم لیتا ہے۔ مگر ان تمام targets کو achieve کرنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس ملک میں اس صوبہ میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کیا جائے۔ لوگوں کو ' investors and investments کو تحفظ فراہم کیا جائے لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے ہمارے ملک اور خصوصاً صوبہ پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بدتر سے بدتر ہوتی چلی جا رہی ہے جس کا بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ بزنس کمیونٹی investment کرنے سے گریز کرتی ہے جس سے بے روزگاری اور غربت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جن میں پولیس کا محکمہ سر فہرست تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے اور پولیس آرڈر 2002 کے بعد جتنی کھلی چھٹی پولیس ڈیپارٹمنٹ کو دے دی گئی ہے شاید ہی پاکستان میں کسی اور ڈیپارٹمنٹ کو دی گئی ہو جبکہ سیاستدانوں کو برے طریقے سے بدنام کیا جاتا ہے ان کے خلاف میڈیا ٹرائل کیا جاتا ہے۔ اگر میں تفصیل میں جاؤں تو مجھے پورا دن چاہیے کہ پچھلے سال پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر کی کیا صورتحال تھی اور پچھلے سال اور اس سال میں کیا کیا فرق ہے؛ لیکن میں آپ کی توجہ کچھ ایسے واقعات کی طرف دلانا چاہوں گی جو حالیہ کچھ عرصہ پہلے واقع ہوئے۔ میں آپ کو

پولیس کی ہٹ دھرمی اور ان کے منہ زور ہونے کی ایک مثال دیتی ہوں کہ گوجر خان میری تحصیل ہے جہاں پر دولتالہ چوک میں ایک فیملی جو ہالینڈ میں مقیم تھی انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم اپنے ملک ' اپنے شہر ' اپنے گاؤں میں جا کر آباد ہوتے ہیں' ہم اپنی زندگی وہاں اپنے بچوں کے ساتھ گزارتے ہیں۔ جب وہ ہالینڈ سے دولتالہ میں آتے ہیں تو وہاں پر ایک مہینے کے بعد احمد خان نام کا شخص جس کو حکومتی ارکان کی پشت پناہی حاصل ہے ' وہ شخص ان کے گھر پر ڈاکا ڈلواتا ہے۔ پولیس چوکی ان کے گھر سے ایک فرلانگ پر ہے جس میں چار پانچ پولیس والے وہاں پر موجود ہیں لیکن وہاں پر ڈاکا پڑتا ہے اور فائرنگ ہوتی ہے اور ڈاکو تین گھنٹے تک اس گھر میں موجود رہتے ہیں اور اس گھر کو لوٹتے ہیں' گاڑیاں 'ٹی وی ' وی سی آر وغیرہ یعنی کوئی بھی چیز انہوں نے نہیں چھوڑی ' سامان کی تین گاڑیاں بھر کر وہ لے گئے اور گاڑیاں فراٹے بھرتے ہوئے پولیس کی چوکی کے سامنے سے گزرتی ہیں لیکن پولیس والوں کو اتنا بھی گوارا نہیں کہ وہ اٹھ کر پوچھ ہی لیں کہ یہاں پر ڈاکا پڑا ہے یا کیا ہوا ہے؟ یہ گاڑیاں رات کو تین بجے کہاں جا رہی ہیں؟ سونے پر سہاگہ یہ کہ جب پولیس میں رپورٹ درج کرائی جاتی ہے اور جاتی تھانہ کے ایس ایچ او ' گوجر خان کے اے ایس پی کے سامنے ان کی دادرسی نہیں ہوتی' جب وہ ڈاکوؤں کو گرفتار نہیں کرتے اور جب ان کو نام بھی بتائے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ جب میں نے اے۔ایس۔پی کے ساتھ بات کی تو بڑے افسوس کے ساتھ میں کہتی ہوں کہ اے۔ایس۔پی کہتا ہے کہ وہ ڈاکو ہمارے ساتھ ٹیلیفون پر رابطے میں ہیں اور کچھ سیاسی شخصیات ان کا رابطہ ہم سے کروا رہی ہیں لیکن وہ ڈاکو پوچھتا ہے کہ اگر میں اپنی گرفتاری دے دوں ' آپ کے سامنے پیش ہو جاؤں تو کیا مجھے انصاف مہیا کیا جائے گا؟ تو میں نے اے۔ایس۔پی سے یہ پوچھا کہ جس کے گھر میں ڈاکہ پڑا ہے جو اپنے ملک کی محبت میں ہالینڈ سے واپس پاکستان میں رہنے کے لئے آئے ہیں اگر وہ آپ کے سامنے کھڑے ہوں اور وہ ڈاکو بھی آپ کے سامنے کھڑا ہے تو آپ کس کو انصاف دینا پسند کریں گے جس کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ پھر ہمیں کیا کرنا پڑا کہ گوجرانوالہ سے تمام elected ممبران دولتالہ ٹاؤن گئے ' پورے شہر میں پھرے اور سب کو ساتھ لیا اور ہزاروں لوگ اپنے گھروں

سے اور اپنی دکانیں بند کر کے ہمارے ساتھ اس ریلی میں شریک ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ آج اگر اس خاندان کے ساتھ ہوا ہے تو کل ہمارے ساتھ بھی ہو گا۔ ہم نے وہاں پر جلوس نکالا اور چوکی کے سامنے جا کر کہا کہ اگر 48 گھنٹے کے اندر اندر ان کو گرفتار نہ کیا گیا تو ہم نیشنل اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے سامنے احتجاج کریں گے۔ جس کے بعد پولیس نے خود اس ڈاکو کو جو کہ ان کے ساتھ رابطے میں تھی ' اس کو گرفتار کر کے رکھا گیا اور ان پر ایسی دفعات لگائی گئیں اور ایسا کیا گیا کہ اس کی دوسرے دن ہی ضمانت ہو گئی۔

جناب سپیکر! یہ صرف ایک واقعہ نہیں ہے اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں لیکن ان کو کیسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے؟ اگر اس کے facts and figures میں جاؤں تو پچھلے سال اغواء کے چھ ہزار کیسز رپورٹ ہوئے ان کا کچھ پتا نہیں ہے۔ murder, adultery ' گینگ ریپ اور اغواء کے 2004 کے کیسز کی تعداد ایک لاکھ 46 ہزار 478 ہے۔ لاہور میں کاریں چھیننے کے حوالے سے ہے کہ منسٹر صاحب کی کار چھینی گئی اور اس کے علاوہ اسمبلی کے high officials یا گورنمنٹ کے high officials کے گھروں میں ڈاکے پڑتے ہیں۔ یہ چیزیں ثابت کرتی ہیں گورنمنٹ کی رٹ نہیں ہے۔ اگر ایک اور ڈیٹا دیکھیں تو 2004 کے پہلے دس مہینوں میں چھ ہزار اغواء کے کیسز رپورٹ کئے گئے ہیں جب کہ پچھلے سال 5382 تھے۔ اس کے علاوہ اغواء کے کیسز میں ایک ہائی پروفائل کیس نعیم اللہ شاہانی صاحب کا ہمارے سامنے ہے ' پنجاب گورنمنٹ ان کو بازیاب نہیں کرا سکی اور آج تک حقائق پنجاب کی عوام کے سامنے پیش نہیں کئے جا سکے اور نہ ہی ان کو لایا جا سکا ہے۔ پنجاب میں دو بڑے گینگ اغواء کے ان واقعات میں شامل ہیں۔ ایک واقعہ میں بہاولپور میں مارچ کے مہینے میں آٹھ لوگ اغواء کئے گئے۔ دوسرے واقعہ میں 9 لوگ مظفرگڑھ میں یرغمال بنائے گئے ' ان کے بارے کیا کارروائی ہوئی؟ کیا کسی کو پکڑا گیا یا کسی کی نشاندہی کی گئی؟ یکم اکتوبر کو سیالکوٹ مسجد میں بم دھماکہ ہوتا ہے اور پچیس لوگ وہاں پر شہید ہو جاتے ہیں۔ ایک ہفتے بعد ملتان میں 41 لوگ مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں' سیالکوٹ میں پانچ ججوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے اور جو ڈی۔آئی۔جی اس میں involve ہے' بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ

ڈی۔ آئی۔ جی لوئر کورٹ اور ہائیکورٹ دونوں سے پنجاب پولیس کی موجودگی میں وہاں سے فرار ہو جاتا ہے اور پنجاب پولیس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی کہ ڈی۔ آئی۔جی فرار کیسے ہوا ہے؟ ایک ایک بات کرتے ہوئے دکھ ہوتا ہے۔ ہم مثبت اپوزیشن پر یقین رکھتے ہیں لیکن جب حقیقت یہ ہو گی کہ ہمارے سامنے facts and figures ہوں گے کہ جنہیں کوئی بھی جھٹلا نہیں سکتا تو بات کرنی پڑتی ہے۔ اس کے بعد پچھلے سال شہباز شریف دور کے وزیر پیر بنیا مین رضوی کو یونیورسٹی کے سامنے دن دہاڑے قتل کیا جاتا ہے۔ ریکارڈ کی بات ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب کا آبائی شہر اس وقت ہائی کرائم ریٹ ایریا قرار دیا جاتا ہے اس کے علاوہ میں یہ کہوں گی کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے خود کچھ عرصہ پہلے ایک پریس کانفرنس میں یہ بتایا تھا کہ پولیس میں ریفارمز لانے کے باوجود پولیس نے ہمیں بہت مایوس کیا ہے اور محکمہ پولیس بہتر طریقے سے اپنی کار کردگی نہیں دکھا سکا۔ یہ چیز بھی اس حکومت کے failure کا واضح ثبوت ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے اپنی زبان سے اس بات کو تسلیم کیا اور خود اس بات کو propose کیا۔ اس ساری بات کی جزیہ ہے کہ جب ایک عام آدمی کو دبایا جائے گا، اس کی آواز کو دبایا جائے گا تاکہ وہ مہنگائی کے خلاف، غربت کے خلاف، ملک میں لاقانونیت کے خلاف، آئین کی بحالی کے لئے، پارلیمنٹ کی sovereignty کے لئے جب آواز بلند کریں گے، جب وہ کھڑے ہوں گے اور ان کو ڈنڈے مارے جائیں گے، ان کو جیلوں میں ڈالا جائے گا اور ایک فرد واحد کا قانون جب اس ملک پر ہو گا تو یقیناً نہ کوئی جمہوریت لائی جا سکتی ہے، نہ اس ملک کے اداروں کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ اس بات کا ایک ہی حل ہے کہ ملک میں صحیح معنوں میں جمہوری نظام رائج ہو، عوام کے منتخب نمائندے صدر بھی ہوں، وزیراعظم بھی ہوں، وزیراعلیٰ بھی ہوں اور وزیر بھی ہوں ایسے لوگ نہ ہوں جو اسٹیبلشمنٹ کے لائے ہوئے ہوں جو کہ اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے، یہاں پر میں ایک اور بات کہوں گی کہ جب پنجاب اسمبلی جیسا ادارہ جنرل مشرف کی وردی کے حق میں قرار داد یں پاس کرے گا اور یہ سمجھا جائے گا کہ ہم پنجاب کے عوام کا حق ادا کر رہے ہیں تو جنابِ سپیکر! یہ بڑی شرمندگی کی بات ہے جو کچھ پنجاب اسمبلی میں ہوا لیکن میرے خیال

ہیں اگر آج بھی ہم یہ عہد کر لیں اور ہم یہ سمجھ جائیں اور یہ فیصلہ کر لیں کہ تمام سیاسی قوتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں گی اور وہ آمری رول کو ملک سے نکالیں گی اور فوج کو واپس بیر کوں میں بھیجیں گی اور ملک میں صرف اور صرف صحیح معنوں میں جمہوریت رائج کریں گی تو میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے مسائل کا حل اسی میں ہے اور ہم اپنے عوام کی خدمت کریں گے اور ان کے سامنے بھی سرخرو ہوں گے اور خدا کے حضور بھی سرخرو ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جناب رشید بھٹی صاحب !

جناب عبدالرشید بھٹی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر! اساں پہلے وی ممبر رہے آں۔ پہلے وی ساڈے اپوزیشن تے حکومتی بنچاں توں دوست تقریراں کردے رہے۔ ہن دو اڑھائی سال تو ویکھ رہے آں کہ حکومتی بنچاں توں دوستاں دی کوشش ہوندی اے کہ حکومتی کماں دی تعریف کیتی جاوے ' پچھلیاں حکومتاں توں بہتر اپنے آپ نوں ثابت کیتا جاوے تے اپوزیشن بنچاں تے بیٹھے دوستاں دی کوشش ہوندی اے کہ حکومت تے تنقید کیتی جاوے۔پر میں سمجھناں واں کہ ایہہ مسئلہ پورے پنجاب دے اٹھ کروڑ لوکاں دا اے جیہدے وچ اساں وی شامل آں 'سارے دوست وی شامل نیں چاہے اوہ اپوزیشن دے نیں یا حکومت دے نیں۔ لاء اینڈ آرڈر تے جہڑی لاء اینڈ آرڈر دی enforcing ایجنسی اے اساں سارے ای اوہدے ظلم دا شکار رہے آں۔ چاہے حکومتی پارٹی نوں ویکھ لوو یا اپوزیشن نوں۔ میں تے ایہہ ویکھ رہیاں واں کا حکومتی پارٹی دیاں پریولج موشناں رہنز روے ' اپنے منسٹراں نال ' چیف منسٹر نال پولیس دیاں شکایتاں چلدیاں رہندیاں نیں۔ ایس مسئلے دی بنیادی وجہ کیہہ اے؟ پولیس ایسے نظام دا حصہ اے ' اوہ ساڈے ای بھرا نیں ساڈے پتر نیں' تے کیوں ایہہ ظالم نیں' تے کیوں ظلم کردے نیں؟ اینی ڈیوٹی جہڑی کہ خدمت دی اے ' حفاظت دی اے ' انصاف دی اے اوہ کیوں ادا نئیں کردے۔ اس دی وجہ کیہہ اے؟

سید مجاہد علی شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! آپ کو تقریر میں وقت دوں گا آپ تشریف رکھیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ آج بھٹی صاحب کا اونچا شملہ نظر نہیں آرہا جو یہ پہن کر ادھر گئے تھے۔

جناب عبدالرشید بھٹی، شاہ صاحب! مینوں ساریاں دے شملیاں دا پتا اے میں ساریاں نوں جاندا واں۔ جناب سپیکر! میں ایہہ عرض کردا پیا سی کہ کوئی وی چیز ' کوئی فیکٹری وغیرہ کسے خاص مقصد لئی بنائی جاندی اے ' آٹے دی مل کنک تو آٹا پیہن لئی بنائی جاندی اے' ٹیکسٹائل کپڑا بناؤن لئی لائی جاندی اے' تے جے کپڑا بناؤن لئی ٹیکسٹائل مل جیس تے بہت چنگا قابل انجینئر یا کوئی ولی اللہ' اوہ بٹھا دیئے تے اوہ جوتیاں نئیں بنا سکدا۔ میرے خیال وچ دوستو! ایہہ مشین جیہڑی کہ ریاستی مشین اے' جسدا رونا اساں روز رونے آں ایہہ 1860,1890,1935 وچ آ کے مک جاندی اے۔ ایہہ قوانین ' ایہہ ریاستی مشین اوہدوں دی بنی ہوئی اے تے ایہہ انگریز نے اپنے غلاماں تے حکومت کرن لئی بنائی سی ' ایس مشین وچوں جے اساں توقع کریئے جے سانوں انصاف ملے گا' سانوں کوئی بہتری ملے گی' ایہناں بحثاں نال ' ایہناں گلاں نال کدی وی نئیں نکلے گی تے ناں ای 56/57 سالاں دے وچ نکل سکی اے۔ ایس دا صرف اکو حل اے کہ ایسی مشین اساں خود تیار کریئے جیہڑی ساڈے لوکاں دی خدمت کرے' پر ایتھے تے جیہڑا تھانیدار بھرتی ہوندا اے اوہ ایس بنیاد تے نوکری قبول کردا اے کہ میں اپنے لوکاں دی خدمت کراں گا' ایہناں نوں چوریاں ' ڈاکیاں توں بچاواں گا لیکن جونہی اوہ وردی پا کے تے ٹریننگ لے کے آندا اے تے اوہ بدمعاش بن جاندا اے اوہ بجائے حفاظت کرن دے ظلم تے زیادتی کردا اے۔ میرے بے شمار ذاتی دوست تے کلاس فیلو نیں جیہڑے ڈی آئی جی لیول تے پہنچ چکے نیں' سیکرٹری بنے نیں ایماندار وی نیں' چنگے وی نیں پر پنجاب وچ میں اج تک نئیں ویکھیا کہ اوہناں اپنے لوکاں لئی بہتری کیتی ہووے۔ ایس دی وجہ ایہہ ہے کہ ایہہ سسٹم ایسا اے ' نظام ای ایسا اے کہ جدھے وچ انصاف تے بہتری دی گنجائش ای نئیں اے۔ ایہہ مشین جس کم لئی

نکی سی ایہہ اینھوں دے لوکاں نوں لتر مارن نی بنائی گئی سی تے جناں تیکر ایہہ مشین پٹ کے تے باہر ناں سٹیئے۔(نعرہ ہائے تحسین) جناب سپیکر! بے شمار تقریراں تے تجویزاں دیندے رہی دا اے میں اج وی جناب نوں جا کے ذاتی طور تے گزارش کیتی کہ دفعہ کرو میری تقریر دا کوئی فائدہ نئیں ہونا اے۔ اساں ایویں ای بول دینے آں تے اس دا کوئی اثر نئیں ہوندا۔ اساں رل مل کے کوئی ایسا نظام بنائیے کہ واقعی لوکاں نوں فائدہ ہووے' اساں تے صرف ایک دوجے تے تنقید کرکے تے نمبر منگدے آں' اپنی پارٹی دے تے اپنی پارٹی لیڈراں دے نمبر منگدے آں کہ میں اج بڑی گورنمنٹ دی دھوز پٹی اے ' گورنمنٹ والے کہندے نے کہ اساں گورنمنٹ دی بڑی تعریف کیتی اے۔ اساں واقعی سنجیدہ آں تے ایماندار آں اپنے لوکاں نال مخلص آں تے سانوں سنجیدگی نال سوچنا چاہیدا اے کہ آزادی دے 57 سال بعد وی اساں اج وی اوسے تھانیدار دےظلم دی چکی وچ پس رہے آں ایس دی وجہ کیہہ اے؟ ایہو تھانیدار جیہڑا ساڈا ملازم اے ' اساں تے اپنے ملازماں دےہتھوں یرغمال بنے ہوئے آں' ملازم مالک بنا بیٹھا اے تے مالک نوکری تے نماہ۔ جتنی دیر تک ملازم ملازم نئیں بنے گا ' اپنی ڈیوٹی نوں ڈیوٹی نئیں سمجھے گا ' اوس نوں ملازم کیس نے بناؤنا اے ؟ جناب سپیکر! اساں لوکاں نے بناؤنا اے ' اینھوں دی قیادت نے بناؤنا اے ' ایم۔پی۔اے ' ایم۔این۔اے دا رول اساں عجیب و غریب بنا دتا اے۔ جدوں وی کوئی تھانیدار کرپشن کردا اے ' ظلم کردا اے ایس پی صاحب پریشان ہو جاندے نیں کہ مداخلت ہو رہی اے ' بھئی اساں کوئی انڈیا توں آئے آں جو مداخلت کر رہے آں ' اساں ایسے ملک دا حصہ واں بلکہ ایہہ حق ساڈے کول اےتسیں تے ملازم سجے ' تسیں ملازم بھرتی ہو کے اپنی تنخواہ لے رہے او ' ایہہ ساڈا فیصلہ ہونا چاہی دا اے ' ساڈا initiative ہونا چاہی دا اے کہ کیہڑا تھانیدار کیویں ہونا چاہی دا اے ' کیہڑا بہتر کر رہیا اے ۔اونہوں مداخلت دا ناں دے کے او اپنی من مانی کر دے رہندے نیں تے لوکاں دیاں اوسے طراں چوریاں وی ہو رہیاں نیں' ڈاکے وی پے رہے نیں' لاء اینڈ آرڈر کیویں کنٹرول ہووے گا۔ میں تے ناں ایس حکومت دی کوئی بد تعریفی کر داں ناں پچھلیاں دی بلکہ میں ایمانداری نال ایہہ سمجھدا واں کہ وجہ ای

ساری ایہہ اے کہ جہاں تیکر اسیں اوس انگریز دے بنائے گندے قانون نوں جیہڑا ساڈے نال فراڈ 1973 دا آئین کیہندے نیں جی کہ اساں بنایا۔ میں ایہہ آنداں کہ اینے اینے پڑھے لکھے بندے بیٹھے نیں ایہناں وچوں کوئی اک مینوں بنیادی چیز دسو جیہڑی بدلی ہووے۔ اوہ سے تے as it is اے۔ ساڈا سارا ریاستی setup ایسے 1860 تے 1890 دی base اتے چل رہیا اے۔ عدالتی نظام ویکھ لو' پولیس دا نظام ویکھ لو' اسیں خود اپنی قوم لئی ' اپنے صوبے لئی اپنے لوکاں لئی خود کجھ وی نہیں بنایا۔ جدوں اسیں خود بناواں گے تے definitely فیر اوندے وچ ساڈے لئی بہتری ہووے گی' ساڈے لوکاں لئی بہتری ہووے گی سو میری گزارش ایہہ آ کہ اگر اسیں ایمانداری تے سچائی نال لوکاں نوں عزت دیناں چاہندے آں' لوکاں نوں تحفظ دینا چاہندے آں' لوکاں نوں ایس گندے نظام توں بچاناں چاہندے آں تے ایس نظام نوں فوری طور تے فارغ کر کے اک نواں نظام سارے بیٹھ کے ساری قوم بیٹھ کے کیونکہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں کہ جیہڑا ' اسیں اپنے گھر دا نظام نہیں چلا رہے تے ایس ملک دا نظام چلاناں اوکھا اے۔ جیہڑا ساڈے فائدے وچ اے' ساڈے سارے ملک دے لوک مختلف طبقہ فکر دے لوک بیٹھ کے آپس وچ مشورہ کر کے جیہڑا وی اک بہتر سسٹم بن سکدا اوہ اپنے لئی بناؤ گے تے اسیں بچاں گے نئیں تے بحث پچھلی واری وی تین سال باں باں کر کے مر گئے' پولیس نوں ایہہ ہو گیا' پولیس نوں اوہ ہو گیا۔ کہے نیں اک الف یا بے نئیں بدلی۔ مزاری صاحب! کوئی ایہی وی تبدیلی نئیں آئی بلکہ دن بدن ایہہ گھوڑا مزید منہ زور ہوندا جا رہیا اے۔ سو اگر سچائی اور جینوئن طریقے نال ایس مسئلے دا حل کڈھنا ' او مشین جیندا مقصد لوکاں دا استحصال سی' اپنے غلاماں اتے حکومت کرن دا مقصد سی اور اوہندے لئی او قوانین بنائے گئے' ٹریننگ وی اوسے نظام دے تحت ہو رئی اے۔ کوئی نواں ٹریننگ سسٹم نئیں اسیں بنا سکے کہ اپنے بچیاں نوں جیہڑے تھانیدار بھرتی کرائیے' ایس پی بھرتی کرائیے تے اوہناں نوں ایہہ شعور ہووے کہ ایہہ لوک جنہاں دی بنیاد تے جنہاں دے ٹیکساں توں ایہناں لوکاں دی خدمت کرنی اے' ایہناں دی حفاظت کرنی اے' ایہناں دی عزت کرنی اے' ایہناں نوں facilitate کرنا اے۔ ایسی ٹریننگ ای کوئی

نئیں۔ او جیہڑا وردی پا لیندا او یا کہ بس میں طاقتور حکمراں بن میں آں' عوام میرے غلام نیں اور گورا اپنے آپ نوں کجھن لگ پیندا اے گا۔ سو جینہاں چر بنیادی روح ایہندی تبدیل نئیں کیتی جاندی تے میں نئیں سجھدا کہ اسیں اینھوں دے لوکاں نوں کوئی انصاف تے بہتری دی سکیے۔ شکریہ۔

MINISTER FOR SPORT: Point of personal explanation, Mr.Speaker!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیں!

وزیرکھیل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ اور ڈاکٹر سید وسیم صاحب نے کہا کہ میرے ساتھ ایک حادثہ پیش آیا جسے اپوزیشن سیاسی رنگ دے کہ ہمیں حقائق کا پتا نہیں چلا۔ میرے ساتھ ایک حادثہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایک آزمائش بھیجی اور اسی نے مجھے رہائی دلوائی۔ اس میں نہ تو گورنمنٹ کا کوئی قصور تھا نہ میری ذاتی غلطی تھی اور نہ میں کسی نیب کے کیس میں مطلوب ہوں نہ میرے کسی بھائی کے خلاف کوئی کارروائی ہے۔ اپنی کارروائیوں کو اپنی ذاتی رنجشوں کو کسی پر کیچڑ اچھالنے سے گریز کرنا چاہئے لیکن میں اللہ تعالیٰ کو حاظر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ ہم صاف تھے اور اللہ تعالیٰ نے سرخروئی کے ساتھ مجھے رہائی دی اور مجھے زندگی مل بجائے اس کے کہ انہیں appreciate کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ایک ممبر کو زندگی دی جس کے ساتھ حادثہ پیش آیا اور وہ بھی علاقہ غیر تھا۔ میں ایک فوتیدگی پر گیا' کسی کی فاتحہ خوانی پر جانا کوئی گناہ نہیں لیکن میرے علاقے کے میرے سیاسی مخالفین نے مجھ پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی۔ تمام ایجنسیوں سے کلیئر کیا گیا تو بھی مجھ پر کوئی الزام ثابت نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہم صاف ہیں اور میں صاف ہوں اور آپ کے سامنے میں اسی عہدے پر موجود ہوں۔ اسی وجہ سے کہ ہم نے پنجاب گورنمنٹ کو نیک نامی کے ساتھ چلانا ہے۔ جب بات ہوتی ہے تو ہر دفعہ کوئی نہ کوئی بات کر دی جاتی ہے جی کہ اس کے حقائق کا پردہ نہیں اٹھایا گیا۔ حقائق سے تمام پردے اٹھے ہیں' تمام ایجنسیوں نے انکوائری کی ہے۔ میں الحمد للہ صاف تھا اور آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔ نہ میرے خلاف کوئی کیس ہے' نہ

میں نے کوئی کرپشن کی نہ میں نے کوئی ایسی غلط کارروائی کی لہذا ایسی باتوں کو کسی کی ذاتی' اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہر انسان پر آ سکتی ہے' اپوزیشن پر بھی آ سکتی ہے' گورنمنٹ بنچز پر بھی آ سکتی ہے۔ یہ نہیں کوئی کسی کو کہہ سکتا کہ آپ کیا کرنے گئے؛ آپ سکواڈ کیوں نہیں لے کر گئے؛ میں پرائیویٹ ٹوؤر پر گیا تھا اور میرا کسی کو معلوم نہیں تھا۔ میرے ساتھ میرے دوست اور میرا brother in law تھا۔ ہم تمام آدمی وہاں پر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی دی اور ہم آ گئے۔ بجائے کہ آپ کسی کی بات کو ایک ذاتی انا بنا کر اپوزیشن کو تو ایشو چاہیے۔ تو میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کو بتانا چاہتا تھا۔ میں اپنی پوزیشن کلیئر کرنا چاہتا تھا کہ کسی کے ساتھ نہ میری کوئی ذاتی دشمنی تھی' نہ کسی حکومتی شخصیت نے برا نام لیا اور اگر برا نام ہوتا تو میں اسی دن استعفیٰ دے دیتا اور میں اس ہاؤس میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی یہ ثابت کر دے تو میں اسی وقت استعفیٰ دے دوں گا۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! Point of personal explanation.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیں!

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! ہم اپنے بھائی نعیم اللہ شاہانی کی زندگی اور صحت کے لئے دعا گو ہیں۔ میرا مقصد ان کی ذات پر attack کرنا نہیں تھا بلکہ مقصد یہ تھا کہ پنجاب حکومت انہیں بازیاب نہیں کروا سکی۔ بہرحال ان کی فیملی کی اور ان کی طرف سے بیانات آتے رہے کہ پنجاب حکومت اس میں support نہیں کر پا رہی ہے اور نہ کر سکتی ہے۔ نمبر ایک ان کی اس بات کا مجھے جواب دینا تھا جس کو میں نے point out کیا۔ دوسرے نمبر پر انہوں نے کہا کہ میرے اوپر نیب کے کوئی cases نہیں ہیں۔ نیب کے cases ان پر کیوں بنیں گے جو اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ مل جائیں' جنرل مشرف کے ساتھ مل جائیں' نیب کے کیس تو اس کے خلاف ہوتے ہیں ۔ جو ان کے خلاف جنگ کرتے ہیں ' جو ان کے خلاف اعلان کرتے ہیں تو نیب بھی ان کے خلاف cases بناتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! انہوں نے تو نیب کی بات ہی نہیں کی بلکہ انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ میرے خلاف کوئی الزام ثابت ہوا تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ جی، شیخ اعجاز صاحب!

شیخ اعجاز احمد، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے میری request پر مجھے پہلے موقع دیا۔ آج بلکہ کل سے ایجنڈے پر تین چیزیں تھیں جن پر ہم نے بحث کرنی ہے۔ ان میں ایک تو price hike ، دوسرا لاء اینڈ آرڈر اور تیسرے نمبر پر pre-budget discussion ہے۔ آپ نے تین ایسے مختلف issue پر بات کرنے کی ہمیں اجازت دی ہے جو انتہائی اہمیت کے حامل ہیں اور تینوں issue پر بھرپور debates ہونی چاہئے لیکن لاء اینڈ آرڈر کا issue ہی اتنا اہم ہے کہ اس پر دو دن مختص کئے جائیں تو وہ بھی کم ہیں۔ pre-budget discussion اس کے علاوہ مہنگائی کی چکی میں پسنے والے لوگوں کے بارے میں ہم نے بات کرنی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ مقولے کے مصداق ہیں "بھٹی صاحب نے پنجابی وچ تقریر کیتی"، "او کسے نے کہیا سی کہ مارنا تے نالے رون نہ دینا" یعنی ہمارے ملک اور صوبے میں لوگوں پر اتنا زیادہ مسائل کا بوجھ ہو رہا ہے لیکن وقت کی قید لگا دی گئی ہے کہ آپ نے اپنے معاملات کو پانچ یا سات منٹوں میں wind up کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں یہاں پر یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر پر عموماً بات ہوتی رہتی ہے لیکن آپ آج بھی اس پر بات کر سکتے ہیں۔ پری بجٹ میں آپ بھی کچھ لے آئیں کیونکہ ہم نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کو موقع دیں گے تاکہ بجٹ اجلاس سے پہلے آپ کی طرف سے کچھ تجاویز سامنے آ جائیں یا اگر لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ہے۔ مہنگائی بجٹ کے ساتھ related ہے۔ آپ اس پر بھی بحث کر سکتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! آپ اندازہ کریں کہ دنیا کے کسی بھی خطے میں جو حکومتیں اپنے عوام کی بہتری کے لئے اور ان کو ریلیف دینے کے لئے قائم ہیں وہ گڈ گورننس کی بہترین مثالیں پیش کرتی ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت آپ دیکھیں کہ وہ بات کہ دریائے فرات کے کنارے اگر کوئی کتا بھی پیاس سے مر گیا تو اس کی ذمہ داری بھی

میرے کندھوں پر ہو گی۔ اب یہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ آپ کل کا اخبار اٹھا کر دیکھ لیں کہ مینار پاکستان جو ہمارے پاکستان بننے کی ایک نشانی ہے اور ہماری قوم کا سربلند ستون ہے جس کے سائے تلے جب 23 مارچ کو قرارداد پاکستان پیش ہوئی تھی تو اس کی شان و شوکت اس وقت سے لے کر آج تک قائم ہے لیکن آپ لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی کی صورتحال کا اندازہ کریں کہ وہاں پر خودکشیاں کرنا معمول بن چکا ہے اور بے شمار دفعہ محکمے کو کہا گیا ہے کہ وہاں پر کوئی جنگلا لگوائیں۔ اس سے کیا message جاتا ہے کہ اس حکومت اور اس سسٹم سے تنگ آکر مینار پاکستان سے پاکستان کا فرد نیچے چھلانگ رہا ہے صرف جناب سپیکر! حکومت کو چاہیے کہ اس پر security measures adopt کرے اور جنگلے کا انتظام کرے تاکہ دوبارہ ایسا واقعہ رونما نہ ہو۔ جناب والا! آپ اندازہ کریں کہ جب سے حضرت آدم نے گندم کے دانے کو چکھا یہ ہماری اسلامی ہسٹری ہے جس کا پورا واقعہ ہمیں یاد ہے' جب گندم کا بیج بویا گیا' گندم اگی اور لوگوں کے گھروں تک پہنچی تو اس کی اس وقت کے پیسوں اور سکوں میں کوئی تو قیمت ہو گی؟ حضرت آدم سے لے کر ہزار ہا سال گزرنے کے بعد اب ہماری حکومت بن گئی یہاں ایوب خان کی حکومت بنی' جنرل ضیاء صاحب اقتدار میں رہے' نواز شریف صاحب اقتدار میں آئے ہزاروں سال گزرنے کے باوجود گندم کا ریٹ میاں محمد نواز شریف صاحب کی حکومت میں پانچ روپے فی کلو تھا یعنی پانچ روپے فی کلو کے حساب سے آٹا غریبوں کے گھروں میں جاتا تھا۔ آپ اب اندازہ فرمائیں کہ کشکول توڑنے کا دعویٰ کرنے والی حکومت اور یہ کہنے والی حکومت کہ ہمارا خزانہ باہر کو ابل رہا ہے اس حکومت کے دور میں آٹے کی قیمت -/15 روپے فی کلو ہو چکی ہے۔ غور کرنے والی بات اور ہمارے لئے لمحہ فکریہ یہ ہے کہ جب سے پاکستان بنا 55 سالوں میں اتنی مہنگائی نہیں ہوئی جتنی مہنگائی ان پانچ سالوں میں ہوئی ہے۔ جیسے ایک باوردی جرنیل نے ہمارے ملک پر قبضہ کیا ہے اس وقت سے لے کر آج تک آپ ملاحظہ فرمائیں کہ writ of the Government کہیں نظر نہیں آ رہی ہے لوگ اس سسٹم سے اکتائے اور ستائے ہوئے ہیں۔ میں میاں محمد نواز شریف کی حکومت کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے دور اقتدار میں مہنگائی کی ratio انتہائی کنٹرول تھی جب میاں نواز شریف کی منتخب

حکومت پر شب خون مارا گیا تو اس وقت پٹرول کی قیمت -/24 روپے لیٹر تھی اور اب پٹرول کی قیمت -/45 روپے ہے۔ بابا ابو ذری مرحوم نے کہا تھا کہ،

ہوتے ہیں میرے شہر میں ہر روز دھماکے
رہتی ہے میرے شہر میں شب برات مسلسل

جناب سپیکر! ہر روز دھماکا ہوتا ہے ایک پٹرول بم سرحد میں داغا جاتا ہے' دوسرا پٹرول بم بلوچستان میں داغا جاتا ہے اور جب price hike ہوتی ہیں تو اس کی وجہ سے تمام اشیائے خورد و نوش پر اثر پڑتا ہے۔ اتنی مہنگائی اور لاء اینڈ آرڈر کی خراب صورتحال کو دیکھتے ہوئے مجھے اب یہ نظر آ رہا ہے کہ اب یہ ڈاکے نہیں پڑیں گے کہ ڈاکو گئے اور انہوں نے بنک کے عملے کو یرغمال بنایا اور پیسے لوٹ لئے بلکہ اگر قیمتوں کو کنٹرول نہ کیا گیا تو یہ خبریں پڑھیں گے کہ ایک بھوکوں کا گروہ ہاتھ میں ڈنڈے لے کر ایک ہوٹل میں گھسا اور چولہوں پر جتنی ہنڈیاں تھیں انہوں نے وہ پکا پکایا سالن اور روٹیاں لوٹ کر ایک باغ میں جاکر کھانا شروع کر دیا۔

جناب سپیکر! یہاں پر نعرے good governance کے بلند کئے جا رہے ہیں کہ ہم اس کی مثال پیش کر رہے ہیں لیکن آپ یہ رپورٹ دیکھیں جو Human Rights Commission of Pakistan کی ہے اور یہ رپورٹ نہ میں نے تیار کی' نہ ہی کسی اپوزیشن کے ممبر نے تیار کی بلکہ یہ ایک competent ادارے کی طرف سے ہے۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تین سالوں کے دوران 2700 افراد نے خودکشیاں کی ہیں۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ جس ملک میں بہترین حکومت کے باوجود جو یہ دعویٰ کرتے ہیں 2700 افراد خودکشی کریں تو پھر سوچنا چاہیے کہ لوگوں کو کیا ریلیف دیا جا رہا ہے؟ حکومت کو چاہیے کہ وہ ان عوامل پر غور کرے جس کی وجہ سے مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے۔ جنرل نقوی نے مختلف ملکوں سے چوری کر کے ہمیں جو نظام دیا ہے اس نے اس ملک کا بیڑہ غرق کر کے رکھ دیا ہے۔ جب سے magistracy نظام ختم ہوا ہے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ اگر کہیں پر price list آویزاں نہیں ہوتی تھی وہاں مجسٹریٹ صاحبان جاتے تھے rate

conduct ہوتے تھے اور ان کو سزائیں دی جاتی تھیں۔ اب اس نظام کو ختم کر دیا گیا ہے، افراط زر عام ہے، writ of Government نظر نہیں آتی، بلیک مارکیٹنگ، ذخیرہ اندوزی اور مصنوعی گرانی جیسے عوامل کی وجہ سے مہنگائی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس وقت لوگوں کے ذہن اور دل رو رہے ہیں اور حکومت وقت سے پوچھنا حق بجانب سمجھتے ہیں کہ :

یہ ملیں یہ جاگیریں کس کا خون پیتی ہیں
بیرکوں میں یہ فوجیں کس کے دم پر جیتی ہیں
کس کی محنتوں کا پھل داشتائیں کھاتی ہیں
جھونپڑوں سے رونے کی کیوں صدائیں آتی ہیں
جب شباب پر آ کر کھیت لہلہاتا ہے
کس کے نین روتے ہیں کون مسکراتا ہے

جناب سپیکر! جب اقتدار اور اختیار ان لوگوں کے ہاتھ میں دے دیا جائے جو لوگوں کے براہ راست ووٹ سے elect ہو کر نہ آئیں جنہیں لوگوں کے مسائل اور problems کا پتا نہ ہو، اب میں چھوٹی سی مثال دینا چاہتا ہوں فیصل آباد میں جب آرمی کی جانب سے ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ ٹیمیں بیٹھیں تو انہوں نے ایک آرڈر جاری کر دیا کہ حلقہ پٹواری اپنے حلقوں میں کام کریں گے پہلے وہ ضلع کچہری میں بیٹھے ہوتے تھے لوگ وہاں جاتے تھے جس نے کوئی فرد جمع بندی لینی ہوتی تھی یا کوئی اور معاملہ ہوتا تھا وہ وہاں جاتے تھے اور ایک ہی جگہ تمام پٹواری موجود ہوتے تھے اور کام کروا لیا کرتے تھے لیکن اب اس آرڈر کے آجانے کی وجہ سے کہ ان کو اپنے اپنے حلقوں میں بھیج دیا گیا تو ایک پٹواری کہیں بیٹھ گیا دوسرا کہیں بیٹھ گیا اور لوگ ذلیل و خوار ہونے لگے۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو پتا ہی نہیں ہے کہ حلقہ پٹواری کیا ہوتا ہے؛ انہوں نے فرد پر لکھا اور پڑھ لیا۔ وہ وقت قریب آ پہنچا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ لوگ ان سے اقتدار چھین کر ان لوگوں کے سپرد کریں گے جو اس کے اہل ہیں۔

جناب سپیکر! میں مہنگائی پر گفتگو کے بعد لاء اینڈ آرڈر پر آتا ہوں۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پورے پاکستان میں دگرگوں ہے۔ آپ بلوچستان کا مسئلہ لے لیں، سندھ میں دیکھ لیں کہ وہاں کے ضمنی الیکشن میں کیا قتل و غارت گری ہوئی اور بلوچستان میں ایک ڈاکٹر کے ساتھ کیا ہوا اور ہم مولا جٹ کے طریقے سے ان کو ہر روز بڑھکیں مار کر کہہ رہے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے اور بلوچ قوم اپنے مستقبل کے بارے میں بہت فکرمند ہے۔ جو لوگ جعلی ڈگریاں لے کر نیشنل اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں بیٹھ کر، اگر آپ کہیں تو میں نام بھی لے دوں گا وہ نیب زدگان حکومت کی چھتری تلے آ کر اپنے آپ کو بچا لیتے ہیں اور میاں عبدالمنان سابقہ ممبر قومی اسمبلی ایک تاجر ہیں جن کی کارخانہ بازار فیصل آباد میں اپنی دکانیں ہیں اور ان کا تاجروں کے ساتھ link ہے اور وہ office bearer رہے ہیں اور اب بھی وہ office bearer ہیں ان کو ایک بھونڈی قسم کی FIR میں اور نامعلوم ملزمان کی لسٹ میں ڈال دیا ہے کہ انہوں نے دہشت گردی کی ہے۔ انہوں نے دہشت گردی یہ کی ہے کہ ان کا تعلق میاں محمد نواز شریف کے ساتھ ہے جب وہ گھر سے گاڑی میں نکلتے ہیں تو گاڑی میں پولیس فورس ان کو اٹھاتی ہے اور اٹھا کر جیل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ جب یہ عالم ہو گا کہ ایک سابقہ رکن نیشنل اسمبلی کو صرف اس وجہ سے اٹھا لیا جائے گا کہ اس کا تعلق میاں محمد نواز شریف سے ہے اور ایک ممبر قومی اسمبلی جاوید ہاشمی کو اس لئے غدار وطن قرار دے دیا جائے گا کہ اس نظام کے بارے میں، اس حکومت کے بارے میں اس کے تحفظات ہیں، وہ چاہتا ہے کہ وہ لوگوں کی بات کرے، اس سسٹم کی گندگی پر بات کرے اور ان ظالم حکمرانوں سے قوم کو چھٹکارا دلانے کی بات کرے تو اس پر غدار وطن کا لیبل لگا کر اڈیالہ جیل میں بند کر دیا جاتا ہے اور فیصل صالح حیات جو 56 کروڑ روپے کا مقروض ہے اور نیب کے اس پر کیسز ہیں وہ وزارت داخلہ کا جھولا جھول رہا ہے تو یہ باتیں، یہ معاملات جب تک آپ درست نہیں کریں گے تو لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کیا درست ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر! یہاں پر ابھی پولیس کی بات ہوئی ہے کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ظلم کی چکی میں' بھٹی صاحب نے کہا ہے کہ ہم تمام ایم۔پی۔اے اور ایم۔این۔ اے بھی پس رہے ہیں۔ جب آپ آرڈر 2000 لے کر آئیں گے۔ جب پنجاب اسمبلی کے perview سے معاملہ ہی نکل جائے گا۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب آپ ذرا wind up کریں کیونکہ نماز کا وقفہ ہونے والا ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں wind up کرتا ہوں۔ میں نے یہ گزارش کی ہے' ابھی جب اذان کی آواز آئی تو اس سے پہلے میں بات کر رہا تھا کہ جب یہاں پر جمہوریت کی بات ہوتی ہے' یہاں پر جمہوریت کا راگ الاپا جاتا ہے' یہاں پر good governance کی بات ہوتی ہے تو آپ یہ دیکھیں کہ میں فیصل آباد کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ وہاں پر لوگوں نے ہڑتال کی۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آپ اس ایوان کی اس وقت صورتحال کو ملاحظہ فرمالیں کہ مہنگائی اور لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر بحث ہو رہی ہے' پری بجٹ کا سبجیکٹ بھی اس میں شامل ہے' اس وقت نہ تو وزیر خزانہ ایوان میں موجود ہیں' سیکرٹری خزانہ بھی لابی میں موجود نہیں ہیں اور مہنگائی سے متعلقہ یعنی ایک ہی طبقہ ہے اس ملک میں کہ جس پر مہنگائی نے سب سے زیادہ اثر کیا ہے اور وہ طبقہ ہمارے مساکین' غرباء' فقراء وزراء ہیں کیونکہ ان کی تنخواہوں میں پچھلے تین سالوں میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے کیونکہ مہنگائی نے ان کو اتنی زد پہنچائی ہے تو ان سب کا یہاں پر موجود ہونا ضروری ہے۔ وزیرخزانہ کا موجود ہونا ضروری ہے۔ سیکرٹری خزانہ کا لابی میں موجود ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ سب کچھ صرف محترم لاء منسٹر صاحب نے ہی سننا ہے تو پھر یہ تو اکثر ہر وقت سنتے رہتے ہیں۔ مجھے ان کی اس حالت کو

دیکھ کر ایک لطیفہ یاد آتا ہے کہ۔

"کوئی آدمی اپنا قربانی کا جانور لے کر مولوی صاحب کے پاس گیا کہ مولوی صاحب اس کو چیک کریں کیا یہ قربانی کے قابل ہے؟ تو اس نے سارا چیک چک کیا تو یہ کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ یہ کوئی misuse ہوا ہے لہذا اس کی قربانی نہیں ہو سکتی تو انھوں نے کہا کہ جی' مولوی صاحب پھر اس کا ہم کیا کریں تو مولوی صاحب نے کہا کہ اینوں فیر ایسے کم واسطے رکھ لو"۔

تو کیا محترم لاء منسٹر کو انھوں نے اسی کام کے لئے رکھا ہوا ہے؟ (قہقہے)

کہ ہم نے جو بھی کہنا ہے' جو بھی کرنا ہے وہ سب انھوں نے ہی سننا ہے' انھوں نے ہی اس کا جواب دینا ہے۔ اب وزیر خزانہ کدھر ہیں؛ سیکرٹری خزانہ لابی میں کیوں موجود نہیں ہیں؛ باقی وزراء جن کو مہنگائی نے پچھلے تین سالوں میں اتنا ستایا' وہ اس قوم کے مساکین غرباء' فقراء ہیں کہ ان کی تنخواہوں میں پانچ دفعہ اضافہ کیا گیا تو مہنگائی کے متعلق انھیں ساری باتیں سننی چاہئیں۔ اب آپ ان کی حاضری دیکھ لیں کہ غالباً ان کی تعداد 41 تھی اور اب محترمہ صغریٰ امام صاحبہ نے استعفیٰ دے دیا اور وہ رہ گئے چالیس ۔ تو میں نے انہیں اس وقت بھی مشورہ دیا تھا کہ آپ ایک آدھ منسٹر اور بنا لیں [**************]

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: آپ ان کی تعداد دیکھ لیں یا ان کو 39 کر لیں یا ایک اور oath دے دیں تو یہ چالیس میں سے مجھے محترم لاءمنسٹر صاحب کے علاوہ عمران مسعود صاحب اب آ کر بیٹھے ہیں یا اجمل صاحب بیٹھے ہیں' مخدوم صاحب بیٹھے ہیں تو یہ چالیس میں سے چار اس وقت بیٹھے ہیں تو چیئر کو اس بات کا نوٹس لینا چاہیے۔ اس پر آپ رولنگ فرمائیں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں لاء منسٹر صاحب کو ضرور ہدایت کروں گا۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے بھی پھر لاءمنسٹر صاحب کو ہی ہدایت کرنی ہے۔ ان کو اسی پوسٹ کے لئے رکھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس لئے کہ وہ پارلیمانی افیئرز کے انچارج ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، نہیں' آج یہ ہدایت کسی اور کو کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کم سے کم منسٹر صاحبان کو پابند کریں کہ وہ یہاں موجود ہوں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود ہونے چاہئیں۔ It's a very important discussion and they should be here لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ آج وزیراعظم چین آئے ہوئے ہیں شاید ان کی reception کے لئے وہاں گئے ہیں اس لئے وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ ویسے عموماً وہ یہاں ہوتے ہیں۔

رپورٹیں (توسیع)

مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر، اب میں چودھری جاوید احمد صاحب جو مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں ان کو کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

چودھری جاوید احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

1 The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2004

2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

1. The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2004

2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں (جو پیش کی گئیں)

مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر، اب جناب ظہور احمد خان ڈاھا مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں' میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

جناب ظہور احمد خان ڈاھا، میں

The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رپورٹ پیش ہوئی۔

مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ پروین سکندر گل مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں' میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ پروین سکندر گل، میں

"The Beacon House National University, Lahore Bill, 2005.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، رپورٹ پیش ہوئی۔

بحث

امن عامہ، قیمتوں میں اضافہ اور قبل از بجٹ بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلے سپیکر جناب مجاہد علی شاہ صاحب ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پہلے تو آپ کا انتہائی احسن اقدام ہے کہ آپ نے دو دن خصوصاً لاء اینڈ آرڈر 'مہنگائی' پری بجٹ پر ڈسکشن اور اپنے حلقے کے مسائل کے لئے رکھے ہیں۔ یہ سسٹم ایسے ہی چلتے رہنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، انشاء اللہ بجٹ کے دوران بھی آپ کو ٹائم دیں گے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! مجھ سے پہلے کافی معزز اراکین اسمبلی نے لاء اینڈ آرڈر 'مہنگائی اور اپنے حلقے کے مسائل پر بہت ساری باتیں کی ہیں۔ اس میں کوئی دو آراء نہیں ہیں کہ امن عامہ کی صورتحال دن بدن ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ اس کے لئے سالانہ ڈکیتیوں' چوریوں' قتل و غارت اور دہشت گردیوں کے Figures آتے ہیں اگر ہم یہی دیکھ لیں تو اس سے بھی ہم اچھی طرح موازنہ کر سکتے ہیں کہ آیا ہم بہتری کی طرف جا رہے ہیں یا ابتری کی طرف؛ میں یہ کہوں گا کہ ہمارے ملک میں یہ نظامت سسٹم رائج کرنے کی وجہ سے اس وقت اختیارات کئی سطحوں پر تقسیم ہو چکے ہیں۔ خصوصاً مجسٹریٹی سسٹم ناظم کے حوالے کر دیا ہے جو ایک پولیٹیکل Figure ہے۔ مجھے یہ اعتراض نہیں ہے کہ پولیٹیکل Figure کو اختیارات نہیں ہونے چاہئیں مگر بدقسمتی سے جس ملک میں ڈیموکریٹک سسٹم ہی نہ چلا ہو' آج تک ہم آوازیں بلند کر رہے ہیں کہ اصل جمہوریت کو بحال کیا جائے۔ جس ملک پر متواتر مارشل لاء کا سایہ رہا ہو وہاں پر پولیٹیکل لوگوں کے ذہن میں ڈیموکریٹک سوچ کہاں ہو سکتی ہے؟ اس صورت میں جہاں یہ اختیارات ضلعی ناظم اور صوبائی حکومت کے پاس تقسیم ہو چکے ہیں اس وجہ سے اس سسٹم میں بے تحاشا خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ ضلعی ناظم جو اس وقت ضلع کا گورنر ہے مگر پولیس اس کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ جب ان کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ پولیس والے ہماری نہیں مانتے' جب صوبائی حکومت کے پاس آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ضلعی نظام رائج ہو چکا ہے۔ اب کس سے بات کی جائے؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس سسٹم میں خرابیاں ہیں' اس سسٹم

میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کنٹرول نہیں ہو رہی' بے تحاشا نقائص ہیں مگر اس اسمبلی کے وجود میں آنے کے باوجود بھی ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ ہم اس سسٹم کو چیلنج کر سکیں کیونکہ یہ سسٹم جنرل پرویز مشرف صاحب نے دیا ہے اور وہ اس وقت ملک کے "ان داتا" ہیں۔ اس لئے ہم اس سسٹم کی طرف انگلی نہیں اٹھا سکتے چاہے چیف منسٹر ہوں یا وزراء ہوں۔ اس میں بے بسی نظر آتی ہے۔ جب بے بسی نظر آتی ہے تو پھر ہمارے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ ہم اس ہاؤس میں کیا کرنے کے لئے آتے ہیں؟ جب ہمارے پاس لیجسلیشن کا اختیار ہی نہیں ہے جو اس صوبے کی ڈیمانڈ ہے تو پھر کیا ہم یہاں پر صرف آمدن گفتن برخاستن کے لئے آتے ہیں؟ یہاں تقریر کی' راجہ صاحب اور ہاؤس نے سن لی اور اس کے بعد وہ تقریر اسمبلی کے کاغذات کی زینت بن گئی اور جب ہم گھر جاتے ہیں تو اس وقت ساری چیزوں کا خدا حافظ ہو چکا ہوتا ہے۔ حکومتی بنچز سے میرے دوست بھٹی صاحب بات کر رہے تھے کہ ہم سب کو مل کر کوئی سسٹم بنانا چاہیے' مجھے آج خوشی ہوئی ہے کہ حکومتی بنچز سے دو چار اراکین اسمبلی نے حق کی بات کی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر حق کی بات کی جائے تو اس سے کوئی نقصان ہو سکتا ہے۔ اکثر دوست سمجھتے ہیں کہ حق کی بات کرنے سے شاید ہمارے نمبر کم ہو جائیں گے' شاید ہمیں وزارت نہیں ملے گی' اگر کوئی اور چانس بنتا ہوا نظر آیا تو وہ نہیں ملے گا۔ میں اس حوالے سے یہی کہوں گا کہ بھٹی صاحب اور ملک احمد خان صاحب نے جو باتیں کی ہیں' انہیں آج بھی علم ہے کہ جب تک بیوروکریسی اور یہ ادارے جو ہمارے ملک میں حکومتیں تڑواتے ہیں اور بنواتے ہیں ان کو یہ علم نہیں ہوگا کہ یہ ممبر اسمبلی صرف اپنی ذاتی طاقت یا اپنی پارٹی کی طاقت پر بن کر آیا ہے اس کے بنوانے میں ہمارا کوئی شیئر نہیں ہے' اس وقت تک وہ ہمارا کیسے احترام کریں گے؟ جب ہم ان کے پاس کام کروانے کے لئے جاتے ہیں تو وہ اسی لئے ہمیں لفٹ نہیں کرواتے کیونکہ انہیں پتا ہوتا ہے کہ انہیں ہم نے ہی بنوایا ہے۔ ہمارے ملک میں اس وقت موجودہ سسٹم میں یہی کمی ہے کہ جب تک یہ ادارے اپنی مرضی سے حکومتیں بنواتے رہیں گے' عوامی نمائندوں کو اپنی ذاتی پسند ناپسند سے جتواتے اور ہرواتے رہیں گے اس وقت تک اس ملک کا سسٹم کوئی آدمی بھی صحیح نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! جب ہم صبح اخبار پڑھتے ہیں تو ڈکیتیاں' قتل و غارت' چوریوں کی خبروں سے آدھی اخبار بھری ہوئی ہوتی ہے۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ پہلے تو کوئی ڈکیتی کی واردات ہوتی تھی تو ضلع کی ساری پولیس اور افسران وغیرہ سب حرکت میں آ جاتے اور موقع پر جاتے تھے' مدعی کو ملتے تھے مگر آج یہ

پوزیشن ہے کہ ڈکیتی کی بڑی واردات ہی کیوں نہ ہو جائے S.H.O' کے علاوہ کوئی افسر اس بندے سے ملنا گوارا کرتے ہیں اور نہ وہاں پر پہنچ کر حالات کا جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ روٹین بن گئی ہے کہ وہ سوچتے ہی نہیں ہیں کہ اتنی بڑی واردات ہوگئی ہے اور ہم موقع پر جا کر سائلین کو امداد دلوائیں یا کوشش کریں۔ دہشت گردی ' چوری' ڈکیتی یا قتل و غارت کی جانے والی واردات پر ایس۔ایچ۔او کے علاوہ کوئی جانا پسند نہیں کرتا۔ حالانکہ ضلع میں پہلے ایک ایس پی ہوتا تھا آج ضلع میں ایڈیشنل ایس۔پی' ایس۔پی سٹی ' ایس۔پی سی۔آئی۔اے ' ایس۔پی کرائمز ' ایس۔پی انوسٹی گیشن یعنی چھ چھ' سات سات افسران موقع پر بیٹھے ہیں مگر اتنی بڑی وارداتوں کا سن کر بھی موقع پر جانا پسند نہیں کرتے۔ اس نظامت سسٹم کے بعد ہمارا نیا پولیس سسٹم آیا ہے اور میری نگاہ میں اس سسٹم کی وجہ سے بھی لاء اینڈ آرڈر کی خرابیاں کچھ پیدا ہوئی ہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ ہم نے پولیس کو اتنے وسائل نہیں دے رکھے۔ ایک فوجی سپاہی جو مراعات لے رہا ہے اس کے بچوں کی تعلیم کا بندوبست کیا جاتا ہے اور اچھے سے اچھے سکول میں اس کے بچے پڑھتے ہیں۔ صحت کے حوالے سے دیکھیں کہ پاکستان میں C.M.H کے مقابلے میں ہمارے سول ہسپتال ایسے نظر آتے ہیں کہ جیسے وہ شہنشاہوں کے ہسپتال ہیں اور ہمارے ہسپتال فقراء کے لئے ہیں۔ ان کو سفری سہولیات موجود ہیں جب وہ سفر کرتے ہیں تو P.I.A سے سفر کریں ' ٹرین سے کریں ' گاڑی میں سفر کریں یعنی ان کو ہر قسم کی سہولت موجود ہے جبکہ پولیس اہلکاران کے لئے یہ سسٹم موجود نہیں ہے۔ ہم بے شک پولیس کو ہزاروں جیپیں خرید کر دے دیں ' اسلحہ لے کر دے دیں 'ہزاروں وائرلیس سسٹم لے کر دے دیں مگر جب تک اس کے اور اس کے بچوں کے پیٹ کا بندوبست نہیں کریں گے اس وقت تک حالات صحیح نہیں ہو سکتے۔ وہ اسی لئے اپنے اختیارات کو بیچنا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ حکومت وقت انہیں اور ان کے بچوں کے پیٹ پالنے کے لئے جائز مراعات بھی نہیں دیتی۔ ایک طرف ہم مراعات نہیں دیتے اور دوسری طرف انہیں اتنے بے تحاشا اختیارات دے دیتے ہیں کہ چاہے عام شخص ہی کیوں نہ ہو اس کو بغیر وجہ گرفتار کر لیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ سسٹم کی خرابی ہے کہ مدعی قتل کے مقدمے میں چاہے بیس آدمیوں کا نام لکھوا دے چاہے چالیس کا نام لکھوا دے پولیس باؤنڈ ہے کہ وہ مدعی کا پرچہ درج کرے' ان بندوں کو گرفتار کرے چاہے وہ بے گناہ ہوں ' حال ہی میں اقبال خاکوانی کے ساتھ جو ہوا۔ پولیس اس نتیجے پر پہنچ چکی ہے کہ وہ بے گناہ تھا مگر وہ ایک اہم شخص تھا جو اس اسمبلی میں ایم۔پی۔اے رہا ہے' اس ہاؤس

میں وزیر رہا ہے جسے اس کے گھر کے بیڈ روم سے گرفتار کیا گیا۔ یہ نہ دیکھا کہ آیا اس شخص کی involvement تھی یا نہیں بہرحال دیرآید درست آید ۔ اب بھی اگر اسے انصاف مل جائے تو ہم ان کے مشکور ہیں کہ چلیں انہیں سوچ آ گئی کہ ایک ایسا شخص جو بے گناہ تھا اس کو اگر پولیس نے 302 ت پ کے مقدمہ میں پھنسایا ہے تو اس کو انصاف دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کروں گا کہ پولیس سسٹم میں خرابی 'ہمیں پتا ہے کہ ایس۔ایچ۔او ہو ' اے۔ایس۔آئی یا تھانیدار ہو جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ہم نے انہیں اتنے اختیارات دے رکھے ہیں اور یہ جو نیا پولیس آرڈر آیا ہے اس کے ساتھ انوسٹیگیشن سیل علیحدہ بنایا گیا ہے۔ وہاں پر انہوں نے مقدمے کی تفتیش کرنی ہے۔ بے گناہ قرار دینا ہے یا ملزم قرار دینا ہے ' وہاں پر وہ افراد تعینات کئے جاتے ہیں جو ناکارہ ترین ہوتے ہیں جو اس قابل نہیں ہوتے کہ ان کو تھانہ میں ایس۔ایچ۔او لگایا جائے وہ ناکارہ ترین افراد تفتیش کے فیصلے کرتے ہیں۔ یہ سسٹم بنانے سے پہلے ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے تھا کہ یہ اختیارات ہم ان لوگوں کو دے رہے ہیں جنھوں نے لوگوں کے مقدر کا فیصلہ کرنا ہے۔ کسی کو گناہ گار یا بے گناہ قرار دینا ہے۔ وہاں پرتفتیش کی تبدیلی کےسسٹم کو آپ بھی ضرور face کرتے ہوں گے کہ ایک مقدمہ بغیرتفتیش اور بغیر انکوائری کے درج ہو گیا ہے تو اس مقدمے کی تفتیش کی تبدیلی کا سسٹم اتنا مشکل بنا دیا گیا ہے جیسا کہ مجھ سے پہلے بھی دوستوں نے کہا ہے کہ ایڈیشنل آئی جی انوسٹیگیشن رپورٹ پر اس کی تفتیش تبدیل کر سکتے ہیں۔ ایک غریب آدمی جو آپ کے دور دراز علاقے روجھان سے یہاں لاہور درخواست دینے کے لئے کیسے پہنچے گا؛ کہ جناب میرے خلاف غلط مقدمہ درج کیا گیا ہے یا غلط تفتیش ہو رہی ہے ۔ اس آدمی کے لئے تو یہاں تک پہنچنا ہی مشکل ہے۔ یہ سسٹم اتنا مشکل ترین بنا دیا گیا ہے کہ ہمیں اس کا حل سوچنا چاہیے' حکومت وقت کو اس سسٹم میں ضرور تبدیلی کرنی چاہیے۔ یہ کوئی ایسا سسٹم نہیں بن گیا یا یہ کوئی قرآن کی آیات نہیں کہ اس کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ حکومت وقت کا کام ہے 'ہماری حکومت پنجاب کا کام ہے کہ اگر کہیں ایسی مشکلات آ رہی ہیں جو لوگوں کے لئے درد سر بن گئی ہیں۔ بے شک جنرل صاحب کی منت سماجت کرکے انہیں سمجھائیں کہ جناب مہربانی کریں کہ لوگوں کا یہ حال ہے اس لیئے ہمیں تبدیلی کا موقع فراہم کریں۔

سب سے بڑی بات جو آپ جانتے ہیں کہ ایک تھانیدار ' ایک ایس۔ایچ۔او سو سو دفعہ ' دو دو سو دفعہ لائن حاضر ہوتا ہے ' وہ یقیناً اس وقت لائن حاضر ہوتا ہو گا جب اس کے خلاف کوئی شکایت ہوتی ہو گی' جب وہ رشوت لے رہا ہو گا ' کسی کے خلاف غلط مقدمے کا اندراج کرتا ہو گا ' سو سو دفعہ ' دو دو سو دفعہ لائن حاضر اور لائن حاضر سے پھر ایس۔ایچ۔او لگ جاتا ہے۔ اس کی کوئی حد مقرر کرنی چاہیے۔ آپ مجھے اجازت دیں اور میں راجہ صاحب سے کہوں گا کہ اگر انہوں نے سسٹم میں نیک نیتی سے اصلاح کرنی ہے تو میری اس تجویز پر اگر یہ سوچیں گے تو آپ کو یقین آئے گا۔ آپ لائن حاضر ہونے کی کوئی حد مقرر کریں کہ ایک ایس۔ایچ۔او ' ایک تھانیدار ' ایک افسر کتنی دفعہ معطل ہو گا اور کتنی دفعہ بحال ہو گا۔ جب آپ اس کی حد مقرر کریں گے تو پھر ان کے دل میں بھی ڈر ہو گا کہ میں حدود پار کرنے والا ہوں۔ اس کے بعد مجھے گھر بھیج دیا جائے گا۔ اس کے بحال کرنے پر بھی کوئی حد ہونی چاہیے کہ وہ سروس میں کتنی دفعہ بحال ہو گا۔ اس پر کوئی بھی رکاوٹ نہیں ہے ' کوئی فل سٹاپ نہیں ہے کہ جتنی دفعہ وہ لائن حاضر ہو ' جتنی دفعہ وہ بحال ہو ' جتنی دفعہ وہ دوبارہ ایس۔ایچ۔او تعینات ہو۔ جب تک آپ اس کی کوئی حد مقرر نہیں کریں گے اس وقت تک اس میں کوئی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ ایک اور بات جو ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم دیانتدار افسران کو ہیڈکوارٹرز پر لگائیں ' فیلڈ میں لگائیں۔ یہ سمجھ نہیں آتی کہ ڈی۔آئی۔جی ایماندار ہے ' ایس۔پی ایماندار ہے مگر ان کی ایمانداری کے ثمرات عوام تک کیوں نہیں پہنچتے؟ وہ ان کرپٹ تھانیداروں کو کیوں قابو نہیں کر سکتے ؛ وہ ان کرپٹ ڈی ایس پیز کو کیوں قابو نہیں کر سکتے؟ ان کی اس ایمانداری کا اس ملک کو کیا فائدہ ہوا ؛ انہوں نے عوام کو کیا فائدہ دیا ؛ ایسی بے شمار مثالیں ہیں بلکہ آپ پورے پنجاب کو اٹھا کر دیکھ لیں کہ افسران ایماندار ہیں مگر وہ اپنی ایمانداری کے ثمرات عوام تک پہنچانے میں کیوں فیل ہیں اس کا جائزہ لینا حکومت وقت کا کام ہے۔ وہ دیکھے کہ اس میں کون کون سی خرابیاں ہیں ؛ اور اگر ہم یہ خرابی دور کریں تو اس کے ثمرات عوام تک پہنچیں گے۔ میں نے یہ لاء اینڈ آرڈر کے متعلق مختصر سی بات کی ہے اب میں مہنگائی کی طرف آؤں گا۔

جناب سپیکر! جب بھی مہنگائی کی بات کریں گے تو یہاں پر کچھ دوست کہتے ہیں کہ تھوڑی سی مہنگائی ہوئی ہے مجھے ان کی بات سن کر حیرت ہوتی ہے کہ وہ on the floor of the House ایسی باتیں کرتے ہیں ۔ پھر مجھے اس پر شک ہوتا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ تھوڑی سی مہنگائی ہوئی ہے شاید وہ

اپنے گھر کا سازوسامان خود نہیں خریدتے شاید انہیں باہر سے خرید کر دیا جاتا ہے کیونکہ انہیں پتا ہی نہیں ہے کہ مہنگائی کتنی ہو چکی ہے؟ میں عرض کروں گا جیسا کہ میرے دوستوں نے بھی بیان کیا ہے کہ روزمرہ اشیاء کی چیزوں میں آٹے کا ریٹ آٹھ روپے سے پندرہ سولہ روپے کلوگرام تک پہنچ گیا ہے ۔ گوشت سو روپے سے دو سو بیس روپے کلو تک پہنچ گیا ہے ' چینی پندرہ سولہ روپے سے اٹھائیس روپے تک پہنچ گئی ' سبزیوں اور گھی کی قیمتوں میں سو فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔ یوٹیلٹی بلز کی بات کریں تو بجلی کا ریٹ شہباز شریف اور نواز شریف کی حکومت کے وقت جس کا بل سو روپے آتا تھا آج اس کا ہزار روپے آ رہا ہے ' گیس کے بل سو فیصد بڑھ گئے ہیں اور روز اخباروں میں آ رہا ہے کہ لوگ خود کشیاں کر رہے ہیں۔ اچھا خاصا مڈل کلاس آدمی جب بل دیکھتا ہے تو ایک دفعہ وہ بیٹھ ہی جاتا ہے کہ میں اس مہینے کا بل کیسے ادا کروں گا؟ یہ مہنگائی کا عالم ہے۔ اس کو کیسے روکا جا سکتا ہے ؟ اس کے لئے تو حکومت وقت ہی سوچ سکتی ہے ' جنرل مشرف صاحب نے کل بھی ہدایت کی ہے کہ اس کو روکیں۔ سمجھ نہیں آتی کہ روزانہ ہی اخبار میں پڑھتے ہیں اور ہمارے وزراء اور حکومتی بنچز سے بھی دوست کہتے ہیں کہ ہم نے خزانے بھر دیئے ہیں وہ خزانے غریب عوام کے کس کام آئیں گے اگر انہیں کوئی سہولیات نہیں ملتیں' وہ اپنا پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھا سکتے۔ اپنے بچوں کو نہیں پال سکتے۔

جناب سپیکر! آپ ادویات کو دیکھ لیں کہ ان کی قیمتوں میں دو سو فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک غریب آدمی اپنے بچوں کا علاج کروا سکے؟ تعلیم کی حالت یہ ہے کہ سرکاری سکولوں کے برابر تو کوئی نہیں ہے۔ یہ کوشش کر رہے ہیں ' میں ان کو appreciate کرتا ہوں کہ تعلیم کے لئے وزیراعلیٰ اور وزیر تعلیم بھی روزانہ اتنے زیادہ اشتہارات اور اتنے بڑے اقدامات کر رہے ہیں مگر ہمارے سکولوں کا سٹینڈرڈ اتنا lowest ہے کہ کوئی غریب سے غریب آدمی بھی ان سکولوں میں بچوں کو پڑھانے کے لئے کوشش نہیں کرتا اور ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ چاہے اپنا تن ' من ' دھن کیوں نہ بیچ دیں اپنے بچے کو کسی ایسے پرائیویٹ سکول میں داخل کروائیں جہاں پر اچھی تعلیم ملے۔ کروڑوں اربوں کے اخراجات جو کہ تعلیم کی مد میں خرچ ہو رہے ہیں اگر یہ سکولوں کا سٹینڈرڈ ہائی کر دیں تو یہ عوام کے لئے بہتر ہو گا۔ مفت کتابیں دیں یا جو مرضی کریں مگر جب تک سٹینڈرڈ بہتر نہیں کریں گے اس وقت تک اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! بل بجلی ' بل سوئی گیس ' پٹرول ' ڈیزل کا بم جو روزانہ آفت بن کر ہم پر گرتا ہے ' صبح اٹھ کر پہلی خبر یہی پڑھتے ہیں۔ پہلے یہ تھا کہ ایک مہینے کے بعد ریٹ بڑھایا جائے گا' اب کھلی آزادی دے دی گئی ہے کہ نہیں جی' آپ ہفتے کے بعد بڑھا دیں'پندرہ دن کے بعد بڑھا دیں' ایک دن کے بعد بڑھا دیں' پتا نہیں یہ کہاں تک پہنچ جائیں؛ اور پتا نہیں کہ ان کے باہر والوں کے ساتھ کیا ایگریمنٹ ہیں؟ کیا یہ ہمیں جینے کا حق دیں گے یا نہیں ؛ آپ بھی کاشت کار ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ ٹریکٹر میں اتنا مہنگا ڈیزل ڈال کر آپ کھیتی باڑی کر سکیں؛ کیا آپ بتا سکتے ہیں اور آپ اس چیز کے خود گواہ ہیں اور آپ کو منصف ہونا چاہیے کہ کپاس کا ریٹ تو آج سے دس سال پہلے کا ہو اور کپاس آپ نے 800 روپے میں بیچی ہے اور ڈیزل کا ریٹ 9 روپے سے 30 روپے ہو جائے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کاشت کار کاشت کاری کرے گا؛ یہاں پر بیٹھ کر ایگریکلچر منسٹر اور دوسرے صاحبان نعرے لگاتے ہیں کہ ہم نے اتنی فصل اگا دی' ہم نے کپاس کی فصل بڑھا دی۔ بھئی آپ نے کہاں بڑھا دی؛ آپ نے بڑھائی ہے تو بتائیں کہ آپ نے کون کون سے اقدامات کئے ہیں جس کی وجہ سے وہ فصلیں بڑھی ہیں؛ فصلیں اگر بڑھائی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بڑھائی ہیں' اللہ تعالیٰ نے ایسا شاندار موسم دیا ہے اور بر وقت بارشیں دی ہیں جن کی وجہ سے فصلیں بڑھی ہیں۔ آپ کا تو یہ کردار بنتا تھا کہ آپ ہماری فصلوں کی اس وقت صحیح قیمتیں دیتے تو ہم اس وقت آپ کا شکریہ بھی ادا کرتے۔ میں یہاں پر گارنٹی کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ کپاس کا ریٹ دس سال پہلے 800 روپے تھا اور آج بھی 800 یا ساڑھے آٹھ سو روپے ہی کپاس بکی ہے جو کہ کسانوں کے حقوق پر ڈاکا ہے۔ جب کاشت کاری کی بات آئے گی' زراعت کی بات آئے گی تو پھر میں انشاء اللہ تعالیٰ مارکیٹنگ منسٹر کو چیلنج کروں گا' ارشد لودھی صاحب کو بھی چیلنج کروں گا کہ وہ یہاں پر کھڑے ہو کر ثابت کریں کہ انہوں نے کیا کارنامے انجام دیئے ہیں؛ کسان کے حق پر ڈاکا ڈالا ہے۔ آپ دیکھیں کہ غریب آدمی میں اتنی سکت نہیں ہے کہ وہ اپنا پکا مکان تعمیر کروا سکے۔ لوہے کی قیمت دیکھ لیں' اینٹوں کی قیمت دیکھ لیں جو 600 روپے فی ہزار سے بڑھ کر 2200 اور 2500 روپے ہو چکی ہے تو غریب آدمی کیسے اپنا سر چھپانے کا وہ تو ایک کوٹھڑی نہیں بنا سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ نے کافی points پر بات کر لی ہے اور باقی دوستوں کو بھی موقع دیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ محترم شاہ صاحب کی تقریر کو ہمارے قلم کے دوستوں نے خوب انجوائے کیا ہوگا کیونکہ شاہ صاحب جب تقریر کرتے ہیں تو چینیز دیکھنے کی بجائے پریس گیلری کی attention زیادہ لیتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ محترم شاہ صاحب! پتا نہیں چیلنج دینے کے عادی ہیں تو لینے کے عادی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کاٹن کے حوالے سے بات کی تو میں سمجھتا ہوں کہ this is blessing of God اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا ہے اور پاکستان کی farmer community نے پہلی دفعہ بمپر کراپ ہمارے ٹارگٹس سے زیادہ پیداوار لی ہے اور اس میں گورنمنٹ کا بڑا major role ہے۔ یہ غلط بات ہے کہ کسان یا کاشت کار کو مارا گیا ہے۔ T.C.P کی involvement کی وجہ سے کاٹن کی مارکیٹ کریش ہونے سے بچی۔ T.C.P کی purchases سے فارمر کمیونٹی کی ایگریکلچرل بیک ہولڈنگ کو زیادہ strength ملی۔ اگر یہ involve نہ ہوتی تو یہی کاٹن جو surplus produce ہو گئی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ کاشت کار کو اس کا یہ معاوضہ بھی نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ شوگر کین کے حوالے سے بات کی۔ پہلی دفعہ تاریخ اٹھا کر دیکھیں کہ شوگر کین کے کسانوں کو ان کے کھیت میں بہتر قیمت ملی اور یہ ریٹ 90 روپے فی من تک چلا گیا۔ گندم کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ پہلے ہمارا کاشت کار بیچارہ محنت کر کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ اور پاسکو کے باہر ہفتہ ہفتہ ٹرالیاں کھڑی رکھتا تھا اور پھر deduction ہوتی تھی اور انہیں صحیح معاوضہ نہیں ملتا تھا تو یہ بھی کریڈٹ اس حکومت کو جاتا ہے کہ فارم گیٹ پر گندم کی support price سے بھی زیادہ قیمت مل رہی ہے۔ جناب سپیکر! paddy کی فصل الحمد للہ بہت اچھی ہوئی ہے اور میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور کل جب چائنا کے وزیر زراعت آئے اور آپ سے بھی ملے تھے۔ یہ بہت بڑا بریک تھرو ہوا ہے اور چائنا کی بہت بڑی مارکیٹ ہے تو ہمارا citrus اور rice کے حوالے سے اور اس سے پہلے اکتوبر میں mango کے حوالے سے چائنا کے ساتھ ایگریمنٹ ہو گیا ہے اور انشاء اللہ العزیز protocol sign اور M.O.U sign ہوئے ہیں جس سے ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں بہت بڑی مارکیٹ ملے گی اور ایگریکلچر مارکیٹنگ ڈیپارٹمنٹ کو اس کا کریڈٹ جاتا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں آپ ایک چیز بھول گئے کہ پیاز کا ریٹ بھی اس دفعہ بہت اچھا ہے جو کہ دو لاکھ روپے فی ٹرک کاشت کار کو مل رہا ہے۔ جی' شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہاں پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کسان کو گنے کا بہتر ریٹ انہوں نے دلوایا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے سال ہم چیختے رہے کہ خدارا! گنے کے کاشت کاروں کو بچائیں' ملوں نے انہیں لوٹ لیا' کوئی سننے والا نہیں تھا اور آج گنا کاشت نہیں ہوا تو -/90 اور -/100 روپے من خرید رہے ہیں۔ -/28 روپے کلو چینی ہو گئی ہے۔ جب آپ کاشت کار کو صحیح معاوضہ نہیں دیں گے تو وہ کیوں کاشت کرے گا؟ میں منسٹر مارکیٹنگ کو چیلنج کرتا ہوں کہ یہاں on the floor of the House بتائیں کہ انہوں نے -/925 روپے من کپاس کا ریٹ مقرر کیا تھا۔ کیا یہ دلوا سکے؟ آج کیسے -/1200 روپے فی من کپاس کا ریٹ ہو چکا ہے۔ جب ہمارے پاس کپاس تھی اس وقت یہ ریٹ نہیں دلوا سکے تو آج یہ بتائیں کہ اسی کپاس کا ریٹ -/1200 روپے فی من کیوں پہنچ چکا ہے؟ یہ اس وقت کہاں گئے تھے اور کہاں سوئے ہوئے تھے؟ ان کی تو اس وقت کہیں سے آواز نہیں آئی۔ صرف یہیں پر نمبر ٹانکنے کے لئے جنرل مشرف زندہ باد' وردی زندہ باد' سانوں hoot کردے نیں۔ اس کے علاوہ انہیں کام ہی نہیں آتا۔ یہ اپنا کام کریں جو آپ نے انہیں فیلڈ میں دیا ہوا ہے۔ انہیں کہیں کہ مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! ایک بات آپ بھی مانیں گے کہ آپ کاشت کار ہیں اور میں بھی کاشت کار ہوں اور یہ بھی کاشت کار ہیں تو یہ حقیقت ہے کہ اگر TCP interfere نہ کرتی تو کپاس کی قیمت -/600 روپے سے بھی کم چلی جاتی۔ یہ حقائق ہیں کہ اگر -/900 روپے maintain کیا گیا تو یہ T.C.P کی بر وقت intervention سے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب اسمبلی کے ہاؤس کی کارکردگی کی وجہ سے ہوا ہے اور جیسے ابھی آپ بحث کر رہے ہیں اور یہ جواب دے رہے ہیں۔ اس گورنمنٹ نے اس کا نوٹس لیا ہے اور اب بھی آپ جو points بتا رہے ہیں اور یہ بتا رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس دفعہ اس کا اچھا اثر پڑے گا اور کاشت کار کو بہتر فائدہ ہوا ہے۔ آپ کی تقاریروں سے' آپ کے نکتوں سے' ان کے جوابوں سے اور ہاؤس کی طرف سے اس حکومت نے اس کا پورا نوٹس لیا ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں بلکہ آپ کو مبارکباد دینی چاہئے کیونکہ میں خود بھی کاشت کار ہوں اور آپ بھی کاشت کار

ہیں کہ اگر T.C.P interfere نہ کرتی تو کاٹن کی بمپر پیداوار ہونے کی وجہ سے سپلائی زیادہ اور ڈیمانڈ کم تھی تو اس سے قیمتیں down چلی جاتیں۔

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہاں پر ایک روایت بن چکی ہے کہ اگر حکومت پبلک کی ویلفیئر کے لئے کوئی اچھا قدم بھی لے تو اس طرف سے اسے سراہنے کی بجائے اس پر تنقید کی جاتی ہے۔ جیسا کہ آپ فرما رہے تھے یہ حقیقت ہے کہ آپ بھی کاشت کار ہیں اور اس ہاؤس کے تقریباً 80 فیصد سے زیادہ کھیتی باڑی سے تعلق رکھتے ہیں، پچھلے بیس پچیس سالوں سے تو ہم خود دیکھ رہے ہیں کہ جب بھی سپلائی زیادہ ہوتی ہے تو ریٹس اتنے کم ہو جاتے ہیں کہ جس کی کوئی حد اور حساب نہیں۔ یہ پہلی دفعہ اس طرح ہوا ہے کہ کپاس کی اتنی بہترین فصل ہوئی ہے لیکن جو اس وقت ریٹ ہے 900/950 تو گورنمنٹ نے اتنی attention دی تاکہ کاشت کار کو نقصان نہ ہو، اسی بات پر میں بات بڑھانا چاہتا ہوں کہ تھوڑے دن پہلے چیف منسٹر پنجاب کو یہ خدشہ تھا کہ اس دفعہ گندم کی فصل انشاء اللہ بہت اچھی ہے انہوں نے پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں یہ واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ ہم نے گندم کا جو ریٹ مقرر کیا ہے وہی ہم نے کاشت کار کو دینا ہے اور ہمارا کوئی ٹارگٹ نہیں ہے کہ ہم کتنی گندم خریدیں گے؛ جتنی کاشت کار کے پاس ہے وہ ہم سب اٹھائیں گے تاکہ ان کو کسی قسم کی تکلیف اور پریشانی نہ ہو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اور اوپن مارکیٹ میں جو ریٹ ہوگا اگر اس سے grower کو فائدہ ہوگا اور ہم دانہ دانہ خریدیں گے۔

وزیر جیل خانہ جات، ہمارا کوئی target نہیں ہے کہ ہم کتنی گندم خریدیں گے بلکہ کاشتکار کے پاس جتنی بھی گندم ہوگی ہم وہ سب اٹھائیں گے تاکہ ان کو کسی قسم کی تکلیف اور پریشانی نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیراعلیٰ صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ open market میں جو قیمت ہوگی اس کے حساب سے ریٹ ہوگا۔

وزیر جیل خانہ جات، جی، ہاں! جناب سپیکر! انہوں نے پابندی بھی نہیں لگائی یہ بھی کہا کہ اگر کاشتکار

وزیر جیل خانہ جات، جی' ہاں! جناب سپیکر! انہوں نے پابندی بھی نہیں لگائی یہ بھی کہا کہ اگر کاشتکار کو مارکیٹ میں زیادہ قیمت ملتی ہے تو وہ وہاں دے ہم اس کو مجبور بھی نہیں کریں گے اور حکومت نے ایک ہزار روپے سو کلو پر جو قیمت طے کی ہے وہ maintain کریں گے اور اس قیمت سے کم پر ہم کسی کو نہیں لینے دیں گے۔ جناب والا! اگر حکومت کوئی اچھا کام کرتی ہے اور عوام کی اکثریت کا خیال رکھتی ہے تو میرے دوستوں کو appreciate بھی کرنا چاہیے اور اس کا credit بھی دینا چاہیے کہ واقعی یہ بہترین کام کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' شکریہ۔ میں نے پچھلی دفعہ خود منسٹر مارکیٹنگ کو بتایا تھا کہ ہمارے علاقے میں پیاز کی قیمت نہیں ملتی پھر انہوں نے نوٹ بھی کیا تھا اور آج اللہ کے فضل سے میں خود کہہ رہا ہوں حالانکہ میں پیاز کا grower نہیں ہوں لیکن غریب کاشتکاروں کو اس دفعہ جتنی قیمت مل رہی ہے وہ اس حکومت کو دعائیں دے رہے ہیں اور علاقہ خوشحال ہو رہا ہے کیونکہ پہلے جو لوگ یہاں لاہور اور فیصل آباد جا کر پیاز بیچتے تھے وہ بوریاں بھی چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے اور ان کو پیسے بھی نہیں دیئے جاتے تھے لیکن اس دفعہ ان کو وہیں موقع پر پیسے مل رہے ہیں اور ایک عام کاشتکار کو دو لاکھ روپے فی ٹرک کے حساب سے پیاز کی قیمت مل رہی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی بات ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی!

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب سپیکر! میں نوانی صاحب کی بات کے ساتھ یہاں تک اتفاق کرتا ہوں کہ اگر حکومت کاشتکاروں کے لئے کوئی اچھا قدم اٹھاتی ہے جس سے کاشتکاروں کو خوشحالی ملتی ہے' ان کا مقصد حل ہوتا ہے یا انہیں دوسرے فائدے ہوتے ہیں تو ہمیں کھلے دل کے ساتھ حکومت کو appreciation دینی چاہیے کہ انہوں نے بہت اچھا قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے تھل کینال کے لئے اڑھائی ارب روپے کا منصوبہ منظور کر کے remodelling کروائی تو میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ میں نے پریس میں حکومت کے اس قدم کو سراہا ہے اور appreciation دی ہے۔ یہ بات نہیں ہے اگر حکومت اچھا کام کرتی ہے تو ہم اس کو appreciation نہیں دیتے لیکن جس چیز کو آپ

appreciation دینے کے قابل کہہ رہے ہیں میرا کہنا یہ ہے کہ وہ appreciation کے قابل نہیں ہے یہ میری متنازعہ بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! جب آپ کی باری آئے گی پھر تقریر کرنا اگر آپ اب تقریر کریں گے تو پھر بعد میں بات نہیں ہو سکے گی۔ میں اصل میں cross question نہیں کرانا چاہتا۔ شاہ صاحب نے اپنی تقریر کر لی تھی اور ادھر سے بھی ظاہر ہے اس کا جواب آئے گا۔ شاہ صاحب! جب wind up کی باری ہو گی پھر میں آپ کو وقت دوں گا۔

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! ہماری باری ہی نہیں آتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں شاہ صاحب! یہ آپ کی زیادتی ہے میں نے آپ کو کافی وقت دیا ہے میرا خیال ہے جتنا آپ بولے ہیں اتنا وقت میں نے کسی کو نہیں دیا ہے۔ یہ بات آپ نہ مانیں تو اور بات ہے جتنا وقت آپ نے لیا ہے کسی اور ممبر نے نہیں لیا اگر اب بھی آپ یہ کہیں کہ مجھے وقت نہیں ملا تو پھر یہ تو اچھی بات نہیں ہے۔ شاہ صاحب! بات صرف قیمتوں کی نہیں ہو رہی ہے بلکہ بات کاشت کی ہو رہی ہے۔ آج جتنی bumper crops ہوئی ہے اس میں پانی کی فراہمی، بیج کا صحیح ہونا، موقع پر pesticides کو کنٹرول کرنا یہ تمام چیزیں اگر حکومت نہ کرتی تو آج یہ bumper crops نہ ہوتی باقی اللہ کی رحمت ہے کہ بارش بھی ہوئی ہے لیکن آپ کو یاد ہوگا جب میں یہاں preside کر رہا تھا آپ کی طرف سے اعتراض ہوا تھا کہ اگلی فصل کا کیا ہوگا اور میں نے اس وقت کہا تھا کہ آپ کاشت کریں اللہ رحمت کرے گا اور اللہ نے رحمت کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! بارش اللہ تعالیٰ نے دی ہے وہ کہتے ہیں کہ اریگیشن کے نظام کو بہتر کر دیا ہے۔ فصل اللہ تعالیٰ نے بہتر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بہتر کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو کیا ہے آپ یہ بتائیں کہ آپ نے کیا کیا ہے؟ آپ اپنی efficiency بتائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! سب اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔ پہلے یہ بتائیں کہ کیا آپ مانتے ہیں کہ کپاس کی فصل بمپر ہوئی؟

سید مجاہد علی شاہ: جی، ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا آپ مانتے ہیں کہ گندم کی فصل بمپر ہو گی؟

سید مجاہد علی شاہ، انشاء اللہ---

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا آپ مانتے ہیں کہ چاول کی فصل بمپر ہو گی؟

سید مجاہد علی شاہ، انشاء اللہ---

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا آپ مانتے ہیں کہ پیاز اور آلو اچھا ہوا ہے؟

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! پیاز کی فصل کم ہوئی ہے جب فصل کم ہوتی ہے تو ریٹ اچھا ملتا ہے۔ جناب سپیکر! پچھلے سال گنے کے کاشتکار کہاں تھے جو اس وقت حکومتی بنچز پر بیٹھے ہیں رو رہے تھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! آپ مجھ سے بات کریں۔ میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا تھا کہ پچھلے سال جب گنے کی پیداوار زیادہ ہوئی اس وقت انہوں نے کاشتکاروں کو ریٹ صحیح کیوں نہیں دلوایا؟ اس سال جب کپاس زیادہ ہوئی اس وقت کاشتکاروں کو آٹھ سال پرانا ریٹ صحیح کیوں نہیں دلوایا؟ پچھلے سال سورج مکھی کا سرکاری ریٹ سوا آٹھ سو روپے تھا تو چھ سو روپے کیسے فروخت ہوئی؟ اب میں انہیں کہتا ہوں کہ سورج مکھی کی فصل کم ہے یہ کوئی اقدامات نہ کریں یہ آپ دیکھ لینا کہ سورج مکھی ایک ہزار روپے من فروخت ہو گی' میں چیلنج کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! اس مرتبہ تل کا ریٹ بھی کسانوں کو اچھا ملا ہے آپ کو پتا ہے کہ ہمارے علاقے میں تل کی کاشت ہوتی ہے جس کا ریٹ دو ہزار روپے من کے حساب سے ملا ہے اب اور کیا چاہیے۔ آپ خوشحال ہو گئے ہیں۔ بس اللہ کا شکر ادا کریں۔

سید مجاہد علی شاہ، میں آج یہ کہتا ہوں' میں انہیں ٹیسٹ کرنے کے لئے ایک سوال کرتا ہوں---

جناب ڈپٹی سپیکر، میں اب آپ کو ٹائم نہیں دیتا۔ میں نے آپ کو ٹائم دے دیا ہے۔ This is too much ' پلیز! اب آپ بیٹھیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ اب آپ بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو پھر موقع دوں گا۔ ابھی آپ بیٹھ جائیں۔ میں اس طرح آپ کو floor نہیں دوں گا۔ یہ آپ ضد کر رہے ہیں۔ میں آپ کا احترام کر رہا ہوں۔ پلیز! بیٹھ جائیے۔ جب ایک بات

ہو رہی ہے۔ آپ کو ٹائم دیا گیا ہے۔ اب اس پر آپ نے بات کر لی ہے۔ دوسرے بھی دوست ہیں' انہیں بات کرنے دیں۔ انھوں نے بھی آپ ہی کی طرح کی بات کرنی ہے۔ آپ کے اپوزیشن والے ساتھیوں نے بات کرنی ہے۔ آپ انہیں بھی موقع دیں۔ جی' اگلے سپیکر چودھری طالب حسین ہیں۔

جناب طالب حسین چودھری، شکریہ۔ جناب سپیکر! پنجاب میں امن و امان کا مسئلہ چودھری پرویز الہیٰ کی سخت محنت اور توجہ سے کافی حد تک حل ہو چکا ہے۔ میں یہ ثابت بھی کر سکتا ہوں کہ جو بات میں کر رہا ہوں یہ واقعی ٹھیک ہے۔ چودھری پرویز الہیٰ نے جب حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تو انھوں نے کہا تھا کہ ہم تھانہ کلچر کو ٹھیک کریں گے اور واقعتاً انھوں نے اس کو صحیح کرنے کے لئے petroling posts create کیں جس سے ایک ایسی پولیس فورس تیار ہوئی جو امن و امان کو قائم رکھنے میں بڑا اہم کردار ادا کرے گی۔ اس میں وہ نوجوان بھرتی ہوئے جو پنجاب میں اپنی ذمہ داریاں بڑے احسن طریقے سے نبھائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے ابھی محرم کے مہینے میں بھی یہ ثابت کیا ہے کہ جب حکومت توجہ دیتی ہے تو پھر ملک میں کوئی امن و امان خراب نہیں کر سکتا۔ ہاں! کچھ خامیاں ہیں جو ہماری حکومت چودھری پرویز الہیٰ کی قیادت میں ضرور دور کرے گی' وہ خامیاں تھانے کی سطح کی ہیں جہاں عام لوگوں کا آنا جانا ہے۔ وہاں پر ایف۔ آئی۔ آر کا اندراج نہ ہونا اور اس فساد کی جڑ ایس۔ایچ۔ او ہے جو اس پولیس سٹیشن کا انچارج ہوتا ہے۔ وہ عام لڑائی جھگڑوں کی معمولی نوعیت کی ایف۔ آئی۔ آر نہیں کاٹتا' ڈکیتی کے مقدمے کو چوری کا بنا دیتا ہے' یہ اس کی سینہ زوری ہے جسے پنجاب حکومت کو کنٹرول کرنا چاہیے۔ ایسے جاہل اور حکومت کی بدنامی کا باعث بننے والے ان چھوٹے اہلکاروں کو حکومت کو فارغ کر دینا چاہیے۔

جناب سپیکر! میری امن و امان کے حوالے سے کچھ تجاویز یہ ہیں کہ ہمارے 15 سال کی عمر کے پرانے پولیس اہلکاروں کو گولڈن شیک ہینڈ دے کر فارغ کر دینا چاہیے تاکہ اکیسویں صدی اور نئی نسل کے لوگ ایک میرٹ کی بنیاد پر' نئے vision کے ساتھ چودھری پرویز الہیٰ کی نیک نامی کو لے کر آگے چلیں۔ اس طرح ان لوگوں کو موقع بھی ملے جو اپنے ملک کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں' اپنے ملک میں امن و امان چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں مہنگائی کے بارے میں بات کروں گا کہ پنجاب میں مہنگائی کو صدر پاکستان نے بھی محسوس کیا ہے کہ ہاں! مہنگائی ہے۔ پھر انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جب ہمارا خزانہ بھرا ہوا ہے تو

پھر ہم اپنے ایک غریب پاکستانی کو اس کا فائدہ کیوں نہیں پہنچاتے؟ یہ اب اس ہاؤس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسی تجویز دے کہ جس سے مہنگائی کو روکا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ تجویز دیں۔ (قہقہے)

جناب طالب حسین چودھری ، جناب سپیکر! میں ضرور تجویز دوں گا۔ میں پہلے تھوڑی سی وضاحت کر دوں کہ جہاں مہنگائی ہوتی ہے وہاں پر ذرائع آمدن بھی بڑھے ہیں۔ جس مزدور نے -/100 روپیہ کمانا تھا آج -/200 روپیہ کما رہا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ذرائع آمدن بڑھائیں اور مہنگائی کو کنٹرول کریں یہی نیک نامی ہے۔ ہماری سیاسی حکومت مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لئے اپنی پارٹی کے کارکنوں کی بھی ذمہ داری لگا سکتی ہے کہ حکومت پرائس کنٹرول کرنے کے لئے کمیٹیاں بنانے تاکہ چودھری پرویز الہیٰ کے اچھے vision کی پبلک میں بھی تعریف ہو سکے کہ ہاں! آج ہم خوشحال بھی ہیں اور مہنگائی کے ہاتھوں مجبور یا بے بس نہیں ہو رہے ۔

جناب سپیکر! اب میں پری بجٹ کے بارے میں بات کروں گا میرا حلقہ انتخاب سرحدی دیہات پر مشتمل ہے جہاں پر الحمد للہ حکومت کی بہترین پالیسیوں کی وجہ سے کافی امارت آئی ہے' لوگ امیر ہوئے ہیں اور حکومت کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ وہاں پر ابھی حال ہی میں ایک مسئلہ یہ ابھرا ہے کہ امیر لوگوں نے شہر کی طرف رخ کر لیا ہے اور وہ دیہات چھوڑ رہے ہیں۔ ان کی ایک بنیادی ضرورت ہے جو ان کا بنیادی حق ہے کہ وہاں پر پختہ سڑکیں بنانا' سوئی گیس کی فراہمی اور پینے کا صاف پانی' یہ ان کا بنیادی حق ہے۔ امیر لوگ تو وہاں سے شہر کی طرف آ جائیں گے لیکن غریب لوگ تو وہیں رہیں گے۔ میری یہ پنجاب حکومت سے درخواست ہے کہ بجٹ بناتے ہوئے اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ اپنے شہر کے قریبی دیہاتوں کو یہ بنیادی ضروریات مہیا کریں۔

جناب سپیکر! اب ہمارا بہترین تعلق انڈیا سے بن رہا ہے۔ وہاں سے بے شمار لوگ ہمارے لاہور شہر کو دیکھنے آتے ہیں تو ہمیں ٹی۔ ڈی۔ سی۔پی ریزارٹ بنانے چاہئیں۔ زیادہ تر جلو پارک اور اس طرف سائفن پر ایک نئی جگہ بنانی چاہیے جسے وہاں سے آئے ہوئے مہمانوں کو ہم دکھا سکیں کہ یہاں بھی ٹورازم کے لئے کام ہو رہا ہے اور آپ ہمارے پاس مہمان بن کے آئے ہیں' ہم آپ کی خاطر تواضع میں کوئی کسر

نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے ساتھ ہی سپیکر صاحب آپ کا شکریہ۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you. Next speaker is Malik Nazar Farid Khokhar.

ملک نذر فرید کھوکھر : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ آج کا موضوع امن عامہ ہے۔ اس بارے میں یہ عرض کروں گا کہ امن عامہ قائم کرنا بنیادی طور پر صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے لہذا law enforcing agencies یا امن عامہ سے متعلق تمام ایجنسیاں مکمل طور پر صوبائی حکومت کے تابع ہونی چاہئیں۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ پولیس ایک law enforcing agency اور ملک میں امن و امان قائم کرنے کا ایک main ذریعہ ہے وہ اپنے فرائض احسن انداز سے پورے نہیں کر رہی۔ جناب والا! پولیس کی welfare کے لئے موجودہ حکومت نے بہت سے اقدامات کیے ہیں تاکہ یہ بہتر performance دے سکے، عوام اور ملک کی صحیح معنوں میں خدمت کر سکے۔ ہماری حکومت نے اس بات کے پیش نظر کہ پولیس کی نفری کم ہے اور آبادی کی شرح بہت بڑھ چکی ہے۔ بہت سی مزید پولیس بھرتی کی ہے۔ ان کی تنخواہیں بڑھانے کے علاوہ انھیں بہت سی مراعات دی ہیں' ان کو جدید اسلحے سے لیس کیا ہے' ان کو جدید ٹرانسپورٹ مہیا کی ہے اور پولیس آرڈر 2002 کے تحت ان کے اختیارات میں مزید اضافہ کیا ہے لیکن بد قسمتی سے پولیس کی طرف سے ہمیں وہ response نہیں ملا جس کی ہم توقع کرتے ہیں۔ حکومت کی یہ تمام مہربانیاں اور چیزیں پولیس کو اس بات پر قائل نہیں کر سکیں کہ جس گورنمنٹ نے ان کے ساتھ اتنا حُسن سلوک کیا ہے یہ اس کے response میں اس حکومت کی نیک نامی کا باعث بنیں اور ایسے کام کریں کہ امن عامہ بہتر ہو سکے۔ اس ملک کے غریب عوام کو یہاں پر سکھ اور سکون نصیب ہو سکے۔ بد قسمتی سے محکمہ پولیس نے ان تمام مراعات کا کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔ وہ بالکل شتر بے مہار اور بے لگام گھوڑے کی طرح ایسی منزل کی طرف دوڑ رہے ہیں جو کہ تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ مجھ سے پہلے احمد خان' چودھری طالب اور رشید بھٹی صاحب نے جو باتیں کی ہیں ان کی میں تائید کرتا ہوں اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہمارا یہ ہاؤس وفاقی حکومت کو اس بابت سفارش کرے۔ جناب والا ! اچھی بات خواہ کسی طرف سے بھی آئے' یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ کہنے والا کون ہے بلکہ دیکھنا یہ چاہیے کہ وہ بات کیا کر رہا ہے؟ اگر اپوزیشن کوئی اچھی بات کرتی ہے تو

اس کو ماننا چاہیے۔ اگر وہ کہتی ہے کہ پولیس لامحدود اختیارات کی وجہ سے صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار سے نکلی جا رہی ہے تو اس پر کنٹرول ہونا چاہیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بابت سوچے۔ حکومتی بنچز کا بھی یہ فرض ہے اور اپوزیشن کا بھی فرض ہے کہ ہم مل کر کوئی ایسی قرارداد دیں یا تجاویز دیں جن کے ذریعے پولیس کو فعال اور بہتر بنایا جا سکے اور اس کی صحیح reforms ہو سکیں۔

جناب والا! میں اپنے علاقے اور حلقے کے حوالے سے بات کروں گا۔ یقیناً سب سے بڑا عیب' سب سے بڑی برائی اس وقت جو محکمہ پولیس کی طرف سے ہو رہی ہے وہ non-registration of case ہے۔ میرے علاقے میں cattle theft بہت زیادہ ہوتی ہے۔ میرے سارے ضلع میں cattle theft کا رجحان بہت زیادہ ہے۔ ہر علاقے میں ایک مخصوص جرم ہوتا ہے' جس کا وہاں پر زیادہ رواج ہوتا ہے تو میرے علاقے میں چوری کا بہت رواج ہے۔ غریب عوام جن کی چوری ہو جاتی ہے' جن کا سرمایہ حیات لُٹ جاتا ہے وہ جب تھانے جا کر پرچہ درج کروانا چاہتے ہیں تو پولیس والے انھیں سب سے پہلی بات یہ کہتے ہیں کہ تمھاری رپٹ ہوگئی ہے۔ چوری کی رپٹ نہیں ہوتی۔ وہ کہتے ہیں کہ رپٹ ہوگئی ہے۔ اب تم چلے جاؤ' جا کر ڈھونڈو جب مل جائے گی تو پھر پرچہ درج کرلیں گے۔ یہ دھوکہ دہی عوام کے ساتھ کی جاتی ہے' ان کا پرچہ درج نہیں کیا جاتا۔ جب کبھی دو سال' ایک سال یا چھ مہینے بعد کوئی چوری برآمد ہو جائے' چور پکڑا جائے اور اس بابت پرچہ بھی درج ہو جائے تو پھر اس وقت اس ایف۔ آئی۔ آر کی کوئی value نہیں ہوتی۔ وہ ملزم عدالت میں جاتے ہی ضمانت پر رہا ہو جاتا ہے اور پھر بعد میں بری ہو جاتا ہے۔ اس طرح پولیس چوری کو کنٹرول کرنے کی بجائے چوری کو promote کر رہی ہے۔ تو میں اپنی حکومت سے یہ درخواست کروں گا' راجہ صاحب سے بھی کہوں گا کہ وہ registration of case کو یقینی بنائیں۔ اگر آج کی اس بحث کے نتیجے میں registration of case یقینی ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کا آج کا دن بڑا کارآمد ہو جائے گا' ہماری یہ تمام بحث رنگ لائے گی اور اس کا پھل عوام کو ملے گا۔

جناب والا' ویسے تو قانون میں یہ بات موجود ہے۔ 202 پی پی سی کے مطابق اگر کوئی شخص کسی جرم کے متعلق ذمہ دار ہے اور وہ اس کا اخفاء کرتا ہے' اسے چھپاتا ہے تو وہ جرم وار ہے۔ اس کے خلاف دفعہ 202 پی پی سی کے تحت کارروائی ہونی چاہیے لیکن میں یہاں پر یہ بات کہوں گا کہ اگر اس بات پر

عملدرآمد کیا جائے تو ہمارے تھانوں میں ہر ایس۔ایچ۔او کے خلاف تقریباً ہر روز کم از کم 100 کارروائیاں 202 کے تحت ہوں اور سو پرچے درج ہوں۔

جناب والا! اپنے علاقے کے حوالے سے دوسری بات یہ عرض کروں گا کہ کچھ سال پہلے وہاں پر یہ رواج تھا کہ پولیس نے ملزمان کو defend کرنے کے لئے ایک طریقہ کار بنایا ہوا تھا۔ اگر کوئی قتل کا کیس ہوتا تو پولیس ملزموں کی امداد کرنے کے لئے لواحقین کو مجبور کرتی تھی کہ تم ان کے ساتھ راضی نامہ کر لو۔ جب مدعی پولیس کی اس بات کو نہیں مانتے تھے تو پولیس والے اس مدعی کو ملزم بنا دیا کرتے تھے۔ یہ دور وہ تھا جب وزیر اعلیٰ پنجاب ہمارے ہی علاقے کے ہوا کرتے تھے۔ تو ان سالوں میں ایسے بے شمار واقعات ہوتے کہ جن میں مدعی کو ملزم بنا دیا گیا تاکہ وہ ملزم کے خلاف کارروائی نہ کر سکے۔ اب وہاں پر موجودہ رُجحان یا طریقہ واردات اس سے بھی خطرناک ہے کہ ہمارے پولیس والوں نے بجائے اس کے کہ وہ مدعی فریق کی امداد کریں اور ان کے پرچے میں، ان کے الزام پر، ان کی رپورٹ پر ملزموں کو پکڑیں۔ وہ اب ایسا کرتے ہیں کہ جب کسی عادی مجرم یا کسی پیشہ ور غنڈے کے خلاف جو ہر لحاظ سے معاشرے میں بدنام ہے اور سارا ضلع جانتا ہے کہ یہ علاقے کے مشہور و معروف بدمعاش اور جرائم پیشہ ہیں۔ اگر عوام کا کوئی آدمی کسی ایم این اے یا ایم پی اے کے سہارے ان کے خلاف پرچہ درج کروا دیتا ہے تو پولیس والے اس ملزم کو پکڑنے کی بجائے اس سے سودے بازی کر کے اسے کھلی چھوٹ دے دیتے ہیں۔ چونکہ عوام کو یہ قانونی حق حاصل ہے کہ وہ اس ملزم کو پکڑ کر تھانے میں لے جائیں تو ہمارے علاقے میں ایسا ہی ہوا کہ علاقے کے لوگ ایک ملزم کو پکڑ کر تھانے میں لے گئے لیکن پولیس والوں نے بجائے اس ملزم کے خلاف کارروائی کرنے کے الٹا اس بااثر ملزم کے کہنے پر ان لوگوں کے خلاف ملزم کو اغوا کر کے لے جانے کا پرچہ زیر دفعہ 365 درج کر دیا جس میں بیس نامزد اور تیس نامعلوم ملزمان ہیں۔ جناب والا! اس سے زیادہ جرائم کی حوصلہ افزائی کیا ہو گی؟ اس سے زیادہ مجرم کی پشت پناہی کیا ہو گی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ جب وزیر اعلیٰ صاحب ہمارے علاقے میں تشریف لے گئے تھے تو ان کی موجودگی میں ایس پی صاحب نے صحافیوں کا سنگ بنیاد رکھا ہوا پتھر اور باقی تمام چیزیں وہاں سے زبردستی ہٹا دیں۔۔۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Time is extended for futher half an hour.

ملک نذر فرید کھوکھر ، اور وزیراعلیٰ وہاں سے چند گز کے فاصلے پر اس جگہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد تقریر کر رہے تھے کہ اس دوران ایس۔پی نے وہاں زیادتی کی۔ جب اس کے نتیجے میں وزیراعلیٰ صاحب نے متعلقہ ایس۔پی کا وہاں سے تبادلہ کیا تو اس نوکر شاہی اور اس بیوروکریسی نے ایک ہفتہ تک اس کا تبادلہ روکے رکھا۔ یعنی وزیراعلیٰ کی مداخلت کے باوجود انھوں نے ایک ہفتہ تک اس ایس۔پی کا تبادلہ روکے رکھا۔ جناب والا! اب یہ صورتحال ہے کہ اگر کوئی ایم۔پی۔اے یا ایم۔این۔اے کسی پولیس والے کے پاس جا کر کہتا ہے کہ بھائی آپ نے مجرم کی پشت پناہی کی ہے۔ آپ نے ملزمان کو نہیں پکڑا ہے اور جب لوگ اسے پکڑ کر آپ کے پاس لاتے ہیں تو آپ نے الٹا ان کے خلاف 365 P.P C کے تحت کارروائی کر دی ہے۔ آپ نے یہ کتنا ظلم کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ جناب جرم تو ہوا ہے نا چاہے وہ مجرم ہی ہے۔

محترم راجہ صاحب! میرے پاس ایف۔آئی۔آرز موجود ہیں۔ اگر نامزد ملزم کو پولیس نہیں پکڑتی اور عوام اسے پکڑ کر تھانے میں پیش کر دیتے ہیں تو پھر ان کے خلاف 365 درج ہو جاتا ہے لیکن جو پرچہ اس مجرم کے خلاف ہے اس میں گرفتاری نہیں ہو رہی۔ ایک آدمی کو پکڑ کر تھانے میں دینے پر 30 آدمی نامعلوم اور 20 معلوم آدمی جو اس علاقے کے معززین ہیں جن میں ناظم' نائب ناظم'نمبر دار ' زمیندار اور پتی دار وغیرہ کو حراساں کیا جا رہا ہے۔ جناب والا! اگر پولیس کی اصلاح کرنا مقصود ہے تو اسے مکمل طور پر صوبائی حکومت کے ماتحت کیا جائے۔ جیسے پہلے پولیس کے معاملات دیکھنے کے لیے ہوم سیکرٹری ' ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور علاقہ مجسٹریٹ ہوا کرتے تھے۔ اگر ایس۔ایچ۔او کوئی بے ضابطگی کرتا تھا تو علاقہ مجسٹریٹ اس کا سدباب کرتا تھا۔ اگر ایس۔پی کوئی زیادتی کرتا تھا تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس کا سدباب کرتا تھا۔ اگر ہائر لیول پر کوئی ایسی خرابی ہوتی تھی تو ہوم سیکرٹری کے ذریعے ان کی باز پرس کی جا سکتی تھی لیکن اب ہمارے پاس ایسا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ ہوم سیکرٹری صاحب پولیس پر اپنی کوئی اتھارٹی استعمال کر سکتے ہیں نہ ہی علاقہ مجسٹریٹ ایس۔ایچ۔او کو کچھ کہہ سکتا ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا تو ویسے ہی وجود نہیں ہے۔ جناب والا! پولیس آرڈر 2002 کے تحت پولیس کے ادارے کو وفاقی ادارہ بنا دیا گیا ہے۔ اس میں ایک ضلع کی کمیٹی ہے ایک صوبے کی کمیٹی ہے اور ایک مرکزی کمیٹی ہے یعنی تین قسم کی کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں اور اس طرح اس کو مرکزی ادارہ بنا دیا گیا ہے۔ میں اپنی جماعت کی حیثیت سے نہیں بلکہ

اپنی ذاتی حیثیت میں بطور ایک قانون دان یہ محسوس کرتا ہوں کہ پولیس آرڈر 2002 کے تحت پولیس کو بلا ضرورت اختیارات دیئے گئے ہیں لہذا انھیں ختم کر کے اور ان میں مناسب تبدیلیاں لا کر پولیس کو مکمل طور پر وزیراعلیٰ اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کر کے لگام دی جائے تا کہ عوام کی حق رسی ہو سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ اگلی مقرر محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ!

محترمہ زیب النساء قریشی، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ آج بھی اپنی سنگینی کے اعتبار سے کم نہیں ہے۔ اگرچہ حکومت نے پولیس کے بہت سارے نئے ونگ بنا دیئے ہیں۔ پولیس کے بجٹ میں بھی کئی گنا اضافہ کر دیا گیا ہے لیکن اتنی تگ و دو کے باوجود نتائج نہیں نکل رہے۔ آخر کیوں؟ عوام کو بنیادی حقوق حاصل نہیں ہیں۔ شازیہ کیس اس کی ایک مثال ہے۔ انصاف میں تاخیر معاشرے میں بہت سی برائیوں کو جنم دیتی ہے۔ اگر انصاف ہوتا بھی ہے تو اس کے نتائج کچھ نہیں ہوتے۔ قوم کی کردار سازی کا بندوبست نہیں ہے۔ بے روزگاری بھی اہم عنصر ہے۔ میرٹ کو اولیت نہیں دی جاتی جس کی بنیاد پر بہت سارے کرائم سامنے آتے ہیں۔ موجودہ تمام مشکلات کا حل صرف اور صرف نظام مصطفیٰ کے نفاذ میں پوشیدہ ہے کیونکہ نظام مصطفیٰ کے نفاذ سے لوگوں کو معاشی 'معاشرتی 'سیاسی 'سماجی اور دوسرے تمام حقوق برابر ملیں گے۔ انصاف کا دور دورہ ہو گا۔ کسی شخص کو بھی دوسرے شخص پر فضیلت نہیں ہو گی۔ کوئی بھوکا نہیں رہے گا اور مساوات ہو گی۔

جناب سپیکر! اب میں مہنگائی کے بارے میں بات کروں گی۔ آج ملک میں کمر توڑ مہنگائی ہے۔ لوگ اپنا بوجھ خود نہیں اٹھا سکتے۔ بھولے معصوم بچے اپنی روٹی کے لئے دن بھر محنت کرتے ہیں۔ عورتیں گھروں سے نکلنے پر مجبور ہو چکی ہیں۔ مہنگائی کی وجہ سے گھروں میں tension زدہ ماحول ہے۔ خودکشیاں عام ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ہمیں اپنی ایکسپورٹ کو بڑھانا اور امپورٹ کو کم کر دینا چاہیے۔ ملکی مصنوعات پر زیادہ گزارہ کرنا چاہیے۔ اگر ہم امپورٹ کرتے رہے تو پھر ہمارے ملک میں دکانیں زیادہ بنتی جائیں گی لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور حالات وہیں کے وہیں رہیں گے۔

جناب والا! اب بنکوں نے لیز پر گاڑیاں دینا شروع کر دی ہیں۔ اس سے معیشت پر تو کوئی خاص فرق نہیں پڑتا بلکہ پٹرول کی کھپت زیادہ ہوتی ہے جب کہ دنیا میں پبلک ٹرانسپورٹ کی طرف زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ پٹرول کی قیمت میں استحکام رکھنا چاہیے۔ بیرونی قرضوں پر زیادہ انحصار نہ کیا جائے۔ سرکاری طور پر سادگی کو رواج دیا جائے اس سے بھی ہمارا بہت سارا پیسا بچے گا جس سے صنعتیں وغیرہ لگائی جا سکتی ہیں اور ڈیپریشن بھی ختم ہو گا۔ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی کچھ دن پہلے تو ہمارے جیسا تھا لیکن کسی عہدے پر جا کر یک دم اس کے پاس بہت بڑی گاڑی اور باقی تمام چیزیں آ گئی ہیں تو پھر وہ بھی اسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے by hook or by crook ساری چیزیں کرتے ہیں جن سے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں پری بجٹ پر بات کروں گی۔ میں سب سے پہلے تو وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کی مشکور ہوں کہ انھوں نے ملتان میں ایک کارڈیالوجی سنٹر قائم کیا (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین ملک جلال دین ڈھکو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ زیب النساء قریشی، اور جنوبی پنجاب میں بچیوں کو تعلیم کی طرف راغب کرنے کے لئے -/200 روپے ماہوار دیا پھر یہ کہ ہوم اکنامکس کالج جسے سرگودھا شفٹ کیا جا رہا تھا میری درخواست پر اسے ملتان میں ہی رہنے دیا اس کے لئے بھی میں یہ کہوں گی کہ ہوم اکنامکس کالج اسی بجٹ میں رقم مختص کر کے نہ صرف مکمل کیا جائے بلکہ اس میں کلاسز بھی شروع کر دی جائیں۔

جناب والا! ملتان کی آبادی کے پیش نظر ایک مزید دستکاری سکول بھی وہاں پر کھولا جائے۔ ایک ڈگری کالج کی بھی ملتان میں اشد ضرورت ہے اس کو بھی اسی سال اگر بنا دیا جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت اچھا ہوگا۔ اندرون شہر میں بہت ساری لڑکیوں کے لئے کالج کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے میں اپنا فنڈ دینے کے لئے بھی تیار ہوں۔یہ بنوا دیں تو اچھا ہو جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ فاطمہ جناح ہسپتال جہاں سے سینکڑوں عورتیں روزانہ مستفید ہوتی تھیں اب جب کہ اس کی عمارت ختم ہو چکی ہے اور ہسپتال بھی بند کر دیا گیا ہے۔ میری خواہش یہ ہوگی کہ اسی بجٹ میں اس کو مکمل کیا جائے اور عورتوں کے لئے اس میں تمام جدید سہولتیں رکھی جائیں۔زچہ بچہ کا مسئلہ' اس وقت پاکستان میں 71 خواتین روزانہ مرتی ہیں تو میں یہ کہوں گی کہ ہمارے ملتان میں خواتین کے

لئے ایک فاطمہ جناح ہسپتال بنا دیا جائے۔

ملتان میں خواتین کے لئے سپورٹس کمپلیکس قائم کیا جائے۔ملتان میں hidden crimes بہت زیادہ ہیں ان کے تدارک کے لئے خواتین پولیس کی تعداد بڑھائی جائے اور ملتان کی مخصوص روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے خواتین پولیس کی تعداد بڑھائی جائے۔اس کے بعد لوگوں کو بتایا جائے کہ عورتیں یہاں پر آئیں اور اپنے مسائل بیان کریں۔اس کے ساتھ ہی میں شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین ، شکریہ۔ میرا یہ خیال ہے تقریر کا وقت پانچ پانچ منٹ کر لیں کیونکہ لسٹ طویل ہے اس طرح کافی دوستوں کو موقع مل جائے گا۔اس کے ساتھ ہی میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اپنی تقاریر میں بجٹ کے لئے تجاویز پیش کریں جو کہ سب سے بہتر ہو گا۔

محترمہ زیب النساء قریشی ، جناب والا! ایک بات میں جناب کے گوش گزار کرنا بھول گئی ہوں وہ یہ ہے کہ خواتین کو اکثر شکایت ہے کہ لوگ ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ابھی میں بھائی پھیرو میں پچھلے دنوں گئی تو اکثر لڑکیوں نے مجھے یہ شکایت کی کہ شام کو جب ہم باہر نکلتی ہیں تو ہم خوف زدہ ہوتی ہیں اور ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ ہم گھر واپس بھی جائیں گی؟ ایسے وہاں پر کونسے حالات ہیں اور ان لوگوں کو کیوں اتنی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے کہ اس طرح کے حالات وہاں پر پیدا ہو گئے ہیں۔اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گی کہ خواتین کے لئے تحفظ فراہم کریں ۔ میں آپ کی مشکور ہوں گی۔

جناب چیئرمین ، شکریہ۔محترم میاں محمد لطیف عاقل صاحب۔(تشریف نہیں رکھتے) محترمہ افشاں فاروق صاحبہ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں ۔ محترمہ صبا صادق صاحبہ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں ۔ جناب فیاض الحسن چوہان صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔جناب محمد وقاص صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری احسان الحق نولاٹیا صاحب۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، شکریہ جناب چیئرمین! آج لاء اینڈ آرڈر پر بات ہونی ہے تو میں انتہائی اختصار کے ساتھ لاء اینڈ آرڈر کی پوزیشن اور اس کے بعد تجاویز کی حد تک اپنی بات کو محدود رکھوں گا۔ جناب سپیکر! اس میں کوئی دو آراء نہیں ہیں کہ ہمارے ملک یا ہمارے صوبے کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی پوزیشن کیا ہے؟ کیا اس میں صرف یہاں تک معاملہ ہے کہ اس میں بہتری کی گنجائش ہے یا یہاں تک

معاملہ آ گیا ہے کہ اب پورے کا پورا ملک حکومت کی بجائے عوام کے اندر موجود ڈاکوؤں چوروں کے ہاتھوں میں ہے اور ہم ان کے رحم وکرم پر جی رہے ہیں۔اگر کسی انسان کی ہمارے صوبے کے اندر عزت محفوظ ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ حکومت کسی معاملے میں ہماری کوئی مدد کر سکتی ہے اور اس میں بھی کوئی دو آراءنہیں ہیں یہ ایک admitted fact ہے جسے حکومت اور تمام لوگ بھی تسلیم کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! on the floor of the House بات کرنے کا کبھی بھی یہ مقصد نہیں ہوتا کہ ہم نے حکومت کی جان بوجھ کر برائیاں بیان کرنی ہیں۔ مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو معاملات ہمارے معاشرے میں ہو رہے ہیں ان کی نشاندہی کی جائے اور آنے والے وقت کے لئے تجاویز دی جائیں اور سابقہ نشاندہی کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ آئندہ سے ایسے معاملات سے بچنے کے لئے تگ و دو کی جائے۔میں ایک تھانے کے معاملات کو زیر بحث لانا پسند کروں گا۔ایک تھانے کے معاملات کیسے چلتے ہیں؟ تھانے کے اندر ضروریات کیا ہوتی ہیں؟ اور ہمارے حکمران ان لوگوں کو کیا دیتے ہیں؟ 20 لیٹر ڈیزل ایک تھانے کو دیا جاتا ہے ۔ ایک تفتیشی جس کو شاید چالان جمع کروانے کے لئے بھی پیسے دینے پڑتے ہیں۔ 30 دنوں میں سے پچیس یا بیس دن اس کی مصروفیات سول کورٹ کے اندر حاضری' ہائیکورٹ کے اندر حاضری سیشن کورٹ کے اندر حاضری' اینٹی کرپشن کے اندر حاضری' صوبائی محتسب کے پاس حاضری اور ایس۔ایس۔پی کے پاس حاضری۔ اس تفتیشی کی مصروفیات بیس سے پچیس دن کی ہوتی ہیں۔ اسے ملنے والے ٹی۔اے/ ڈی۔اے یا تنخواہ کا موازنہ کریں اورحقیقتاً اس کے ہونے والے اخراجات کا بھی موازنہ کریں تو یہاں سے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ ہماری حکومت نے یہ تسلیم اور طے کر لیا ہے کہ اس نے تمام کے تمام اخراجات اپنی صلاحیت اور بہترین توانائیوں سے ہی پورے کرنے ہیں۔یہ وہ لمحہ فکریہ اور افسوسناک صورتحال ہے جس کی وجہ سے لاء اینڈ آرڈر کی پوزیشن بہتر نہیں ہوسکتی۔جب ہم ان کا موازنہ موٹر وے پولیس کے ساتھ کرتے ہیں تو ان کی آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی' ان کی تنخواہیں اور سہولیات کا موازنہ کرنے کے بعد ہمیں پتا چلتا ہے کہ شاید تھانوں کے اندر موجود نفری بیس فیصد اور اسی فیصد وسائل موٹر وے پر ہیں لیکن میں یہاں اس وقت موٹر وے کی پولیس پر تنقید نہیں کرتا لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر واقعتاً تھانوں کو بھی ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے پاس ہمارے ہی ماحول

کے اندر اس کی مثالیں موجود ہیں لیکن بات یہ ہے کہ یہ ہماری priority میں نہیں کہ ہم انہیں ٹھیک کرنا یا نہیں کرنا چاہتے۔ اگر ہمارے پاس مثالیں موجود ہیں تو ایسے measures adopt کر کے جلدی سے جلدی ان کو لاگو کرنا چاہیے۔ چونکہ ہمارے ملک کے اندر تمام کے تمام ترقیاتی اقدامات یا تمام کی تمام اصلاحات کی کوششوں میں سے سب سے پہلے نمبر پر priority wise law and order ہے۔ اگر اس ملک کے اندر امن و امان نہیں ہے تو یقین کیجئے کہ باقی تمام کی تمام ترقیاتی چیزیں انتہائی سیکنڈری ہیں۔میں صرف دو مقدمات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرواؤں گا۔ نئے قانون کے مطابق ڈی پی او ز کی اے سی آر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھیں گے اور ڈسٹرکٹ ناظم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے طور پر کام کریں گے۔

جناب چیئرمین! ڈسٹرکٹ کونسل مظفر گڑھ کے چیئرمین کے خلاف چھ مقدمات درج ہیں اور انتہائی افسوس کی بات ہے کہ اس کی گرفتاری کے بھی آرڈر ہو چکے ہیں۔اب یہ ایک کا نہیں بلکہ بڑا lengthy process ہے کہ انٹی کرپشن کے اندر درخواست دی جاتی ہے جس پر انکوائری ہوتی ہے پھر اس کے بعدکیس رجسٹرڈ ہوتا ہے اور اس کے بعد investigation ہوتی ہے اور پھر اس کی گرفتاری کے آرڈر ہوتے ہیں۔تین consecutive investigations کے اندر اسے مجرم قرار دیا گیا اور اس کی گرفتاری کے آرڈروں کو تین مہینے گزر چکے ہیں لیکن آج بھی وہ ڈسٹرکٹ ناظم کی chair پر بیٹھتا ہے۔ جہاں اس نے عوام کو عدل و انصاف دینا ہے۔جہاں وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہے امن و امان قائم کرنے کا پابند ہے اورجوعوام کو اس سسکتے ہوئے ماحول کے اندر انہیں امن و امان دینے کا ذمہ دار ہےتوخود وہ ایک مقدمے کے اندر مجرم ہے culprit ہے۔ سی۔آر۔پی۔سی کے اندر کہا گیا ہے کہ اگر کسی بندے کے خلاف گرفتاری کے آرڈر ہوں یا تو وہ ضمانت کروا کر اس کرسی پر بیٹھے یا وہ behind the wall جائے There is no third provision in theCRPC ۔ اگر وہ ڈسٹرکٹ ناظم کی chair پر بیٹھ رہا ہے تو آپ ان لوگوں سے کیا توقع کرتے ہیں؟ اور یہ کیا انصاف کریں گے؟ اورسب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ پچھلی دفعہ بات on the floor of the House آئی ہے لیکن اس کا specific کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ آج میں وزیر قانون محترم راجہ صاحب جو ماشاء اللہ انتہائی باصلاحیت اور انتہائی قابل آدمی ہیں specific اس مقدمے کے بارےمیں ضرور کچھ نہ کچھ بتائیں گے جس کےمتعلق چھ دفعہ میں اس فلور پر بات کرچکاہوں۔

دوسرا میں جناب یوسف رضا گیلانی صاحب کے مقدمے کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ ان پر الزامات یہ ہیں کہ انہوں نے لوگوں کو بہت نوکریاں دی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ الزام یہ ہو کہ انہوں نے ایک ایسے ادارے میں زیادہ لوگوں کو بھرتی کیا ہے جن اداروں میں ----

جناب محمد ایوب خان سلدیرا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سلدیرا صاحب!

جناب محمد ایوب خان سلدیرا: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہاں پر امن عامہ اور مہنگائی پر بحث ہو رہی ہے تو اس ہاؤس میں کسی کیس کی صفائی یا اس کے الزامات کو ثابت کرنا رولز کے مطابق میری رائے کے مطابق درست نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا: میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اگر وہ ڈسٹرکٹ ناظم پر الزام لگانا چاہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس chair کے قابل نہیں ہیں تو وہ متعلقہ ادارے یا کورٹ سے رجوع کریں۔ اگر ان کو انصاف نہ ملے پھر ہاؤس میں آ کر بات کریں۔

جناب چیئرمین: درست ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں سلدیرا صاحب کا بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک توجہ دلائی ہے شاید انہیں حالات کا پتا نہیں کہ اگر عدالت نے انہیں بے گناہ کیا ہوتا تو شاید ان کی بات درست ہوتی۔ معاملہ تو یہ ہے کہ انہیں گرفتار نہیں کیا جا رہا' باقی سارے process complete ہیں تو کیا وزیر قانون اور یہ حکومت لاء اینڈ آرڈر کو maintain کرنے کے لئے ایسے لوگوں کو گرفتار کرنے کی پابند نہیں ہے؟ اگر وہ پابند ہے تو پھر بتائیں کہ انہیں گرفتار کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب چیئرمین! میں یہاں پہ یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ نبی مہربان صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے اپنی پوری انقلابی زندگی کے اندر آخری خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر بڑی اہمیت کی حامل ایک بات کی تھی کہ تم سے پہلی قومیں اس لئے تباہ و برباد ہوگئیں کہ بڑے جرم کرتے تھے تو چھوڑ دیئے جاتے تھے اور جب چھوٹے جرم کرتے تھے تو انہیں ان کے جرم سے زیادہ سخت ترین سزائیں دی جاتی تھیں۔ اگر ہمارے

معزز ارکان ان زندگیوں کو پڑھیں تو انہیں پتا ہونا چاہیے کہ لاء اینڈ آرڈر اس لئے خراب ہے کہ بڑے سے بڑا مجرم بھی جرم کر کے behind the bar نہیں جاتا تو اس سے کروڑوں لوگوں کو جرم کرنے کا موقع ملتا ہے اس لئے میں نے اس کیس کا specific حوالہ دیا ہے کہ اس فرد کو جیل میں ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین! میں دوسری توجہ یوسف رضا گیلانی صاحب کے کیس کی طرف دلانا چاہتا تھا ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ملازمتیں زیادہ دی ہیں۔

جناب چیئرمین، نولاٹیا صاحب! آپ ایک منٹ میں wind up کریں۔ فہرست بڑی طویل ہے سب لوگ بیٹھے ہیں۔ آپ ذاتیات پر نہ جائیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب سپیکر!

ہم بڑے ناز سے آئے تھے تیری محفل میں
کیا خبر تھی لب اظہار پہ تالے ہوں گے

جناب چیئرمین! گیلانی صاحب پر الزام ہے کہ انہوں نے لوگوں کی ریکروٹمنٹ کی ہے، پھر یہ کہا کہ ان پر شاید یہ الزام ہے کہ انہوں نے نااہل لوگوں کو ریکروٹ کیا ہے۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، سلدیرا صاحب! آپ نے پہلے بھی کیا ہے۔ میں ایک گزارش کروں کہ پولیس کی کوئی بات تو اچھی ہوگی، وہ کسی نے بھی نہیں کی۔ موٹروے پولیس کی وجہ سے High Way Robbery میں 90 فیصد کمی آئی ہے۔ ہمارے علاقے میں تو واقعی کمی آئی ہے شاید کسی علاقے میں نہ بھی آئی ہو۔ یہ مجھے بھی علم ہے اور آپ کو بھی علم ہے لیکن یہ بات کسی نے بھی نہیں کی۔ پولیس کے بارے میں آپ جو باتیں کر رہے ہیں تقریباً ٹھیک ہیں۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ واقعی بدنام ہے اس کو ٹھیک کرنے کے لئے آپ تجاویز دیں۔ آپ تجاویز کی بجائے ان کی خرابیاں شروع کر دیتے ہیں۔ اپنی اپنی تجاویز دیں تاکہ بجٹ میں آسکیں۔ یہ مہربانی کریں۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، سلدیرا صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، جناب چیئرمین! یہ قانون ساز ادارہ ہے اور یہاں ہمیں کارروائی جو رولز کے مطابق چلانی چاہیے۔ ہمارے ہاؤس کے کسی ممبر کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ یہ ڈگری دے کہ یہ بندہ اس مقدمے میں سزا کے قابل ہے' اس نے کوئی جرم کیا ہے اور اس پر ثابت ہو چکا ہے' یہ ایک انکوائری' ایک تفتیش' ایک انویسٹی گیشن کا سلسلہ ہے' پلیز میں گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں رولز اور قانون کو مدنظر رکھیں۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔ اگلے مقرر جناب محمد وارث کلو صاحب ہیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب سپیکر! میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین، میں فلور دے چکا ہوں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ آپ ضد نہ کریں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب چیئرمین! میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ مجھے بات مکمل کرنے دیں۔

جناب چیئرمین، آپ نے 7 منٹ لئے ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جی' کلو صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب سپیکر! میری بات مکمل نہیں ہوئی۔ مجھے آپ پورا وقت دیں۔ میں نے ابھی بات کرنی ہے۔ آپ مجھے صرف دو منٹ اور دے دیں۔

جناب چیئرمین، آپ ایک منٹ سے پہلے ختم کریں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب سپیکر! میں دو منٹ میں مکمل کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین! میں گیلانی صاحب کے کیس کی بات کر رہا تھا اس میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے شاید اسمبلی میں ریکروٹمنٹ زیادہ کی ہے یا نا اہل لوگوں کو ریکروٹ کیا ہے۔ انہیں اس جرم کی سزا تو دے دی گئی' وہ behind the bars چلے گئے لیکن نئے سپیکر نے ان لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی ملازمت سے نہیں نکالا بلکہ انہیں promote کیا ہے۔ ایک فرد کو بھی زائد سمجھ کر اسمبلی سے نہیں نکالا گیا۔ اگر ان دونوں جرموں کو دیکھا جائے تو ان کے ان دونوں جرموں کو نئے سپیکر نے verify کیا ہے تو پھر یا تو دونوں کو behind the bar جانا چاہیے کہ اگر زیادہ لوگ بھرتی کئے گئے تھے تو انہیں نکالا جاتا' انہیں نئے سپیکر نے کیوں نہیں

نکالا! اگر وہ ضرورت کے مطابق ہیں اور اگر وہ اہلیت پر پورے اترتے ہیں تو نئے سپیکر نے انہیں promote کیا ہے۔ اگر اہلیت پر پورے نہیں اترتے اور نئے سپیکر نے انہیں promote کیا ہے تو پھر اس نئے سپیکر کو بھی اڈیالہ جیل میں جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین، یہ درمیان میں سپیکر کا ذکر کہاں سے آ گیا ہے؟ آپ wind up کریں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب چیئرمین! ہمارے معاشرے کے اندر تنقید اور مزاح کے انداز میں ہمارے ملتان کے ایک شاعر بڑی خوبصورت بات کرتے ہیں اور اس کو صرف مزاح نہ سمجھا جائے practically ایسا ہو رہا ہے اور میں اختصار کے ساتھ عرض کروں گا اور شاید آپ کو یہ شعر سارا معاملہ سمجھا دے۔ یہ اختصار کے ساتھ تنقید کے انداز میں' مزاحیہ انداز میں ہمارے معاشرے کی صحیح عکاسی کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ،

پولیس کو مجرم پھڑ چھڑنا اوکھا لگنا ہے
اور طالب علم نوں پڑھنا چھڑنا اوکھا لگنا ہے
اور دانش وراں دا دانش نال اسے ات کتے دا ویر
علم دی پوڑی چڑنا چھڑنا اوکھا لگنا ہے
میٹر چیک کرا لو بھانویں چھاپے دی مروا لو
بارڈر اتے لڑنا چھڑنا اوکھا لگنا ہے

جناب چیئرمین، ہاؤس کا ٹائم 15 منٹ extend کیا جاتا ہے۔ محمد وارث کلو صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ' جناب سپیکر۔ آج کا موضوع امن عامہ' مہنگائی اور پری بجٹ تینوں اتنے اہم موضوع ہیں کہ انہیں اکٹھے بحث کے لئے رکھ دینا صریحاً نا انصافی ہے۔ یہ پنجاب میں سب سے بڑا ایوان ہے اور ان موضوعات پر الگ الگ بحث ہونی چاہیے تھی۔ کوشش کروں گا کہ ان تینوں چیزوں کو احاطے میں لاؤں۔ یہ کہنا انتہائی نا انصافی ہوگا کہ میں یہ کہوں کہ آج امن و امان کی صورتحال مثالی ہے یا یہ کہوں کہ قیمتیں بڑے اعتدال پر ہیں۔ ان دونوں چیزوں کا کہنا اس وقت میرے لئے ناممکنات میں سے ہے۔ امن و امان کی صورت حال مثالی ہے' نہ قیمتوں کی حالت مثالی ہے لیکن تنقید

کرتے ہوئے ہمارے دوست ذمہ دار صرف ہماری حکومت کو گردانتے ہیں وہ بھی صریحاً تنقید بذات کے شکار ہیں اورجو میرے دوست ادھر سے کہتے ہیں کہ سب اچھا ہے انہوں نے بھی غلط عینک پہنی ہوئی ہے۔ سب اچھا ہے اور نہ اس کی ذمہ دار صرف ہماری حکومت ہے۔ آپ اگر اس کو سنجیدہ انداز سے سوچیں تو آج جہاں ہم کھڑے ہیں تو اس حوالے سے صرف پنجاب نہیں بلکہ میں پورے پاکستان کی بات کروں گا کہ یہ اللہ کا سہارا ہے اور اس نے یہ پاکستان بنایا ہے اور اسی نے ابھی تک قائم بھی رکھا ہوا ہے جو بقایا رہ گیا ہے ورنہ حالت یہ ہے کہ جب سے پاکستان بنا ہے۔ اس میں جو پالیسیاں رہی ہیں۔ اس میں بیورو کریسی شامل ہے' انتظامیہ شامل ہے' سیاستدان شامل ہیں اور اگر نہیں شامل رہے تو وہ 97/98 فیصد عوام بے چارے الحکیاں لیتے رہے اورکبھی ادھر دیکھتے رہے اورکبھی ادھر دیکھتے رہے۔ میں یہاں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پچھلے سیاسی ادوار میں اُن کے مطابق ملک میں کبھی جمہوریت نہیں آئی۔ یہاں theocracy کے ذریعے انھوں نے شخصی حکومتیں رائج کیں اور بدترین شخصی حکومتیں قائم رہیں۔ اگر یہاں ملٹری رہی' مارشل لاء رہا تو وہ سامنے کی بات تھی کہ ٹھیک ہے کہ مارشل لاء تھا لیکن میں یہاں ثابت کرتا ہوں کہ جو جمہوری حکومتیں آئیں وہ بدترین شخصی حکومتیں تھیں اور آج پوری دنیا پر یہ واضح ہو چکا ہے کہ نظام اسلام کے بعد اگرکوئی نظام زندگی بہتر ہے تو وہ نظام جمہوریت ہے لیکن یہاں جمہوریت کبھی بھی رائج نہیں کی گئی۔ جمہوریت کے انداز میں یہاں وہ لوگ بیٹھے رہے جو اپنی ذات پر ذرا بھی تنقید برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ آج ہم اپنے لیڈروں کو بھی یہ کہتے ہیں کہ جناب تنقید سننی برداشت کریں اور الحمد اللہ کافی حد تک تگ و دو کے بعدجن حالات اور وسائل کے اندر ہماری جمہوری حکومت کوجس حدتک اختیارات ملے ہیں' ان کے مطابق حکومت بہترین کام کر رہی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے دور سے پہلے ملک کی حالت کیا تھی؟ ملک دیوالیہ ہو چلا تھا' برا حال تھا لیکن اب کچھ تو بہتری آئی کہ ہماری macro economy بہتر ہوئی۔ ہمارے ذخائر 12 بلین ڈالرز سے اوپر چلے گئے۔ ہم نے مزید قرضہ جات لینے بند کر دیئے پرانے قرضہ جات جو 10 ارب سے تجاوز کر گئے تھے کی قسطیں واپس ہوئیں اور نیچے آئے۔ اس کے باوجود اس ساری مدح سرائی کے باوجود میں اپنی حکومت پر اتنی تنقید بھی ضرور کروں گا کہ macro economy اگر درست ہوئی ہے تو اس کے ثمرات غریب آدمی تک پہنچنے چاہئیں لیکن آج تک غریب بد سے بد تر حالت میں جا رہا ہے اور 40 فیصد لوگ below the poverty line چلے گئے ہیں۔ اس وقت below the

poverty line لوگ 1800 روپے ماہوار سے کم تنخواہ لینے والے ہیں۔ آپ کے ملک میں آپ کے پنجاب میں 1800 روپے سے کم تنخواہ لے رہے ہیں۔ اگر میں پنجاب کی بات کروں تو میں نے پچھلی بجٹ تقریر میں بھی ثابت کیا تھا کہ پنجاب میں 58/59 فیصد تک یہ تعداد پہنچ گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ استدعا کروں گا کہ پچھلے ادوار جس طرح کے بھی تھے اور ہم کہتے بھی رہے ہیں لیکن آج ہم برسراقتدار ہیں اور اب غریب آدمی نے تو ہمارا گریبان پکڑنا ہے۔ جس غریب آدمی کے بچے کو آٹر دانی نہیں ملتی' روٹی نہیں ملتی تو اس نے یہ نہیں دیکھنا کہ یہاں سے کون لوٹ کر کتنا چلا گیا ہے؟ یہاں پر رانا آفتاب صاحب کی ایک تحریک التوائے کار آئی ہوئی تھی۔ آپ سب لوگوں کو پتا ہے کہ 1986 میں کس کی حکومت تھی؟ 1986 میں 106 ایکڑ زمین فیصل آباد کے اندر 1948 کے ریٹ پر ایک انڈسٹریلسٹ سہگل کو دے دی گئی۔ وہ کس نے دی؟ اور صرف ایک کو نہیں دی۔ اس طرح کے اور کتنے لوگ ہیں۔ وہ 1986 میں فیصل آباد سٹی کے اندر زمین الاٹ کر رہے ہیں اور ریٹ کیا لگا رہے ہیں؟

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! کیا یہ بھی وہی کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ انھوں نے ایسا کیا ہے۔ رانا صاحب یہاں ہوتے تو بتاتے۔ کیا ان کی نئی حکومت کے لئے یہ ایک مثال ہے کہ چونکہ پہلے بھی کسی نے کیا ہے اور انھوں نے بھی ایسا ہی کرنا ہے۔ جناب والا! یہ ایسی بات کریں کہ انھوں نے کیا کیا ہے اور ان کی کیا پلاننگ ہے؟

جناب چیئرمین، جی' کلو صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ میں نے ان کی گفتگو کے درمیان دخل اندازی نہیں کی اور میں یہ بھی چاہوں گا کہ مجھے مت ٹوکیں۔ میں سنجیدہ گفتگو کر رہا ہوں' کسی پر تنقید نہیں کر رہا میں تو سچائی بیان کر رہا ہوں اور اس سچائی کو باہر بیٹھ کر آپ میرے ساتھ discuss کر لیں کہ کیا ہوتا رہا ہے اور یہاں حکومتیں کیا کرتی رہی ہیں؟ میں یہ کبھی نہیں کہتا کہ ہماری حکومت یہ کرے گی۔ میں نے مثال دی ہے کہ سابقہ ادوار میں کیا ہوتا رہا ہے۔ اب اس کا احتساب ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے امن عامہ کے لئے بہت بجٹ رکھا ہے۔ پٹرول پوسٹیں بنی ہیں' بہت فورس دی ہے' آلات دیئے ہیں اور

کافی کچھ کیا ہے لیکن میرا version آج بھی وہی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس ملک میں وسائل کی کمی نہیں ہے۔ یہاں بےتحاشا وسائل ہیں' ہمارے مادی وسائل ہیں' انسانی وسائل ہیں۔ آپ ان کو اگر انصاف کے ساتھ exert کریں تو الحمداللہ یہاں کی economy بہتر ہوگی اور جب economy بہتر ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ امن عامہ بھی بہتر ہوگا۔

یہاں پر سب سے بڑا پرابلم معاشی ناہمواریاں ہیں۔ میں یہاں disparity کی بات کروں گا کہ یہاں اس ملک اور اسی پنجاب میں ایک آدمی کو آپ -/3000 روپے تنخواہ دے رہے ہیں' ایک کو -/3500 روپے دے رہے ہیں اور اسی معاشرے میں آپ ایک آدمی کو 14 لاکھ روپے ماہوار دے رہے ہیں' ایک کو تین لاکھ دے رہے ہیں' دو لاکھ دے رہے ہیں اور ڈیڑھ لاکھ دے رہے ہیں۔ اس طرح کی معاشی ناہمواری ہے۔ میں آپ کو گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ 80/85 فیصد لوگ کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن 15 فیصد elite کے پاس اتنی دولت ہے کہ ملک کے تمام وسائل پر ان کا قبضہ ہے۔ میں آپ کے علم میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں نے جتنے وسائل اور پیسا کمایا اور دولت اکٹھی کی ہے۔ یہ دولت کسی محنت کا اجر نہیں ہے۔ یہ جتنے وسائل اکٹھے کئے گئے ہیں یہ معاشی disparity آپ کے ملک کا اور آپ کے پنجاب کا problem ہے کہ ایک آدمی کے پاس دوائی کے لئے کچھ نہیں ہے' گزر بسر کے لئے نہیں ہے اور ایک آدمی Billioner ہو گیا ہے' Millioner ہو گیا ہے جو کہ بہت بڑا problem ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ سے کہوں گا کہ مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی ہے ٹھیک ہے وہ ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ افراط زر کی شرح 4/5 فیصد سے کبھی اوپر نہیں گئی تھی' وہ بھی 8 فیصد تجاوز کر گئی ہے۔ جب 8 فیصد افراط زر کی شرح ہوگی تو اس سطح پر جا کر نیچے کیا حال ہوگا؟ غریب آدمی کا کیا حال ہوگا! اس لئے میری استدعا ہے کہ اس طرف توجہ کی جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین، محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمد ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ جناب سپیکر! ملک میں جس مضبوط معیشت کی بات کی جا رہی ہے۔ وہ حکام کے بیانات اور اخبارات کے صفحات کے علاوہ کہیں نظر نہیں آتی

اور گزشتہ چھ برسوں میں پٹرول کی قیمت -/22 روپے سے -/46 روپے ہو چکی ہے۔ پٹرولیم کی مصنوعات میں اضافہ کر کے حکومت نے اپنی آمدنی میں تو 25 فیصد اضافہ کر لیا ہے لیکن عوام کی زندگی اجیرن ہو کر رہ گئی ہے۔ فاقہ کش قوم کے اربوں روپے بلٹ پروف مرسڈیز اور لینڈ کروزر منگوانے میں صرف کئے جا رہے ہیں۔ پانچ پانچ کروڑ روپیہ عمرہ کروانے پر خرچ کر دینے والوں کے پاس غریبوں کو دینے کے لئے کیا ہے؛ ملک آدھا رہ گیا ہے اور وفاقی وزراء کی تعداد ستر ہوگئی ہے اور پنجاب کے وزراء کی تعداد 40 ہے۔ واپڈا کے 60۔ارب روپے سرکاری محکموں کے ذمے واجب الادا تھے لیکن اگر آج ایک عام آدمی ایک ماہ کا بل ادا نہیں کرتا تو اس کی بجلی کاٹ دی جاتی ہے۔ کبھی آٹا' کبھی چینی اور کبھی گھی کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ حکومت تو قرض ختم ہونے کی نوید سنا رہی ہے لیکن سٹیٹ بنک کی تازہ رپورٹ یہ ہے کہ بیرونی قرضے 36۔ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے ہیں۔ ورلڈ اکنامک فورم میں the Global Competitiveness Index 2004-05 کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کا مقام 104 ملکوں میں سے 91 نمبر پر ہے اور انڈیا کا نمبر 55 ہے اور یہ نیچے جا رہا ہے۔ 2003 میں یہ نمبر 73 تھا۔ اب پاکستان کا نمبر 73 سے 99 پر آ گیا ہے۔ ورلڈ بنک کے صدر نے کہا کہ پاکستان کو ترقیاتی کاموں کے لیے اگلے تین سال میں ہر سال ایک ارب ڈالر کی امداد قرضے کی شکل میں دی جائے گی۔ اگر 12۔ارب ڈالر موجود ہیں تو نئے قرضے کیوں لئے جاتے ہیں؛ اب تو سٹاک مارکیٹ بھی عدم استحکام کا شکار ہو چکی ہے۔ کرپشن کے زہر نے مہنگائی کو مزید بڑھا دیا ہے۔ سندھ کے وزیراعلیٰ اور ایک وزیر ایک دوسرے پر الزام لگا رہے ہیں اور اس سلسلے میں NAB کیا کر رہی ہے؛ اسی طرح سابق سپیکر سید یوسف رضا گیلانی کو گرفتار کر لیا گیا لیکن انہوں نے جو کرپشن کی ہے یا انہوں نے نوکریاں دینے میں کوئی گڑبڑ کی ہے تو اس کا فیصلہ کیوں نہیں کیا جاتا' اس کا بھی فیصلہ کیا جانا چاہیے تاکہ حق داروں کو حق ملے۔ احتساب کے متعلق ہم دیکھیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ان کی مجلس میں ایک عام آدمی کھڑا ہو کر ان سے پوچھتا ہے کہ جناب! یہ کُرتا جو آپ پہنے ہوئے ہیں اس کپڑے سے پورا نہیں بن سکتا جو آپ کو دیا گیا تھا تو پھر وہ اپنے بیٹے کو کہتے ہیں اور پھر بیٹا بتاتا ہے کہ میں نے اپنے حصے کے کُرتے کا کپڑا ان کو دیا تھا تو تب ان کی قمیض پوری ہوئی ہے۔ یعنی اس طرح جب احتساب ہو گا تو تب ہی عوام کو کچھ ملے گا۔

جناب سپیکر! اب میں امن عامہ کی طرف آتی ہوں تو اس بارے میں لیڈی ڈاکٹر سے زیادتی کیس ہو ، شیخوپورہ کی ارشاد بی بی ہو ، مختاراں مائی ہو اور اس طرح کی ہزاروں دوسری خواتین کو عزت اور تحفظ کب ملے گا؟ وحدت کالونی کی رہائشی دوشیزہ کو گن پوائنٹ پر اغواء کر کے ڈیڑھ ماہ تک اسے حبس بے جا میں رکھا گیا۔ اس سے پہلے جو سیالکوٹ میں واقعہ ہوا تھا اگر اس وقت ملزم گرفتار کر لئے جاتے اور ان کو کڑی سزائیں دے دی جاتیں تو لاہور کا واقعہ پیش نہ آتا۔ گاڑیاں ، موٹر سائیکلیں گن پوائنٹ پر اڑا لی جاتی ہیں ، مجرم کھلے عام دندناتے پھرتے ہیں ، بے روزگاری اتنی بڑھ چکی ہے کہ ایک ڈبل ایم اے کو تین ، ساڑھے تین ہزار روپے ماہانہ مل رہا ہے اس لئے کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں بچے بے روزگار ہیں۔

جناب سپیکر! ملزموں کو پولیس کسٹڈی میں ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ لوہاری کے طاہر عباس کی مثال آپ کے سامنے ہے اور میں اس سلسلے میں کچھ تجاویز آپ کو دینا چاہوں گی اور میری پہلی تجویز یہ ہے کہ ہمارے بجٹ کا 15 فیصد کرپشن کی نذر ہو جاتا ہے تو اس پر ضرور توجہ دی جائے کہ کرپشن کو کم کیا جائے۔ اسی طرح زراعت اور زراعت پر مبنی صنعت پر خصوصی توجہ دی جائے۔ کسان کے لئے بجلی ، بیج ، کھاد ، ادویات اور ڈیزل کے لئے رعایتی قیمتیں رکھی جائیں۔ جیسے پرسوں پنجاب اسمبلی میں یہ بل منظور ہوا ہے کہ بجلی میں ان کو سبسڈی دی جائے گی یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ اسی طرح اگر ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے لئے حقیقی منصوبہ بندی کی جائے تو جس طرح چائنہ نے وقت مانگا ہے اسی طرح ہمیں بھی اس سلسلے میں غور کرنے کی ضرورت ہے----

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی چوہدری جاوید احمد صاحب!

محترمہ طاہرہ منیر: میں صرف ایک منٹ لوں گی۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ میں wind up کریں۔

محترمہ طاہرہ منیر: جناب سپیکر! خام مال پر درآمدی ڈیوٹی کم ہونی چاہیے۔ ہر صنعت اپنے تیار شدہ مال کا کچھ حصہ ضرور ایکسپورٹ کرے۔ میں یہ بات ضرور کہوں گی کہ ہمارے ملک میں الیکٹرانک میڈیا کو بھی کنٹرول کیا جانا چاہیے۔ یہ جو کچھ دکھا رہے ہیں ایک فیملی اس کو نہیں دیکھ سکتی۔

جناب چیئرمین: جی' چوہدری جاوید احمد صاحب! ہاؤس مزید دس منٹ کے لئے extend کیا جاتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب چیئرمین! کل بھی لاء اینڈ آرڈر پر ڈسکشن ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے فلور دے دیا ہے اور یہ فائنل ہے۔ آپ پانچ منٹ صبر کریں۔ جی' شروع کریں۔

چودھری جاوید احمد: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے پری بجٹ کے سلسلے میں عرض کروں گا۔ میرا تعلق ضلع پاکپتن سے ہے۔ ہماری دو ہی پہچانیں ہیں ایک حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کا مزار اور دوسری ہماری پسماندگی۔ مگر ہمارا ضلع بالخصوص حلقہ 228 قرون اولیٰ کا منظر پیش کرتا ہے۔ پورے پنجاب کی ترقی یا ملک کی ترقی کے لئے تمام علاقوں کو ایک جیسی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے ضلع کے لئے گیس ایک بنیادی ضرورت ہے اس کے بغیر نہ تو گھروں میں چولہا جل سکتا ہے' نہ ہی ہمارے ضلع کی ترقی کا خواب ممکن ہو سکتا ہے۔ کسی بھی علاقہ کی ترقی میں آج کل گیس ایک بنیادی اور اہم ضرورت ہے بلکہ ہمارے علاقے کی بقاء کے لئے بھی گیس کی اہمیت بہت واضح ہے۔ کیونکہ ہمارے علاقے میں آج سے چند سال پہلے زیر زمین پانی کی سطح 15 فٹ تھی اب 100 فٹ تک پہنچ چکی ہے۔ پانی کی یہ کمی آب و ہوا کی تبدیلی کی وجہ سے ہوئی ہے اور آب و ہوا کی تبدیلی اس وجہ سے ہوئی کہ آبادی بڑھنے کے ساتھ ساتھ درختوں کی کٹائی بھی بڑھتی گئی اور وہاں کی آبادی کو پانی میسر نہ ہونے کی وجہ سے زیر زمین پانی کم ہوتا چلا گیا۔ اگر وہاں پر گیس مہیا ہو جائے تو اس سے ہمارے درخت بچ جائیں' ہماری آب و ہوا بدل جائے اور ہمارا زیر زمین پانی کم ازکم پینے کے لئے تو میسر رہے۔ میں پنجاب اسمبلی کے تمام معزز اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے فروری 2003 میں اپنے پہلے اجلاس میں پاکپتن ضلع کو گیس مہیا کرنے کے لئے ایک متفقہ قرارداد بھی پاس کی تھی۔ مجھے امید ہے کہ وفاقی حکومت اس پر توجہ بھی دے گی۔ ہمارا ضلع صرف اور صرف زراعت پر انحصار کرتا ہے اور زراعت کا انحصار صرف اور صرف پانی پر ہے۔ ہمارے ہاں ایک ششماہی نہر کھادر بہتی ہے جو دو اضلاع پاکپتن اور وہاڑی کو سیراب کر کے زراعت کے لئے ایک بنیادی اور اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ لیکن اس نہر کو ششماہی میں بھی صرف تین چار مہینوں کے لئے چھوڑا جاتا ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ انگریزوں نے جب اس نہر کو ڈیزائن کیا تو اس وقت ہمارے دریائے ستلج میں

پانی پورے جوبن پر چلتا تھا اس کی وجہ سے ری چارجنگ ہو جاتی تھی۔ ہمارے زیر زمین پانی کے ذخائر بھی بڑھ جاتے تھے اور ہمارے علاقے میں اس وقت پوری زمین بھی زیر کاشت نہ تھی۔ اب ہمارا ایک ایک انچ زیر کاشت ہے لیکن پانی کی شدید کمی ہے۔

جناب چیئرمین، ضروری مسائل اٹھائیں کیونکہ وقت کی بہت کمی ہے۔

چودھری جاوید احمد، یہ ہمارے دونوں اضلاع کے لئے بڑا اہم مسئلہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت یہ کریڈٹ لے کہ اس نہر کو سالانہ پانی مہیا کیا جائے۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، آپ کا تیسرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، جناب چیئرمین! میری بات سنیں۔

جناب چیئرمین، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہی نہیں ہے۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، اگر پوائنٹ آف آرڈر نہ بنتا ہو تو میں بالکل بات نہیں کرتا۔ میری گزارش یہ ہے کہ جس topic پر بحث ہو رہی ہے اس سے متعلقہ باتیں ہونی چاہئیں اور وقت ضائع نہ ہو سب لوگ صبر کر کے بیٹھے ہیں۔ جس معاملے کا یہ ذکر فرما رہے ہیں وہ واقعی اہمیت کا حامل ہے لیکن جب آب پاشی پر بحث ہو تو اس پر تفصیلی بحث کریں اور اس میں شامل کریں۔

چودھری جاوید احمد، جناب چیئرمین! ہمارا شہر پاکپتن ضلعی ہیڈ کوارٹر بھی ہے اور حضرت بابا فرید شکر گنج کی وجہ سے وہ بین الاقوامی حیثیت بھی رکھتا ہے لیکن اس کی حالت انتہائی دگرگوں ہے اس کے محلوں میں نہ سولنگ ہے، نہ نالی ہے، نہ سیوریج سسٹم ہے، ہمارے شہر کا مین سیوریج ختم ہو چکا ہے۔ ہمارے قصبہ کلیانہ میں بری حالت ہے وہاں پر تین جوہڑ ہیں جس کی وجہ سے زیر زمین پانی خراب ہو چکا ہے میں چاہوں گا کہ آئندہ بجٹ میں ہمارے شہر اور ہمارے علاقے اور ہمارے قصبہ کلیانہ میں صاف پانی کے لئے ڈرینج کی سکیموں کے لئے خصوصی فنڈز عنایت کئے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سڑکوں کی حالت بہتر کرنے کے لئے کچھ سڑکوں کے نام چودھری ظہیر صاحب کو لکھ کر دے دوں گا۔ ہمارے سکولوں کی اپ گریڈیشن درکار ہے جو کہ میں پچھلے دو سال سے کوشش کر رہا ہوں لیکن ابھی تک ممکن نہ ہوئی ہے میں چاہتا ہوں کہ ہمارا

ایم سی بوائز مڈل سکول درگاہ بازار کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دیا جائے ' ایم سی سکول برائے گرلز غلہ منڈی کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔ اس کے علاوہ کلیانہ میں گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دیا جائے ۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں کچھ نئے سکول بھی درکار ہیں۔ جب ہم ضلعی حکومت سے بات کرتے ہیں تو وہ ہمیں صوبائی حکومت کا راستہ دکھا دیتے ہیں اور جب ہم یہاں پر بات کرتے ہیں تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہ ضلعی حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن ہمارے ضلع میں ضلعی اور تحصیل حکومت کی ترجیحات اپنی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ علاقے کی ترقی کرتے شاید وہ اپنی ترقی کے لئے لگے ہوئے ہیں اور ان کا خصوصی آڈٹ کروایا جائے ہمیں گرلز کالج کے لئے بھی فنڈز درکار ہیں۔ وی ٹی آئی اور کامرس کالجز کی عمارتیں نہیں ہیں ان کے لئے زمین موجود ہے اس کے لئے خصوصی فنڈز رکھے جائیں میں بچوں کے خصوصی سکول کا حوالہ دوں گا کہ ہمارے ہاں پرائمری سکول کی اپ گریڈیشن کر کے اس کو ہائی سکول کا درجہ دیا جائے اور اس کی عمارت کے لئے بھی ہمیں فنڈز دیئے جائیں۔ انجینئرنگ یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی کا ایک ایک کیمپس دے کر ہمارے ضلع میں بھی تعلیم کے فروغ کے سلسلے میں اقدامات کئے جائیں۔

امن و امان کے سلسلہ میں میری گزارش ہے کہ ہمارے ضلع پاکپتن میں تھانہ صدر سب سے بڑا ہے جو کہ تقریباً 169 گاؤں پر مشتمل ہے میری تجویز ہے کہ اس کو دو حصوں میں تقسیم کر کے کم از کم دو تھانے بنائے جائیں اور ہمارے پرانے تھانوں کی بلڈنگز کو نیا بنایا جائے یہ بلڈنگز تقریباً سو سو سال پرانی ہیں خصوصاً تھانہ صدر اور سٹی پاکپتن کی عمارات کافی پرانی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے علاقے میں چوریاں اور ڈکیتیاں پچھلے دنوں سے بہت زیادہ رہی ہیں بلکہ بعض اوقات بعض جگہوں پر کچھ ریپس کے واقعات بھی ہوئے ہیں اور ڈکیتی کے دوران ڈاکوؤں نے rapes بھی کئے ہیں ۔ میں اس حوالے سے چاہتا ہوں کہ ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی جائے جو ان بچیوں' شرفاء اور غریب آدمیوں کو جو اپنی عزت بچانے کے لئے نام بھی نہیں لے سکے اس کا تدارک کیا جائے۔ ہمارے ہاں ابھی تک پولیس لائن نہیں بنی اسے بھی جلد از جلد مکمل کروا کر پرانے سول ہسپتال پر پولیس کے قبضے کو چھڑوایا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے ہاں ایک اور trend چل پڑا ہے کہ رینٹ اے بائیک کے نام پر موٹر سائیکل کرائے پر ملتے ہیں وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو دے دیئے جاتے ہیں۔ جو تیز رفتاری سے چلاتے ہیں اور

ایکسیڈنٹ کا باعث بنتے ہیں اسی قسم کے واقعہ میں دو بچے ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ پولیس رینٹ اے بائیک کے مالکان کو پابند کرے کہ وہ صرف لائسنس ہولڈرز کو موٹر بائیک دیں اس کے علاوہ کسی کو نہ دیا جائے بلکہ جو موٹر سائیکل رکشہ چلتے ہیں وہ بھی صرف لائسنس ہولڈر چلا سکیں نہ کہ چھوٹے چھوٹے بچے چلائیں۔ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ امن و امان کے لئے ہمارے ساتھیوں نے جو فرمایا اور تجاویز دیں ۔ جس میں اپوزیشن اور ہمارے حکومتی بنچز سے بھی ممبران تھے۔ میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا پولیس آرڈر جس طریقے سے نافذ ہوا اس میں ہمارے عوام کے منتخب کردہ نمائندگان کی آواز شامل نہ تھی میں چاہتا ہوں کہ اس کو پنجاب اسمبلی میں لا کر عوام کے منتخب نمائندوں کی رائے کے ساتھ بہتری لائی جائے۔ امن و امان قائم رکھنا نہ صرف حکومت کی بلکہ ہم سب کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے ہمیں جو بھی بہتری اپنے سسٹم میں لائی ہے یا پولیس آرڈر میں لائی ہے وہ کرنی چاہیے۔ ہماری عدالتوں کو بھی دیکھنا چاہیے اور اس کا بھی طریق کار بنانا چاہیے کہ ایک پولیس افسر کے لکھنے سے' ایک اے ایس آئی کے لکھنے سے کسی کو گنہگار قرار دے دیا جاتا ہے اور کسی بے گناہ کو یا گنہگار کو بے گناہ قرار دے دیا جاتا ہے ۔ یہ وہ نظام ہے جس کی میرے ساتھیوں نے پہلے ہی بات کی ہے اس کو بالکل تبدیل ہونا چاہیے اور اس میں صرف پولیس نہیں بلکہ باقی اداروں میں بھی بہتری لانے کی گنجائش ہے جو کہ کرنی چاہیے' ہماری پولیس کو بدنیتی پولیس کی بجائے کمیونٹی پولیس پر لانا چاہیے کمیونٹی پولیس کی ٹریننگ دیتے ہوئے ہم اس میں بہتری لا سکتے ہیں۔ جھوٹی ایف۔آئی۔آر درج کرنے والے اور کرانے والے کے لئے سزا ہونی چاہیے اور جو لوگ اس کے سبب عوام کو لوٹتے ہیں یا رشوت کا بازار گرم رکھتے ہیں ان کا بھی محاسبہ ہونا چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معزز ایوان کے اراکین کی رائے کو وزن ملنا چاہیے نہ کہ کوئی ڈی۔پی۔او اپنے آپ کو کل اختیارات کا مالک سمجھے۔ ایس۔ایچ۔او اپنے علاقے کا بدمعاش بنتا ہے ہمیں اس trend کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ تھانوں میں ٹاؤٹوں کا داخلہ بند کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنی حکومت کو اور خصوصاً اپنے وزیراعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جن کی ویژن ہماری تعلیم ' پڑھا لکھا پنجاب کے حوالے سے اربوں روپے پورے پنجاب میں ان سکولوں کو جن کو سرکاری کہا جاتا ہے ' جو میرے نقطہ نظر میں قومی سکول ہیں اور اس .

میں غریب عوام کے غریب بچے پڑھتے ہیں' ان پر پہلی دفعہ کسی حکومت نے توجہ دی ہے اور اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو تصور دیا گیا ہے اس پر جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے بلکہ آنے والی نسلیں بھی اس پر خراج تحسین پیش کریں گی اور ہمارے بچے ہمارا مستقبل روشن کریں گے۔

جناب سپیکر! آپ کے صحت مند پنجاب کے تصور سے سرکاری ہسپتالوں میں اب بھی غریب جاتے ہیں اور غریبوں کے لئے پہلی دفعہ کسی نے سوچا ہے تو وہ ہمارے وزیراعلیٰ نے سوچا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے بھی صحت عامہ کو بہتر کرنے کے لئے غریب عوام کی بہتری کے لئے جو منصوبے بنائے جا رہے ہیں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ ۔ اب اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2005

جمعۃ المبارک' 8 - اپریل 2005

(یوم الجمع' 28۔ صفر المظفر 1426ھ)

چودھویں اسمبلی : انیسواں اجلاس

جلد 19 : شمارہ 10

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8۔اپریل 2005

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

3۔ سرکاری کارروائی

امن عامہ اور قیمتوں میں اضافہ پر عام بحث
اور قبل از بجٹ بحث جاری رہے گی

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس)

جمعۃ المبارک 8 - اپریل 2005

(یوم الجمع، 28۔صفر المظفر 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 47 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری صداقت علی نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾

سورۃ آل عمران آیات 16 تا 18

(یہ وہ لوگ ہیں) جو کہتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار ہم یقیناً ایمان لے آئے سو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائے۔ (یہ) صبر کرنے والے ہیں اور راستباز ہیں اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور پچھلی رات میں گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں۔ اللہ کی گواہی ہے کہ کوئی معبود نہیں ہے بجز اس کے اور فرشتوں اور اہل علم کی (بھی گواہی یہی ہے) اور وہ عدل سے انتظام رکھنے والا معبود ہے، کوئی معبود نہیں ہے بجز زبردست حکمت والے کے ۔

وما علینا الاالبلاغ۔

سوالات (محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفۂ سوالات شروع ہوتا ہے آج محکمہ امداد باہمی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال 3386 محترمہ ثمینہ نوید کا ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید: سوال نمبر 3386

سابقہ بہاولپور ڈویژن میں زرعی قرضہ جات کی فراہمی، شرح سود اور دیگر تفصیلات

*3386۔ محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سابقہ ڈویژن بہاولپور میں کسانوں کو زرعی قرضہ جات فراہم کرنے کے لئے کتنی کوآپریٹو سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں مذکورہ سوسائٹیوں کے ذریعے سالانہ کتنی رقم کسانوں کو بطور قرضہ فراہم کی گئی، ضلع وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) یہ قرضہ جات کس شرح سود پر اور کن کن شرائط پر کسانوں کو دیا جاتا ہے اور وصولی کا طریق کار کیا ہے؟

(د) کیا حکومت کسانوں کو بھی انڈسٹریل قرضہ جات کی شرح سود پر قرضہ فراہم کرنے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) سابقہ ڈویژن بہاولپور میں تقریباً 1600 سوسائٹیز اوسطاً کوآپریٹو بنک سے ایک سال کے دوران ہر فصل پر قرضہ جات حاصل کرتی ہیں۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فصلی قرضہ جات (گزشتہ 7 فصلات) اور درمیانی مدت کے قرضہ جات (گزشتہ 3 سال) کی شرح مارک اپ درج ذیل ہے۔

فصلی قرضہ جات

نمبر شمار	نام فصل	شرح مارک اپ	بروقت ادائیگی پر REBATE
-1	خریف 2000	14 فیصد	4 فیصد
-2	ربیع 2000-01	14 فیصد	4 فیصد
-3	خریف 2001	14 فیصد	4 فیصد
-4	ربیع 2001-02	14فیصد	-
-5	خریف 2002	14 فیصد	
-6	ربیع 2002-03	14 فیصد	1 فیصد
-7	خریف 2003	09فیصد	-

درمیانی مدت کے قرضہ جات

نمبر شمار	سال	شرح مارک اپ	بروقت ادائیگی پر REBATE
-1	2000-01	14 فیصد	4 فیصد
-2	2001-02	16 فیصد	—
-3	2002-03	16 فیصد	—
-4	01-07-2003	12 فیصد	—

فصلی قرضہ جات کی پالیسی سٹیٹ بنک آف پاکستان کی مجموعی ہدایات کی روشنی میں محکمہ امداد باہمی مرتب کرتا ہے' جس میں جملہ شرائط برائے قرضہ شامل ہوتی ہیں۔ پالیسی قرضہ برائے فصل ربیع 2003-04 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فصل خریف کے قرضہ کی واپسی کی آخری تاریخ عموماً مارچ آئندہ سال اور فصل ربیع کے قرضے کی واپسی جولائی اسی سال ہوتی ہے۔ ان قرضہ جات کی مدت واپسی تقریباً 8 تا 10 ماہ ہوتی ہے۔ ان

قرضہ جات کو محکمہ امداد باہمی کا میدانی عملہ وصول کرتا ہے' جن کے پاس کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کے تحت وصولی کے اختیارات ہیں۔

(د) کوآپریٹو بنک کے ذریعے کسانوں کو انڈسٹریل قرضہ جات فراہم نہیں کئے جاتے' انڈسٹریل قرضہ جات کی شرح سود (12 فیصد) ہے' جبکہ کسانوں کو دیئے جانے والے فصلی قرضہ جات کی شرح سود (9 فیصد) ہے' جو انڈسٹریل قرضہ جات سے نمایاں طور پر کم ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! جز (د) کے جواب کے حوالے سے آپ دیکھیں کہ فصلی قرضہ جات۔ پہلے انہوں نے فصلی قرضہ جات 02-2001 ' پھر 2001 ' پھر 2002 پھر 2003 اور اب بھی 2003 پہلے یہ 14 فیصد کسانوں سے مارک اپ شرح لیتے رہے ہیں اور پھر اس کے بعد انہوں نے 9 فیصد کر دیا ہے۔ کیا کوآپریٹو بنک بلاسود قرضہ دینے کو تیار ہے؟ اس کے قیام کا مقصد تو یہ تھا کہ کسانوں کو بلاسود قرضے دیئے جائیں تاکہ وہ اپنی زراعت کو کامیاب بنا سکیں لیکن اب اس جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے انہوں نے 14 فیصد شرح مارک اپ کیا اور اب اس کو 9 فیصد پر لے آئے ہیں۔ کیا حکومت کا اس قرضے کو معاف کرنے کا کوئی پروگرام ہے یا نہیں؟ دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ کسانوں کو جو قرضہ دیا جاتا ہے وہ 14 فیصد تک ہے اور اس کے علاوہ جو لوگ industrial کے حوالے سے قرضہ لیتے ہیں ان کو 3 سے 7 فیصد شرح مارک اپ لگایا جاتا ہے۔ اگر تو کسان defaulter ہے جس نے ہزاروں میں قرضہ لیا ہوتا ہے اس کے پیچھے تو پولیس بھی ہوتی ہے پھر محکمہ مال کے افراد بھی ہوتے ہیں' پٹواری بھی ہوتے ہیں لیکن industrialists لاکھوں روپوں کے حساب سے قرضہ لیتے ہیں وہ خود ہی اپنی industry کو آگ لگا کر اپنی مرضی کے مطابق سروے کرواتے ہیں اور رپورٹ کو negative کروا کر قرضہ معاف کروا لیتے ہیں تو مجھے یہ بتائیں کہ ان کے پیچھے کوئی پولیس نہیں ہوتی' انہیں کوئی پکڑنے والا نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں آپ دیکھیں کہ درمیانی مدت کے قرضے کے حوالے سے پہلے 14 فیصد کر دیا' پھر 16 فیصد کر دیا اور پھر 12 فیصد کر دیا ہے کیا حکومت اس 12 فیصد کو ختم کر کے 9 فیصد پر لانا چاہتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر کوآپریٹو!

وزیر امداد باہمی: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ کے سوال کا جواب اس کے اندر ہی ہے۔ انہوں نے پہلے تو یہ اعتراض کیا کہ پہلے 14 فیصد تھا اب 9 فیصد کیوں کر دیا گیا ہے؟ یہ تو چودھری پرویز الہیٰ صاحب کی اس حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ کاشت کاروں کو پہلے 14 فیصد پر قرضہ دیا جاتا تھا اب ہم 9 فیصد پر دے رہے ہیں۔ ان کو تو appreciate کرنا چاہیے تھا اور یہ اعتراض کر رہی ہیں کہ 9 کیوں کر دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر! ان کی دوسری appreciation تھی کہ جو لوگ defaulter ہو جاتے ہیں اور ان کے پیچھے پولیس بھاگ رہی ہے۔ میں ان کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ یہی حکومت ہے جس نے اس بات پر بھی پابندی لگا دی ہے اور صدر مملکت کی اس بارے میں بڑی واضح ہدایات ہیں کہ کسی کسان کو loan default کے کیس میں گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ تیسری بات جو انہوں نے کی تھی کہ industrial mark up اور دوسروں کے mark up میں فرق کیوں ہے؟ industrial mark up کو ہم 12 فیصد پر لے آئے ہیں جو کہ پہلے 14 فیصد پر تھا۔ اس میں میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ industrial societies جو ہم سے قرضہ جات لیتی ہیں اگر ان کی performance بہتر ہو جیسا کہ ہمارے پاس ایک پاکستان سائیکل انڈسٹری ہے، رستم سہراب انڈسٹری جو ابھی موٹر سائیکل وغیرہ بنا کر ایکسپورٹ بھی کر رہی ہے۔ جن انڈسٹریل سوسائٹیوں کی performance فیلڈ میں بہت اچھی ہوتی ہے ان کو تو ہم 8 فیصد مارک اپ پر بھی قرضہ دیتے ہیں۔ اس میں حکومت کی طرف سے ہر قسم کی سہولیات میسر کی جاتی ہیں۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جب یہ کوآپریٹو بنک اس مقصد کے لئے بنائے گئے تھے تاکہ کسانوں کو بلاسود قرضے دیئے جائیں لیکن اب آپ اس کی تفصیل دیکھ لیں کہ کس فیصد پر وہ ان سے مارک اپ وصول کر رہے ہیں؟ میرے پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے وہ بنک بنائے گئے تھے کہ ان کو بلاسود قرضے دیئے جائیں اس پر عملدرآمد کیوں نہیں کیا گیا؟ اس کا مقصد تو پورا کریں۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! اس میں میرے خیال میں محترمہ کی اطلاع غلط ہے کو آپریٹو بنک نے کسی وقت بھی بلاسود قرضے نہیں دیئے۔ یہ ہمیشہ مارک اپ پر قرضے دیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ اس کی مارک اپ کم ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جو آپ industrialists کو قرضے دیتے ہیں ان کے مارک اپ اور زرعی مارک اپ میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ آپ کا ملک بنیادی طور پر زراعت پر منحصر ہے۔ زراعت کو اگر آپ soft terms پر soft loaning کریں گے تو زمیندار کے لئے فائدہ ہوگا۔ کیا حکومت اس 9 فیصد کو decrease کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، منسٹر کو آپریٹو!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ ہم 14 سے 12 فیصد تک لے آئے ہیں اور Agricultural Loan overall 9% پر ہم دے رہے ہیں۔ یہ دو سال میں ہوا ہے اور ہم اس میں مزید کمی لائیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جو industrialists کو loan مل رہے ہیں آپ یہ چیک کر لیں کہ 2 سے 4 فیصد اربوں روپیہ ان کو دے رہے ہیں اور اس کے بعد وہ loans write off ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے اربوں روپے کا loan لیا ہے وہ loans write off ہو گئے ہیں۔ کیا گورنمنٹ ان کو 2 سے 4 فیصد تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! کوآپریٹو بنک کے حوالے سے اگر یہ بات کریں تو بہتر ہوگا کیونکہ یہاں پر بہت سارے پرائیویٹ بنک ہیں اور ہر ایک کا اپنا rate of interest ہے۔ کون سا بنک کس ریٹ پر دے رہا ہے، ہمارا اس سے concern نہیں ہے۔ کوآپریٹو بنک اس قسم کے loan دو تین فیصد مارک اپ پر بھی دے رہا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا گورنمنٹ کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ قرضے بلاسود دیئے جائیں۔ سود کا نام و نشان ہی نہیں ہونا چاہیے۔ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے تو گورنمنٹ کیا ایسا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی منسٹر کوآپریٹو!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! اگر اس سوال کا میں مفصل جواب دوں تو بات لمبی ہو جائے گی کیونکہ یہ بذات خود ایک بہت بڑا issue ہے جس پر مختلف نظریاتی کونسل اور اس کے آگے پیچھے ایکشن ہوا ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کے متعلقہ ہے۔ جب ہم دنیا سے سود پر قرضے لے اور دے رہے ہیں تو اس کا ایک اور ایشو ہے جس کا کوآپریٹو بنک کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں ایک چیز تو یہ ہے کہ اگر وقتی طور پر قرضہ ادا کر دیں تو شرح سود 9 سے 8 فیصد تک ہو جاتی ہے اس میں ایک percent مزید بھی رعایت ملتی ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ کسان ایک ایسا شخص ہے جو آپ لوگوں کی خدمت کر رہا ہے جو آپ کے لئے فصلیں اگا رہا ہے۔ اگر یہ فصلیں نہ اگیں 'سبزیاں' گندم' کاٹن' گنا یہ سب کچھ نہ ہو تو آپ کی انڈسٹری کیسے چلے گی؟ آپ کا کاروبار کیسے چلے گا؟ آپ کی یہ مارکیٹ اور غلہ منڈیاں کیسے چلیں گی؟ آپ کو تو اس شخص کا احسان مند ہونا چاہیے۔ آپ کو تو چاہیے کہ اس کو relief دیں تو جس شخص کو 24 گھنٹے یہ فکر پڑا رہتا ہے کہ پتا نہیں کہ فصل اچھی ہو گی یا نہیں ہو گی؟ کبھی بارش آ جاتی ہے' کبھی طوفان آ جاتا ہے' کبھی زلزلہ آ جاتا ہے تو وہ بیچارا اس قابل بھی نہیں ہوتا کہ آپ نے اس پر جو mark up لگایا ہے اس کو ادا کر سکے۔ آپ کو چاہیے کہ اس کو relief اور اس کو بلا سود قرضے دیں' آپ اس کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں اور اس کی شرح مارک 12 فیصد تک لے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! جو آپ کہہ رہی ہیں اسی پر تو وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ پہلے 14 فیصد تھی اس کو کم کر کے 9 فیصد پر لے آئے ہیں اور اگر یکمشت ادائیگی کی جائے تو اس صورت میں 8 فیصد ہو جاتی ہے۔ اس حکومت نے پہلا قدم تو اٹھایا ہے اور یہ بتدریج ہو گا۔ اگر پیداوار اور آمدنی زیادہ بڑھی تو شاید آگے چل کر مزید بہتر ہو جائے۔ فی الحال یہی ہے کہ 14 سے 9 فیصد پر لے آئے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ملک کے مختلف کمرشل بنکوں نے

اپنی سروسز کا معیار بہت بہتر کیا ہے۔ انہوں نے اپنا سارا نظام کمپیوٹرائزڈ کر لیا ہے اور ان کے نمائندے از خود اپنے کسٹمرز تک پہنچتے ہیں اور ان کے لئے اپنی سروسز مہیا کرتے ہیں کیا ان کا کوئی ایسا پروگرام ہے کہ کواپریٹو بنک کو جدید ترین خطوط پر چلانے کے لئے کیا اقدامات سوچے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ fresh question بنتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4571 ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: سوال نمبر 4571

پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک، 2003 تا حال،
بھرتی کی تفصیلات

*4571۔**ملک محمد اقبال چنڑ**، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک کتنے افراد کو دی پنجاب پراونشل کواپریٹو بنک میں بھرتی کیا گیا؟ ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، ڈومی سائل، پتاجات، تعلیمی قابلیت اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) اگر مذکورہ بھرتی سے قبل اخبارات میں بھرتی کے لئے اشتہار print ہوئے تو ان اشتہارات کی نقل مع نام اخبار اور تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) اگر مذکورہ بھرتی کے لئے کوئی ریکروٹمنٹ کمیٹی اور میرٹ بنانے کی کمیٹی تشکیل پائی تو ان کمیٹیوں میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے نیز میرٹ لسٹ فراہم کی جائے۔

(د) کتنے افراد کو rules میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا؟ rules میں نرمی کرنے کی وجوہات اور نرمی کر کے بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ اور دیگر تفصیل فراہم کی جائے۔

(ہ) جتنے افراد کو متعلقہ وزیر / وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا' ان کے نام' عہدہ' گریڈ و دیگر تفصیل الگ دی جائے۔

وزیر امداد باہمی،

(الف) بنک میں اس عرصے میں نئی بھرتیاں نہ کی گئی ہیں۔ صرف فرحان امتیاز ولد امتیاز احمد کو اپنے والد کے دوران سروس فوت ہونے کے بعد بطور کلرک عارضی طور پر دو سال کے لئے کنٹریکٹ پر -/3500روپے ماہانہ اجرت پر بھرتی کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام مع ولدیت	عہدہ	گریڈ / اجرت	تعلیمی قابلیت	موجودہ جگہ تعیناتی	ڈومیسائل	پتا	ریمارکس
فرحان امتیاز ولد امتیاز احمد	کلرک	-/3500 روپے ماہانہ	میٹرک	مریدکے برانچ	لاہور	مکان نمبر 210' گلی نمبر 40 چوک مسجد کبرئی' نیو سمن آباد' لاہور	دوران سروس فوت شدہ ملازم کا بیٹا

(ب) N/A

(ج) N/A

(د) N/A

(ہ) وزیر امداد باہمی کے احکامات کے تحت کوئی فرد بنک میں بھرتی نہیں کیا گیا۔ شوکت محمود ولد گل بہار کو بحکم وزیر اعلیٰ' بنک کی مجاز اتھارٹی نے بطور کلرک ہمدردانہ بنیاد پر عارضی طور پر دو سال کے لئے کنٹریکٹ پر -/3500 روپے ماہانہ اجرت پر بھرتی کیا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام مع ولدیت	عہدہ	گریڈ /اجرت	تعلیمی قابلیت	موجودہ جگہ	ڈومیسائل	پتا	ریمارکس
شوکت محمود ولد گل بہار	کلرک	3500 روپے ماہانہ	آئی کام	مظفر گڑھ برانچ	مظفر گڑھ	موضع جھگی والا تحصیل جتوئی ضلع مظفر گڑھ	بحکم وزیر اعلیٰ پنجاب لاہور

مزید بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت صوبہ پنجاب کی دوسری انجمن ہائے کی طرح ایک خود مختار رجسٹرڈ شدہ ادارہ ہے' اس کا اپنا بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے اور اس کی سپریم اتھارٹی صوبہ پنجاب کی انجمن ہائے امداد باہمی کے منتخب شدہ ڈیلیگیٹس ہیں جو بنک کا سالانہ بجٹ مع آمدن اور خرچ منظور کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(الف) کے حوالے سے ہے کہ یکم جنوری 2003 سے آج تک بنک ہذا کے کتنے ملازمین دوران سروس وفات پا چکے ہیں اور کتنے وفات پانے والے ملازمین کے بچوں کو ملازمت دی گئی ہے ان کی تفصیل بیان کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ یہ fresh question بنتا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں بنتا۔ ان کے اپنے جواب (الف) میں ہے کہ بنک میں اس عرصے میں نئی بھرتیاں نہ کی گئی ہیں صرف فرحان امتیاز ولد امتیاز احمد کو اپنے والد کے دوران سروس فوت ہونے کے بعد بطور کلرک عارضی طور پر دو سال کے لئے کنٹریکٹ پر -/3500 روپے ماہانہ اجرت پر بھرتی کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دوران سروس کتنے ملازمین فوت ہوئے ہیں اور کتنے وفات پانے والے ملازمین کے بچوں کو ملازمت دی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ یہ نیا سوال بنتا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! جز (الف) میں ان کا اپنا جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو آپ کو دے دیا گیا ہے لیکن اگر آپ تفصیل لینا چاہتے ہیں تو اس کے لئے fresh question دیں۔ ایک بچہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہو گیا ہے تو اگر آپ تمام تفصیل جاننا چاہتے ہیں تو پھر اس کے لئے fresh question دینا پڑے گا۔

ملک محمد اقبال چنڑ: میرا دوسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! انہوں جز (ہ) میں جواب دیا ہے کہ "صوبہ پنجاب کی دوسری انجمنوں کی طرح ایک خود مختار رجسٹرڈ شدہ ادارہ ہے' اس کا اپنا بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے' اس کی سپریم اتھارٹی صوبہ پنجاب کی انجمن ہائے امداد باہمی کے منتخب شدہ ڈیلیگیٹس ہیں جو بنک کا سالانہ بجٹ مع آمدن اور خرچ منظور کرتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سپریم اتھارٹی کون ہے اور ان کے ممبران کے نام کیا ہیں اور ان کے گریڈ کیا کیا ہیں؟ اس میں عوامی نمائندے کتنے ہیں اور سرکاری کتنے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! یہ تو اس سے متعلقہ ہی نہیں۔ اگر یہ اس حوالے سے تفصیل جاننا چاہتے ہیں تو fresh question لے آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کے لئے بھی آپ نیا سوال دیں۔ میری عرض یہ ہے کہ جو تفصیل آپ جاننا چاہتے ہیں اس کے لئے نیا سوال دیں کیونکہ از خود تو وہ کوئی جواب نہیں دے سکتے۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! ان کا سوال یہ تھا کہ کسی وزیر یا وزیراعلیٰ کے حکم پر کتنے آدمیوں کو بھرتی کیا گیا تو ٹوٹل دو آدمی تھے جس کی فہرست ہم نے فراہم کر دی ہے۔ ابھی یہ پورے بنک کی اور جتنے بندے فوت ہوئے ہیں ان کے بچوں کو ملازمت دی گئی ہے اس کی تفصیل پوچھیں گے تو میں یہ کیسے بتا سکتا ہوں؛ اس کے لئے تو نیا سوال ہی دینا پڑے گا۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! جز(ہ) میں انہی کا اپنا جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چنڑ صاحب! آپ اسی سلسلے میں بات کریں۔ جو چیز اس میں موجود نہیں ہے وہ اس کا جواب کیسے دیں گے؟ آپ ایسی تفصیل مانگنا چاہتے ہیں جو ان کے پاس موجود نہیں ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! میں ان کا دوبارہ جواب پڑھ دیتا ہوں کہ "صوبہ پنجاب کی دوسری انجمن ہائے کی طرح ایک خود مختار رجسٹرڈ شدہ ادارہ ہے' اس کا اپنا بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے' اس کی سپریم اتھارٹی صوبہ پنجاب کی انجمن ہائے امداد باہمی کے منتخب شدہ ڈیلیگیٹس ہیں جو بنک کا سالانہ بجٹ مع آمدن اور خرچ منظور کرتے ہیں۔" جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سپریم اتھارٹی

کون ہے؟ اور اس میں کتنے بندے عوامی نمائندے ہیں اور کتنے سرکاری ہیں؟

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! جتنے بھی delegates ہیں یہ منتخب ہوتے ہیں اور سوسائٹی کے ممبران اپنے delegates خود منتخب کرتے ہیں اور ان میں سے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا الیکشن کے ذریعے چناؤ ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں کتنے سرکاری اور کتنے غیر سرکاری ہیں؟

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! ڈیلیگیٹس میں کوئی سرکاری نہیں ہے تمام منتخب ہو کر آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال للہ شکیل الرحمٰن کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، سوال نمبر 4573 (معزز رکن نے للہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 4573 دریافت کیا)

رجسٹرار کوآپریٹو لاہور۔ 2003 تاحال بھرتی کی تفصیل

*4573، للہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رجسٹرار کوآپریٹو لاہور کے ماتحت یکم جنوری 2003 سے آج تک جتنے افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، ڈومیسائل، پتا جات، تعلیمی قابلیت اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر مذکورہ بھرتی سے قبل اخبارات میں بھرتی کے لئے اشتہار پرنٹ ہوئے تو ان اشتہارات کی نقل مع نام اخبار اور تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اگر مذکورہ بھرتی کے لئے کوئی ریکروٹمنٹ کمیٹی اور میرٹ جانے کی کمیٹی تشکیل پائی تو ان کمیٹیوں میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(د) کتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا؟ رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات اور بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ اور دیگر تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ہ) کتنے افراد کو متعلقہ وزیر/وزیراعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا؛ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور دیگر تفصیل الگ دی جائے؟

وزیر امدادباھمی:

(الف) یکم جنوری 2003 سے لے کر 30۔مارچ 2004 تک 88 افراد کو بھرتی کیا گیا، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بھرتی سے قبل اشتہارات اخبارات میں دیئے گئے تھے۔ نقول اشتہارات مع تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی مقرر کردہ ضلع وار کمیٹیوں اور صوبائی کمیٹی نے مروجہ قواعد و ضوابط کے مطابق بھرتیاں کی ہیں۔ ان سلیکشن کمیٹیوں میں شامل افسران کے نام، پتا جات و دیگر مطلوبہ کوائف ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(د) کسی بھی ضلعی سلیکشن کمیٹی یا صوبائی سلیکشن کمیٹی کی طرف سے رولز کے متعلق نرمی کر کے کسی فرد /افراد کو ملازمت دینے کی سفارش یا شکایت وصول نہیں ہوئی۔

(ہ) تمام بھرتیاں حکومت پنجاب کے قواعد و ضوابط کے مطابق ضلع وار کمیٹیاں اور صوبائی کمیٹی نے کی ہیں اور صوبے میں کسی بھی کمیٹی کی طرف سے امیدوار/فرد کے بارے میں وزیراعلیٰ /وزیر کے احکامات کے بارے میں اطلاع نہیں دی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! جز (الف) میں دیا گیا ہے کہ یکم جنوری 2003 سے 30۔مارچ 2004 تک 88 افراد کو بھرتی کیا گیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان افراد میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کتنے افراد بھرتی کئے گئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں وہ تو پبلک سروس کمیشن ہی بھرتی کرتا ہے یہ نہیں کر سکتے۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! ان کا سوال تھا کہ رجسٹرار کو آپریٹو لاہور نے کتنے بندے بھرتی کئے تو ہم نے اس کی تفصیل دے دی ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن نے گریڈ 17 سے اوپر کے کتنے بھرتی کئے ہیں؟ اس کے لئے fresh question لے کر آئیں۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! محکمے نے بھرتی کئے ہیں اور ان کو پتا ہی نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محکمہ جو خود بھرتی کرتا ہے اس کی تفصیل تو دے سکتے ہیں اور جو پبلک سروس کمیشن کرے گا' وہ خود مختار ادارہ ہے اور ان کا علیحدہ حساب ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! وزیر موصوف یہ تفصیل بیان فرما دیں کہ اس عرصے کے دوران پبلک سروس کمیشن کو کتنے افراد کی بھرتی کے لئے محکمے نے ریکوزیشن بھیجی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اپنا سوال دوبارہ دہرا دیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس عرصے کے دوران پبلک سروس کمیشن کو محکمانہ بھرتی کے لئے گریڈ سولہ یا اس سے اوپر کے کتنے افراد کی بھرتی کے لئے ریکوزیشن بھیجی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کی تو اشتہارات میں کافی وضاحت ہو گئی' اخبارات میں آیا ہو گا۔ جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو ریکوزیشن جاتی ہے اس میں کوئی process ہے' کئی ریکروٹ ہو گئے ہیں تو اس کے لئے اس وقت صحیح figure دینا مشکل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں یہ fresh question بنتا ہے۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم نے 145 انسپکٹرز' 29 اسسٹنٹ رجسٹرار کی ریکوزیشن دی ہے اور یہ process میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' اگلا سوال 1793، لالہ شکیل الرحمن کا ہے--- وہ تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 6083

لاهور کینٹ پارک ویو کوآپریٹو هاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ کے عهدیداران، اراضی، پلاٹس اور بے ضابطگیوں سے متعلقه تفصیلات

***6083: سید احسان اللہ وقاص:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور کینٹ پارک ویو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور کے موجودہ عہدے داران کا انتخاب کب ہوا؛ سوسائٹی کے بائی لاز کے مطابق یہ کتنے عرصے کے لئے ہوا اور ان کی میعاد کب ختم ہو گی؛

(ب) کیا سوسائٹی نے محکمہ کی طرف سے تجویز کردہ ماڈل بائی لاز کو کیا اختیار ہے' اگر جواب نہ میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؛

(ج) اس وقت سوسائٹی کے نام منتقل کردہ کل کتنی زمین ہے' اس میں کس کس سائز کے کتنے پلاٹ ہیں' کتنے پلاٹ کس سائز کے الاٹ شدہ اور کتنے کس سائز کے تاحال خالی ہیں' سوسائٹی نے اب تک آخری پلاٹ کس تاریخ کو کس قیمت پر فروخت کیا' کتنے ممبران کو قبضہ دے دیا گیا ہے؛

(د) سوسائٹی کی 202 کنال متنازعہ زمین' جس کا کیس ہائی کورٹ میں ہے' اس پر کس کا قبضہ ہے؛

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ' سوسائٹی کے سیکرٹری کے سیاسی اثر و رسوخ کی وجہ سے سوسائٹی میں کروڑوں روپے کی دھاندلیوں کے خلاف کوئی ایکشن لینے / کارروائی کرنے

کے لئے تیار نہیں اور سوسائٹی کے عہدے داران کے خلاف زیر دفعہ 50-A کو آپریٹو سوسائٹی ایکٹ کارروائی مسلسل معرض التواء میں ڈال دی جاتی ہے؟

(و) آڈٹ رپورٹ 2001-02 میں بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ اس کے مطابق 19-08-03 کے Show Cause Notice زیر دفعہ 50-A پر ایک سال گزر جانے کے باوجود کیا کارروائی ہوئی ہے' اسی طرح فروری 2002 میں ایک کروڑ 58 لاکھ روپے سے زائد کی وصولی کے لئے صدر / سیکرٹری سوسائٹی ہذا کو نیب کی طرف سے جاری کئے گئے notices پر کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر امداد باھمی:

(الف) لاہور کینٹ پارک ویو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی محکمہ امداد باہمی سے رجسٹرڈ شدہ بائی لاز کے مطابق عرصہ چار سال کے لئے منتخب ہوتی ہے۔ موجودہ انتظامیہ کمیٹی کا عرصہ انتخاب 4۔دسمبر 2004 کو ختم ہوا جبکہ عرصہ انتخاب ختم ہونے سے قبل ہی مورخہ 28۔نومبر 2004 کو انتظامیہ کمیٹی مزید چار سال کے لئے منتخب ہو چکی ہے۔

(ب) سوسائٹی کے بائی لاز محکمہ امداد باہمی سے رجسٹرڈ شدہ ہیں اور محکمہ کی ہدایات کے مطابق ضروری ترامیم بھی ہو چکی ہیں۔ ماڈل بائی لاز زیر نمبری D.O.C.L/B3924-27 مورخہ 1-09-2003' Adopt کئے گئے ہیں'اس طرح سوسائٹی ہذا نے محکمے کی طرف سے تجویز کردہ بائی لاز کو اختیار کر لیا ہے۔

(ج) سوسائٹی کے حساب کتاب کے مطابق Audit report برائے سال 2001-02 سوسائٹی کے پاس کل رقبہ 5439 کنال تھا اور کل پلاٹ 2282 تھے جو 2 کنال اور 1 کنال کے پلاٹ پر مشتمل ہیں' جس کی الاٹمنٹ بذریعہ قرعہ اندازی ہوئی اور ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کل پلاٹ	2282
الاٹ شدہ پلاٹ	2057

خالی پلاٹ 38

منسوخ شدہ 187

کل پلاٹس جو بوجہ عدم ادائیگی ترقیاتی اخراجات منسوخ کئے گئے تھے۔ ان میں سے 75 پلاٹ ہولڈرز نے سوسائٹی ہذا سے تصفیہ کر لیا ہے اور پلاٹ لے لئے ہیں۔ مزید برآں 16 افراد نے تصفیہ کے لئے اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا ہے جب کہ 70 پلاٹ ہولڈرز کے قانونی معاملات تاحال عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ سوسائٹی کے 64 ممبران نے قبضہ کے حصول کے لئے رجوع کیا ہوا ہے' جونہی ممبران اپنے ذمہ واجب الادا بقایاجات بشمول ترقیاتی اخراجات سوسائٹی کو ادا کر دیں گے قبضہ زمین مروجہ بائی لاز اور قوانین کی روشنی میں ممبران کے حوالے کر دیا جائے گا۔ آخری پلاٹ مورخہ 25 - اپریل 2002 کو مبلغ -/1,25,000 روپے فی کنال کے حساب سے الاٹ کیا گیا تھا۔

(د) سوسائٹی کے 202 کنال کے رقبہ کا کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے اور اس زمین کا قبضہ سوسائٹی کے پاس ہے۔

(ہ) یہ تاثر درست نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس فروری 2002 میں سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی کے خلاف انکوائری زیر دفعہ 43 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے نتیجہ میں زیر دفعہ 50-A کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ نوٹس جاری ہوا۔ اس پر سوسائٹی انتظامیہ نے ہائی کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کیا۔ اس پر تاحال کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ مزید یہ کہ آڈٹ رپورٹ 2001-2002 پر زیر دفعہ 50-A سوسائٹی کو Show Cause Notice جاری ہوا ہے جس پر آئندہ تاریخ سماعت 23-04-2005 مقرر شدہ ہے۔

(و) سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی کو 50-A کا Show Cause Notice جاری کیا گیا ہے مزید یہ کہ پہلے Show Cuase Notice غلطی سے غیر متعلقہ ممبران انتظامیہ کمیٹی کو جاری ہوئے تھے۔ اب شوکاز نوٹس اس انتظامیہ کمیٹی کو جن کی ذمہ داری بعرصہ آڈٹ 2001-02 میں بنتی تھی' جاری کیا ہے' اس میں قصداً تاخیر نہ ہوئی ہے' بلکہ اتفاقیہ طور پر غیر ذمہ داران انتظامیہ کمیٹی کو نوٹس جاری کر دیئے گئے تھے جو اب اصل

ذمہ داران انتظامیہ کو جاری کر دیئے گئے ہیں۔ کارروائی حسب ضابطہ جاری ہے۔ انکوائری زیر دفعہ 43 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی معلومات کی بنیاد پر ریفرنس برائے وصولی مبلغ 1,58,79,920 سابقہ عہدیداران سوسائٹی مذکور کے سلسلے میں زیر نمبری D.O.C.L/R 5198 مورخہ 24-08-2000 بر مشتمل صفحات 1 تا 80 بذریعہ ہینڈ آفس NAB کو بھی ارسال کیا جا چکا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ سوسائٹی کے معاملات میں کروڑوں روپے کے فراڈ ہوئے ہیں اور محکمہ ان کے خلاف کارروائی کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہائیکورٹ سے stay لیا ہوا ہے۔ یہ 202 کنال اراضی کا بھی case ہے اور بے شمار سوسائٹی کے فراڈ کے معاملات ہیں تو کیا محکمہ ان بدعنوانیوں کی اعلیٰ سطح پیمانے پر انکوائری کروانے کے لئے تیار ہے اور ان کے cases اور مختلف ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے NAB cases کو بھجوائے گئے ہیں۔ اس میں کروڑوں روپے کے فراڈ ہیں اور سارے کے سارے دبا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی NAB کو نہیں بھیجا گیا تو اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! اس سوسائٹی کے جوابات سے واضح ہوتا ہے کہ محکمے نے اس پر پوری طرح کام کیا ہے اور ہم نے ان کو Show Cuase Notice بھی دیئے اور ان کی defaulter amount اور misappropriation ثابت ہوئی تو وہ ہم نے نیب کو بھیجے ہیں تو محکمے کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی کوتاہی نہیں کی گئی۔ دوسرا میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک کیس پہلے ہی ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہو تو ہم کمیٹی بنا کر اس معاملے کو educate نہیں کر سکتے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! Society By Laws کے تحت کوئی بھی عہدیدار دو مرتبہ سے زیادہ منتخب نہیں ہو سکتا تو اس سوسائٹی کے سیکرٹری "ہمارے صوبائی وزیر" بھی ہیں تو وہ اس سوسائٹی کے سیکرٹری کتنی مرتبہ منتخب ہو چکے ہیں اور آئندہ یہ دو دفعہ والی شق کب لاگو کی

جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! ان کا پہلے ایک دفعہ الیکشن ہوا اور ابھی دوبارہ Society کے By Laws الیکشن ہوا ہے اور نئی انتظامیہ آئی ہے اور چار سال کا عرصہ انہوں نے پہلے پورا کیا اور اب دوسرا tenure آ رہا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! انہوں نے بائی لاز میں جو قواعد amend کئے ہیں تو ان کے مطابق تو دو سال سے زیادہ tenure کسی کا نہیں ہو سکتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! By Laws ایک tenure کا جو کہ چار سال ہے اور دو tenure ہیں تو وہ آٹھ سال کے لئے منتخب ہو سکتا ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں!

محترمہ ثمینہ نوید، شکریہ۔ جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے قیام پر کب سے پابندی عائد کی گئی ہے اور اس پابندی کے لگانے کے باوجود کتنی ہاؤسنگ سوسائٹیاں بنانے کی اجازت دی گئی ہے؟ ان کے نام بتائے جائیں اور یہ کس کے حکم پر بنائی گئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! اس کا پارک ویو سوسائٹی کے معاملات سے کس طرح تعلق بنتا ہے؟

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے بارے میں بات کر رہی ہوں تو آپ اس کا relevant جواب دیں یہ کوئی غیر متعلقہ نہیں ہے۔ آپ fresh question کا بہانہ بنا کر اسے---

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بی بی! ہاؤسنگ سوسائٹی کی بات کر رہی ہیں۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! میں ہاؤسنگ سوسائٹی کی بات کر رہی ہوں کہ اس پر پابندی کب سے لگائی گئی ہے اور اس پابندی کے باوجود آپ نے کتنی ہاؤسنگ سوسائٹیاں بنانے کی اجازت دی ہے؟ ان کے نام بھی بتائے جائیں اور کس کے حکم سے یہ بنائی گئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس میں ایک تو جواب دیا جا سکتا ہے اور اگر آپ تفصیل مانگنا چاہتی ہیں تو اس کے لئے fresh question ہی کرنا پڑے گا۔ جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! نئی سوسائٹی کی رجسٹریشن پر 1997 سے پابندی ہے اور ہم نے لاہور میں وزیراعلیٰ کے خصوصی احکامات پر جرنلسٹ ہاؤسنگ سوسائٹی بنانے کی اجازت دی ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! رینجرز والوں کو آپ نے جو سوسائٹی دی ہے وہ کس کھاتے میں نہیں آتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! وہ تو ختم ہو گئی ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! انہوں نے صحافی حضرات کے لئے جو صحافی سوسائٹی بنائی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ایک رینجرز سکیم بھی انہوں نے بنائی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک کروڑ 58 لاکھ 79 ہزار 920 روپے کا غبن ہوا ہے اور اس کی وصولی کے لئے محکمے نے 24-8-2000 کو ایک ریفرنس ہیڈ آفس کو ارسال کیا ہوا ہے تو اس پر اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے اور اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! یہ سوال NAB سے متعلقہ ہے اور ہم نے کیس ان کے پاس refer کر دیا ہے اور یہ ان کی priority ہے کہ وہ اسے کس وقت take up کرتے ہیں اور اس پر مزید کارروائی کرتے ہیں؛

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال 6084 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 6084 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جواب پڑھا گیا تصور کیا جاتا ہے۔

حبیب انڈسٹریل کو آپریٹو فنانس کارپوریشن کے متاثرین، کلیمز اور دیگر معلومات کی تفصیل

*6084، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حبیب انڈسٹریل کو آپریٹو فنانس کارپوریشن لمیٹڈ کے متاثرین کے کتنے کلیم کتنی رقم کے وصول ہوئے اور کتنے متاثرین کو کتنی رقم ادا کی گئی؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کارپوریشن کے زیادہ تر متاثرین کو کوئی رقم ادا نہیں کی گئی ہے؛

(ج) کارپوریشن کے مالکان کے خلاف حکومت پنجاب نے از خود یا نیب کے ذریعے کیا کارروائی کی ہے۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے مالکان لوگوں کی کروڑوں روپے کی رقوم ہضم کر کے کھلے عام پھر رہے ہیں؛

(د) اس کارپوریشن کے متاثرین کو رقوم کی ادائیگی کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس کارپوریشن کے Assets کیا ہیں اور واجب الوصول قرضے کتنے ہیں۔ تفصیل بتائی جائے؛

وزیر امداد باہمی:

(الف) حبیب انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن لمیٹڈ کے آج تک کل 4257 کلیمز مالیتی 267.74 ملین روپے وصول ہونے ہیں۔ جن میں سے 2400 متاثرین کو مبلغ 29.89 ملین روپے کی مکمل ادائیگی ہو چکی ہے۔ اور 155 متاثرین کو مبلغ 5.35 ملین روپے کی جزوی ادائیگی کی گئی ہے۔ اس طرح کل 2555 متاثرین کو 35.24 ملین روپے کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔

(ب) کل 4257 متاثرین میں سے 2555 متاثرین کو مکمل یا جزوی ادائیگی ہو چکی ہے صرف 1702 لوگ ایسے ہیں جن کو ادائیگی نہیں ہوئی۔ ان کو ادائیگی نہ ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

1۔ کارپوریشن ہذا میں فنڈز کی عدم دستیابی

2۔ اثاثہ جات کا نہ ہونا۔

3۔ ریکارڈ کی عدم دستیابی

4۔ متاثرین کا کلیمز جمع نہ کروانا

(ج) حکومت پنجاب کی ہدایت پر ادارہ مذکورہ کی انکوائری زیر دفعہ 43 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 جس میں مالیاتی ذمہ داری اور ذمہ داران کا تعین کیا گیا۔ چنانچہ اس انکوائری رپورٹ کی روشنی میں کیس جوڈیشل آفیسر کی عدالت میں دائر کیا گیا جس پر کارروائی زیر عمل ہے۔ مزید برآں نیب آرڈیننس 1999 کے تحت بھی ضروری کارروائی کرنے کے لئے مارچ 2001 میں ریفرنس دائر کیا گیا۔ تاحال 4.00 ملین روپے ذمہ داران سے وصول کر کے متاثرین کو ادائیگی کی گئی ہے۔ نیب کی تحقیقات جاری ہیں اور بعد از تکمیل انکوائری بابت مذکورہ کیس نیب عدالت میں برائے سزا دائر ہو گا۔

(د) مذکورہ بالا کارروائی کے علاوہ مقروضان اور دیگر ذمہ داران کے خلاف کیس دائر کر کے ایوارڈ حاصل کر لئے گئے ہیں جو برائے اجراء آفیسران محکمہ امداد باہمی و نیب پنجاب زیر عمل ہیں۔ تقریباً 400 قرضہ جات مالیتی چھ کروڑ روپے میں سے اب تک مبلغ

-/36,56,184 روپے علاوہ ازیں تقریباً -/3,50,000 روپیہ وہیکلز اور فرنیچر فکسچر کی مد میں وصول ہوئے۔ تاحال کارپوریشن مذکورہ کی کوئی جائیداد یا قابل ذکر اثاثہ جات موجود نہیں پائے گئے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حبیب انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن لمیٹڈ کے بارے میں محکمہ نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ 1257 متاثرین میں سے صرف 2555 متاثرین کو مکمل یا جزوی ادائیگی ہوئی ہے۔ 1702 ایسے افراد ہیں جنہیں بالکل کوئی ادائیگی نہیں ہوئی۔ اس کوآپریٹو فنانس کارپوریشن کے مالکان at launch ہیں اور انہیں کسی نے نہیں پکڑا اور نہ کسی نے پوچھا تو کیا ان کی گرفتاری کے لئے بھی کوئی اقدامات کئے گئے اور ان کے حوالے سے بھی کوئی کیس نیب میں ریفرنس کے لئے ارسال کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! حبیب انڈسٹریل فنانس کارپوریشن کے 1702 متاثرین کا جہاں تک تعلق ہے جنہیں ابھی تک ادائیگی نہیں ہو سکی تو اس کی وجوہات ہم نے اس کے جواب میں دے دی ہیں کہ کسی نے اثاثہ جات کا ریکارڈ نہیں دیا اور کسی نے کلیم جمع نہیں کروایا تو جہاں تک ان کے باقی معاملات کا تعلق ہے تو اس میں جوڈیشل آفیسر نے ایک ایوارڈ پاس کیا ہے جو کہ 54 کروڑ 15 لاکھ 49 ہزار 263 روپے کا ایوارڈ اس کے خلاف کر دیا ہے اور اس کی وصولی کے لئے N.A.B کو بھی refer کر دیا ہے اور ڈسٹرکٹ آفیسر کو آپریٹو گوجرانوالہ کو بھی بھجوا دیا گیا ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ ریکارڈ کی عدم دستیابی' مجھے یہ بتائیں کہ کیا محکمہ موجود نہیں' کیا اس کا سٹاف موجود نہیں ہے' اس کے باوجود ریکارڈ کی کمی یا اس کی عدم دستیابی کی وجہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میرا خیال ہے کہ اس معاملے میں وزیر موصوف نے کافی تفصیل سے آپ کو بتا دیا ہے بہرحال اس کی مزید وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگلا سوال 6234 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا disposed of کیا جاتا ہے اگلا سوال 6235 اور یہ بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اور وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ بھی disposed of ہوا۔ اگلا سوال 6524 ملک اصغر علی قیصر کا ہے۔ جی ملک صاحب!

ملک اصغر علی قیصر: سوال نمبر 6524۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا گیا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ امداد باہمی کے حاصل کردہ اور فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیل

*6524۔ **ملک اصغر علی قیصر:** کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کوآپریٹو فیڈرل بنک برائے کوآپریٹو سے قرضہ حاصل کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ فیڈرل بنک سے تو قرضہ کم شرح مارک اپ پر حاصل کرتا ہے اور تقسیم زیادہ مارک اپ پر کرتا ہے، دونوں شرح مارک اپ تحریر کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ حاصل شدہ فنڈ (قرضہ) کو ضلع وار تقسیم کرنے میں بھی تفریق کرتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اسی شرح مارک اپ پر قرضہ دینے اور ضلع وار تقسیم برابر کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ قرضہ کی تقسیم آبادی کے لحاظ سے کی جاتی ہے یا رقبہ کے لحاظ سے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) محکمہ امداد باہمی (کوآپریٹوز) پنجاب کو وفاقی بنک برائے امداد باہمی کسی قسم کا کوئی فنڈ مہیا نہ کرتا تھا۔ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ نے صوبہ پنجاب میں زرعی مقاصد کے لئے قرضہ جات کے اجراء کے سلسلہ میں فنڈز بصورت قرضہ برائے فصل خریف 1977 تا خریف 2001 تک وفاقی بنک برائے امداد باہمی (زیر انصرام) سے حاصل کئے جن کو بنک ہذا مکمل طور پر مع سروس چارجز ادا کر چکا ہے۔ فصل ربیع 02-2001 سے زرعی مقاصد کے لئے فنڈز (بصورت قرضہ جات) سٹیٹ بنک آف پاکستان بنک ہذا کو حکومت پاکستان کے T. BILL ریٹ پر مہیا کر رہا ہے۔

(ب) بنک ہذا نے اب تک جس شرح مارک اپ پر قرضہ جات سٹیٹ بنک آف پاکستان سے حاصل کئے اور جس شرح مارک اپ پر قرضہ جات کا اجراء برائے فصل ربیع 02-2001 ربیع 05-2004 تک کیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام فصل	سٹیٹ بنک کی شرح مارک بمطابق GOPT.bill ریٹ	بنک ہذا کی شرح مارک اپ	بنک ہذا کے Cost of Funds بمطابق سٹیٹ بنک آف پاکستان فارمولا
ربیع 2001-02	8.3047فیصد	14 فیصد	5.55فیصد
خریف 2002	6.4435فیصد	14 فیصد	5.55فیصد
ربیع 2002-03	6.3717فیصد	13 فیصد	7.62فیصد
خریف 2003	2.4166فیصد	9فیصد	7.62فیصد
ربیع 2003-04	1.4094فیصد	9فیصد	4.94فیصد
خریف 2004	1.7584فیصد	9فیصد	4.94فیصد
ربیع 2004-05	3.5977فیصد	9فیصد	4.94فیصد

بنک کا زیادہ قرضہ فصلی قرضہ جات کی صورت میں ہے جس کی شرح مارک اپ 9فیصد ہے۔ جبکہ دیگر قرضہ جات کا اجراء 12فیصد پر کیا جارہا ہے۔

مندرجہ بالا جائزہ سے یہ بات واضح ہے کہ بنک ہذا قرضہ جات کے حصول اور اس کی ترسیل پر آنے والے اخراجات کو مدنظر رکھ کر شرح مارک اپ متعین کرتا ہے اور مقابلتاً بنک ہذا کی شرح مارک اپ دیگر بنک ہائے سے یا تو کم ہے یا برابر ہے جبکہ بنک ہذا سٹیٹ بنک آف پاکستان کو تو 100 فیصد ادائیگی کر رہا ہے لیکن ہر فصل پر انجمن ہائے امداد باہمی سے قرضہ جات کی وصولی 2 تا 4فیصد تک رک جاتی ہے' جس کا نقصان بھی بنک خود برداشت کر رہا ہے۔

(ج) ہر فصل کے لئے قرضہ جات کے اجراء کے وقت ضلع وار فنڈز کی تقسیم اضلاع میں پہلے سے جاری شدہ فصلی قرضہ جات کی بنیاد پر کی جاتی ہے' جس میں کمی بیشی دوران فصل قرضہ جات کی طلب کی روشنی میں ہو سکتی ہے۔ قرضہ جات کے اجراء کے لئے پالیسی سٹیٹ بنک آف پاکستان اور محکمہ امداد باہمی کی ہدایات کی روشنی میں جاری کی جاتی ہے۔

(د) جواب بمطابق جزو(ب'ج) جس کی روشنی میں بنک ہذا کے لئے موجودہ متعین کردہ شرح مارک اپ میں کمی ممکن نہ ہے۔ ضلع وار فنڈز کی تقسیم ہرضلع میں رجسٹرڈ شدہ انجمن ہائے امداد باہمی کی منظور شدہ حد قرضہ اورعموماً اضلاع میں پہلے سے جاری شدہ قرضہ جات کی روشنی میں کی جاتی ہے۔ اس لئے ضلع وار تقسیم قرضہ جات برابر نہ ہو سکتی ہے جبکہ بنک انتظامیہ ہر ضلع کی زرعی پیداواری صلاحیت اور قرضہ کی طلب کو پیش نظر رکھ کر ضلع وار تقسیم کرتی ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک' فیڈرل کوآپریٹو بنک سے قرض لے کر اس کو آگے disburse کرتا ہے اور 1.75 سے لے کر 2 سے 3 فیصد تک شرح سود سے یہ لیتے ہیں لیکن جو deliver کرتے ہیں وہ کم از کم 14فیصد ہوتا ہے۔ یہ جس شرح سے فیڈرل بنک سے لیتے ہیں تو اسی شرح سود پر کسانوں کو کیوں نہیں دیتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! پہلے تو میں ایک چیز کی وضاحت کر دوں کہ فیڈرل کوآپریٹو بنک liquidate ہو چکا ہے اور اس سے ہم کوئی قرضہ نہیں لے رہے۔ ماضی میں تو وہ چل رہا تھا تو اب ہم سٹیٹ بنک سے قرض لے رہے ہیں اور وہ treasury bills کی base پر لیتے ہیں جو کہ تقریباً 3 سے 4 فیصد کے درمیان valuation ہوتی ہے اور ہر سال اس کا ریٹ فکس کیا جاتا ہے تو Treasury bills کے ریٹ پر لے کر 9 فیصد کے حساب سے کسانوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ جس ریٹ پر یہ سٹیٹ بنک سے لیتے ہیں اس میں ایک فیصد سروس چارجز ڈال کر کسانوں کو دے دیں اور اس میں انہیں انڈسٹریل یا مشینری خریدنے کی بھی اجازت دی جائے؟ جیسا کہ یہ صرف فصل کی فصل کے لئے دیتے ہیں بیج اور کھاد کے لئے۔ اگر ایک کسان کو ٹریکٹر کے لئے یا کسی اور agriculture equipments کے لئے دیئے جائیں گے تو اس میں زیادہ بہتر crop اور زیادہ production حاصل کر سکتے ہیں اس طرف وزیر موصوف کیا فرمائیں گے ان کا agricultural industry کے لئے کیا ارادہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم کسانوں کو ٹریکٹر اور دیگر مشینری کے لئے بھی قرضہ دے رہے ہیں اور جہاں تک Treasury bill rates کا تعلق ہے' آپ کو معلوم ہے کہ جس وقت calculation کی جائے تو basically کوآپریٹو بنک چھوٹے کسانوں کو قرضہ دیتا ہے اور چھوٹے loans پر overhead charges بہت زیادہ آتے ہیں۔ ہم نے اس میں 9 فیصد کیا ہے اور کوشش کریں گے کہ اس میں مزید کمی لائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جہانزیب راؤ صاحب کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: سوال نمبر 6587 ہے۔ (معزز رکن نے جناب جہانزیب راؤ ایم پی اے کے ایماء پر دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

حاجی محمد اعجاز، جی ہاں' جناب سپکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

B.O.Rایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں ہونے والی بےضابطگیوں اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

*6587، جناب جہانزیب راؤ، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بورڈ آف ریونیو ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور' محکمہ امداد باہمی سے رجسٹرڈ سوسائٹی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ آفیسر امداد باہمی لاہور نے بہت سی شکایات کے بعد سوسائٹی کا آڈٹ / انکوائری کی تو اس میں 3,77,62,000 کے لگ بھگ بےضابطگیوں کی نشاندہی کی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ آفیسر (امداد باہمی) کی عدالت نے اس کے ذمہ داران سوسائٹی ہذا کے صدر اور دیگر افراد کی جائیداد اور اثاثے مورخہ 19-8-04 کو منجمد کر دیئے تھے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنے بڑے فراڈ کے باوجود اس کے ذمہ داران/ملزمان ابھی تک اپنے عہدوں پر کام کر رہے ہیں' تو کس قاعدہ قانون کے تحت؟

(ہ) اگر قانون کے مطابق یہ عہدے داران کام نہیں کر سکتے تھے تو انہوں نے غبن ثابت ہونے کے بعد جو کارروائی / احکامات جاری کئے ان کو غیر قانونی قرار دینے' سوسائٹی کے خرچ کردہ فنڈز وغیرہ واپس لینے اور ان کو کام کرنے کی اجازت دینے کے ذمہ دار افسران کے خلاف محکمہ کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) یہ درست ہے کہ دی پنجاب بورڈ آف ریونیو ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور، کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت رجسٹرڈ شدہ ہے جو مورخہ 19-05-1982 کو رجسٹر ہوئی۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ نے قواعد کے تحت سوسائٹی ہذا کی انکوائری زیر دفعہ 43 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی۔ انکوائری آفیسر نے چیکنگ کے دوران بے ضابطگیوں کی وضاحت کرتے ہوئے۔ RS.3,92,62,980/- کی ذمہ داری سوسائٹی ہذا کے 13 انتظامیہ کمیٹی کے ممبران بشمول صدر پر ڈالی ہے۔

(ج) مورخہ 19-08-2004 کو ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو لاہور / ڈپٹی رجسٹرار نے حتمی فیصلہ میں مبلغ 3,77,62,980/- روپے کی ذمہ داری کا تعین برخلاف انتظامیہ کمیٹی کیا اور ریکوری کی کارروائی شروع کرنے کا حکم جاری کیا جس کی رو سے ذمہ داران کے سوسائٹی میں اور دیگر اثاثہ جات منجمد کر دیئے گئے۔

(د) یہ کہ صدر اور نائب صدر کے خلاف زیر دفعہ 44(C) کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 برائے ہٹائے جانے والے صدر اور نائب صدر مورخہ 30-01-2004 کو نوٹس جاری ہوا تھا لیکن ذمہ داران / عہدیداران مذکورہ بالا نے سول کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کر لیا جس کی آئندہ تاریخ سماعت مورخہ 05-04-2005 مقرر شدہ ہے۔ مزید برآں ہائی کورٹ کے فیصلہ مورخہ 16-03-2005 کے مطابق سیکرٹری کوآپریٹو پنجاب لاہور کو تین ہفتوں کے اندر فیصلہ کرنے کی ہدایت فرمائی ہے، جس پر آئندہ تاریخ سماعت 05-04-2005 مقرر شدہ ہے۔

(ہ) ذمہ داران کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی تو انہوں نے سول کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کر لیا، جس کی آئندہ تاریخ سماعت مورخہ 05-04-05 مقرر شدہ ہے نیز سیکرٹری سوسائٹی نے صدر اور نائب صدر کے خلاف ہائیکورٹ میں رٹ پٹیشن نمبری 17144/2004 دائر کی، جس پر ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے مورخہ 16-03-05 میں

سیکرٹری کوآپریٹو پنجاب لاہور کو تین ہفتوں کے اندر فیصلہ کرنے کی ہدایت فرمائی جس پر سیکرٹری کوآپریٹو نے سماعت شروع کر دی ہے۔ سیکرٹری کوآپریٹو اور ہائیکورٹ کے حتمی فیصلہ کے مطابق ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جز (ب) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 3,92,62,980/- روپے کی ذمہ داری سوسائٹی ہذا کے 13 انتظامیہ کمیٹی کے ممبران بشمول صدر پر ڈالی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ رقم وصول کی گئی ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک recovery کی بات ہے اس کی تمام proceedings چل رہی ہیں اور اس میں سول کورٹ نے ایک stay بھی دیا ہوا ہے اس کے بعد ہائیکورٹ میں بھی ایک رٹ دائر ہوئی ہے جس پر یہ حکم ہے کہ تین ہفتوں کے اندر اندر اس پر مکمل کارروائی کی جائے اور یہ تین ہفتے اپریل کے درمیان میں پورے ہو رہے ہیں۔ اس وقت یہ کیس سیکرٹری کوآپریٹو کی کورٹ میں under trial ہے اور اس میں ہم مزید کارروائی کر رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب بورڈ آف ریونیو ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے معرض وجود میں آنے سے پہلے محکمے نے ایک نوٹیفکیشن کے تحت تمام سرکاری افسران پر پابندی عائد کر دی تھی کہ وہ کسی بھی سوسائٹی کے عہدیدار نہیں بن سکتے۔ جن لوگوں پر ذمہ داری کا تعین کیا گیا ہے کہ 3,92,62,980/- روپے ادا کرنے ہیں ان میں سے کتنے سرکاری افسران ہیں اور آئندہ سوسائٹی کے اندر سرکاری افسران کے منتخب ہونے پر جو پابندی عائد کی گئی تھی کیا اس میں سے کسی کو استثنیٰ بھی دیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ کسی ہاؤسنگ سوسائٹی کا ممبر بننے پر کسی سرکاری ملازم پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ کوئی پابندی نہیں ہے۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں یہ خود فرما رہے ہیں کہ فیصلے کے لئے 05-04-05 تاریخ مقرر کی گئی تھی تو یہ بتا دیں کہ اس پر کیا فیصلہ ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! اس پر 8 تاریخ ہے۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! ہمارے پاس 5 تاریخ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر موصوف! 5 تاریخ ہے یا 8 تاریخ ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس 5 تاریخ ہے۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! 5 تاریخ تو گزر گئی ہے۔ میں آج کی پوزیشن بتا رہا ہوں 5 تاریخ کے بعد 8 تاریخ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، 8 تاریخ یعنی آج کی پیشی پڑ گئی ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم کیا جاتا ہے۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! باقی سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لاہور،

2003 تاحال، بھرتی کی تفصیل

*4793(A). لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لاہور میں یکم جنوری 2003 سے آج تک جتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ، ولدیت، تعلیمی قابلیت، پتا جات اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کے بعد کی گئی تو ان اخبارات کی نقل مع تاریخ اور نام کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) اگر تمام ملازمین کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے۔ نیز میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ تشکیل دینے والے افسران اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) کتنے افراد کو قواعد میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، قواعد میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) بنک میں اس عرصے میں نئی بھرتیاں نہ کی گئی ہیں۔ صرف مندرجہ ذیل دو افراد کو اس عرصہ میں بھرتی کیا گیا۔

1۔ فرحان امتیاز ولد امتیاز احمد کو اپنے والد کے دوران سروس فوت ہونے کے بعد بطور کلرک عارضی طور پر دوسال کے لئے کنٹریکٹ پر -/3500 روپے ماہانہ اجرت پر بھرتی کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام مع ولدیت	عہدہ	گریڈ / اجرت	تعلیمی قابلیت	جگہ تعیناتی	پتا	ریمارکس
فرحان امتیاز ولد امتیاز احمد	کلرک	-/3500 روپے ماہانہ	میٹرک	مرید کے برانچ	مکان نمبر 210' گلی نمبر 40 چوک مسجد کبریٰ نیو سمن آباد لاہور	دوران سروس فوت شدہ ملازم کا بیٹا

2۔ شوکت محمود ولد گل بہار کو بحکم وزیراعلیٰ پنجاب' بنک کی مجاز اتھارٹی نے بطور کلرک ہمدردانہ بنیاد پر عارضی طور پر دو سال کے لئے کنٹریکٹ پر -/3500 روپے ماہانہ اجرت پر بھرتی کیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام مع ولدیت	عہدہ	گریڈ / اجرت	تعلیمی قابلیت	جگہ تعیناتی	پتا	ریمارکس
شوکت محمود ولد گل بہار	کلرک	-/3500 روپے ماہانہ	آئی کام	مظفر گڑھ برانچ	موضع جھگی والا تحصیل جتوئی ضلع مظفر گڑھ	بحکم وزیراعلیٰ پنجاب' لاہور

مزید بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت صوبہ پنجاب کی دوسری انجمن ہائے کی طرح ایک خود مختار رجسٹرڈ شدہ ادارہ ہے۔ اس کا اپنا بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے اور اس کی سپریم اتھارٹی صوبہ پنجاب کی انجمن ہائے امداد باہمی کے منتخب شدہ ڈیلیگیٹس ہیں' جو بنک کا سالانہ بجٹ مع آمدن اور خرچ منظور کرتے ہیں۔

(ب) N/A

(ج) N/A

(د) N/A

گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی بہاولپور،

ترقیاتی کاموں،لاگت اور صورت حال کی تفصیل

*6234، ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ بہاولپور کے کھاتہ میں ممبران کی طرف سے جمع شدہ رقم میں سے تاحال جب سے سوسائٹی بنی ہے، سرکاری اخراجات کے علاوہ کس کس مد میں کس کس کو کتنی رقم دی گئی ہے، تفصیلات سے مطلع فرمائیں؛

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سوسائٹی نے H.M.Associate کو ڈویلپمنٹ کے لئے تقریباً 19 کروڑ روپے دیئے، واپڈا کو دو کروڑ 90 لاکھ، سوئی گیس کے لئے ایک کروڑ ایک لاکھ کی ادائیگی آٹھ دس سال قبل کی۔ ان اداروں نے تاحال کتنی مالیت کا اور کیا کیا کام کیا ہے اور کتنی مالیت کا کیا کیا کام بقایا ہے، نیز یہ بھی بیان فرمائیں کہ معاہدہ کے تحت یہ کام کب تک مکمل ہونے تھے؛

وزیر امداد باہمی،

(الف) تفصیل مد اخراجات از رجسٹریشن 02-11-1982 تا 31-12-2004

	رقم ملین میں
واپسی حصص	0.484
واپسی قیمت زمین	2.160
واپسی جرمانہ جات	0.299
قبضہ فیس	0.001
واپسی ڈویلپمنٹ چارجز	0.571
خرید زمین	24.549
ڈویلپمنٹ چارجز	185.440
فکسڈ ASSESTS	0.712

ٹیلی فون اور POSTAGE	0.202
خرچہ اشاعت اشتہارات	0.103
P.O.L. چارجز	0.022
قانونی چارجز	0.063
کرایہ دفتر	0.013
متفرق اخراجات	0.352
WITH HOLDING ٹیکس	1.453
زکوٰۃ	1.651
آڈٹ فیس	0.112
بل بجلی	0.002
خرید سٹیشنری	0.087
میزان	218.276

(ب) سوسائٹی نے H.M.Associates واپڈا اور سوئی گیس کو حسب ذیل ادائیگیاں کی ہیں۔

نمبر شمار	تفصیلات	رقم (ملین)
I-	برائے واٹر سپلائی ورکس	26.231
II-	برائے واٹر ورکس و نکاسی آب	30.234
III-	برائے تعمیر شاہرات	81.264
IV-	برائے فراہمی بجلی واپڈا کو ادائیگی کی	29.042
V-	برائے فراہمی گیس، سوئی ناردن گیس کو ادا ہوئے۔	10.155
	میزان	176.926

حسب معاہدہ H.M.Associates کو 540 یوم کے اندر اپنے ذمہ کام مکمل کرنا تھے۔ سوسائٹی کی رپورٹ کے مطابق یہ کام مکمل ہو چکے ہیں۔ لیکن تاحال سوسائٹی نے

مبلغ 2.091ملین روپے بطور سکیورٹی امانت رکھے ہوئے ہیں جو کہ سوسائٹی اپنی تسلی کرنے کے بعد ادا کرے گی۔ فراہمی بجلی و سوئی گیس کے کام مکمل ہو چکے ہیں لیکن تاحال سوسائٹی کو Handover نہیں ہوئے۔

گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ھاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ بہاولپور، انتخابات اور بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیل

*6235۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ امپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ بہاولپور کے By Laws اس کی مجلس عاملہ کے انتخابات کتنے عرصہ کے بعد ہونے تھے اور عملی طور پر کب تک ہوئے نیز کیا یہ انتخابات کروانا کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری تھی یا سوسائٹی کی، کیا ڈیپارٹمنٹ نے یہ انتخابات کروائے ہیں، اگر نہیں تو اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

(ب) کیا ان بے ضابطگیوں کے نتیجہ میں محکمہ یہاں ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے پر غور کر رہا ہے کہ نہیں، نیز کیا محکمہ نے ان معاملات کا نوٹس لیا؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) سوسائٹی کے رجسٹرڈ بائی لاز کے نمبر (A)28 کے تحت مجلس عاملہ کے انتخابات ہر تین سال کے بعد ہونا لازمی ہیں اور مجلس عاملہ کے انتخابات مورخہ 23-06-99 تک ہونا واجب تھے لیکن سوسائٹی کی مجلس عاملہ نے اسے مسلسل نظر انداز کیا تو ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو بہاولپور نے قانونی اقدامات کرتے ہوئے مورخہ 13-11-2003 کو اس مقصد کے لئے ایک نگران مجلس عاملہ مقرر کی جس نے مورخہ 30-10-04 کو نئی مجلس عاملہ کے انتخابات کروا دیئے ہیں۔

(ب) سوسائٹی کی مجلس عاملہ کی طرف سے بائی لاز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انتخابات کو نظر انداز کرنے پر محکمہ ہذا نے ایک نگران مجلس عاملہ مقرر کر کے نئی مجلس عاملہ کے انتخابات

مورخہ30-10-2004 کو کروا دیئے ہیں نیز کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی دفعہ43 کے تحت سوسائٹی کے معاملات کی چھان بین کے لئے ایک انکوائری کا حکم جاری کرتے ہوئے مسٹرعصمت محمود، اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز ملتان کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیاہے جو آئندہ ہفتے تک اپنی انکوائری رپورٹ پیش کرے گا۔

علاوہ ازیں ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو بہاولپور نے مورخہ 24-12-2004 کو کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی دفعہ(D)44 کے تحت ایک ماہ کے اندر سوسائٹی کو ماڈل بائی لاز اختیار کرنے کی ہدایت کی لیکن مقررہ مدت میں سوسائٹی کی طرف سےتعمیل نہ ہونے پر سوسائٹی کو زیر دفعہ 16-A(2) کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ1925 ذاتی شنوائی کا نوٹس بتقرر 13-04-2005 جاری کر دیا گیا ہے جس پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

رپورٹ(جو پیش کی گئی)

مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیاجانا

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب جاوید اقبال خان کھچی مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرناچاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ ایوان میں رپورٹ پیش کریں۔

جناب جاوید اقبال خان کھچی، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں The Punjab Urban Immoveable Property Tax (Amendment) Bill 2005 (Bill No.1 of 2005) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب Privilege Motions کو take up کیاجاتاہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پانچ مرلہ کے گھروں پر ٹیکس کی معافی

کے قانون کی تشکیل میں تاخیر

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! انہوں نے بڑی اہم رپورٹ پیش کی ہے اس کی وجہ سے یہاں جناب وزیراعلیٰ پنجاب نے پورے صوبہ پنجاب میں پانچ مرلہ کے گھروں پر ٹیکس کی معافی کا اعلان کیا تھا۔ اب یہ قانون نہ بننے کی وجہ سے پورے صوبے میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے انسپکٹروں نے اندھیر نگری مچائی ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے کل بھی وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے درخواست کی تھی کہ آپ اس قانون کو فوری طور پر پیش کریں کیونکہ لوگ بہت زیادہ پریشان ہیں اور یہ اعلان بھی وزیراعلیٰ نے کیا تھا اور اس پر عملدرآمد بھی نہیں ہو رہا ہے اور انسپکٹر لوٹ مار میں لگے ہوئے ہیں۔ میں اس بارے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ قانون کب تک پیش کر دیا جائے گا کیونکہ یہ ایجنڈے میں تو نظر نہیں آ رہا ہے اور اجلاس بھی ختم ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ہیں؟ وہ اب آ گئے ہیں شاہ صاحب! آپ ان کے سامنے دوبارہ یہ بات دہرا دیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں نے وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے درخواست کی تھی اور انہوں نے وعدہ بھی فرمایا تھا کہ یہ بہت اہم قانون ہے اور جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہاؤس میں وعدہ کیا تھا کہ پانچ مرلے کے گھروں پر ٹیکس معاف ہو گا۔ چونکہ ابھی تک یہ قانون نہیں بنا اور ان کے انسپکٹروں نے پورے صوبے میں لوٹ مار کا بازار گرم کیا ہوا ہے اس سلسلے میں وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ برائے مہربانی اس پر فوری طور پر قانون سازی کروائیں تاکہ لوگ ریلیف حاصل کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر موصوف!

وزیر آب کاری و محصولات، جناب سپیکر! فاضل ممبر نے جس بل کی طرف توجہ دلائی ہے اس کو آج ہی ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اور میں باہر ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن رانا ثناء اللہ صاحب سے اسی بارے میں بات کر رہا تھا اور ہم یہ مشترکہ طور پر آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں کہ rules suspend کرکے آج ہی قانون سازی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جی، بہت بہتر۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک استحقاق سید رفیع الدین بخاری صاحب کی ہے۔ وہ تشریف نہیں لائے۔ انہوں نے درخواست کی تھی کہ اس کو اگلے اجلاس تک pending کر لیا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جو ٹریژری بنچز کی طرف سے اس طرح کی تحریک ہو تو وہ آپ pending کر لیتے ہیں اور جو ادھر سے آتی ہے اس کو dispose of کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ یہ دیکھیں کہ یہ تحریک کب سے آ رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! ان کو ضروری کام تھا اور وہ مجھ سے personal request کرکے گئے تھے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ضروری کام کی بات نہیں this is more important آپ یہ دیکھیں کہ یہ تحریک کب سے چل رہی ہے اور یہ Privilege Motion ہے۔ یہ infructuous

ہو گئی ہے کیونکہ یہ جس کے خلاف ہے وہ اب وہاں پر ہے ہی نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، any how if any body insists ان کو موقع دینا چاہیے۔ اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک جناب محمد آجاسم شریف کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، میری ایک adjournment motion 94 ہے اور وہ کل جناب سپیکر! نے پیر کے لئے pending فرمائی تھی لیکن آج جیسے معلوم ہو رہا ہے کہ آج اجلاس prorogue ہو جائے گا اس لئے میری استدعا ہے کہ اس کو پھر اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیا جائے۔ کیونکہ اگر اجلاس ختم ہو گیا تو پھر وہ laps ہو جائے گی اس کا نمبر 94 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! کیا وہ تحریک استحقاق تھی؟

رانا ثناء اللہ خان، نہیں جناب سپیکر! وہ تحریک التوائے کار تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ہم پہلے تحریک استحقاق کو لے رہے ہیں پھر تحریک التوائے کار کو لے لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جی ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلی تحریک استحقاق جناب محمد آجاسم شریف کی ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ نے اس کو dispose of کر دیا ہے اس کو بھی pending فرمائیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر، اگر وہ مجھ سے request کرتے تو میں ضرور pending کرتا۔ اب ہم adjournment motions کو take up کرتے ہیں۔ یہ تحریک جناب سمیع اللہ خان، راجہ طارق کیانی اور راجہ ریاض احمد کی طرف سے ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس کو pending فرما لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: No body is here

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے کہا اس طرح میں نے بھی کہہ دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں لیکن ان میں سے کوئی کہے ناں۔

رانا آفتاب احمد خان، دیکھیں! آپ اس کو pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، Out of these three اگر کوئی ایک ہو تو I would have done it

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وہ تینوں ہی آجاتے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: If they not here then it is disposed of. Next is-Malik Muhammad Iqbal Channer, Mr Arshad Mehmood Baggu No. 162.

پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں میں اضافہ

جناب ارشد محمود بگو، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 15۔فروری 2005 کو ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق صوبہ کے تمام پرائیویٹ سکولوں نے فیسوں میں 200 سے لے کر ایک ہزار روپے تک اضافہ کر دیا ہے جس سکول کی فیس پہلے 1200 روپے تھی اب اس نے 2200 روپے کر دی ہے۔ کوئی بھی رجسٹرڈ سکول اپنی مرضی سے فیسوں میں اضافہ کرنے کا مجاز نہ ہے۔ یہ سب کچھ حکومت کی منظوری کے بغیر کیا گیا ہے جو وزیر اعلیٰ پنجاب کے نعرے "پڑھا لکھا پنجاب" کو ناکام بنانے کی سازش ہے جس کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب اور مایوسی پائی جا رہی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر تعلیم!
وزیر خوراک: جناب سپیکر! وہ کسی کام کے لئے باہر نکلے ہیں۔ ابھی آ جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے لئے اس کو pending فرما دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر دیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 164 للہ شکیل الرحمن' چودھری زاہد پرویز' چودھری محمد اشرف کمبوہ کی طرف سے ہے--- تشریف نہیں رکھتے' disposed of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 168/05 چودھری اعجاز احمد سماں! --- تشریف نہیں رکھتے' disposed of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 171/05 ملک اصغر علی قیصر!

بھل صفائی کے لئے مختص رقم کے زیاں کا خدشہ

ملک اصغر علی قیصر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے بھل صفائی کے لئے چھ کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ اس چھ کروڑ روپے کی خطیر رقم سے بھل صفائی کی جا رہی ہے مگر اس سے قبل حکومت نے پچھلے سال صوبہ میں بھل صفائی والی بھل جو ان نہروں کے کنارے پر نکال کر رکھ دی گئی تھی وہ اٹھائی نہیں گئی جس کی وجہ سے یہ بھل دوبارہ نہروں میں گر رہی ہے اور دوبارہ نہریں اس بھل کی وجہ سے بند ہو رہی ہیں جس کی مثال فیصل آباد سمندری روڈ نہر رکھ برانچ کی ہے۔ اس طرح اب دوبارہ جو بھل صفائی کی جا رہی ہے وہ بھی نہروں کے کناروں پر ڈالی جا رہی ہے۔ اس طرح یہ چھ کروڑ روپے ضائع ہو جائیں گے جس کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا جا رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! نہر رکھ برانچ کی بھل صفائی کو ایک سال ہو گیا ہے' رانا ثناء اللہ صاحب کا ڈیرا بھی اسی نہر کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک سال میں جو بھل نکالی گئی

اس کو کسی نے اٹھایا تک نہیں اور یہ جو جب بھل صفائی ہوتی ہے اس میں ڈیزل کی مد میں' گاڑیوں کی مد میں لاکھوں' کروڑوں روپیہ جاتا ہے۔ اگر وہ بھل نہروں کے کناروں سے اٹھائی نہیں جاتی' وہ دوبارہ انہی نہروں میں گرتی ہے۔ اسی کو اٹھانے کے لئے دوبارہ پھر بجٹ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح گورنمنٹ کے فنڈ کا زیاں ہوتا ہے اور وسائل بھی ضائع ہوتے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو منظور کر کے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ حکومت نے اس سال بھل صفائی کی مہم باقاعدہ اخبار میں اشتہار دے کر ٹھیکیدار کی زیر نگرانی کروائی ہے اور صفائی مشینری کے ذریعے ہوئی ہے۔ اب جس نہر کا انہوں نے ذکر کیا ہے یہ نہر ایل' سی' سی' ویسٹ سرکل فیصل آباد کے تحت ہے اور اس سال بھی اس کے لئے فنڈ مہیا کئے گئے تھے اور اس کا اشتہار بھی اخبار میں دیا گیا تھا۔ محکمے نے نہر کی بھل صفائی مشین کے ذریعے کروائی اور تقریباً دس فٹ دور نہر سے مٹی نکال کر ڈالی گئی ہے۔ مٹی اتنی دور پڑی ہوئی ہے۔ اس سے کوئی خدشہ نہیں کہ یہ مٹی واپس نہر میں گر سکے۔ اس لئے میری استدعا ہو گی کہ اس تحریک کو ختم کیا جائے اور فنڈز کے ضائع ہونے کا کوئی خدشہ نہیں ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف یہاں پر جو statement دے رہے ہیں وہ حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ میں نے اگر یہ تحریک پیش کی ہے تو کسی وجہ سے پیش کی ہے۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے سال کی نکالی گئی بھل نہروں کے کنارے ویسے ہی پڑی ہے یا تو یہ جواز بنا لیتے کہ پشتے مضبوط کرنے کے لئے ہم نے اس کو وہیں پر رہنے دیا ہے اور اس کو اس پر پھیلا دیا جاتا' وہ جیسے نکالی گئی ویسے ہی نہروں کے کناروں پر پڑی ہے اور اب تک اس میں سے آدھی سے زیادہ دوبارہ نہروں میں گر چکی ہے۔ میں ان کو اس کا ثبوت پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! اس میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ یہ دوبارہ نہروں میں گر گئی ہے۔

جب دس فٹ دور رکھی گئی ہے اور وہ مشین کے ذریعے نکالی جاتی ہے' پھر اس کو وہیں رکھا جاتا ہے اور جب بارشیں ہوتی ہیں تو وہیں پر جم جاتی ہے اور اس کی وہاں پر ڈریسنگ ہو جاتی ہے۔ اس کا کوئی ایسا خدشہ نہیں ہے کہ بھل دوبارہ اس میں واپس گر جائے۔ اگر ان کو ایسا کوئی خدشہ ہے تو میں ان کے ساتھ موقع پر جا کر دیکھنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ مجھے موقع دکھا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ ایسا کریں کہ وہاں پر ایس۔ای کو ہدایت دے دیں کہ موقع پر جا کر دیکھ لے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! آپ اس پر ایک کمیٹی بنا دیں۔ وہ جا کر دیکھ لے۔

وزیر آبپاشی، اس میں کمیٹی بنانے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہر بات پر کمیٹی بنانے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں۔ کمیٹی بنانے کی بات نہیں ہے۔ آپ خود ایم۔پی۔اے ہیں۔ وہاں آپ خود بھی جا سکتے ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میرے جانے سے کیا ہو گا؟

وزیر آبپاشی، میں وہاں پر خود جا کر دیکھنے کو تیار ہوں۔ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مجھے محکمہ انہار نے جو رپورٹ دی ہے اس پر میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ وہ بھل نہر سے دس فٹ دور رکھی گئی ہے اور وہ وہاں ڈریسنگ کے تحت رکھی گئی ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب چیمہ صاحب! آپ فیصل آباد تشریف لائیں۔ میں آپ کو یہ ثابت کروں گا پھر آپ دیکھیں کہ آپ کو محکمے نے کیا رپورٹ دی ہے؟ ساری جھوٹی رپورٹ محکمے نے آپ کو دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن یہ مطلب ہے کہ چونکہ آپ نے point out کیا ہے اور وہ ہدایت دیں گے۔ اس لئے یہ کمیٹی میں یا کسی اور جگہ پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 174 بھی ملک اصغر علی قیصر صاحب کی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! وزیر تعلیم تشریف لے آئے ہیں۔ میری تحریک التوائے کار pending ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بالکل۔ اس کے بعد میں check up کر لیتا ہوں۔ 174 ملک اصغر علی قیصر صاحب!

محترمہ فرزانہ راجہ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے تحریک التوائے کار نمبر 173 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں۔ 171 کے بعد تو بی بی! میرے پاس 174 ہے۔ 173 یہاں نہیں ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! 173 کی کاپی میرے ہاتھ میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے پتا کیا ہے۔ یہ بتا رہے ہیں کہ آپ کی یہ تحریک التوائے کار dispose of ہو چکی ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! اس کا نمبر تو ابھی آ رہا تھا' dispose of کیسے ہو گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر، یہاں تو میری فائل میں 171 اور 174 ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! اس کا تو ابھی نمبر ہی نہیں آیا تھا تو پہلے ہی اسے out of turn لے کر dispose of کیسے کر دیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، اب یہ تو پتا نہیں۔ سپیکر صاحب نے کر دی ہو گی۔ اب میرے پاس 174 ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! اس پر رولنگ دیں کہ اس کو dispose of کرنے کا طریق کار کیا ہو گا جبکہ اس کا ابھی نمبر ہی نہیں آیا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! وہ لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ تھی تو چونکہ اس پر

discussion شروع ہے اس لئے وہ ختم کر دی گئی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! آپ نے لاء اینڈ آرڈر پر کل discussion کر لی ہے ناں!

It is the same thing

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! چونکہ یہ تو ایک مخصوص واقعہ سے متعلق ہے اور لاء اینڈ آرڈر تو ایک general discussion ہے' وہ ایک الگ بات ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں' لیکن

You were given a chance to speak and you could raise this issue yesterday as well.

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن یہ ایک مخصوص معاملہ ہے جس کو میں اٹھانا چاہ رہی تھی۔ اس کا ذکر کل امن عامہ کی صورتحال میں نہیں ہوا اور میں اس پر کچھ تجاویز بھی دینا چاہ رہی ہوں اور ہم پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ اس پر کیا ہوا؟ لاءمنسٹر جواب دیں گے کہ یہ جو میری تحریک التوائے کار ہے اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے؟ اس کی ابھی تک کیا پوزیشن ہے؟ یہاں پر وہ خاتون موجود ہے' جس کے ساتھ زیادتی ہوئی۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER:- I would advise you to discuss it with the Law Minister in his chamber.

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے floor پر پوچھ رہی ہوں۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں' آپ کی بات بجا ہے لیکن آپ کو کل موقع دیا تھا' میرا خیال ہے کہ آپ کے جو points تھے وہ آپ نے raise کر لئے ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر پر جو بھی discussion تھی وہ آ چکی ہے۔ اگر سپیکر صاحب نے dispose of کر دی ہے تو پھر میں اس stage پر اسے دوبارہ take up نہیں کر سکتا۔
محترمہ ثمینہ نوید: جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک التوائے کار دی تھی۔ اس پر وزیر موصوف نے جواب دینے کی بجائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ میری competency میں نہیں ہے۔ اب ایک چیز dispose of ہو چکی ہے تو I can't restore it back now at this stage. I would request کہ اس کو press نہ کریں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 174/05 ملک اصغر علی قیصر!

فیصل آباد میں موٹر سائیکل رکشا چلانے پر پابندی

ملک اصغر علی قیصر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک اخباری خبر کے مطابق فیصل آباد شہر میں لوکل باڈی کی ایک بااثر شخصیت نے اپنی پرائیویٹ میٹرو بس سروس کو کامیاب بنانے کے لئے موٹر سائیکل رکشہ کو بند کروا دیا ہے۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ اس وقت فیصل آباد شہر میں تقریباً 1300 کے قریب موٹر سائیکل رکشے چل رہے ہیں جس سے شہر کی تقریباً 20 سے 25 ہزار آبادی ان رکشاؤں پر سوار ہو کر اپنی اپنی منزل مقصود تک پہنچ پاتی ہے۔ اس شہر میں بسوں کی حالت یہ ہے کہ ایک روٹ پر چند ایک بسیں ہیں جو فیصل آباد شہر کے عوام کے لئے ناکافی ہیں۔ دوسری طرف ان رکشا ڈرائیوروں کی گزر اوقات صرف اس رکشہ سے ہوتی ہے۔ اگر یہ بند ہو جائیں تو بیشمار لوگوں کا روزگار بند ہو جانے کا جس سے ہزاروں گھروں کا چولہا بجھ جانے گا اور اس طرح بلاوجہ تنگ کر کے ان رکشا مالکان کی زندگی اجیرن کی جا رہی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر! ملک صاحب کی تحریک التوائے کار کے متعلق میں تفصیلاً وضاحت کرتا ہوں کہ فیصل آباد میں فی الحال صرف 598 موٹر سائیکل رکشہ مالکان نے روٹ پرمٹ حاصل کئے ہیں۔ باقی تمام رکشے ابھی تک بغیر روٹ پرمٹ، بغیر فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کئے چل رہے ہیں جس سے حکومتی ریونیو میں کمی آ رہی ہے۔ چنانچہ جن رکشاؤں کے کاغذات ابھی تک نامکمل ہیں ان کے

خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ جہاں تک کسی میٹرو سروس کے مالکان کے ایما پر رکشوں کے خلاف کارروائی کرنے کا تعلق ہے تو یہ بات درست نہ ہے۔ پچھلے دو ماہ کی ٹریفک پولیس چیکنگ میں کل 289 چالان کئے گئے ہیں جن میں 104 ویگنوں' 43 بسوں' 15 ٹریکٹر ٹرالی'22 سوزوکی وینوں' 17 ٹرک' 46 پک اپ اور صرف 42 موٹر سائیکل رکشاؤں کے چالان ہوئے ہیں۔ ہمیشہ اسی routine میں چیکنگ کی جاتی ہے جس کا مقصد نہ تو کسی کو ہراساں کرنا ہے اور نہ ہی ناجائز تنگ کر کے کسی کا کاروبار بند کرنا ہے۔ صرف حکومتی ریونیو کی وصولی اور قانون کی پابندی کرانے کے لئے ٹریفک پولیس چیکنگ کرتی ہے۔

ملک اصغر علی قیصر : جناب سپیکر ! میں اس میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ میٹرو بس سروس ہمارے شہر کے ضلعی ناظم کی ہے۔ ان بسوں نے شہر میں اُدھم مچایا ہوا ہے اور آج تک 36 آدمی ان بسوں کے نیچے آ کر مر چکے ہیں۔ ٹریفک پولیس کے ایس۔پی ضلعی ناظم کے ذاتی ملازم کی طرح اس شہر میں act کر رہے ہیں۔ جس روٹ پر بس چلتی ہے وہاں سے ٹریفک پولیس والے موٹر سائیکل رکشوں کو پکڑتے ہیں اور تین دن سے آٹھ آٹھ دن تک بغیر کسی لکھت پڑھت کے وہ تھانوں میں ان کو بند رکھتے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ میں نے خود ٹریفک والوں کو ڈنڈے لے کر ان لوگوں کے پیچھے بھاگتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ ان بسوں کی ساری تفصیلات' ان کے accidents کی ساری تفصیلات دی جائیں۔ وہاں کتنے رکشے چل رہے ہیں اور کس کس روٹ سے انھیں بند کیا گیا ہے یہ ساری تفصیلات ایوان میں آنی بہت ضروری ہیں۔ وزیر موصوف نے جو جواب دیا ہے وہ بالکل نامکمل ہے۔ ذرا یہ مجھے وضاحت کر کے فرما دیں کہ کن کن روٹس پر موٹر سائیکل رکشے چل رہے ہیں؟ جس روٹ پر میٹرو کی بس چلتی ہے اس روٹ پر نہ تو وہ ویگن چلنے دیتے ہیں اور نہ ہی رکشے چلنے دیتے ہیں۔ حالانکہ سپریم کورٹ نے اجازت دی ہے کہ Toyota Hiace کو چلنا چاہیے' انھیں بند نہ کیا جائے لیکن سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود آج تک فیصل آباد میں کسی کو Toyota Hiace وین چلانے کی جرأت نہیں ہے کیونکہ وہاں پر ضلعی ناظم اور انتظامیہ کا اتنا زیادہ غیظ و غضب ہے کہ کوئی ان کی موجودگی میں اس کام کو کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اسی طرح جس روٹ پر بس چلتی ہے اس روٹ سے موٹر سائیکل رکشہ والوں

کو مار مار کر بھگا دیا جاتا ہے یا پھر ان کے رکشے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! معزز رکن Toyota Hiace بسوں کے comparison اور فیصل آباد ضلعی ناظم کی بات کر رہے ہیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ یہ ضلعی ناظم کی ٹرانسپورٹ اب نہیں آئی بلکہ پچھلے پچاس سال سے ان کی ٹرانسپورٹ چل رہی ہے۔ دوسری بات جب ہم بسوں اور Toyota Hiace کا کسی بھی شہر میں مقابلہ کرتے ہیں تو قدرتی بات ہے کہ بس ٹرانسپورٹ ٹیوٹا کی نسبت شہر کے اندر بہتر سواری ہے۔ کیونکہ Toyota Hiace جس طرح لاہور اور باقی شہروں میں چلتی ہیں ان سے ایکسیڈنٹس زیادہ ہوتے ہیں سب لوگ جانتے ہیں کہ بس کی سواری اس سے بدرجہ بہتر اور محفوظ ہے۔ یہ کہنا کہ ضلعی ناظم نے ٹریفک پولیس کو اپنا غلام بنایا ہوا ہے تو کوئی بھی سرکاری ملازم کسی بھی عوامی نمائندے کا غلام نہیں ہوتا اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ جناب والا! ضلعی ناظم پر یوں الزام دینا ٹھیک نہیں ہے اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہیں تو انھیں on the floor of the House لائیں۔ اگر انھیں کسی افسر کے خلاف شکایت ہے تو محکمہ انٹی کرپشن سے رجوع کریں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! ان بسوں کی رش ڈرائیونگ کی وجہ سے فیصل آباد میں 36 آدمی نیچے آ کر ہلاک ہو چکے ہیں جن میں طالب علم بھی شامل ہیں لیکن پرچے صرف 12 درج ہوئے ہیں کیونکہ طریقہ واردات یہ ہے کہ جب کسی بس کے نیچے آ کر کوئی آدمی مر جاتا ہے تو اس کے منیجر اور انتظامیہ کے لوگ اس فیملی کو pressurise کرتے ہیں کہ جی ایکسیڈنٹ کے پرچے میں کیا بنے گا، یہیں پر آپ نک مکا کرلیں۔ ہم آپ کی مدد کروا دیتے ہیں۔ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ ان بسوں کی وجہ سے 36 لوگ ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ ایف۔ آئی۔ آرز صرف 12 کاٹی گئی ہیں۔ اگر میری یہ statement غلط ہو تو جو آپ سزا دیں گے میں بھگتنے کے لئے تیار ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر! میرے بھائی ملک اصغر علی قیصر صاحب جو بات کر رہے ہیں یہ قطعاً درست نہ ہے۔ ضلعی ناظم کے حوالے سے انھوں نے جو بات کہی ہے اس بات میں ان سے

پوچھوں گا کہ جس بس سروس کا یہ ذکر کر رہے ہیں کیا یہ انھوں نے ضلعی ناظم بننے کے بعد شروع کی ہے یا پہلے سے شروع ہے؟

ملک اصغر علی قیصر : جناب سپیکر ! یہ ان کے ضلعی ناظم بننے کے بعد شروع ہوئی ہے۔ پہلے تو وہ صرف فیصل آباد سے راولپنڈی تک چلتی تھی۔ یہ سروس انھوں نے اپنے ضلعی ناظم بننے کے بعد چلائی ہے اور اپنی مرضی سے جو کچھ چاہا ہے وہ کیا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ : ملک صاحب کہتے ہیں کہ میرا جواب نامکمل ہے لیکن میں ملک صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے اپنی تحریک التوائے کار میں لکھا ہے کہ " 1300 کے قریب موٹر سائیکل رکشا وہاں پر چل رہے ہیں" لیکن ہمارے پاس ریکارڈ میں کل 598 رکشا مالکان نے روٹ پرمٹ حاصل کئے ہیں۔ ان کی بات میں کتنا بڑا تضاد ہے کہ وہاں پر کل 600 سے بھی کم رکشے چل رہے ہیں جبکہ انھوں نے اپنی تحریک میں لکھا ہے کہ 1300 کے قریب رکشے چل رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن نے جو بات کی ہے یہ قطعاً درست نہ ہے اور وہاں پر ایسا کوئی پروگرام نہیں چل رہا۔ انھوں نے فرنچائزڈ سسٹم کی بات کی ہے تو میں عرض کروں گا کہ اس بابت آرڈیننس جاری ہو چکا ہے' بل اسمبلی میں lay ہو چکا ہے انشاء اللہ اگر اجلاس چلا تو چند دنوں کے بعد اس پر بات ہو گی اگر اجلاس ختم ہو گیا تو آئندہ اجلاس میں اسے لے کر آئیں گے۔ ہم اس کو total change کر رہے ہیں۔ اس میں ہم high occupancy and low occupancy vehicles شامل کر رہے ہیں اور ویگنوں کو بھی ہم اجازت دے رہے ہیں' ان کے لئے علیحدہ روٹس مختص کئے جا رہے ہیں۔ ملک صاحب کے اگر کوئی خدشات ہیں تو وہ مجھے بتائیں' اپنی تجاویز دیں۔ انشاء اللہ ہم اس پر ہر ممکن عمل کریں گے۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think it is a valid answer.

جناب محمد ریاض شاہد : جناب سپیکر ! وزیر صاحب یہ بتائیں کہ Hiace ویگنیں کیوں بند کی گئی تھیں' کس کے کہنے پر بند کی گئی تھیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر : وزیر موصوف تو بتا رہے ہیں کہ اب ویگنوں کو بھی اجازت دی جائے گی۔

جناب محمد ریاض شاہد : اگر دوبارہ اجازت دینی تھی تو انھیں بند کیوں کیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر : میرے خیال میں ملک صاحب مطمئن ہو چکے ہیں لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 175/05 محترمہ فرزانہ راجہ کی ہے۔

رائے اعجاز احمد : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میری ایک تحریک التوائے کار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : آپ تشریف رکھیں، میں ابھی آپ کو وقت دیتا ہوں۔

رائے اعجاز احمد : جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار زیادہ اہم ہے۔ بعد میں وقت ختم ہو جائے گا اور یہ پھر اگلے اجلاس میں چلی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : رائے صاحب ! ایک منٹ تشریف رکھیں، میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔ جی، فرزانہ راجہ صاحبہ!

گنگا رام ہسپتال کے ڈاکٹروں کی غفلت سے مریضہ کی ہلاکت

محترمہ فرزانہ راجہ : جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 22۔فروری 2005 کو 32 سالہ خاتون ثمینہ رشید کو پیٹ میں درد کے باعث گنگا رام ہسپتال لاہور کے آؤٹ ڈور وارڈ میں لایا گیا جہاں سے سرجیکل یونٹ ون کے ڈاکٹروں نے ثمینہ کے پتے میں پتھری کی تشخیص کی جس کے بعد خاتون کو وارڈ کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر عابد جاوید نے مشورہ دیا کہ ان کے پتے کی سرجری جدید ترین طریقہ Leproscopy کے ذریعے کی جائے گی اور خاتون کے لواحقین کو بھی بتایا گیا کہ معمولی آپریشن ہے۔ بیہوشی کے بغیر تشخیص کرکے ایک گھنٹے سے کم عرصہ میں پتھری نکال دی جائے گی۔ آپریشن سے قبل ثمینہ ٹھیک ٹھاک تھی مگر دو گھنٹے بعد بتایا گیا کہ مریضہ کو خون کی اشد ضرورت ہے۔ فوراً بندوبست کیا جائے جس پر انھوں نے

خون کی 23 بوتلیں آپریشن تھیٹر میں بھجوائیں مگر شام کو ثمینہ کی میت لواحقین کے حوالے کر دی گئی۔ گنگارام ہسپتال کے ڈاکٹروں کی غفلت ' لاپروائی اورغلطی سے پتے کی بجائے جگرمیں سوراخ ہو جانے کی وجہ سے مریضہ ثمینہ رشید دم توڑ گئی اور ڈاکٹروں کی اس غفلت و لاپروائی سے خاتون کی موت واقع ہونے سے صوبہ کے عوام میں غم و غصہ 'بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ ایک بڑا tragic اور افسوسناک واقعہ تھا کہ routine elective surgery کے دوران ایک خاتون کی death ہوئی۔ یہ elective surgical procedure تھا جسے ہم leprosy surgery کہتے ہیں اور یہ routine procedure ہوتا ہے۔ یہ پتے کی پتھری نکالنے کا ایک بہتر طریقہ ہے جس میں faster recovery ہوتی ہے۔ جو پہلے پتے کا آپریشن ہوتا تھا اس کی recovery میں 7/8 گھنٹے لگتے تھے لیکن اس میں مریض next day گھر جا سکتا ہے۔

جناب والا! جب میں نے اس کی انکوائری رپورٹ پڑھی تو میں خود حیران ہوا کہ اس آپریشن میں تقریباً خون کی 20 بوتلیں اس مریضہ کو لگائی گئیں۔ یہ آپریشن پروفیسر ڈاکٹر عابد جاوید صاحب نے کیا تھا۔ بحیثیت ڈاکٹر میں بھی جانتا ہوں کہ جو مریض elective operation میں جاتا ہے وہ ایمرجنسی کی حالت میں نہیں ہوتا۔ اس لئے اس میں ڈاکٹر کو زیادہ احتیاط کرنی چاہیے۔ چلو! ایمرجنسی میں تو ایک مریض آیا جو زیادہ serious ہے اسے خون بھی لگانا پڑتا ہے اور بھی بہت ساری چیزیں ہوتی ہیں لیکن ایک elective procedure میں خون کی 20 بوتلیں لگیں اور ان میں بھی خون کی زیادہ بوتلیں ہسپتال کے ڈاکٹرز اور سٹوڈنٹس نے دی تھیں۔ یہی بات ہے کہ محترمہ فرزانہ راجہ کی اس تحریک پر محکمے نے جو جواب دیا ہے میں خود اس سے satisfied نہیں ہوں۔ میرے خیال میں جو انکوائری گنگارام سے ہوئی ہے یہ criteria meet نہیں کرتی لہذا میں نے فوری طور پر آرڈر کیا ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے پروفیسرز آف سرجری کی ٹیم کی کمیٹی بنائی جائے جو اس کی انکوائری کرے اور اگر ڈاکٹر ذمہ دار ہوا تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! وزیر صحت نے بہت اچھی بات کی ہے۔ ہمیں اسی طرح سے actions لینے چاہئیں اور انکوائریز ہونی چاہئیں لیکن میں یہاں پر ایک بات کہوں گی کہ سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہت pathetic ہے۔ وہاں پر لوگوں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے وزیرصحت اس طرف بھی توجہ دیں۔ جناب والا! آپ یقین کریں کہ وہاں جو عام مریض جاتے ہیں توانھیں بھیڑ بکریوں کی طرح treat کیا جاتا ہے۔ sorry to say کہ ڈاکٹرز ان کے لئے ایک جلاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ میں یہ سارے ڈاکٹرز کے لئے نہیں کہنا چاہتی لیکن سرکاری ہسپتال میں عام آدمی کا تجربہ یہی ہے۔ وہاں well-equipped نہیں ہیں۔ سرکاری ہسپتالوں میں جتنے بھی ڈاکٹرز کام کرتے ہیں ان کا رجحان اپنے پرائیویٹ کلینکس کی طرف ہے۔ ان کے اپنے پرائیویٹ کلینکس ہیں جہاں پر وہ پریکٹس کرتے ہیں اور جب لوگ ہسپتالوں میں جا کر ان سے better treatment کی ڈیمانڈ کرتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ شام کو ہمارے کلینک پر آجائیں۔ ہم وہاں پر آپ کا چیک اپ کرلیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! میں ایک پوائنٹ اور کہنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جو بات آپ کہہ رہی ہیں وہ بھی یہی کر رہے ہیں۔ اگر انکوائری میں ثابت ہو گیا تو ایک مثال قائم ہو گی اور ان کے لئے بھی مشعل راہ ہو گا۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! میں وزیر صحت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ میں پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے لئے بھی تحریک التوائے کار لائی تھی کہ وہاں پر غریب آدمی کی فائل پر poor لکھ دیا جاتا ہے۔ پوری دنیا میں یہ کہیں نہیں ہوتا کہ poor کی فائل پر poor لکھ دیا جائے۔ پہلے بھی ایک عام آدمی کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے اور جو اسے treatment دیا جاتا ہے اس کی فائل پر poor لکھا ہوتا ہے تو specially ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف ان کے ساتھ ناروا سلوک کرتے ہیں کیونکہ already ان کی فائل پر poor لکھا ہوتا ہے۔ تو میں مطالبہ کرتی ہوں کہ اس چیز کو ختم کیا جائے اور ان کی فائل پر poor نہ لکھا جائے چونکہ جس کی فائل پر

poor لکھا ہوتا ہے وہ بھی ڈیڑھ لاکھ روپے pay کرتا ہے۔ اگر وہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ pay کرنے کے بعد بھی poor ہے اور اس کے ساتھ یہ سلوک ہے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لہذا وزیر صحت کو چاہیے کہ وہ اس بارے میں بھی کوئی action لیں اور سرکاری ہسپتالوں کو جتنا بہتر بنایا جاسکتا ہے وہ بنائیں۔ شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! ڈاکٹر صاحب نے وضاحت کر دی ہے اب آپ نے کیا وضاحت کرنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب والا! فرزانہ راجہ نے ڈاکٹر کو جلاد کہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ اسے controversy میں مت لے جائیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب والا! انھوں نے ڈاکٹرز کے خلاف بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، انھوں نے ایک اور بات کی ہے۔ ڈاکٹروں کے خلاف نہیں کی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! پچھلے دور میں تو needle تک نہیں ملتی تھی اب آپ جا کر دیکھیں کہ M.R.I مشین' سی ٹی سکین' الٹرا ساؤنڈ' جدید ایکسرے equipment ہیں جن کے انھیں نام بھی نہیں آتے اس لئے کہ محترمہ نے کبھی ہسپتال visit ہی نہیں کیا۔ ان کو پتا ہی نہیں کہ ہسپتال کا visit کیا ہوتا ہے؟ یہ مجھے بتائیں کہ residential doctors کے ڈیوٹی hours کیا ہیں؟ میں خود جب رجسٹرار تھی ابھی چھٹا آپریشن کر رہی ہوتی تھی تو جب ان جیسا کوئی آتا تھا تو کہتا کہ ڈاکٹر تو کھانا کھا رہے ہیں لیکن یہ پتا نہیں ہوتا کہ ڈاکٹر ساری رات جاگا ہے

اور اب ایک لقمہ ہی توڑنے لگا ہے اور ان جیسے لوگ oblige ہونے کی بجائے کہ ایک مسیحا اپنی زندگی کو ہتھیلی پر رکھ کر سارے کام کر رہا ہے۔ اگر یہ اتنی خود دار ہیں تو کبھی ہسپتال نہ جائیں اور جلادوں کے بس نہ پڑیں اور اب یہ حکیموں کے پاس جائیں گی۔

محترمہ فرزانہ راجہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آج عورتوں کا دن ہے۔ Now I am giving the floor to the ladies. No male member, all ladies across. جی بی بی!

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک point واضح کر دوں کہ شاید ڈاکٹر صاحبہ یہ سوچ رہی ہیں کہ پورے پنجاب یا پورے پاکستان میں صرف یہی ایک ڈاکٹر ہیں۔ ہم پاکستان اور پنجاب کی عوام کی بات کر رہے ہیں کسی ایک ڈاکٹر کی بات نہیں کر رہے۔ میں ابھی جو ڈاکٹروں کے بارے میں کہہ رہی تھی جس طرح وہ کھڑی ہو کر جذباتی طور پر بات کر رہی تھیں انھوں نے میری بات کو ثابت کر دیا ہے کہ ڈاکٹر کیا سلوک کرتے ہیں۔ خصوصاً جب یہ پنجاب اسمبلی کے معزز ایوان کے اندر بیٹھ کر اس طرح بات کر رہی ہیں تو عام مریضوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں گی؟

جناب والا! ان سے پوچھیں کہ یہ دودھ سوڈا کی بجائے کاسٹک سوڈا پی کے جاتی ہیں تو ڈاکٹر انھیں کیا دیں گے؟

ڈاکٹر سامیہ امجد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہہ رہی ہوں کہ مجھے فرزانہ راجہ کے رویے سے بہت سخت اختلاف ہے۔ فرزانہ راجہ نے یہ کہہ کر ہر چیز کی دھجیاں اڑا دی ہیں کہ اس طرح ڈیڑھ لاکھ روپے والا بندہ بھی poor ہے۔ یہ باتیں نہ کرنے والی ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو صرف exploitation کے اندر جاتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ لوگ اس ڈاکٹر کے دیندار ہیں جو آج کے حالات میں پاکستان کی صحت کے لئے struggle کر رہے ہیں۔ ان کو صرف اس لئے مسیحا کا درجہ ملا ہے کہ وہ اپنی ذات کی ہر خوشی اور آرام کو چھوڑ کر اس قوم کی خدمت کرتے

ہیں۔ یہ جو تحریک التوائے کار لائی ہیں۔ کاش! انھوں نے اس پر کوئی technical advice لی ہوتی۔ اس مریض کو chirrosis liver تھا۔ پروفیسر صاحب سے میری بات ہوئی ہے۔ chirrosis liver ایک ایسی بیماری ہوتی ہے جس میں bleeding کو control کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ اس چیز کو issue بنا کر ایوان کے floor پر لانے سے پہلے انھیں کسی ٹیکنیکل بندے سے رائے لے لینی چاہیے تھی۔ میں ان کی دونوں باتوں سے اختلاف کرتی ہوں اور میں یہ کہتی ہوں کہ یہ کم از کم اپوزیشن کے کسی ڈاکٹر سے ہی پوچھ لیتیں کہ یہ چیز اس طریقے سے لائی ہے یا نہیں؟ میں ان ڈاکٹروں کی پر زور تائید کرتی ہوں اور میں اس وقت پروفیسر صاحب کے حق میں یہ بیان دیتی ہوں کہ قطعاً ان کی carelessness نہیں تھی بلکہ اس مریض کو chirrosis liver تھا۔ آپ انکوائری کریں انشاء اللہ یہی بات نکلے گی اور ہم ان کو مطمئن کریں گے لیکن اس طرح پوری قوم کی تضحیک کرنا اور ہر ڈاکٹر کی قربانی اور اس کے ہاتھ کی شفاء کو جلاد قرار دے دینا غلط ہے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ گورنمنٹ نے جو Health Reforms Programme شروع کیا ہے اور ان پروگراموں کو enlighten کر کے آگے لے جا کر ہسپتالوں کی حالت کو بہتر کرنے کا جو بیڑہ اٹھا رکھا ہے اس کو انشاء اللہ تعالیٰ یہ دیکھیں گی کہ 80 فیصد جنرل پریکٹیشنر کو بھی اس میں شامل کیا جا رہا ہے۔ کالج آف فیملی فزیشن لایا جا رہا ہے جو کہ اس قوم کا Health Reforms Programme ہو گا۔ یہ کس طرح اتنی اتنی باتیں کر رہی ہیں۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی طرح کے پانچ مزید انسٹی ٹیوٹ بنیں گے---

جناب ڈپٹی سپیکر، تشریف رکھیں شکریہ۔ (قطع کلامیاں)

آج چونکہ wind up ہونا ہے اور نماز جمعہ کا وقت بھی ہو جائے گا۔ ابھی لوگوں نے امن عامہ کی بحث میں بھی حصہ لینا ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب والا! میری بات کا جواب نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! آپ کی بات کا جواب وزیر صحت نے دے دیا ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب والا! وزیر صحت میری بات کا جواب دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر ، محترمہ! بات سن لیں' میں نے آپ کو ٹائم دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کا جواب بھی دیا ہے۔ میں تو اس وقت بھی اس چیز کے حق میں نہیں تھا کہ بات آگے بڑھے۔ یہ فضول باتیں ہو رہی ہیں اور اس کا کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ آپ نے جو سوال کیا ہے وزیر صحت نے اس کا جواب دے دیا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

شیخ علاؤالدین، جناب والا! محترمہ فرزانہ راجہ نے جو "جلاد" کا لفظ استعمال کیا ہے۔جناب والا! کل کے "ڈان" اخبار میں ایک پروفیسر ۔۔۔(قطع کلامیاں)

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب والا! آپ ہماری بات تو سنتے نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، محترمہ! تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب والا! یہ فری سٹائل ریسلنگ آپ نے شروع کروائی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر ، سب لوگ تشریف رکھیں۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے اور نماز جمعہ بھی ہونی ہے اور ابھی وزیر قانون نے wind up بھی کرنا ہے۔اس issue کو آپ چھوڑ دیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ،جناب والا! آپ مجھے ایک منٹ کا موقع تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،پلیز! تشریف رکھیں اب اس پر بات ہو گئی ہے۔

You have raised your point and I have heard it

(قطع کلامیاں)

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب والا! ڈاکٹر فرزانہ جو یہ کہہ رہی ہیں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، اب اس شور میں نہ سیں گے۔ آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔ (قطع کلامیاں)

Please sit down. Order. Please sit down. This is House. I will not allow like that

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے ایوان کو in order کیا۔ یہاں پر ایک تو میں appreciate کروں گا محترم وزیر صحت کو کہ انہوں نے اس معاملے کا نوٹس لے کر انکوائری کا آرڈر دیا ہے۔ یقیناً اس انکوائری سے اگر کوئی ذمہ دار پایا گیا تو اس کے خلاف action ہو گا اگر کسی کی ذمہ داری نہ ہوئی تو اس کے مطابق یہ معاملہ resolve ہو جائے گا لیکن یہاں پر اسی دوران جب یہ گفتگو ہو رہی تھی تو across the board یعنی سب کے لئے کچھ ایسے الفاظ استعمال کئے گئے کہ ڈاکٹر ایسے ہوتے ہیں۔ ٹھیک ہے ڈاکٹروں کی community میں بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے متعلق ایسے کہا جا سکتا ہے لیکن وہاں پر بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ اگر بات نہ کی جائے تو یہ ان کی حوصلہ شکنی ہو گی۔ اس سلسلے میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا بھی ذکر ہوا۔ وہاں پر چونکہ میں خود زیر علاج رہا ہوں۔ میں اپنے تجربے کی بنیاد پر عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنے علاوہ بھی وہاں پر دوسرے مریضوں کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ بھی دیکھا ہے۔ آپ یقین کریں کہ جو بات ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ مغربی ممالک میں اس سٹینڈرڈ کا treatment لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ وہاں پر خدا کی قسم اس سے بھی بہتر سٹینڈرڈ کا treatment لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وہاں پر ڈاکٹر جواد ساجد اور ان کی جو ٹیم ہے یعنی فرشتہ سیرت وہ لوگ ہیں اور کسی کی فائل پر poor لکھا ہو یا very poor لکھا ہو وہاں پر کوئی آدمی جب اس انسٹیٹیوٹ میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کے بعد اس کی فائل کے اس حصے کو کوئی نہیں دیکھتا۔ وہاں پر مکمل treatment اسی انداز سے ہوتا ہے جس طرح کہ ہر آدمی یہاں پر انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ہاں وہاں پر کچھ دشواریاں ہیں کہ وہاں پر ایک مریض جب داخل ہوتا ہے اور اگر اس کا علاج یا اس کا آپریشن بیت المال یا زکوٰۃ کی رقم سے ہونا ہوتا ہے تو اس کا case refer ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے اس کی رقم آنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے مریض کے لئے کچھ مشکلات

پیش آتی ہیں اور پریشانی پیدا ہوتی ہے۔اس سلسلے میں' میں نے پہلے بھی وزیر صحت سے بات کی ہے کہ اس سلسلے کو بھی کچھ اس طرح سے آسان کر دیا جائے کہ وہاں پر جو لوگ اس وقت کام کر رہے ہیں۔ جب وہ ایک ایک پیسے کا صحیح مصرف کر رہے ہیں اور صحیح معنوں میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی دسترس میں کچھ رقم ایسی ہونی چاہیے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ایک مریض کو ایمرجنسی آپریشن کی ضرورت ہے تو وہ اس فنڈ سے اپنی صوابدید پر اس کا آپریشن کروا سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ایسے لوگوں کی' ایسے ڈاکٹروں کی ٹیم مہیا ہو سکتی ہے جو صحیح معنوں میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں تو میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ دوسرے اداروں کو بھی اگر ایسے ہی لوگوں کے سپرد کیا جائے تو اس سے بہتر نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔میں اس سلسلے میں نہ صرف ڈاکٹر جواد ساجد بلکہ وزیر صحت کو بھی مبارکباد پیش کروں گا کہ ان کی توجہ سے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بہتر کام کر رہا ہے اور میں اسی ضمن میں ان سے یہ گزارش بھی کروں گا کہ اسی طرح کا arrangement باقی سرکاری ہسپتالوں میں بھی کیا جائے تاکہ ایک overall جو یہ conceptپایا جاتا ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں لوگوں کا علاج بہتر طریقے سے نہیں ہوتا۔ اس طرح وہ concept ختم ہو سکے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! میری ایک تحریک التوائے کار نمبر 94 ہے۔جب وقفہ تحریک التوائے کار شروع ہوا تھا میں نے گزارش کی تھی تو یہ سوموار تک کے لئے pending ہوئی تھی۔ اب معلوم ہو رہا ہے کہ سوموار کو شاید اجلاس نہیں ہو رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی اس کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔وزیر قانون سے پوچھ لیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! اطلاع تو یہی آئی ہے۔ اگر وزیر صاحب اس کی وضاحت فرما دیں تو بہتر ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جتنی تحاریک التوائے کار ہیں تمام اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی

جاتی ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان ، شکریہ۔

سرکاری کارروائی

قواعد کی معطلی کی تحریک

قواعد انضباط کار کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد 32 اور 95 کی معطلی کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law has given a motion for suspension of rules under Rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, that the requirement of Rule 32 and 95, is suspended for consideration and passage of the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill 2005, as recommended by the Standing Committee on Excise and Taxation. Minister for Excise!

رائے اعجاز احمد ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی فرمائیں!

رائے اعجاز احمد ، جناب والا! میری ایک تحریک التوائے کار pending تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، اگلے اجلاس میں ہو جائے گی۔

رائے اعجاز احمد ، اس اجلاس میں take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیا گیا ہے۔

رائے اعجاز احمد ، اگلے اجلاس میں تو میری باری نہیں آئی pending آپ نے کیا کرنا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اگلے اجلاس میں اس کو take up کر لیں اب تو تمام تحاریک التوائے کار کو pending کر دیا ہے۔

رائے اعجاز احمد، آپ نے pending کیا کرنا ہے وہ تو ابھی میں نے پڑھنی تھی۔جناب والا! وہ بڑا ضروری مسئلہ ہے مجھے کوئی اس کو پیش کرنے کا شوق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون کہہ رہے ہیں کہ اگلے اجلاس میں آجائے گی۔

رائے اعجاز احمد، راجہ صاحب کی تو وہ ہے ہی نہیں وزیر مال نے اس کا جواب دینا ہے۔ ان کو کل سے کاپی بھی دی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، عرض یہ ہے کہ اب وہ دوبارہ take up ہو جائے گی۔

رائے اعجاز احمد، جناب والا! ہو گی کیوں نہیں؟ آپ اسے out of turn پڑھنے کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلے اجلاس میں آجائے گی۔

رائے اعجاز احمد، میں پھر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب میں نے تحاریک التوائے کار کو pending کر دیا ہے۔

(اس مرحلے پر رائے اعجاز احمد ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر، نکئی صاحب! رائے صاحب کو لے آئیں۔

MINISTER FOR EXCISE & TAXATION:

"That the requirements of Rule 32 and 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under Rule 234 for consideration and passage of the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill 2005 as recommended by the Standing Committee on Excise and Taxation."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is-

> That the requirements of Rule 32 and 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be suspended under Rule 234 for consideration and passage of the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill 2005 as recommended by the Standing Committee on Excise and Taxation.

(The motion was carried)

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم) شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس مصدرہ 2005

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Urban Immoveable Property Tax (Amendment) Bill 2005. Minister for Excise!

MINISTER FOR EXCISE & TAXATION: I move-

> "That the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill 2005 , as recommended by the Standing Committee on Excise and Taxation , be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is -

> "That the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill 2005 , as recommended by the

Standing Committee on Excise and Taxation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Claue 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Claue 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is -

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is -

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Excise!

MINISTER FOR EXCISE: I move:

"That the Punjab Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill 2005 be passed."

(The Bill is passed.)

وزیر آب کاری و محصولات، جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پورے ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج ہم نے مشترکہ طور پر پنجاب کے غریب لوگوں کے لئے یہ تحفہ دیا ہے اور یہ 50 کروڑ کے ٹیکس کی معافی ہے جو کہ ہم نے لاکھوں لوگوں کو دی ہے۔ اس کے اندر پورا ہاؤس برابر کا شریک ہے اور بالخصوص وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب نے اسی ہاؤس میں اعلان کیا تھا کہ ہم لوگوں کو ریلیف دے رہے ہیں اور یہ ریلیف یکم جولائی 2004 سے ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہم عوام کی خدمت کے لئے ایسے اقدامات کرتے رہیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین) جناب ڈپٹی سپیکر، میں اس مبارک موقع پر آپ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ نے اور اس ہاؤس نے مل کر وزیراعلیٰ صاحب کی خواہشات کے مطابق ہمت اور جانفشانی سے اس پانچ مرلہ سکیم پر فیصلہ کیا ہے اس پر واقعی یہ ہاؤس اور آپ خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ میں چاہوں گا کہ مزید اسی قسم کے اقدامات غریب عوام کے لئے کئے جاتے رہیں جو بہتر ہو گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں بھی ان جذبات کو share کرتے ہوئے جن کا اظہار آپ نے کیا ہے، میں بھی اس موقع پر اس ایوان اور اس ایوان میں بیٹھنے والے تمام ممبرز اپوزیشن اور

ٹریژری بنچز کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اسی حوالے سے اس ملک میں لاکھوں غریب لوگ جن کا متوسط طبقے سے تعلق ہے' جو پانچ مرلے کے گھروں میں رہ رہے ہیں اور وہ ٹیکس سے پریشان تھے انہیں بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں لیکن میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کیونکہ اگر آپ حقیقتیں سامنے نہیں رکھیں گے تو پھر لوگوں کو اپنے روپے صحیح کرنے میں تھوڑی دقت پیش آئے گی۔ آپ کو یہ یاد ہوگا کہ پانچ مرلہ سکیم کے رہائشی گھروں پر ٹیکس معاف ہونا چاہیے۔ یہ قرارداد اپوزیشن کی طرف سے move ہوئی تھی اور جس دن یہ move ہوئی تھی وزیر ایکسائز نے اس دن بھرپور مخالفت کی تھی کہ یہ قرارداد پاس نہ ہو لیکن ٹریژری بنچز کے ممبران ہمارے بھائیوں نے اس قرارداد کا ساتھ دیا اور وہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہو گئی۔ اس کے بعد بھی ہمارے محترم وزیر صاحب اور ان کا ڈیپارٹمنٹ اپنی اس ضد سے باز نہ آیا اور انہوں نے اس معاملے کو categorise کر دیا اور "اے" سے لے کر "جی" تک اس کی categories بنا دیں اور اس amendment کو بے اثر کر دیا جو اس قرارداد کے پیش نظر لائی گئی تھی۔ I do appreciate. کہ اس دن یہاں پر محترم قائد ایوان وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب تشریف لائے۔ میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھ کر دو مسئلے ان کے سامنے رکھے تھے ایک تو انہیں یہ کہا تھا کہ پانچ مرلہ سکیم کے رہائشی گھروں پر جو ٹیکس معاف ہوا ہے آپ مہربانی کر کے ان categories کو ختم کریں اور cross the board پانچ مرلے کے گھر پر ٹیکس معاف کریں۔

دوسرا میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ اپوزیشن کے فنڈز کے مسئلے کو حل کریں۔ اپوزیشن کے فنڈز سے انہیں پیسے نہیں دیئے جاتے یا یہ اپوزیشن کو فنڈز نہیں ملتے میری تجویز ہے کہ فنڈ کی رقم سے ہر حلقے میں کم از کم 50 لاکھ روپے سے ڈویلپمنٹ کام ہونا چاہیے کیونکہ اس 50 لاکھ کے ڈویلپمنٹ کام سے متعلق صرف سکیموں کی نشاندہی اس حلقے کے متعلقہ ممبر نے کرنی ہوتی ہے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ یہ دونوں مسئلے حل کریں۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے وزراء صاحبان کی مخالفت کے باوجود پانچ مرلے کی سکیم پر ٹیکس کی معافی cross the board کا اعلان کر دیا اور وہ اپوزیشن کے فنڈز کا اعلان کرنے جا رہے تھے کہ محترم وزیر قانون نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا کہ نہ نہ ایسا نہ کریو (قہقہے)

وہ ہمارا مسئلہ آج تک pending چلا آرہا ہے تو میں یہاں اس معاملے پر حکومت اور قائد ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس معاملے پر میں انہیں دوبارہ یاد دلاتا ہوں یا وزیر قانون سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ اب اس ضد کو چھوڑیں۔ اگر تو ایک حلقے میں صرف 50 لاکھ کے ترقیاتی کام ہی ہونے ہوں اور اس کے بعد اس حلقے کے حالات بہتر ہو جانے ہوں تو پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ گورنمنٹ خود بیٹھ کر اس حلقے سے متعلق گلی، نالی، سولنگ، سیوریج اور سڑکیں وغیرہ بنوا دے لیکن اگر اس حلقے میں ڈویلپمنٹ کا کام تو 10 کروڑ کا ہونا ہے لیکن اس میں 100 سکیم کے کام میں سے انہوں نے صرف 5 سکیموں کو identify کرنا ہے تو پھر کم از کم یہ حق اس حلقے سے ووٹ لے کر منتخب ہونے والے آدمی کا ہے خواہ اس کا تعلق اپوزیشن سے یا ٹریژری بنچز سے ہے کیونکہ اس وقت اس ملک کے آئین اور قانون کے مطابق نمائندگی کرنے کا حق اس شخص کو حاصل ہے تو پھر یہ حق اس ممبر کو دیا جانے کہ وہ identification of schemes کرے تو میں دوبارہ آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے جو خواہ مخواہ کا لیور اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے اس کو وہ release کریں اور اپوزیشن کے حلقوں میں ڈویلپمنٹ سکیموں کی identification اپوزیشن ممبرز سے کروائیں اور اس طرح سے ایک صحت مند روایت کو چلنے دیں اور یہ معاملہ مرکز میں تو بہتر جا رہا ہے لیکن یہاں پنجاب میں اس سلسلے میں problem ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو بھی حل کر دیا جائے گا۔ بہت شکریہ

بحث

امن عامہ، قیمتوں میں اضافہ اور قبل از بجٹ بحث

(جاری ---)

MR DEPUTY SPEAKER: I would like to invite the opposition Leader to take part in the winding up.

اس کے بعد وزیر قانون اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! کل جب پینل آف چیئرمین میں سے ڈھکو صاحب یہاں صدارت فرما رہے تھے تو اس وقت انہوں نے سلدیرا صاحب کو کہا تھا کہ آپ first speaker ہوں گے۔ لہذا میری request ہو گی کہ سلدیرا صاحب بول لیں۔ اس کے بعد پارلیمانی لیڈرز بول لیں، پھر ہم ادھر سے wind up کر لیں گے۔ میرا خیال ہے وہ صرف دو تین منٹ کے لئے بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سوا گیارہ ہو گئے ہیں، ایک بجے نماز ہوتی ہے۔ نکئی صاحب! میں نے آپ سے request کی تھی کہ رانے صاحب کو منا کر اندر لے آئیں۔ اس کے بعد شروع کریں گے۔

(اس مرحلے پر سردار پرویز حسن نکئی معزز ممبر رانے اعجاز احمد کو منا کر ہاؤس میں واپس لے آئے)

میں اپنے بھائی رانے اعجاز صاحب کو well come کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ناراضگی مجھ سے ہوئی ہے۔

رانے اعجاز احمد، میری ذاتی بات ہوتی تو میں آپ سے چیمبر میں مل لیتا۔ میری بات genuine ہوتی ہے۔ آپ نے میری بات سننا گوارا نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

رانے اعجاز احمد، اس طرح اجلاس میں بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے؟ ہم اڑھائی سال ضائع کر چکے ہیں۔ ادھر بیٹھ کر ہر چیز اچھی لگتی ہے اور ادھر بیٹھ کر ہر چیز پر تنقید ہوتی ہے۔ آپ جائز بات تو سن لیں۔ میں تو کبھی floor پر آتا ہی نہیں ہوں لیکن آپ نے بات سننا گوارا ہی نہیں کیا۔ ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں۔ گوارا کی بات نہیں ہے۔ رانے صاحب! میں نے کوئی انکار نہیں کیا تھا۔

رانے اعجاز احمد، مجھے اپنے اللہ پر بھروسہ ہے۔ میں کل بھی آزاد جیتا ہوں اور کل بھی آزاد

جیتوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ آپ میرے بڑے بھائی ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ خدانخواستہ میں نے آپ کو reject نہیں کیا۔ میں نے یہی کہا ہے کہ اگلے اجلاس میں اس کو take up کر لیں گے۔ میں تحاریک التوائے کار کا وقت ختم کر چکا تھا۔ اگر میں آپ کو موقع دیتا تو وہ کہتے کہ آپ نے ہمیں موقع نہیں دیا اور اپنی پارٹی کے ممبر کو موقع دے رہے ہیں۔

رائے اعجاز احمد، جناب سپیکر! انھیں آؤٹ آف ٹرن پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ اپوزیشن کو ٹائم دے دیتے ہیں' ہمیں ٹائم کیوں نہیں دیتے؟ میری ذاتی ضرورت نہیں تھی۔ مجھے ذاتی ضرورت ہوتی تو میں آپ سے request کر لیتا۔ سپیکر صاحب سے مل لیتا یا راجہ بشارت سے بات کر لیتا۔ میں نے راجہ بشارت سے بات کی تو انھوں نے کہا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے وزیر مال سے کل بات کی تو انھوں نے کہا کہ ٹھیک ہے' آپ آ جائیں لیکن آپ نے بات سننا ہی گوارا نہیں کی۔ اگر ہاؤس میں بات کرنے کی اجازت نہیں ہے تو اس ہاؤس میں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ خدا کی قسم میں استعفیٰ دینے تک جانے کے لئے تیار ہوتا ہوں۔ مجھے میرے اللہ نے دو تین دفعہ آزاد جتایا ہے۔ میں نے پھر آزاد الیکشن لڑنا ہے۔ مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ آپ بات سننا گوارا نہیں کرتے۔ یہ کیسا ہاؤس ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ رائے صاحب! آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں یہی عرض کروں گا کہ اگر آپ نے محسوس کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ محسوس نہ کریں۔ میں نے ایسے کوئی بات نہیں کی جسے آپ محسوس کر گئے ہیں۔ میں دوبارہ request کروں گا۔

رائے اعجاز احمد، لاء اینڈ آرڈر پر کیسی بحث کہ آئی جی موجود نہیں ہوتا۔ لاء اینڈ آرڈر پر کیسی بحث کہ جب آئی جی موجود نہ ہو۔ راجہ بشارت جا کر آئی جی کو کیا بتائیں گے؟ آئی جی جذبات سننا گوارا نہیں کرتا۔ ایڈیشنل آئی جی نہیں آتا' کوئی آتا نہیں ہے اور ہم لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرتے

ہیں۔ بجٹ پر بحث کر رہے ہیں تو کون موجود ہے؟ کیا پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ والے موجود ہیں۔ کوئی محکمہ آتا نہیں ہے اور ہم بحث کرتے ہیں۔ راجہ صاحب تو اپنے ہیں' ہم ان کو تو ان کے کمرے میں جا کر بین سنا سکتے ہیں لیکن جب کوئی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہے تو یہ کیسی اسمبلی ہے اور کیسی بات ہے۔

وزیر مال، جناب سپیکر! رانے صاحب کی تحریک التوا میرے پاس پہنچ گئی ہے۔ میں کل اس کا جواب دے دوں گا' کوئی بات نہیں ہے اسے آپ کل take up کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' سلدیرا صاحب!

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، شکریہ۔ جناب سپیکر! کل یہاں بڑی اہم بحث ہو رہی تھی اور جس پوائنٹ پر آ کر ختم ہوئی تھی وہیں سے میں شروع کرنا چاہوں گا۔ ابھی رانے صاحب بھی فرما رہے تھے کہ جب امن عامہ پر بحث ہو تو متعلقہ لوگوں کا اسمبلی میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ آئی جی اور ہوم سیکرٹری کو پابند کرنا چیئر کا اختیار ہے۔ ہم گزارش کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے اگر تجاویز یا شکایات پیش کی جاتی ہیں تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کو نوٹ کیا جائے اور اگر وہ صحیح ہوں تو ان کو دور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں ہدایت کروں گا کہ اصولاً جب لاء اینڈ آرڈر کا issue زیر بحث ہو تو متعلقہ افسران گیلری میں موجود ہوں کیونکہ یہ اسمبلی ایک مقام رکھتی ہے۔ اس کی اہمیت ہے اور اسمبلی کو اہمیت دی جائے اور اسمبلی کے اراکین کے نکات کو یہاں پر نوٹ کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)
میں یہ وضاحت کروں گا اور ہدایت دوں گا کہ تمام افسران خواہ وہ آئی جی ہو' خواہ وہ سیکرٹری ہوں۔

They should be present in the galleries during the Question hour and during the discussion

اور یہ ہونا چاہیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری استدعا یہ تھی کہ ہوم سیکرٹری کل موجود تھے۔ ابھی بھی آ رہے ہیں اور آئی جی بھی ابھی آپ کے حکم کی تعمیل میں یہاں پر حاضر ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ ہونا چاہیے۔ بجائے بلانے کے they should be presented here at time of discussion جی' فرمائیں!

جناب محمد ایوب خان سلدیرا: جناب سپیکر! محکمہ پولیس ایک ایسا ادارہ ہے جس کا قیام اس لئے عمل میں لایا گیا تھا کہ عوام کی عزت' جان اور مال کی حفاظت ہو۔ محکمہ پولیس کے ملازمین ہمارے بھائی ہیں' اسی معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم ان کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے۔ ان کی تضحیک نہیں کرنا چاہتے لیکن جو خامیاں ہم کو ان میں نظر آتی ہیں۔ ان کو بیان کرنا بے حد ضروری ہے۔ میں سب سے پہلے ان باتوں کا ذکر کروں گا جو حکومت کی طرف سے اس محکمے کو میسر نہیں ہیں۔ ان کے اپنے مسائل ہیں۔ جب ایک ملازم اپنے مسائل میں ہو تو میرے خیال میں وہ صحیح ڈیوٹی ادا نہیں کر سکتا۔ آپ پورے پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں جا کر دیکھیں تو وہاں ان کے لئے رہائشی کوارٹر نہیں ہیں۔ پولیس ملازمین ڈیوٹی کے بعد آتے ہیں تو ان کے لئے سونے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی جگہ نہیں بنائی گئی۔ اس کے لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ جتنا بجٹ میسر ہو' ضروری نہیں کہ اسی سال سارے مکمل کئے جائیں ان کے رہائشی کوارٹر بننے چاہئیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ایک ہی صوبے میں کانسٹیبل کی تنخواہوں میں تضاد پیدا کیا گیا ہے۔ اس میں تفاوت ہے۔ پٹرولنگ پوسٹ کی ایک نئی ایجنسی قائم ہوئی ہے۔ اس کی تنخواہ دیکھتے ہیں---

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں۔ میرے خیال میں پولیس کے لئے جتنا کام اس گورنمنٹ نے کیا ہے کسی نے نہیں کیا۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا: جناب سپیکر! ان کے مسائل کو حل کرنا چاہیے تا کہ وہ بہتر کام کر سکیں۔ اس کے بعد عوام اور پولیس کے مسائل ہیں۔ عوام کے وہ مسائل جو پولیس پیدا کرتی ہے یا ان کو حل نہیں کرتی۔ اس میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے ہاں ایس۔ایچ۔اوز کی تعیناتی اور ان کے اختیارات اور عوام کے ساتھ ان کے سلوک پر بحث ہوتی ہے۔ اسی پر شکایت ہوتی ہے۔ میں یہ تجویز دوں گا کہ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے کہ جو اصول اور جو رولز پولیس

کے موجود ہیں ۔ان پر عملدر آمد کروانے کے لئے ان کے اعلیٰ حکام سے ان کی میٹنگز ہوں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ایس۔ایچ۔او کی تعیناتی کے لئے ڈی۔پی۔او کا صوابدیدی اختیار ہے۔ وہ کسی اچھے دیانتدار' بد کردار یا کسی ایس۔ایچ۔او کو تعینات کر دے تو اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ صوابدیدی اختیار تمام تر مسائل کو پیدا کرتا ہے۔ اس کے چیک اینڈ بیلنس کے لئے اعلیٰ حکام کو سوچنا چاہیے اور اس میں اس ہاؤس کے ممبران کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ تفتیش صحیح طریقے سے نہیں ہوتی۔ تفتیش کے لئے ایک رول ہے کہ جب مقدمہ درج ہوتا ہے تو اس کے بعد ایف۔آئی۔آر مدعی کے حوالے کرنے کے بعد اس تفتیشی کا پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ موقع پر جائے اور نقشہ بنائے اور وہاں پر موجود لوگوں سے اس مقدمے کے بارے میں پوچھے اور جب پہلی دفعہ کوئی بات پوچھی جاتی ہے تو حقائق سامنے آجاتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! اب میں مہنگائی کے بارے میں ایک بات ہی کہوں گا کہ مہنگائی کے سلسلے میں گورنمنٹ اقدامات کرتی رہتی ہے لیکن price control Act موجود ہے۔ اس پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا۔ اس کو چیک کرنے کے لئے اس پر implement کے لئے گورنمنٹ کیا کرتی ہے آج تک ہمیں فیلڈ میں کچھ نظر نہیں آیا۔

محترمہ لبنیٰ طارق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب ہم wind up کرنا چاہتے ہیں۔ اب پوائنٹ آف آرڈر کا کوئی ٹائم نہیں ہے۔

محترمہ لبنیٰ طارق، صرف ایک منٹ لوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

محترمہ لبنیٰ طارق، جناب سپیکر! رائے اعجاز صاحب نے بھی کہا کہ لاء اینڈ آرڈر جیسے اہم موضوع پر آج بحث ہو رہی ہے اور ایوان میں نہ تو آئی۔جی صاحب' نہ ڈی۔آئی۔جی صاحب موجود ہیں' کسی کی representation نہیں ہے۔ اس سے پہلے یہاں پر کچھ پولیس آفیسرز بیٹھے ہوتے تھے مگر

آپ دیکھیں کہ اب تو وہ بھی موجود نہیں ہیں ان کی صرف ٹوپی انہیں represent کر رہی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سلدیرا صاحب! آپ wind up کریں۔ سب کو ٹائم دینا ہے۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا: جناب سپیکر! میں نے مہنگائی پر گزارش کی ہے کہ پرائس کنٹرول ایکٹ پر بالکل عملدر آمد نہیں کیا جاتا۔ ایک لاء موجود ہے اس پر عملدر آمد کس نے کروانا ہے؟ یہ حکام جانتے ہیں ہمیں اس دور میں کوئی بندہ نظر نہیں آرہا جو اس کو دیکھے۔ اگر ہم سبزی فروٹ یا کپڑا جوتے وغیرہ کو دیکھ لیں تو جب یہ چیزیں بنتی ہیں تو ان کو بنانے پر جو خرچ ہوتا ہے یا فیکٹری اس کو بنانے پر لگاتی ہے اس پرائس کو کوئی نہیں دیکھتا، یہ cost of production کیا ہے اور اس پر وہ منافع کتنا لے رہے ہیں اس کا ہمیں کوئی اندازہ نہیں ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیے کہ جو product بنائیں اس کی cost of production ہو، اس کی percentage کے حساب سے اس کا منافع ہو اور اس پر اس کی قیمت درج ہو۔ وہی چیز جب ہم دیہات سے لیتے ہیں تو اس کی قیمت اور ہوتی ہے، لاہور جاتے ہیں تو اور ہوتی ہے، اسلام آباد جاتے ہیں تو اس کی قیمت اور ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ کیونکہ ٹائم بہت تھوڑا ہے، نماز جمعہ کا وقت بھی ہونے والا ہے۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا: میں بجٹ کے حوالے سے تھوڑی سی بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ بجٹ میں کر لینا۔ ابھی آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ میں نے آپ کو کافی ٹائم دے دیا ہے۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا: میں صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا: جناب سپیکر! ہمیشہ بجٹ تیار ہوتا ہے لیکن میں اس میں یہ گزارش کروں گا کہ بہاولپور ڈویژن، ڈی۔جی خان ڈویژن اور ملتان ڈویژن ایسے علاقے ہیں جو پسماندہ ہیں ان علاقوں میں پچھلے ادوار میں بالکل ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی۔ اگر ڈویلپمنٹ ایریا کے مقابلے میں

ان کو برابر رکھا جائے تو یہ زیادتی ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ ہمارے اضلاع جہاں پسماندگی زیادہ ہے' جہاں سڑکوں کی ضرورت زیادہ ہے وہاں بجلی کا نام و نشان نہیں ہے' ہسپتال بالکل نہیں ہیں' سکول نہیں ہیں تو اس کی پسماندگی کے لحاظ سے بجٹ میں amplify کیا جائے۔ شکریہ۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now I will call upon Rai Ijaz Sahib to make a speech.

رائے اعجاز احمد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جس ادارے کی بحث ہو وہ نہیں آتے۔ میں اس سیٹ پر بیٹھا تھا جہاں اب آپ تشریف رکھے ہوئے ہیں۔ پی ٹی وی والے ہمیں بالکل نہیں دکھاتے تھے۔ میں نے رولنگ دی اس کے بعد وہ اس پر کچھ غور کر رہے ہیں۔ جب محکمہ پولیس کی بات کرنی ہو تو اس وقت محکمہ پولیس کے افسران کا موجود ہونا ان کا کوئی احسان نہیں ہے' ہم ان کی تنخواہیں پاس کرتے ہیں تو ان کو تنخواہیں ملتی ہیں۔ لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ راجہ صاحب بھی شرافت سے کام لیتے ہیں وہ ان پر مہربانی کرتے ہیں کہ میں اکیلا ہی سنبھال لوں گا۔ بات اصولوں کی ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ کسی ضلع میں تقرریوں کا یہ بتا دیں کہ کسی کا عمل دخل ہے' یقیناً عمل دخل نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ سیاسی تقرریاں ہم کرتے ہیں' سیاسی بات کرتے ہیں۔ سیاست دانوں کی یہ کوئی بات نہیں سنتے۔ پولیس رولز نے ان کو مادر پدر آزاد کر دیا ہے۔ یہ اپنی من مانی کرتے ہیں' اس قانون کے ذریعے بادشاہت کرتے ہیں جو انہیں یہ رعایت دی گئی ہے۔ یہ عوام پر ظلم کرتے ہیں۔ رشوت کا ریٹ بڑھ گیا ہے' پہلے ایک ایف۔ آئی۔ آر درج ہوتی تھی' پولیس والے پیسے لیتے تھے۔ اب دوبارہ انویسٹی گیشن والے آ گئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بھی پیسے دے دو' ملزموں کو پکڑنے کے پیسے' ملزم چھوڑنے کے پیسے' بے گناہ کرنے کے پیسے' چالان کرنے کے پیسے' ضمانت کروانے کے پیسے' عبوری ضمانت confirm کروانے کے پیسے لیتے ہیں' ان چھ مراحل میں یہ پولیس کا محکمہ چل رہا ہے۔ بات اصولوں پر رہنی چاہیے' ملک کب قائم رہتے ہیں؟ ملک تب قائم رہتے ہیں جب انصاف ہو۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے دکھا دیا جائے کہ کون سے ضلع میں کون سے تھانے میں انصاف ہے' انصاف وہاں بکتا ہے۔ میری ماؤں بہنوں کی عزت سربازار تار تار کی جا رہی ہے لیکن کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ کوئی سیفٹی کمیشن کام نہیں کر رہا

ہے۔ ایم۔پی۔اے بیچارے بے بس ہیں' مظلوم ہیں ان کی کوئی شنوائی نہیں ہے۔ خدارا! اگر انہوں نے کوئی قانون بنوانا ہے تو میری راجہ صاحب سے گزارش ہے اور میں چودھری پرویز الٰہی وزیر اعلیٰ پنجاب سے ہاتھ باندھ کر عرض کرتا ہوں کہ خدارا! عوام کو امن و امان چاہیے' عوام کو انصاف ان کی دہلیز پر چاہیے۔ انہیں عزت کے ساتھ روٹی چاہیے۔ دو چیزیں دے دیں آپ کی حکومت لمبی ہوگی اور لوگ آپ کو یاد کریں گے' اچھے نام سے یاد کریں گے۔ آپ دیکھیں کہ یہاں روٹی کتنی مہنگی ہو گئی ہے' تیل ڈیزل مہنگا کرتے جا رہے ہیں۔ خدارا! ڈیزل سستا کر دیں' روٹی سستی کر دیں اور عوام کو انصاف مہیا کر دیں۔ یہ تین باتیں پوری کر دیں تو چودھری پرویز الٰہی کا نام اس پنجاب کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے گا لیکن تاریخ کبھی معاف نہیں کرتی' تاریخ ہمیں بتا دیتی ہے' تاریخ دان لکھتا ہے کہ کون کامیاب ہوا' ناکام کے لئے کبھی جمع کا صیغہ نہیں لگایا گیا۔ کامیاب ہو کر کہتے ہیں کہ ناکام ہو گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ٹائم ہے۔ یہ ہمارا آخری بجٹ ہو گا۔ ہم تیسرا بجٹ دے رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگلا بجٹ بھی آئے لیکن حالات اس طرف جا رہے ہیں۔ کبھی گوجرانوالہ میں واقعہ ہو جاتا ہے' لاہور میں ریس ہوئی لیکن وہاں علیحدہ ریس کا ڈرامہ رچا دیا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ اس ملک کو چلانا ہے' اس ملک کو چلانے کے لئے ہمیں وہ فیصلے کرنے چاہئیں جو آئندہ کی نسلیں یاد رکھیں۔ ہم نے ملک توڑ دیا' سارا ملک کھو دیا۔ اس ملک کے فیصلے کے لئے' اس ملک کو بچانے کے لئے میری ماؤں بہنوں کی عزتیں پامال ہوئیں۔ ہندوؤں' سکھوں نے جو کچھ کیا لیکن اس کے باوجود یہ ملک پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا۔ اسلام کی بات کرتے ہیں تو وہ ناگوار گزرتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آج بھی امن و امان سب سے زیادہ ضروری ہے۔ سب سے پہلے امن و امان اور انصاف ہونا چاہیے۔ ڈکیتیاں ہو رہی ہیں' راجہ صاحب بتا دیں کہ ڈکیتیوں کا ریٹ کم ہوا ہے' میں کہتا ہوں کہ پرچے کم درج ہوتے ہوں گے۔ پولیس اپنے بچاؤ کے لئے' اپنے تحفظ کے لئے پرچے کم درج کرتی ہے۔ یہ حقیقت ہے جو میرے بھائی خاموشی سے بات نہیں کرنا چاہتے۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں اور میری راجہ صاحب سے درخواست ہے کہ یہ مجھے بتائیں کہ کہاں انصاف ہو رہا ہے؟ چودہ چودہ بندے ڈکیتیاں کر رہے ہیں' مسلح گروہ پھر رہے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ پولیس والے خود ڈرتے ہیں۔ اشتہاری ملزمان ہیں۔ نہ ڈکیتی کا پرچہ درج

ہوتا ہے نہ ریپ کا پرچہ درج ہوتا ہے۔ میرے ضلع میں اور سارے پنجاب میں ڈکیتی کے ساتھ ریپ ہو رہا ہے لیکن کوئی بھی قانون موجود نہیں ہے۔ آئی۔جی ہماری بات سننا گوارا نہیں کرتا۔ آئی۔جی نے جانا ہے تو دو مہینے پہلے ریٹائر کر کے نیا آئی جی لگا دیا جائے۔ اس نے تو مئی جون میں چلے جانا ہے تو اس کو ہمارے پنجاب کے عوام کی کیا فکر ہے؟ پنجاب کے عوام کی فکر ہمیں ہے جنہوں نے ان کے دروازے پر جانا ہے ہم جا کر دستک دیتے ہیں 'ماں' بہن 'پھوپھی' ماسی کہہ کر ووٹ مانگتے ہیں اور وہ ہمیں ووٹ دیتے ہیں۔ یہاں ہمیں جو عزت ملتی ہے یا سڑکوں پر عزت ملتی ہے وہ ان غریب عوام کی ہے۔ لیکن ہم یہاں آ کر بھول جاتے ہیں کہ ہم کن کے ووٹوں کے طفیل یہاں آئے ہیں ' کن ماؤں بہنوں نے ہمارے لئے دعائیں کیں؟ کن بھائیوں' چاچوں اور تایوں نے ہمارے لئے نعرے لگائے؟ یہاں میرٹ کے نام پر قانون کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ بھرتیاں ہو رہی ہیں۔ آپ میرے ضلع شیخوپورہ میں دیکھ لیں کہ جعلی بھرتیاں ہوئیں' محکمہ صحت کے ایک بندے نے بھرتیاں کیں' وہاں سے اٹھا کر اس کو ایم۔ایس ساہیوال لگا دیا گیا۔ میں نے یہاں احتجاج کیا تھا' میں نے پی۔اے۔سی میں احتجاج کیا تھا۔ ای۔ڈی۔او نے پچاس پچاس ہزار لے کر بھرتی کی' میرے ضلع کے ایم۔پی۔اے بیٹھے ہیں کوئی اٹھ کر کہہ دے۔ بھرتیاں بالکل جعلی تھیں لیکن میں انکوائری کرواؤں گا۔ بات یہ ہے کہ ہمیں اپنا قبلہ اور سمت درست کرنا ہے' قبلہ اور سمت درست کرنے کی بات ہے۔ یہ حکومت آنی جانی والی بات ہے۔ حکومت آنی ہے اور چلی جانی ہے۔ اقتدار آنا ہے 'اقتدار اللہ تعالیٰ کا ہے وہ "مالک الملک و توت الملک" ہے 'سب چیزیں اللہ کی مرضی سے چلتی ہیں۔ لیکن ہم عوام کو صرف ایک بات کا ریلیف دے دیں کہ امن و امان قائم کر دیں رجسٹریشن آف کیس کر دیں اور دفعہ 182 کے بارے میں' میں عرض کروں گا کہ اس کی سزا خواہ آدھی کر دیں لیکن کم از کم تین سال سزا جھوٹا پرچہ درج کروانے پر بھی لاگو ہونی چاہیے۔ ایک بندہ لکھتا ہے کہ گنہگار ہے اور دوسرا لکھتا ہے بے گناہ ہے 'تیسرا لکھتا ہے گنہگار ہے 'چوتھا لکھتا ہے بے گناہ ہے جس کے اوپر پرچہ ہو جاتا ہے وہ گھر رل جاتا ہے' وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ جیلوں کے نظام کے بارے میں عرض کروں گا کہ وہاں پر منتھلیاں چلتی ہیں۔ یہ میرا تجربہ ہے 'میں نظر بند رہتا رہا ہوں لیکن اس کے بعد کوئی بھی اصلاح کی بات نہیں ہے وہاں پر لوگ دھکے کھاتے

ہیں میری مائیں بہنیں باہر ملاقات کے لئے ذلیل و خوار ہوتی ہیں ان کے لئے ملاقات صبح آٹھ بجے سے چار بجے تک کیوں نہیں ہو سکتی' ایسا ہو سکتا ہے لیکن یہ کریں گے نہیں۔ میں دوبارہ 'سہ بار صرف یہ کہوں گا کہ اس ملک کے لئے' اس ملک کے غریب عوام کے لئے ان نونہالوں کے لئے' ان نوجوان سپوتوں کے لئے ہم کم از کم یہ کر دیں کہ یہاں پر قانون کی حکمرانی ہو' عدل و انصاف ہو۔ حضرت عمر کے بیٹے کو کوڑوں کی سزا ہوئی تو کہا کہ اس کو کوڑے مارو اور جب مر جائے تو تب بھی اس پر کوڑے پورے کرو یہ اسلامی نظام تھا جس کو ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہے۔ میری راجہ صاحب سے درخواست ہے راجہ صاحب انھیں اور جائیں کہ کہاں انصاف ہوتا ہے؟ پولیس کہتی ہے کہ ہم ان کے ماتحت نہیں ہیں' پولیس کہتی ہے کہ ہم کسی کے ماتحت نہیں ہیں' ہم آسمانی مخلوق ہیں' اللہ کے اتارے ہوئے ہیں ہم پر کسی کا کوئی قانون نہیں ہے۔ ان کا سیکرٹری نہیں ہے' چیف منسٹر اپنے احکامات سیکرٹری کے ذریعے implement کرواتا ہے مگر there is no secretary for Police اور I.G of secretary , I.G is police ' آئی۔جی کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں' میں جنگل کا بادشاہ ہوں' کوئی قانون نہیں ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، بہت شکریہ۔

محترمہ ثمینہ نوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لاء اینڈ آرڈر پر بحث کو wind up کر رہے ہیں کیونکہ جمعہ کی نماز کا وقت ہے۔ رانا صاحب کے علاوہ ایم۔ایم۔اے والوں کی طرف سے سید احسان اللہ وقاص صاحب اور پی پی کی طرف سے بھی کوئی صاحب بولیں گے۔

محترمہ ثمینہ نوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ میں کوئی اور چیز take up نہیں کر رہا میں تو wind up کر رہا ہوں۔

جی' وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرے نہایت معزز بھائی رانے صاحب نے بہت اچھی تقریر کی ہے اور صوبے کے امن و امان کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ بالکل درست ہے میں یہ بھی عرض

کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پولیس کے حوالے سے اس کی من مانیوں 'ان کے غیر قانونی اقدامات کی جو تفصیل بیان کی ہے اس میں میں ایک بات مزید بھی ان کی توجہ کے لئے بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ پولیس سے غیر قانونی کام کروائیں گے 'ان کو غیر قانونی کام کہیں گے اور اس کے بعد ان سے یہ توقع رکھیں کہ وہ خود بڑے قانون کے پابند ہو جائیں تو یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ جس صوبے کے اندر یہ ڈیوٹی لگا دی جائے کہ وہ ایک ایک دکان پر جائے اور جا کر ہڑتال کو ختم کرانے کی کوشش کریں۔ ایک ایک دکان پر پہنچ کر انہیں دکانیں کھولنے کی تاکید کریں اور پولیس کی یہ ڈیوٹی لگا دی جائے کہ وہ باقی سارے کام چھوڑ کر پندرہ دن صرف سیاسی جماعتوں کی اپیل پر ہونے والی ہڑتال کو روکنے کے کام میں ہی لگی رہے تو اس کے بعد آپ یہ توقع کریں' آپ ایس۔ایچ۔او سے یہ توقع کریں کہ وہ آپ کے کہنے پر غیر قانونی کام تو کرے لیکن اپنے کہے پر کوئی غیر قانونی کام نہ کریں یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ نے پولیس کو ٹھیک کرنا ہے تو سب سے پہلے حکمرانوں کو اپنے آپ کو ٹھیک کرنا ہو گا۔ اس کا آغاز حکمرانوں کو اپنے آپ کو ٹھیک کرنے سے ہو گا۔ آپ ان کو کوئی غیر قانونی کام نہ کہیں اور اس کے بعد وہ کوئی غیر قانونی کام کریں تو پھر اس کے بعد آپ ان کو پکڑ سکیں گے۔ محترم میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت امن و امان کی صوبہ بھر میں صورتحال انتہائی تکلیف دہ ہے'ہم رات کو گھر جاتے ہیں تو ڈرتے ہوئے جاتے ہیں کہ پتا نہیں گھر کے باہر سے ہی کوئی گاڑی چھین لے' کئی دفعہ میرے گھر کے قریب گاڑیاں چھیننے کی وارداتیں ہوئی ہیں اور بعد میں اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی' کوئی پرچہ درج کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ مہنگائی نے اس ملک کے عوام کو لوٹ کھایا ہے 'لوگوں کا جینا دوبھر ہو چکا ہے 'لوگوں کے گھر کا چولہا بجھ چکا ہے'جس ملک کے اندر مہینے میں دو سے تین دفعہ پٹرول کی قیمتیں بڑھیں اور اس مقام تک پہنچ جائیں کہ ایک موٹر سائیکل سوار کے لئے بھی پٹرول خریدنا مشکل ہو جائے۔ جو صوبہ زرعی ہونے کے باوجود اور جو صوبہ پہلے اناج کا گھر کہلاتا تھا آج اس صوبے میں دوسرے علاقوں سے پیاز بھی آرہا ہے' انڈیا سے پیاز آرہا ہے' سبزیاں دوسرے صوبوں سے آرہی ہیں ' ٹماٹر دوسرے علاقوں سے آرہا ہے' ادرک دوسرے علاقوں سے آرہی ہے' اور جس صوبے میں پیاز کی قیمت بیس روپے 'تیس روپے 'چالیس روپے کلو تک پہنچ

جائے وہاں پر آپ اور مہنگائی کی کیا بات کرتے ہیں؛ مہنگائی نے ایک عام آدمی کا چولہا بجھا کر رکھ دیا ہے۔ حکومت روزانہ دعوے کرتی ہے کہ اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے پتا نہیں ان کا خزانہ جو بھرا ہوا ہے انہوں نے بھر کر کہاں رکھ چھوڑا ہے ۔ عام آدمی کو ریلیف نہیں دیں گے ' عام آدمی کو مشکلات کا شکار کرتے چلے جائیں گے ' عام آدمی کی زندگی مشکل سے مشکل ترین ہو چکی ہے ' اب کسی عام آدمی کو سمجھ نہیں آتی کہ وہ اپنے گھر کا بجٹ کس طرح بنائے' گھر کس طرح چلائے اور کس طرح اس کو mamtain کرنے کی کوشش کرے؛

جناب والا! آئندہ بجٹ آنے والا ہے میں اس کے حوالے سے بھی صوبائی حکومت سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے پچھلے بجٹ میں پانچ مرلے والا آپ نے ایک ریلیف دیا اور اس میں بھی بڑا کردار اپوزیشن کا تھا' ہم نے شور مچایا بہرحال ہم شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہمیں وہ ریلیف دیا۔ تین ساڑھے تین سو روپے سالانہ فی گھر ڈیوٹی سے جان چھوٹی ہے' ایکسائز ڈیوٹی سے تو کم جان چھوٹی ہے مگر اس محکمے سے زیادہ جان چھوٹی ہے لوگوں نے بڑا ریلیف محسوس کیا لیکن خدا کے لئے لوگوں کو ریلیف دینے کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں' بہت سارے راستے موجود ہیں' تعلیمی اداروں کی اصلاح کیجئے' تعلیمی ادارے برباد ہوئے ہوئے ہیں' ان میں نہ اساتذہ ہوتے ہیں اور نہ بچوں کو کوئی پڑھانے والا ہوتا ہے' یہاں پر بلند و بانگ دعوے کئے جا رہے ہیں اور ایسے facts and figures پیش کئے جا رہے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے' کوئی وجود ہی نہیں ہے' جب ان اعداد و شمار کے ذریعے سے آپ اپنی کارکردگی کو بہتر بنانا چاہیں تو وہ نہیں بن سکتی۔ انصاف وہ ہے جو ہر جگہ پر محسوس کیا جائے' عدالتوں میں جا کر دیکھیں کہ وہاں پر کیا حالت ہو چکی ہے ' وہاں پر مجسٹریسی کا نظام جس طرح نئے سرے سے تشکیل دیا گیا اور سول ججز کی جو حالت ہے اور سیشن عدالتوں کی جو حالت ہے' کسی عدالت پر براہ راست تنقید کرنے کی بجائے میں صرف یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے وہاں پر ان کو بھی کوئی سہولت دیں ' ان کی عدالتوں کی حالت آپ دیکھیں چھتیں اس طرح لٹکی ہیں کہ ابھی جج صاحب پر چھت گر پڑے گی اور تھانوں کی عمارات کی یہ حالت ہے کہ جب ملزمان کو پکڑا جاتا ہے ان کو بٹھانے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ خود پولیس افسران اور ملازمین کے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں

ہے' ان کے لئے بھی بے شمار مشکلات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو پولیس کا سسٹم بنایا گیا ہے اگر کوئی اس کے اندر رہتے ہوئے دیانتداری سے اور قانون کے مطابق کام کرنا چاہے تو اس سسٹم کے اندر وہ کام کر ہی نہیں سکتا۔ جس پولیس کو آپ سٹیشنری تک نہ دیں' جس پولیس کو آپ رہنے کے لئے جگہ تک نہ دیں' جس پولیس کو آپ کھانے کے لئے کوئی چیز نہ دیں ان سے آپ لوٹ مار کی توقع نہ رکھیں تو اور کیا توقع کریں گے؟ خدا کے لئے اگر آپ نے کوئی اصلاحات کرنی ہیں تو بنیادی اصلاحات کیجئے اور بنیادی اصلاحات صرف اوپر سے لیپا پوچی کرنے سے نہ یہاں پر امن و امان آئے گا نہ لوگوں کو سہولیات میسر آئیں گی۔ خدا کے لئے بجٹ میں کوشش کریں کہ لوگوں کو سہولیات دی جائیں' ان کو ریلیف دیا جائے اور مہنگائی کو کنٹرول کریں۔ مہنگائی کا جن اگر عوام کو کھا رہا ہے تو یہ جن جب اٹھے گا تو حکومت کو بھی کھا جائے گا۔ بھوکے لوگ جب اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو ان کو کوئی نہیں روک سکتا۔ اب لوگ بھوک کے مارے اٹھنے کے لئے تیار ہوئے ہوئے ہیں اور اگر ان کو روکنا ہے' ان کو اس وجہ سے روکنا ہے اس سے قبل کہ بھوکے اٹھیں اور حکومتوں کے در و دیوار ہلا دیں خدا کے لئے اس مہنگائی کے جن کو کسی بوتل میں بند کریں تاکہ لوگوں کو کچھ ریلیف محسوس ہو۔ بہت بہت شکریہ۔ و آخرُ دعونا ان الحمدللہ رب العالمین ○

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلے مقرر رانا ثناء اللہ خان صاحب ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے پری بجٹ بحث کی اجازت دی اور ساتھ ہی امن و امان اور مہنگائی کو بھی شامل کر لیا گیا۔ اب اس مختصر وقت سے اسی صورت استفادہ ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں' میں چند بنیادی principles کو ہی ایوان کے سامنے رکھ سکوں گا کیونکہ اس پر تفصیلات ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک مہنگائی اور امن و امان کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے بعد جب لاء منسٹر صاحب wind up speech کرنے لگیں گے تو وہ یہ نہیں کہیں گے کہ اس صوبے میں امن و امان کی صورتحال درست ہے بلکہ وہ یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ امن و امان کی صورتحال تسلی بخش نہیں ہے۔ ہاں! اسے مزید بہتر کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور اسی طرح اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکے گا کہ صوبے میں یا اس ملک میں مہنگائی نہیں ہے اور جب صوبے

میں مہنگائی عام آدمی کی دسترس سے باہر ہے اور امن و امان کی صورتحال انتہائی ابتر ہے تو پھر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس ملک کے حالات درست سمت میں نہیں جا رہے۔ مہنگائی کے بارے میں recent سروے کے مطابق ہر آدمی پٹرول سے بنی ہوئی مصنوعات کو استعمال کر رہا ہے۔ جو آدمی اپنی زندگی میں کہیں بھی سفر نہیں کرتا وہ کم از کم رات کو اپنے گھر میں جو دیا جلاتا ہے۔ اس میں بھی مٹی کا تیل ضرور استعمال کرتا ہے۔ یعنی پٹرول ایک ایسی انرجی ہے جو عام آدمی اور ہر آدمی جو کہ اس وقت غار میں نہیں رہ رہا' وہ اس کا استعمال کر رہا ہے اور اس کے بعد دوسری انرجی یعنی main source گیس اور بجلی ہے اور بجلی سے بھی تقریباً 90 فیصد لوگ مستفید ہو رہے ہیں ان کے بغیر زندگی کا تصور محال ہے۔ اب ان تینوں چیزوں کا کنٹرول اگر تو اس وقت کسی اور کے پاس ہے تو آپ اسے مورد الزام ٹھہرا سکتے ہیں کہ فلاں وجہ سے 'دکانداروں نے مہنگائی کر دی' اپوزیشن نے مہنگائی کر دی' زمینداروں نے مہنگائی کر دی۔ یہ تینوں چیزیں حکومت کے کنٹرول میں ہیں۔ پٹرول کلی طور پر حکومت کے کنٹرول میں ہے' گیس اور بجلی بھی کلی طور پر حکومت کے کنٹرول میں ہے اور اگر یہ چیزیں سستی کر دی جائیں' انرجی کے یہ ذرائع اس ملک کی معیشت میں دوڑتا ہوا خون ہیں جس طرح انسانی جسم میں خون دوڑتا ہے اور اگر صحت مند خون نہ ہو تو انسان صحت مند نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ملک کی معیشت میں دوڑتا ہوا خون یہ انرجی ہے۔

جناب سپیکر! جب تک آپ اس کو درست نہیں کریں گے تو اس وقت تک میں نہیں سمجھتا کہ اس ملک کی معیشت درست ہو سکتی ہے اور جس طرح سے انسانی جسم میں خون دوڑتا ہے۔ اگر اس میں جس طرح اب سیاست میں ہمارے حکمران ڈکٹیٹر ہیں وہ ہر چار یا پانچ سال بعد خوشامدی طبقہ کی شکل میں [*****] inject کر دیتے ہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ملک کی سیاست ٹھیک نہیں ہے۔

MR. DEPUTY SPEAKER: I Expunge from the record [********]

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ کوئی سب کا اچھا خون ہے لیکن جناب سپیکر! ڈکٹیٹر سیاست میں جو خون شامل کرتے ہیں وہ |*****| شامل کرتے ہیں اور بعد میں کہتے ہیں کہ سیاست صحیح نہیں ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! پٹرول سے متعلق میں بڑی مختصر سی بات کروں گا کہ اس وقت ایک لاکھ 92 ہزار بیرل خام تیل پاکستان درآمد کرتا ہے اور یہ تیل تین ریفائنریوں سے ریفائن ہو کر ملکی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور اس کی قیمت 40 سے 50 ڈالر کے درمیان account ہو رہی ہے کبھی 48 اور کبھی 45 ڈالر تو یہ تقریباً 20 سے 22 روپے فی لٹر یعنی پٹرول ریفائن ہونے کے بعد اگر اس کی قیمت آپ 50 ڈالر بھی طے کرلیں تو تقریباً 20 سے 22 روپے فی لٹر اس کی قیمت آتی ہے۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ اس پٹرول کی قیمت 20 سے 22 روپے فی لٹر بنتی ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ گوادر اور ہمارے قبائلی ایریا میں جہاں افغانستان اور ایران سے آنے والے سمگل شدہ تیل کی قیمت بھی 20 سے 22 روپے فی لٹر ہے اب اس پر حکومت کیا کرتی ہے؟ حکومت اس پر 9.30 روپے فی لٹر پٹرولیم ڈویلپمنٹ ٹیکس لگاتی ہے جسے لیوی کہتے ہیں یعنی ایک لٹر پر 9.30 روپے صرف ایک مد میں سرچارج ہے۔ اس کے بعد 5.53 پیسے جنرل سیلز ٹیکس ہے اور اس کے بعد 3.52 روپے کرایہ ہے یعنی ایک لٹر پٹرول جو کراچی میں استعمال ہوتا ہے اس پر بھی 3.52 روپے کرایہ ہے اور جو گلگت میں استعمال ہوتا ہے اس پر بھی یہ کرایہ 3.52 روپے ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ 9، 5 اور 3 روپے ملا کر تقریباً 17 روپے بنتے ہیں یعنی حکومت جو اس وقت ہمارے وزیراعظم ہیں جو تنخواہ تو امریکہ کے کسی بنک سے لیتے ہیں اور |*********| یہاں پاکستان میں on duty ہیں اب وہ ہر وقت یہی بات قوم کو سناتے ہیں کہ ہمارا خزانہ لبالب بھرا ہوا ہے۔ ہمارے پاس زر مبادلہ اتنا آ گیا ہے کہ وہ ہم سے سمیٹا نہیں جاتا اور ان حکمرانوں نے پچھلے یعنی تین سال میں کوئی 33 ممالک کے tour کئے ہیں یعنی صدر کو اور وزیر اعظم کو کوئی اور کام ہی نہیں

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہے۔ اٹھتے ہیں اور 100 یا 150 آدمی ساتھ لیتے ہیں اور سیر کو نکل جاتے ہیں اور چار پانچ ملک پھر کر آ جاتے ہیں اور اس کے بعد حاصل result زیرو ہے اور کہتے ہیں کہ ہم وہاں بھی گئے تھے اور وہاں بھی گئے تھے۔ اب ہمارے پرائم منسٹر جو |***********| ہمارے ملک پر مسلط ہیں تو آپ ان کا اندازہ کریں کہ یہ پچھلے ماہ برسلز گئے تھے جہاں پر ورلڈ اکنامک فورم کی میٹنگ تھی۔

MR DEPUTY SPEAKER: I expunge from record |*******|

RANA SANA ULLAH KHAN: |*****|

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! وہ تنخواہ تو باہر سے لیتے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: He is the elected Prime Minister

RANA SANA ULLAH KHAN: No sir he is not the elected Prime Minister

وہ تو |***| ہیں انہیں elected کروایا گیا ہے۔ اگر آپ نے یہی کہنا ہے تو |****| کہہ لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I expunge form the record.

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ |*********| Prime Minister برسلز گئے تھے اور وہاں پر جو ورلڈ اکنامک اجلاس تھا تو وہاں پر پیش اعداد و شمار کے مطابق 2.95 بلین ڈالرز کی انوسٹمنٹ یورپی یونین سے باہر آئی ہے اور اس 2.95 بلین میں سے پاکستان کا حصہ صرف 700 ملین ہے جو اس کا ایک فیصد بھی نہیں بنتا۔ یعنی یہ ان کے 33 ممالک کے tour ہیں' ان کو دیکھیں کہ ان کے اوپر انہوں نے کتنا خرچ کیا اور ان کی کامیابی کیا ہے؟ یعنی ایک فیصد بھی انوسٹمنٹ پاکستان میں نہیں آئی اور ایک فیصد انوسٹمنٹ پاکستان میں لانے کے لئے کتنے tour کئے ہیں اور اس کے علاوہ جب Prime Minister بنتے ہیں یعنی تقریباً کوئی پانچ کروڑ کے قریب انہوں نے خرچ کر دیا کہ یہ وہاں پر لوگوں کو لے کر گئے کہ ہم پرائم منسٹر بن گئے ہیں تو ہمارے ساتھ عمرہ پر آ کر

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

استغفار کریں اور جب چودھری شجاعت صاحب گئے تو ان کے ساتھ ایک آدمی ایسا چلا گیا کہ کہتے ہیں کہ وہاں پر شراب پی کر خانہ خدا میں غل غپاڑہ کرتے ہوئے پولیس نے اسے پکڑ لیا۔ یعنی یہ ان لوگوں کا حال ہے کہ ایک طرف یہ اس طرح سے اسراف کر رہے ہیں۔ وہ پی۔ آئی۔ اے کا ملازم تھا اور یہ بات اخبارات میں بھی آئی ہے۔ اسے وہاں پولیس نے پکڑا ہے کیونکہ اس نے شراب پی رکھی تھی اور وہ پرائم منسٹر کے وفد میں شامل تھا۔ یہ کوئی میں اپنے پاس سے بات نہیں کر رہا ہوں۔

MINISTER FOR COMMUNICATION AND WORKS: Point of clarification sir

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' چودھری ظہیر الدین صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ پہلے سے ہی وہاں پر posted تھا۔ وہ وفد میں شامل نہیں تھا۔ اس کی وہاں posting تھی پھر اس کو نوٹس دیا گیا اور اس کو نکال دیا گیا۔ میں یہ تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ وہ وفد میں شامل نہیں تھا تاکہ ریکارڈ درست رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اب وہ 134 افراد غرباء اور فقراء اس وفد میں شامل تھے جو زکوٰۃ کے پیسے پر وہاں پر عمرہ اور استغفار کرنے کے لئے گئے تھے۔ ان کی لسٹ انہوں نے پڑھی ہوگی۔ میں نے وہ فہرست اخبارات میں پڑھی ہے۔ ان میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں تھا جو کروڑ پتی نہیں۔ وہ ان کے رشتہ دار تھے' ان کے عزیز تھے اور وزیر تھے یعنی ان لوگوں کی کروڑوں روپے کی پراپرٹیاں ہیں اور عوام کے ٹیکس سے نہیں بلکہ زکوٰۃ سے یہ لوگ عمرہ کر رہے ہیں اور وہاں پر جا کر غلاف کعبہ سے لپٹ کر یہ روتے ہیں ان کا رونا خدا کو کیسے منظور ہوگا؟ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایک percent سے کم investment پاکستان میں آئی ہے اور انہوں نے 33 ممالک کے tours کئے ہیں اور وہاں

یہ پہنچے ہیں جہاں جہاں اس سے پہلے کوئی نہیں گیا۔ آپ کے ساتھ انڈیا ہے وہاں کے Prime Minister نے پچھلے تین سالوں میں صرف تین ملکوں کا دورہ کیا ہے جبکہ ان کا حال یہ ہے کہ یہ 33 ممالک کا دورہ کرتے ہیں پھر اس کے بعد ان کی performance یہ ہے اور جو پاکستان میں سات سو ملین ڈالر کی investment آئی ہے وہ investment بھی privatisation کے تحت آئی ہے یعنی وہ انہوں نے فیکٹریاں خریدی ہیں۔ وہاں پر down sizing ہو گی اور وہاں پر بھی بے روزگاری پیدا ہو گی۔ یہ حال ہے اس ملک کی معیشت کے ساتھ' جیسا کہ انہوں نے کہا کہ وہ economic کے بڑے technical آدمی کو لے کر آئے ہیں کہ وہ اس ملک کی economy کو صحیح کریں گے۔ پٹرولیم پر 18 روپے کا ٹیکس' اگر ان کے پاس خزانہ بھرا ہوا ہے اگر ان کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر کی کمی نہیں ہے تو یہ صحیح ہی 18 روپے کا بوجھ جو عام آدمی پر ہے اس کو اٹھائیں اور اس کو سستا کر دیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ پٹرولیم کی مصنوعات کے سستا ہونے سے اسی رفتار سے مہنگائی کم ہو گی اور جس رفتار سے پٹرولیم کی مصنوعات اوپر بڑھی ہیں اسی رفتار سے مہنگائی ہوئی ہے۔ اب گیس کی قیمتیں لے لیں' آپ بجلی کی قیمتیں لے لیں۔ اگر آپ سرچارج دیکھیں تو وہ تقریباً دوگنا ہے۔ اگر یونٹ کی قیمت اڑھائی روپے ہے تو اس کا سرچارج ساڑھے چار روپے ہے۔ یہ طریق کار بھی حکومت کے پاس ہے کہ اس نے قیمتیں مقرر کرنی ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس ملک میں مہنگائی کی ذمہ دار صرف اور صرف موجودہ حکومت ہے جس نے پٹرولیم کی مصنوعات میں پچھلے پانچ سالوں میں دو گنا اضافہ کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اس وقت ملک default کر رہا تھا' جب ملک default کر رہا تھا' اس وقت تو پٹرول کی قیمت -/26 روپے لٹر تھی' اب جب خزانہ لبالب بھر گیا ہے تو اس کو یہ -/40 روپے سے بھی اوپر لے گئے ہیں۔ اس وقت حکومت مہنگائی کی ذمہ دار ہے کہ اس نے معیشت کی رگوں میں دوڑنے والے خون پر taxes لگا کر قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ اب یہ ٹیکسوں سے کرتے کیا ہیں؟ اب یہاں پر ہر سال یہ اٹھیں گے اور کہیں گے کہ اس منصوبے پر ہم اتنے ارب روپے خرچ کر رہے ہیں۔ پچھلے سال کا بجٹ 149۔ارب روپے تھا۔ اب اس سال ہم 186۔ارب روپے کا بجٹ پیش کر رہے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ اس میں کبھی انہوں نے بھی اپنے پاس سے -/10 روپے کا بھی حصہ ڈالا ہے؟ پچھلے تین سالوں

میں خود تو انہوں نے اپنی تنخواہوں میں پانچ گنا اضافہ کر لیا ہے' خود تو یہ اپنے مکان کے کرائے 18 ہزار سے 75 ہزار تک لے گئے ہیں۔ یہ بتائیں کہ انہوں نے قومی خزانے کو کیا دیا ہے؟ اگر پچھلے سال ٹیکس 149۔ارب تھا تو اتنے کا بجٹ پیش ہوگیا اگر اس سال ٹیکس 186۔ارب روپے کا ٹیکس تھا تو 186۔ارب روپے کا بجٹ پیش ہوگیا اور اگر اگلے سال ٹیکسوں کی وصولی 200۔ارب روپے کی ہوگی تو 200۔ارب کا بجٹ پیش ہوجائے گا لیکن حکمران اپنے طور سے کیا کرتے ہیں؟ اب دو ہی چیزیں ہیں کہ حکومت کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ٹیکس کم سے کم لگائے اور خاص طور پر کھانے پینے کی چیزوں پر ٹیکس کم سے کم لگائے۔ اب سعودی عرب کو دیکھ لیں' ہم میں سے ہر آدمی عمرہ یا حج کی سعادت کے لئے جاتا ہے وہاں پر جو چیز آج سے پندرہ سال پہلے ایک ریال میں ملتی تھی آج بھی وہ ایک ریال میں ملتی ہے۔ چونکہ حکومت نے اس پر ٹیکس نہیں بڑھائے اس لئے اس کی قیمتیں نہیں بڑھیں۔ یورپ میں جو چیز آج سے دس سال پہلے ایک ڈالر کی ملتی تھی آج بھی وہ ایک ڈالر میں ملتی ہے یعنی وہاں پر اس قسم کی مہنگائی کھانے پینے کی چیزوں پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ یہاں صورتحال یہ ہے کہ حکومت ٹیکسوں میں کسی قسم کی کمی کی بجائے ٹیکس بڑھا رہی ہے ایک تو یہ کم کرے۔

دوسرا اسراف میں کمی کرے۔ حکومت اسراف نہ کرے لیکن موجودہ حکومت پچھلے تین سالوں میں اس طرح سے اسراف کر رہی ہے کہ جیسے اس کے ہاتھ مفت کا مال لگا ہوا ہے اور وہ اس کو لٹا رہی ہے۔ انہوں نے نہ صرف اپنا یعنی حکومت کے حجم میں تین گنا اضافہ کیا ہے جہاں پر پہلے بیس پچیس منسٹر ہوا کرتے تھے وہاں ان کی تعداد 140 کے قریب ہوئی ہے۔ منسٹر ہیں' اس کے بعد مشیر ہیں' پھر پارلیمانی سیکرٹریز ہیں جس کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے۔ پھر ان کی تنخواہیں اور دوسری مراعات میں انہوں نے پانچ گنا تک اضافہ کر لیا ہے یعنی اسراف کی یہ صورتحال ہے۔ اس طرح سے ایک تو اس کا یہ پہلو مہنگائی کا ہے کہ اس کو دو طریقوں سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے کہ حکومت ایک تو اسراف میں کمی کے ساتھ ساتھ ٹیکسوں میں بھی کمی لائے۔ یہ نہ تو اسراف میں کمی کر رہے ہیں' انہوں نے اپنا خرچہ پہلے سے پانچ گنا زیادہ کیا ہوا ہے اور اس قسم کے الٹے تلے ہیں کہ پچھلے سال انہوں نے جو 36۔ارب روپے کا سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا تھا جس میں تقریباً 25۔ارب

ان کی اپنی مراعات تھیں۔ اس میں کوئی 78 کروڑ روپے کا ہیلی کاپٹر خرید لیا' کوئی 27 کروڑ روپے کی گاڑیاں خرید لیں اسی طرح کے تمام لوازمات پر مبنی calculation پیش کی تھی کہ 358 کروڑ 56 لاکھ روپے صرف اور صرف وی۔آئی۔پی کے ارد گرد کے معاملات پر انہوں نے خرچ کیا۔ ایک تو قوم پر مہنگائی کا بوجھ ہے مزید ان پر موجودہ حکومت کا اسراف شامل ہے اور اس کے بعد ٹیکسوں میں کمی کی بجائے اس کو بڑھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لئے سول سوسائٹی ہوتی ہے۔ اگر سول سوسائٹی مضبوط ہو تو وہ ان معاملات کو بخوبی کنٹرول کر سکتی ہے لیکن سول سوسائٹی کو بھی نہ بننے دینے میں انہی حکمرانوں کا ہاتھ ہے کیونکہ سول سوسائٹی continuous democratic process کے بغیر معرض وجود میں نہیں آ سکتی لیکن ہمارے ہاں dectatorship ہے' اور آمریت جو اس ملک پر تقریباً پچھلے 58 سالوں سے مسلط ہے اور منیر نیازی کا شعر ہے کہ:

اس ملک پر آسیب کا سایہ ہے یا کیا ہے
کہ حرکت تیز تر ہے سفر آہستہ آہستہ

لیکن اب 58 سالوں کے بعد صورت حال یہ ہو گئی ہے کہ یقیناً اس ملک پر آسیب کا سایہ ہے کہ حرکت آگے کو اور سفر پیچھے کو |*********************|

MR DEPUTY SPEAKER: Expunge from the record.

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جب تک آسیب کا سایہ اس ملک سے نہیں ہٹتا اس وقت تک اس ملک کے حالات بہتر ہونے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو گی۔ سول سوسائٹی کو strengthen نہیں ہونے دیا جا رہا ہے اس کے بعد حکومت کے پاس ایک میکانزم ہوتا ہے اس میکانزم کے ذریعے حکومت قیمتوں کو کنٹرول کرتی ہے۔ اس ملک پر magistracy تھی ڈپٹی کمشنر کے ساتھ ایک

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

magistracy تھی اور وہ اس ملک میں قیمتیں کنٹرول کرتی تھی کہ اگر کوئی آدمی ناجائز قیمتیں وصول کر رہا ہے۔وہ اس کو پکڑتی تھی۔ اب یہ جو پریذیڈنٹ ہاؤس میں بیٹھا ہوا آسیب اور اس کے ساتھ خرافات نے ایک این۔بی۔ آر بنایا تھا' نیشنل بیورو آف ری کنسٹر کشن۔ اب ان ڈکٹیٹروں' اسٹیبلشمنٹ کا آسیب اس ملک پر مسلط ہے آپ اس کا اندازہ کریں کہ آج سے کوئی تقریباً پچاس سال پہلے جب اس ملک میں پہلا جنرل مسلط ہوا تھا تو اس نے بی۔این۔ آر بنایا تھا' بیورو آف نیشنل ری کنسٹر کشن۔ ایک بریگیڈیر کو اس کا انچارج بنایا تھا۔ اس کے ذمہ بھی یہی کام لگایا تھا کہ آپ نے اس ملک کو نئے سرے سے ری کنسٹرکٹ کرنا ہے۔ اب پچاس سال بعد وہ بی۔این۔آر اب این۔بی۔ آر ہو گیا۔ یعنی بی کو پہلے سے اٹھا کر درمیان میں کر لیا' ان جرنیلوں اور ان ڈکٹیٹروں نے اتنی ترقی کی ہے اور وہ اب نیشنل بیورو آف ری کنسٹر کشن بن گیا اور اس کا انچارج انھوں نے ایک جرنیل کو بنا دیا۔ اب ان کے ذمہ یہ لگایا تھا کہ تم ہمیں ایک ایسا نظام بنا کر دو کہ پوری قوم confuse ہو جائے۔ کسی کو سمجھ نہ آئے کہ ہم نے کرنا کیا ہے؟ اب انھوں نے ایک یہ Devolution Plan بنا کر دے دیا اور اس میں سے مجسٹریسی کا role ختم کر دیا ہے۔ دراصل ان جرنیلوں' ڈکٹیٹروں کو یہ ایک ادارہ سول سروس ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا' انہیں پتا تھا کہ یہ بھی ایک منظم ادارہ ہے اور یہ کسی وقت بھی ہمیں resist کر سکتا ہے۔ اس کو ختم کرنے سے صحیح معنوں میں کنفیوژن پھیلے گا۔ اب انھوں نے کیا کیا کہ ڈسٹرکٹ میں ڈی۔سی کی جگہ پر ڈی۔سی۔او بنا دیا۔ کسی کو ای۔ڈی۔او بنا دیا' کسی کو ڈی۔ڈی۔او بنا دیا۔ اب ان کا حال یہ ہے کہ ان کے پاس اختیار ہے کوئی نہیں۔ مجسٹریسی کی جگہ پر اور نیا یہ نظام لانے کوئی نہیں۔ اختیارات کسی کو دینے کوئی نہیں۔ اب ڈی۔سی۔او کی جگہ پر ای'ڈی'او بیٹھتا ہے۔ جو اے'سی ہے اس کی جگہ پر ڈی۔ڈی۔او بیٹھتا ہے اور اب حال یہ ہوگیا ہے کہ وہ ای'ڈی'او کو اڈو کہتے ہیں اور ڈی۔ڈی۔او کو ڈڈو کہتے ہیں۔ وہ کسی peon سے کوئی پوچھے کہ بھئی کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتا ہے کہ میں اڈو سے آیا ہوں اور ڈڈو کی طرف میں جا رہا ہوں۔ ان لوگوں کا انھوں نے یہ حال بنا دیا ہے کہ ان کو ان کے offices میں انھوں نے اڈو اور ڈڈو بنا دیا ہے۔ جب ان کے offices میں جا کر دیکھیں حالانکہ وہ اچھے بھلے یعنی کہ سی۔ایس۔پی آفیسرز ہیں لیکن ان کا انھوں نے یہ حال بنا دیا ہے کہ واقعی وہ اپنے دفتروں

میں بیٹھے ڈڈو ہی لگتے ہیں۔ کوئی ان کا پرسان حال نہیں اور اسی طرح سے آگے جو مجسٹریسی کام کر رہی تھی اب ان سے پوچھیں کہ بھئی! آپ یہ جو کہتے ہیں کہ قیمتوں کو کنٹرول کر لیں' یہ اختیار کس کے پاس ہے؟ پولیس کے پاس نہیں ہے۔ مجسٹریسی کے پاس ہے؟ مجسٹریسی کے پاس نہیں ہے۔ اب یہ اختیار کس کے پاس ہے؟ کسی کے پاس اختیار نہیں ہے۔ اب انہوں نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو بنا دیا ہے۔ وہاں پر انہوں نے 31 محکمے devolve کر کے نیچے بھیج دیئے ہیں۔ اب یہ نیشنل ری کنسٹرکشن بیورو آگے سے کوئی پوچھے کہ بھئی اگر آپ نے---

وزیر خصوصی تعلیم، جناب سپیکر! یہ لاء اینڈ آرڈر پر discussion ہے' Devolution Plan یا District Government پر نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، یہ اسی سے relevant ہے۔ کہ آپ کا محکمہ انہوں نے نیچے بھیج دیا ہے اور آپ کو یہاں بھیج دیا ہے۔ اسی سے relevant ہے ناں۔ کہ آپ کو ہمارے پاس بھیج دیا ہے اور آپ کا محکمہ نیچے بھیج دیا ہے۔ یہی بات میں کر رہا ہوں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اگر تو یہاں پر وزیر جو بیٹھے ہیں یہ اپنے محکمے کے ساتھ بیٹھے ہوں تو ہم ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اب ان سب کے محکمے نیچے ہیں' یہ ہمارے پاس ہیں۔ اب ہم ان سے کیسے استفادہ کریں؟ ہم ان سے کیسے عوام کے مسائل حل کروائیں؟ اب آپ یہ دیکھیں---

جناب ڈپٹی سپیکر، پلیز! آپ wind up کریں۔ جمعہ کی نماز کا وقت بھی ہو رہا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، میں wind up کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ 31 محکمے باقاعدہ اس لسٹ میں شامل ہیں کہ جو وہ لوکل باڈیز آرڈیننس شیڈول 14 میں شامل ہیں۔ اب 31 محکمے نیچے بھیج دیئے ہیں۔ اب چاہیے تو یہ تھا' آپ خود اس بات کو سمجھتے ہیں اور محترم لاءمنسٹر بھی سمجھتے ہیں کہ بھئی! اگر 31 محکمے آپ نے پکڑ کر نیچے بھیج دیئے ہیں تو یہ صوبائی اسمبلی کو 248 سے 140 کر دو۔ جب یہاں پر کام تھوڑا رہ گیا ہے تو پھر یہاں پر تعداد گھٹنی چاہیے تھی ناں۔ منسٹر جو ہیں وہ 25 سے 11 رہ جاتے لیکن نہیں' کیونکہ پوری قوم کو

confuse کرنا مقصد تھا تاکہ پوری قوم آپس میں confuse رہے۔ کوئی پتا نہ چلے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کیا کر رہی ہے؟ پراونشل گورنمنٹ کیا کر رہی ہے؟ اسمبلیوں کا کیا کام ہے؟ اڈو کا کیا کام ہے؟ ڈذو کا کیا کام ہے؟ کسی کو کوئی پتا نہ چلے۔ ساری قوم confusion میں رہے اور ڈکٹیٹر اوپر بیٹھ کر اس ملک پر حکومت کرتے رہیں۔ اب ممبران کو 248 سے اٹھا کر 371 کر دیا ہے اور منسٹر 15 سے اٹھا کر 40 کر دیئے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری 43 کر دیئے ہیں۔ چیئرمین کمیٹیز 42 کر دیئے ہیں تو اس وقت جب پورا ملک confuse ہے، سول سوسائٹی shattered ہے اور حکمران صرف یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس ملک اور قوم پر مسلط رہ کر اسی طرح سے اپنے معاملات کو جاری رکھیں گے تو میں یہ عرض کرتا چلوں کہ اب یہ کام زیادہ دیر نہیں چلے گا۔ اب یہ جو آسیب کا سایہ اس ملک پر مسلط ہے، اب یہ آسیب خود آسیب زدہ ہونے والا ہے۔ اب جب اس ملک کے بھوکے اور ننگے عوام ڈنڈے لے کر دوڑیں گے تو اس آسیب کو بھاگنے کے لئے جگہ نہیں ملے گی۔ اس سلسلے میں، میں اپنے ان بھائیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ جو یہ صرف اس چھوٹے موٹے پروٹوکول اور یہ جو تھوڑی بہت تنخواہوں کی وجہ سے یہ اس آسیب کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور اس confuse قوم کو مزید confuse رکھ کر اس پر حکمرانی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اپنے اعمال پر، ابھی وقت ہے، ابھی وقت ہے کہ یہ اس قوم سے معافی مانگیں اور عوام کی صفوں میں آ جائیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کے لئے توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہے۔ جب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا تو پھر نہ ان کی توبہ قبول ہو گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: توبہ تو خدا منظور کرتا ہے اور کوئی منظور نہیں کر سکتا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! زبان خلق نقارہ خدا ہوتی ہے۔ یہ ابھی خدا سے توبہ کر لیں اور واپس آنے کے لئے ان کے پاس ٹائم ہے۔ یہ جو چھوٹی موٹی پروٹوکولیاں اور تنخواہیں وغیرہ ہیں، ان کا حال تو وہ monthly paid والا بھی نہیں ہے کیونکہ اس نے ایڈوانس تنخواہ لی ہوتی ہے۔ ان کو تو اگر اس نے اٹھائیس دن کے بعد فارغ کر دیا تو ان کو ان اٹھائیس دنوں کی تنخواہ بھی نہیں ملنی۔ اس لئے انہیں چاہیے کہ یہ اس ملک پر رحم کریں، عوام پر رحم کریں، جب تک اس ملک میں اصل جمہوریت نہیں آئے گی، جب تک اس ملک میں سول سوسائٹی strengthen نہیں ہو گی،

جب تک اس ملک کے حکمرانوں کے اللے تللے ختم نہیں ہوں گے' جب تک ان کا اسراف ختم نہیں ہو گا' جب تک بے جا ٹیکسیشن ختم نہیں ہو گی تب تک اس ملک سے نہ مہنگائی دور ہو گی' نہ اس ملک میں امن و امان بہتر ہو گا اور نہ ہی اس ملک میں بجٹ بہتر بن سکے گا۔ اس ملک میں صرف پولیس کو برا کہنے سے' صرف اداروں کو برا کہنے سے' جب تک basic ادارے' جن اداروں سے اقتدار جنم لیتا ہے' جن اداروں سے اقتدار آگے تقسیم ہوتا ہے |***********| اس وقت تک اس ملک کی حالت نہیں بدلے گی۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Expunge from the record. Thank you.

رانا ثناء اللہ خان، ستاون سال سے ہم دوسرے طریقوں سے اس ملک کی حالت کو بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں اور آج تک ہم نہیں بدل سکے۔ اب ہمیں اس ناکامی کو پڑھ لینا چاہیے اور اس ناکامی کی بنیادی وجہ کو جانتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ آئیں! ہمارے ساتھ شامل ہوں اور اس ملک پر مسلط آسیب کو چیلنج کریں اور اس ملک میں عوام کی حکمرانی کو بحال کریں۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you, Rana sahib. Now I call for the Law Minister to wind up

رانے اعجاز احمد، جناب سپیکر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لاء منسٹر صاحب wind up کر رہے ہیں۔

رانے اعجاز احمد، جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹائم نہیں ہے۔

رانے اعجاز احمد، جناب سپیکر! ایک منٹ۔ میں ایک منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا۔ میں نے ابھی 9210062 پر ring کی ہے۔ آئی۔ جی اپنے دفتر میں موجود ہے' میٹنگ کر رہا ہے' میں اس پر تحریک استحقاق دیتا ہوں' اس نے ساری اسمبلی کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ وہاں بیٹھ کر اسمبلی میں

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

نہیں آیا۔ میں نے ابھی چیک کیا ہے۔ وہ اپنے دفتر میں بیٹھا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ اگر وہ اپنے دفتر میں موجود ہو تو میں تحریک استحقاق دیتا ہوں۔ مجھے پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ میں نے ابھی ٹیلیفون ملایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ wind up کر رہے ہیں؟

رائے اعجاز احمد: آئی۔جی بیٹھا اپنے دفتر میں میٹنگ کر رہا ہے۔ ایم۔پی۔اے زیادہ ضروری ہیں یا اس کے افسران زیادہ ضروری ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی جگہ پر ایڈیشنل آئی۔جی صاحب آئے بیٹھے ہیں۔

رائے اعجاز احمد: یہ ریکارڈ نکال لیا جائے کہ میری اس کے پی۔اے سے بات ہوئی ہے۔ وہ اپنے دفتر میں بیٹھا ہے۔ میٹنگ کر رہا ہے۔ Assembly is the supreme. He must be here. اگر وہ یہاں نہیں آتا تو میں تحریک استحقاق دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب بات یہ ہے

RAI IJAZ AHMAD: Assembly is the supreme.He must be here :

اگر وہ نہیں ہیں تو میں تحریک استحقاق دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب! بات یہ ہے کہ ایڈیشنل آئی۔جی صاحب ان کی جگہ پر آئے ہوئے ہیں۔ آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن انہوں نے ایڈیشنل آئی۔جی کو بھیج دیا ہے۔ ہوم سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں۔

رائے اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق دیتا ہوں آپ rule out کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں' رائے صاحب! ان کی جگہ پر ایڈیشنل آئی جی صاحب آئے ہوئے ہیں۔

رائے اعجاز احمد: ایڈیشنل آئی۔جی صاحب بیٹھے ہیں' مجھے نظر آ رہے ہیں' ہوم سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں۔ If I.G is sitting in his office. Why has he not come here? اگر وہ اپنے

دفتر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اسمبلی میں نہیں آتے تو یہ غیر مناسب ہے کیونکہ Assembly is the supreme.

جناب ڈپٹی سپیکر : اچھا ٹھیک ہے' وزیر قانون صاحب بیٹھے ہیں ان کو جواب تو دینے دیں۔

رائے اعجاز احمد : ہاں' وزیر قانون اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی مناسب رویہ نہیں ہے۔ پہلے رائے صاحب نے تقریر کی' انھوں نے اپنا مافی الضمیر بیان کیا اور میں آرام سے سنتا رہا ہوں۔ میں نے اس میں کوئی مداخلت نہیں کی لیکن یہ کوئی طریقہ کار نہیں جو انھوں نے اب اختیار کیا ہے۔ پہلے وہ آپ کو مجبور کرتے رہے ہیں کہ آپ ان کو وقت دیں۔ آپ رانا صاحب کو فلور دے چکے تھے کہ وہ wind up کریں لیکن وہ آپ کو مجبور کر رہے تھے کہ آپ انھیں ٹائم دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ رویہ درست نہیں ہے۔ نہ چیئر کے ساتھ اس طرح مخاطب ہوا جا سکتا' نہ ہی اس طرح سے اپنی مرضی مسلط کی جا سکتی ہے۔ آپ نے حکم دیا میں نے قلب عباس' ایڈیشنل آئی۔جی صاحب جو کہ یہاں آفیشل گیلری میں بیٹھے ہوئے تھے سے اسی وقت کہا کہ آپ جا کر آئی۔جی صاحب سے بات کریں اور انھیں کہیں کہ وہ یہاں پر تشریف لائیں۔ انھوں نے اظہر حسن ندیم' ایڈیشنل آئی۔جی کو بھیجا ہے۔ اس وقت وزیراعظم صاحب چکوال جا رہے ہیں۔ I.G has to be there. وزیراعلیٰ already جا چکے ہیں۔ بہر حال وہ ہمارا ایک internal معاملہ ہے لیکن میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ رائے اعجاز صاحب کو کس نے یہ تاثر دے دیا ہے کہ یہ ہاؤس مقدم نہیں ہے؟ یہ انھیں کس نے تاثر دے دیا ہے کہ I.G has refused to come here اگر ہمیں یہ اطلاع ملے کہ I.G has refused to come here تو سب سے پہلے میں ان کے خلاف بات کروں گا۔ یہ تاثر دینا کہ وہ موجود ہیں لیکن آنے نہیں' تحریک استحقاق پیش کر دینا مناسب نہیں ہے۔ تحریک استحقاق ان کا حق بنتا ہے' یہ ضرور دیں لیکن میں صرف اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور نہ ہی کوئی سرکاری ملازم اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کرنے کا تصور کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں ان تمام معزز اراکین کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنھوں نے اس بحث میں حصہ لیا۔ میرے جن دوستوں نے مثبت تجاویز دیں میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں خواہ ان کا تعلق اپوزیشن سے یا حکومتی بنچز سے ہو جن جن دوستوں نے مثبت تجاویز دی ہیں میں ان تمام کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر پر بات کرتے ہوئے احسان اللہ وقاص صاحب نے کچھ concepts کی باتیں کیں' پھر رانا ثناء اللہ صاحب نے اپنی آدھی گفتگو وفاقی بجٹ سے متعلق فرمائی اور آدھی گفتگو انھوں نے وزیراعظم صاحب کے بیرون ممالک کے دوروں کے حوالے سے فرمائی ہے۔ ہم تو یہاں پنجاب اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور پنجاب اسمبلی کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ رانا صاحب نے کہا کہ 58 سال سے اس ملک پر آسیب کا سایہ ہے اور جب تک ملک اس آسیب کے سائے سے نہیں نکلے گا ترقی نہیں کر سکے گا۔ اگر ان 58 سالوں کا حساب لگایا جائے تو اس political system کا رانا صاحب بھی حصے رہے ہیں۔ جب وہ پیپلز پارٹی میں تھے تو پیپلز پارٹی کے حوالے سے حکمران قوتوں کا حصہ رہے ہیں اور نواز لیگ کے حوالے سے بھی اس ملک میں جو قوتیں برسراقتدار رہی ہیں ان کا بھی حصہ رہے ہیں۔

RANA SANA ULLAH KHAN: Point of personal explanation.

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! اب ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں کوئی تنقید نہیں کر رہا۔ آپ پیپلز پارٹی میں رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: راجہ صاحب نے میرے متعلق بات کی ہے میں صرف ایک فقرے میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے انھیں اپنی بات مکمل کر لینے دیں پھر بعد میں آپ کو وقت دوں گا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ اگر اس معاملے کو اس طرح سے لے لیا جائے کہ آسیب 58 سالوں سے ہے تو میں بھی اس کا حصہ رہا ہوں۔ میں محترم راجہ

صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرتا چلوں کہ جب تک میں پیپلز پارٹی میں رہا اس آسیب کے سائے کے خلاف جنگ لڑتا رہا۔ اُس وقت جنرل ضیاء الحق کی صورت میں یہ آسیب مسلط تھا اور جب سے میں مسلم لیگ میں ہوں تو اس وقت سے لے کر آج تک میں اس آسیب کے سائے کے خلاف ہوں۔ میں کسی بھی جماعت میں رہا لیکن اس آسیب کے سائے کے خلاف جنگ کرتا رہا۔ کوئی جماعت اگر کسی وقت کسی آسیب کے ساتھ رہی ہے تو اس سے میرا تعلق نہیں ہے۔ میں نے ہمیشہ اس آسیب کے سائے کے خلاف جدوجہد کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ رانا صاحب! آپ نے بہت باتیں کیں' آپ نے آسیب کی بات کی' شخصیات کی بات کی میں بالکل غور سے سنتا رہا۔ آپ نے چودھری شجاعت کے کھاتے میں جو کچھ ڈالا میں نے اس کا اس وقت جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ میں اپنی باری پر جواب دوں گا' آپ کو interrupt نہیں کروں گا لیکن اب آپ بھی حوصلہ پیدا کریں اور میری بات سن لیں۔ آپ کی personal explanation یہ ہے کہ آج آپ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو پیداوار ہی آسیب کی ہیں۔ یہاں ارشد لودھی صاحب' عامر سلطان چیمہ صاحب' ڈاکٹر شفیق صاحب بیٹھے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

رانا ثناء اللہ خان: یہ سب آسیب کی پیداوار ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ذرا دو منٹ میری بات سن لیں۔

MR. DEPUTY SPEAKER: No cross talk please.Let him talk.

وہ بات کر رہے ہیں انھیں اب سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ذرا میری بات تو سن لیں۔ اب تکلیف شروع ہوگئی ہے۔ اب میری بات بھی سنیں۔جناب والا! جن لوگوں کی طرف یہ آسیب کا اشارہ کرتے ہیں ایک وقت تھا کہ ان کے آج کے قائد انھی لوگوں کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔ میں اس بات کا شاہد ہوں۔ ان کے قائد بریگیڈیر قیوم نام کے آدمی کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔ میں آپ کی بات نہیں کرتا' آپ کے

قائدین کی بات کر رہا ہوں۔ اب سن لیں کیوں تکلیف ہوتی ہے؟ سچ کو سنیں، برداشت کریں۔ تھوڑی دیر کے لئے برداشت کر لیں۔ جب جنرل جیلانی ہسپتال میں admit تھے تو وہ پاؤں کی طرف بیٹھے ہوئے ان کے بھی پاؤں دبایا کرتے تھے۔ کیا اس وقت آسیب نہیں تھا؟ آپ دیکھیں کہ 58 سالوں میں جو بھی سیاسی پارٹیاں اس ملک میں برسر اقتدار رہی ہیں کیا انھوں نے اپنے دور اقتدار میں ان اقدامات کو condemn کیا جو کہ مارشل لاء کے دوران ہوتے رہے ہیں؟ کبھی کسی نے condemn نہیں کیا بلکہ برسر اقتدار آنے کے بعد ان تمام اقدامات کو انھوں نے آئینی تحفظ دیا اور ان اقدامات کو ساتھ لے کر بھی چلے۔ تنقید کر دینا بہت آسان بات ہوتی ہے۔ جتنے بھی اس ملک کے سیاست دان ہیں آپ ان کے 1947 سے لے کر آج تک کے بیانات نکال لیں اور ان کا تجزیہ کریں۔ یقین کیجئے، میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ نعوذ باللہ، نعوذ باللہ اگر ان بیانات کو مدنظر رکھا جائے تو آج یہ ملک قائم رہ ہی نہیں سکتا تھا۔ جناب والا! جو حزب اختلاف میں گیا اس نے کہا کہ ملک دیوالیہ ہو چکا ہے، ملک ٹوٹنے والا ہے، ملک کا بیڑہ غرق ہونے والا ہے۔ اس نے کہا چونکہ میں اقتدار میں نہیں ہوں اس لئے اس ملک کا کچھ رہ ہی نہیں سکتا لیکن اب اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ خدا کے لئے اگر ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو گئے ہیں تو کم از کم ہمیں تھوڑی سی استقامت تو پکڑنے دیں۔ میں پھر قیادت کی بات کرتا ہوں۔ کیا آج تک چودھری پرویز الٰہی کے منہ سے کسی ایک ممبر اسمبلی یا پنجاب کی عوام نے یہ سنا ہے کہ ہمارے صوبے میں وسائل کی کمی ہے؟ ہمیشہ انھوں نے یہ کہا ہے کہ وسائل کو آپ چھوڑیں، آپ اپنے مسائل بتائیں۔ انھوں نے کہا کہ صوبے کی ترقی کے لئے جو اقدامات کرنے ہیں وہ مجھے بتائیں۔ کبھی انھوں نے خزانہ خالی ہونے کا رونا نہیں رویا۔ اس لئے کہ جب نیت صاف ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی ذات بھی اس میں برکت ڈالتی ہے۔ یہاں تو پہلے دن سے ہی، جب ہم آتے ہیں تو رونا رونا شروع کر دیتے ہیں کہ جی خزانہ خالی ہو گیا، خزانہ خالی ہے۔ مسائل اور وسائل میں توازن نہیں ہے۔ وسائل میسر ہوں گے تو مسائل کو حل کیا جائے گا۔ لیکن ہماری حکومت نے یہ رونا نہیں رویا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر انھوں نے foreign investment کی بات کی ہے۔ کیا یہ کسی

سے ڈھکی چھپی ہے؛ نہ رانا صاحب کے کہنے کی بات ہے ' نہ میرے کہنے کی بات ہے۔ foreign investment اس ملک میں آ رہی ہے۔ تفصیل کے ساتھ میرے بھائی دریشک صاحب بتائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے سیاست میں پولیس کے کردار کو ختم کیا اور ہم نے اس بات کو ensure کیا ہے۔ آپ مانیں یا نہ مانیں ہمیں اس بات سے کوئی غرض نہیں۔ آج آئی۔جی کسی ایم۔پی۔اے کے پیچھے نہیں جاتا۔ یہاں پھر میں ان بھائیوں کی مثال دینا چاہتا ہوں کہ کیا اس بات سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ پنجاب پولیس کے ڈر سے ' پنجاب پولیس کے ہاتھوں مجبور ہو کر تین' تین مہینے یہ میریٹ ہوٹل میں نہیں رہے تاکہ فیڈرل territory میں رہیں اگر پنجاب میں آئے تو گرفتار کر لیا جائے گا۔ یہ سارا اس ملک میں ہوتا رہا لیکن آج اگر شرافت کی سیاست فروغ پکڑ رہی ہے تو خدا کے لئے اس کو تھوڑا سا آگے چلنے دیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب نے درست فرمایا کہ ہم نے پولیس کی کارکردگی کے بارے میں ہمیشہ کہا ہے کہ اس میں بہتری کی گنجائش موجود ہے لیکن آج میں قطعی طور پر یہ نہیں کہوں گا کہ اس میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ میں اس لئے نہیں کہوں گا کہ بہتری کی گنجائش ایک خاص حد تک ہوتی ہے۔ ایک خاص وقت کے لئے ہوتی ہے۔ ہم اس وقت گنجائش کی بات کرتے تھے جب ہم نے پولیس کو وسائل نہیں دیئے تھے۔ جب ہماری حکومت برسر اقتدار آئی تو ہم نے پولیس کو وسائل دینے شروع کئے اور ہم نے ان کو کہا کہ آپ براہ مہربانی اس گنجائش کو ختم کریں اور اپنی کار کردگی کو بہتر بنائیں۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Time is extended for half an hour.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے پولیس کو 2003-04 میں 3.86۔ارب روپیہ اور 2004-05 میں 2.90۔ارب روپیہ دیا۔ اس کے بعد ہمارے وزیراعلیٰ صاحب برملا یہ کہہ رہے ہیں کہ اب پولیس کے پاس اس بات کی مزید کوئی گنجائش نہیں ہے کہ وہ یہ کہیں کہ اب ہم اپنی کارکردگی نہیں دکھا سکتے۔ اب پولیس کو perform کرنا پڑے گا۔ پولیس کو results دینے پڑیں گے۔ اب پولیس کو عوامی شکایت کا خاتمہ کرنا پڑے گا اور اپنی کار کردگی بہتر بنانا پڑے گی۔ میں اعداد و شمار میں گئے بغیر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں صرف تین مہینے جنوری' فروری اور

مارچ 2005 کی بات کرتا ہوں۔ میں کسی بحث میں پڑے بغیر اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ کوئی بھی وقت مقرر کر لیں میں انھیں ان تین مہینوں کا ریکارڈ فراہم کروں گا۔ اگر ان تین مہینوں کے دوران جرائم میں کمی واقع نہ ہوئی ہو تو میں ان کا مجرم ہوں۔ میں صرف اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ جب ہم نے پولیس کو وسائل دیئے تو پولیس نے اپنی کارکردگی بہتر بنائی چونکہ وقت کی کمی ہے لہذا میں اس کے اعداد و شمار کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ ہم پنجاب کی بات کرتے ہیں کہ اس صوبے میں پولیس پر سب سے بڑا اعتراض extra-judicial killings کا ہوتا تھا۔ حکمرانوں پر ہمیشہ extra- judicial killings کے باعث تنقید ہوتی تھی۔ میں کسی کا نام نہیں لیتا لیکن جو بھی اس صوبے میں حکمران آیا اس نے اپنی اتھارٹی establish کرنے کے لئے extra-judicial killings کا سہارا لیا اور پھر کہا کہ فلاں وزیراعلیٰ' فلاں گورنر اور فلاں صاحب نے اتنے بدمعاش مروا دیئے اور پھر ان کی ایک administrative authority establish ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موجودہ حکومت اور موجودہ وزیراعلیٰ چودھری پرویز الہیٰ نے extra-judicial killings کے کلچر کا خاتمہ کیا اور آج اس صوبے میں ایک مثال بھی ایسی نہیں دی جا سکتی کہ یہاں پر extra-judicial killing ہوئی ہو۔ جناب والا! اسی طرح اس صوبے کی پولیس کا moral بلند کرنے کے لئے پہلے جعلی پولیس مقابلے بنا کر کام چلایا جاتا تھا لیکن اب پولیس مقابلے genuine ہوتے ہیں۔ ہم اس معزز ایوان میں تین دن سے بحث کر رہے ہیں لیکن کسی ایک شخص نے بھی پولیس کے ان افسران کو خراج تحسین پیش نہیں کیا جنھوں نے جرائم کے خاتمے کی خاطر مجرموں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

جناب سپیکر! اس صوبے میں مثال نہیں ملتی تھی۔ ایس۔پیز /ڈی۔پی۔اوز دفتروں میں بیٹھے ہوتے تھے اور پولیس مقابلہ اپنے سپاہیوں سے کرواتے تھے۔ یہ صرف ایک motivation, commitment اور حکومت کی طرف سے مہیا کردہ وسائل اور پولیس کی commitment کے نتیجے میں اس صوبے میں ایس۔ایس۔پیز نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ اس وقت میرے پاس لسٹ موجود ہے پولیس کے 43 ملازمین نے جام شہادت نوش کیا۔ اس میں ایک ایس ایس پی' دو انسپکٹر' دو سب انسپکٹر' چھ A.S.I' ایک ہیڈ کانسٹیبل اور 31 کانسٹیبل شہید ہوتے ہیں۔ افسران کبھی

دفتروں سے باہر نہیں نکلتے تھے لیکن اب افسران نے عملی طور پر یہ ثابت کیا کہ ہم اپنی فورس کے ساتھ ہیں اور جرائم کا خاتمہ ہماری ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! میں نے جو پیریڈ بتایا ہے اس میں منشیات اور ناجائز اسلحہ کے سلسلے میں اور proclaimed offenders کی گرفتاری کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ ہر لحاظ سے قابل ستائش ہیں۔ جناب والا! جس بات کے لئے ممبران کی طرف سے تجویز آئی ہے اس کا جواب دیتے ہوئے عرض کروں گا کہ ممبران نے یہ کہا کہ پنجاب پولیس کو موٹر وے پولیس کے برابر مراعات دی جائیں۔ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے تاکہ ان کی کارکردگی بہتر ہو۔ ہمارے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ پوری پولیس فورس کو اس mode میں لے جاتے لیکن ہم نے پٹرولنگ فورس بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس صوبے میں ساڑھے چار سو پٹرولنگ پوسٹ بننی ہیں اس میں تقریباً 282 مکمل ہو چکی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ایک آدھ ماہ میں وزیر اعلیٰ صاحب ان کی opening کرنے والے ہیں۔ اس کے لئے ہم نے جو سٹاف بھرتی کیا ہے اس کی تنخواہ اور pattern موٹر وے پولیس کے برابر رکھا گیا ہے اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ ان کو ایک بہتر ماحول فراہم کیا جائے تاکہ ان کی بہتر کار کردگی سامنے آسکے۔ میں یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ ہماری ہائی ویز پر جرائم پٹرولنگ پوسٹ بن جانے کے بعد ان میں انشاء اللہ تعالیٰ کمی آئے گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر بات کرتے ہوئے مجھ سے یہ بات پوچھی گئی تھی کہ موجودہ اسمبلی اس بات کی مجاز نہیں ہے کہ پولیس آرڈر میں کوئی ترمیم لا سکے لیکن میں اس معزز ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس فہرست موجود ہے جو ایوان کی میز پر رکھوں گا کہ پولیس آرڈر میں تمام کی تمام حکومت پنجاب کی طرف سے تجویز کی گئی تھیں اور چاروں صوبوں کے درمیان ایک consensus develop کیا گیا اور وہی تجاویز adopt کی گئیں جو پنجاب حکومت نے دی تھیں اور یہ ترامیم پولیس آرڈر میں آچکی ہیں۔ ہم یہاں جب بھی بات کرتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ ایس۔ایس۔پی کی A.C.Rs کون لکھے گا؟ ایس۔ایس۔پی کو وزیراعلیٰ تبدیل نہیں کر سکتا۔ وزیراعلیٰ آئی۔جی کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ یہ تمام وہ ترامیم ہیں جن کے ذریعے صوبائی حکومت کی writ کو establish کیا گیا ہے اور پولیس کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ چیف ایگزیکٹو کے ماتحت

رہتے ہوئے اپنے ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ' ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ چلتے ہوئے ان کے ماتحت کام کرتے ہوئے اس صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر بنائے گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر ہوم سیکرٹری موجود ہیں اور ایڈیشنل آئی۔جی بھی موجود ہیں۔ اپوزیشن کی طرف سے مجاہد شاہ صاحب نے جو دو تجاویز دی تھیں میں سمجھتا ہوں کہ انتہائی بہترین تجاویز تھیں انھوں نے مجھے بھی متاثر کیا ہے۔ ایک یہ تھی کہ جو پولیس افسران جس ضلع میں تعینات ہوتے ہیں وہ اپنے ماتحتوں کی A.C.Rs لکھے بغیر تبدیل ہو جاتے ہیں اور بعد میں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ماتحت عملہ کی promotion رک رہتی ہے اور پھر وہ ماتحت اپنی A C Rs لکھوانے کے لئے ان کے پیچھے پیچھے پھرتے رہتے ہیں۔ میں ایڈیشنل آئی۔جی صاحب کو کہوں گا کہ please make sure کہ جو افسر جس ضلع سے تبدیل ہوتا ہے وہ جانے سے پہلے اپنے ماتحت عملے کی A.C.Rs لکھ کر جایا کرے۔

دوسری بات جو انھوں نے کہی یہ بالکل ایک حقیقت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پولیس کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ایک ضلع میں جو ایس۔ایچ۔او تعینات ہوتا ہے وہ انسپکٹر ہے۔ سب انسپکٹر ہے' A.S.I یا جو بھی پولیس افسران وہاں تعینات ہوتے ہیں ان کی چھوٹی سی بھی غلطی ہو تو ان کو معطل کر دیا جاتا ہے اور ایک ایک انسپکٹر' ایک ایک سب انسپکٹر' ایک ایک A S I کے service dossier میں تقریباً دس دس' پندرہ پندرہ' بیس بیس تیس تیس بار معطلی کا اندراج ہوتا ہے kindly اس کو بھی دیکھنا چاہیے۔ میں اپنے بھائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کو دیکھا جائے گا کہ جو ایک بار معطل ہوتا ہے پھر اسے باقاعدہ سزا ملنی چاہیے۔ یہ کوئی سزا نہیں ہے کہ دس دن کے لئے معطل اور گیارہویں دن بحال۔ پھر دس دن کے بعد معطل۔ ہمیں اس کے لئے باقاعدہ کوئی mechanism نکالنا پڑے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو نکالیں گے۔

جناب والا! ایف۔ آئی۔ آر کے اندراج میں تاخیر کی بات کی گئی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ شکایت تھوڑی سی اس لئے کم ہو گئی ہے کہ پہلے ایف۔ آئی۔ آر کے اندراج کے لئے ہائیکورٹ سے رجوع کرنا پڑتا تھا لیکن اب ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کو اختیارات

دیئے گئے ہیں تو اس سے کافی حد تک یہ کمی واقع ہوئی ہے لیکن انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مزید بہتر بنایا جائے گا۔ دوسری بات کہ ایف۔ آئی۔ آر میں جو relevant section apply نہیں کئے جاتے انشاء اللہ تعالیٰ اس شکایت کو بھی دور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! باتیں بہت ساری تھیں لیکن چونکہ میرے بھائی نے pre-budget discussion کے حوالے سے ابھی دومنٹ کے لئے بات کرنی ہے۔ وزیر صنعت نے بھی چند لمحوں کے لئے مہنگائی کے حوالے سے بات کرنی ہے۔ میں آپ کا اور تمام بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے موقع دیا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پوری پنجاب اسمبلی کو اس مبارکباد کا مستحق ٹھہراتا ہوں کہ ملک کی تاریخ میں چاروں صوبائی اسمبلیوں اور وفاقی حکومت میں پہلی دفعہ صوبائی اسمبلی پنجاب کو یہ موقع ملا ہے کہ یہاں پر pre-budget discussion ہوئی۔ اس قسم کا رواج نہ کسی اور صوبہ میں ہے اور نہ وفاقی حکومت میں ہے۔ پچھلے تین دنوں سے جاری اس بحث میں اپوزیشن، حکومتی بنچوں کے اراکین نے چونکہ دو تین موضوعات کو اکٹھا کر دیا تھا امن عامہ price hike اور pre-budget discussion دونوں طرف سے بے پناہ مفید تجاویز اور بے پناہ مفید مشورے دیئے گئے جس کے لئے میں انتہاء گہرائیوں سے تمام اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم نے تمام دوستوں کی دی گئی تجاویز کو نوٹ بھی کیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ ایک دو روز میں تمام متعلقہ محکموں کو وہ سکیمیں بھیج دی جائیں گی۔ میں بہت کم وقت میں آپ کی وساطت سے اپنی حکومت پنجاب کی priorities بتانا چاہوں گا جو اس بجٹ میں ہم جن areas کو focus کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ اہمیت سوشل سیکٹر کو دی جا رہی ہے اور سوشل سیکٹر میں محکمہ تعلیم، محکمہ صحت صاف، پانی کی لوگوں کو فراہمی اور نکاسی آب کے پراجیکٹ۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز جس کو ہم بے پناہ focus کر رہے ہیں وہ ہے اپنے موجودہ infrastructure کو اس کی بہترین اور صحیح حالت میں رکھنا۔

جناب سپیکر! ٹیکس کے متعلق آج رانا ثناء اللہ خان صاحب نے بات کی لیکن ان کی اور

کچھ دوستوں کی زیادہ گفتگو وفاقی ٹیکسوں کے متعلق ہے۔ تمام دوست بخوبی واقف ہیں کہ صوبائی حکومت کا tax bais نسبتاً کم bount اور کم dynamic ہے۔ لیکن اس بات کی میں آپ کو مکمل طور پر یقین دہانی کرواتا ہوں کہ ہم قطعاً اس قسم کے کسی ٹیکس کو اس صوبے میں لگانے کی تجویز اسمبلی کے سامنے موجودہ بجٹ میں نہیں لائیں گے جس سے غریب لوگ متاثر ہوں۔ ان لوگوں کو ہم ضرور tax net میں لائیں گے جن کے اندر ٹیکس ادا کرنے کی capacity ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سے حکومتی اور اپوزیشن اراکین بھی اتفاق کریں گے۔ پٹرول اور ڈیزل کی قیمت کے متعلق بھی یہاں پر مختلف دوستوں نے مختلف باتیں کی ہیں اور اس میں کوئی دو آراء نہیں ہیں کہ پٹرول کی قیمت کا بڑھنا یا ڈیزل کی قیمت کا بڑھنا پورے ملک کے economic system کو effect کرتا ہے لیکن اگر آپ P.O.L کی بین الاقوامی قیمتوں کو دیکھیں تو وہ unprecedented ہیں۔ اس وقت پٹرولیم کا crude oil کا ریٹ 58 ڈالر فی بیرل ہے۔ یہ بات میں آپ کو پورے یقین اور وثوق کے ساتھ بتا رہا ہوں کہ جو ٹیکس حکومت پاکستان پٹرول کی قیمت پر لگا رہی ہے اس کا incidence بالکل minuscule ہے as compared to سابقہ تمام political Governments کے۔ اور نہ صرف وہ tax minuscule ہے بلکہ حکومت پاکستان نے اس سال بجٹ میں 40۔ارب روپے P.O.L کی قیمتوں کو subsidize کرنے کے لئے رکھے تھے جس میں اب انہوں نے 40۔ارب روپے بھی لوگوں کو relief دینے کے لئے خرچ کئے۔ اس کے علاوہ 10۔ارب روپے مزید بھی انہوں نے اپنے اس budget figures سے زیادہ P.O.L کے ریٹ کو normal رکھنے کے لئے under control رکھنے کے لئے subsidize کیا۔

ہماری priority میں غربت کا خاتمہ سب سے اہم ہے۔ disparity کی بھی مختلف باتیں ہوئیں، واقعی ہی یہاں پر بے پناہ disparities ہیں۔ urban areas اور rural areas میں ساؤتھ پنجاب نسبتاً کم ترقی یافتہ ہے as compared to Central Punjab کے لیکن ان سابقہ ادوار کی disparities کو جلد از جلد ہم make up کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب والا! آخر میں، آپ کی وساطت سے میں تمام اراکین اسمبلی اور اپوزیشن کا خصوصی طور پر تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیں اپنی مفید تجاویز سے آگاہ کیا اور ہماری رہنمائی

فرمائی۔بہت بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ جناب سپیکر! میں سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے آج کل اور پرسوں بھی مہنگائی کے موضوع پر بحث میں حصہ لیا اور بہت سی تجاویز بھی دیں۔یہ سب دوستوں کو پتا ہے کہ مہنگائی کی وجوہات آج کل بہت واضح ہیں۔جن میں سے سب سے پہلے بین الاقوامی مارکیٹ میں تیل کا مہنگا ہونا ہے۔جیسا کہ وزیر خزانہ صاحب نے بتایا ہے کہ پٹرولیم crude oil کی بین الاقوامی مارکیٹ میں قیمت 58 ڈالر فی بیرل ہے۔ میں آپ کو اور اپنے دوستوں کو بھی یہ بتاتا چلوں کہ جب میاں نواز شریف صاحب کی گورنمنٹ تھی اس وقت crude oil کی قیمت 17 اور 18 ڈالر کے قریب تھی۔۔۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ان کو wind up کرنے دیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، جناب والا! وزیر صنعت کا مہنگائی کے حوالے سے قیمتوں میں اضافے کے متعلق جواب دینا بنتا نہیں ہے۔ہم نے تو بات کی مہنگائی کے حوالے سے ان کا اس چیز سے کیا تعلق ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ price hike کی بات کر رہے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، جناب والا! ان کا جواب دینا بنتا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کو تو وہ جواب دے رہے ہیں اور on behalf of the Government دے رہے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، جناب والا! وزیر صنعت کا مہنگائی پر کیا کنٹرول ہے اور قیمتیں کم کرنے سے کیا تعلق ہے؟ کسی تحصیل میں، کسی ڈسٹرکٹ میں بلکہ میری تحصیل میں بھی ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔یہ مجھے بتائیں کہ میری تحصیل میں یہ کس طرح سے

قیمتوں کو کم کر سکتے ہیں؟ جناب والا! انڈسٹری کی تو بات نہیں کی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر : یہاں انڈسٹری کی بات نہیں ہو رہی overall price hike کی بات ہو رہی ہے وہ اس پر آرہے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا کیا role ہے یا ان کی منسٹری کا اس سلسلے میں کیا role ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر : دیکھیں! جو یہاں سے اعتراضات ہوتے ہیں اس کا جواب تو گورنمنٹ کی طرف سے آنا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ دیکھیں under Rules of Business کوئی بھی وزیر حکومت کی طرف سے جواب دے سکتا ہے۔

وزیر صنعت : جناب والا! اگر یہ تشریف رکھیں تو میں ان کو تفصیل سے بتا سکتا ہوں کہ مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) : جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر : نماز جمعہ کا وقت ہونے والا ہے۔ آپ ان کو بات کرنے دیں۔ وزیر صنعت!

وزیر صنعت : جناب سپیکر! میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج مہنگائی یقینی طور پر کم ہے۔ یقین مانیں کہ اگر ہماری یہ گورنمنٹ کچھ اقدامات نہ کرتی تو اس وقت مہنگائی مزید ہوتی تھی جو کہ اس ملک کے لئے بھی بہت خطرناک تھی۔ جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ پٹرول کی قیمت میاں نواز شریف کے دور میں 24 روپے لٹر تھی لیکن اُس وقت crude oil کی قیمت تقریباً 16 سے 17 روپے ڈالر فی بیرل تھی۔ اگر ہماری گورنمنٹ عوام کو یہ 50 بلین کے قریب سبسڈی نہ دیتی تو پٹرول کی قیمت تقریباً 60/65 روپے لٹر تک ہونی چاہیے تھی۔

ڈاکٹر اسد معظم : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اگر وہ بیان فرما رہے ہیں۔

You have every right to go. This is no point of order. I cannot allow every

body for point of order.

وزیر صنعت، میں on the floor of the House پورے اعتماد کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ اُس وقت پٹرول کی قیمت 24 روپے لٹر تھی۔ اِس وقت پٹرول کی قیمت تقریباً 17/48 روپے لٹر ہے لیکن اگر crude oil کی قیمتوں میں defference دیکھا جائے اور اگر ہماری گورنمنٹ یہ سبسڈی نہ دیتی تو اس وقت پٹرول کی قیمت 60 سے 65 روپے فی لٹر ہونی چاہیے تھی لیکن گورنمنٹ کی بہترین پالیسیوں کی وجہ سے مہنگائی کنٹرول کی جارہی ہے۔ جیسا کہ آپ سب دوستوں کو پتا ہے کہ اس وقت ہمارے ملک میں اللہ کے فضل و کرم سے home rementance تقریباً 4 بلین ڈالر کے قریب ہیں۔ یعنی 30۔ارب روپے کے قریب پیسے اس ملک میں آرہے ہیں اور اس ملک میں استعمال ہو رہے ہیں۔ مارکیٹ کے rates کا تعلق ہر وقت demand and supply سے رہتا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! پٹرول پر گورنمنٹ نے جو نئے ٹیکس لگائے ہیں وزیر صاحب سے کہیں کہ ان کی بھی ذرا تفصیل بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ بتا رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

وہ رانا صاحب نے بیان کر دیئے ہیں اور ان کی طرف سے اعتراضات آچکے ہیں کہ کیا لگا ہے اور کیا نہیں لگنا چاہیے؟ اس کا وہ جواب دے رہے ہیں۔

وزیرصنعت، جناب سپیکر! اس کے علاوہ آپ کو پتا ہے کہ پاکستان میں گندم اور کپاس کی فصل بہت اچھی پیدا ہوئی ہے۔ گورنمنٹ نے گندم اور کپاس کی جو امدادی قیمت مقرر کی ہے اس کی وجہ سے کسانوں کو تقریباً 60۔ارب روپے کے قریب extra پیسے ملے ہیں۔ انہوں نے وہ پیسے بھی کہیں نہ کہیں خرچ کرنے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس وقت یقینی طور پر مہنگائی ہے لیکن آپ دیکھیں گے کہ آنے والے وقت میں ہماری گورنمنٹ کی پالیسیوں سے نکلنے والے results کی وجہ سے مڈل کلاس بہت اوپر آئے گی۔

جناب سپیکر! اس وقت وزیراعلیٰ صاحب کی پالیسیوں کی وجہ سے غریب لوگوں کو بہت

زیادہ فائدہ ہو رہا ہے۔ پچھلے سال سے لے کر ابھی تک وزیراعلیٰ پنجاب کی سستا آٹا سکیم کے تحت 10 کلو کے ایک کروڑ بیگ لوگوں میں تقسیم کئے گئے ہیں جس کی قیمت تقریباً 125 روپے ہے لیکن 24 کروڑ روپے کی سبسڈی دینے کے بعد اس کی قیمت 90 روپے کی گئی ہے اور وہ آٹا اللہ کے فضل و کرم سے پورے پنجاب کے ہر ضلع میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت اللہ کے فضل و کرم سے ہماری حکومت کی جو پالیسیاں ہیں پچھلی کسی بھی حکومت نے ایسے انتظامات نہیں کئے کہ جس سے روزگار کے اتنے مواقع پیدا ہو سکیں۔ پنجاب سمال انڈسٹریز سٹیٹ کارپوریشن ہمارا ایک چھوٹا سا محکمہ ہے جب ہم نے گورنمنٹ سنبھالی تھی اس وقت اس کے پاس صنعت کاروں کو قرضہ دینے کے لئے صرف 50 کروڑ روپے تھے لیکن اب اللہ کے فضل سے ہمارے پاس تقریباً 3 ارب روپے ہیں جو ہم نے پچھلے ایک سال میں صنعت کاروں میں تقسیم کئے ہیں۔ اس وقت تقریباً 18 ہزار لوگ اپنا روزگار شروع کر چکے ہیں اور اس ملک کی معیشت کو مضبوط کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس وقت لاہور میں ایک ایسی انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی گئی ہے جو اس وقت تیزی سے تکمیل کے مراحل طے کر رہی ہے۔ صرف اس انڈسٹریل اسٹیٹ سے تقریباً تین سے چار لاکھ لوگوں کو روزگار ملے گا اور وہ ایسی انڈسٹریل اسٹیٹ ہے کہ شاید ہی ہمارے آس پاس کے کسی ملک میں اس قسم کی کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ ہو۔ اسی طرح کی ایک اور انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد میں بنائی جا رہی ہے جو تقریباً 13500 ایکڑ پر محیط ہو گی وہاں انشاء اللہ تقریباً 10 لاکھ نئے لوگوں کو روزگار ملے گا۔

جناب سپیکر! ابھی تک آپ کی اس گورنمنٹ نے فیڈرل گورنمنٹ سے مل کر صرف ٹیکسٹائل انڈسٹری کو اپ گریڈ کرنے کے لئے اس کی مشینری import کرنے کے لئے پچھلے تین سالوں میں آسان شرائط پر 6 بلین ڈالر کے لوگوں کو قرضے دیئے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے اب ہماری ٹیکسٹائل انڈسٹری انٹرنیشنل کی اے گریڈ ٹیکسٹائل انڈسٹری بن چکی ہے جس میں لوگوں کو اس وقت بھی روزگار مل رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے وقتوں میں بھی روزگار ملتے جائیں گے۔

ڈاکٹر اسد معظم، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرا تعلق بھی ٹیکسٹائل سے ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر صاحب کو wind up کرنے دیں۔ میں آپ کو ابھی موقع دیتا ہوں۔

وزیر صنعت، جناب سپیکر! میں ابھی بہت سی اور باتیں کر سکتا ہوں۔ اس وقت ہماری گورنمنٹ اللہ کے فضل و کرم سے صنعتی شعبے کی جتنی خدمت کر رہی ہے یا روزگار پیدا کرنے کے نئے موقع پیدا کر رہی ہے یقین مانیں کہ میں ایک گھنٹہ تک ان لوگوں کو بتا سکتا ہوں کہ اس وقت ہمارے صوبے اور ہمارے ملک کے کیا حالات ہیں لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے میں آپ کا اور سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب کبھی پھر موقع ملے گا تو میں پورے حالات کے متعلق آپ کو بتاؤں گا۔ شکریہ

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No . PAP-Legis-1(99)/2005/729/dated 8th April , 2005 The following Order , made by the Governor of the Punjab , is hereby published for general information.-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool,** Governor of the Punjab hereby prorogue the Assembly w . e . f April 8th 2005 on the conclusion of sitting on that day.

Dated Lahore, the
7th April , 2005

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL,
Governor of the Punjab"

	Issue No.	Page No.
DISCUSSION ON-		
-Adjournment Motion regarding use of chemical drums for keeping edibles	8	1084
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1201
QUESTIONS regarding-		
-Detail of development works, their cost and position in Government Employees Housing Society, Bahawalpur *(Question No. 6234*)*	10	1300
-Detail of irregularities in elections of Government Employees Cooperative Housing Society Limited, Bahawalpur *(Question No. 6235*)*	10	1302
RESOLUTION regarding-		
-Supply of electricity at flat rates for agricultural purposes	7	952

Z

	Issue No.	Page No.
ZAHID PERVAIZ, CH.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8	1097
QUESTION regarding-		
-Detail of staff and medicines in Veterinary Hospitals of Gujranwala *(Question No. 5966*)*	8	1040
ZAHOOR AHMAD SAJID JANJUA, MR.		
QUESTION regarding-		
-Formula of distribution of canal water in the Punjb and detail of share of Lower Chanab Canal *(Question No. 3203*)*	6	761
ZAHOOR AHMED KHAN DAHA, MR.		
REPORT OF-		
-Standing Committee on Transport regarding the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 *(Laid in the House)*	9	1225
ZAIB-UN-NISA QURESHI, MISS.		
BILL-		
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 *(moved for introduction in the House)*	7	936
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Murder of a student in examination centre at Government High School, Kamalia *(Call Attention Notice No. 322)*	6	792
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1245
QUESTION regarding-		
-Detail of students and building of schools in Multan city *(Question No. 2384*)*	7	884

	Issue No.	Page No.
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8	1101
QUESTIONS regarding-		
-Detail of recruitments in Punjab Provincial Cooperative Bank Lahore since 2003 *(Question No. 4793-A*)*	10	1298
-Detail of recruitments under Registrar Cooperatives Lahore since 2003 *(Question No. 4573*)*	10	1278
SHOAIB AWAN, MALIK		
DISCUSSION ON-		
-Adjournment Motion regarding use of chemical drums for keeping edibles	8	1088

T

	Issue No.	Page No.
TAHIR ALI JAVED, DR. *(Minister for Health)*		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Death of a lady patient in Sir Ganga Ram Hospital due to negligence of doctors	10	1318
-Injustice with doctors of Health Department	7	933
-Use of drums polluted with chemicals for keeping edibles	6	813
DISCUSSION ON-		
-Adjournment Motion regarding use of chemical drums for keeping edibles	8	1089
TAHIRA MUNIR, MRS.		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Murder of a student in examination centre at Government High School, Kamalia *(Call Attention Notice No. 322)*	6	792
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1256
TAJAMMAL HUSSAIN, RANA		
QUESTION regarding-		
-Concession in fee for upgradation of education and net payment on required attendance *(Question No. 293)*	7	908
TALIB HUSSAIN CH, MR.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1239
TANVEER AHMAD, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of buildings and staff in upgraded Girls Schools in Jehlum *(Question No. 1849*)*	7	854
-Particulars of Principal Jamia High School Jehlum *(Question No. 1847*)*	7	849
TANVIR ASHRAF KAIRA, MR.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of funds for medicines for Veterinary Hospitals/Dispensaries during 2002-04 in District Gujrat *(Question No. 5772*)*	8	1037
-Government steps for removing shortage of water and Aid Scheme for Tube wells *(Question No. 5778*)*	6	781
-Precautionary measures at purchase centres of wheat in District Gujrat *(Question No. 5843*)*	9	1152

W

	Issue No.	Page No.
WASEEM AKHTAR, DR. SYED		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Murder of a student in examination centre at Government High School, Kamalia *(Call Attention Notice No. 322)*	6	792

	Issue No.	Page No.
SAMIA AMJAD, DR.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8	1117
SAMINA NAVEED, MISS.		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Government action against incident of rape of a woman in presence of her son in Bahawalnagar *(Call Attention Notice No. 332)*	6	797
QUESTIONS regarding-		
-Detail of vacant posts and recruitments in Irrigation and Power Department *(Question No. 3425*)*	6	764
-Number and detail of residences constructed for officers of Irrigation Department in the Province of Punjab *(Question No. 3573*)*	6	770
-Number of schools for boys and girls in District Bahawalnagar and other details *(Question No. 2723*)*	7	907
-Provision of agricultural loans, rate of interest and other details in former Bahawalpur division *(Question No. 3386*)*	10	1268
SANAULLAH KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Difference in Benevolent Fund Aid to gazetted and non-gazetted employees	6	806
-Registration of false cases under sections of Terrorism Act after strike of 12th April	9	1173
-Upgradation against rules in FDA	6	811
BILL-		
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2005 (Bill No. 3 of 2005) *(moved for introduction in the House)*	7	947
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	10	1345
MOTION regarding-		
-Suspension of rules for moving of a resolution	6	729
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Conspiracy to involve MPA in a false case by SHO Police Station D. Type Colony, Faisalabad	6	802
QUESTION regarding-		
-Detail of Super Computer Project of Punjab University *(Question No. 2342*)*	7	876
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of capacity of storage of wheat and other grains, more projects and rent paid in this connection *(Question No. 5961*)*	9	1153
-Problems of candidates in connection with Board of Intermediate & Secondary Education, Lahore *(Question No. 2668*)*	7	903
SHAGUFTA ANWAR, MS. *(Parliamentary Secretary for Anti- Corruption)*		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1178
SHAMSHAD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Transport)*		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Ban on driving motorcycle rickshaw in Faisalabad	10	1313
SHAHNAZ SALEEM, MRS.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8	1111
QUESTION regarding-		
-Detail of staff, medicines and equipment in Veterinary Hospitals of District Dera Ghazi Khan *(Question No. 6116*)*	8	1041
SHAKEEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Detail of Government action against looting lacs of rupees in Defence Area, Lahore *(Call Attention Notice No. 330)*	6	795

	Issue No.	Page No.
-Detail of Veterinary Hospitals and staff in District Multan *(Question No. 5559*)*	8	1033
-Detail of Veterinary Hospitals/Dispensaries, their number, staff, budget and cost of medicines in District Lahore *(Question No. 5957*)*	8	1039
-Detail of Veterinary Hospitals, their funds, income and expenditures in District Rahim Yar Khan *(Question No. 5539*)*	8	1028
-Details regarding livestock farmers *(Question No. 4892*)*	8	1021
-Doctors, budget and other details of Veterinary Hospitals of Lahore *(Question No. 4891*)*	8	1014
-Government steps to control Bird Flu *(Question No. 5726*)*	8	1036
-Start of Insurance Scheme for Poultry Farms *(Question No. 5445*)*	8	1009
POWER DEPARTMENT-		
-Supply of electricity in Mauza Khalchian Tehsil Bhalwal District Sargodha *(Question No. 2657*)*	6	759

R

RECITATION -		
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 4th April, 2005	6	683
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 5th April, 2005	7	837
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 6th April, 2005	8	995
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 7th April, 2005	9	1127
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 8th April, 2005	10	1267
REPORTS OF-		
-Standing Committee on Education regarding the Beacon House National University Lahore Bill, 2005 *(Laid in the House)*	9	1225
-Standing Committee on Excise & Taxation regarding the Punjab Urban Immoveable Property Tax (Amendment) Bill, 2005 *(Laid in the House)*	10	1303
-Standing Committee on Transport regarding the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 *(Laid in the House)*	9	1225
RESOLUTIONS regarding-		
-Entry of marital status of man in Nikah Nama forms	7	970
-Stopping unfair activities of the persons and organizations working against basic constitutional rights of women	6	752
-Supply of electricity at flat rates for agricultural purposes	7	952
-Suspension of rules for moving of a resolution	6	726

S

SAGHIRA ISLAM, MS.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8	1114
QUESTIONS regarding-		
-Detail of quarters of Irrigation Department in Sheikhupura, allotment Policy and residents thereof *(Question No. 3548*)*	6	767
-Problems of College for Women, Sangla Hill *(Question No. 2612*)*	7	899
SAMI ULLAH KHAN, MR.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of expenditures upon extension and repair of canals during 2002 to 2004 *(Question No. 6112*)*	6	785
-Detail of purchase of grain bags during 2000 to 2004 *(Question No. 6148*)*	9	1158
-Detail of purchase of wheat during 2004 *(Question No. 6136*)*	9	1156
-Detail of Veterinary Dispensaries and their staff in PP-162, Tehsil Ferozwala *(Question No. 6077*)*	8	1040

	Issue No.	Page No.
-Problems of farmers and action taken by Government against Kanjwani Sugar Mill, Tandlianwala *(Question No. 4539*)*	9	1132
IRRIGATION DEPARTMENT-		
-Aims and objects of construction of Abbasia Link Canal, Rahim Yar Khan *(Question No. 5946*)*	6	783
-Detail of available funds and expenditures of Irrigation workshop Mughalpura Lahore during 2003-04 *(Question No. 5799*)*	6	782
-Detail of budget and expenditures of Irrigation Department, Rahim Yar Khan during 2002-04 *(Question No. 5371*)*	6	777
-Detail of employees of Irrigation workshop, Mughalpura *(Question No. 5608*)*	6	779
-Detail of expenditures upon extension and repair of canals during 2002 to 2004 *(Question No. 6112*)*	6	785
-Detail of land of Irrigation Department, its illegal occupants, income and expenditures in District Bahawalpur *(Question No. 6390*)*	6	787
-Detail of quarters of Irrigation Department in Sheikhupura, allotment Policy and residents thereof *(Question No. 3548*)*	6	767
-Detail of recruitment in Irrigation Department Faisalabad since 2002 *(Question No. 5312*)*	6	776
-Detail of recruitment in Irrigation Department Rahim Yar Khan since 2002 *(Question No. 5410*)*	6	778
-Detail of rest-houses of Irrigation Department in District Bahawalpur *(Question No. 6391*)*	6	789
-Detail of sanctioned and vacant posts in Irrigation workshop, Bhalwal *(Question No. 5610*)*	6	780
-Detail of vacant posts and recruitments in Irrigation and Power Department *(Question No. 3425*)*	6	764
-Detail of vacant posts of officers and their recruitments in Irrigation and Power Department *(Question No. 2621*)*	6	756
-Formula of distribution of canal water in the Punjb and detail of share of Lower Chanab Canal *(Question No. 3203*)*	6	761
-Government steps for control over land-sliding in Tehsil Murree *(Question No. 6346*)*	6	786
-Government steps for removing shortage of water and Aid Scheme for Tube wells *(Question No. 5778*)*	6	781
-Number and detail of residences constructed for officers of Irrigation Department in the Province of Punjab *(Question No. 3573*)*	6	770
-Problem of construction of small dams in PP-4, Gujjar Khan *(Question No. 6013*)*	6	784
-Problems of quota and promotion of Engineers in Irrigation Department *(Question No. 4948*)*	6	773
LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-		
-Detail of challans and fines under Cruelty to Animals Act in District Lahore *(Question No. 5956*)*	8	1037
-Detail of establishment of mobile units and recruitment of staff in Livestock Department *(Question No. 6368*)*	8	1042
-Detail of funds for medicines for Veterinary Hospitals/Dispensaries during 2002-04 in District Gujrat *(Question No. 5772*)*	8	1037
-Detail of medicines, veterinary units and staff in PP-201, Multan *(Question No. 5562*)*	8	1035
-Detail of sanctioned posts of Veterinary Doctors and staff in District Rahim Yar Khan *(Question No. 5540*)*	8	1032
-Detail of staff and medicines in Veterinary Hospitals of Gujranwala *(Question No. 5966*)*	8	1040
-Detail of staff, medicines and equipment in Veterinary Hospitals of District Dera Ghazi Khan *(Question No. 6116*)*	8	1041
-Detail of stud farms in the Province *(Question No. 5446*)*	8	1012
-Detail of Veterinary Dispensaries and their staff in PP-162, Tehsil Ferozwala *(Question No. 6077*)*	8	1040

	Issue No.	Page No.
-Detail of teachers of South Asian Studies in Punjab University *(Question No. 1709*)*	7	845
-Discriminatory treatment in granting selection grade to the teachers posted in M.C.L. *(Question No. 2334*)*	7	875
-Education ability, remuneration and procedure of appointment of "Imam Mualameen" *(Question No. 1351*)*	7	839
-Establishment of Girls Primary School and problem of upgradation of Boys Primary School in Mauza Bhinda Gulam Hussain, Bahawalpur *(Question No. 2516*)*	7	894
-Establishment of Home Economics College in Bahawalpur *(Question No. 2358*)*	7	879
-Grant of Computer Allowance to the employees of Board of Intermediate and Secondary Education, Multan *(Question No. 2659*)*	7	902
-Misuse of powers by Deputy D.E.O (Women) Jarranwala *(Question No. 2356*)*	7	879
-Number of schools for boys and girls in District Bahawalnagar and other details *(Question No. 2723*)*	7	907
-Particulars and other details of staff of Government Girls Middle School Amira Tejeka, Depalpur *(Question No. 2506*)*	7	892
-Particulars of Principal Jamia High School Jehlum *(Question No. 1847*)*	7	849
-Posting of junior teachers against the posts of senior teachers in girls schools of Lahore *(Question No. 2383*)*	7	882
-Problem of shortage of schools and staff in Hujra Shah Muqeem *(Question No. 2388*)*	7	885
-Problems of candidates in connection with Board of Intermediate & Secondary Education, Lahore *(Question No. 2668*)*	7	903
-Problems of College for Women, Sangla Hill *(Question No. 2612*)*	7	899
-Sanctioned posts of lady teachers and detail of minority's quota *(Question No. 2513*)*	7	893
-Start of classes in schools constructed in PP-82, Jhang *(Question No. 2364*)*	7	881
-Start of more subjects of M.A level in Islamia University *(Question No. 2359*)*	7	880
FOOD DEPARTMENT-		
-Construction and repair of roads connecting sugar mills from sugar cess in Jhang *(Question No. 5290*)*	9	1144
-Detail of budget and expenditures of Food Department, Gujranwala since 2002 *(Question No. 5124*)*	9	1143
-Detail of budget and expenditures of Food Department, Sargodha *(Question No. 5123*)*	9	1140
-Detail of capacity of storage of wheat and other grains, more projects and rent paid in this connection *(Question No. 5961*)*	9	1153
-Detail of purchase of grain bags during 2000 to 2004 *(Question No. 6148*)*	9	1158
-Detail of purchase of wheat during 2004 *(Question No. 6136*)*	9	1156
-Detail of quotas of flour mills in District Rahim Yar Khan during 2001 to 2004 *(Question No. 6048*)*	9	1146
-Detail of recruitments under administration of Director Food, Lahore *(Question No. 4251*)*	9	1128
-Detail of target of purchase of wheat, godowns and storage during 2004 in District Sahiwal *(Question No. 6023*)*	9	1155
-Detail of sugar cess and development works in District Rahim Yar Khan since 2003 *(Question No. 6246*)*	9	1158
-Detail of sugar cess and other problems of Ramzan Sugar Mill *(Question No. 4650*)*	9	1137
-Detail of sugar mills and sugar cess since 2003 in District Rahim Yar Khan *(Question No. 6249*)*	9	1160
-Detail of wheat directly purchased from farmers and expenditures thereupon *(Question No. 3954*)*	9	1151
-Precautionary measures at purchase centres of wheat in District Gujrat *(Question No. 5843*)*	9	1152

	Issue No.	Page No.
-Detail of irregularities in elections of Government Employees Cooperative Housing Society Limited, Bahawalpur *(Question No. 6235*)*	10	1302
-Detail of irregularities of B.O.R Employees Cooperative Housing Society Lahore, action taken by Government *(Question No. 6587*)*	10	1294
-Detail of office-holders, land, plots and irregularities of Lahore Cantt. Park view Cooperative Housing Society Limited *(Question No. 6083*)*	10	1281
-Detail of received and released funds by Co-operatives Department *(Question No. 6524*)*	10	1290
-Detail of recruitments in Punjab Provincial Cooperative Bank Lahore since 2003 *(Question No. 4793-A*)*	10	1298
-Detail of recruitments in Punjab Provincial Cooperative Bank since 2003 *(Question No. 4571*)*	10	1274
-Detail of recruitments under Registrar Cooperatives Lahore since 2003 *(Question No. 4573*)*	10	1278
-Provision of agricultural loans, rate of interest and other details in former Bahawalpur division *(Question No. 3386*)*	10	1268
-Victims, claims and other details of Habib Industrial Cooperative Finance Corporation *(Question No. 6084*)*	10	1287
EDUCATION DEPARTMENT-		
-Administrative and financial problems of Education Department in Tehsil Samundri and Jarranwala *(Question No. 2355*)*	7	877
-Affiliation of Government College for Women Hujra Shah Muqeem with University and detail of vacant posts *(Question No. 2405*)*	7	887
-Chances of promotion and formation of service rules for highly qualified P.E.T teachers *(Question No. 2433*)*	7	889
-Concession in fee for upgradation of education and net payment on required attendance *(Question No. 293)*	7	908
-Detail of action taken against self-made Headmaster Government Boys High School 50/12-L, Chichawatni *(Question No. 2421*)*	7	888
-Detail of buildings and staff in upgraded Girls Schools in Jehlum *(Question No. 1849*)*	7	854
-Detail of departmental inquiries against employees of Education Department *(Question No. 2539*)*	7	896
-Detail of Governing Body and grants for S.D.P.S School Jahania, Khanewal *(Question No. 316)*	7	909
-Detail of provision of furniture in schools of City Government Lahore and cost thereof *(Question No. 2538*)*	7	896
-Detail of recruitment of computer service lecturers during 2002-03 *(Question No. 2602*)*	7	899
-Detail of recruitment / merit of doctors in Health Centre Punjab University and policy of allotment of residence *(Question No. 2505*)*	7	890
-Detail of sanctioned posts and present staff in Government Degree College (Boys & Girls) Lodhran *(Question No. 2658*)*	7	900
-Detail of schools and colleges of Sialkot *(Question No. 2259*)*	7	857
-Detail of schools and colleges situated in District Sialkot *(Question No. 2260*)*	7	872
-Detail of service record and inquiries of Headmaster Government High School Chak No. 211-WB, Melsi *(Question No. 320)*	7	910
-Detail of service record of Headmaster Government Elementary School Gharibwal District Jehlum *(Question No. 2567*)*	7	897
-Detail of Super Computer Project of Punjab University *(Question No. 2342*)*	7	876
-Detail of students and building of schools in Multan city *(Question No. 2384*)*	7	884
-Detail of students, building and other problems of Girls High School Ghaziabad, Lahore *(Question No. 2718*)*	7	905
-Detail of teachers and building of Degree College for Women Kher pur, Tamewali *(Question No. 326)*	7	911

P

	Issue No.	Page No.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS		
-See under Muhammad Ahmed Khan, Malik, Advocate		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES		
-See under Muhammad Waris Kallu, Mr.		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ANTI- CORRUPTION		
-See under Shagufta Anwar, Ms.		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FOOD		
-See under Mehmood Ahmad, Ch.		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT		
-See under Khalid Mehmood, Chaudhry, Advocate		
PARVEEN MASOOD BHATTI, MRS.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1183
QUESTIONS regarding-		
-Establishment of Home Economics College in Bahawalpur *(Question No. 2358*)*	7	879
-Start of more subjects of M.A level in Islamia University *(Question No. 2359*)*	7	880
REPORT OF-		
-Standing Committee on Education regarding the Beacon House National University Lahore Bill, 2005 *(Laid in the House)*	9	1225
PARVEEN SIKANDAR GILL, MS.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8	1122
PRE-BUDGET-		
-Discussion on	8	1092
PERVAIZ RAFIQUE, MR.		
CONDOLENCE-		
-The death of Pope John Paul Second	6	684
POINTS OF ORDER regarding-		
-Attempt to arrest honourable Member of the Assembly during session	7	918
-Blockage of Murree wala Defence Road and Kotli Sattian Malote Road	7	922
-Countrywide strike at the call of MMA	6	702
-Delay in making law for remission of tax on houses of five Marlas	10	1304
-Demand for grant of aid to the successors of the dead in Union Council Chauk Azam District Layyah	6	685
-Rules and regulations about "Point of Order"	8	996
POWER DEPARTMENT-		
QUESTION regarding-		
-Supply of electricity in Mauza Khakhian Tehsil Bhalwal District Sargodha *(Question No. 2657*)*	6	759
PRICE HIKE-		
-Discussion on	8	1092
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Conspiracy to involve MPA in a false case by SHO Police Station D. Type Colony, Faisalabad	6,9	802,1168
PROROGATION-		
-Notification of prorogation of session commenced from 28th March, 2005	10	1372

Q

	Issue No.	Page No.
QUESTIONS regarding-		
COOPERATIVE DEPARTMENT-		
-Detail of development works, their cost and position in Government Employees Housing Society, Bahawalpur *(Question No. 6234*)*	10	1300

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD WAQAS, MR.		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Murder of a student in examination centre at Government High School, Kamalia *(Call Attention Notice No. 322)*	6	792
DISCUSSION ON-		
-Adjournment Motion regarding use of chemical drums for keeping edibles	8	1088
POINT OF ORDER regarding-		
-Attempt to arrest honourable Member of the Assembly during session	7	919
MUHAMMAD WARIS KALLU, MR. ***(Parliamentary Secretary for Colonies)***		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1253
MUHAMMAD YAR HIRAJ, MR.		
-Leave of absence	7	916
MUJAHID ALI SHAH, SYED		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1226
MUNAWAR SAGHEER, MRS.		
QUESTION regarding-		
-Detail of target of purchase of wheat, godowns and storage during 2004 in District Sahiwal *(Question No. 6023*)*	9	1155
MUZAFFAR ALI SHEIKH, DR.		
QUESTION regarding-		
-Detail of students, building and other problems of Girls High School Ghaziabad, Lahore *(Question No. 2718*)*	7	905
MUZAMMAL-UR-RASHID ABBASI, SAHIBZADA		
QUESTION regarding-		
-Particulars and other details of staff of Government Girls Middle School Amira Tejeka, Depalpur *(Question No. 2506*)*	7	892

N

	Issue No.	Page No.
NAJMI SALIM, MS.		
QUESTION regarding-		
-Sanctioned posts of lady teachers and detail of minority's quota *(Question No. 2513*)*	7	893
NAVEED JAHANIAN, MIAN		
QUESTION regarding-		
-Detail of Governing Body and grants for S.D.P.S School Jahania, Khanewal *(Question No. 316)*	7	909
NAZAR FARID KHOKHAR, MALIK		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1241
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-		
-Privilege motions Nos. 5, 37, 41, 43, 52 to 57, 60 to 72 of the year 2003 Privilege motions Nos. 25, 32, 41, 42, 49, 51, 53, 54, 55, 61, 63, 69, 71 and 72 of the year 2004 and Privilege motion No. 1 of the year 2005	7	920
QUESTION regarding-		
-Detail of establishment of mobile units and recruitment of staff in Livestock Department *(Question No. 6368*)*	8	1042
NAZAR HUSSAIN GONDAL, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8	1099
NOTIFICATION OF-		
-Prorogation of session commenced from 28th March, 2005	10	1372

	Issue No.	Page No.
-Detail of budget and expenditures of Food Department, Sargodha *(Question No. 5123*)*	9	1141
-Detail of capacity of storage of wheat and other grains, more projects and rent paid in this connection *(Question No. 5961*)*	9	1154
-Detail of purchase of grain bags during 2000 to 2004 *(Question No. 6148*)*	9	1158
-Detail of purchase of wheat during 2004 *(Question No. 6136*)*	9	1156
-Detail of quotas of flour mills in District Rahim Yar Khan during 2001 to 2004 *(Question No. 6048*)*	9	1147
-Detail of recruitments under administration of Director Food, Lahore *(Question No. 4251*)*	9	1129
-Detail of sugar cess and development works in District Rahim Yar Khan since 2003 *(Question No. 6246*)*	9	1159
-Detail of sugar mills and sugar cess since 2003 in District Rahim Yar Khan *(Question No. 6249*)*	9	1161
-Detail of target of purchase of wheat, godowns and storage during 2004 in District Sahiwal *(Question No. 6023*)*	9	1155
-Detail of wheat directly purchased from farmers and expenditures thereupon *(Question No. 3954*)*	9	1151
-Precautionary measures at purchase centres of wheat in District Gujrat *(Question No. 5843*)*	9	1153
MUHAMMAD JAVED SIDDIQUI, DR.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8	1092
MUHAMMAD LATIF PANWAR RAJPUT, MIAN		
QUESTION regarding-		
-Detail of teachers and building of Degree College for Women Kher pur, Tamewali *(Question No. 326)*	7	911
MUHAMMAD MUKHTAR HUSSAIN, MAKHDOOM SYED		
-Leave of absence	7	916
MUHAMMAD RAFI-UD-DIN BUKHARI, SYED		
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-		
-The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004	8	1073
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003	8	1073
QUESTIONS regarding-		
-Detail of sanctioned posts and present staff in Government Degree College (Boys & Girls) Lodhran *(Question No. 2658*)*	7	900
-Grant of Computer Allowance to the employees of Board of Intermediate and Secondary Education, Multan *(Question No. 2659*)*	7	902
MUHAMMAD SHAFIQUE CHAUDHRY, DR. ***(Minister for Excise & Taxation)***		
BILL-		
-The Punjab Urban Immoveable Property Tax (Amendment) Bill, 2005 *(Considered and passed by the House)*	10	1328
MOTION regarding-		
-Suspension of rules 32 and 95 under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	10	1327
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
POINT OF ORDER regarding-		
-Blockage of Murree wala Defence Road and Kotli Sattian Malote Road	7	922
QUESTION regarding-		
-Government steps for control over land-sliding in Tehsil Murree *(Question No. 6346*)*	6	786
MUHAMMAD SHAUKAT, CHAUDHRY		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Murder of a student in examination centre at Government High School, Kamalia *(Call Attention Notice No. 322)*	6	792

	Issue No.	Page No.
CALL ATTENTION NOTICES (Answers) regarding-		
-Detail of Government action against looting lacs of rupees in Defence Area, Lahore *(Call Attention Notice No. 330)*	6	796
-Government action against incident of rape of a woman in presence of her son in Bahawalnagar *(Call Attention Notice No. 332)*	6	798
-Murder of a student in examination centre at Government High School, Kamalia *(Call Attention Notice No. 322)*	6	793
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	10	1358
MOTION regarding-		
-Suspension of rules for moving of a resolution	6	726
POINTS OF ORDER (Answers) regarding-		
-Attempt to arrest honourable Member of the Assembly during session	7	919
-Blockage of Murree wala Defence Road and Kotli Sattian Malote Road	7	923
-Demand for grant of aid to the successors of the dead in Union Council Chauk Azam District Layyah	6	696
RESOLUTION regarding-		
-Stopping unfair activities of the persons and organizations working against basic constitutional rights of women	6	752
MUHAMMAD EJAZ, HAJI		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of available funds and expenditures of Irrigation workshop Mughalpura Lahore during 2003-04 *(Question No. 5799*)*	6	782
-Detail of challans and fines under Cruelty to Animals Act in District Lahore *(Question No. 5956*)*	8	1037
-Detail of employees of Irrigation workshop, Mughalpura *(Question No. 5608*)*	6	779
-Detail of Veterinary Hospitals/Dispensaries, their number, staff, budget and cost of medicines in District Lahore *(Question No. 5957*)*	8	1039
-Posting of junior teachers against the posts of senior teachers in girls schools of Lahore *(Question No. 2383*)*	7	882
MUHAMMAD HASSAN, BRIG (RETD)		
QUESTION regarding-		
-Problem of construction of small dams in PP-4, Gujjar Khan *(Question No. 6013*)*	6	784
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of land of Irrigation Department, its illegal occupants, income and expenditures in District Bahawalpur *(Question No. 6390*)*	6	787
-Detail of recruitments in Punjab Provincial Cooperative Bank since 2003 *(Question No. 4571*)*	10	1274
-Detail of recruitments under administration of Director Food, Lahore *(Question No. 4251*)*	9	1128
-Detail of rest houses of Irrigation Department in District Bahawalpur *(Question No. 6391*)*	6	789
-Establishment of Girls Primary School and problem of upgradation of Boys Primary School in Mauza Bhinda Gulam Hussain, Bahawalpur *(Question No. 2516*)*	7	894
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHRY *(Minister for Food Additional Charge S&GAD)*		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Difference in Benevolent Fund Aid to gazetted and non-gazetted employees	6	807
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Construction and repair of roads connecting sugar mills from sugar cess in Jhang *(Question No. 5290*)*	9	1145
-Detail of budget and expenditures of Food Department, Gujranwala since 2002 *(Question No. 5124*)*	9	1143

	Issue No.	Page No.
MOTIONS regarding-		
-Suspension of rules 32 and 95 under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	10	1326
-Suspension of rules for moving of a resolution	6	726
MUHAMMAD AHMED KHAN, MALIK, ADVOCATE ***(Parliamentary Secretary for Parliamentary Affairs)***		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1190
MUHAMMAD AJMAL CHEEMA, MR. ***(Minister for Industries)***		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	10	1368
MUHAMMAD ANWAR, COL (RETD) MALIK ***(Minister for Cooperative)***		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Detail of development works, their cost and position in Government Employees Housing Society, Bahawalpur *(Question No. 6234*)*	10	1300
-Detail of irregularities in elections of Government Employees Cooperative Housing Society Limited, Bahawalpur *(Question No. 6235*)*	10	1302
-Detail of irregularities of B.O.R Employees Cooperative Housing Society Lahore, action taken by Government *(Question No. 6587*)*	10	1295
-Detail of office-holders, land, plots and irregularities of Lahore Cantt. Park view Cooperative Housing Society Limited *(Question No. 6083*)*	10	1282
-Detail of received and released funds by Co-operatives Department *(Question No. 6524*)*	10	1291
-Detail of recruitments in Punjab Provincial Cooperative Bank Lahore since 2003 *(Question No. 4793-A*)*	10	1298
-Detail of recruitments in Punjab Provincial Cooperative Bank since 2003 *(Question No. 4571*)*	10	1275
-Detail of recruitments under Registrar Cooperatives Lahore since 2003 *(Question No. 4573*)*	10	1279
-Provision of agricultural loans, rate of interest and other details in former Bahawalpur division *(Question No. 3386*)*	10	1268
-Victims, claims and other details of Habib Industrial Cooperative Finance Corporation *(Question No. 6084*)*	10	1288
MUHAMMAD ARSHAD RAN, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of medicines, veterinary units and staff in PP-201, Multan *(Question No. 5562*)*	8	1035
-Detail of Veterinary Hospitals and staff in District Multan *(Question No. 5559*)*	8	1033
MUHAMMAD ARSHAD, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Detail of action taken against self-made Headmaster Government Boys High School 50/12-L, Chichawatni *(Question No. 2421*)*	7	888
MUHAMMAD AYUB KHAN SALDERA, MR.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	10	1335
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. ***(Minister for LG & RD, ADD. CHG. Law & Parliamentary Affairs)***		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Open sale of C.Ds. full of obscenity and nudity in the market	8	1048
-Registration of false cases under sections of Terrorism Act after strike of 12th April	9	1175
-Substandard patch-work on roads of Lahore	7	930
BILLS-		
-The King Edward Medical University Lahore Bill, 2005 *(Considered in the House)*	6	818
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2005 *(Considered in the House)*	6	816

	Issue No.	Page No.
-Detail of stud farms in the Province *(Questio No. 5446*)*	8	1012
-Detail of Veterinary Dispensaries and their staff in PP-162, Tehsil Ferozwala *(Question No. 6077*)*	8	1040
-Detail of Veterinary Hospitals and staff in District Multan *(Question No. 5559*)*	8	1033
-Detail of Veterinary Hospitals/Dispensaries, their number, staff, budget and cost of medicines in District Lahore *(Question No. 5957*)*	8	1039
-Detail of Veterinary Hospitals, their funds, income and expenditures in District Rahim Yar Khan *(Question No. 5539*)*	8	1028
-Details regarding livestock farmers *(Question No. 4892*)*	8	1021
-Doctors, budget and other details of Veterinary Hospitals of Lahore *(Question No. 4891*)*	8	1014
-Government steps to control Bird Flu *(Question No. 5726*)*	8	1036
-Start of Insurance Scheme for Poultry Farms *(Question No. 5445*)*	8	1009

M

MAJID NAWAZ, MIAN		
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-		
-The Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill, 2003	8	1074
QUESTION regarding-		
-Detail of service record and inquiries of Headmaster Government High School Chak No. 211-WB, Melsi *(Question No. 320)*	7	910
MEHMOOD AHMAD, CH. ***(Parliamentary Secretary for Food)***		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Detail of sugar cess and other problems of Ramzan Sugar Mill *(Question No. 4650*)*	9	1137
-Problems of farmers and action taken by Government against Kanjwani Sugar Mill, Tandlianwala *(Question No. 4539*)*	9	1133
MINISTER FOR COOPERATIVE		
-See under Muhammad Anwar, Col (Retd) Malik		
MINISTER FOR EDUCATION		
-See under Imran Masood, Mian		
MINISTER FOR EXCISE & TAXATION		
-See under Muhammad Shafique Chaudhry, Dr		
MINISTER FOR FINANCE		
-See under Hasnain Bahadur Dreshak, Sardar		
MINISTER FOR FOOD ADDITIONAL CHARGE S&GAD		
-See under Muhammad Iqbal, Chaudhry		
MINISTER FOR HEALTH		
-See under Tahir Ali Javed, Dr		
MINISTER FOR INDUSTRIES		
-See under Muhammad Ajmal Cheema, Mr		
MINISTER FOR IRRIGATION		
-See under Aamir Sultan Cheema, Chaudhry		
MINISTER FOR LG & RD, ADD. CHG. LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS		
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr		
MINISTER FOR POWER		
-See under Armughan Subhani, Mr		
MINISTER FOR TRANSPORT		
-See under Shamshad Ahmad Khan, Rana		
MISBAH KOKAB, MISS, ADVOCATE		
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-		
-The Punjab Council of Arts (Amendment) Bill, 2004	7	921
RESOLUTION regarding-		
-Entry of marital status of man in Nikah Nama forms	7	970

	Issue No.	Page No.
-Detail of funds for medicines for Veterinary Hospitals/Dispensaries during 2002-04 in District Gujrat *(Question No. 5772*)*	8	1037
-Detail of medicines, veterinary units and staff in PP-201, Multan *(Question No. 5562*)*	8	1035
-Detail of sanctioned posts of Veterinary Doctors and staff in District Rahim Yar Khan *(Question No. 5540*)*	8	1033
-Detail of staff and medicines in Veterinary Hospitals of Gujranwala *(Question No. 5966*)*	8	1040
-Detail of staff, medicines and equipment in Veterinary Hospitals of District Dera Ghazi Khan *(Question No. 6116*)*	8	1042
-Detail of stud farms in the Province *(Question No. 5446*)*	8	1013
-Detail of Veterinary Dispensaries and their staff in PP-162, Tehsil Ferozwala *(Question No. 6077*)*	8	1041
-Detail of Veterinary Hospitals and staff in District Multan *(Question No. 5559*)*	8	1034
-Detail of Veterinary Hospitals/Dispensaries, their number, staff, budget and cost of medicines in District Lahore *(Question No. 5957*)*	8	1039
-Detail of Veterinary Hospitals, their funds, income and expenditures in District Rahim Yar Khan *(Question No. 5539*)*	8	1028
-Details regarding livestock farmers *(Question No. 4892*)*	8	1022
-Doctors, budget and other details of Veterinary Hospitals of Lahore *(Question No. 4891*)*	8	1015
-Government steps to control Bird Flu *(Question No. 5726*)*	8	1036
-Start of Insurance Scheme for Poultry Farms *(Question No. 5445*)*	8	1010
KHALIDA MANSOOR, MRS.		
QUESTIONS regarding-		
-Administrative and financial problems of Education Department in Tehsil Samundri and Jarranwala *(Question No. 2355*)*	7	877
-Misuse of powers by Deputy D.E.O (Women) Jarranwala *(Question No. 2356*)*	7	879
KHIZAR ILYAS VIRK, CH.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8	1108

L

	Issue No.	Page No.
LAW & ORDER-		
-Discussion on	8	1092
LEAVE OF ABSENCE OF-		
-Abida Javid, Mrs.	7	916
-Muhammad Mukhtar Hussain, Makhdoom Syed	7	916
-Muhammad Yar Hiraj, Mr.	7	916
LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of challans and fines under Cruelty to Animals Act in District Lahore *(Question No. 5956*)*	8	1037
-Detail of establishment of mobile units and recruitment of staff in Livestock Department *(Question No. 6368*)*	8	1042
-Detail of funds for medicines for Veterinary Hospitals/Dispensaries during 2002-04 in District Gujrat *(Question No. 5772*)*	8	1037
-Detail of medicines, veterinary units and staff in PP-201, Multan *(Question No. 5562*)*	8	1035
-Detail of sanctioned posts of Veterinary Doctors and staff in District Rahim Yar Khan *(Question No. 5540*)*	8	1032
-Detail of staff and medicines in Veterinary Hospitals of Gujranwala *(Question No. 5966*)*	8	1040
-Detail of staff, medicines and equipment in Veterinary Hospitals of District Dera Ghazi Khan *(Question No. 6116*)*	8	1041

	Issue No.	Page No.
-Number and detail of residences constructed for officers of Irrigation Department in the Province of Punjab *(Question No. 3573*)*	6	770
-Problem of construction of small dams in PP-4, Gujjar Khan *(Question No. 6013*)*	6	784
-Problems of quota and promotion of Engineers in Irrigation Department *(Question No. 4948*)*	6	773
ISHTIAQ AHMAD, MEHR		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8	1105
QUESTION regarding-		
-Discriminatory treatment in granting selection grade to the teachers posted in M.C.L. *(Question No. 2334*)*	7	875

J

JAVAID AHMED, CH.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1259
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-		
-The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2004	9	1224
QUESTIONS regarding-		
-Detail of quotas of flour mills in District Rahim Yar Khan during 2001 to 2004 *(Question No. 6048*)*	9	1146
-Detail of recruitment / merit of doctors in Health Centre Punjab University and policy of allotment of residence *(Question No. 2505*)*	7	890
JAVAID IQBAL KHAN KHICHI, MR.		
REPORT OF-		
-Standing Committee on Excise & Taxation regarding the Punjab Urban Immoveable Property Tax (Amendment) Bill, 2005 *(Laid in the House)*	10	1303
JAVED AKBAR DHILLON, ENGR		
QUESTIONS regarding-		
-Aims and objects of construction of Abbasia Link Canal, Rahim Yar Khan *(Question No. 5946*)*	6	783
-Detail of recruitment in Irrigation Department Rahim Yar Khan since 2002 *(Question No. 5410*)*	6	778
-Detail of sanctioned posts of Veterinary Doctors and staff in District Rahim Yar Khan *(Question No. 5540*)*	8	1032
-Detail of sugar cess and development works in District Rahim Yar Khan since 2003 *(Question No. 6246*)*	9	1158
-Detail of sugar mills and sugar cess since 2003 in District Rahim Yar Khan *(Question No. 6249*)*	9	1160
-Detail of Veterinary Hospitals, their funds, income and expenditures in District Rahim Yar Khan *(Question No. 5539*)*	8	1028
JEHANZEB RAO, MR.		
QUESTION regarding-		
-Detail of irregularities of B.O.R Employees Cooperative Housing Society Lahore, action taken by Government *(Question No. 6587*)*	10	1294

K

KHALID MEHMOOD, CHAUDHRY, ADVOCATE ***(Parliamentary Secretary for Livestock & Dairy Development)***		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Detail of challans and fines under Cruelty to Animals Act in District Lahore *(Question No. 5956*)*	8	1038
-Detail of establishment of mobile units and recruitment of staff in Livestock Department *(Question No. 6368*)*	8	1043

	Issue No.	Page No.
-Establishment of Home Economics College in Bahawalpur *(Question No. 2358*)*	7	880
-Grant of Computer Allowance to the employees of Board of Intermediate and Secondary Education, Multan *(Question No. 2659*)*	7	903
-Misuse of powers by Deputy D.E.O (Women) Jarranwala *(Question No. 2356*)*	7	879
-Number of schools for boys and girls in District Bahawalnagar and other details *(Question No. 2723*)*	7	907
-Particulars and other details of staff of Government Girls Middle School Amira Tejeka, Depalpur *(Question No. 2506*)*	7	892
-Particulars of Principal Jamia High School Jehlum *(Question No. 1847*)*	7	855
-Posting of junior teachers against the posts of senior teachers in girls schools of Lahore *(Question No. 2383*)*	7	883
-Problem of shortage of schools and staff in Hujra Shah Muqeem *(Question No. 2388*)*	7	886
-Problems of candidates in connection with Board of Intermediate & Secondary Education, Lahore *(Question No. 2668*)*	7	904
-Problems of College for Women, Sangla Hill *(Question No. 2612*)*	7	899
-Sanctioned posts of lady teachers and detail of minority's quota *(Question No. 2513*)*	7	894
-Start of classes in schools constructed in PP-82, Jhang *(Question No. 2364*)*	7	881
-Start of more subjects of M.A level in Islamia University *(Question No. 2359*)*	7	881
IRRIGATION DEPARTMENT-		
QUESTIONS regarding-		
-Aims and objects of construction of Abbasia Link Canal, Rahim Yar Khan *(Question No. 5946*)*	6	783
-Detail of available funds and expenditures of Irrigation workshop Mughalpura Lahore during 2003-04 *(Question No. 5799*)*	6	782
-Detail of budget and expenditures of Irrigation Department, Rahim Yar Khan during 2002-04 *(Question No. 5371*)*	6	777
-Detail of employees of Irrigation workshop, Mughalpura *(Question No. 5608*)*	6	779
-Detail of expenditures upon extension and repair of canals during 2002 to 2004 *(Question No. 6112*)*	6	785
-Detail of land of Irrigation Department, its illegal occupants, income and expenditures in District Bahawalpur *(Question No. 6390*)*	6	787
-Detail of quarters of Irrigation Department in Sheikhupura, allotment Policy and residents thereof *(Question No. 3548*)*	6	767
-Detail of recruitment in Irrigation Department Faisalabad since 2002 *(Question No. 5512*)*	6	776
-Detail of recruitment in Irrigation Department Rahim Yar Khan since 2002 *(Question No. 5410*)*	6	778
-Detail of rest-houses of Irrigation Department in District Bahawalpur *(Question No. 6391*)*	6	789
-Detail of sanctioned and vacant posts in Irrigation workshop, Bhalwal *(Question No. 5610*)*	6	780
-Detail of vacant posts and recruitments in Irrigation and Power Department *(Question No. 3425*)*	6	764
-Detail of vacant posts of officers and their recruitments in Irrigation and Power Department *(Question No. 2621*)*	6	756
-Formula of distribution of canal water in the Punjb and detail of share of Lower Chanab Canal *(Question No. 3203*)*	6	761
-Government steps for control over land-sliding in Tehsil Murree *(Question No. 6346*)*	6	786
-Government steps for removing shortage of water and Aid Scheme for Tube wells *(Question No. 5778*)*	6	781

	Issue No.	Page No.
IJAZ AHMAD, SH		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Open sale of C.Ds. full of obscenity and nudity in the market	6	810
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1216
IJAZ HUSSAIN BUKHARI, SYED		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Murder of a student in examination centre at Government High School, Kamalia *(Call Attention Notice No. 322)*	6	792
IMRAN MASOOD, MIAN *(Minister for Education)*		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Administrative and financial problems of Education Department in Tehsil Samundri and Jarranwala *(Question No. 2355*)*	7	878
-Affiliation of Government College for Women Hujra Shah Muqeem with University and detail of vacant posts *(Question No. 2405*)*	7	887
-Chances of promotion and formation of service rules for highly qualified P.E.T teachers *(Question No. 2433*)*	7	890
-Concession in fee for upgradation of education and net payment on required attendance *(Question No. 293)*	7	908
-Detail of action taken against self-made Headmaster Government Boys High School 50/12-L, Chichawatni *(Question No. 2421*)*	7	889
-Detail of buildings and staff in upgraded Girls Schools in Jehlum *(Question No. 1849*)*	7	850
-Detail of departmental inquiries against employees of Education Department *(Question No. 2539*)*	7	897
-Detail of Governing Body and grants for S.D.P.S School Jahama, Khanewal *(Question No. 316)*	7	909
-Detail of provision of furniture in schools of City Government Lahore and cost thereof *(Question No. 2538*)*	7	896
-Detail of recruitment of computer service lecturers during 2002-03 *(Question No. 2602*)*	7	898
-Detail of recruitment / merit of doctors in Health Centre Punjab University and policy of allotment of residence *(Question No. 2505*)*	7	891
-Detail of sanctioned posts and present staff in Government Degree College (Boys & Girls) Lodhran *(Question No. 2658*)*	7	900
-Detail of schools and colleges of Sialkot *(Question No. 2259*)*	7	858
-Detail of schools and colleges situated in District Sialkot *(Question No. 2260*)*	7	873
-Detail of service record and inquiries of Headmaster Government High School Chak No. 211-WB, Melsi *(Question No. 320)*	7	911
-Detail of service record of Headmaster Government Elementary School Gharibwal District Jehlum *(Question No. 2567*)*	7	898
-Detail of Super Computer Project of Punjab University *(Question No. 2342*)*	7	877
-Detail of students and building of schools in Multan city *(Question No. 2384*)*	7	884
-Detail of students, building and other problems of Girls High School Ghaziabad, Lahore *(Question No. 2718*)*	7	906
-Detail of teachers and building of Degree College for Women Kher pur, Tamewali *(Question No. 326)*	7	912
-Detail of teachers of South Asian Studies in Punjab University *(Question No. 1709*)*	7	845
-Discriminatory treatment in granting selection grade to the teachers posted in M.C.L. *(Question No. 2334*)*	7	875
-Education ability, remuneration and procedure of appointment of "Imam Mualameen" *(Question No. 1351*)*	7	839
-Establishment of Girls Primary School and problem of upgradation of Boys Primary School in Mauza Bhinda Gulam Hussain, Bahawalpur *(Question No. 2516*)*	7	895

	Issue No.	Page No.
-Detail of wheat directly purchased from farmers and expenditures thereupon *(Question No. 3954*)*	9	1151
-Precautionary measures at purchase centres of wheat in District Gujrat *(Question No. 5843*)*	9	1152
-Problems of farmers and action taken by Government against Kanjwani Sugar Mill, Tandlianwala *(Question No. 4539*)*	9	1132

G

GHULAM AHMED KHAN GADI, SARDAR

QUESTION regarding-

-Construction and repair of roads connecting sugar mills from sugar cess in Jhang *(Question No. 5290*)*	9	1144

H

HASNAIN BAHADUR DRESHAK, SARDAR (*Minister for Finance*)

DISCUSSION ON-

-Law and order, Price hike and Pre-Budget	10	1366

HASSAN MURTAZA, SYED

QUESTION regarding-

-Detail of sugar cess and other problems of Ramzan Sugar Mill *(Question No. 4650*)*	9	1137

I

IHSAN ULLAH WAQAS, SYED

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Substandard patch-work on roads of Lahore	7	930
-Use of drums polluted with chemicals for keeping edibles	6	813

CALL ATTENTION NOTICE regarding-

-Murder of a student in examination centre at Government High School, Kamalia *(Call Attention Notice No. 322)*	6	792

DISCUSSION ON-

-Adjournment Motion regarding use of chemical drums for keeping edibles	8	1082
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	10	1342

POINTS OF ORDER regarding-

-Countrywide strike at the call of MMA	6	702
-Delay in making law for remission of tax on houses of five Marlas	10	1304

QUESTIONS regarding-

-Detail of office-holders, land, plots and irregularities of Lahore Cantt. Park view Cooperative Housing Society Limited *(Question No. 6083*)*	10	1281
-Detail of teachers of South Asian Studies in Punjab University *(Question No. 1709*)*	7	845
-Detail of vacant posts of officers and their recruitments in Irrigation and Power Department *(Question No. 2621*)*	6	756
-Details regarding livestock farmers *(Question No. 4892*)*	8	1021
-Detail of wheat directly purchased from farmers and expenditures thereupon *(Question No. 3954*)*	9	1151
-Doctors, budget and other details of Veterinary Hospitals of Lahore *(Question No. 4891*)*	8	1014
-Education ability, remuneration and procedure of appointment of "Imam Mualameen" *(Question No. 1351*)*	7	839
-Problems of farmers and action taken by Government against Kanjwani Sugar Mill, Tandlianwala *(Question No. 4539*)*	9	1132
-Supply of electricity in Mauza Khalchian Tehsil Bhalwal District Sargodha *(Question No. 2657*)*	6	759
-Victims, claims and other details of Habib Industrial Cooperative Finance Corporation *(Question No. 6084*)*	10	1287

	Issue No.	Page No.
EJAZ AHMAD, RAI		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	10	1339
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-		
-Environment Protection	7	922
-Privilege motions Nos. 5, 37, 41, 43, 52 to 57, 60 to 72 of the year 2003 Privilege motions Nos. 25, 32, 41, 42, 49, 51, 53, 54, 55, 61, 63, 69, 71 and 72 of the year 2004 and Privilege motion No. 1 of the year 2005	7	920
-The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004	8	1073
-The Punjab Council of Arts (Amendment) Bill, 2004	7	921
-The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2004	9	1224
-The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003	8	1075
-The Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill, 2003	8	1074
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003	8	1073

F

	Issue No.	Page No.
FAISAL HAYAT JABBOANA, MR.		
QUESTION regarding-		
-Start of classes in schools constructed in PP-82, Jhang *(Question No. 2364*)*	7	881
FARIDA RAFIQUE SULEHRI, MRS.		
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-		
-Environment Protection	7	922
FARZANA RAJA, MRS.		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Death of a lady patient in Sir Ganga Ram Hospital due to negligence of doctors	10	1317
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1206
FOOD DEPARTMENT-		
QUESTIONS regarding-		
-Construction and repair of roads connecting sugar mills from sugar cess in Jhang *(Question No. 5290*)*	9	1144
-Detail of budget and expenditures of Food Department, Gujranwala since 2002 *(Question No. 5124*)*	9	1143
-Detail of budget and expenditures of Food Department, Sargodha *(Question No. 5123*)*	9	1140
-Detail of capacity of storage of wheat and other grains, more projects and rent paid in this connection *(Question No. 5961*)*	9	1153
-Detail of purchase of grain bags during 2000 to 2004 *(Question No. 6148*)*	9	1158
-Detail of purchase of wheat during 2004 *(Question No. 6136*)*	9	1156
-Detail of quotas of flour mills in District Rahim Yar Khan during 2001 to 2004 *(Question No. 6048*)*	9	1146
-Detail of recruitments under administration of Director Food, Lahore *(Question No. 4251*)*	9	1128
-Detail of target of purchase of wheat, godowns and storage during 2004 in District Sahiwal *(Question No. 6023*)*	9	1155
-Detail of sugar cess and development works in District Rahim Yar Khan since 2003 *(Question No. 6246*)*	9	1158
-Detail of sugar cess and other problems of Ramzan Sugar Mill *(Question No. 4650*)*	9	1137
-Detail of sugar mills and sugar cess since 2003 in District Rahim Yar Khan *(Question No. 6249*)*	9	1160

	Issue No.	Page No.
-Detail of recruitment of computer service lecturers during 2002-03 *(Question No. 2602*)*	7	899
-Detail of recruitment / merit of doctors in Health Centre Punjab University and policy of allotment of residence *(Question No. 2505*)*	7	890
-Detail of sanctioned posts and present staff in Government Degree College (Boys & Girls) Lodhran *(Question No. 2658*)*	7	900
-Detail of schools and colleges of Sialkot *(Question No. 2259*)*	7	857
-Detail of schools and colleges situated in District Sialkot *(Question No. 2260*)*	7	872
-Detail of service record and inquiries of Headmaster Government High School Chak No. 211-WB, Melsi *(Question No. 320)*	7	910
-Detail of service record of Headmaster Government Elementary School Gharibwal District Jehlum *(Question No. 2567*)*	7	897
-Detail of Super Computer Project of Punjab University *(Question No. 2342*)*	7	876
-Detail of students and building of schools in Multan city *(Question No. 2384*)*	7	884
-Detail of students, building and other problems of Girls High School Ghaziabad, Lahore *(Question No. 2718*)*	7	905
-Detail of teachers and building of Degree College for Women Kher pur, Tamewali *(Question No. 326)*	7	911
-Detail of teachers of South Asian Studies in Punjab University *(Question No. 1709*)*	7	845
-Discriminatory treatment in granting selection grade to the teachers posted in M.C.L. *(Question No. 2334*)*	7	875
-Education ability, remuneration and procedure of appointment of "Imam Mualameen" *(Question No. 1351*)*	7	839
-Establishment of Girls Primary School and problem of upgradation of Boys Primary School in Mauza Bhinda Gulam Hussain, Bahawalpur *(Question No. 2516*)*	7	894
-Establishment of Home Economics College in Bahawalpur *(Question No. 2358*)*	7	879
-Grant of Computer Allowance to the employees of Board of Intermediate and Secondary Education, Multan *(Question No. 2659*)*	7	902
-Misuse of powers by Deputy D.E.O (Women) Jarranwala *(Question No. 2356*)*	7	879
-Number of schools for boys and girls in District Bahawalnagar and other details *(Question No. 2723*)*	7	907
-Particulars and other details of staff of Government Girls Middle School Amira Tejeka, Depalpur *(Question No. 2506*)*	7	892
-Particulars of Principal Jamia High School Jehlum *(Question No. 1847*)*	7	849
-Posting of junior teachers against the posts of senior teachers in girls schools of Lahore *(Question No. 2383*)*	7	882
-Problem of shortage of schools and staff in Hujra Shah Muqeem *(Question No. 2388*)*	7	885
-Problems of candidates in connection with Board of Intermediate & Secondary Education, Lahore *(Question No. 2668*)*	7	903
-Problems of College for Women, Sangla Hill *(Question No. 2612*)*	7	899
-Sanctioned posts of lady teachers and detail of minority's quota *(Question No. 2513*)*	7	893
-Start of classes in schools constructed in PP-82, Jhang *(Question No. 2364*)*	7	881
-Start of more subjects of M.A level in Islamia University *(Question No. 2359*)*	7	880
EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOULATIA, MR.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1247

	Issue No.	Page No.
-Government action against incident of rape of a woman in presence of her son in Bahawalnagar *(Call Attention Notice No. 332)*	6	797
-Murder of a student in examination centre at Government High School, Kamalia *(Call Attention Notice No. 322)*	6	792
CONDOLENCE-		
-The death of Pope John Paul Second	6	684
COOPERATIVE DEPARTMENT-		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of development works, their cost and position in Government Employees Housing Society, Bahawalpur *(Question No. 6234*)*	10	1300
-Detail of irregularities in elections of Government Employees Cooperative Housing Society Limited, Bahawalpur *(Question No. 6235*)*	10	1302
-Detail of irregularities of B.O.R Employees Cooperative Housing Society Lahore, action taken by Government *(Question No. 6587*)*	10	1294
-Detail of office-holders, land, plots and irregularities of Lahore Cantt. Park view Cooperative Housing Society Limited *(Question No. 6083*)*	10	1281
-Detail of received and released funds by Co-operatives Department *(Question No. 6524*)*	10	1290
-Detail of recruitments in Punjab Provincial Cooperative Bank Lahore since 2003 *(Question No. 4793-A*)*	10	1298
-Detail of recruitments in Punjab Provincial Cooperative Bank since 2003 *(Question No. 4571*)*	10	1274
-Detail of recruitments under Registrar Cooperatives Lahore since 2003 *(Question No. 4573*)*	10	1278
-Provision of agricultural loans, rate of interest and other details in former Bahawalpur division *(Question No. 3386*)*	10	1268
-Victims, claims and other details of Habib Industrial Cooperative Finance Corporation *(Question No. 6084*)*	10	1287

D

DISCUSSION ON-		
-Adjournment Motion regarding	8	1082
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8, 9, 10	1092, 1178, 1332
-Use of drums polluted with chemicals for keeping edibles	8	1082

E

EDUCATION DEPARTMENT-		
QUESTIONS regarding-		
-Administrative and financial problems of Education Department in Tehsil Samundri and Jarranwala *(Question No. 2355*)*	7	877
-Affiliation of Government College for Women Hujra Shah Muqeem with University and detail of vacant posts *(Question No. 2405*)*	7	887
-Chances of promotion and formation of service rules for highly qualified P.E.T teachers *(Question No. 2433*)*	7	889
-Concession in fee for upgradation of education and net payment on required attendance *(Question No. 293)*	7	908
-Detail of action taken against self-made Headmaster Government Boys High School 50/12-L, Chichawatni *(Question No. 2421*)*	7	888
-Detail of buildings and staff in upgraded Girls Schools in Jehlum *(Question No. 1849*)*	7	854
-Detail of departmental inquiries against employees of Education Department *(Question No. 2539*)*	7	896
-Detail of Governing Body and grants for S.D.P.S School Jahania, Khanewal *(Question No. 316)*	7	909
-Detail of provision of furniture in schools of City Government Lahore and cost thereof *(Question No. 2538*)*	7	896

	Issue No.	Page No.
QUESTIONS regarding-		
-Detail of schools and colleges of Sialkot *(Question No. 2259*)*	7	857
-Detail of schools and colleges situated in District Sialkot *(Question No. 2260*)*	7	872
-Government steps to control Bird Flu *(Question No. 5726*)*	8	1036
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY		
POINT OF ORDER regarding-		
-Demand for grant of aid to the successors of the dead in Union Council Chauk Azam District Layyah	6	685
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Apprehension about wastage of funds allocated for "Bhal Safaee" (taking away soil from canals)	10	1308
-Ban on driving motorcycle rickshaw in Faisalabad	10	1313
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1186
QUESTIONS regarding-		
-Detail of budget and expenditures of Food Department, Gujranwala since 2002 *(Question No. 5124*)*	9	1143
-Detail of budget and expenditures of Food Department, Sargodha *(Question No. 5123*)*	9	1140
-Detail of received and released funds by Co-operatives Department *(Question No. 6524*)*	10	1290
-Detail of recruitment in Irrigation Department Faisalabad since 2002 *(Question No. 5312*)*	6	776
-Detail of sanctioned and vacant posts in Irrigation workshop, Bhalwal *(Question No. 5610*)*	6	780
-Detail of stud farms in the Province *(Questio No. 5446*)*	8	1012
-Start of Insurance Scheme for Poultry Farms *(Question No. 5445*)*	8	1009
AZIZ ASLAM, SHEIKH		
QUESTION regarding-		
-Detail of budget and expenditures of Irrigation Department, Rahim Yar Khan during 2002-04 *(Question No. 5371*)*	6	777

B

	Issue No.	Page No.
BILAL ASGHAR WARRAICH, CH.		
QUESTION regarding-		
-Chances of promotion and formation of service rules for highly qualified P.E.T teachers *(Question No. 2433*)*	7	889
BILLS-		
-The King Edward Medical University Lahore Bill, 2005 *(Considered in the House)*	6	818
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2005 (Bill No. 3 of 2005) *(moved for introduction in the House)*	7	947
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 *(moved for introduction in the House)*	7	936
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2005 *(Considered in the House)*	6	816
-The Punjab Urban Immoveable Property Tax (Amendment) Bill, 2005 *(Considered and passed by the House)*	10	1328

C

	Issue No.	Page No.
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Detail of Government action against looting lacs of rupees in Defence Area, Lahore *(Call Attention Notice No. 330)*	6	795

	Issue No.	Page No.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Apprehension about wastage of funds allocated for "Bhal Safaee" (taking away soil from canals)	10	1308
-Ban on driving motorcycle rickshaw in Faisalabad	10	1313
-Death of a lady patient in Sir Ganga Ram Hospital due to negligence of doctors	10	1317
-Difference in Benevolent Fund Aid to gazetted and non-gazetted employees	6	806
-Increase in fee of private schools	10	1307
-Injustice with doctors of Health Department	7	933
-Open sale of C.Ds. full of obscenity and nudity in the market	6,8	810,1048
-Registration of false cases under sections of Terrorism Act after strike of 12th April	9	1173
-Substandard patch-work on roads of Lahore	7	930
-Upgradation against rules in FDA	6	811
-Use of drums polluted with chemicals for keeping edibles	6,8	813,1082
AFTAB AHMAD KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Injustice with doctors of Health Department	7	933
QUESTION regarding-		
-Problems of quota and promotion of Engineers in Irrigation Department *(Question No. 4948*)*	6	773
AGENDA –		
-For the session held on 4th April, 2005	6	681
-For the session held on 5th April, 2005	7	835
-For the session held on 6th April, 2005	8	993
-For the session held on 7th April, 2005	9	1125
-For the session held on 8th April, 2005	10	1265
AHSAN RAZA, RAI		
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-		
-The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003	8	1075
ALI HASSAN RAZA QAZI, MR.		
QUESTION regarding-		
-Detail of recruitment of computer service lecturers during 2002-03 *(Question No. 2602*)*	7	898
ALLA-UD-DIN, SHEIKH		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	8	1104
ANJUM SULTANA, MRS.		
QUESTIONS regarding-		
-Affiliation of Government College for Women Hujra Shah Muqeem with University and detail of vacant posts *(Question No. 2405*)*	7	887
-Problem of shortage of schools and staff in Hujra Shah Muqeem *(Question No. 2388*)*	7	885
ANSIR IQBAL BARYAR, CH.		
QUESTION regarding-		
-Detail of service record of Headmaster Government Elementary School Gharibwal District Jehlum *(Question No. 2567*)*	7	897
ARMUGHAN SUBHANI, MR. *(Minister for Power)*		
ANSWER TO THE QUESTION regarding-		
-Supply of electricity in Mauza Khalchian Tehsil Bhalwal District Sargodha *(Question No. 2657*)*	6	760
ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR.		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Increase in fee of private schools	10	1307
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Murder of a student in examination centre at Government High School, Kamalia *(Call Attention Notice No. 322)*	6	792

INDEX

	Issue No.	Page No.
A		
AAMIR SULTAN CHEEMA, CHAUDHRY *(Minister for Irrigation)*		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Apprehension about wastage of funds allocated for "Bhal Safaee" (taking away soil from canals)	10	1309
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Aims and objects of construction of Abbasia Link Canal, Rahim Yar Khan *(Question No. 5946*)*	6	783
-Detail of available funds and expenditures of Irrigation workshop Mughalpura Lahore during 2003-04 *(Question No. 5799*)*	6	782
-Detail of budget and expenditures of Irrigation Department, Rahim Yar Khan during 2002-04 *(Question No. 5371*)*	6	778
-Detail of employees of Irrigation workshop, Mughalpura *(Question No. 5608*)*	6	780
-Detail of expenditures upon extension and repair of canals during 2002 to 2004 *(Question No. 6112*)*	6	785
-Detail of land of Irrigation Department, its illegal occupants, income and expenditures in District Bahawalpur *(Question No. 6390*)*	6	787
-Detail of quarters of Irrigation Department in Sheikhupura, allotment Policy and residents thereof *(Question No. 3548*)*	6	767
-Detail of recruitment in Irrigation Department Faisalabad since 2002 *(Question No. 5312*)*	6	777
-Detail of recruitment in Irrigation Department Rahim Yar Khan since 2002 *(Question No. 5410*)*	6	779
-Detail of rest houses of Irrigation Department in District Bahawalpur *(Question No. 6391*)*	6	790
-Detail of sanctioned and vacant posts in Irrigation workshop, Bhalwal *(Question No. 5610*)*	6	781
-Detail of vacant posts and recruitments in Irrigation and Power Department *(Question No. 3425*)*	6	764
-Detail of vacant posts of officers and their recruitments in Irrigation and Power Department *(Question No. 2621*)*	6	757
-Formula of distribution of canal water in the Punjb and detail of share of Lower Chanab Canal *(Question No. 3203*)*	6	762
-Government steps for control over land-sliding in Tehsil Murree *(Question No. 6346*)*	6	787
-Government steps for removing shortage of water and Aid Scheme for Tube wells *(Question No. 5778*)*	6	781
-Number and detail of residences constructed for officers of Irrigation Department in the Province of Punjab *(Question No. 3573*)*	6	771
-Problem of construction of small dams in PP-4, Gujjar Khan *(Question No. 6013*)*	6	785
-Problems of quota and promotion of Engineers in Irrigation Department *(Question No. 4948*)*	6	773
ABDUL RASHID BHATTI, MR.		
DISCUSSION ON-		
-Law and order, Price hike and Pre-Budget	9	1210
ABIDA JAVID, MRS.		
-Leave of absence	7	916
QUESTIONS regarding-		
-Detail of departmental inquiries against employees of Education Department *(Question No. 2539*)*	7	896
-Detail of provision of furniture in schools of City Government Lahore and cost thereof *(Question No. 2538*)*	7	896